تیسیر الباری

صحیح بخاری شریف

ترجمہ و شرح

حضرت علامہ وحید الزماںؒ



تاج کمپنی لمیٹڈ

لاہور کراچی راولپنڈی پشاور



تیسیر الباری

ترجمہ و شرح

صحیح بخاری

از حضرت علامہ وحید الزماں رح

اردو زبان میں صحیح بخاری کی یہ سب سے بڑی شرح ہے۔ ہر حدیث کے مقابل مطلب خیز بامحاورہ ترجمہ میں مطالبِ کتاب کو اس طرح سے بیان کیا گیا ہے کہ ترجمہ، ترجمہ معلوم نہیں ہوتا اور حدیث کا مطلب خوب ذہن نشین ہو جاتا ہے۔ ساتھ ہی ہر حدیث کی شرح بھی معتبر شروح مثلاً فتح الباری، کرمانی، عینی اور قسطلانی وغیرہ سے مرتب کر کے لکھی گئی ہے اور مذاہب مجتہدین بھی ہر مسئلہ میں بیان کر دیئے گئے ہیں۔ صحیح بخاری کا یہ ترجمہ اپنی نظیر آپ ہے۔

ناشران

تاج کمپنی لمیٹڈ

کراچی ـــ لاہور ـــ راولپنڈی

VOL 7

قارئین کے لئے

ضروری وضاحت

صحیح بخاری شریف کے اس نسخے کی احادیث کا عربی متن مصر کے مطبوعہ نسخے سے لیا گیا ہے۔ چنانچہ عربی متن پر جو اعراب ہیں، وہ بھی مصری طرز پر ہیں اور اعراب کی یہ طرز پورے عرب ممالک میں رائج ہے لیکن پاکستان و ہندوستان کے قارئین کو بعض اعراب اجنبی معلوم ہوں گے۔ ان کی سہولت کے لئے ذیل میں مصری طرز کے اعراب اور پاک و ہند کے طرزِ اعراب میں جو فرق ہے، اس کی وضاحت درج ہے:۔

پاک و ہند کا طرزِ اعراب	مصری طرزِ اعراب
الف پر زبر اَ	اَ
الف کے نیچے زیر اِ	اِ
الف پر پیش اُ	اُ
کھڑا زبر ٰ جیسے موسیٰ	ـَـ مُوسَى
حرف مشدد کے نیچے زیر حرف کے نیچے (رَبِّ)	تشدید کے نیچے جیسے رَبِّ
لفظ اللہ۔ اللّٰہ	اللَّه
لفظ رحمٰن۔ رَحْمٰنُ	رَحْمَنُ
کھڑی زیر ٖ مثلاً بِهٖ	ـِـ جیسے بِهِ
الٹا پیش ٗ مثلاً لَهٗ	ـُـ جیسے لَهُ

ناظرین سے التماس



صحیح بخاری شریف کی یہ ساتویں جلد اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے مکمل ہو کر آج آپ کے ہاتھوں میں ہے۔ اس کی بقیہ جلدیں بھی ساتھ کے ساتھ تیار ہو رہی ہیں۔ کسی کی عربی کتابت ہو رہی ہے، کسی میں اردو ترجمہ لکھا جا رہا ہے، کسی جلد کی فلمیں بن رہی ہیں۔ انشاء اللہ تمام جلدیں یکے بعد دیگرے مسلسل شائع ہوتی رہیں گی۔ اس کی پوری عربی کتابت حافظ ریاض احمد صاحب خوشنویس نے کی ہے۔ اردو ترجمہ کو انہوں نے لکھا ہے۔ میں ممنون ہوں مولوی فضلِ خالق صاحب کا جنھوں نے اس کی تصحیح اور پروف ریڈنگ انتہائی محنت اور حد درجہ احتیاط و توجہ کے ساتھ کی ہے۔ خدا ان کو اجر نیک دے۔

براہِ کرم دعا فرمایئے کہ اللہ تعالیٰ اپنی رحمت خاص سے مکمل بخاری شریف ہمیں جلد سے جلد شائع کرنے کی توفیق عطا فرمائیں۔ آمین۔

طالبِ دُعا

منیجنگ ڈائرکٹر تاج کمپنی لمیٹڈ۔ کراچی



فہرست ابواب جلد ہفتم تیسیر الباری ترجمہ اردو صحیح البخاری

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

كتاب النكاح

کتاب نکاح کے بیان میں

ف نکاح کے معنی لغت میں جوڑنا اور شریعت میں نکاح عقد اور وطی دونوں کو کہتے ہیں۔ بعضوں نے کہا عقد اس کا حقیقی معنی ہے وطی مجازی۔ بعضوں نے کہا بالعکس ۱۲ منہ۔

بَابُ التَّرْغِيْبِ فِي النِّكَاحِ لِقَوْلِهِ تَعَالَى - فَانْكِحُوْا مَا طَابَ لَكُمْ مِنَ النِّسَاءِ -

باب نکاح کی فضیلت کا بیان

اللہ تعالیٰ نے (سورۂ نساء میں) فرمایا تم کو جو عورتیں پسند آئیں ان سے نکاح کر لو۔ ف

ف تو امر کا صیغہ اقلاً استحباب پر محمول ہوگا حنفیہ نے بھی یہی کہا ہے کہ نکاح عبادت ہے اور ہمارے ملک میں بھی نکاح کو کارِ خیر کہتے ہیں۔ شافعیہ نے کہا وہ عبادت نہیں ہے۔ حافظ نے کہا جب مستحب ٹھہرے تو عبادت ہوگا ۱۲ منہ۔

۱- حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ أَبِيْ مَرْيَمَ: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ: أَخْبَرَنَا حُمَيْدُ ابْنُ أَبِيْ حُمَيْدٍ الطَّوِيْلُ: أَنَّهُ سَمِعَ أَنَسَ ابْنَ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يَقُوْلُ: جَاءَ ثَلَاثَةُ رَهْطٍ إِلَى بُيُوْتِ أَزْوَاجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْأَلُوْنَ عَنْ عِبَادَةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَلَمَّا أُخْبِرُوْا كَأَنَّهُمْ تَقَالُّوْهَا فَقَالُوْا: وَأَيْنَ نَحْنُ مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؟ قَدْ غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ وَمَا تَأَخَّرَ فَقَالَ أَحَدُهُمْ: أَمَّا أَنَا فَأَنَا أُصَلِّي اللَّيْلَ أَبَدًا، وَقَالَ آخَرُ: أَنَا أَصُوْمُ الدَّهْرَ وَلَا

ہم سے سعید بن ابی مریم نے بیان کیا کہا ہم کو محمد بن جعفر نے خبر دی کہا مجھ کو حمید بن ابی حمید نے انہوں نے انس بن مالک سے سنا وہ کہتے تھے تین آدمی آنحضرت کی بی بیوں کے گھر پر آئے (حضرت علی عبد اللہ بن عمرو بن العاص اور عثمان بن مظعون) اور آپ کی عبادت کا حال پوچھا جب ان کو بتلایا گیا تو انہوں نے اس عبادت کو کم خیال کیا کہنے لگے ہم کہاں پیغمبر صاحب کہاں ہم کو آپ سے کیا نسبت، آپ کو تو اللہ تعالیٰ نے اگلے پچھلے سب قصور بخش دیئے ہیں ہم لوگ گنہگار ہیں ہم کو بہت عبادت کرنا چاہیئے۔ ان میں سے ایک کہنے لگا میں تو ساری عمر رات بھر نماز پڑھتا رہوں گا اور دوسرا کہنے لگا میں ہمیشہ روزہ دار رہوں گا کبھی دن کو افطار نہیں کرنے کا۔ تیسرا کہنے لگا میں تو عمر بھر عورتوں سے الگ رہوں گا

أُفْطِرُ، وَقَالَ آخَرُ أَنَا أَعْتَزِلُ النِّسَاءَ فَلَا أَتَزَوَّجُ أَبَدًا، فَجَاءَ إِلَيْهِمْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: أَنْتُمُ الَّذِينَ قُلْتُمْ كَذَا وَكَذَا؟ أَمَا وَاللَّهِ إِنِّي لَأَخْشَاكُمْ لِلَّهِ وَأَتْقَاكُمْ لَهُ لَكِنِّي أَصُومُ وَأُصَلِّي وَأَرْقُدُ وَأَتَزَوَّجُ النِّسَاءَ، فَمَنْ رَغِبَ عَنْ سُنَّتِي فَلَيْسَ مِنِّي۔

نکاح نہیں کرنے کا۔ اتنے میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لے آئے آپ نے فرمایا کیوں تم لوگوں نے ایسی ایسی باتیں کہیں۔ سن لو میں تم سب سے زیادہ اللہ تعالیٰ سے ڈرتا ہوں اور تم سب سے بڑھ کر پرہیزگار ہوں مگر میں روزہ بھی رکھتا ہوں افطار بھی کرتا ہوں رات کو نماز بھی پڑھتا ہوں سوتا بھی ہوں عورتوں سے نکاح بھی کرتا ہوں جو کوئی میرے طریق کو پسند نہ کرے وہ میرا نہیں ہے ول

ول یعنی مسلمان نہیں ہے مطلب یہ ہے کہ نکاح کو سنت نہ سمجھے بُرا جانے طریق میں دوسرے ارکان اسلام سب داخل ہیں ان کو پسند نہ کرنے والا تو کافر ہی ہوگا۔ حنفیہ کہتے ہیں نکاح سنتِ مؤکدہ ہے۔ شافعیہ کہتے ہیں مباح ہے۔ شوکانیؒ نے اہل حدیث کا مذہب یہ لکھا ہے کہ نکاح اس شخص کے لیے مشروع ہے جو جماع پر قادر ہوا اور جس کو حرام میں پڑجانے کا ڈر ہو اس پر واجب ہے اور عورتوں سے الگ رہنا اور مجرّدی میں زندگی بسر کرنا ہماری شریعت میں جائز نہیں ہے ۱۲ منہ

۲۔ حَدَّثَنَا عَلِيٌّ: سَمِعَ حَسَّانَ بْنَ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ يُونُسَ بْنِ يَزِيدَ، عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ: أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ أَنَّهُ سَأَلَ عَائِشَةَ عَنْ قَوْلِهِ تَعَالَى۔ وَإِنْ خِفْتُمْ أَنْ لَا تُقْسِطُوا فِي الْيَتَامَى فَانْكِحُوا مَا طَابَ لَكُمْ مِنَ النِّسَاءِ مَثْنَى وَثُلَاثَ وَرُبَاعَ، فَإِنْ خِفْتُمْ أَنْ لَا تَعْدِلُوا فَوَاحِدَةً أَوْ مَا مَلَكَتْ أَيْمَانُكُمْ ذَلِكَ أَدْنَى أَنْ لَا تَعُولُوا۔ قَالَتْ: يَا ابْنَ أُخْتِي، الْيَتِيمَةُ تَكُونُ فِي حَجْرِ وَلِيِّهَا فَيَرْغَبُ فِي مَالِهَا وَجَمَالِهَا، يُرِيدُ أَنْ يَتَزَوَّجَهَا بِأَدْنَى مِنْ سُنَّةِ صَدَاقِهَا، فَنُهُوا أَنْ يَنْكِحُوهُنَّ إِلَّا أَنْ يُقْسِطُوا لَهُنَّ، فَيُكْمِلُوا الصَّدَاقَ، وَأُمِرُوا بِنِكَاحِ

ہم سے علی بن عبداللہ مدینی نے بیان کیا انہوں نے حسان بن ابراہیم سے سنا انہوں نے یونس بن یزید ایلی سے انہوں نے زہری سے کہا مجھ کو عروہ بن زبیرؓ نے خبر دی انہوں نے حضرت عائشہؓ سے پوچھا اس آیت کا کیا مطلب ہے وَإِنْ خِفْتُمْ أَنْ لَا تُقْسِطُوا فِي الْيَتَامَى فَانْكِحُوا مَا طَابَ لَكُمْ مِنَ النِّسَاءِ مَثْنَى وَثُلَاثَ وَرُبَاعَ، فَإِنْ خِفْتُمْ أَنْ لَا تَعْدِلُوا فَوَاحِدَةً أَوْ مَا مَلَكَتْ أَيْمَانُكُمْ ذَلِكَ أَدْنَى أَنْ لَا تَعُولُوا۔ انہوں نے کہا میرے بھانجے یہ آیت اس باب میں اتری ہے کہ ایک یتیم لڑکی اپنے ولی کی پرورش میں ہو وہ اس کی مالداری اور حسن پر فریفتہ ہو کر یہ چاہے کہ معمولی مہر سے کم مہر مقرر کر کے اس سے نکاح کر لے تو اللہ تعالیٰ نے اس سے منع فرمایا یعنی ایسی یتیم لڑکیوں سے نکاح نہ کرو جب

مَنْ سِوَاهُنَّ مِنَ النِّسَاءِ۔

تک ان کے حق میں انصاف نہ کرو یعنی ان کا پورا مہر نہ ٹھہراؤ اور یہ حکم دیا کہ ان کے سوا دوسری اور عورتیں جو تم کو بھلی معلوم ہوں ان سے نکاح کر لو۔

ف۱ یعنی اس آیت میں یہ جو فرمایا گیا ہے اگر تم یتیم لڑکیوں میں انصاف نہ کر سکو تو جو عورتیں تم کو پسند آئیں ان سے نکاح کر لو تو عروہ نے اس کا مطلب پوچھا کہ یتیم لڑکیوں میں انصاف نہ کرنے کا کیا مطلب ہے اور فانکحوا ماطاب لکم یعنی جزاء کو شرط وان خفتم سے کیا تعلق ہے یہ آیت سورۃ نساء میں ہے اور حدیث اس سورت کی تفسیر میں گذر چکی ہے ۱۲ منہ۔
ف۲ یعنی مہر مثل جو اس لڑکی کا ہوتا ہے اس سے کم ۱۲ منہ۔

بَابُ قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنِ اسْتَطَاعَ مِنْكُمُ الْبَاءَةَ فَلْيَتَزَوَّجْ فَإِنَّهُ أَغَضُّ لِلْبَصَرِ وَأَحْصَنُ لِلْفَرْجِ وَهَلْ يَتَزَوَّجُ مَنْ لَا أَرَبَ لَهُ فِي النِّكَاحِ؟

باب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمانا جو شخص جماع پر قادر ہو وہ نکاح کر لے نکاح کرنے سے اس کی آنکھ نیچی اور شرمگاہ (زنا سے) بچی رہے گی اور جس شخص کو عورت کی خواہش نہ ہو کیا وہ بھی نکاح کر سکتا ہے؟

٣- حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصٍ: حَدَّثَنَا أَبِي: حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ قَالَ: حَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ عَنْ عَلْقَمَةَ قَالَ: كُنْتُ مَعَ عَبْدِ اللهِ فَلَقِيَهُ عُثْمَانُ بِمِنًى فَقَالَ: يَا أَبَا عَبْدِ الرَّحْمَنِ، إِنَّ لِي إِلَيْكَ حَاجَةً فَخَلَيَا فَقَالَ عُثْمَانُ: هَلْ لَكَ يَا أَبَا عَبْدِ الرَّحْمَنِ فِي أَنْ نُزَوِّجَكَ بِكْرًا تُذَكِّرُكَ مَا كُنْتَ تَعْهَدُ؟ فَلَمَّا رَأَى عَبْدُ اللهِ أَنْ لَيْسَ لَهُ حَاجَةٌ إِلَى هَذَا أَشَارَ إِلَيَّ فَقَالَ: يَا عَلْقَمَةُ، فَانْتَهَيْتُ إِلَيْهِ وَهُوَ يَقُولُ: أَمَا لَئِنْ قُلْتَ ذَلِكَ، لَقَدْ قَالَ لَنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: يَا مَعْشَرَ الشَّبَابِ مَنِ اسْتَطَاعَ مِنْكُمُ الْبَاءَةَ فَلْيَتَزَوَّجْ

ہم سے عمر بن حفص بن غیاث نے بیان کیا کہا ہم سے والد نے کہا ہم سے اعمش نے کہا مجھ سے ابراہیم نخعی نے انہوں نے علقمہ بن قیس سے انہوں نے کہا، میں عبداللہ بن مسعودؓ کے ساتھ تھا حضرت عثمانؓ منا میں ان سے ملے اور کہنے لگے ابو عبدالرحمٰن ف۱ مجھ کو تم سے کچھ کہنا ہے پھر دونوں میں کچھ تخلیہ ہوا حضرت عثمانؓ نے کہا ابو عبدالرحمٰن تم کو خواہش ہے میں ایک کنواری چھوکری سے تمہارا نکاح کر دوں تم کو جوانی کا مزہ یاد آ جائے جب عبداللہ نے دیکھا کہ حضرت عثمان کا یہی مطلب تھا (اور کوئی راز کی بات نہیں کہنا تھی) تو اشارے سے مجھے بلایا کہنے لگے علقمہ میں ان کے پاس گیا تو وہ حضرت عثمانؓ سے کہہ رہے تھے اگر تم یہ کہتے ہو کہ میں خواہ مخواہ نکاح کر دوں تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے تو ایسا حکم نہیں دیا بلکہ یوں فرمایا جوانو! تم

وَمَنْ لَّمْ يَسْتَطِعْ فَعَلَيْهِ بِالصَّوْمِ، فَإِنَّهُ لَهُ وِجَاءٌ۔

میں جو کوئی جماع پر قادر ہو تو نکاح کرلے اور جو جماع پر قادر نہ ہو مگر شہوت ہوتی ہو وہ روزے رکھے روزہ اس کو خصی بنا دے گا (اس کی شہوت توڑ دے گا) ف۲

ف یہ عبداللہ بن مسعود کی کنیت ہے ۱۲ منہ۔

ف۲ اس حدیث سے امام بخاری نے یہ دلیل لی کہ جو شخص عورتوں پر قادر نہ ہو سکے اس کو نکاح نہ کرنا چاہیئے۔ شیخ سعدیؒ فرماتے ہیں "مردی خود بیاز ما وآنگہ زن کن"، بعضوں نے ایسی حالت میں بھی نکاح جائز رکھا ہے اگر عورت راضی ہو۔ حافظ نے کہا جس شخص کو غلبۂ شہوت ہو اور وہ عورت کا خرچہ برداشت کر سکتا ہو زنا میں پڑ جانے سے ڈرے تو اس کے لیے نکاح کر لینا مستحب ہے بالاجماع۔ مگر حنبلیوں کے نزدیک ایک روایت میں واجب ہے میں کہتا ہوں حنفیوں کا بھی یہی قول ہے وعند التوقان واجب امام داؤد ظاہری اور اہل حدیث نے اسی کو اختیار کیا ہے بلکہ امام ابن حزمؒ کہتے ہیں جو شخص جماع پر قادر ہو اور عورت کا خرچہ اٹھا سکے تو اس پر نکاح کرنا یا لونڈی رکھنا فرض ہے اگر عاجز ہو تو روزے بہت رکھا کرے خطابی نے اس حدیث سے یہ دلیل لی ہے کہ شہوت قطع کرنے کے لیے دوا کھانا درست ہے حافظ نے کہا یعنی شہوت کم کرنے کیلئے دوا کھا سکتا ہے نہ بالکل قطع کرنے کے لیے کیونکہ پھر ضرورت کے وقت اس کو نادم ہونا پڑے گا اور جیسے ذکر کاٹ ڈالنا یا خصیتے نکال ڈالنا ناجائز ہے اسی طرح بالکل شہوت قطع کر ڈالنا بھی ناجائز ہو گا اور بعضے مالکیہ نے اس حدیث سے جلق کے حرام ہونے کی دلیل لی۔ حافظ نے کہا ایک جماعت علماء نے اس کو جائز رکھا ہے تسکین شہوت کے لیے ۱۲ منہ

بَابُ مَنْ لَّمْ يَسْتَطِعِ الْبَاءَةَ فَلْيَصُمْ۔

باب جو شخص خانہ داری کی طاقت نہ رکھتا ہو (عورت پر قادر نہ ہو سکے یا محتاج ہو لیکن شہوت رکھتا ہو) وہ روزے رکھے۔

٤۔ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصِ بْنِ غِيَاثٍ: حَدَّثَنَا أَبِي: حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ: حَدَّثَنِي عُمَارَةُ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ابْنِ يَزِيدَ قَالَ: دَخَلْتُ مَعَ عَلْقَمَةَ وَالْأَسْوَدِ عَلَى عَبْدِ اللهِ فَقَالَ عَبْدُ اللهِ كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَبَابًا لَا نَجِدُ شَيْئًا، فَقَالَ لَنَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: يَا مَعْشَرَ الشَّبَابِ، مَنِ

ہم سے عمر بن حفص بن غیاث نے بیان کیا کہا ہم سے والد نے کہا ہم سے اعمش نے کہا مجھ سے عمارہ بن عمیر نے انہوں نے عبدالرحمان بن یزید سے انہوں نے کہا میں علقمہ اور اسود کے ساتھ عبداللہ بن مسعودؓ کے پاس گیا وہ کہنے لگے ہم جوان جوان آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں تھے مگر ہم کو کچھ مقدور نہ تھا (جو شادی کر سکتے) آپ نے فرمایا جوانو! جو کوئی تم میں عورت کا مقدور رکھتا ہو (صحبت اور خانہ داری کا خرچ وغیرہ کا) وہ تو نکاح کرلے نکاح سے نگاہ خوب نیچی

اسْتَطَاعَ الْبَاءَةَ فَلْيَتَزَوَّجْ، فَإِنَّهُ أَغَضُّ لِلْبَصَرِ وَأَحْصَنُ لِلْفَرْجِ، وَمَنْ لَمْ يَسْتَطِعْ فَعَلَيْهِ بِالصَّوْمِ فَإِنَّهُ لَهُ وِجَاءٌ.

اور شرم گاہ خوب بچی رہے گی اور جو شخص یہ مقدور نہ رکھتا ہو وہ روزہ رکھا کرے روزہ اس کو نامرد بنا دے گا۔

بَابُ كَثْرَةِ النِّسَاءِ.

باب کئی جورئیں رکھ سکتا ہے (اگر انصاف کر سکے)

٥ - حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى: أَخْبَرَنَا هِشَامُ بْنُ يُوسُفَ: أَخْبَرَنِي عَطَاءٌ قَالَ: حَضَرْنَا مَعَ ابْنِ عَبَّاسٍ جَنَازَةَ مَيْمُونَةَ بِسَرِفَ، فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: هَذِهِ زَوْجَةُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَإِذَا رَفَعْتُمْ نَعْشَهَا فَلَا تُزَعْزِعُوهَا وَلَا تُزَلْزِلُوهَا وَارْفُقُوا فَإِنَّهُ كَانَ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تِسْعٌ، كَانَ يَقْسِمُ لِثَمَانٍ وَلَا يَقْسِمُ لِوَاحِدَةٍ.

ہم سے ابراہیم بن موسیٰ نے بیان کیا کہا ہم کو ہشام بن یوسف نے خبر دی ان کو ابن جریج نے کہا مجھ کو عطاء بن ابی رباح نے خبر دی انہوں نے کہا ہم سرف میں جو ایک مقام ہے مکہ سے بارہ میل پر اُم المؤمنین میمونہ کے جنازے میں ابن عباس کے ساتھ شریک تھے (وہ ابن عباسؓ کی خالہ تھیں) ابن عباسؓ نے لوگوں سے کہا دیکھو یہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بی بی تھیں جب تم جنازہ اٹھاؤ تو ادب کرو اس کو ہلاؤ جلاؤ نہیں اور آہستہ لے کر چلو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آپ کی وفات کے وقت نو بی بیاں تھیں ان میں آٹھ کی باری تو مقرر تھی ایک کی باری نہ تھی ف

ف یعنی حضرت سودہ رضؓ کی انہوں نے اپنی باری خوشی سے حضرت عائشہ کو دے دی تھی نو بی بیاں یہ تھیں (۱) سودہؓ بنت زمعہ (۲) عائشہؓ (۳) حفصہؓ (۴) اُم سلمہؓ (۵) زینبؓ بنت جحش (۶) اُم حبیبہؓ (۷) جویریہؓ (۸) صفیہؓ (۹) میمونہ رضؓ۔

٦ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ: حَدَّثَنَا يَزِيدُ ابْنُ زُرَيْعٍ: حَدَّثَنَا سَعِيدٌ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَطُوفُ عَلَى نِسَائِهِ فِي لَيْلَةٍ وَاحِدَةٍ وَلَهُ تِسْعُ نِسْوَةٍ، وَقَالَ لِي خَلِيفَةُ: حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ: حَدَّثَنَا سَعِيدٌ، عَنْ قَتَادَةَ: أَنَّ أَنَسًا حَدَّثَهُمْ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

ہم سے مسدد نے بیان کیا کہا ہم سے یزید بن زریع نے کہا ہم سے سعید بن ابی عروبہ نے انہوں نے قتادہ سے انہوں نے انسؓ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اپنی سب بی بیوں کے پاس ایک ہی رات میں ہو آتے تھے اور آپ کی نو بی بیاں تھیں امام بخاری نے کہا مجھ سے خلیفہ بن خیاط نے کہا ہم سے یزید بن زریع نے بیان کیا کہا ہم سے سعید نے انہوں نے قتادہ رضؓ سے ان سے حضرت انسؓ نے بیان کیا انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے پھر یہی حدیث بیان کی ف

ف اس سند کے بیان کرنے سے امام بخاری کی یہ غرض ہے کہ قتادہ کے سماع کی انس سے اس میں صراحت ہے

۷۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْحَكَمِ الْأَنْصَارِيُّ: حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ، عَنْ رَقَبَةَ، عَنْ طَلْحَةَ الْيَامِيِّ، عَنْ سَعِيدِ ابْنِ جُبَيْرٍ قَالَ: قَالَ لِي ابْنُ عَبَّاسٍ: هَلْ تَزَوَّجْتَ؟ قُلْتُ: لَا، قَالَ: فَتَزَوَّجْ فَإِنَّ خَيْرَ هَذِهِ الْأُمَّةِ أَكْثَرُهَا نِسَاءً۔

ہم سے علی بن حکم انصاری نے بیان کیا کہا ہم سے ابوعوانہ نے انہوں نے رقبہ بن مصقلہ سے انہوں نے طلحہ بن مصرف یامی سے انہوں نے سعید بن جبیر سے انہوں نے کہا ابن عباس رض نے مجھ سے پوچھا تو نے نکاح کیا، میں نے کہا نہیں، انہوں نے کہا تو نکاح کرلے اس لیے کہ اس امت کے بہتر شخص جو تھے (یعنی آنحضرت) ان کی بہت سی بیبیاں تھیں ف

ف بعضوں نے یوں ترجمہ کیا ہے اس امت میں اچھے وہی لوگ ہیں جن کی بہت عورتیں ہوں۔ ابن عباس کا مطلب یہ ہے کہ نکاح کرنا افضل ہے کیونکہ آنحضرتؐ نے اتنی بہت سی بی بیاں کیں حالانکہ آپ تقویٰ اور خداترسی اور فضیلت اور بزرگی میں سب سے بڑھ کر تھے مترجم کہتا ہے آنحضرتؐ نے جو اتنی بی بیاں اپنی آخری حصہ عمر میں کیں اس سے کوئی یہ نہ سمجھے کہ آپ کی نیت شہوت رانی یا عیاشی کی تھی کیونکہ عین جوانی میں آپ نے ایک بوڑھی عورت حضرت خدیجہ رض پر قناعت کی بلکہ اس میں بہت سی مصلحتیں تھیں۔ زیادہ بی بیوں کی وجہ سے آپؐ کے اندرونی حالات کا کھل جانا کہ آپ ساحر جادوگر نہ تھے جیسے مشرک خیال کرتے تھے۔ عربؐ کے زوردار قبیلوں کو مسخر اور مشرف کرنا عربؐ کے قبائل کی ہمدردی اور محبت حاصل کرنا۔ اتنی عورتیں رکھ کر پھر اللہ سے غافل نہ ہونے کا درجہ حاصل کرنا۔ اپنے عزیزوں کی تعداد بڑھانا۔ عورتوںؐ کے مسائل کا خوب پھیلنا۔ بعضی عورتوں کی دلجوئی جیسے ام حبیبہؓ اور صفیہؓ کی اور اپنے حسن خلق کا اظہار کیونکہ ام حبیبہؓ کے باپ آنحضرتؐ کے بڑے دشمن تھے اور صفیہ رض کے باپ بھائی خاوند سب مسلمانوں کے ہاتھوں سے قتل ہوئے اس پر بھی یہ دونوں بی بیاں آپ کے حسن خلق کی وجہ سے ساری دنیا سے زیادہ آپ کو چاہتی تھیں۔ قوت اور طاقت کا استعمال باوجود کمی غذا کے یہ خداداد تھی۔ نفس پر کثرت علائق کا بار ڈالنا، تحمل کی عادت پیدا کرنا اور عرب میں کثرت ازواج فضیلت اور شرافت کی نشانی سمجھی جاتی تھی۔ اور تعجب ہے ان پادریوں پر جنہوں نے ان فائدوں اور مصلحتوں پر خیال نہ کرکے ہمارے پیغمبر صاحب پر طعن کیا ہے کہ آپ عیاش مزاج تھے اگر آپ کو عیاشی منظور ہوتی تو اس کا بہترین وقت جوانی کا موسم تھا اور آخری عمر میں اتنی بہت سی عورتیں رکھنے اور سب کا حق ادا کرنے سے تو ہمارے پیغمبر کی بے حد فضیلت نکلتی ہے کیونکہ جب بڑھاپے میں باوجود کمی غذا اور انواع تکلیف کے آپ میں یہ قوت تھی کہ ایک شب میں سب بی بیوں کے پاس ہو آتے تو خیال کرنا چاہیے کہ جوانی میں آپ کو کیسی قوت ہوگی اور اس قوت پر آپ پندرہ برس تک اپنے تئیں ایسے روکے رکھے کہ سوا حضرت خدیجہ رض کے جو ایک سن رسیدہ بی بی تھیں کسی عورت پر آنکھ تک نہ ڈالی سبحان اللہ رجولیت اور قوت کے ساتھ عصمت قابل تعریف ہے نہ یہ کہ عصمت بی بی از بے چارگی است بعضے صاحبوں کی رجولیت میں فرق ہے ایک بی بی کے بھی حق بلا اعانت غیرے ادا نہیں کر سکتے اس پر جن بندوں کو اللہ تعالیٰ نے طاقت دی ہے ان کو اپنے نفس پر قیاس کرتے ہیں۔

بَابُ مَنْ هَاجَرَ أَوْعَمِلَ خَيْرًا لِتَزْوِيجِ امْرَأَةٍ فَلَهُ مَانَوَى۔

باب جو شخص ہجرت یا کوئی اور نیک کام کسی عورت کو نکاح میں لانے کی نیت سے کرے تو وہ اپنی نیت کے موافق بدلہ پائے گا

۸۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ قَزَعَةَ: حَدَّثَنَا مَالِكٌ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ بْنِ الْحَارِثِ عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ وَقَّاصٍ، عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْعَمَلُ بِالنِّيَّةِ وَإِنَّمَا لِامْرِئٍ مَانَوَى، فَمَنْ كَانَتْ هِجْرَتُهُ إِلَى اللّٰهِ وَرَسُولِهِ فَهِجْرَتُهُ إِلَى اللّٰهِ وَرَسُولِهِ، وَمَنْ كَانَتْ هِجْرَتُهُ إِلَى دُنْيَا يُصِيبُهَا أَوِامْرَأَةٍ يَنْكِحُهَا، فَهِجْرَتُهُ إِلَى مَا هَاجَرَ إِلَيْهِ۔

ہم سے یحییٰ بن قزعہ نے بیان کیا کہا ہم سے امام مالک نے یحییٰ بن سعید انصاری سے انہوں نے محمد بن ابراہیم بن حارث تیمی سے انہوں نے علقمہ ابن وقاص لیثی رض سے انہوں نے حضرت عمر رض سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہر عمل نیت سے صحیح ہوتا ہے اور ہر آدمی کو وہی ملے گا جیسی نیت کرے پھر جو کوئی اللہ اور اس کے رسول کی رضامندی کے لیے ہجرت کرے اس کی ہجرت تو اسی مقصد کے لیے ہوگی اور جو کوئی دنیا کمانے یا کسی عورت کو بیاہنے کی نیت سے ہجرت کرے اس کی ہجرت انہی کاموں کے لیے ہوگی۔ (ثواب کہاں سے ملے گا) ف

ف۔ یہ حدیث شروع کتاب میں گذر چکی ہے اگر ہجرت سے محض دنیا کی غرض ہو تب تو بالکل ثواب نہیں ملے گا۔ اگر اللہ اور رسول کی رضامندی کے ساتھ دنیا کی بھی غرض ہو تو ثواب ملے گا مگر اتنا نہیں ملے گا جتنا خالص اللہ اور رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے ہجرت کرنے کا ثواب ہے۔

بَابُ تَزْوِيجِ الْمُعْسِرِ الَّذِي مَعَهُ الْقُرْآنُ وَالْإِسْلَامُ، فِيهِ سَهْلُ بْنُ سَعْدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

باب محتاج شخص کا نکاح کرا دینا جس کے پاس بجز اس کے کہ وہ مسلمان ہے قرآن جانتا ہے اور کچھ نہ ہو اس باب میں سہل بن ساعد ساعدی رض کی حدیث آنحضرت سے اوپر گزر چکی ہے (باب القراۃ عن ظہر القلب میں۔)

٩- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى: حَدَّثَنَا يَحْيَى: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ: حَدَّثَنِي قَيْسٌ عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: كُنَّا نَغْزُو مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ لَنَا نِسَاءٌ، فَقُلْنَا: يَا رَسُولَ اللهِ، أَلَا نَسْتَخْصِي؟ فَنَهَانَا عَنْ ذَلِكَ-

ہم سے محمد بن مثنیٰ نے بیان کیا کہا ہم سے یحییٰ بن سعید قطان نے کہا ہم سے اسماعیل بن ابی خالد نے کہا مجھ سے قیس بن ابی حازم نے انہوں نے عبداللہ بن مسعود رضی سے انہوں نے کہا ہم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ جہاد کیا کرتے تھے اور ہمارے پاس عورتیں نہ تھیں (جن سے اپنی خواہش پوری کرتے) ہم نے عرض کیا یا رسول اللہ ہم خصی کیوں نہ ہو جائیں (رات دن کا جھگڑا ہی مٹ جائے) آپ نے اس سے منع کیا۔ ف

ف امام بخاری رح نے اس حدیث سے باب کا مطلب اس طرح سے نکالا کہ جب خصی ہونے سے آپ نے منع فرمایا تو اب شہوت نکالنے کے لیے نکاح باقی رہ گیا پس معلوم ہوا کہ مفلس شخص کو بھی نکاح کرنا درست ہے۔ سہل کی حدیث میں تو اس کی صراحت مذکور ہو چکی ہے۔

بَابُ قَوْلِ الرَّجُلِ لِأَخِيهِ انْظُرْ أَيَّ زَوْجَتَيَّ شِئْتَ حَتَّى أَنْزِلَ لَكَ عَنْهَا، رَوَاهُ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَوْفٍ-

باب ایک آدمی کا اپنے بھائی مسلمان سے یوں

کہنا تم دیکھو میری جس بی بی کو پسند کرو میں اس کو طلاق دیے دیتا ہوں (تم اس سے نکاح کر لو) اس کو عبدالرحمان بن عوف نے روایت کیا ہے۔ ف

ف عبدالرحمٰن بن عوف کی وہ روایات جس میں ترجمہ باب کی صراحت ہے کتاب البیوع میں گذر چکی ہے۔

١٠- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ، عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ حُمَيْدٍ الطَّوِيلِ قَالَ: سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ قَالَ: قَدِمَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَوْفٍ فَآخَى النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَهُ وَبَيْنَ سَعْدِ ابْنِ الرَّبِيعِ الْأَنْصَارِيِّ، وَعِنْدَ الْأَنْصَارِيِّ امْرَأَتَانِ، فَعَرَضَ عَلَيْهِ أَنْ يُنَاصِفَهُ أَهْلَهُ وَمَالَهُ، فَقَالَ: بَارَكَ اللهُ لَكَ

ہم سے محمد بن کثیر نے بیان کیا انہوں نے سفیان ثوری سے انہوں نے حمید طویل سے انہوں نے کہا میں نے انس بن مالک رض سے سنا انہوں نے کہا عبدالرحمٰن بن عوف ہجرت کر کے مدینہ میں آئے تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو سعد بن ربیع کا بھائی بنا دیا (ہر ایک مہاجر کے ساتھ ایسا ہی کیا ایک ایک انصاری کو اس کا بھائی کر دیا) سعد بن ربیع کی دو جوروئیں تھیں انہوں نے عبدالرحمٰن سے کہا میرے مال واسباب اور جوروؤں کو آدھوں آدھ بانٹ لو،

فِي أَهْلِكَ وَمَالِكَ، دُلُّونِي عَلَى السُّوقِ، فَأَتَى السُّوقَ فَرَبِحَ شَيْئًا مِنْ أَقِطٍ وَ شَيْئًا مِنْ سَمْنٍ فَرَآهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْدَ أَيَّامٍ وَعَلَيْهِ وَضَرٌ مِنْ صُفْرَةٍ فَقَالَ: مَهْيَمْ يَا عَبْدَ الرَّحْمٰنِ فَقَالَ: تَزَوَّجْتُ أَنْصَارِيَّةً، قَالَ: فَمَا سُقْتَ؟ قَالَ: وَزْنَ نَوَاةٍ مِنْ ذَهَبٍ، قَالَ: أَوْلِمْ وَلَوْ بِشَاةٍ۔

عبدالرحمٰن نے کہا نہیں اس کی کیا ضرورت ہے اللہ تمہاری جوروؤں اور مال میں برکت دے اور زیادہ کرے تم ایسا کرو یہاں کوئی بازار ہو تو مجھ کو بتلا دو پھر عبدالرحمٰن سعد کے بتلانے سے اس بازار میں گئے وہاں خرید و فروخت کی اور نفع میں کچھ پنیر اور گھی کمایا آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کئی دنوں کے بعد عبدالرحمٰن کو دیکھا ان پر زعفران کی) زردی لتھڑی ہوئی تھی پوچھا عبدالرحمٰن یہ زردی کیسی ہے ف انہوں نے کہا میں نے ایک انصاری عورت سے نکاح کیا ہے آپ نے فرمایا مہر کیا دیا انہوں نے کہا گٹھلی برابر سونا آپ نے فرمایا ولیمہ تو کر ایک ہی بکری کا سہی ف۲

ف زردی لگنے کی وجہ یہ تھی کہ عورتوں کی خوشبو میں زعفران پڑتا تھا اس وجہ سے وہ رنگ دار ہوا کرتی تھی چنانچہ ایک حدیث میں آیا ہے مردوں کی خوشبو میں رنگ نہ ہو عورتوں کی خوشبو میں تیز بو نہ ہو تو عبدالرحمٰن نے بعد نکاح جب دلہن سے اختلاط کیا تو زوجہ کی تازہ خوشبو کہیں ان کے کپڑے میں لگ گئی۔ نہیں کہ قصداً زعفران لگایا ہو جس کی مردوں کے حق میں نہی آئی ہے۔ یا خدانخواستہ منہ بٹھلانے اور کیسری کپڑے پہنانے کی رسم پر صحابہ کاربند تھے معاذ اللہ یہ تو ہندوؤں کی رسم ہے اسلام میں اس کا نام و نشان تک نہیں۔ ف۲ یہ حدیث اوپر گزر چکی ہے اس حدیث سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ دعوت ولیمہ دولہا کو کرنا سنت ہے افسوس ہے کہ ہمارے زمانے کے مسلمانوں نے جہاں اور سنتوں کو چھوڑ کر بدعتوں کو اختیار کر لیا ہے وہاں شادی کی سنت یعنی ولیمہ کو ترک کر کے سینکڑوں ہزاروں بدعتیں نکال لی ہیں ساچق مہندی شب گشت منجھ بڑیاں وغیرہ لاحول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم اور سب سے زیادہ بری رسمیں وہ ہیں جو مشرکوں سے سیکھی ہیں جیسے سہرہ مقنع ٹونا وغیرہ ان رسموں کے کرنے میں تو کفر کا خوف ہے حرام ہونے میں تو کوئی شک نہیں ہے اور ان سب سے بدتر وہ رسمیں ہیں جو ہمارے دین کو خراب کرنے والی ہیں اور دلہا اور دلہن کی صحت میں ان رسموں کی وجہ سے خلل آتا ہے اور اکثر دلہنیں بیچاریاں بیمار ہو جاتی ہیں ایک تو پردہ نشیں پہلے ہی سے قید دوسرے شادی کے دنوں میں ایک تنگ کوٹھڑی میں خونی مجرم کی طرح بند کر دی جاتی ہیں نہ اٹھ سکتی ہیں نہ پاخانہ پیشاب کو جا سکتی ہیں نہ کسی سے بات کر سکتی ہیں شادی کیا ہے خاصی صحت کی بربادی ہے لاحول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم جہاں کسی قوم میں جہل سمایا تقلید پیدا ہو گئی اور جہاں تقلید پیدا ہوئی عقل تشریف لے گئی اور جہاں عقل گئی پھر کیا ہے ساری خرابیاں موجود اللہ تعالیٰ ان مسلمانوں کو نیک توفیق دے۔

بَابُ مَا يُكْرَهُ مِنَ التَّبَتُّلِ وَالْخِصَاءِ۔

باب مجرد رہنا اور اپنے تئیں نامرد بنا دینا منع ہے

۱۱۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ: حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ: أَخْبَرَنَا ابْنُ شِهَابٍ: سَمِعَ سَعِيدَ بْنَ الْمُسَيَّبِ يَقُولُ سَمِعْتُ سَعْدَ بْنَ أَبِي وَقَّاصٍ يَقُولُ: رَدَّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى عُثْمَانَ ابْنِ مَظْعُونٍ التَّبَتُّلَ، وَلَوْ أَذِنَ لَهُ لَاخْتَصَيْنَا۔

ہم سے احمد بن یونس نے بیان کیا کہا ہم سے ابراہیم بن سعد نے کہا ہم کو ابن شہاب نے خبر دی انہوں نے سعید بن مسیب سے سنا وہ کہتے تھے میں نے سعد بن ابی وقاص سے سنا وہ کہتے تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے عثمان بن مظعون کو عورتوں سے الگ رہنے کی اجازت نہ دی اگر آپ ان کو اس کی اجازت دے دیتے تو ہم تو خصی ہی ہو جاتے ف

ف چلو چھٹی ہوتی آئندہ عورتوں کی حاجت ہی نہ رہتی گناہ سے بےفکر ہو جاتے خصی ہو جانے سے مراد یہ ہے کہ ایسی دوا کھا لیتے جس سے شہوت جاتی رہتی اور خصیہ نکالنا مراد نہیں ہے کیوں کہ یہ حرام ہے آدمی اور جانور دونوں میں قسطلانی نے کہا کھانے کے جانور کو چھٹپنے میں خصی کرنا درست ہے بڑھپنے میں درست نہیں بعضوں نے کہا سعد کا یہ قول اس وقت کا ہے جب تک خصی کرنا حرام نہ ہوا ہوگا۔

۱۲۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ: أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ: أَخْبَرَنِي سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ أَنَّهُ سَمِعَ سَعْدَ بْنَ أَبِي وَقَّاصٍ يَقُولُ: لَقَدْ رَدَّ ذَلِكَ، يَعْنِي النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، عَلَى عُثْمَانَ بْنِ مَظْعُونٍ وَلَوْ أَجَازَ لَهُ التَّبَتُّلَ لَاخْتَصَيْنَا۔

ہم سے ابوالیمان نے بیان کیا کہا ہم کو شعیب نے خبر دی، انہوں نے زہری سے بیان کیا کہا مجھ کو سعید بن مسیب نے خبر دی انہوں نے سعد بن ابی وقاص سے سنا وہ کہتے تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے عورتوں سے الگ رہنے کی اجازت عثمان بن مظعون کو نہ دی اگر آپ ان کو اس کی اجازت دیتے تو ہم تو خصی ہی ہو جاتے۔

۱۳۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ: حَدَّثَنَا جَرِيرٌ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ، عَنْ قَيْسٍ قَالَ: قَالَ عَبْدُ اللَّهِ: كُنَّا نَغْزُو مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَيْسَ لَنَا شَيْءٌ فَقُلْنَا: أَلَا نَسْتَخْصِي؟ فَنَهَانَا عَنْ ذَلِكَ ثُمَّ رَخَّصَ لَنَا أَنْ نَنْكِحَ

ہم سے قتیبہ ابن سعید نے بیان کیا کہا ہم سے جریر نے اسمٰعیل بن ابی خالد بجلی سے انہوں نے قیس بن ابی حازم سے انہوں نے کہا عبداللہ بن مسعود رض کہتے تھے ہم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ جہاد کو جایا کرتے ہمارے پاس روپیہ نہ تھا کہ عورتیں رکھتے ہم نے عرض کیا یا رسول اللہ ہم خصی نہ ہو جائیں آپ نے ہم کو اس بات سے منع کیا خصی ہونے

الْمَرْأَةَ بِالثَّوْبِ، ثُمَّ قَرَأَ عَلَيْنَا- يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تُحَرِّمُوا طَيِّبَاتِ مَا أَحَلَّ اللَّهُ لَكُمْ وَلَا تَعْتَدُوا إِنَّ اللَّهَ لَا يُحِبُّ الْمُعْتَدِينَ- وَقَالَ أَصْبَغُ: أَخْبَرَنِي ابْنُ وَهْبٍ، عَنْ يُونُسَ بْنِ يَزِيدَ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي رَجُلٌ شَابٌّ وَأَنَا أَخَافُ عَلَى نَفْسِي الْعَنَتَ وَلَا أَجِدُ مَا أَتَزَوَّجُ بِهِ النِّسَاءَ فَسَكَتَ عَنِّي ثُمَّ قُلْتُ مِثْلَ ذَلِكَ فَسَكَتَ عَنِّي، ثُمَّ قُلْتُ مِثْلَ ذَلِكَ فَسَكَتَ عَنِّي، ثُمَّ قُلْتُ مِثْلَ ذَلِكَ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَا أَبَا هُرَيْرَةَ، جَفَّ الْقَلَمُ بِمَا أَنْتَ لَاقٍ فَاخْتَصِ عَلَى ذَلِكَ أَوْ ذَرْ

سے پھر اس کے بعد آپ نے (نکاح کو آسان کر دیا متعہ کی اجازت دے دی رخصت دی) فرمایا ایک کپڑے کے بدل عورت سے متعہ کر سکتے ہو پھر عبداللہ نے یہ آیت پڑھی۔ ایمان والو اللہ تعالیٰ نے جو پاکیزہ چیزیں تمہارے لیے حلال کیں ہیں ان کو حرام مت بناؤ اور حد سے مت بڑھو، اللہ حد سے بڑھ جانے والوں کو پسند نہیں کرتا ف اور اصبغ بن فرج نے کہا مجھ کو عبداللہ بن وہب نے خبر دی ف۲ انہوں نے یونس بن یزید ایلی سے انہوں نے ابن شہاب سے انہوں نے ابوسلمہ بن عبدالرحمان بن عوف سے انہوں نے ابوہریرہ سے انہوں نے کہا میں نے آنحضرتؐ سے عرض کیا یا رسول اللہ میں جوان آدمی ہوں ڈرتا ہوں کہیں زنا میں نہ پڑ جاؤں اور مجھ کو اتنا مقدور نہیں ہے کہ عورتوں سے شادی کروں (پھر کیا کروں) یہ سن کر آپ خاموش ہو رہے میں نے پھر وہی عرض کیا پھر آپ خاموش ہو رہے پھر عرض کیا پھر خاموش ہو رہے پھر عرض کیا تو آپ نے فرمایا ابوہریرہ جو کچھ ہونا ہے وہ قلم لکھ کر سوکھ گیا (یعنی تقدیر کا قلم) اب تو چاہے خصی ہو چاہے نہ ہو ف۳

ف اس روایت کے ظاہر سے یہ نکلتا ہے کہ عبداللہ بن مسعودؓ متعہ کی اباحت کے قائل تھے انہوں نے قرآن میں یوں پڑھا ہے فما استمتعتم بہ منہن الی اجل مسمی جو اباحت متعہ کیلئے نص ہے، قرطبی نے کہا شاید اس وقت ان کو ناسخ نہ پہنچا اور جب ناسخ پہنچا تو انہوں نے رجوع کیا اسماعیلی نے کہا ایک روایت میں یوں ہے کہ ابن مسعودؓ نے یہ کام کیا پھر اس کو چھوڑ دیا اور ایک روایت میں ہے کہ پھر اس کی حرمت آئی ف۲ اس کو جعفر فریابی نے کتاب القدر میں وصل کیا ف۳ دوسری روایت میں یوں ہے کہ ابوہریرہ نے کہا اجازت ہو تو میں خصی ہو جاؤں اس صورت میں جواب سوال کے مطابق ہو جائے گا اس سے یہ مقصود نہیں ہے کہ آپ نے خصی ہونے کی اجازت دی کیوں کہ دوسری حدیث میں صراحتاً اس کی ممانعت وارد ہے بلکہ اس میں یہ اشارہ ملتا ہے کہ خصی ہونے میں کوئی فائدہ نہیں ہے تیری تقدیر میں جو لکھا ہے وہ ضرور پورا ہو گا اگر حرام میں پڑنا لکھا ہے تو حرام میں مبتلا ہو گا اگر حرام سے بچنا لکھا ہے تو محفوظ رہے گا پھر اپنے تئیں نامرد بنانا کیا ضرور ہے اور چونکہ ابوہریرہ روزے بہت رکھا کرتے تھے لیکن روزوں سے ان کی شہوت نہیں گئی تھی لہذا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو روزوں کا حکم نہیں دیا۔

بَابُ نِكَاحِ الْأَبْكَارِ، وَقَالَ ابْنُ أَبِي مُلَيْكَةَ: قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ لِعَائِشَةَ: لَمْ يَنْكِحِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِكْرًا غَيْرَكِ۔

باب کنواری عورتوں سے نکاح کرنا

اور ابن ابی ملیکہ نے بیان کیا کہ عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے ان کی وفات کے وقت کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے سوا تمہارے اور کسی کنواری عورت سے نکاح نہیں کیا۔[۱]

[۱] اس کو خود امام بخاری نے تفسیر سورت نور میں وصل کیا ہے۔

١٤۔ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَخِي، عَنْ سُلَيْمَانَ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ: قُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ، أَرَأَيْتَ لَوْ نَزَلْتَ وَادِيًا وَفِيهِ شَجَرَةٌ قَدْ أُكِلَ مِنْهَا وَوَجَدْتَ شَجَرًا لَمْ يُؤْكَلْ مِنْهَا، فِي أَيِّهَا كُنْتَ تُرْتِعُ بَعِيرَكَ؟ قَالَ: فِي الَّتِي لَمْ يُرْتَعْ مِنْهَا، تَعْنِي أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَتَزَوَّجْ بِكْرًا غَيْرَهَا۔

ہم سے اسمٰعیل بن عبداللہ نے بیان کیا کہا مجھ سے میرے بھائی عبدالحمید نے انہوں نے سلیمان بن ہلال سے انہوں نے ہشام بن عروہ سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے انہوں نے آنحضرت سے عرض کیا یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بتلائیے اگر آپ ایک جنگل میں جائیں وہاں ایک درخت دیکھیں جس کو اونٹ چر گئے ہوں پھر ایک درخت دیکھیں جس میں سے کسی نے نہ چرا ہو ہرا بھرا اس کے پتے صحیح سالم تو آپ اپنے اونٹ کو کس درخت میں سے چرائیں گے آپ نے فرمایا اس درخت میں سے جس کو کسی نے چرا نہ ہو حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے اس گفتگو سے یہ اشارہ کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے سوا ان کے اور کسی کنواری عورت سے نکاح نہیں کیا

١٥۔ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ: حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ، عَنْ هِشَامٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أُرِيتُكِ فِي الْمَنَامِ مَرَّتَيْنِ، إِذَا رَجُلٌ يَحْمِلُكِ فِي سَرَقَةِ حَرِيرٍ فَيَقُولُ: هٰذِهِ امْرَأَتُكَ فَأَكْشِفُهَا فَإِذَا هِيَ أَنْتِ، فَأَقُولُ إِنْ يَكُنْ هٰذَا مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ يُمْضِهِ۔

ہم سے عبید بن اسمٰعیل نے بیان کیا کہا ہم سے ابواسامہ نے انہوں نے ہشام بن عروہ سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے حضرت عائشہ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا میں نے (تیرے ساتھ نکاح ہونے سے پہلے) تجھ کو دو بار خواب میں دیکھا ایک شخص (جبریل) تجھ کو حریر کے ایک ٹکڑے میں اٹھائے ہوئے ہے اور کہتا ہے یہ تمہاری بی بی ہے میں نے جو وہ کپڑا کھولا تو اندر

تو نکلی میں نے (اپنے دل میں) کہا اگر یہ خواب اللہ کی طرف سے (صحیح) ہے تو اللہ ضرور پورا کرے گا۔

بَابُ تَزْوِيجِ الثَّيِّبَاتِ، وَقَالَتْ أُمُّ حَبِيبَةَ، قَالَ لِي النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا تَعْرِضْنَ عَلَيَّ بَنَاتِكُنَّ وَلَا أَخَوَاتِكُنَّ۔

باب شوہر دیدہ سے (جو خاوند کے پاس رہ چکی ہو) نکاح کرنا (اس کو ثیبہ کہتے ہیں) ام حبیبہؓ نے کہا آنحضرتؐ نے اپنی بی بیوں سے فرمایا اپنی بہن بیٹیاں مجھ پر پیش نہ کرو (ان سے نکاح کرنے کے لیے نہ کہو) ف

ف اس کو امام بخاری نے باب امّھاتکم التی ارضعنکم میں وصل کیا

۱۶۔ حَدَّثَنَا أَبُو النُّعْمَانِ: حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ: حَدَّثَنَا سَيَّارٌ، عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ قَالَ: قَفَلْنَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ غَزْوَةٍ فَتَعَجَّلْتُ عَلَى بَعِيرٍ لِي قَطُوفٍ، فَلَحِقَنِي رَاكِبٌ مِنْ خَلْفِي فَنَخَسَ بَعِيرِي بِعَنَزَةٍ كَانَتْ مَعَهُ، فَانْطَلَقَ بَعِيرِي كَأَجْوَدِ مَا أَنْتَ رَاءٍ مِنَ الْإِبِلِ، فَإِذَا النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: مَا يُعْجِلُكَ؟ قُلْتُ: كُنْتُ حَدِيثَ عَهْدٍ بِعُرُسٍ، قَالَ: أَبِكْرًا أَمْ ثَيِّبًا؟ قُلْتُ: ثَيِّبًا، قَالَ: فَهَلَّا جَارِيَةً تُلَاعِبُهَا وَتُلَاعِبُكَ؟ قَالَ: فَلَمَّا ذَهَبْنَا لِنَدْخُلَ، قَالَ: أَمْهِلُوا حَتَّى تَدْخُلُوا لَيْلًا أَيْ عِشَاءً لِكَيْ تَمْتَشِطَ الشَّعِثَةُ وَتَسْتَحِدَّ الْمُغِيبَةُ۔

ہم سے ابوالنعمان نے بیان کیا کہا ہم سے ہشیم نے کہا ہم سے سیار بن ابی سیار نے انہوں نے عامر شعبی سے انہوں نے جابر بن عبداللہؓ سے انہوں نے کہا ہم ایک جہاد میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے (غزوۂ تبوک میں) وہاں سے لوٹے تو میں ایک مٹھے اونٹ پر سوار تھا جو دیر میں چلتا تھا میں نے دیکھا پیچھے سے ایک سوار نے آکر لکڑی سے میرے اونٹ کو ٹھونسا دیا وہ ایک اچھے تیز اونٹ کی طرح چلنے لگا پھر جو میں نے خیال کیا وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تھے آپ نے پوچھا تو جلدی کیوں کر رہا ہے (گھر کو کیوں جلد جانا چاہتا ہے) میں نے عرض کیا میں نے ابھی ایک نئی شادی کی ہے آپ نے فرمایا کنواری سے یا ثیبہ سے میں نے عرض کیا ثیبہ سے۔ آپ نے فرمایا کنواری چھوکری سے کیوں نہ کی وہ تجھ سے کھیلتی تو اس سے کھیلتا خیر جابرؓ نے کہا جب ہم مدینے کے قریب پہونچے تو ہم شہر کے اندر جانے لگے آپ نے فرمایا ذرا دم لو رات ہو جانے دو (عورتوں کو تو ہمارے آنے کی خبر ہو چکی ہے) جس کے بال پریشان ہیں وہ کنگھی کر لے اور جس کا خاوند (مدت سے) غائب تھا وہ پاکی کر

لے (شرم گاہ کے بال دور کرلے) ف

ف حالانکہ دوسری حدیث میں اس کی مخالفت ہے کہ رات کو آدمی سفر سے آن کر اپنے گھر میں جائے مگر وہ محمول ہے اس پر جب اس کے گھر والوں کو دن سے اس کے آنے کی خبر نہ ہو اور یہاں عورتوں کو لوگوں کے آنے کی خبر دن سے ہو گئی ہو گی تو آپ نے فرمایا ذرا دم لے کر جاؤ تاکہ عورتیں اپنا بناؤ سنگھار کرلیں۔

۱۷۔ حَدَّثَنَا آدَمُ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ: حَدَّثَنَا مُحَارِبٌ قَالَ: سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا يَقُولُ: تَزَوَّجْتُ، فَقَالَ لِي رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَا تَزَوَّجْتَ؟ فَقُلْتُ: تَزَوَّجْتُ ثَيِّبًا، فَقَالَ: مَالَكَ وَلِلْعَذَارَى وَلِعَابِهَا؟ فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لِعَمْرِو بْنِ دِينَارٍ فَقَالَ عَمْرٌو: سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ يَقُولُ: قَالَ لِي رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: هَلَّا جَارِيَةً تُلَاعِبُهَا وَتُلَاعِبُكَ۔

ہم سے آدم بن ابی ایاس نے بیان کیا کہا ہم سے شعبہ نے کہا ہم سے محارب بن دثار نے کہا میں نے جابر بن عبداللہ انصاری سے سنا وہ کہتے تھے میں نے نکاح کیا تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا تو نے کیسی عورت سے نکاح کیا میں نے کہا ثیبہ سے۔ آپ نے فرمایا کیوں کنواری لڑکی کیوں نہ کی اس کے ساتھ کھیلتا رہتا۔ محارب نے کہا میں نے یہ حدیث عمرو بن دینار سے بیان کی تو انہوں نے کہا میں نے جابر بن عبداللہ سے سنا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا، تو نے کنواری چھوکری کیوں نہ کی وہ تجھ سے کھیلتی تو اس سے کھیلتا (بڑا لطف رہتا) ف

ف ابن ماجہ کی روایت میں ہے کنواری عورتوں کو لازم کر لو ان کے منہ خوب میٹھے اور ان کے رحم خوب صاف ہوتے ہیں یا خوب حرکت کرتے ہیں۔

بَابُ تَزْوِيجِ الصِّغَارِ مِنَ الْكِبَارِ

باب کم سن لڑکی کا نکاح بڑے بوڑھے سے کرنا

۱۸۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوسُفَ: حَدَّثَنَا اللَّيْثُ، عَنْ يَزِيدَ، عَنْ عِرَاكٍ، عَنْ عُرْوَةَ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَطَبَ عَائِشَةَ إِلَى أَبِي بَكْرٍ فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ: إِنَّمَا أَنَا أَخُوكَ، فَقَالَ: أَنْتَ أَخِي فِي دِينِ اللّٰهِ وَكِتَابِهِ وَهِيَ لِي حَلَالٌ

ہم سے عبداللہ بن یوسف تنیسی نے بیان کیا ہم سے لیث بن سعد نے انہوں نے یزید بن حبیب سے انہوں نے عراک بن مالک سے انہوں نے عروہ بن زبیر سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ابو بکر صدیق رضہ کو حضرت عائشہ رضہ کے لیے پیام دیا۔ ابو بکر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا یا رسول اللہ میں تو آپ کا بھائی ہوں (تو عائشہ رضہ آپ کی بھتیجی ہوئی آپ اس سے کیسے نکاح

کریں گے آپ نے فرمایا تو میرا (دینی) بھائی ہے اللہ کی کتاب کی رو سے (انما المؤمنون إخوة) اور عائشہ رض میرے لیے حلال ہے۔

بَابٌ إِلَى مَنْ يَنْكِحُ؟ وَأَيُّ النِّسَاءِ خَيْرٌ؟ وَمَا يُسْتَحَبُّ أَنْ يَتَخَيَّرَ لِنُطَفِهِ مِنْ غَيْرِ إِيجَابٍ.

باب کن عورتوں سے نکاح کرے اور کونسی عورتیں عمدہ ہیں اور اپنے نطفے کے لیے اچھی عورت چننا مستحب ہے گو یہ واجب نہیں ہے۔

١٩- حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ: أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ: حَدَّثَنَا أَبُو الزِّنَادِ، عَنِ الْأَعْرَجِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: خَيْرُ نِسَاءٍ رَكِبْنَ الْإِبِلَ صَالِحُ نِسَاءِ قُرَيْشٍ أَحْنَاهُ عَلَى وَلَدٍ فِي صِغَرِهِ، وَأَرْعَاهُ عَلَى زَوْجٍ فِي ذَاتِ يَدِهِ.

ہم سے ابوالیمان نے بیان کیا کہا ہم کو شعیب نے خبر دی کہا ہم سے ابوالزناد نے انہوں نے اعرج سے انہوں نے ابوہریرہ رض سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا جتنی عورتیں اونٹ پر چڑھتی ہیں (یعنی عرب کی عورتوں میں) ان میں قریش کی نیک بخت عورتیں بہتر ہیں۔ بچوں پر بچپنے میں بہت مہربان ہوتی ہیں اور خاوند کے مال و اسباب کی خوب حفاظت کرتی ہیں

بَابُ اتِّخَاذِ السَّرَارِيِّ، وَمَنْ أَعْتَقَ جَارِيَتَهُ ثُمَّ تَزَوَّجَهَا.

باب لونڈیوں کا رکھنا کیسا ہے اور جو لونڈی آزاد کر کے اس سے نکاح کرلے اس کی فضیلت۔

٢٠- حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ: حَدَّثَنَا صَالِحٌ الْهَمْدَانِيُّ: حَدَّثَنَا الشَّعْبِيُّ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبُو بُرْدَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَيُّمَا رَجُلٍ كَانَتْ عِنْدَهُ وَلِيدَةٌ فَعَلَّمَهَا فَأَحْسَنَ تَعْلِيمَهَا وَأَدَّبَهَا فَأَحْسَنَ تَأْدِيبَهَا ثُمَّ أَعْتَقَهَا وَتَزَوَّجَهَا فَلَهُ أَجْرَانِ، وَأَيُّمَا رَجُلٍ

ہم سے موسیٰ ابن اسمٰعیل نے بیان کیا کہا ہم سے عبدالواحد بن زیاد نے کہا ہم سے صالح بن صالح ہمدانی نے کہا ہم سے عامر شعبی نے کہا مجھ سے ابوبردہ بن ابی موسیٰ نے انہوں نے اپنے والد ابوموسیٰ اشعری رض سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس شخص کے پاس لونڈی ہو وہ اس کو تعلیم کرے اور اچھی طرح ادب تمیز سکھلائے پھر آزاد کر کے اس سے نکاح کرے تو اس کو دوہرا ثواب ملے گا اور اہل کتاب

مِنْ أَهْلِ الْكِتَابِ آمَنَ بِنَبِيِّهِ وَآمَنَ بِي فَلَهُ أَجْرَانِ، وَأَيُّمَا مَمْلُوكٍ أَدَّى حَقَّ مَوَالِيهِ وَحَقَّ رَبِّهِ فَلَهُ أَجْرَانِ، قَالَ الشَّعْبِيُّ: خُذْهَا بِغَيْرِ شَيْءٍ، قَدْ كَانَ الرَّجُلُ يَرْحَلُ فِيمَا دُونَهَا إِلَى الْمَدِينَةِ وَقَالَ أَبُو بَكْرٍ، عَنْ أَبِي حَصِينٍ، عَنْ أَبِي بُرْدَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَعْتَقَهَا ثُمَّ أَصْدَقَهَا۔

(یہود و نصاریٰ) میں سے جو شخص اپنے پیغمبر (حضرت موسیٰ اور عیسیٰ ؑ) پر ایمان لاکر پھر مجھ پر بھی ایمان لائے اس کو دوہرا ثواب ملے گا اور جو غلام لونڈی اپنے مالکوں کا حق ادا کرکے (ان کی خدمت بجالاکے پھر اپنے پروردگار کا بھی حق ادا کرے (نماز روزہ وغیرہ) تو اس کو دوہرا ثواب ملے گا۔ عامر شعبی نے (صالح بن صالح سے) کہا تو یہ حدیث مجھ سے مفت سن لے (تیرا کچھ خرچ نہیں ہوا) ایک وہ زمانہ تھا جب اس سے چھوٹی حدیث کے لیے آدمی مدینہ منورہ تک کا سفر کیا کرتا اور ابوبکر بن عیاش نے اس حدیث کو ابوحصین سے انہوں نے ابوبردہ سے انہوں نے ابوموسیٰ سے روایت کیا ہے اس میں یوں ہے کہ پھر اس لونڈی کو آزاد کرکے اس کا مہر ٹھہرا کر اس سے نکاح کرلے۔ ف۱

ف۱ ایک آزادی کا دوسرے نکاح کرنے کا۔ ہماری شریعت میں لونڈی غلام کیا ہے گویا فرزندی ہے لوگوں کے پرورش کا عمدہ ذریعہ ہے اوّل تو لونڈی غلاموں سے برتاؤ کا ایسا حکم دیا گیا ہے کہ جو آپ کھائے ان کو کھلائے جو آپ پہنے ان کو پہنائے طاقت سے زیادہ ان کو تکلیف نہ دے ایسا کام آپڑے تو خود بھی اس میں شریک ہو دوسرے یہ کہ صدہا تدبیریں ایسی رکھی گئی ہیں کہ لونڈی غلام آزاد ہو کر شریف بھلے آدمیوں کی طرح ہو جائیں قتل ظہار وغیرہ میں لونڈی غلام کا آزاد کرنا لازم کیا گیا ہے مطلق آزادی میں اسی طرح کتابت میں بے حد ثواب بتلایا گیا ہے پس ایسی لونڈی غلام جیسی شریعت اسلامی میں رکھی گئی ہے اس کی تو غریب لوگ آرزو کریں گے برا ماننا کجا۔ افسوس ہے پادریوں پر جو شریعت اسلامی پر ناحق لونڈی غلامی کے جواز سے بدنام کرتے ہیں ان کو اپنے گریبان میں منہ ڈال کر دیکھنا چاہیے وہ غریب رعایا سے جو ان کی قوم کے نہیں ہوتے لونڈی غلام سے بڑھ کر برتاؤ کرتے ہیں اپنے برابر بٹھلانے یا اپنے ساتھ کھلانے کے روادار نہیں ہوتے ملکی غریب لوگ کتنی بھی لیاقت پیدا کریں ان کو اپنی قوم والوں کے برابر حکومت یا عزت نہیں دیتے اور تو اور ان نصاریٰ کا غرور اس درجہ بڑھ گیا ہے کہ غیر قوم کے لوگوں کو اپنے چرچ میں جو خانہ خدا ہے نماز تک نہیں پڑھنے دیتے واہ رے انصاف اور خدا ترسی اور اوپر سے مسلمانوں پر طعنہ۔ مسلمانوں نے تو اپنے دورِ حکومت میں رعایا کو اپنے برابر سمجھا اور کوئی عہدہ اعلیٰ سے اعلیٰ ایسا باقی نہ رکھا جو رعایا کو نہ دیا ہو اب تک دیکھو اسلامی ریاستوں میں ہندو پارسی نصرانی وزارت و امارت کے درجوں پر ممتاز ہیں مگر کوئی نصرانی حکومت تو ایسی دکھلایئے جس میں ہندو پارسی مسلمان وزارت یا سفارت یا جرنیلی پر مامور ہوں۔ ہا کہ افسوس دوسروں کا عیب ٹٹول ٹٹول کر دیکھتے ہیں اور جھوٹے جھوٹے بہتان بھی لگاتے ہیں مگر اپنا کھلا عیب اور ظلم نظر نہیں آتا اس پر تہذیب اور انسانیت

اور تمدن کا دعویٰ کیا لطف دیتا ہے تہذیب تو نام کو بھی نہیں ہے نرا توش اور تعصب اور نری نفسیات ہے ف تو ثم اقصدہا
اس روایت میں زیادہ ہے اس کو ابوداؤد طیالسی نے اپنی مسند میں وصل کیا ہے ۔

۲۱۔ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ تَلِيدٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي ابْنُ وَهْبٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي جَرِيرُ ابْنُ حَازِمٍ، عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ مُحَمَّدٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ، عَنْ حَمَّادِ ابْنِ زَيْدٍ، عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ مُحَمَّدٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ: لَمْ يَكْذِبْ إِبْرَاهِيمُ إِلَّا ثَلَاثَ كَذَبَاتٍ: بَيْنَمَا إِبْرَاهِيمُ مَرَّ بِجَبَّارٍ وَمَعَهُ سَارَةُ، فَذَكَرَ الْحَدِيثَ فَأَعْطَاهَا هَاجَرَ، قَالَتْ: كَفَّ اللهُ يَدَ الْكَافِرِ وَأَخْدَمَنِي آجَرَ، قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ فَتِلْكَ أُمُّكُمْ يَا بَنِي مَاءِ السَّمَاءِ۔

ہم سے سعید بن تلید نے بیان کیا کہا مجھ کو عبداللہ بن وہب نے خبر دی کہا مجھ کو جریر بن حازم نے انہوں نے ایوب سختیانی سے انہوں نے محمد بن سیرین سے انہوں نے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دوسری سند ہم سے سلیمان بن حرب نے بیان کیا انہوں نے حماد بن زید سے انہوں نے ایوب سختیانی سے، انہوں نے محمد بن سیرین سے انہوں نے ابوہریرہ رض سے انہوں نے کہا ف ابراہیم ع پیغمبر ساری عمر میں صرف تین جھوٹ بولے ایک بار ایسا ہوا ایک ظالم بادشاہ کے ملک میں پہونچے ان کے ساتھ حضرت سارہ بھی تھیں پھر بیان کیا حدیث کو اخیر تک غرض اس ظالم بادشاہ نے ایک لونڈی ہاجرہ سارہ کو دی اور ان کو ابراہیم ع کے پاس بھیج دیا سارہ نے آن کر حضرت ابراہیم ع سے کہا اللہ نے کافر کو مجھ پر دست درازی نہ کرنے دی اور ایک لونڈی ہاجرہ بھی خدمت کے لیے دلائی، ابوہریرہ رض عرب لوگوں سے کہتے آسمان کے پانی کی ف اولاد یہی ہاجرہ تمہاری ماں تھیں ف

ف اس سند میں یہ حدیث موقوفاً مروی ہے اور اگلی سند میں مرفوعاً اور اسی وجہ سے امام بخاری اگلی سند کو لائے حالانکہ وہ اعلیٰ سند نہیں ہے اس میں ایوب تک تین واسطے ہیں اور اس میں دو واسطے ف۲ عرب لوگوں کو آسمان کے پانی کی اولاد اس وجہ سے کہا کہ ان کا گزر مینہ اور بارش پر ہے عرب کے ملک میں نہریں اور چشمے بالکل کم ہیں ف۳ کیونکہ حضرت اسمٰعیل ع ہاجرہ رض کے پیٹ سے تولد ہوئے اور عرب لوگ سب حضرت اسمٰعیل کی اولاد ہیں اور تعجب ہے ان مسلمانوں پر جو لونڈیوں کی اولاد کو ذلیل سمجھتے ہیں حالانکہ وہ خود لونڈی کی اولاد ہیں عرب میں نسب باپ سے گنا جاتا ہے نہ ماں سے اور ہمارے اماموں میں امام زین العابدین، امام موسیٰ کاظم، امام علی بن موسیٰ رضا امام محمد تقی، امام علی بن محمد نقی، امام حسن عسکری، زکی امام محمد بن حسن یہ سب جاریہ کے بطن سے تھے ان سے زیادہ شریف کون ہے ۔

۲۲۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ ابْنُ جَعْفَرٍ، عَنْ حُمَيْدٍ، عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: أَقَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ خَيْبَرَ وَالْمَدِينَةِ ثَلَاثًا يُبْنَى عَلَيْهِ بِصَفِيَّةَ بِنْتِ حُيَيٍّ، فَدَعَوْتُ الْمُسْلِمِينَ إِلَى وَلِيمَتِهِ، فَمَا كَانَ فِيهَا مِنْ خُبْزٍ وَلَا لَحْمٍ، أُمِرَ بِالْأَنْطَاعِ فَأُلْقِيَ فِيهَا مِنَ التَّمْرِ وَالْأَقِطِ وَالسَّمْنِ فَكَانَتْ وَلِيمَتَهُ، فَقَالَ الْمُسْلِمُونَ: إِحْدَى أُمَّهَاتِ الْمُؤْمِنِينَ أَوْ مِمَّا مَلَكَتْ يَمِينُهُ، فَقَالُوا: إِنْ حَجَبَهَا فَهِيَ مِنْ أُمَّهَاتِ الْمُؤْمِنِينَ، وَإِنْ لَمْ يَحْجُبْهَا فَهِيَ مِمَّا مَلَكَتْ يَمِينُهُ، فَلَمَّا ارْتَحَلَ وَطَّأَ لَهَا خَلْفَهُ وَمَدَّ الْحِجَابَ بَيْنَهَا وَبَيْنَ النَّاسِ۔

ہم سے قتیبہ بن سعید نے بیان کیا کہا ہم سے اسمٰعیل بن جعفر نے انہوں نے حمید سے انہوں نے انس رضؓ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے خیبر اور مدینہ کے درمیان تین دن تک قیام کیا ام المومنین صفیہ بنت حیی آپ کے پاس لائی گئیں، (ام سلیم نے ان کو دلہن بنا کر آنحضرتؐ کی خدمت میں بھیجا) انس رضؓ کہتے ہیں آپ نے جو ولیمہ کی دعوت کی اس میں لوگوں کو بلانے والا میں تھا اس دعوت میں نہ گوشت تھا نہ روٹی تھی آپ نے بلال کو چمڑے کے دستر خوان بچھانے کا حکم دیا انہوں نے اس پر کھجور پنیر گھی رکھا پس یہی آنحضرتؐ کے ولیمہ کے کھانے تھے اب مسلمان (آپس میں) کہنے لگے صفیہ رضؓ آپ کی بی بیوں میں سے جو مسلمانوں کی مائیں ہیں ایک بی بی ہیں یا آپ کی لونڈی ہیں ہم کیا سمجھیں، پھر انہوں نے خود ہی کہا دیکھیں آنحضرتؐ ان کو پردے میں رکھتے ہیں تب تو ہم سمجھ لیں گے وہ مسلمانوں کی ماں ہیں اور اگر پردے میں نہ رکھا تو سمجھیں گے وہ لونڈی ہیں اس کے بعد جب آپ کوچ کرنے لگے تو آپ نے صفیہ رضؓ کے لیے اپنے پیچھے اونٹ پر ایک گدہ بنایا اور لوگوں سے ان کو پردہ کرایا۔

بَابُ مَنْ جَعَلَ عِتْقَ الْأَمَةِ صَدَاقَهَا۔

باب لونڈی کی آزادی ہی اس کا مہر مقرر کرنا[1]

[1] امام ابو یوسف اور محمد اور حنابلہ اور ثوری اور اہلحدیث کا یہی قول ہے کہ لونڈی کی آزادی ہی اس کا مہر ہو سکتی ہے حنفیہ اور شافعیہ کہتے ہیں کہ یہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا خاصہ تھا اور کسی کو ایسا کرنا درست نہیں اہلحدیث کی دلیل انس رضؓ کی حدیث ہے اس میں صاف یہ ہے کہ آزادی ہی مہر قرار پائی شافعیہ حنفیہ کہتے ہیں انس رضؓ کو دوسرے مہر کا علم نہیں ہوا تو انہوں نے اپنے علم کی نفی کی نہ اصل مہر کی۔ اہل حدیث کہتے ہیں کہ طبرانی اور ابو الشیخ نے خود حضرت صفیہ رضؓ سے روایت کی انہوں نے کہا میری آزادی ہی میرا مہر قرار پائی۔

۲۳۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ:

ہم سے قتیبہ بن سعید نے بیان کیا کہا ہم سے حماد بن

حَدَّثَنَا حَمَّادٌ، عَنْ ثَابِتٍ وَشُعَيْبِ بْنِ الْحَبْحَابِ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَعْتَقَ صَفِيَّةَ وَجَعَلَ عِتْقَهَا صَدَاقَهَا۔

یزید نے انہوں نے ثابت بنانی اور شعیب بن حبحاب سے انہوں نے انس بن مالکؓ سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت صفیہؓ کو آزاد کیا اور ان کا آزاد کرنا ہی ان کا مہر مقرر کیا۔

بَابُ تَزْوِيجِ الْمُعْسِرِ، لِقَوْلِهِ تَعَالَى - إِنْ يَكُونُوا فُقَرَاءَ يُغْنِهِمُ اللهُ مِنْ فَضْلِهِ۔

باب مفلس شخص کا نکاح درست ہے

کیونکہ اللہ تعالیٰ نے (سورہ نور میں) فرمایا اگر وہ نادار ہوں گے تو اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے ان کو مالدار کر دے گا۔ ف

ف ابن عباس رضہ اور ابو بکر صدیق رضہ سے مروی ہے کہ تم اللہ کے حکم کے موافق عمل کرو اللہ بھی اپنا وعدہ پورا کرے گا تم کو مالدار کر دے گا اس آیت سے امام بخاری نے یہ نکالا کہ ناداری صحت نکاح کے لیے مانع نہیں ہے لیکن اگر آئندہ نان ونفقہ نہ دے سکے گا تو قاضی تفریق کرا سکتا ہے۔

٢٤- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ أَبِي حَازِمٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ السَّاعِدِيِّ قَالَ: جَاءَتِ امْرَأَةٌ إِلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ: يَا رَسُولَ اللهِ، جِئْتُ أَهَبُ لَكَ نَفْسِي، قَالَ: فَنَظَرَ إِلَيْهَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَصَعَّدَ النَّظَرَ فِيهَا وَصَوَّبَهُ ثُمَّ طَأْطَأَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأْسَهُ، فَلَمَّا رَأَتِ الْمَرْأَةُ أَنَّهُ لَمْ يَقْضِ فِيهَا شَيْئًا جَلَسَتْ فَقَامَ رَجُلٌ مِنْ أَصْحَابِهِ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللهِ، إِنْ لَمْ يَكُنْ لَكَ بِهَا حَاجَةٌ فَزَوِّجْنِيهَا، فَقَالَ: وَهَلْ عِنْدَكَ مِنْ شَيْءٍ؟ قَالَ: لَا، وَاللهِ يَا رَسُولَ اللهِ،

ہم سے قتیبہ بن سعید نے بیان کیا کہا ہم سے عبد العزیز بن ابی حازم نے انہوں نے اپنے والد (سلمہ بن دینار) سے انہوں نے سہل بن سعد ساعدی رضہ سے انہوں نے کہا ایک عورت (خولہ یا ام شریک) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئی کہنے لگی یا رسول اللہ میں اس لیے آئی کہ اپنے تئیں آپ کو بخش دیتی ہوں (آپ بی بی کی طرح مجھ میں تصرف کیجئے) سہل نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اوپر سے لے کر نیچے تک اس کو خوب دیکھا پھر آپ نے (شرم اور مروت سے) اپنا سر جھکا لیا جب اس عورت کو معلوم ہوا کہ آپ نے اس کے بارے میں کوئی حکم نہیں دیا کہ میں تجھ کو رکھتا ہوں یا نہیں (تو بیچاری ایک طرف) بیٹھ گئی اتنے میں آپ کے اصحاب میں سے ایک شخص (نام نامعلوم) کھڑا ہوا کہنے لگا یا رسول اللہ اگر آپ کو اس عورت کا احتیاج نہیں تو میرا نکاح اس سے کر دیجئے آپ نے پوچھا تیرے پاس مہر میں کچھ دینے کو ہے اس نے کہا نہیں خدا کی قسم یا رسول اللہ میرے پاس تو کچھ نہیں

فَقَالَ: اذْهَبْ إِلَى أَهْلِكَ فَانْظُرْ هَلْ تَجِدُ شَيْئًا؟ فَذَهَبَ ثُمَّ رَجَعَ فَقَالَ: لَا، وَاللّٰهِ مَا وَجَدْتُ شَيْئًا، فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: انْظُرْ وَلَوْ خَاتَمًا مِنْ حَدِيدٍ، فَذَهَبَ ثُمَّ رَجَعَ فَقَالَ: لَا، وَاللّٰهِ يَا رَسُولَ اللّٰهِ وَلَا خَاتَمًا مِنْ حَدِيدٍ وَلٰكِنْ هٰذَا إِزَارِي، قَالَ سَهْلٌ: مَا لَهُ رِدَاءٌ فَلَهَا نِصْفُهُ، فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَا تَصْنَعُ بِإِزَارِكَ؟ إِنْ لَبِسْتَهُ لَمْ يَكُنْ عَلَيْهَا مِنْهُ شَيْءٌ، وَإِنْ لَبِسَتْهُ لَمْ يَكُنْ عَلَيْكَ مِنْهُ شَيْءٌ، فَجَلَسَ الرَّجُلُ حَتَّى إِذَا طَالَ مَجْلِسُهُ قَامَ، فَرَآهُ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُوَلِّيًا فَأَمَرَ بِهِ فَدُعِيَ، فَلَمَّا جَاءَ قَالَ: مَاذَا مَعَكَ مِنَ الْقُرْآنِ؟ قَالَ: مَعِي سُورَةُ كَذَا وَسُورَةُ كَذَا عَدَّدَهَا، فَقَالَ: تَقْرَؤُهُنَّ عَنْ ظَهْرِ قَلْبِكَ؟ قَالَ: نَعَمْ، قَالَ: اذْهَبْ فَقَدْ مَلَّكْتُكَهَا بِمَا مَعَكَ مِنَ الْقُرْآنِ

ہے آپ نے فرمایا اچھا اپنے لوگوں کے پاس جا دیکھ کوئی چیز بھی تجھ کو مل سکتی ہے وہ گیا پھر لوٹ کر آیا کہنے لگا خدا کی قسم مجھ کو کچھ نہیں ملا۔ آپ نے فرمایا دیکھ کچھ بھی لے کر آ لوہے کی ایک انگوٹھی سہی پھر گیا اور لوٹ کر آیا کہنے لگا خدا کی قسم یا رسول اللہ مجھ کو تو کچھ نہیں ملا لوہے کی ایک انگوٹھی بھی نہ مل سکی البتہ میرا تہ بند تو (جو میں پہنے ہوں) حاضر ہے۔ سہل نے کہا اس کے پاس چادر بھی نہ تھی (فقط ازار باندھے تھا) کہنے لگا اسی تہ بند میں سے آدھا اس عورت کو دیتا ہوں۔ آپ نے فرمایا واہ ایک تہ بند اس کو عورت لے کر کیا کرے گی اگر تو اس کو پہنے تو عورت اس کو نہ پہن سکے گی وہ پہنے تو تو نہ پہن سکے گا۔ غرض وہ شخص اس گفتگو کے بعد بیٹھ گیا بڑی دیر تک بیٹھے بیٹھے آخر کھڑا ہو گیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے دیکھا کہ پیٹھ موڑ کر چلا جا رہا ہے (بیچارہ نا امید ہو گیا) تب آپ نے اس کو بلوا بھیجا وہ آیا تو آپ نے فرمایا تجھ کو کچھ قرآن بھی یاد ہے اس نے کہا ہاں فلانی فلانی سورت یاد ہے کئی سورتیں اس نے گنوائیں آپ نے فرمایا تو بن دیکھے یاد سے ان کو پڑھ سکتا ہے اس نے کہا جی ہاں۔ اس وقت آپ نے فرمایا اچھا جا میں نے ان سورتوں کے بدل یہ عورت تیرے نکاح میں دے دی ف

ف نسائی اور ابو داؤد کی روایت میں سورۂ بقرہ اور اس کے پاس والی سورت یعنی سورۂ آل عمران مذکور ہے دارقطنی کی روایت میں سورۂ بقرہ اور مفصل کی چند سورتیں مذکور ہیں ایک روایت میں یوں ہے ابو امامہ رضہ سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک انصاری کا نکاح سات سورتوں پر کر دیا۔ ایک روایت میں یوں ہے اس کو بیس آیتیں سکھلا دے وہ تیری جورو ہے اس حدیث سے نکلتا ہے کہ تعلیم قرآن پر اجرت لینا جائز ہے اور تعلیم قرآن مہر ہو سکتی ہے اور حنفیہ نے ان احادیث صحیحہ کے برخلاف یہ حکم دیا ہے کہ تعلیم قرآن مہر نہیں ہو سکتی اور کہتے ہیں قرآن شریف میں وارد ہے ان تبتغوا باموالکم ہم کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے تعلیم قرآن کو بھی مال قرار دیا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے زیادہ تم قرآن کو نہیں جانتے۔

بَابُ الْأَكْفَاءِ فِي الدِّينِ وَقَوْلُهُ - وَهُوَ الَّذِي خَلَقَ مِنَ الْمَاءِ بَشَرًا فَجَعَلَهُ نَسَبًا وَصِهْرًا - الْآيَةَ -

باب کفاءت میں دینداری کا لحاظ ہونا ف

اور اللہ تعالیٰ نے سورۂ فرقان میں فرمایا اسی خدا نے پانی (نطفے) سے آدمی کو پیدا کیا پھر اس کو کسی کا بیٹا بیٹی کسی کا داماد بہو بنایا (یعنی خاندانی اور سسرالی دونوں رشتے رکھے) اور اے پیغمبر تیرا مالک بڑی قدرت والا ہے۔

ف یعنی کافر مسلمان کا نہیں ہوسکتا بعضوں نے کفاءت میں صرف دین کا اتحاد کافی سمجھا ہے اور کسی بات کی ضرورت نہیں مثلاً سید شیخ مغل پٹھان جو مسلمان ہوں ایک دوسرے کے کفو ہیں دوسرے عرب ان کے کفو ہیں لیکن جمہور علماء کے نزدیک کفاءت میں نسب اور خاندان کا بھی لحاظ ہونا چاہیئے امام ابوحنیفہ رہ نے کہا قریش ایک دوسرے کے کفو ہیں۔ دوسرے عرب ان کے کفو نہیں ہیں۔ سفیان ثوری نے کہا غیر کفو میں جو نکاح ہو اس کو توڑ دیا جائے یہی امام احمد کا قول ہے اور شافعیہ اور حنفیہ کے نزدیک اگر ولی راضی ہوں تو غیر کفو میں بھی نکاح صحیح ہے مگر ایک ولی بھی اگر ناراض ہو تو نکاح فسخ کرا سکتا ہے

٢٥- حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ: أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ: أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا: أَنَّ أَبَا حُذَيْفَةَ بْنَ عُتْبَةَ بْنِ رَبِيعَةَ بْنِ عَبْدِ شَمْسٍ وَكَانَ مِمَّنْ شَهِدَ بَدْرًا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَبَنَّى سَالِمًا وَأَنْكَحَهُ بِنْتَ أَخِيهِ هِنْدَ بِنْتَ الْوَلِيدِ بْنِ عُتْبَةَ بْنِ رَبِيعَةَ وَهُوَ مَوْلًى لِامْرَأَةٍ مِنَ الْأَنْصَارِ، كَمَا تَبَنَّى النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ زَيْدًا، وَكَانَ مَنْ تَبَنَّى رَجُلًا فِي الْجَاهِلِيَّةِ دَعَاهُ النَّاسُ إِلَيْهِ وَوَرِثَ مِنْ مِيرَاثِهِ، حَتَّى أَنْزَلَ اللهُ - ادْعُوهُمْ لِآبَائِهِمْ - إِلَى قَوْلِهِ - وَمَوَالِيكُمْ - فَرُدُّوا إِلَى آبَائِهِمْ، فَمَنْ لَمْ يُعْلَمْ لَهُ أَبٌ كَانَ مَوْلًى وَأَخًا فِي الدِّينِ، فَجَاءَتْ

ہم سے ابوالیمان نے بیان کیا کہا ہم کو شعیب نے خبر دی انہوں نے زہری سے کہا مجھ کو عروہ بن زبیر نے خبر دی انہوں نے حضرت عائشہ رضہ سے کہ ابوحذیفہ بن عتبہ بن ربیعہ بن عبد شمس (مہشم) نے (جو معاویہ رضہ کے ماموں تھے اور جنگ بدر میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ شریک تھے۔ سالم بن معقل کو اپنا بیٹا بنایا تھا اور اپنی بھتیجی ہندہ کو جو ولید بن عتبہ بن ربیعہ کی بیٹی تھی ان کے نکاح میں دیا تھا پہلے سالم ایک انصاری عورت (ثبیتہ بنت یعار) کے آزاد کردہ غلام تھے لیکن ابوحذیفہ نے ان کو اپنا بیٹا کر لیا تھا جیسے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے زید بن حارثہ کو اپنا بیٹا بنا لیا تھا اور جاہلیت کے زمانے میں یہ دستور تھا کہ اگر کوئی شخص کسی کو اپنا بیٹا کر لیتا تو پھر اس کو اسی کا بیٹا کہہ کر پکارتے (مثلاً سالم بن ابی حذیفہ یا زید بن محمد) وہ اس کا وارث بھی ہوتا صلبی بیٹے کی طرح یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے سورہ احزاب میں یہ آیت اتاری پروردہ بیٹوں کو ان کے اصلی باپ کا بیٹا کہہ کے پکارو اس روز سے ان لے پالکوں کو ان کے اصلی باپوں کا بیٹا کہہ

سَهْلَةُ بِنْتُ سُهَيْلِ بْنِ عَمْرٍو الْقُرَشِيِّ ثُمَّ الْعَامِرِيِّ وَهِيَ امْرَأَةُ أَبِي حُذَيْفَةَ ابْنِ عُتْبَةَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، إِنَّا كُنَّا نَرَى سَالِمًا وَلَدًا، وَقَدْ أَنْزَلَ اللَّهُ فِيهِ مَا قَدْ عَلِمْتَ، فَذَكَرَ الْحَدِيثَ۔

کر پکارنے لگے اگر کسی کا اصلی باپ معلوم نہ ہوتا تو اس کو مولیٰ اور دینی بھائی کے لقب سے پکارتے خیر جب یہ آیت اتری تو سہلہ بنت سہیل بن عمرو قریشی عامری جو ابو حذیفہ کی جورو تھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئی کہنے لگی یا رسول اللہ ہم تو آج تک سالم کو اپنے (صلبی) بیٹے کی طرح سمجھتے تھے اب اللہ نے جو حکم اتارا وہ آپ کو معلوم ہے۔ پھر اخیر تک حدیث بیان کی۔ ف۱

ف۱ ابوداؤد نے پوری حدیث نقل کی ہے اس میں یوں ہے سہلہ نے کہا اب آپ کیا حکم دیتے ہیں کیا ہم سالم سے پردہ کریں آپ نے فرمایا تو ایسا کر سالم کو اپنا دودھ پلا دے اس نے پانچ بار اس کو اپنا دودھ پلا دیا اب وہ اس کے رضاعی بیٹے کی طرح ہو گیا۔ حضرت عائشہ رضؓ بھی اسی حدیث کے موافق جس سے پردہ نہ کرنا چاہتیں تو اپنی بھتیجیوں یا بھانجیوں سے کہتیں وہ اس کو دودھ پلا دیتیں پھر اس کے سامنے نکلا کرتیں گو وہ عمر میں بڑا جوان ہوتا لیکن بی بی ام سلمہؓ اور آنحضرتؐ کی دوسری بی بیوں نے ایسی رضاعت کی وجہ سے بے پردہ ہونا نہ مانا جب تک چھٹپنے میں رضاعت نہ ہو۔ وہ کہتی تھیں شاید آنحضرتؐ نے یہ اجازت خاص سالم کے لیے دی ہوگی اوروں کے لیے ایسا حکم نہیں ہے قسطلانی نے کہا یہ حکم سہلہ اور سالم سے خاص ہے یا منسوخ ہے اس کی اور بحث آگے آئے گی۔ باب کی مطابقت اس طرح ہے کہ سالم غلام تھے مگر ابو حذیفہ نے اپنی بھتیجی کا جو شرفائے قریش میں سے تھیں ان سے نکاح کر دیا تو معلوم ہوا کہ کفاءت میں صرف دین کا لحاظ کافی ہے۔

۲۶- حَدَّثَنَا عُبَيْدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ: حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ، عَنْ هِشَامٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ، دَخَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى ضُبَاعَةَ بِنْتِ الزُّبَيْرِ فَقَالَ لَهَا: لَعَلَّكِ أَرَدْتِ الْحَجَّ، قَالَتْ وَاللَّهِ لَا أَجِدُنِي إِلَّا وَجِعَةً، فَقَالَ لَهَا: حُجِّي وَاشْتَرِطِي، قُولِي: اللَّهُمَّ مَحِلِّي حَيْثُ حَبَسْتَنِي، وَكَانَتْ تَحْتَ الْمِقْدَادِ بْنِ الْأَسْوَدِ۔

ہم سے عبید بن اسمٰعیل نے بیان کیا کہا ہم سے ابو اسامہ نے انہوں نے ہشام بن عروہ سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے حضرت عائشہؓ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ضباعہ بنت زبیرؓ کے پاس گئے (یہ زبیر عبدالمطلب کے بیٹے اور آنحضرت کے چچا تھے) آپ نے فرمایا شاید تو حج کرنا چاہتی ہے اس نے کہا میں تو اپنے تئیں بیمار پاتی ہوں ف آپ نے فرمایا حج کا احرام باندھ لے اور احرام باندھتے وقت یہ شرط لگا دے الٰہی تو مجھ کو جہاں پر روک دے گا ف۲ تو میں وہیں احرام کھول ڈالوں گی۔ ضباعہ نے ایسا ہی کیا وہ مقداد بن اسود کے نکاح میں تھیں (جو قریشی نہ تھے)۔

ف یعنی حج کیوں کر پورا ہوگا اس فکر میں ہوں ف۲ یعنی بیماری کی وجہ سے آگے نہ جا سکوں گی۔

۲۷- حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ: حَدَّثَنَا يَحْيَى، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ قَالَ: حَدَّثَنِي سَعِيدُ بْنُ أَبِي سَعِيدٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: تُنْكَحُ الْمَرْأَةُ لِأَرْبَعٍ: لِمَالِهَا، وَلِحَسَبِهَا، وَجَمَالِهَا، وَلِدِينِهَا، فَاظْفَرْ بِذَاتِ الدِّينِ تَرِبَتْ يَدَاكَ۔

ہم سے مسدد بن مسرہد نے بیان کیا کہا ہم سے یحییٰ بن سعید قطان نے انہوں نے عبید اللہ عمری سے انہوں نے کہا مجھ سے سعید بن ابی سعید نے بیان کیا انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے ابو ہریرہ رض سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا عورت سے لوگ چار غرضوں سے نکاح کرتے ہیں یا مالداری کی وجہ سے یا حسب نسب کی وجہ سے ف یا خوبصورتی کی وجہ سے یا دینداری ف کی وجہ سے تو ایسا کر دیندار عورت کو اختیار کر (جس کے اوضاع و اطوار اچھے ہوں) اگر ایسا نہ کرے تو تیرے ہاتھوں کو مٹی لگے گی (اخیر خجل کر تجھ کو ندامت ہو گی۔

ف یعنی عالی خاندانی شرافت دیکھ کر ف۲ یعنی عمدہ اخلاق عمدہ رویہ۔

۲۸- حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ حَمْزَةَ: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي حَازِمٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ سَهْلٍ قَالَ: مَرَّ رَجُلٌ عَلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: مَا تَقُولُونَ فِي هَذَا؟ قَالُوا: حَرِيٌّ إِنْ خَطَبَ أَنْ يُنْكَحَ، وَإِنْ شَفَعَ أَنْ يُشَفَّعَ، وَإِنْ قَالَ أَنْ يُسْتَمَعَ، قَالَ: ثُمَّ سَكَتَ، فَمَرَّ رَجُلٌ مِنْ فُقَرَاءِ الْمُسْلِمِينَ فَقَالَ: مَا تَقُولُونَ فِي هَذَا؟ قَالُوا: حَرِيٌّ إِنْ خَطَبَ أَنْ لَا يُنْكَحَ، وَإِنْ شَفَعَ أَنْ لَا يُشَفَّعَ، وَإِنْ قَالَ أَنْ لَا يُسْتَمَعَ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

ہم سے ابراہیم بن حمزہ نے بیان کیا کہا ہم سے عبدالعزیز بن ابی حازم نے انہوں نے اپنے والد (سلمہ بن دینار سے) انہوں نے سہل بن سعد ساعدی رض سے انہوں نے کہا ایک (مالدار) شخص (نام نامعلوم) آنحضرت کے سامنے سے گذرا۔ آپ نے (جو لوگ حاضر تھے ان سے) پوچھا یہ کیسا شخص ہے انہوں نے کہا یہ ایسا شخص ہے اگر کہیں پیغام بھیجے (یعنی نکاح کا) تو لوگ قبول کر لیں اگر کسی کی سفارش کرے تو لوگ مان لیں اگر کوئی بات کرے تو لوگ (متوجہ ہو کر) سنیں۔ سہل کہتے ہیں یہ پوچھ کر آپ خاموش ہو گئے اس کے بعد ایک اور شخص گذرا (جعیل بن سراقہ) جو مسلمانوں میں ایک محتاج اور غریب آدمی تھا آپ نے (لوگوں سے) پوچھا یہ کیسا شخص ہے انہوں نے کہا یہ تو ایسا شخص ہے اگر کہیں (شادی کا) پیغام بھیجے تو کوئی

هَذا خَيْرٌ مِنْ مِلْءِ الأَرْضِ مِثْلَ هَذا۔

قبول نہ کرے اگر کسی کی سفارش کرے تو کوئی نہ مانے اگر بات کرے تو کوئی دل لگا کر نہ سنے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ شخص اکیلا پہلے شخص کی طرح دنیا بھر سے بہتر ہے۔ ف

ف یعنی اس مالدار کی طرح اگر دنیا بھر کے لوگ مالدار فرض کیے جائیں تو ان سب سے یہ اکیلا غریب شخص درجہ میں بڑھ کر ہے۔ دوسری حدیث میں ہے کہ مسلمانوں میں غریب لوگ مالداروں سے پانچ سو برس پہلے بہشت میں جائیں گے۔

بَابُ الأَكْفَاءِ فِي المَالِ، وَتَزْوِيجِ المُقِلِّ المُثْرِيَةَ۔

باب مالداری کا لحاظ کفاءت میں ہونا اور مفلس مرد کا مالدار عورت سے شادی کرنا ف

ف اس میں اختلاف ہے کہ کفاءت میں مالداری کا بھی اعتبار ہے یا نہیں اکثر لوگوں نے یہی کہا کہ مالداری کوئی چیز نہیں مال کا اعتبار کیا ہے آج ہے کل نہیں۔ بعضوں نے کہا مالداری کا بھی کفاءت میں لحاظ ضرور ہے اور اگر ولی نے کسی مفلس مرد سے بے عورت کی رضامندی کے اس کا نکاح کر دیا تو یہ نکاح صحیح نہ ہوگا۔

۲۹۔ حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ: حَدَّثَنَا اللَّيْثُ، عَنْ عُقَيْلٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ: أَنَّهُ سَأَلَ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا۔ وَإِنْ خِفْتُمْ أَنْ لاَ تُقْسِطُوا فِي اليَتَامَى۔ قَالَتْ: يَا ابْنَ أُخْتِي، هَذِهِ اليَتِيمَةُ تَكُونُ فِي حَجْرِ وَلِيِّهَا فَيَرْغَبُ فِي جَمَالِهَا وَمَالِهَا وَيُرِيدُ أَنْ يَنْتَقِصَ صَدَاقَهَا، فَنُهُوا عَنْ نِكَاحِهِنَّ إِلَّا أَنْ يُقْسِطُوا فِي إِكْمَالِ الصَّدَاقِ، وَأُمِرُوا بِنِكَاحِ مَنْ سِوَاهُنَّ قَالَتْ: وَاسْتَفْتَى النَّاسُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْدَ ذَلِكَ فَأَنْزَلَ اللهُ تَعَالَى۔ وَيَسْتَفْتُونَكَ فِي النِّسَاءِ۔ إِلَى۔ وَتَرْغَبُونَ أَنْ تَنْكِحُوهُنَّ۔ فَأَنْزَلَ اللهُ لَهُمْ أَنَّ اليَتِيمَةَ إِذَا كَانَتْ ذَاتَ

ہم سے یحییٰ بن بکیر نے بیان کیا کہا ہم سے لیث نے انہوں نے عقیل سے انہوں نے ابن شہاب سے کہا مجھ کو عروہ بن زبیر نے خبر دی انہوں نے حضرت عائشہ سے پوچھا (سورۂ نساء کی) اس آیت کا وَإِنْ خِفْتُمْ أَنْ لاَ تُقْسِطُوا فِي اليَتَامَى۔ کا کیا مطلب ہے انہوں نے کہا میرے بھانجے یہ آیت اس یتیم لڑکی کے باب میں ہے جو اپنے ولی کی پرورش میں ہو پھر ولی اس کی خوبصورتی اور مالداری پر ریجھ کر یہ چاہے کہ اس سے نکاح کر لے پر مہر پورا (جو اس کو دوسری جگہ ملتا) نہ دینا چاہے ایسی صورت میں اس کو اس یتیم لڑکی کے ساتھ نکاح کرنے کی ممانعت ہوئی البتہ جب نکاح کر سکتا ہے جب انصاف کے ساتھ اس کا مہر پورا مقرر کرے نہیں تو یہ حکم ہے کہ اس کے سوا دوسری جن عورتوں سے چاہے نکاح کر لے حضرت عائشہ نے کہا پھر جن لوگوں نے اس باب میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا تو اللہ تعالیٰ نے یہ آیت اتاری

جَمَالٍ وَمَالٍ رَغِبُوا فِي نِكَاحِهَا وَنَسَبِهَا فِي إِكْمَالِ الصَّدَاقِ، وَإِذَا كَانَتْ مَرْغُوبَةً عَنْهَا فِي قِلَّةِ الْمَالِ وَالْجَمَالِ تَرَكُوهَا وَأَخَذُوا غَيْرَهَا مِنَ النِّسَاءِ، قَالَتْ: فَكَمَا يَتْرُكُونَهَا حِينَ يَرْغَبُونَ عَنْهَا فَلَيْسَ لَهُمْ أَنْ يَنْكِحُوهَا إِذَا رَغِبُوا فِيهَا إِلَّا أَنْ يُقْسِطُوا لَهَا وَيُعْطُوهَا حَقَّهَا الْأَوْفَى فِي الصَّدَاقِ۔

وَيَسْتَفْتُونَكَ جو سورۃ نساء میں ہے اخیر وَتَرْغَبُونَ أَنْ تَنْكِحُوهُنَّ تک تو اللہ تعالیٰ نے یہ حکم اتارا کہ یتیم لڑکی اگر خوبصورت اور مالدار ہوتی ہے تب تو اس سے نکاح کر لینا چاہتے ہیں اس کا خاندان پسند کرتے ہیں پورا مہر بھی دینے کو تیار ہوتے ہیں اور جب وہ نادار ہوتی ہے خوبصورت بھی نہیں ہوتی تب اس کو چھوڑ کر دوسری عورتوں سے نکاح کرتے ہیں تو اللہ تعالیٰ کا مطلب یہ ہے کہ جیسے اس وقت یتیم لڑکی کو چھوڑ دیتے ہیں جب وہ نادار ہو اور خوبصورت نہ ہو ایسے ہی اس وقت بھی چھوڑ دینا چاہیئے جب وہ مالدار ہو اور خوبصورت ہو البتہ اگر اس کے حق میں انصاف کریں اور اس کا پورا مہر ادا کریں تب اس سے نکاح کر سکتے ہیں۔

بَابُ مَا يُتَّقَى مِنْ شُؤْمِ الْمَرْأَةِ، وَقَوْلِهِ تَعَالَى - إِنَّ مِنْ أَزْوَاجِكُمْ وَأَوْلَادِكُمْ عَدُوًّا لَكُمْ۔

باب عورت کی نحوست سے پرہیز کرنا ف

اور اللہ تعالیٰ نے سورۂ تغابن میں فرمایا تمہاری بعض بی بیاں اور بعضے بچے خود تمہارے دشمن ہیں۔ ان سے بچے رہو۔

ف اس کا بیان اوپر گذر چکا ہے ایک حدیث میں یہ ہے کہ انسان کی نیک بختی یہ ہے کہ اس کی عورت اچھی ہو گھر اچھا ہو اور بدبختی یہ ہے کہ جورو بری ہو گھر برا ہو سواری بری ہو۔ علماء نے کہا ہے کہ عورت کی نحوست یہ ہے کہ بانجھ ہو بداخلاق زبان دراز ہو گھوڑے کی نحوست یہ ہے کہ اللہ کی راہ میں اس پر جہاد نہ کیا جائے شریر بدذات ہو گھر کی نحوست یہ ہے کہ آنگن تنگ ہو ہمسائے بُرے ہوں لیکن نحوست کے معنی بدفالی کے نہیں ہیں جس کو عوام نحوست سمجھتے ہیں یہ دوسری صحیح حدیث میں آچکا ہے کہ بدفالی لینا شرک ہے مثلاً باہر جاتے وقت کانا سامنے سے آیا یا عورت یا بلی گزری یا چھینک آئی تو یہ سمجھنا اب کام نہ ہو گا۔ ایک جہالت کا خیال ہے جس کی دلیل عقل یا شرع سے بالکل نہیں ہے اسی طرح تاریخ یا دن یا وقت کی نحوست یہ سب باتیں لغو ہیں اور جو لوگ اس پر اعتقاد رکھتے ہیں وہ پکے جاہل اور ناتربیت یافتہ ہیں۔

۳۰۔ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ قَالَ: حَدَّثَنِي مَالِكٌ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ حَمْزَةَ وَسَالِمٍ ابْنَيْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا:

ہم سے اسمٰعیل بن اویس نے بیان کیا کہا مجھ سے امام مالکؒ نے انہوں نے ابن شہاب سے انہوں نے حمزہ اور سالم سے جو عبداللہ بن عمرؓ کے بیٹے تھے انہوں نے عبداللہ بن عمرؓ سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: الشُّؤْمُ فِي الْمَرْأَةِ، وَالدَّارِ، وَالْفَرَسِ۔

نحوست اور بے برکتی (اگر ہو) تو عورت، گھر اور گھوڑے میں ہوگی۔

۳۱۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مِنْهَالٍ: حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ: حَدَّثَنَا عُمَرُ ابْنُ مُحَمَّدٍ الْعَسْقَلَانِيُّ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: ذَكَرُوا الشُّؤْمَ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنْ كَانَ الشُّؤْمُ فِي شَيْءٍ فَفِي الدَّارِ، وَالْمَرْأَةِ، وَالْفَرَسِ

ہم سے محمد بن منہال نے بیان کیا کہا ہم سے یزید بن زریع نے کہا ہم سے عمر بن محمد عسقلانی نے انہوں نے اپنے باپ محمد بن زید بن عبداللہ بن عمرؓ سے انہوں نے اپنے (دادا) عبداللہ بن عمر سے انہوں نے کہا لوگوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے نحوست کا ذکر کیا آپ نے فرمایا اگر نحوست کسی چیز میں ہو تو گھر اور عورت اور گھوڑے میں ہوگی۔

۳۲۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوسُفَ: أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ أَبِي حَازِمٍ، عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ: أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: إِنْ كَانَ فِي شَيْءٍ فَفِي الْفَرَسِ وَالْمَرْأَةِ وَالْمَسْكَنِ۔

ہم سے عبداللہ ابن یوسف تنیسی نے بیان کیا کہا ہم کو امام مالکؒ نے خبر دی انہوں نے ابوحازم سلمہ بن دینار سے انہوں نے سہل بن سعد ساعدی رضؓ سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر نحوست کسی چیز میں ہو تو گھوڑے اور عورت اور گھر میں ہوگی۔

۳۳۔ حَدَّثَنَا آدَمُ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سُلَيْمَانَ التَّيْمِيِّ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا عُثْمَانَ النَّهْدِيَّ، عَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَا تَرَكْتُ بَعْدِي فِتْنَةً أَضَرَّ عَلَى الرِّجَالِ مِنَ النِّسَاءِ۔

ہم سے آدم بن ابی ایاس نے بیان کیا کہا ہم سے شعبہ بن حجاج نے انہوں نے سلیمان بن طرخان سے انہوں نے کہا میں نے ابوعثمان نہدی سے سنا انہوں نے اسامہ بن زید رضؓ سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا میں نے اپنے بعد کوئی بلا جو مردوں کو خراب کرے عورتوں سے زیادہ نہیں چھوڑی ف

ف آدمی عورتوں اور بچوں کی محبت میں ایسا غرق ہو جاتا ہے کہ ان کی خاطر سیکڑوں گناہ کر بیٹھتا ہے اور پھر مصیبت میں گرفتار رہتا ہے۔

بَابُ الحُرَّةِ تَحْتَ العَبْدِ۔

٣٤- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوسُفَ: أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ رَبِيعَةَ بْنِ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنِ القَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ: كَانَ فِي بَرِيرَةَ ثَلَاثُ سُنَنٍ: عَتَقَتْ فَخُيِّرَتْ، وَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: الوَلَاءُ لِمَنْ أَعْتَقَ وَدَخَلَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَبُرْمَةٌ عَلَى النَّارِ، فَقُرِّبَ إِلَيْهِ خُبْزٌ وَأُدُمٌ مِنْ أُدُمِ البَيْتِ فَقَالَ: أَلَمْ أَرَ البُرْمَةَ؟ فَقِيلَ: لَحْمٌ تُصُدِّقَ بِهِ عَلَى بَرِيرَةَ، وَأَنْتَ لَا تَأْكُلُ الصَّدَقَةَ، فَقَالَ: هُوَ عَلَيْهَا صَدَقَةٌ وَلَنَا هَدِيَّةٌ۔

باب آزاد عورت غلام کی جورو ہو سکتی ہے

ہم سے عبداللہ بن یوسف تنیسی نے بیان کیا کہا ہم کو امام مالک نے خبر دی انہوں نے ربیعہ بن ابی عبدالرحمٰن رض سے انہوں نے قاسم بن محمد سے انہوں نے حضرت عائشہ سے انہوں نے کہا بریرہ کی وجہ سے شرع کی تین باتیں معلوم ہوئی جب وہ آزاد ہوئی تو اس کو اختیار دیا گیا ف اور بریرہ ہی کے مقدمہ میں آنحضرت نے یہ فرمایا کہ غلام لونڈی کا ترکہ اس کو ملے گا جو ان کو آزاد کرے اور ایک بار ایسا ہوا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم گھر میں تشریف لائے چولہے پر (گوشت کی) ہانڈی چڑھی تھی آپ کے سامنے روٹی اور گھر میں کوئی سالن رکھا گیا آپ نے فرمایا (کیوں تازہ سالن نہیں لاتے) میں نے تو خود دیکھا گوشت کی ہانڈی چولہے پر پک رہی تھی۔ لوگوں نے عرض کیا یا رسول اللہ وہ گوشت صدقے کا ہے جو بریرہ کو مل گیا تھا (اور آپ صدقہ نہیں کھاتے) آپ نے فرمایا وہ گوشت بریرہ پر صدقہ ہے اور ہمارے واسطے تو بریرہ کی طرف سے ہدیہ ہے ہم اس کو کھا سکتے ہیں ف۲

ف اپنے اگلے خاوند مغیث کے پاس رہے جو غلام تھا یا نکاح فسخ کرڈالے ف۲ اکثر اہلحدیث اور علماء نے یہی کہا ہے کہ بریرہ جب آزاد ہوئی تھی اس وقت اس کا شوہر غلام تھا اور باب کا مطلب اسی صورت میں نکلتا ہے کیونکہ جب بریرہ اس کے پاس رہنے کو راضی ہو جاتی ہے تو آزاد عورت غلام کے نکاح میں رہتی ہے۔ حنفیہ کہتے ہیں بریرہ کا شوہر آزاد تھا اور اس بناء پر اس بات کے قائل ہیں کہ لونڈی جب آزاد ہو جائے تو اس کو ہر حال میں اختیار رہتا ہے نکاح قائم رکھے یا فسخ کرڈالے خواہ اس کا خاوند آزاد ہو یا غلام۔

بَابٌ لَا يَتَزَوَّجُ أَكْثَرَ مِنْ أَرْبَعٍ

لِقَوْلِهِ تَعَالَى: مَثْنَى وَثُلَاثَ وَرُبَاعَ۔ وَقَالَ عَلِيُّ بْنُ الحُسَيْنِ عَلَيْهِمَا السَّلَامُ:

باب چار جوروؤں سے زیادہ آدمی نہیں کر سکتا ف

کیونکہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا مثنیٰ وثلاث ورباع واؤ کے معنی میں ہے (یعنی دو دو بیاں رکھو یا تین یا چار) امام زین العابدین

يَعْنِي مَثْنَى أَوْ ثُلَاثَ أَوْ رُبَاعَ، وَقَوْلُهُ جَلَّ ذِكْرُهُ - أُولِي أَجْنِحَةٍ مَثْنَى وَثُلَاثَ وَرُبَاعَ - يَعْنِي مَثْنَى أَوْ ثُلَاثَ أَوْ رُبَاعَ -

علی بن حسین علیہم السلام فرماتے ہیں یعنی دو یا تین یا چار جیسے سورہ فاطر میں اس کی نظیر موجود ہے أُولِي أَجْنِحَةٍ مَثْنَى وَثُلَاثَ وَرُبَاعَ یعنی دو پنکھ والے فرشتے یا تین پنکھ والے یا چار پنکھ والے ف۲

ف یعنی دو دو، تین تین، چار چار عورتیں کر سکتے ہیں اب چار سے زیادہ عورتیں ایک وقت میں ایک آدمی اپنے نکاح میں نہیں رکھ سکتا اگر چار عورتیں ہوتے ہوئے پانچویں سے نکاح کرے گا تو وہ نکاح باطل ہوگا رافضیوں نے ۹ بی بیاں اور خارجیوں نے اٹھارہ تک درست رکھی ہیں بعضوں نے بلا قید جہاں تک چاہیں اور صحیح حدیث ان کا رد کرتی ہے اس میں یہ ہے کہ جب غیلان مسلمان ہوا تو اس کے نکاح میں دس عورتیں تھیں آنحضرت نے اس سے فرمایا کہ چار رکھ لے باقی چھوڑ دے۔ ف۲ یہاں واؤ جمع کے لیے نہیں ہے جیسے رافضیوں نے سمجھا ہے اور نو بی بیاں جائز رکھی ہیں۔ ف۳ امام بخاریؒ نے امام زین العابدینؒ کا قول لا کر رافضیوں کا رد کیا ہے کیونکہ وہ امام صاحب کو بہت مانتے ہیں پھر ان کے قول کے خلاف قرآن شریف کی تفسیر کیوں کر جائز رکھتے ہیں رافضی کہیں گے یہ امام صاحب نے تقیہ کے طور پر فرمایا ہوگا مجھ کو یہ بھی معلوم نہ ہوا کہ امام صاحب کے اس قول کو کس نے وصل کیا ہے نہ حافظ نے لکھا ہے نہ قسطلانی نے۔

---

۳۵ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ: أَخْبَرَنَا عَبْدَةُ، عَنْ هِشَامٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ - وَإِنْ خِفْتُمْ أَنْ لَا تُقْسِطُوا فِي الْيَتَامَى - قَالَتْ: هِيَ الْيَتِيمَةُ تَكُونُ عِنْدَ الرَّجُلِ وَهُوَ وَلِيُّهَا فَيَتَزَوَّجُهَا عَلَى مَالِهَا وَيُسِيءُ صُحْبَتَهَا وَلَا يَعْدِلُ فِي مَالِهَا، فَلْيَتَزَوَّجْ مَا طَابَ لَهُ مِنَ النِّسَاءِ سِوَاهَا مَثْنَى وَثُلَاثَ وَرُبَاعَ -

ہم سے محمد بن سلام بیکندی نے بیان کیا کہا ہم کو عبدہ نے خبر دی انہوں نے ہشام سے انہوں نے اپنے والد عروہ سے انہوں نے حضرت عائشہؓ سے انہوں نے کہا یہ جو اللہ تعالیٰ نے فرمایا وَإِنْ خِفْتُمْ أَنْ لَا تُقْسِطُوا فِي الْيَتَامَى اس سے یہ مراد ہے کہ ایک یتیم لڑکی کسی شخص کے پاس موجود ہو جو اس کا ولی ہو پھر وہ اس کی مالداری کی وجہ سے اس سے نکاح کر لے اور اچھی طرح اس سے سلوک نہ کرے نہ اس کے مال میں انصاف کرے تو ایسے شخصوں کو یہ حکم ہوا کہ وہ یتیم لڑکی سے نکاح نہ کریں بلکہ اس کے سوا جو عورتیں بھلی لگیں ان سے نکاح کریں دو یا تین یا چار۔

بَابٌ وَأُمَّهَاتُكُمُ اللَّاتِي أَرْضَعْنَكُمْ - وَيَحْرُمُ مِنَ الرَّضَاعَةِ مَا يَحْرُمُ مِنَ النَّسَبِ -

باب وَأُمَّهَاتُكُمُ اللَّاتِي أَرْضَعْنَكُمْ

یعنی رضاعت کا بیان اور آنحضرتؐ کے اس قول کا جو رشتہ خون سے حرام ہوتا ہے وہ دودھ سے بھی حرام ہوتا ہے۔ ف۱

ف رضاعت یعنی دودھ پینے سے ایسا رشتہ ہو جاتا ہے کہ دودھ پلانے والی عورت اس کا خاوند جس سے دودھ ہے اس کی بیٹی ماں بہن پوتی بھتیجی بھانجی باپ دادا نانا بھائی پوتا نواسہ چچا بھتیجا بھانجا یہ سب شیر خوار کے محرم ہو جاتے ہیں بشرطیکہ پانچ بار دودھ چوسا ہو اور مدت رضاعت یعنی دو سال کے اندر پیا ہو لیکن جس بچہ نے یا بچی نے دودھ پیا اس کے باپ بھائی یا بہن یا ماں نانی خالہ ماموں وغیرہ دودھ دینے والی یا اس کے شوہر پر حرام نہیں ہوتے تو قاعدہ کلیہ یہ ٹھہرا کہ دودھ پلانے والی کی طرف سے تو سب لوگ دودھ پینے والے کے محرم ہو جاتے ہیں لیکن دودھ پینے والے کی طرف سے وہ خود یا اس کی اولاد صرف محرم ہوتی ہے اس کے باپ بھائی چچا ماموں خالہ وغیرہ یہ محرم نہیں ہوتے۔

۳۶- حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ قَالَ: حَدَّثَنِي مَالِكٌ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ، عَنْ عَمْرَةَ بِنْتِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ: أَنَّ عَائِشَةَ زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَخْبَرَتْهَا أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ عِنْدَهَا وَأَنَّهَا سَمِعَتْ صَوْتَ رَجُلٍ يَسْتَأْذِنُ فِي بَيْتِ حَفْصَةَ قَالَتْ: فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللهِ، هَذَا رَجُلٌ يَسْتَأْذِنُ فِي بَيْتِكَ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أُرَاهُ فُلَانًا، لِعَمِّ حَفْصَةَ مِنَ الرَّضَاعَةِ، قَالَتْ عَائِشَةُ: لَوْ كَانَ فُلَانٌ حَيًّا، لِعَمِّهَا مِنَ الرَّضَاعَةِ دَخَلَ عَلَيَّ؟ فَقَالَ: نَعَمْ، الرَّضَاعَةُ تُحَرِّمُ مَا تُحَرِّمُ الْوِلَادَةُ۔

ہم سے اسمٰعیل بن ابی اویس نے بیان کیا کہا مجھ سے امام مالکؒ نے انہوں نے عبداللہ بن ابی بکر سے انہوں نے عمرہ بنت عبدالرحمٰن سے ان سے حضرت عائشہؓ نے بیان کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ان کے پاس تھے اتنے میں انہوں نے ایک مرد کی آواز سنی جو ام المؤمنین حفصہؓ کے گھر میں جانے کی اجازت مانگتا ہے میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے کہہ دیا ایک مرد آپ کے گھر میں جانے کی اجازت مانگ رہا ہے آپ نے فرمایا میں سمجھتا ہوں یہ فلاں شخص ہے حفصہؓ کے دودھ چچا کا نام لیاف اس وقت حضرت عائشہؓ نے کہا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے دودھ چچا کا نام لیا اگر وہ زندہ ہوتا تو میں اس کے سامنے نکلتی آپ نے فرمایا بے شک جیسے خون ملنے سے حرمت ہوتی ہے ویسے ہی دودھ پینے سے ہوتی ہے۔

ف اس کا نام معلوم نہیں ہوا اور جس نے افلح کا نام سمجھا اس نے غلطی کی وہ حضرت عائشہؓ کے رضاعی چچا تھے۔

۳۷- حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ: حَدَّثَنَا يَحْيَى، عَنْ شُعْبَةَ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ جَابِرِ بْنِ زَيْدٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ:

ہم سے مسدد نے بیان کیا کہا ہم سے یحییٰ بن سعید قطان نے، انہوں نے شعبہ سے انہوں نے قتادہؓ سے انہوں نے جابر بن زید سے انہوں نے ابن عباسؓ سے انہوں

قِيلَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَلَا تَتَزَوَّجُ ابْنَةَ حَمْزَةَ؟ قَالَ: إِنَّهَا ابْنَةُ أَخِي مِنَ الرَّضَاعَةِ، وَقَالَ بِشْرُ ابْنُ عُمَرَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ: سَمِعْتُ قَتَادَةَ: سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ زَيْدٍ مِثْلَهُ،

نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے کسی نے (حضرت علیؓ نے) عرض کیا آپ حمزہ کی لڑکی سے نکاح کیوں نہیں کر لیتے آپ نے فرمایا واہ وہ تو میرے دودھ بھائی (حمزہ) کی بیٹی ہے بشر بن عمر نے بھی اس حدیث کو شعبہ سے روایت کیا ہے اس میں یوں ہے میں نے قتادہ سے سنا وہ کہتے تھے میں نے جابر بن زید سے سنا ایسی ہی حدیث بیان کی وا

وا اس کو امام مسلم نے وصل کیا اس سند کے لانے سے امام بخاری کی غرض قتادہ کا سماع جابر بن زید سے ثابت کرنا ہے اس لیے کہ قتادہؒ تدلیس کیا کرتے تھے جیسے اوپر گزر چکا۔

۳۸۔ حَدَّثَنَا الْحَكَمُ بْنُ نَافِعٍ: أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ: أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ أَنَّ زَيْنَبَ ابْنَةَ أَبِي سَلَمَةَ أَخْبَرَتْهُ: أَنَّ أُمَّ حَبِيبَةَ بِنْتَ أَبِي سُفْيَانَ أَخْبَرَتْهَا أَنَّهَا قَالَتْ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، انْكِحْ أُخْتِي بِنْتَ سُفْيَانَ؟ فَقَالَ: أَوَتُحِبِّينَ ذَلِكِ؟ فَقُلْتُ: نَعَمْ لَسْتُ لَكَ بِمُخْلِيَةٍ، وَأَحَبُّ مَنْ شَارَكَنِي فِي خَيْرٍ أُخْتِي فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنَّ ذَلِكِ لَا يَحِلُّ لِي، قُلْتُ: فَإِنَّا نُحَدَّثُ أَنَّكَ تُرِيدُ أَنْ تَنْكِحَ بِنْتَ أَبِي سَلَمَةَ، قَالَ: بِنْتَ أُمِّ سَلَمَةَ؟ قُلْتُ: نَعَمْ، فَقَالَ: لَوْ أَنَّهَا لَمْ تَكُنْ رَبِيبَتِي فِي حَجْرِي مَا حَلَّتْ لِي۔ إِنَّهَا لَابْنَةُ أَخِي مِنَ الرَّضَاعَةِ، أَرْضَعَتْنِي وَأَبَا سَلَمَةَ ثُوَيْبَةُ، فَلَا تَعْرِضْنَ عَلَيَّ بَنَاتِكُنَّ

ہم سے حکم بن نافع نے بیان کیا کہا ہم کو شعیب نے خبر دی انھوں نے زہری سے کہا مجھ کو عروہ بن زبیر نے خبر دی ان سے زینب بنت ابی سلمہ نے کہا ان سے ام المومنین ام حبیبہ نے بیان کیا جو ابوسفیان کی بیٹی تھیں انہوں نے کہا یارسول اللہ میری بہن (درہ یا غرہ یا حمنیہ) سے آپ نکاح کر لیجئے آپ نے فرمایا تو اس کو پسند کرتی ہے (کہ تیری بہن تیری سوکن بنے) انہوں نے کہا ہاں میں پسند کرتی ہوں اگر میں اکیلی آپ کی بی بی ہوتی تو پسند نہ کرتی پھر میری بہن اگر میرے ساتھ بھلائی میں شریک ہو تو میں کیوں نہ چاہوں گی۔ (غیر لوگوں سے تو بہن اچھی ہے) آپ نے فرمایا وہ میرے لیے حلال نہیں ام حبیبہؓ نے کہا یارسول اللہ لوگ کہتے ہیں آپ ابوسلمہ کی بیٹی سے جو ام سلمہ کے پیٹ سے ہے نکاح کرنے والے ہیں آپ نے فرمایا (واہ نامعقول) اگر وہ میری ربیبہ اور میری پرورش میں نہ ہوتی (میری بی بی کی بیٹی نہ ہوتی) جب بھی میرے لیے حلال نہ ہوتی وہ تو (دوسرے رشتے سے) میری دودھ بھتیجی ہے مجھ کو اور ابوسلمہ (اس کے باپ دونوں کو ثویبہ نے دودھ پلایا ہے دیکھو لیا

وَلَا أَخَوَاتِكُنَّ، قَالَ عُرْوَةُ: وَثُوَيْبَةُ مَوْلَاةٌ لِأَبِي لَهَبٍ، وَكَانَ أَبُو لَهَبٍ أَعْتَقَهَا فَأَرْضَعَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا مَاتَ أَبُو لَهَبٍ أُرِيَهُ بَعْضُ أَهْلِهِ بِشَرِّ حِيبَةٍ: قَالَ لَهُ: مَاذَا لَقِيتَ؟ قَالَ: أَبُو لَهَبٍ: لَمْ أَلْقَ بَعْدَكُمْ غَيْرَ أَنِّي سُقِيتُ فِي هَذِهِ بِعَتَاقَتِي ثُوَيْبَةَ.

مت کرو اپنی بیٹیوں اور بہنوں سے نکاح کرنے کے لیے نہ کہو۔ عروہ راوی نے کہا ثویبہ ابولہب کی لونڈی تھی ابولہب نے اس کو آزاد کر دیا تھا (جب اس نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پیدا ہونے کی خبر ابولہب کو دی تھی) پھر اس نے آنحضرتؐ کو دودھ پلایا تھا جب ابولہب مر گیا تو اس کے کسی عزیز نے مرنے کے بعد اس کو خواب میں برے حال میں دیکھا پوچھا کیا حال ہے کیا گزری وہ کہنے لگا جب سے میں تم سے جدا ہوا ہوں کبھی آرام نہیں ملا مگر ایک ذرا سا پانی (پیر کے دن) اس میں مل جاتا ہے ابولہب نے اس گڑھے کی طرف اشارہ کیا جو انگوٹھے اور کلمے کی انگلی کے بیچ میں ہوتا ہے یہ بھی اس وجہ سے کہ میں نے ثویبہ کو آزاد کر دیا تھا[2]

[1] کہتے ہیں یہ حضرت عباس رضؓ تھے [2] یہ خواب اس آیت کے خلاف ہے قرآن شریف میں صاف موجود ہے وقدمنا الی ما عملوا من عمل فجعلناہ هباء منثورا لیکن امام بیہقی نے کہا کہ قرآن شریف کی آیتوں کا مطلب ہے کہ کافروں کو عذاب سے خلاصی نہ ہوگی باقی رہی عذاب کی تخفیف تو وہ ممکن ہے جیسے ابوطالب کی تخفیف عذاب صحیح حدیث سے ثابت ہے مترجم کہتا ہے اس خواب سے بعضے لوگوں نے مجلس میلاد کے جواز پر دلیل لی ہے اور یہ کہا ہے کہ جب ابولہب کے سے سخت کافر کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت باسعادت کی خوشی کرنے میں عذاب کی تخفیف ہوئی مؤمنوں کو تو آپ کی ولادت کی محفل اور خوشی کرنے میں ضرور اجر ملے گا لیکن مخالفین کہتے ہیں کہ اول تو یہ خواب ہے اور خواب کوئی شرعی حجت نہیں دوسرے یہ روایت بھی منقطع ہے۔ عروہ نے حضرت عباس رضؓ کو نہیں پایا اور مجلس میلاد ایک بدعت ہے اور ہر بدعت گمراہی ہے جیسے دوسری حدیث میں وارد ہے حضرت مجدد فرماتے ہیں کہ میں تو کسی بدعت میں سوائے ظلمت اور تاریکی کے مطلق نور نہیں پاتا واللہ اعلم ؏ یہاں تو ماشاء اللہ ایک دو نہیں کئی موجود ہیں سے عذاب میں گرفتار ہوں للے آنحضرت کی ولادت کی خوشی میں۔

بَابُ مَنْ قَالَ لَا رِضَاعَ بَعْدَ حَوْلَيْنِ، لِقَوْلِهِ تَعَالَى - حَوْلَيْنِ كَامِلَيْنِ لِمَنْ أَرَادَ أَنْ يُتِمَّ الرَّضَاعَةَ - وَمَا

باب اس شخص کی دلیل جو کہتا ہے دو برس کے

بعد پھر رضاعت سے حرمت نہ ہوگی کیونکہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا حَوْلَيْنِ كَامِلَيْنِ لِمَنْ أَرَادَ أَنْ يُتِمَّ الرَّضَاعَةَ

يُحَرِّمُ مِنْ قَلِيلِ الرَّضَاعِ وَكَثِيرِهِ۔

ف اور رضاعت قلیل ہو یا کثیر اس سے حرمت ہو جائے گی (یہ ضروری نہیں کہ پانچ بار دودھ چوسے) ف۲

ف یہ آیت لاکر امام بخاری نے حنفیوں کا رد کیا ہے جو کہتے ہیں رضاعت کی مدت اڑھائی برس تک ہے حنفی کہتے ہیں دوسری آیت میں ہے وَحَمْلُهُ وَفِصَالُهُ ثَلٰثُونَ شَهْرًا۔ اس کا جواب یہ ہے کہ اس آیت میں حمل کی اقل مدت چھ مہینے اور فصال کی چوبیس مہینے دونوں کی میعاد تیس مہینے مذکور ہے یہ نہیں کہ حمل کی مدت تیس مہینے اور فصال کی مدت تیس مہینے جیسے تم نے سمجھا ہے اور اس کی دلیل یہ ہے کہ دوسری آیت میں لِمَنْ اَرَادَ اَنْ يُتِمَّ الرَّضَاعَةَ ہے تو رضاعت کی اکثر سے اکثر مدت دو برس ہوگی اور کم مدت پونے دو برس ہیں حمل کی مدت نو مہینے جملہ تیس مہینے ف۲ امام ابوحنیفہ اور امام مالک اور اکثر علماء کا یہی قول ہے لیکن امام شافعی اور امام احمد اور اسحاق اور ابن حزم اور اہل حدیث کا مذہب یہ ہے کہ کم سے کم پانچ بار دودھ چوسنا حرمت کے لیے ضرور ہے ان کی دلیل حضرت عائشہ کی صحیح حدیث ہے جس کو امام مسلم نے روایت کیا کہ قرآن میں اخیر حکم پانچ بار دودھ چوسنے کا تھا دوسری حدیث میں ہے کہ ایک بار یا دو بار چوسنے سے حرمت نہیں ہوتی۔

۳۹۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنِ الْأَشْعَثِ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ مَسْرُوقٍ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ عَلَيْهَا وَعِنْدَهَا رَجُلٌ فَكَأَنَّهُ تَغَيَّرَ وَجْهُهُ، كَأَنَّهُ كَرِهَ ذٰلِكَ، فَقَالَتْ: إِنَّهُ أَخِي، فَقَالَ: انْظُرْنَ مَا إِخْوَانُكُنَّ فَإِنَّمَا الرَّضَاعَةُ مِنَ الْمَجَاعَةِ۔

ہم سے ابوالولید نے بیان کیا کہا ہم سے شعبہ نے انہوں نے اشعث سے انہوں نے اپنے باپ (سلیم بن اسود) سے انہوں نے مسروق سے انہوں نے حضرت عائشہ رض سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ان کے پاس تشریف لے گئے۔ دیکھا تو وہاں ایک مرد ف بیٹھا ہے یہ دیکھ کر آپ کا چہرہ بدل گیا ناگوار گذرا حضرت عائشہ رض نے عرض کیا یا رسول اللہ وہ میرا دودھ بھائی ہے آپ نے فرمایا دیکھو سوچ سمجھ کر کہو کون تمہارا بھائی ہے رضاعت وہی معتبر ہے جو (چھٹپنے میں) بھوک بند کرے ف۲

ف حافظ نے کہا مجھ کو اس کا نام معلوم نہیں ہوا میں سمجھتا ہوں شاید وہ ابو قعیس کا کوئی بیٹا ہو جو حضرت عائشہ رض کا رضاعی باپ تھا اور جس نے کہا کہ یہ مرد عبید اللہ بن یزید تھا اس نے غلطی کی کیونکہ وہ بالاتفاق تابعین میں سے تھا۔ ف۲ جب دودھ کے سوا دوسری غذا نہیں ہوتی

بَابُ لَبَنِ الْفَحْلِ۔

باب جس مرد کا دودھ ہو وہ بھی دودھ پینے والے پر حرام ہو جاتا ہے وہ شیر خوار کا باپ ہو جاتا ہے۔

۴۰۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يُوسُفَ: أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ

ہم سے عبد اللہ بن یوسف نے بیان کیا کہا ہم کو امام مالک نے خبر دی انہوں نے ابن شہاب سے انہوں نے

عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ، عَنْ عَائِشَةَ: أَنَّ أَفْلَحَ أَخَا أَبَا الْقُعَيْسِ جَاءَ يَسْتَأْذِنُ عَلَيْهَا وَهُوَ عَمُّهَا مِنَ الرَّضَاعَةِ بَعْدَ أَنْ نَزَلَ الْحِجَابُ، فَأَبَيْتُ أَنْ آذَنَ لَهُ فَلَمَّا جَاءَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَخْبَرْتُهُ بِالَّذِي صَنَعْتُ فَأَمَرَنِي أَنْ آذَنَ لَهُ۔

عروہ بن زبیر سے انہوں نے حضرت عائشہؓ سے انہوں نے افلح جو ابوالقعیس کا بھائی اور حضرت عائشہ کا دودھ چچا تھا ان سے اندر آنے کی اجازت مانگنے لگا یہ واقعہ اس وقت کا ہے جب حجاب (پردے) کا حکم اتر چکا تھا حضرت عائشہ رضؓ کہتی ہیں میں نے اس کو اجازت نہ دی جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے تو میں نے آپ سے بیان کیا آپ نے فرمایا نہیں اس کو آنے دے (وہ تیرا رضاعی چچا ہے) ف

ف اکثر علماء اور ائمہ اربعہ کا یہی قول ہے کہ جیسے دودھ پلانے سے مرضعہ حرام ہو جاتی ہے ویسے ہی اس کے عزیز اور اس کا خاوند بھی محرم ہو جاتا ہے جس کے جماع کی وجہ سے عورت کے دودھ پیدا ہوا اور ربیعہ اور ابن عبید اور داؤد وغیرہ نے کہا ہے کہ رضاعت کی وجہ سے عورت کا خاوند محرم نہیں ہوتا نہ اس کے عزیز اور یہ مذہب غلط اور خلاف احادیث صحیحہ کے ہے۔

بَابُ شَهَادَةِ الْمُرْضِعَةِ۔

باب اگر صرف دودھ پلانے والی عورت

رضاع کی گواہی دے (اور کوئی گواہ نہ ہو) ف

ف اس صورت میں ہمارے امام احمد بن حنبل اور حسن اور اسحاق اور اوزاعی اور اہل حدیث کے نزدیک رضاع ثابت ہو جائے گا لیکن شافعیؒ۔ ابو حنیفہ کے نزدیک ثابت نہ ہوگا۔

٤١۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ: أَخْبَرَنَا أَيُّوبُ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ قَالَ: حَدَّثَنِي عُبَيْدُ بْنُ أَبِي مَرْيَمَ، عَنْ عُقْبَةَ بْنِ الْحَارِثِ قَالَ: وَقَدْ سَمِعْتُهُ مِنْ عُقْبَةَ لَكِنِّي لِحَدِيثِ عُبَيْدٍ أَحْفَظُ، قَالَ: تَزَوَّجْتُ امْرَأَةً فَجَاءَتْنَا امْرَأَةٌ سَوْدَاءُ، فَقَالَتْ أَرْضَعْتُكُمَا، فَأَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ: تَزَوَّجْتُ فُلَانَةَ بِنْتَ

ہم سے علی بن عبداللہ مدینی نے بیان کیا کہا ہم سے اسماعیل بن ابراہیم نے کہا ہم کو ایوب سختیانی نے انہوں نے عبداللہ بن ابی ملیکہ سے انہوں نے کہا مجھ سے عبید بن ابی مریم نے بیان کیا انہوں نے عقبہ بن حارث سے عبداللہ بن ابی ملیکہ نے کہا میں نے یہ حدیث خود عقبہ سے بھی سنی تھی (بے واسطہ عبید کے) مگر واسطے سے جو حدیث میں نے سنی ہے وہ مجھ کو خوب یاد ہے خیر عقبہ نے کہا میں نے ایک عورت (ام یحیٰی بنت ابی وہاب) سے نکاح کیا اتنے میں ایک کالی عورت (نام معلوم نہیں) آئی کہنے لگی (واہ اچھا نکاح ہوا) میں نے تم دونوں کو دودھ پلایا ہے (تم بھائی بہن ہو) عقبہ نے

فُلَانٍ فَجَاءَتْنَا امْرَأَةٌ سَوْدَاءُ فَقَالَتْ لِي إِنِّي قَدْ أَرْضَعْتُكُمَا، وَهِيَ كَاذِبَةٌ فَأَعْرَضَ عَنِّي فَأَتَيْتُهُ مِنْ قِبَلِ وَجْهِهِ قُلْتُ: إِنَّهَا كَاذِبَةٌ، قَالَ: كَيْفَ بِهَا وَقَدْ زَعَمَتْ أَنَّهَا قَدْ أَرْضَعَتْكُمَا؟ دَعْهَا عَنْكَ، وَأَشَارَ إِسْمَاعِيلُ بِإِصْبَعَيْهِ السَّبَّابَةِ وَالْوُسْطَى، يَحْكِي أَيُّوبَ۔

کہا میں بن کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس حاضر ہوا آپ سے بیان کیا کہ میں نے ایک عورت سے نکاح کیا اب فلانی کالی عورت (جب نکاح ہو چکا) تو کہتی ہے میں نے تم دونوں کو دودھ پلایا ہے وہ جھوٹی ہے آپ نے میری طرف سے منہ پھیر لیا آپ کو غصہ کا یہ کہنا کہ وہ جھوٹی ہے ناگوار گذرا خیر میں اس طرف گیا جدھر آپ کا منہ تھا اور یہی عرض کیا کہ وہ عورت جھوٹی ہے آپ نے فرمایا بھلا تو اس عورت کے ساتھ کیسے رہ سکتا ہے جب ایک عورت یوں کہتی ہے میں نے تم دونوں کو دودھ پلایا ہے اس عورت کو چھوڑ بھی دے ف۔ اسمٰعیل بن علیہ راوی نے اپنے کلمے کی انگلی اور بیچ کی انگلی سے اس طرح اشارہ کیا جیسے ایوب سختیانی نے اس حدیث کو روایت کرنے وقت اشارہ کیا تھا ف

ف اور کوئی عورت کرے کیا عورتوں کا کال ہے۔ ف۲ انہوں نے آنحضرتؐ کا اشارہ نقل کیا تھا آپ نے انگلیوں سے بھی اشارہ کیا اور زبان سے بھی فرمایا کہ اس عورت کو چھوڑ دے جو لوگ کہتے ہیں کہ رضاعت مرضعہ کی صرف شہادت سے ثابت نہیں ہوتی وہ یہ کہتے ہیں کہ یہ حکم وجوباً آپ نے نہیں دیا تھا بلکہ احتیاطاً شبہ سے بچنے کے لیے۔

بَابُ مَا يَحِلُّ مِنَ النِّسَاءِ وَمَا يَحْرُمُ، وَقَوْلِهِ تَعَالَى- حُرِّمَتْ عَلَيْكُمْ أُمَّهَاتُكُمْ وَبَنَاتُكُمْ- الْآيَةَ- إِلَى عَلِيمًا حَكِيمًا- وَقَالَ أَنَسٌ- وَالْمُحْصَنَاتُ مِنَ النِّسَاءِ ذَوَاتُ الْأَزْوَاجِ الْحَرَائِرِ حَرَامٌ إِلَّا مَا مَلَكَتْ أَيْمَانُكُمْ، لَا يَرَى بَأْسًا أَنْ يَنْزِعَ الرَّجُلُ جَارِيَتَهُ مِنْ عَبْدِهِ- وَقَالَ- وَلَا تَنْكِحُوا الْمُشْرِكَاتِ حَتَّى يُؤْمِنَّ- وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: مَا زَادَ عَلَى أَرْبَعٍ فَهُوَ حَرَامٌ كَأُمِّهِ وَابْنَتِهِ

باب کونسی عورتیں حلال ہیں اور کونسی حرام ہیں

اور اللہ تعالیٰ نے (سورۂ نساء میں) ان کو بیان کیا، فرمایا حرام کی ہیں تم پر مائیں تمہاری بیٹیاں تمہاری بہنیں تمہاری پھوپھیاں تمہاری خالائیں تمہاری بھتیجیاں تمہاری بھانجیاں تمہاری آخر آیت ان اللہ کان علیما حکیما تک اور انس بن مالک نے کہا والمحصنات من النساء سے خاوند والی عورتیں مراد ہیں جو آزاد ہوں وہ بھی حرام ہیں الا ما ملکت ایمانکم کا یہ مطلب ہے کہ اگر کسی کی لونڈی اس کے غلام کے نکاح میں ہو اس کو غلام سے چھین کر (طلاق دلوا کر) اس سے صحبت کرے ف۱ اور اللہ تعالیٰ نے یہ بھی فرمایا کہ

وَأُخْتِهِ، وَقَالَ لَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ:
حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ، عَنْ سُفْيَانَ:
حَدَّثَنِي حَبِيبٌ، عَنْ سَعِيدٍ، عَنِ ابْنِ
عَبَّاسٍ: حَرُمَ مِنَ النَّسَبِ سَبْعٌ، وَمِنَ
الصِّهْرِ سَبْعٌ، ثُمَّ قَرَأَ- حُرِّمَتْ عَلَيْكُمْ
أُمَّهَاتُكُمْ- الآيَةَ وَجَمَعَ عَبْدُ اللهِ
ابْنُ جَعْفَرٍ بَيْنَ ابْنَةِ عَلِيٍّ وَامْرَأَةِ عَلِيٍّ،
وَقَالَ ابْنُ سِيرِينَ: لاَ بَأْسَ بِهِ، وَكَرِهَهُ
الْحَسَنُ مَرَّةً، ثُمَّ قَالَ: لاَ بَأْسَ بِهِ- وَ
جَمَعَ الْحَسَنُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ بَيْنَ
ابْنَتَيْ عَمٍّ فِي لَيْلَةٍ، وَكَرِهَهُ جَابِرُ بْنُ
زَيْدٍ لِلْقَطِيعَةِ، وَلَيْسَ فِيهِ تَحْرِيمٌ، لِقَوْلِهِ
تَعَالَى- وَأُحِلَّ لَكُمْ مَا وَرَاءَ ذَلِكُمْ-
وَقَالَ عِكْرِمَةُ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ: إِذَا
زَنَى بِأُخْتِ امْرَأَتِهِ لَمْ تَحْرُمْ عَلَيْهِ
امْرَأَتُهُ، وَيُرْوَى عَنْ يَحْيَى الْكِنْدِيِّ
عَنِ الشَّعْبِيِّ وَأَبِي جَعْفَرٍ فِيمَنْ يَلْعَبُ
بِالصَّبِيِّ: إِنْ أَدْخَلَهُ فِيهِ فَلاَ يَتَزَوَّجَنَّ
أُمَّهُ، وَيَحْيَى هَذَا غَيْرُ مَعْرُوفٍ لَمْ
يُتَابَعْ عَلَيْهِ، وَقَالَ عِكْرِمَةُ، عَنِ ابْنِ
عَبَّاسٍ: إِذَا زَنَى بِهَا لَمْ تَحْرُمْ عَلَيْهِ
امْرَأَتُهُ، وَيُذْكَرُ عَنْ أَبِي نَصْرٍ أَنَّ
ابْنَ عَبَّاسٍ حَرَّمَهُ، وَأَبُو نَصْرٍ هَذَا
لَمْ يُعْرَفْ بِسَمَاعِهِ مِنِ ابْنِ عَبَّاسٍ
وَيُرْوَى عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ وَجَابِرِ
ابْنِ زَيْدٍ وَالْحَسَنِ وَبَعْضِ أَهْلِ الْعِرَاقِ:

مشرک عورتوں سے جب تک وہ ایمان نہ لائیں نکاح نہ کرو
ف۳ اور ابن عباس نے کہا ف۴ چار عورتیں ہوتے ہوئے بھی
پانچویں سے نکاح کرنا حرام ہے جیسے اپنی ماں بیٹی بہن سے
نکاح کرنا اور امام احمد بن حنبل نے مجھ سے کہا ف۵ ہم سے یحییٰ
بن سعید قطان نے بیان کیا انہوں نے سفیان ثوری سے کہا مجھ
سے حبیب بن ابی ثابت نے بیان کیا انہوں نے سعید بن جبیر
سے انہوں نے ابن عباس رضؓ سے انہوں نے کہا خون کی رو
سے تم پر سات رشتے حرام ہوئے اور شادی کی وجہ سے سات
رشتے (سسرالی) پھر انہوں نے یہ آیت پڑھی حرمت
علیکم امھاتکم اخیر تک اور عبداللہ بن جعفر بن ابی طالب
نے حضرت علی رضؓ کی صاحبزادی (حضرت زینب) اور حضرت علی
کی بی بی لیلیٰ بنت مسعود دونوں سے نکاح کیا اور دونوں
کو جمع کیا ف۶ اور ابن سیرین نے کہا ف۷ امام حسن بصری نے
ایک بار تو اس کو مکروہ کہا پھر کہنے لگے اس میں کوئی قباحت
نہیں ہے ف۸ اور امام حسن بن حسن بن علی بن ابی طالب نے اپنے
دونوں چچا ف۹ کی بیٹیوں کو ایک رات میں بیاہ لیا ف۱۰ اور
جابر بن زید تابعی نے اس کو مکروہ جانا ف۱۱ اس خیال سے کہ
بہنوں میں ف۱۲ جلاپا پیدا نہ ہو ف۱۳ مگر یہ حرام نہیں ہے کیونکہ
اللہ تعالیٰ نے فرمایا ان کے سوا اور سب عورتیں تم کو حلال
ہیں اور عکرمہ نے ابن عباس رضؓ سے روایت کیا اگر کسی نے
اپنی سالی سے زنا کی تو اس کی جورو (سالی کی بہن) اس پر حرام نہ
ہوگی ف۱۴ اور یحییٰ بن قیس کندی سے روایت ہے انہوں نے شعبی
اور ابو جعفر سے انہوں نے کہا اگر کوئی شخص (لونڈے بازی
سے) لواطت کرے اور لونڈے کے دخول کر دے تو اب اس
کی ماں سے نکاح نہ کرے اور یحییٰ راوی مشہور شخص نہیں ہے
اور نہ کسی اور نے اس کے ساتھ ہو کر یہ روایت کی ف۱۵

تَحْرُمُ عَلَيْهِ، وَقَالَ أَبُوهُرَيْرَةَ: لَاتَحْرُمُ حَتَّى يُلْزِقَ بِالْأَرْضِ، يَعْنِي حَتَّى يُجَامِعَ، وَجَوَّزَهُ ابْنُ الْمُسَيَّبِ وَعُرْوَةُ وَالزُّهْرِيُّ، وَقَالَ الزُّهْرِيُّ: قَالَ عَلِيٌّ: لَاتَحْرُمُ، وَهَذَا مُرْسَلٌ۔

اور عکرمہ نے ابن عباس رضؓ سے روایت کی اگر کسی نے اپنی (خوش دامن) سے زنا کی تو اس کی جورو اس پر حرام نہ ہوگی ف۱ ابو نصر نے ابن عباس رضؓ سے یوں روایت کی کہ حرام ہو جائے گی ف۲ اور اس راوی ابو نصر کا حال معلوم نہیں کہ اس نے ابن عباس رضؓ سے سنا ہے یا نہیں (لیکن ابوزرعہ نے اس کو ثقہ کہا ہے) اور عمران بن حصین اور جابر بن زید رضؓ اور حسن بصری اور بعضے عراق والوں (ثوری اور ابو حنیفہ) کا یہی قول ہے کہ حرام ہو جائے گی ف۳ اور ابو ہریرہ رضؓ نے کہا حرام نہ ہو گی جب تک اس کی ماں (اپنی خوشدامن) کو زمین سے نہ لگا دے (اس سے جماع نہ کرے ف۴) اور سعید بن مسیب اور عروہ اور زہری نے اس کو جائز رکھا ہے اور زہری نے کہا حضرت علی رضؓ نے فرمایا اس کی جورو اس پر حرام نہ ہوگی اور یہ روایت منقطع ہے ف۵

ف اس کو اسماعیل قاضی نے کتاب احکام القرآن میں وصل کیا ف۲ لیکن اکثر لوگوں نے اِلَّا مَا مَلَكَتْ اَيْمَانُكُمْ کا یہ مطلب رکھا ہے کہ جو خاوند والی عورتیں لڑائی میں قید ہو کر آئیں لونڈیاں بنیں ان سے جماع کرنا درست ہے گو ان کے خاوند کافر دارالکفر میں موجود ہوں ف۳ مگر اہل کتاب یعنی یہودی اور نصرانی عورت سے مسلمان نکاح کر سکتا ہے اس طرح مجوسی یعنی پارسی عورتوں سے نکاح جائز نہیں رکھا اور کہا ہے کہ وہ اہل کتاب نہیں ہیں قسطلانی نے کہا اور پیغمبروں کے پیرو جیسے آدمؑ اور ادریسؑ اور داؤدؑ اور شیثؑ کے ان کا یہی حکم ہے اسی طرح سورج اور تاروں اور چاند کو پوجنے والوں کا اور معطلہ اور زنادقہ اور باطنیہ کا ان کی عورتوں سے بھی نکاح درست نہیں ف۴ اس کو فریابی اور عبد بن حمید نے باسناد صحیح وصل کیا ف۵ امام احمد بن حنبل سے امام بخاری نے اس کتاب میں دو روایتیں کیں ہیں ایک یہ اور ایک مغازی میں اور مجھ کو ان کی وجہ معلوم نہیں ہوئی کہ امام بخاری نے ایسے بڑے امام سے زیادہ روایتیں کیوں نہیں کیں حافظ نے کہا اس کی وجہ یہ معلوم ہوتی ہے کہ امام بخاری پہلے سفر میں امام احمد کے اکثر مشائخ سے مل چکے تو امام سے روایت کرنے کی ضرورت نہ رہی اور جب امام بخاری نے دوسرا سفر کیا ہے اس زمانے میں امام احمد بن حنبل نے حدیث سنانا کم کر دی تھی شاذو نادر حدیث سناتے تھے اور یہی سبب ہوا کہ امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ کے قران یعنی علی بن مدینی وغیرہ سے بہت سی روایتیں کیں۔ ف۶ اس کو بغوی نے جعدیات میں وصل کیا تو معلوم ہوا کہ ایک عورت اور اس کے خاوند کی بیٹی میں جو دوسری عورت کے پیٹ سے ہو جمع کرنا جائز ہے حضرت زینبؓ حضرت فاطمہ زہراؓ کے بطن سے حضرت علیؓ کی صاحبزادی تھیں اور لیلیٰ بنت مسعود حضرت علی رضؓ کی بی بی تھیں عبداللہ بن جعفر کی چچی ہوئیں معلوم ہوا چچی یا ممانی یا پھوپھا کی جورو جو اپنے باپ کی بہن یعنی پھوپھی نہ ہو اس سے آدمی نکاح کر سکتا ہے اور یہ عورتیں محرم نہیں ہیں

اسی طرح خالو کی وہ جورو جو اپنی ماں کی بہن نہ ہو حلال ہے اسی طرح سسر کی وہ بی بی جو اپنی جورو کی ماں نہ ہو گو ہندوستان میں ایسی عورتوں سے نکاح کرنے کی رسم نہیں ہے ف اس کو سعید بن منصور نے وصل کیا یہ ابن سیرین نے اس وقت کہا جب ان سے کسی نے بیان کیا کہ عبداللہ بن صفوان نے ایک عورت سے اور اس کے خاوند کی ایک بیٹی سے جو دوسری عورت کے پیٹ سے تھی دونوں سے نکاح کر لیا ہے ف۸ اس کو دارقطنی نے وصل کیا ف۹ یعنی محمد بن علی رض اور عمرو بن علی رض ف۱۰ اس کو عبدالرزاق اور ابو عبیدہ بن سلام نے وصل کیا معلوم ہوا کہ چچیری بہنوں کو جمع کر سکتے ہیں ف۱۱ یعنی چچیری بہنوں کو جمع کرنے کو ف۱۲ یعنی ایک دوسری کی سوکن ہو جانے سے ف۱۳ یہ مضمون ایک مرفوع حدیث میں بھی وارد ہے جس کو ابن ابی شیبہ اور ابوداؤد نے مرسلاً نکالا کہ آنحضرت نے دو رشتہ دار عورتوں کو جمع کرنے سے منع کیا اس لیے کہ ان میں دشمنی نہ پیدا ہو اور خلال نے ابوبکر رض اور عمر رض اور عثمان رض سے روایت کیا وہ اس کو مکروہ جانتے ہیں ف۱۴ کیوں کہ جمع بین الاختین بہ عقد نکاح حرام ہے اور یہاں بہ عقد نکاح جمع نہیں ہوا بلکہ ایک سے نکاح کیا ایک سے زنا کی اس کو عبدالرزاق نے وصل کیا ف۱۵ سفیان ثوری اور اوزاعی اور امام مالک سے بھی ایک روایت ایسی ہی ہے کہ اگر لونڈے سے دخول کیا تو اب اس کی ماں سے نکاح حرام ہو گیا اسی طرح اگر سسرے سے لواطت کی یا سالے سے تو پھر اس کی بیٹی یا بہن حرام ہو جائے گی یہ قول شاذ ہے اور جمہور علماء اور اہل حدیث نے اس کی مخالفت کی ہے وہ کہتے ہیں جمع بین الاختین صرف بہ عقد نکاح حرام ہے اسی طرح اپنی جورو کی ماں حرام ہے نہ کہ مفعول لڑکے کی ماں۔ اب اگر کوئی اپنی جورو سے نکاح کے بعد لواطت کرے تو اس کی بیٹی اس پر حرام ہو گی یا نہیں اس میں دو قول ہیں ف۱۶ کیوں کہ حرام سے حلال حرام نہیں ہوتا یہ مضمون ایک مرفوع حدیث میں ہے جس کو دارقطنی اور طبرانی نے حضرت عائشہ رض سے نکالا اگر کسی عورت سے زنا کرے اس کی بیٹی یا ماں سے نکاح کر سکتا ہے اس کی سند ضعیف ہے ابن عمر رض سے موقوفاً بھی ایسا ہی مروی ہے عہ اس کو بیہقی نے وصل کیا ہے ف۱۷ حنفیہ کا یہی قول ہے اس کو سفیان ثوری نے اپنی جامع میں وصل کیا ف۱۸ عمران کی روایت کو عبدالرزاق نے اور جابر اور حسن بصری کی روایت کو ابن ابی شیبہ نے وصل کیا ف۱۹ اس سے حنفیہ کا رد منظور ہے وہ کہتے ہیں اگر ساس کی فرج شہوت سے دیکھی یا اس سے مساس کیا تب بھی اس کی بیٹی یعنی اس کی جورو اس پر حرام ہو جائے گی اہل حدیث کے نزدیک کسی حال میں حرام نہیں ہو گی گو ساس سے جماع بھی کرے جیسے اوپر گذر چکا ہے۔ ف۲۰ کیونکہ زہری نے حضرت علی رض سے نہیں سنا اس کو بیہقی نے وصل کیا۔ عہ یعنی اگر کوئی ساس سے زنا کرے تب بھی اسکی بیٹی یعنی زنا کرنے والے کی جورو اس پر حرام نہ ہو گی اس کو رکھ سکتا ہے۔

بَابُ - وَرَبَائِبُكُمُ اللَّاتِي فِي حُجُورِكُمْ مِنْ نِسَائِكُمُ اللَّاتِي دَخَلْتُمْ بِهِنَّ - وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: الدُّخُولُ وَالْمَسِيسُ وَاللِّمَاسُ هُوَ الْجِمَاعُ، وَمَنْ قَالَ بَنَاتُ وَلَدِهَا هُنَّ مِنْ بَنَاتِهَا فِي التَّحْرِيمِ لِقَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَ

باب اللہ کے اس قول کا بیان اور حرام ہیں

تم پر تمہاری بی بیوں کی لڑکیاں جن کو تم پرورش کرتے ہو جب تم ان بی بیوں سے دخول کر چکے ہو ابن عباس نے کہا دخول اور مسیس اور لماس ان سب سے جماع مراد ہے اور اس قول کا بیان کہ جورو کی اولاد کی اولاد (مثلاً پوتی یا نواسی) بھی حرام ہے کیونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ام حبیبہ سے فرمایا

سَلَّمَ لِأُمِّ حَبِيبَةَ: لَا تَعْرِضْنَ عَلَيَّ بَنَاتِكُنَّ وَلَا أَخَوَاتِكُنَّ وَكَذَلِكَ حَلَائِلُ وَلَدِ الْأَبْنَاءِ هُنَّ حَلَائِلُ الْأَبْنَاءِ، وَهَلْ تُسَمَّى الرَّبِيبَةَ وَإِنْ لَمْ تَكُنْ فِي حَجْرِهِ؟ وَدَفَعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَبِيبَةً لَهُ إِلَى مَنْ يَكْفُلُهَا، وَسَمَّى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ابْنَ ابْنَتِهِ ابْنًا.

ف اپنی بیٹیوں اور بہنوں کو مجھ پر پیش نہ کرو تو بیٹیوں میں بیٹے کی بیٹی (پوتی) اور بیٹی کی بیٹی (نواسی) سب آگئیں اور اسی طرح بہوؤں میں پوت بہو (پوتے کی بی بی) اور بیٹیوں میں بیٹوں کی بیٹیاں (پوتیاں) اور نواسیاں سب داخل ہیں اور جورو کی بیٹی ہر حال میں ربیبہ ہے خواہ خاوند کی پرورش میں ہو یا کسی کے پاس پرورش پائی ہو ہر طرح حرام ہے اور ف آنحضرت نے اپنی ربیبہ (زینب) کو جو ام سلمہ کی بیٹی تھیں ایک اور شخص (نوفل اشجعی) کو پالنے کے لیے دی ف اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے نواسے امام حسن رض کو اپنا بیٹا فرمایا ف

ف یہ حدیث آگے موصولاً مذکور ہوگی اور اوپر بھی گذر چکی ہے ف تو فی حجورکم کی قید اتفاقی ہے احترازی نہیں اور بعضوں کے نزدیک اگر ربیبہ خاوند کی گود میں نہ ہو تو اس سے نکاح درست ہے حضرت عمر رض اور حضرت علی رض سے ایسا ہی منقول ہے مگر جمہور علماء اور آئمہ اربعہ اس کے خلاف ہیں ف اس کو بزاز اور حاکم نے وصل کیا باوجود اس کے آپ نے زینب کو فرمایا اگر وہ ربیبہ بھی نہ ہوتی جب بھی وہ مجھ پر حرام ہوتی جیسے اوپر گذر چکا۔ ف یہ حدیث اوپر موصولاً کتاب المناقب میں گزر چکی ہے اس سے بھی نکلتا ہے کہ بی بی کی پوتی مثل اس کی بیٹی کے حرام ہے۔

---

٤٢ - حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ: حَدَّثَنَا هِشَامٌ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ زَيْنَبَ، عَنْ أُمِّ حَبِيبَةَ قَالَتْ: قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ: هَلْ لَكَ فِي بِنْتِ أَبِي سُفْيَانَ؟ قَالَ: فَأَفْعَلُ مَاذَا؟ قُلْتُ: تَنْكِحُ، قَالَ: أَتُحِبِّينَ؟ قُلْتُ: لَسْتُ لَكَ بِمُخْلِيَةٍ وَأَحَبُّ مَنْ شَرِكَنِي فِيكَ أُخْتِي، قَالَ: إِنَّهَا لَا تَحِلُّ لِي، قُلْتُ: بَلَغَنِي أَنَّكَ تَخْطُبُ، قَالَ: ابْنَةَ أُمِّ سَلَمَةَ؟ قُلْتُ: نَعَمْ، قَالَ: لَوْ

ہم سے عبداللہ بن زبیر حمیدی نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان بن عیینہ نے کہا ہم سے ہشام بن عروہ نے انہوں نے اپنے والد عروہ بن زبیر رض سے انہوں نے زینب بنت ابی سلمہ سے انہوں نے ام حبیبہ سے انہوں نے کہا میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا۔ کیا آپ ابو سفیان کی بیٹی (عزہ یا درہ یا حمنہ) کو چاہتے ہیں آپ نے فرمایا کیوں میں کیا کروں میں نے کہا نکاح کر لیجیے اور کیا۔ آپ نے فرمایا تو اس کو پسند کرے گی میں نے عرض کیا کیا میں ایک اکیلی تھوڑی آپ کے پاس ہوں (کوئی سوکن نہیں) پھر اگر میری بہن آپ کی زوجیت میں میرے ساتھ شریک ہو تو غیروں سے اچھا ہے آپ نے فرمایا وہ میرے لیے حلال نہیں ف میں نے

لَمْ تَكُنْ رَبِيبَتِي مَا حَلَّتْ لِي، أَرْضَعَتْنِي وَأَبَاهَا ثُوَيْبَةُ، فَلَا تَعْرِضْنَ عَلَيَّ بَنَاتِكُنَّ وَلَا أَخَوَاتِكُنَّ، وَقَالَ اللَّيْثُ: حَدَّثَنَا هِشَامٌ: دُرَّةُ بِنْتُ أُمِّ سَلَمَةَ۔

کہا میں نے سنا ہے آپؐ (زینب) بنت ابی سلمہ سے نکاح کرنے والے ہیں آپ نے فرمایا واہ واہ وہ تو اگر میری ربیبہ نہ ہوتی جب بھی میرے لیے حلال نہ ہوتی مجھ کو اور ابو سلمہ اس کے باپ دونوں کو ثویبہ ف۲ نے دودھ پلایا ہے (وہ میری بھتیجی ہوئی) دیکھو (آئندہ سے) اپنی بیٹیاں اور اپنی بہنیں مجھ پر پیش نہ کرنا ف۳ لیث بن سعد نے بھی اس حدیث کو ہشام سے روایت ف۴ کیا اس میں ابو سلمہ کی بیٹی کا نام دُرّہ مذکور ہے (اور اگلی روایت میں زینب)

ف۱ یعنی دو بہنیں کیسے جمع ہوسکتی ہیں ف۲ جو ابولہب کی لونڈی تھی ف۳ یعنی ان سے نکاح کرنے کے لیے نہ کہنا ف۴ اس کو خود امام بخاری نے آگے وصل کیا۔

بَابٌ- وَأَنْ تَجْمَعُوا بَيْنَ الْأُخْتَيْنِ إِلَّا مَا قَدْ سَلَفَ۔

باب وَأَنْ تَجْمَعُوا بَيْنَ الْأُخْتَيْنِ إِلَّا مَا قَدْ سَلَفَ کا بیان

۴۳- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ: حَدَّثَنَا اللَّيْثُ، عَنْ عُقَيْلٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ: أَنَّ عُرْوَةَ بْنَ الزُّبَيْرِ أَخْبَرَهُ أَنَّ زَيْنَبَ ابْنَةَ أَبِي سَلَمَةَ أَخْبَرَتْهُ: أَنَّ أُمَّ حَبِيبَةَ قَالَتْ: قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ، انْكِحْ أُخْتِي بِنْتَ أَبِي سُفْيَانَ؟ قَالَ: وَتُحِبِّينَ؟ قُلْتُ: نَعَمْ، لَسْتُ بِمُخْلِيَةٍ وَأَحَبُّ مَنْ شَارَكَنِي فِي خَيْرٍ أُخْتِي فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنَّ ذَلِكَ لَا يَحِلُّ لِي، قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، فَوَاللَّهِ إِنَّا لَنَتَحَدَّثُ أَنَّكَ تُرِيدُ أَنْ تَنْكِحَ دُرَّةَ بِنْتَ أَبِي سَلَمَةَ، قَالَ: بِنْتَ أُمِّ سَلَمَةَ؟

ہم سے عبداللہ بن یوسف تنیسی نے بیان کیا کہا ہم سے لیث بن سعد نے انہوں نے عقیل سے انہوں نے ابن شہاب سے ان کو عروہ بن زبیر نے خبر دی ان کو زینب بنت ابی سلمہ نے ان کو ام المومنین ام حبیبہؓ نے انہوں نے کہا میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا یا رسول اللہ آپ میری بہن ابو سفیان کی بیٹی سے نکاح کر لیجیے آپ نے فرمایا کیا تو اس کو پسند کرے گی میں نے کہا بے شک میں کچھ اکیلی تھوڑی آپ کے پاس ہوں (یہاں تو ماشاء اللہ آٹھ سوکنیں موجود ہیں) پھر اگر میری بہن کا بھلا ہو تو غیروں سے تو اس کی بھلائی مجھ کو اچھی معلوم ہوتی ہے آپ نے فرمایا وہ تو میرے لیے حلال نہیں ہے (کیونکہ ایک بہن میرے نکاح میں ہے) میں نے کہا یا رسول اللہ خدا کی قسم ہم تو یہ مذکور کر رہے تھے کہ آپ دُرّہ بنت ابی سلمہ سے نکاح کرنے والے ہیں آپ نے فرمایا (یعنی) ام سلمہ کی بیٹی سے وہ تو خدا کی قسم اگر میری پرورش میں نہ ہوتی

فَقُلْتُ: نَعَمْ، قَالَ: فَوَاللَّهِ لَوْ لَمْ تَكُنْ فِي حَجْرِي مَا حَلَّتْ لِي، إِنَّهَا لَابْنَةُ أَخِي مِنَ الرَّضَاعَةِ، أَرْضَعَتْنِي وَأَبَا سَلَمَةَ ثُوَيْبَةُ، فَلَا تَعْرِضْنَ عَلَيَّ بَنَاتِكُنَّ وَلَا أَخَوَاتِكُنَّ۔

(میری ربیبہ نہ ہوتی) جب بھی میرے لیے حلال نہ ہوتی وہ تو رضاعت کے رشتے سے میری بھتیجی ہے مجھ کو اور ابوسلمہ (اس کے باپ) دونوں کو ثویبہ نے دودھ پلایا ہے تو ایسا مت کیا کرو اپنی بیٹیوں اور بہنوں سے نکاح کر لینے کے لیے نہ کہا کرو ف

ف حافظ نے کہا دو بہنوں کا نکاح میں جمع کرنا یا جماع حرام ہے خواہ یہ سگی بہنیں ہوں یا علاتی یا اخیافی یا دودھ بہنیں ہوں اگر دو لونڈیاں سگی بہنیں ہوں تو بعضوں نے دونوں کا رکھنا جائز رکھا ہے اور جمہور نے اس کو بھی منع کیا ہے۔

بَابٌ لَا تُنْكَحُ الْمَرْأَةُ عَلَى عَمَّتِهَا

باب اگر پھوپھی یا خالہ نکاح میں ہو تو اس کی بھتیجی یا بھانجی کو نکاح میں نہیں لا سکتا ف

ف ابن منذر نے کہا اس پر علماء کا اجماع ہے لیکن خارجیوں اور شیعوں نے اس کو جائز رکھا ہے ان کے خلاف کا اعتبار نہیں ابن عباسؓ سے ایک روایت یہ بھی ہے کہ دو پھوپھیوں اور خالاؤں میں بھی جمع کرنا مکروہ ہے قسطلانی نے کہا پھوپھی میں دادا کی بہن نانا کی بہن ان کے باپ کی بہن اسی طرح خالہ میں نانی کی بہن نانی کی ماں سب داخل ہیں اس کا قاعدہ کلیہ یہ ہے کہ ان دونوں کا نکاح میں جمع کرنا درست نہیں ہے کہ اگر ان میں سے ایک کو مرد فرض کریں تو دوسری اس کی محرم ہو البتہ اپنی جورو کے ماموں کی بیٹی یا خالہ کی بیٹی یا چچا کی بیٹی یا پھوپھی کی بیٹی سے نکاح کر سکتا ہے۔

٤٤- حَدَّثَنَا عَبْدَانُ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ: أَخْبَرَنَا عَاصِمٌ، عَنِ الشَّعْبِيِّ: سَمِعَ جَابِرًا رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ تُنْكَحَ الْمَرْأَةُ عَلَى عَمَّتِهَا أَوْ خَالَتِهَا، وَقَالَ دَاوُدُ وَابْنُ عَوْنٍ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ۔

ہم سے عبدان نے بیان کیا کہا ہم کو عبداللہ بن مبارک نے خبر دی کہا ہم کو عاصم نے خبر دی شعبی سے انہوں نے جابرؓ سے انہوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے منع فرمایا کہ کوئی عورت اپنی پھوپھی یا اپنی خالہ کے اوپر نکاح کی جاوے اور داؤد بن ابی ہند اور ابن عون نے اس حدیث کو شعبی سے انہوں نے ابوہریرہ رضؓ سے روایت کیا۔

٤٥- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ: أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ أَبِي الزِّنَادِ، عَنِ

ہم سے عبداللہ بن یوسف تنیسی نے بیان کیا کہا ہم کو امام مالکؒ نے خبر دی انہوں نے ابوالزناد سے انہوں نے اعرج سے انہوں

الْأَعْرَجِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لَا يُجْمَعُ بَيْنَ الْمَرْأَةِ وَعَمَّتِهَا، وَلَا بَيْنَ الْمَرْأَةِ وَخَالَتِهَا۔

نے ابوہریرہؓ سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کوئی آدمی ایک عورت اور اس کی پھوپھی یا ایک عورت اور اس کی خالہ کو اپنے نکاح میں جمع نہ کرے۔

٤٦۔ حَدَّثَنَا عَبْدَانُ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ قَالَ: أَخْبَرَنِي يُونُسُ، عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ: حَدَّثَنِي قَبِيصَةُ بْنُ ذُؤَيْبٍ: أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ: نَهَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ تُنْكَحَ الْمَرْأَةُ عَلَى عَمَّتِهَا، وَالْمَرْأَةُ وَخَالَتُهَا فَنُرَى خَالَةَ أَبِيهَا بِتِلْكَ الْمَنْزِلَةِ لِأَنَّ عُرْوَةَ حَدَّثَنِي عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: حَرِّمُوا مِنَ الرَّضَاعَةِ مَا يَحْرُمُ مِنَ النَّسَبِ۔

ہم سے عبدان نے بیان کیا کہا ہمکو عبداللہ بن مبارک نے خبر دی کہا ہم کو یونس نے انہوں نے زہری سے کہا مجھ سے قبیصہ بن ذویب نے بیان کیا انہوں نے ابوہریرہ رضہ سے سنا وہ کہتے تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے منع کیا کہ کوئی اپنی جورو پر اس کی پھوپھی یا خالہ کو بیاہ کر لائے زہری نے کہا باپ کی خالہ کا بھی یہی حکم ہے اس طرح باپ کی پھوپھی کا بھی کیوں کہ عروہ نے مجھ سے بیان کیا انہوں نے حضرت عائشہ سے انہوں نے کہا رضاعت سے بھی وہی رشتے حرام سمجھو جو خون کی وجہ سے حرام ہوتے ہیں ف

ف زہری کا مطلب یہ ہے کہ جیسے باپ کی خالہ یا باپ کی پھوپھی سے نکاح درست نہیں اسی طرح باپ کی خالہ اور اس کے بھانجے کی بیٹی اور باپ کی پھوپھی اور اس کے بھتیجے کی بیٹی میں جمع جائز نہ ہوگا

بَابُ الشِّغَارِ۔

باب شغار کے بیان میں (اس کی تفسیر آگے آتی ہے)

٤٧۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا: أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنِ الشِّغَارِ، وَالشِّغَارُ: أَنْ يُزَوِّجَ الرَّجُلُ ابْنَتَهُ عَلَى أَنْ يُزَوِّجَهُ الْآخَرُ ابْنَتَهُ، لَيْسَ بَيْنَهُمَا صَدَاقٌ

ہم سے عبداللہ بن یوسف تنیسی نے بیان کیا کہا ہم کو امام مالکؒ نے خبر دی انہوں نے نافع سے انہوں نے عبداللہ بن عمرؓ سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے شغار سے منع فرمایا شغار کیا ہے کہ ایک شخص اپنی بیٹی (یا بہن) دوسرے کو بیاہ دے۔ اس شرط پر کہ وہ اپنی بیٹی (یا بہن) اس کو بیاہ دے۔ بس اور کچھ مہر نہ ٹھہرے ف

ف جمہور اور علما اور اہل حدیث کے نزدیک یہ نکاح باطل ہے اور حنفیہ کہتے ہیں نکاح درست ہو جائے گا اور ہر ایک کو مہر مثل

دینا ہوگا شغار کی یہ تفسیر بعضے کہتے ہیں حدیث میں داخل ہے بعضے کہتے ہیں ابن عمر رضی یا امام مالک رح کا قول ہے۔

بَابٌ هَلْ لِلْمَرْأَةِ أَنْ تَهَبَ نَفْسَهَا لِأَحَدٍ؟

باب عورت اپنے تئیں کسی کو بخش دے تو کیا حکم ہے ف

ف یعنی ہبہ کے لفظ سے نکاح صحیح ہوگا یا نہیں جمہور علماء کے نزدیک اگر مہر وغیرہ کا ذکر نہ کرے صرف یوں کہے کہ میں نے اپنے تئیں تجھ کو بخش دیا تو نکاح صحیح نہ ہوگا اور حنفیہ کے نزدیک نکاح صحیح ہو جائے گا اور مہر مثل واجب ہوگا جمہور کی دلیل یہ ہے کہ ہبہ سے نکاح ہونا بغیر ذکر مہر کے خاصہ تھا رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا اللہ تعالیٰ نے فرمایا خَالِصَةً لَّكَ مِنْ دُونِ الْمُؤْمِنِينَ شافعیہ کا بھی یہی قول ہے کہ بغیر لفظ نکاح یا تزویج کے نکاح صحیح نہیں ہوتا۔

٤٨- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَامٍ: حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ: حَدَّثَنَا هِشَامٌ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ: كَانَتْ خَوْلَةُ بِنْتُ حَكِيمٍ مِنَ اللَّائِي وَهَبْنَ أَنْفُسَهُنَّ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ عَائِشَةُ: أَمَا تَسْتَحِي الْمَرْأَةُ أَنْ تَهَبَ نَفْسَهَا لِلرَّجُلِ؟ فَلَمَّا نَزَلَتْ- تُرْجِي مَنْ تَشَاءُ مِنْهُنَّ- قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللهِ، مَا أَرَى رَبَّكَ إِلَّا يُسَارِعُ فِي هَوَاكَ، رَوَاهُ أَبُو سَعِيدٍ الْمُؤَدِّبُ، وَمُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ، وَعَبْدَةُ عَنْ هِشَامٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ، يَزِيدُ بَعْضُهُمْ عَلَى بَعْضٍ۔

ہم سے محمد بن سلام نے بیان کیا کہا ہم سے محمد بن فضیل نے کہا ہم سے ہشام بن عروہ نے کہا انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے کہا خولہ بنت حکیم ان عورتوں میں تھی جنہوں نے اپنے تئیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو بخش دیا تھا۔ حضرت عائشہ رض کہنے لگیں ارے عورت اس کو شرم نہیں آتی کہ اپنی جان مرد کو بخشتی ہے پھر جب یہ آیت اتری اے پیغمبر تو اپنی جس بی بی کو چاہے پیچھے چھوڑ دے ف تو کہنے لگیں یا رسول اللہ اب میں سمجھی اللہ تعالیٰ جلد جلد آپ کی خوشی پوری کرتا ہے اس حدیث کو ابو سعید (محمد بن مسلم مودب) اور محمد بن بشر اور عبدہ بن سلیمان نے بھی ہشام سے انہوں نے اپنے والد سے روایت کیا ہے ایک نے دوسرے سے کچھ زیادہ مضمون نقل کیا ہے ف۲

ف اور جس کو چاہے اپنے پاس جگہ دے ف۲ مؤدب کی روایت کو ابن مردویہ نے اور محمد بن بشر کی روایت کو امام احمد اور عبدہ کی روایت کو امام مسلم اور ابن ماجہ نے وصل کیا۔

بَابُ نِكَاحِ الْمُحْرِمِ۔

باب احرام والا شخص نکاح (یعنی عقد) کر سکتا ہے ف

ف اس مسئلہ میں اختلاف ہے شافعیہ اور اہل حدیث کا یہ قول ہے کہ محرم نہ اپنا نکاح کر سکتا ہے نہ دوسرے کا نہ نکاح کا پیغام

بھیج سکتا ہے اور ابو حنیفہ کے نزدیک نکاح کر سکتا ہے کیونکہ وہ صرف ایجاب وقبول ہے تو بیع وشراء کی مثل ہوگا اور احادیث اس باب میں متعارض وارد ہیں میں کہتا ہوں جب احادیث متعارض ہیں تو اہل حدیث کا مذہب مرجح ہوگا کس لیے کہ ممانعت کی حدیث قولی ہے اور جواز کی فعلی اور ممکن ہے کہ یہ جواز خاصہ ہو آنحضرت کا دوسرے جب جواز اور عدم جواز میں شبہ ہو تو احتیاط عدم جواز میں ہے۔

۴۹۔ حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ: أَخْبَرَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ: أَخْبَرَنَا عَمْرٌو: حَدَّثَنَا جَابِرُ بْنُ زَيْدٍ قَالَ: أَنْبَأَنَا ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا: تَزَوَّجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ مُحْرِمٌ۔

ہم سے مالک بن اسماعیل نے بیان کیا کہا ہم کو سفیان بن عیینہ نے خبر دی کہا ہم کو عمرو بن دینار نے کہا ہم سے جابر بن زید نے بیان کیا کہا ہم کو عبداللہ بن عباس نے خبر دی انہوں نے کہا آنحضرتؐ نے (حضرت میمونہ رض سے) اس وقت نکاح کیا جب کہ آپ احرام باندھے تھے ف

ف سعید بن مسیب نے کہا ابن عباس نے غلطی کی ام المومنین میمونہ رض سے خود مروی ہے کہ آنحضرت صؐ نے ان سے جس وقت نکاح کیا آپ احرام نہیں باندھے تھے اور ابو رافع اس نکاح میں وکیل تھے ان سے ابن خزیمہ اور ابن حبان اور ترمذی نے نکالا کہ آنحضرتؐ نے میمونہ رض سے جب نکاح کیا اس وقت آپ حلال تھے اب حنیفہ کا یہ کہنا کہ میمونہ رض ابن عباس رض کی خالہ تھیں وہ ان کا حال زیادہ جانتے تھے کچھ مفید نہیں کیونکہ یزید بن اصم کی بھی وہ خالہ تھیں اور انہوں نے خود حضرت میمونہ رض کی زبانی نقل کیا کہ جب آنحضرت صؐ نے ان سے نکاح کیا اس وقت آپ حلال تھے اور ممکن ہے کہ ابن عباس رض کے نزدیک تقلید ہدی سے آدمی محرم ہو جاتا ہو انہوں نے آنحضرت صؐ کو یہ دیکھ کر آپ نے ہدی کی تقلید کی قیاس کر لیا کہ آپ محرم تھے حالانکہ آپ نے احرام نہیں باندھا تھا اور حضرت عمر رض اور حضرت علی رض نے ایک عورت سے مرد کو جدا کر دیا جس نے احرام کی حالت میں عقد کیا تھا۔

بَابُ نَهْيِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ نِكَاحِ الْمُتْعَةِ آخِرًا۔

باب اخیر میں متعہ کا منع ہو جانا
(جس کو شیعہ جائز رکھتے ہیں)

۵۰۔ حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ: حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ: أَنَّهُ سَمِعَ الزُّهْرِيَّ يَقُولُ: أَخْبَرَنِي الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ وَأَخُوهُ عَبْدُ اللّٰهِ عَنْ أَبِيهِمَا أَنَّ عَلِيًّا رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ لِابْنِ عَبَّاسٍ: إِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنِ

ہم سے مالک بن اسمٰعیل نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان بن عیینہ نے انہوں نے زہری سے سنا وہ کہتے تھے مجھ سے امام حسن رض بن محمد بن علی رض اور ان کے بھائی عبداللہ بن محمد بن علی ابو ہاشم نے بیان کیا ان دونوں نے اپنے والد امام محمد بن حنفیہ سے کہ ان کے والد جناب علیؓ مرتضیٰ نے ابن عباس سے کہا جو متعہ کو حلال کہتے تھے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے خیبر

الْمُتْعَةِ وَعَنْ لُحُومِ الْحُمُرِ الْأَهْلِيَّةِ زَمَنَ خَيْبَرَ۔

کی جنگ میں متعہ سے اور پلیر وگدھوں کے گوشت سے منع فرمایا.

---

۵۱ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ: حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي جَمْرَةَ قَالَ: سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ يُسْأَلُ عَنْ مُتْعَةِ النِّسَاءِ فَرَخَّصَ، فَقَالَ لَهُ مَوْلًى لَهُ إِنَّمَا ذٰلِكَ فِي الْحَالِ الشَّدِيدِ، وَفِي النِّسَاءِ قِلَّةٌ أَوْ نَحْوَهُ، فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: نَعَمْ۔

ہم سے محمد بن بشار نے بیان کیا کہا ہم سے غندر محمد بن جعفر نے کہا ہم سے شعبہ بن حجاج نے انہوں نے ابوجمرہ سے انہوں نے کہا میں نے عبداللہ بن عباس رضؓ سے سنا ان سے کسی نے پوچھا عورتوں سے متعہ کرنا کیسا ہے انہوں نے کہا جائز ہے اس پر ان کا ایک غلام (عکرمہ) کہنے لگا متعہ اس حالت میں جائز ہوا ہوگا جب مردوں کو سخت ضرورت ہوگی ف۱ اور عورتوں کی کمی ہوگی یا کچھ ایسا ہی کہا ابن عباس نے کہا ہاں ف۲

ف۱ یعنی شہوت کے مارے مجبور ہوں گے ف۲ یعنی ایسی ہی سخت ضرورت کی حالت اور سفر میں آنحضرت نے متعہ جائز کر دیا تھا اگلی حدیث امام بخاری نے دونوں اماموں محمد بن حنفیہ کے صاحبزادوں اور حضرت علی رضؓ سے نقل کی تاکہ شیعوں پر حجت پوری ہو جائے گی مگر امام بیہقی نے کہا کہ اس حدیث میں متعہ کا ذکر غلطی ہے کیونکہ متعہ اس کے بعد یعنی فتح مکہ میں بھی مباح ہوا، پھر غزوہ اوطاس میں منع ہوا لیکن اسحاق بن راہویہ اور ابن حبان نے ایک ضعیف طریق سے نکالا کہ پھر جنگ تبوک میں مباح ہوا ابوداؤد کی روایت میں ہے کہ پھر حج وداع میں منع ہوا غرض اس بار بار کی حلت اور حرمت سے صحابہؓ کو شبہ رہ گیا اور وہ اس کی حلت کا فتویٰ دیتے رہے جیسے ابن عباس وغیرہ لیکن ابن عباس سے یہ بھی منقول ہے کہ انہوں نے اس سے رجوع کیا ابن منذر نے کہا اب اس کی حرمت پر علماء کا اجماع ہو گیا صرف رافضی اس کے خلاف ہیں جواز کے قائل ہیں ابن عبدالبر نے کہا کہ ابن عباس کی طرح مکہ اور یمن والوں نے بھی اس کو مباح کہا پھر سب شہروں کے فقہا نے اتفاق کیا اس کی حرمت پر ابن حزم نے کہا کہ متعہ کی اباحت ابن عباس رضؓ کے سوا ابن مسعودرضؓ اور معاویہ اور ابوسعید سے بھی منقول ہے غرض متعہ کی حرمت زنا کی طرح قطعی اور یقینی نہیں ہے اور اگر کوئی شخص سفر کی حالت میں ایسا مجبور ہو کہ اس کو زنا میں پڑ جانے کا ڈر ہو تو وہ متعہ کر سکتا ہے کیونکہ متعہ اختلافی حرام ہے اور زنا اتفاقی حرام زنا کسی شریعت میں درست نہیں ہوئی متعہ خود ہماری شریعت میں کئی بار درست ہوا۔

---

۵۲ - حَدَّثَنَا عَلِيٌّ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ عَمْرٌو، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ وَسَلَمَةَ بْنِ

ہم سے علی بن عبداللہ مدینی نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان بن عیینہ نے کہ عمرو بن دینار نے حسن بن محمد بن علی بن ابی طالب سے روایت کی انہوں نے جابر بن عبداللہ انصاری اور سلمہ بن

الأَكْوَعِ قالا: كُنَّا فِي جَيْشٍ فَأَتَانَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: إِنَّهُ قَدْ أُذِنَ لَكُمْ أَنْ تَسْتَمْتِعُوا فَاسْتَمْتِعُوا وَقَالَ ابْنُ أَبِي ذِئْبٍ: حَدَّثَنِي إِيَاسُ بْنُ سَلَمَةَ بْنِ الأَكْوَعِ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَيُّمَا رَجُلٍ وَامْرَأَةٍ تَوَافَقَا فَعِشْرَةُ مَا بَيْنَهُمَا ثَلاثُ لَيَالٍ، فَإِنْ أَحَبَّا أَنْ يَتَزَايَدَا أَوْ يَتَتَارَكَا تَتَارَكَا، فَمَا أَدْرِي أَشَيْءٌ كَانَ لَنَا خَاصَّةً، أَمْ لِلنَّاسِ عَامَّةً، قَالَ أَبُو عَبْدِ اللهِ: وَقَدْ بَيَّنَهُ عَلِيٌّ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَنَّهُ مَنْسُوخٌ.

اکوع رضی اللہ عنہ سے ان دونوں نے کہا ہم ایک لشکر میں تھے اتنے میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ایلچی (بلال رضی اللہ عنہ یا کوئی اور) ہمارے پاس آیا کہنے لگا تم کو متعہ کرنے کی اجازت ہے تو متعہ کر لو اور ابن ابی ذئب نے کہا مجھ سے ایاس بن سلمہ بن اکوع نے بیان کیا انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا اگر مرد اور عورت متعہ کریں اور مدت معین نہ کریں تو کم سے کم تین دن تین رات مل کر رہیں اس کے بعد اگر چاہیں تو جدا ہو جائیں چاہیں تو اور مدت بڑھا دیں سلمہ نے کہا اب میں یہ نہیں جانتا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ متعہ کی اجازت خاص ہم کو یعنی صحابہؓ کو دی تھی یا یہ اجازت عام سب لوگوں کے لیے ہے امام بخاری نے کہا خود حضرت علی رضی اللہ عنہ نے آنحضرتؐ سے ایسی روایت کی جس سے معلوم ہوتا ہے کہ متعہ کی حلت منسوخ ہو گئی ہے ف

ف یہ حدیث اوپر گذر چکی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے خیبر کے دن متعہ سے منع فرمایا امام بیہقی نے امام جعفر صادق علیہ وعلی اباہ السلام سے نکالا ان سے کسی نے متعہ کو پوچھا انہوں نے کہا متعہ کیا ہے زنا ہے اب جو کوئی متعہ کرے اس کو حد زنا پڑے گی یا نہیں اس میں اختلاف ہے شافعیہ اور حنفیہ کے نزدیک حد نہیں پڑے گی کیونکہ متعہ کی حرمت میں شبہ ہے اور حدود شبہوں سے ساقط ہو جاتی ہیں۔

بَابُ عَرْضِ الْمَرْأَةِ نَفْسَهَا عَلَى الرَّجُلِ الصَّالِحِ.

باب اگر کوئی عورت اپنے تئیں کسی نیک شخص پر پیش کرے (تاکہ وہ اس سے نکاح کر لے)

۵۳ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللهِ: حَدَّثَنَا مَرْحُومٌ قَالَ: سَمِعْتُ ثَابِتًا الْبُنَانِيَّ قَالَ: كُنْتُ عِنْدَ أَنَسٍ وَعِنْدَهُ ابْنَةٌ لَهُ، قَالَ أَنَسٌ: جَاءَتِ امْرَأَةٌ إِلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَعْرِضُ عَلَيْهِ نَفْسَهَا، قَالَتْ: يَا رَسُولَ اللهِ، أَلَكَ بِي حَاجَةٌ؟ فَقَالَتْ بِنْتُ أَنَسٍ: مَا أَقَلَّ

ہم سے علی بن عبداللہ مدینی نے بیان کیا کہا ہم سے مرحوم بن عبدالعزیز بصری نے کہا میں نے ثابت بنانی سے سنا وہ کہتے تھے میں انس رضی اللہ عنہ کے پاس بیٹھا تھا ان کے پاس ان کی ایک بیٹی بھی تھی (امینہ یا کوئی اور بیٹی) انس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ایک عورت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئی وہ اپنے تئیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر پیش کرنا چاہتی تھی کہنے لگی یارسول اللہ آپ کو میری خواہش ہے یہ سن کر انس رضی اللہ عنہ کی بیٹی بولی

حَيَاءَهَا، وَاسَوْأَتَاهُ، وَاسَوْأَتَاهُ، قَالَ: هِيَ خَيْرٌ مِنْكِ، رَغِبَتْ فِي النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَعَرَضَتْ عَلَيْهِ نَفْسَهَا۔

(کمبخت) کیا بے شرم عورت تھی ارے تھوا رے تھو انسؓ نے کہا وہ عورت تجھ سے بہتر تھی اس نے تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت میں اپنے تئیں خود آپ پر پیش کیا ف

ف حافظ نے کہا مجھ کو معلوم نہیں ہوا یہ کون سی عورت تھی بہر حال ان عورتوں میں سے تھی جنہوں نے اپنے تئیں خود آنحضرت پر پیش کیا انسؓ نے اپنی بیٹی کو خوب تنبیہ کی تو اس عورت کو بے شرم بتاتی ہے جس نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے وصال کی رغبت کی۔ سبحان اللہ زہے قسمت اس عورت کی جس کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی زوجہ بنالیں۔ قسطلانی نے کہا اس حدیث سے یہ نکلا کہ نیک بخت اور دیندار مرد کے سامنے اگر عورت اپنے تئیں پیش کرے تو اس میں کوئی عار کی بات نہیں ہے البتہ دنیاوی غرض سے ایسا کرنا برا ہے۔

٥٤۔ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي مَرْيَمَ: حَدَّثَنَا أَبُو غَسَّانَ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبُو حَازِمٍ، عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ: أَنَّ امْرَأَةً عَرَضَتْ نَفْسَهَا عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَهُ رَجُلٌ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ زَوِّجْنِيهَا، فَقَالَ مَا عِنْدَكَ؟ قَالَ: مَا عِنْدِي شَيْءٌ، قَالَ: اذْهَبْ فَالْتَمِسْ وَلَوْ خَاتَمًا مِنْ حَدِيدٍ، فَذَهَبَ ثُمَّ رَجَعَ فَقَالَ: لَا، مَا وَجَدْتُ شَيْئًا وَلَا خَاتَمًا مِنْ حَدِيدٍ، وَلٰكِنْ هٰذَا إِزَارِي وَلَهَا نِصْفُهُ، قَالَ سَهْلٌ: وَمَا لَهُ رِدَاءٌ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: وَمَا تَصْنَعُ بِإِزَارِكَ؟ إِنْ لَبِسْتَهُ لَمْ يَكُنْ عَلَيْهَا مِنْهُ شَيْءٌ، وَإِنْ لَبِسَتْهُ لَمْ يَكُنْ عَلَيْكَ مِنْهُ شَيْءٌ، فَجَلَسَ الرَّجُلُ حَتَّى إِذَا طَالَ مَجْلِسُهُ قَامَ فَرَآهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَدَعَاهُ أَوْ دُعِيَ لَهُ، فَقَالَ لَهُ: مَاذَا مَعَكَ

ہم سے سعید بن ابی مریم نے بیان کیا کہا ہم سے ابوغسان نے کہا مجھ سے ابوحازم سلمہ بن دینار نے انہوں نے سہلؓ بن سعد سے انہوں نے کہا ایک عورت نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے اپنے تئیں پیش کیا اتنے میں ایک شخص بولا یا رسول اللہ (اگر آپ کو اس کی خواہش نہ ہو) تو مجھ سے اس کا نکاح کر دیجیے آپ نے پوچھا تیرے پاس کچھ ہے بھی وہ کہنے لگا میرے پاس تو کچھ نہیں ہے آپ نے فرمایا اپنے لوگوں کے پاس جا کچھ تو لے کر آ کچھ نہ ہو تو لوہے کی ایک انگوٹھی ہی سہی وہ گیا پھر لوٹ کر آیا اور کہنے لگا خدا کی قسم مجھ کو تو کچھ نہیں ملا لوہے کی ایک انگوٹھی بھی نہیں ملی البتہ یہ تہ بند میرے پاس ہے اس میں سے آدھا ٹکڑا میں اس کو دیتا ہوں سہل کہتے ہیں اس شخص کے پاس چادر بھی (اوڑھنے کو) نہ تھی (صرف ازار ہی تھی) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ازار کیا کام آسکتی ہے تو پہنے تو عورت اس میں سے کچھ پہننے سے رہی وہ پہنے تو تو کچھ نہیں پہن سکے گا آخر وہ شخص (مایوس ہو کر) بیٹھ گیا بڑی دیر تک بیٹھ کر اٹھا (چلنے کے لیے تیار ہوا) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو (جاتا ہوا) دیکھ کر خود بلایا یا کسی اور سے

مِنَ الْقُرْآنِ؟ فَقَالَ: مَعِي سُورَةُ كَذَا وَسُورَةُ كَذَا، لِسُوَرٍ يُعَدِّدُهَا، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَمْلَكْنَاكَهَا بِمَا مَعَكَ مِنَ الْقُرْآنِ۔

بلوایا اور پوچھا بھلا تجھ کو قرآن میں سے کچھ یاد ہے وہ کہنے لگا فلانی فلانی سورت کئی سورتیں اس نے گنئیں آپ نے فرمایا۔ جا ہم نے ان سورتوں کے بدل یہ عورت تیری ملک (نکاح) میں دے دی۔

بَابُ عَرْضِ الْإِنْسَانِ ابْنَتَهُ أَوْ أُخْتَهُ عَلَى أَهْلِ الْخَيْرِ۔

باب اگر آدمی اپنی بیٹی یا بہن کسی نیک آدمی کے سامنے پیش کرے (اس سے نکاح کر لینے کو کہے)

۵۵۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ، عَنْ سَعْدٍ، عَنْ صَالِحِ بْنِ كَيْسَانَ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي سَالِمُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ: أَنَّهُ سَمِعَ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا يُحَدِّثُ: أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ حِينَ تَأَيَّمَتْ حَفْصَةُ بِنْتُ عُمَرَ مِنْ خُنَيْسِ بْنِ حُذَافَةَ السَّهْمِيِّ، وَكَانَ مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتُوُفِّيَ بِالْمَدِينَةِ، فَقَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ: أَتَيْتُ عُثْمَانَ بْنَ عَفَّانَ فَعَرَضْتُ عَلَيْهِ حَفْصَةَ فَقَالَ: سَأَنْظُرُ فِي أَمْرِي، فَلَبِثْتُ لَيَالِيَ ثُمَّ لَقِيَنِي فَقَالَ: قَدْ بَدَا لِي أَنْ لَا أَتَزَوَّجَ يَوْمِي هَذَا، قَالَ عُمَرُ: فَلَقِيتُ أَبَا بَكْرٍ الصِّدِّيقَ فَقُلْتُ: إِنْ شِئْتَ زَوَّجْتُكَ حَفْصَةَ بِنْتَ عُمَرَ، فَصَمَتَ أَبُو بَكْرٍ فَلَمْ يَرْجِعْ إِلَيَّ شَيْئًا، وَكُنْتُ أَوْجَدَ عَلَيْهِ مِنِّي عَلَى عُثْمَانَ، فَلَبِثْتُ لَيَالِيَ ثُمَّ

ہم سے عبدالعزیز ابن عبداللہ اویسی نے بیان کیا کہا ہم سے ابراہیم بن سعد نے انہوں نے سعد سے انہوں نے صالح بن کیسان سے انہوں نے ابن شہاب سے کہا مجھ کو سالم بن عبداللہ نے خبر دی انہوں نے اپنے والد عبداللہ بن عمرؓ سے سنا وہ بیان کرتے تھے کہ ام المومنین حفصہؓ بیوہ ہو گئیں ان کے خاوند خُنیس بن حذافہ سہمی جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب میں سے تھے مدینہ میں گذر گئے (جنگ احد میں زخمی ہوئے تھے) تو حضرت عمرؓ نے کہا میں عثمانؓ بن عفان کے پاس گیا اور ان سے کہا تم حفصہؓ سے نکاح کر لو انہوں نے کہا میں سوچ کر کہوں گا کئی راتوں تک میں ٹھہرا رہا پھر جو عثمان مجھ سے ملے تو کہنے لگے میری رائے یہ ٹھہری کہ ابھی میں نکاح نہ کروں آخر میں ابو بکرؓ کے پاس گیا ان سے کہا تم منظور کرو تو میں حفصہؓ سے تمہارا نکاح کر دیتا ہوں یہ سن کر ابو بکرؓ خاموش ہو رہے انہوں نے کچھ جواب ہی نہ دیا (نہ لا نہ نعم) اور مجھ کو عثمانؓ سے بھی زیادہ غصہ ان پر آیا اف خیر میں چند راتیں اور ٹھہرے رہا اس کے بعد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حفصہؓ کا پیام بھیجا میں نے حفصہؓ کا نکاح آپ سے کر دیا پھر جو ابو بکرؓ مجھ سے ملے تو کہنے لگے میں سمجھتا ہوں جب تم نے حفصہؓ سے نکاح کر لینے کے لیے مجھ سے کہا تھا اور میں نے کچھ جواب نہیں

خَطَبَهَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَنْكَحْتُهَا إِيَّاهُ، فَلَقِيَنِي أَبُو بَكْرٍ فَقَالَ: لَقَدْ وَجَدْتَ عَلَيَّ حِينَ عَرَضْتَ عَلَيَّ حَفْصَةَ فَلَمْ أَرْجِعْ إِلَيْكَ شَيْئًا، قَالَ عُمَرُ: قُلْتُ: نَعَمْ، قَالَ أَبُو بَكْرٍ: فَإِنَّهُ لَمْ يَمْنَعْنِي أَنْ أَرْجِعَ إِلَيْكَ فِيمَا عَرَضْتَ عَلَيَّ إِلَّا أَنِّي كُنْتُ عَلِمْتُ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ ذَكَرَهَا، فَلَمْ أَكُنْ لِأُفْشِيَ سِرَّ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَلَوْ تَرَكَهَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَبِلْتُهَا۔

دیا تھا تو تم کو ناگوار گزرا ہوگا میں نے کہا بیشک مجھ کو ناگوار تو گزرا تھا ابوبکر رضؓ نے کہا دیکھو میں نے تم کو اس وجہ سے جواب نہیں دیا تھا کہ مجھ کو معلوم ہو گیا تھا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حفصہ رضؓ کا ذکر کیا تھا (آپ کی خواہش ان سے نکاح کر لینے کی معلوم ہوتی تھی) اور مجھ سے یہ بھی نہیں ہو سکتا تھا کہ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا راز فاش کر دیتا (تم سے یہ کہتا کہ آنحضرت ؐ کا خیال حفصہ رضؓ سے نکاح کرنے کا معلوم ہوتا ہے) البتہ اگر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم حفصہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے نکاح کرنے کا ارادہ چھوڑ دیتے تو بے شک میں حفصہ رضی اللہ عنہا کو اپنے نکاح میں لے آتا ف۲

ف کیونکہ ابوبکرؓ اور عمرؓ میں بہت دوستی اور محبت تھی دوست اگر بے اعتنائی کرے تو بہت برا معلوم ہوتا ہے بہ نسبت اس کے کہ غیر شخص جس سے زیادہ دوستی نہ ہو وہ بے اعتنائی کرے دوسرے یہ کہ عثمان رضؓ نے گو چند راتیں ٹھہر کر سہی مگر جواب تو دیا مثل مشہور ہے سخی سے شوم بھلا جو جلدی جواب دے۔ حضرت ابوبکرؓ نے تو جواب ہی نہ دیا اسی وجہ سے حضرت عمر رضؓ کو بہت ناگوار گزرا اور ناگوار گذرنے کی بات ہی تھی کہ مونہہ پھوڑ کر اپنی بیٹی دینے کو کہا اس پر جواب ندارد۔ ف۲ ابوبکر صدیقؓ نے اپنا عذر بیان کر کے حضرت عمر رضؓ سے صفائی کر لی ان کا رنج رفع کر دیا سبحان اللہ حضرت ابوبکر صدیق رضؓ آنحضرت کے کیسے محرم راز تھے آپ اپنی کوئی بات حضرت ابوبکر رضؓ سے نہیں چھپاتے تھے حالانکہ ان کی چہیتی بیٹی حضرت عائشہ رضؓ آپ کے نکاح میں تھیں تب بھی آپ نے حفصہ رضؓ کو بیاہ لینے کا قصد ان پر ظاہر کیا ہو گا آپ کو یقین تھا کہ ابوبکر آپ کے سچے ہوا خواہ ہیں اور جان نثار اور عاشق صادق ہیں بیٹی باپ سب سے زیادہ وہ آپ کو چاہتے ہیں رضی اللہ عنہم

٥٦- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ: حَدَّثَنَا اللَّيْثُ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ، عَنْ عِرَاكِ بْنِ مَالِكٍ: أَنَّ زَيْنَبَ ابْنَةَ أَبِي سَلَمَةَ أَخْبَرَتْهُ: أَنَّ أُمَّ حَبِيبَةَ قَالَتْ لِرَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنَّا قَدْ

ہم سے قتیبہ بن سعید نے بیان کیا کہا ہم سے لیث بن سعد نے انہوں نے یزید بن ابی حبیب سے انہوں نے عراک بن مالک سے ان کو زینب بنت ابی سلمہ رضؓ نے خبر دی کہ ام حبیبہ رضؓ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا ہم لوگ تو یہ باتیں کر رہے تھے کہ آپ دُرہ بنت ابی سلمہ رضؓ

تحدثنا أنك ناكح درة بنت أبي سلمة، فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم: أعلى أم سلمة؟ لو لم أنكح أم سلمة ما حلت لي: إن أباها أخي من الرضاعة.

سے نکاح کرنے والے ہیں آپ نے فرمایا اُم سلمہؓ (اس کی ماں) پر اگر میں نے اُم سلمہؓ سے نکاح نہ کیا ہوتا (اور درّہ میری ربیبہ نہ ہوتی) تب بھی وہ میرے لیے حلال نہ ہوتی کیونکہ درّہ کا باپ (ابوسلمہ) میرا دودھ بھائی ہے ف

ف اس حدیث کی مطابقت ترجمہ باب سے مشکل ہے اور اصل یہ ہے کہ امام بخاریؒ نے اپنی عادت کے مطابق اس روایت کو لاکر اس کے دوسرے طریق کی طرف اشارہ کیا جو اوپر گزر چکا اس میں باب کا مطلب موجود ہے کہ ام المومنین اُم حبیبہ نے اپنی بہن کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر پیش کیا تھا کہ آپ ان سے نکاح کر لیں۔

باب قول الله جل وعز - ولا جناح عليكم فيما عرضتم به من خطبة النساء أو أكننتم في أنفسكم علم الله - الآية - إلى قوله - غفور حليم

أكننتم: أضمرتم في أنفسكم، وكل شيء صنته وأضمرته فهو مكنون، وقال لي طلق: حدثنا زائدة، عن منصور، عن مجاهد، عن ابن عباس - فيما عرضتم - يقول: إني أريد التزويج ولوددت أنه تيسر لي امرأة صالحة، وقال القاسم: يقول إنك علي كريمة وإني فيك لراغب، وإن الله لسائق إليك خيرا أو نحو هذا، وقال عطاء: يعرض ولا يبوح، يقول إن لي حاجة وأبشري وأنت بحمد الله نافقة، وتقول هي: قد أسمع ما تقول، ولا تعد شيئا، ولا

باب اللہ تعالیٰ کا (سورۂ بقرہ میں) فرمانا تم پر کچھ

گناہ نہیں عورتوں کو اشارے کنایے میں نکاح کا پیغام بھیجنا یا اپنے دل میں چھپائے رکھنا اخیر آیت غفورٌ حلیمٌ تک أكننتم کا معنے چھپائے رکھے اور جس چیز کو تو حفاظت سے چھپا کر رکھے اس کو مکنون کہیں گے امام بخاری نے کہا مجھ سے طلق بن غنام نے ذکر کیا کہا ہم سے زائدہ بن قدامہ نے بیان کیا انہوں نے منصور بن معتمر سے انہوں نے مجاہد سے انہوں نے ابن عباسؓ سے انہوں نے فیما عرضتم بہ من خطبۃ النساء کی تفسیر میں کہا کہ (تعریض یہ ہے) مرد عورت سے کہے (جو عدت میں ہو) میرا بھی ارادہ نکاح کرنے کا ہے یا میری آرزو یہ ہے کوئی اچھی عورت مل جائے تو نکاح کر لوں ف اور قاسم بن محمد نے کہا ف۲ (تعریض یہ ہے) یوں کہے تم تو اچھی عورت ہو یا میں تم کو بہت پسند کرتا ہوں ف۳ یا یوں کہے اللہ تمہارے لیے اچھا کرنے والا ہے یا کوئی اور کلمہ اسی طرح کا ف۴ اور عطاء بن ابی رباح نے کہا اشارے کنایہ میں پیغام دے (یہ تعریض ہے) صاف صاف نہ کہے (کہ مجھ سے نکاح کر لینا)

يُوَاعِدُ وَلِيَّهَا بِغَيْرِ عِلْمِهَا، وَإِنْ وَاعَدَتْ رَجُلًا فِي عِدَّتِهَا ثُمَّ نَكَحَهَا بَعْدُ لَمْ يُفَرَّقْ بَيْنَهُمَا، وَقَالَ الْحَسَنُ لَا تُوَاعِدُوهُنَّ سِرًّا - الزِّنَا: وَيُذْكَرُ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ - حَتَّى يَبْلُغَ الْكِتَابُ أَجَلَهُ - انْقِضَاءُ الْعِدَّةِ -

مثلاً یوں کہے مجھ کو بھی عورتوں کی حاجت ہے یا تم خوش ہو جاؤ ف۵ اللہ کے فضل سے تمہارے بہیں چاہنے والے میں عورت یوں جواب دے اچھا میں سنتی ہوں جو تم کہتے ہو۔ اور صاف صاف نکاح کرنے کا وعدہ نہ کرے ف۶ اسی طرح عورت کا والی بھی بے عورت کو خبر کئے کسی سے نکاح کا وعدہ نہ کرے اس پر بھی اگر عورت نے عدت کے اندر کسی سے نکاح کا وعدہ کر لیا اور عدت کے بعد اسی سے نکاح پڑھ لیا تو نکاح صحیح ہو گیا اس کا توڑنا ضروری نہیں ف اور امام حسن بصری نے کہا ف لا تواعدوھن سرًّا سے یہ مراد ہے کہ (عدت کے اندر) عورت سے چھپ کر بدکاری نہ کرو۔ اور ابن عباس رضہ سے منقول ہے حتیٰ یبلغ الکتاب اجلہٗ سے مراد یہ ہے کہ عدت گذر جائے ف۹

ف۱ یعنی صاف یوں نہ کہے تم مجھ سے نکاح کر لو یا میں تم سے نکاح کر لوں گا ف۲ اس کو امام مالک اور ابن ابی شیبہ نے وصل کیا ف۳ یعنی یوں نہ کہے میں تم سے نکاح کر لینا پسند کرتا ہوں ف۴ مثلاً تم ماشاء اللہ جوان ہو یا تم قبول صورت ہو تم حسین خوبصورت ہو تمہاری ایک ایک ادا مجھ کو پسند ہے تمہاری عدت گذر جائے تو مجھ کو خبر کرنا مسلم کی روایت میں ہے کہ آں حضرتؐ نے فاطمہ بنت قیس سے یہی فرمایا تھا جب تیری عدت ختم ہو جائے تو مجھ کو ضرور خبر کرنا ف۵ یعنی آئندہ چین سے گذرے گی ف۶ کہ میں تم سے نکاح کروں گی ف۷ یعنی عدت کے اندر صاف صاف نکاح کا ذکر کرنا یا نکاح کا وعدہ کرنا منع ہے جو کوئی ایسا کرے گا وہ گناہ گار ہو گا مگر عدت کے بعد جو نکاح کیا جائے گا وہ نکاح صحیح ہو گا نکاح میں ایسا کرنے سے کوئی نقصان نہ پیدا ہو گا۔ ف۸ اس کو عبد بن حمید نے وصل کیا ف۹ اس کو طبری نے وصل کیا۔

بَابُ النَّظَرِ إِلَى الْمَرْأَةِ قَبْلَ التَّزْوِيجِ - باب عورت کو نکاح سے پہلے دیکھ لینا (اسی طرح مرد کو ف۱)

ف۱ یعنی جس عورت سے نکاح کرنا منظور ہو اس کو کسی بہانے سے ایک بار دیکھ سکتا ہے گویا دیکھنا شہوت کی نگاہ سے ہو اسی طرح عورت بھی جس مرد سے نکاح کرنا چاہتی ہے اس کو ایک بار کسی تدبیر سے دیکھ سکتی ہے اس باب میں جو صاف حدیثیں آئی ہیں ان کو امام بخاری اپنی شرط پر نہ ہونے کی وجہ سے نہ لا سکے ترمذی اور حاکم نے مغیرہ سے نکالا انہوں نے ایک عورت کو نکاح کا پیغام دیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس کو دیکھ لے اس سے امید ہے کہ تم دونوں

میں خوب الفت ہوگی امام مسلم رح نے ابوہریرہ رض سے نکالا ایک مرد نے انصاری عورت سے نکاح کرنا چاہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تو نے اس کو دیکھا ہے وہ بولا نہیں آپ نے فرمایا جا اس کو دیکھ لے کیوں کہ انصار کی آنکھوں میں اکثر عیب ہوتا ہے قسطلانی رح نے کہا کہ مرد عورت کے اسی طرح عورت مرد کے وہ اعضاء دیکھے جو ستر نہیں ہیں جیسے آزاد عورت کے منہ اور دونوں کف اور لونڈی کی ناف کے نیچے سے گھٹنوں تک کو چھوڑ کر باقی اعضاء دیکھ سکتا ہے۔ گو فتنے کا ڈر ہو کیوں کہ یہاں ضرورت ہے مترجم کہتا ہے اگر عورت کا دیکھنا نہ ہو سکے یا مرد کا دیکھنا نہ ہو سکے تو عورت اور مرد دونوں کو لازم ہے کہ کسی معتبر کو بھیج کر ان کی شکل صورت دریافت کرلیں اور ہمارے زمانہ میں تو فوٹو ایک عمدہ شے ہے گو ہماری شریعت میں تصویر بنانا اور بنوانا جائز نہیں مگر عکسی تصویر میں ایک قول جواز کا بھی ہے اور اگر ناجائز بھی ہو تب بھی ضرورت سے جائز ہو جائے گا جیسے شہوت سے اجنبی عورت یا مرد کو دیکھنا حرام ہے مگر نکاح کرتے وقت یا لونڈی خریدتے وقت یہ درست ہے اور یہاں سے پادریوں کا وہ اعتراض بالکل رفع ہو جاتا ہے جو وہ اسلامی شریعت پر کرتے ہیں کہ اسلامی شریعت میں شادی کا قاعدہ بہت بدنما اور خلاف طبع ہے کہ ایکا ایک شرگیں کنواری لڑکی کو جو کبھی پردے کے باہر نہیں نکلی ایک غیر مرد کی گود میں بٹھا دیتے ہیں کیونکہ شریعت اسلامی نے ایسا کوئی حکم نہیں دیا اگر مسلمان اپنی شریعت کو بدل کر دوسری رسم اختیار کرلیں تو اسکا الزام ان مسلمانوں پر ہوگا نہ شریعت اسلامی پر۔ شریعت اسلامی نے تو اچھی طرح ٹھونک بجا کر نکاح کرنے کا حکم دیا ہے مرد عورت کو دیکھ لے عورت مرد کو دونوں اچھی طرح اپنا اطمینان کرلیں اس پر بھی خدانخواستہ ناموافقت ہو تو طلاق ہماری شریعت میں جائز رکھا گیا ہے یہ طریق نصاریٰ کے طریق سے کہیں بہتر ہے کہ جوان مرد جوان عورت کو لیے پھرے اس سے تنہائی کرے۔ ایسی حالت میں وہی بتائیں کہ فسق و فجور اور بدکاری کی روک کیوں کر ہو سکتی ہے سبحان اللہ کیا کہنا شریعت اسلامی کا ایک ایک حکم دُرِ بے بہا اور حکمت اور دانائی سے بھرا ہوا ہے لیکن عقل کے دشمن اگر نہ مانیں اور ہٹ دھرمی کریں تو اس کا کیا علاج ہے۔

۵۷- حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ، عَنْ هِشَامٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أُرِيتُكِ فِي الْمَنَامِ يَجِيءُ بِكِ الْمَلَكُ فِي سَرَقَةٍ مِنْ حَرِيرٍ فَقَالَ لِي: هَذِهِ امْرَأَتُكَ، فَكَشَفْتُ عَنْ وَجْهِكِ الثَّوْبَ فَإِذَا أَنْتِ هِيَ، فَقُلْتُ: إِنْ

ہم سے مسدد نے بیان کیا کہا ہم سے حماد بن زید نے انہوں نے ہشام بن عروہ سے انہوں نے اپنے والد عروہ بن زبیر رض سے انہوں نے حضرت عائشہ رض سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا میں نے نکاح سے پہلے تجھ کو خواب میں دیکھ لیا تھا ایک فرشتہ ریشمی کپڑے میں لپیٹ کر تجھ کو لایا اور کہنے لگا یہ آپ کی بی بی ہے میں نے کپڑا تیرے منہ پر سے اٹھایا۔ (یہیں سے باب کا مطلب نکلتا ہے) کیا دیکھتا ہوں

يَكُ هٰذَا مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ يُمْضِهِ۔

کہ تو ہے ف میں نے اپنے دل میں سوچا اگر یہ خواب اللہ کی طرف سے ہے تو اللہ اس کو ضرور پورا کرے گا۔ (میرا تیرا نکاح ہوگا۔)

ف کیونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کو لڑکپن کی حالت میں دیکھ چکے تھے پہچانتے تھے۔

۵۸۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ: حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ، عَنْ أَبِي حَازِمٍ، عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ: أَنَّ امْرَأَةً جَاءَتْ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ جِئْتُ لِأَهَبَ لَكَ نَفْسِي، فَنَظَرَ إِلَيْهَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَصَعَّدَ النَّظَرَ إِلَيْهَا وَصَوَّبَهُ ثُمَّ طَأْطَأَ رَأْسَهُ فَلَمَّا رَأَتِ الْمَرْأَةُ أَنَّهُ لَمْ يَقْضِ فِيهَا شَيْئًا جَلَسَتْ، فَقَامَ رَجُلٌ مِنْ أَصْحَابِهِ فَقَالَ: أَيْ رَسُولَ اللّٰهِ، إِنْ لَمْ تَكُنْ لَكَ بِهَا حَاجَةٌ فَزَوِّجْنِيهَا، فَقَالَ: هَلْ عِنْدَكَ مِنْ شَيْءٍ؟ قَالَ: لَا، وَاللّٰهِ يَا رَسُولَ اللّٰهِ، قَالَ: اذْهَبْ إِلَى أَهْلِكَ فَانْظُرْ هَلْ تَجِدُ شَيْئًا، فَذَهَبَ ثُمَّ رَجَعَ فَقَالَ: لَا، وَاللّٰهِ يَا رَسُولَ اللّٰهِ مَا وَجَدْتُ شَيْئًا، قَالَ: انْظُرْ وَلَوْ خَاتَمًا مِنْ حَدِيدٍ، فَذَهَبَ ثُمَّ رَجَعَ فَقَالَ: لَا، وَاللّٰهِ يَا رَسُولَ اللّٰهِ وَلَا خَاتَمًا مِنْ حَدِيدٍ، وَلٰكِنْ هٰذَا إِزَارِي، قَالَ سَهْلٌ: مَا لَهُ رِدَاءٌ فَلَهَا نِصْفُهُ، فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَا تَصْنَعُ بِإِزَارِكَ؟

ہم سے قتیبہ بن سعید نے بیان کیا کہا ہم سے یعقوب بن عبدالرحمٰن نے انہوں نے ابو حازم (سلمہ بن دینار) سے انہوں نے سہل بن سعد ساعدی رضہ سے انہوں نے کہا ایک عورت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئی کہنے لگی یا رسول اللہ میں اس لیے آئی ہوں کہ اپنے تئیں آپ کو بخش دوں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اوپر تلے (سر سے پیر تک اس کو خوب دیکھا (یہیں سے ترجمہ باب نکلتا ہے) پھر آپ نے اپنا سر جھکا لیا ف جب عورت نے دیکھا کہ آپ نے اس کے بارے میں کوئی حکم نہیں دیا تو وہ بیٹھ گئی اتنے میں آپ کے اصحاب میں سے ایک شخص کھڑا ہوا کہنے لگا۔ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ کو یہ عورت پسند نہ ہو تو مجھ سے اس کا نکاح کر دیجیے آپ نے فرمایا تیرے پاس (مہر میں دینے کو) کچھ ہے بھی۔ وہ کہنے لگا خدا کی قسم یا رسول اللہ میرے پاس تو کچھ نہیں ہے آپ نے فرمایا تو اپنے عزیزوں کے پاس جا دیکھ تو سہی شاید کچھ مل جائے وہ گیا اور لوٹ کر آیا۔ کہنے لگا خدا کی قسم یا رسول اللہ مجھ کو تو کوئی چیز نہیں ملی آپ نے فرمایا پھر دیکھ کچھ تو لے کر آ لوہے کی ایک انگوٹھی ہی سہی وہ پھر گیا اور لوٹ کر آیا کہنے لگا یا رسول اللہ خدا کی قسم لوہے کی ایک انگوٹھی بھی نہیں مل سکی البتہ میری یہ تہ بند حاضر ہے سہل کہتے ہیں اس (بے چارے غریب) کے پاس چادر بھی (اوڑھنے کو) نہ تھی خیر وہ کہنے لگا اسی تہ بند کا آدھا ٹکڑا یہ عورت

إِنْ لَبِسْتَهُ لَمْ يَكُنْ عَلَيْهَا مِنْهُ شَيْءٌ، وَإِنْ لَبِسَتْهُ لَمْ يَكُنْ عَلَيْكَ شَيْءٌ، فَجَلَسَ الرَّجُلُ حَتَّى طَالَ مَجْلِسُهُ، ثُمَّ قَامَ فَرَآهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُوَلِّيًا فَأَمَرَ بِهِ فَدُعِيَ، فَلَمَّا جَاءَ قَالَ: مَاذَا مَعَكَ مِنَ الْقُرْآنِ؟ قَالَ: مَعِي سُورَةُ كَذَا، وَسُورَةُ كَذَا، وَسُورَةُ كَذَا، عَدَّدَهَا، قَالَ: أَتَقْرَؤُهُنَّ عَنْ ظَهْرِ قَلْبِكَ؟ قَالَ: نَعَمْ، قَالَ: اذْهَبْ فَقَدْ مَلَّكْتُكَهَا بِمَا مَعَكَ مِنَ الْقُرْآنِ،

(بطور رہن) لے سکتی ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بھلا اس تہ بند سے کیا ہوسکتا ہے اگر تو اس کو پہنے تو عورت اس کو پہن نہیں سکتی عورت پہنے تو پھر تیرے پاس کچھ نہیں بستا (ننگا پھرنے سے رہا) یہ سن کر وہ شخص (بے چارہ مایوس ہو کر) بیٹھ گیا بڑی دیر تک بیٹھا رہا اس کے بعد اٹھ کر چلا آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے دیکھ لیا وہ پیٹھ موڑ کر چلتا ہوا آپ نے حکم دیا لوگ اس کو بلا لائے جب وہ حاضر ہوا تو آپ نے فرمایا اچھا یہ تو کہہ تجھ کو قرآن شریف کی کون کون سی سورتیں یاد ہیں وہ کہنے لگا فلاں فلاں سورتیں مجھ کو یاد ہیں کئی سورتیں اس نے شمار کیں آپ نے فرمایا تو ان کو یاد سے پڑھ سکتا ہے اس نے عرض کیا جی ہاں آپ نے فرمایا جا میں نے یہ عورت ان سورتوں کے بدل تیرے نکاح میں دے دی ف۲

ف۱ یعنی آپ نے اس عورت کو پسند نہ کیا لیکن مروت کے مارے زبان سے انکار بھی نہیں فرمایا۔ ف۲ اس حدیث کی شرح اوپر گذر چکی ہے۔

بَابُ مَنْ قَالَ لَا نِكَاحَ إِلَّا بِوَلِيٍّ

لِقَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى - وَإِذَا طَلَّقْتُمُ النِّسَاءَ فَبَلَغْنَ أَجَلَهُنَّ فَلَا تَعْضُلُوهُنَّ. فَدَخَلَ فِيهِ الثَّيِّبُ وَكَذَلِكَ الْبِكْرُ وَقَالَ:- وَلَا تُنْكِحُوا الْمُشْرِكِينَ حَتَّى يُؤْمِنُوا - وَقَالَ - وَأَنْكِحُوا الْأَيَامَى مِنْكُمْ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سُلَيْمَانَ: حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ، عَنْ يُونُسَ، وَحَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ: حَدَّثَنَا عَنْبَسَةُ: حَدَّثَنَا يُونُسُ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ أَنَّ عَائِشَةَ

باب بغیر ولی کے نکاح صحیح نہیں ہوتا ف۱

کیوں کہ اللہ تعالیٰ (سورۂ بقرہ میں) ارشاد فرماتا ہے جب تم عورتوں کو طلاق دو پھر وہ اپنی عدت پوری کر لیں تو عورتوں کے اولیاء تم کو ان کا روک رکھنا درست نہیں (یعنی نکاح نہ کرنے دینا) ف۲ اس میں ثیّبہ اور باکرہ سب قسم کی عورتیں آگئیں ف۳ اور اللہ تعالیٰ نے (اسی سورت میں) فرمایا عورتوں کے اولیا تم عورتوں کا نکاح مشرک مردوں سے نہ کرو اور (سورۂ نور میں) فرمایا جو عورتیں خاوند نہیں رکھتیں ان کا نکاح کر دو ف۴

ہم سے یحییٰ بن سلیمان نے بیان کیا کہا ہم سے عبداللہ بن وہب نے انہوں نے یونس سے دوسری سند امام بخاری

زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَخْبَرَتْهُ
أَنَّ النِّكَاحَ فِي الْجَاهِلِيَّةِ كَانَ عَلَى أَرْبَعَةِ
أَنْحَاءٍ: فَنِكَاحٌ مِنْهَا نِكَاحُ النَّاسِ
الْيَوْمَ، يَخْطُبُ الرَّجُلُ إِلَى الرَّجُلِ
وَلِيَّتَهُ أَوِ ابْنَتَهُ فَيُصْدِقُهَا ثُمَّ يَنْكِحُهَا
وَنِكَاحٌ آخَرُ: كَانَ الرَّجُلُ يَقُولُ:
لِامْرَأَتِهِ: إِذَا طَهُرَتْ مِنْ طَمْثِهَا
أَرْسِلِي إِلَى فُلَانٍ فَاسْتَبْضِعِي مِنْهُ، وَيَعْتَزِلُهَا
زَوْجُهَا وَلَا يَمَسُّهَا أَبَدًا حَتَّى يَتَبَيَّنَ
حَمْلُهَا مِنْ ذَلِكَ الرَّجُلِ الَّذِي
تَسْتَبْضِعُ مِنْهُ، فَإِذَا تَبَيَّنَ حَمْلُهَا
أَصَابَهَا زَوْجُهَا إِذَا أَحَبَّ، وَإِنَّمَا يَفْعَلُ
ذَلِكَ رَغْبَةً فِي نَجَابَةِ الْوَلَدِ، فَكَانَ
هَذَا النِّكَاحُ نِكَاحَ الِاسْتِبْضَاعِ، وَنِكَاحٌ
آخَرُ: يَجْتَمِعُ الرَّهْطُ مَا دُونَ الْعَشَرَةِ
فَيَدْخُلُونَ عَلَى الْمَرْأَةِ كُلُّهُمْ يُصِيبُهَا
فَإِذَا حَمَلَتْ وَوَضَعَتْ وَمَرَّ لَيَالٍ
بَعْدَ أَنْ تَضَعَ حَمْلَهَا أَرْسَلَتْ إِلَيْهِمْ
فَلَمْ يَسْتَطِعْ رَجُلٌ مِنْهُمْ أَنْ يَمْتَنِعَ
حَتَّى يَجْتَمِعُوا عِنْدَهَا، تَقُولُ لَهُمْ:
قَدْ عَرَفْتُمُ الَّذِي كَانَ مِنْ أَمْرِكُمْ
وَقَدْ وَلَدْتُ فَهُوَ ابْنُكَ يَا فُلَانُ،
تُسَمِّي مَنْ أَحَبَّتْ بِاسْمِهِ فَيَلْحَقُ بِهِ
وَلَدُهَا، لَا يَسْتَطِيعُ أَنْ يَمْتَنِعَ بِهِ
الرَّجُلُ، وَنِكَاحُ الرَّابِعِ: يَجْتَمِعُ
النَّاسُ الْكَثِيرُ فَيَدْخُلُونَ عَلَى الْمَرْأَةِ

نے کہا اور ہم سے احمد بن صالح نے بیان کیا کہا ہم سے عنبسہ بن خالد نے کہا ہم سے یونس نے انہوں نے ابن شہاب سے کہا مجھ کو عروہ بن زبیر نے خبر دی ان کو حضرت عائشہ رضؓ ام المومنین نے کہ جاہلیت کے زمانہ میں عرب لوگ چار طرح پر نکاح کیا کرتے تھے ایک تو اس طرح جیسے آج کل لوگ کیا کرتے ہیں ایک مرد دوسرے مرد کو نکاح کا پیغام بھیجتا وہ اپنی رشتہ دار عورت (مثلاً بہن بھتیجی بھانجی وغیرہ) یا بیٹی کا مہر ٹھہرا کر نکاح کر دیتا دوسرے یہ کہ شوہر اپنی بی بی سے جب وہ حیض سے پاک ہوتی یوں کہتا تو فلانے مرد کو بلا بھیج اس سے لپٹ جا (جماع کرا لے) جب وہ عورت ایسا کرتی تو اس کا خاوند اس سے اس وقت تک الگ رہتا جب تک اس کا حمل اس غیر مرد سے نمایاں نہ ہو جاتا جب حمل نمایاں ہو جاتا تو اس کا خاوند بھی اگر چاہتا اس سے صحبت کرتا یہ امر خاوند اس لیے کرتا کہ بچہ شریف اور عمدہ پیدا ہو (فرضی باپ کی ناموری کا باعث ہو) ایسے نکاح کو استبضاع کا نکاح کہا کرتے تیسرا نکاح یہ تھا کئی آدمی مل کر لیکن دس سے کم عورت کو رکھتے سب کے سب اس سے صحبت کیا کرتے جب اس کو پیٹ رہ جاتا اور وہ جنتی تو کئی راتیں گزرنے پر ان سب مردوں کو بلا بھیجتی ان سب کو آنا پڑتا کیا مجال کوئی نہ آئے (یہ عورت ان سب سے کہتی تم جانتے ہو جو تم نے کیا تھا اب میرے بچہ پیدا ہوا ہے وہ تم لوگوں میں فلاں شخص کا ہے جس شخص کا وہ چاہتی ان میں سے نام لے دیتی وہ بچہ اسی کا ہو جاتا اس کو انکار کی مجال نہ ہوتی (کیونکہ قومی رسم یوں ہی ٹھہری ہوئی تھی) چوتھا نکاح یہ تھا ایک عورت کے پاس بہت سے آدمی آتے جاتے رہتے وہ ہر ایک سے صحبت کراتی کسی سے انکار نہ کرتی یعنی رنڈی (کسبی) اس کے دروازے

لَا تَمْنَعُ مَنْ جَاءَهَا، وَهُنَّ الْبَغَايَا كُنَّ يَنْصِبْنَ عَلَى أَبْوَابِهِنَّ رَايَاتٍ تَكُونُ عَلَمًا لِمَنْ أَرَادَهُنَّ دَخَلَ عَلَيْهِنَّ فَإِذَا حَمَلَتْ إِحْدَاهُنَّ وَوَضَعَتْ حَمْلَهَا جَمَعُوا لَهَا وَدَعَوْا لَهُمُ الْقَافَةَ ثُمَّ أَلْحَقُوا وَلَدَهَا بِالَّذِي يَرَوْنَ فَالْتَاطَتْهُ بِهِ وَدُعِيَ ابْنَهُ، لَا يَمْتَنِعُ مِنْ ذَلِكَ، فَلَمَّا بُعِثَ مُحَمَّدٌ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْحَقِّ هَدَمَ نِكَاحَ الْجَاهِلِيَّةِ كُلَّهُ إِلَّا نِكَاحَ النَّاسِ الْيَوْمَ۔

پر (پہچان کے لیے) ایک جھنڈا لگا دیتے جس مرد کا دل چاہتا اس سے صحبت کرتا اگر اس کو پیٹ رہ جاتا اور وہ جنتی تو جتنے مرد اس کے پاس گئے تھے سب قیافہ شناس کو بھیجتے قیافہ شناس (اپنے علم کی رو سے) جس مرد کو اس بچہ کا باپ بتاتا وہ بچہ اسی کا بیٹا ہو جاتا اس کا باپ وہی کہلاتا اس کو انکار کی مجال نہ ہوتی جب اللہ تعالیٰ نے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو پیغمبر بنا کر بھیجا تو آپ نے جاہلیت کے سب نکاح موقوف کر دیئے ایک یہی نکاح باقی رکھا جس کا آج کل رواج ہے ف

ف اہل حدیث اور شافعی اور احمد اور اکثر علماء کا یہی قول ہے کہ عورت کا نکاح بغیر ولی کے صحیح نہیں ہوتا اور جس عورت کا کوئی ولی رشتہ دار زندہ نہ ہو تو حاکم یا بادشاہ اس کا ولی ہے اور اس باب میں صحیح حدیثیں وارد ہیں جن کو امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اپنی شرط پر نہ ہونے سے نہ لا سکے ایک ابو موسیٰ کی حدیث ہے کہ نکاح بغیر ولی کے نہیں ہوتا اس کو ابوداؤد اور ترمذی اور ابن ماجہ نے نکالا اور حاکم اور ابن حبان نے اس کو صحیح کہا ابن ماجہ کی ایک روایت میں یوں ہے کہ عورت دوسری عورت کا نکاح نہ کرے اور نہ کوئی عورت آپ نکاح کرے اور ترمذی اور ابن حبان اور حاکم نے نکالا جو عورت بغیر ولی کی اجازت کے اپنا نکاح کر لے اس کا نکاح باطل ہے باطل باطل اور امام ابو حنیفہؒ نے برخلاف ان احادیث کے یہ کہا ہے کہ بالغہ آزاد عورت اپنا نکاح آپ کر سکتی ہے قسطلانی نے کہا اب اگر کوئی عورت بغیر ولی کے اپنا نکاح آپ کرے اور شوہر اس سے صحبت کرے تو اس پر حد زنا تو نہ پڑے گی لیکن مہر مثل لازم ہوگا اور سزا دی جائے گی اگر وہ جانتا ہو کہ ایسا کرنا حرام ہے۔ ف اس آیت سے امام بخاریؒ رحمۃ اللہ علیہ نے یہ نکالا کہ نکاح ولی کے اختیار میں ہے ورنہ روکنے کا کوئی مطلب نہیں ہو سکتا ف۳ بغیر ولی کے کسی کا نکاح صحیح نہیں ف۴ ان دونوں آیتوں میں اللہ تعالیٰ نے اولیاء کی طرف خطاب کیا کہ نکاح نہ کرو یا نکاح کر دو تو معلوم ہوا کہ نکاح کرنا ولی کے اختیار میں ہے۔ ف۵ مردوہ ہوتا جو ساری قوم میں شرافت اور حسن اور بہادری میں نامور ہوتا ف۶ یہ امر اب تک ہند کے مشرکوں میں رائج ہے ہندوؤں کے شاستروں میں لکھا ہے کہ اگر کسی شخص کے فرزند نرینہ نہ پیدا ہوتا ہو تو اس کو جائز ہے کہ اپنی جورو کو ایک شریف برہمن کے ساتھ ہمبستر کرائے اور اس سے نطفہ لے معاذ اللہ بے حیائی کی حد ہو چکی کہو اگر اولاد نہ ہوئی تو نہ ہوئی تم دنیا میں ایسے کام کیوں نہیں کر جاتے جو اولاد سے بڑھ کر تمہاری یادگار ہیں اور اگر ایسی ہی اولاد کی ہوس ہے تو کسی عزیز کا لڑکا لے کر اس کو اپنا بیٹا بنا لو بیٹے کی طرح پال لوف یعنی تم سب نے باری باری میری عصمت خراب کی ہے ف اس حدیث سے امام بخاری نے ثابت کیا ہے کہ نکاح ولی کے اختیار میں ہے کیوں کہ حضرت عائشہ رضہ نے

پہلی قسم نکاح کی جو اسلام کے زمانہ میں بھی باقی رہی یہی بیان کی کہ ایک مرد عورت کے ولی کو پیغام بھیجتا وہ مہر ٹھہرا کر اس کا نکاح کر دیتا۔

۵۹ - حَدَّثَنَا يَحْيَى: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ، وَمَا يُتْلَى عَلَيْكُمْ فِي الْكِتَابِ فِي يَتَامَى النِّسَاءِ اللَّاتِي لَا تُؤْتُونَهُنَّ مَا كُتِبَ لَهُنَّ وَتَرْغَبُونَ أَنْ تَنْكِحُوهُنَّ قَالَتْ: هَذَا فِي الْيَتِيمَةِ الَّتِي تَكُونُ عِنْدَ الرَّجُلِ لَعَلَّهَا أَنْ تَكُونَ شَرِيكَتَهُ فِي مَالِهِ وَهُوَ أَوْلَى بِهَا، فَيَرْغَبُ عَنْهَا أَنْ يَنْكِحَهَا فَيَعْضِلَهَا لِمَالِهَا وَلَا يُنْكِحَهَا غَيْرَهُ، كَرَاهِيَةَ أَنْ يَشْرَكَهُ أَحَدٌ فِي مَالِهَا۔

ہم سے یحییٰ بن موسیٰ بیکندی نے بیان کیا کہا ہم سے وکیع نے انہوں نے ہشام بن عروہ سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے حضرت عائشہ سے انہوں نے کہا یہ آیت جو (سورۂ نساء میں ہے) وما یتلی علیکم فی الکتاب فی یتامی النساء اللاتی لا تؤتونھن ما کتب لھن وترغبون ان تنکحوھن اس یتیم لڑکی کے باب میں ہے جو ایک مرد کی پرورش میں ہو وہ خود بھی اس سے نکاح نہ کرے اور دوسرے مرد سے بھی نکاح نہ کرنے دے ف اس خیال سے کہ اس کا خاوند مال و دولت میں اس کا ساجھے بنے گا (اپنی جورو کے حصے کا دعویدار ہوگا)

ف یہیں سے باب کا مطلب نکلتا ہے کیونکہ حضرت عائشہ رضؓ نے فرمایا دوسرے سے بھی نکاح نہ کرنے دے تو معلوم ہوا کہ ولی کو نکاح کا اختیار ہے اگر عورت اپنا نکاح آپ کر سکتی تو ولی اس کو کیوں کر روک سکتا۔

۶۰ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ: حَدَّثَنَا هِشَامٌ: أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ: حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ قَالَ، أَخْبَرَنِي سَالِمٌ: أَنَّ ابْنَ عُمَرَ أَخْبَرَهُ: أَنَّ عُمَرَ حِينَ تَأَيَّمَتْ حَفْصَةُ بِنْتُ عُمَرَ مِنِ ابْنِ حُذَافَةَ السَّهْمِيِّ، وَكَانَ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ أَهْلِ بَدْرٍ تُوُفِّيَ بِالْمَدِينَةِ، فَقَالَ عُمَرُ: لَقِيتُ عُثْمَانَ ابْنَ عَفَّانَ فَعَرَضْتُ عَلَيْهِ فَقُلْتُ: إِنْ

ہم سے عبداللہ بن محمد مسندی نے بیان کیا کہا ہم سے ہشام بن یوسف نے کہا ہم کو معمر نے خبر دی کہا ہم سے زہری نے بیان کیا کہا مجھ کو سالم نے خبر دی ان کو ان کے والد عبداللہ بن عمرؓ نے کہ ان کے والد حضرت عمرؓ کہتے تھے جب ام المؤمنین حفصہؓ بیوہ ہو گئیں اور ان کے خاوند خنیس بن حذافہ سہمی جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہؓ میں اور جنگ بدر میں شریک تھے مدینہ میں گزر گئے تو میں عثمان بن عفانؓ سے ملا اور حفصہؓ کو ان پر پیش کیا میں نے کہا اگر تم چاہو تو میں حفصہؓ کا نکاح تم سے کر دیتا ہوں ف وہ کہنے

شِئْتَ أَنْكَحْتُكَ حَفْصَةَ، فَقَالَ: سَأَنْظُرُ فِي أَمْرِي، فَلَبِثْتُ لَيَالِيَ ثُمَّ لَقِيَنِي فَقَالَ: بَدَا لِي أَنْ لَا أَتَزَوَّجَ يَوْمِي هَذَا قَالَ عُمَرُ: فَلَقِيتُ أَبَا بَكْرٍ فَقُلْتُ: إِنْ شِئْتَ أَنْكَحْتُكَ حَفْصَةَ.

لگے میں سوچ کر جواب دوں گا اس پر میں کئی راتوں تک ٹھہرا رہا ف۲ پھر جو مجھ سے ملے تو کہنے لگے میری رائے یہ ٹھہری کہ میں ان دنوں نکاح نہ کروں اس کے بعد میں ابوبکر صدیق رض سے ملا ان سے کہا اگر تم چاہتے ہو تو میں حفصہؓ کا نکاح تم سے کر دیتا ہوں (اخیر حدیث تک جو اوپر گزر چکی ہے)

ف یہاں سے امام بخاری نے باب کا مطلب نکالا کیوں کہ حضرت حفصہؓ باوجودیکہ ثیبہ اور بیوہ تھیں لیکن حضرت عمرؓ کی ولایت ان پر سے ساقط نہیں ہوئی حضرت عمرؓ نے یہ کہا میں ان کا نکاح کر دیتا ہوں ف۲ یعنی عثمان رضی اللہ عنہ کے جواب کا منتظر رہا۔

---

٦١ - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ أَبِي عَمْرٍو قَالَ: حَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ، عَنْ يُونُسَ، عَنِ الْحَسَنِ قَالَ - فَلَا تَعْضُلُوهُنَّ. قَالَ: حَدَّثَنِي مَعْقِلُ بْنُ يَسَارٍ أَنَّهَا نَزَلَتْ فِيهِ، قَالَ: زَوَّجْتُ أُخْتًا لِي مِنْ رَجُلٍ فَطَلَّقَهَا، حَتَّى إِذَا انْقَضَتْ عِدَّتُهَا جَاءَ يَخْطُبُهَا، فَقُلْتُ لَهُ: زَوَّجْتُكَ وَفَرَشْتُكَ وَأَكْرَمْتُكَ فَطَلَّقْتَهَا، ثُمَّ جِئْتَ تَخْطُبُهَا؟ لَا، وَاللَّهِ لَا تَعُودُ إِلَيْكَ أَبَدًا، وَكَانَ رَجُلًا لَا بَأْسَ بِهِ وَكَانَتِ الْمَرْأَةُ تُرِيدُ أَنْ تَرْجِعَ إِلَيْهِ، فَأَنْزَلَ اللَّهُ هَذِهِ الْآيَةَ - فَلَا تَعْضُلُوهُنَّ. فَقُلْتُ: الْآنَ أَفْعَلُ يَا رَسُولَ اللَّهِ، قَالَ: فَزَوَّجَهَا إِيَّاهُ.

ہم سے احمد بن ابی عمرو نے بیان کیا کہا مجھ سے میرے والد (حفص بن عبداللہ) نے کہا مجھ سے ابراہیم بن طہمان نے انہوں نے یونس سے انہوں نے حسن بصری رح سے انہوں نے کہا اس آیت فلا تعضلوھن ان ینکحن ازواجھن کی تفسیر میں میں نے معقل بن یسار سے سنا وہ کہتے تھے یہ آیت میرے باب میں اتری ہے ہوا یہ کہ میری ایک بہن تھی (جمیل یا لیلیٰ یا فاطمہ) میں نے اس کی شادی ایک شخص ف سے کر دی تھی اس نے اس کو طلاق دے دی جب اس کی عدت گزر گئی تو اب پھر آیا اس کو نکاح کا پیغام دینے لگا میں نے اس سے (یعنی ابوالبداح سے) کہا ارے میں نے اپنی بہن سے تیری شادی کی اس کو تیرا بچھونا بنایا تجھ کو عزت دی اس کا بدلہ تو نے یہ دیا کہ اس کو طلاق دے دیا اب پھر کا ہے کو اس کو پیغام دینے کو آیا خدا کی قسم اب تو وہ تیرے پاس کبھی لوٹ کر آنے والی نہیں ابوالبداح کچھ برا آدمی نہ تھا اور میری بہن چاہتی تھی کہ پھر اس کی بی بی بن جائے (مگر میں نے منظور نہیں کیا) اس وقت اللہ تعالیٰ نے یہ آیت اتاری فلا تعضلوھن

میں نے کہا اب تو جب خدا کا حکم اتر آیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تو میں ضرور بجا لاؤں گا پھر معقل نے اپنی بہن کا (دوبارہ) نکاح اس سے کر دیا ف۲

ف۱ یعنی ابوالبداح بن عاصم بن عدی ف۲ اس حدیث سے بھی باب کا مطلب ثابت ہوا کیوں کہ معقل نے اپنی بہن کا دوبارہ نکاح ابوالبداح سے نہ ہونے دیا حالانکہ بہن چاہتی تھی تو معلوم ہوا کہ نکاح ولی کے اختیار میں ہے

بَابٌ إِذَا كَانَ الْوَلِيُّ هُوَ الْخَاطِبُ، وَخَطَبَ الْمُغِيرَةُ بْنُ شُعْبَةَ امْرَأَةً هُوَ أَوْلَى النَّاسِ بِهَا فَأَمَرَ رَجُلًا فَزَوَّجَهُ وَقَالَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَوْفٍ لِأُمِّ حَكِيمٍ بِنْتِ قَارِظٍ: أَتَجْعَلِينَ أَمْرَكِ إِلَيَّ؟ قَالَتْ: نَعَمْ، فَقَالَ: قَدْ تَزَوَّجْتُكِ وَقَالَ عَطَاءٌ: لِيُشْهِدْ أَنِّي قَدْ نَكَحْتُكِ أَوْ لِيَأْمُرْ رَجُلًا مِنْ عَشِيرَتِهَا وَقَالَ سَهْلٌ: قَالَتِ امْرَأَةٌ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، أَهَبُ لَكَ نَفْسِي، فَقَالَ رَجُلٌ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، إِنْ لَمْ تَكُنْ لَكَ بِهَا حَاجَةٌ فَزَوِّجْنِيهَا۔

باب اگر عورت کا ولی خود اس سے نکاح کرنا

چاہے تو کیا اپنا نکاح آپ کر لے یا دوسرے ولی سے نکاح کرائے، ف۱ اور مغیرہ بن شعبہ نے ایک عورت ف۲ کو نکاح کا پیغام دیا اور سب سے قریب کے رشتے دار اس عورت کے وہی تھے آخر انہوں نے ایک اور شخص (عثمان بن ابی العاص) سے کہا اس نے ان کا نکاح پڑھا دیا ف۳ اور عبدالرحمن بن عوف نے ام حکیم بنت قارظ سے کہا تو نے اپنے نکاح کے باب میں مجھ کو مختار کیا ہے میں جس سے چاہوں تیرا نکاح کر دوں اس نے کہا ہاں۔ عبدالرحمن نے کہا تو میں نے خود تجھ سے نکاح کیا ف۴ اور عطاء بن ابی رباح نے کہا ف۵ مرد گواہوں کے سامنے اس عورت سے کہہ دے میں نے تجھ سے نکاح کیا یا عورت کے کنبے والوں میں سے (گو دور کے رشتے دار ہوں) کسی کو مقرر کر دے (وہ اس کا نکاح پڑھا دے) ف۶ اور سہل بن سعد عدی نے روایت کی ایک عورت نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا۔ میں اپنے تئیں آپ کو بخش دیتی ہوں اتنے میں ایک شخص کہنے لگا یا رسول اللہ اگر آپ کو اس کی خواہش نہ ہو تو مجھ سے اس کا نکاح کر دیجیے ف۷

ف۱ اس مسئلہ میں اختلاف ہے شافعیہ کہتے ہیں اس صورت میں اس ولی کو لازم ہے کہ عورت کا اس کے دوسرے ولی کے ذریعے سے اپنے ساتھ نکاح کرا لے اگر دوسرا کوئی ولی نہ ہو تو قاضی اس عورت کا ولی بن جائے گا اگر خود قاضی صاحب

اس عورت سے نکاح کرنا چاہتے ہوں تو دوسرے قاضی صاحب اس کے ولی ہو جائیں ف یعنی اپنی چچازاد بہن عروہ بن مسعود کی بیٹی ف۳ اس کو وکیع نے اپنی تصنیف میں اور بیہقی نے اور سعید بن منصور نے وصل کیا ف۴ اور عبدالرحمن کا نکاح جائز ہو گیا آخر ابن سعد نے وصل کیا یہاں سے یہ نکلا کہ ولی خود اپنا نکاح آپ بھی کر سکتا ہے۔ ف۵ یعنی ان سے ابن جریج نے پوچھا اگر عورت کا چچیرا بھائی جو اس کا ولی ہو وہی اس سے نکاح کرنا چاہے ف۶ اس کو عبدالرزاق نے وصل کیا ف۷ یہ حدیث اوپر گذر چکی ہے اس کی مناسبت باب سے اسطرح پر ہے کہ اگر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اس کو پسند کرتے تو اپنا نکاح آپ کر لیتے اور آپ اس عورت کے اور سب مسلمانوں کے ولی تھے بعضوں نے کہا مناسبت یہ ہے کہ جب اس مرد نے پیغام دیا تو آنحضرت جو سب مسلمانوں کے ولی تھے آپ نے اس سے اس کا نکاح کر دیا۔

---

۶۲ - حَدَّثَنَا ابْنُ سَلَامٍ: أَخْبَرَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ: حَدَّثَنَا هِشَامٌ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَوْلُهُ. وَيَسْتَفْتُونَكَ فِي النِّسَاءِ قُلِ اللّٰهُ يُفْتِيكُمْ فِيهِنَّ. إِلَى آخِرِ الْآيَةِ. قَالَ: هِيَ الْيَتِيمَةُ تَكُونُ فِي حَجْرِ الرَّجُلِ قَدْ شَرِكَتْهُ فِي مَالِهِ فَيَرْغَبُ عَنْهَا أَنْ يَتَزَوَّجَهَا وَيَكْرَهُ أَنْ يُزَوِّجَهَا غَيْرَهُ فَيَدْخُلَ عَلَيْهِ فِي مَالِهِ فَيَحْبِسُهَا فَنَهَاهُمُ اللّٰهُ عَنْ ذَلِكَ.

ہم سے محمد بن سلام نے بیان کیا کہا ہم کو ابو معاویہؒ نے خبر دی کہا ہم سے ہشام نے بیان کیا۔ انہوں نے اپنے والد عروہ بن زبیرؓ سے انہوں نے حضرت عائشہؓ سے انہوں نے کہا یہ آیت ویستفتونك فی النساء قل اللہ یفتیکم فیهن اس یتیم لڑکی کے باب میں اتری ہے جو ایک مرد کی پرورش میں ہو اور مال و دولت میں اس کی حصہ دار ہو وہ خود (کسی وجہ سے) اس سے نکاح نہ کرنا چاہے اور دوسرے مرد سے بھی نکاح نہ کرنے دے اس ڈر سے کہ وہ اس کے مال کا دعویدار بنے گا اور اسی طرح اس کو پڑا رہنے دے (شادی نہ کرنے دے) تو اللہ تعالیٰ نے ایسا کرنے سے منع فرمایا ف

ف اس حدیث سے جو کئی بار اوپر گزر چکی ہے امام بخاری نے اس باب کا مطلب یوں نکالا کہ اس میں یوں ہے وہ اس سے نکاح کرنا نہ چاہے اور یہ شامل ہے اس کو کہ وہ خود اپنا آپ نکاح اس سے کرلے یا کسی دوسرے سے کہے وہ نکاح پڑھاوے۔

---

۶۳ - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ الْمِقْدَامِ: حَدَّثَنَا فُضَيْلُ بْنُ سُلَيْمَانَ: حَدَّثَنَا أَبُو حَازِمٍ: حَدَّثَنَا سَهْلُ بْنُ سَعْدٍ قَالَ:

ہم سے احمد بن مقدام نے بیان کیا کہا ہم سے فضیل بن سلیمان نے کہا ہم سے ابو حازم (سلمہ بن دینارؒ) کہا ہم سے سہل بن سعد ساعدی رضؓ نے انہوں نے کہا ہم لوگ آنحضرت

كُنَّا عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جُلُوسًا فَجَاءَتْهُ امْرَأَةٌ تَعْرِضُ نَفْسَهَا عَلَيْهِ، فَخَفَّضَ فِيهَا الْبَصَرَ وَرَفَعَهُ فَلَمْ يُرِدْهَا. فَقَالَ رَجُلٌ مِنْ أَصْحَابِهِ: زَوِّجْنِيهَا يَا رَسُولَ اللهِ، قَالَ: أَعِنْدَكَ مِنْ شَيْءٍ؟ قَالَ: مَا عِنْدِي مِنْ شَيْءٍ، قَالَ: وَلَا خَاتَمًا مِنْ حَدِيدٍ؟ قَالَ وَلَا خَاتَمًا مِنْ حَدِيدٍ، وَلَكِنْ أَشُقُّ بُرْدَتِي هَذِهِ فَأُعْطِيهَا النِّصْفَ وَآخُذُ النِّصْفَ، قَالَ: لَا، هَلْ مَعَكَ مِنَ الْقُرْآنِ شَيْءٌ؟ قَالَ: نَعَمْ، قَالَ: اذْهَبْ فَقَدْ زَوَّجْتُكَهَا بِمَا مَعَكَ مِنَ الْقُرْآنِ.

صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھے تھے اتنے میں ایک عورت آئی جو اپنے تئیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں گزارتی تھی آپ نے اوپر تلے اس کو سب دیکھا آپ کو وہ عورت پسند نہ آئی تب آپ کے اصحاب میں سے ایک شخص نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مجھ سے اس کا نکاح کر دیجیے آپ نے فرمایا تیرے پاس (مہر میں دینے کو) کچھ ہے وہ بولا میرے پاس تو کچھ نہیں ہے آپ نے پوچھا کیا لوہے کی ایک انگوٹھی بھی نہیں دے سکتا اس نے کہا نہیں یہ بھی نہیں ہو سکتی البتہ میری چادر (جس کو میں باندھے ہوں فرمایئے) تو آدھی اس کو (مہر میں) دے دیتا ہوں۔ آدھی میں رکھتا ہوں آپ نے فرمایا نہیں (چادر میں سے بھلا کیا دے گا) تجھ کو قرآن یاد ہے وہ بولا جی ہاں یاد ہے آپ نے فرمایا جا میں نے اس عورت کو اس قرآن کے بدل تیرے نکاح میں دے دیا ف

ف اس حدیث کی مناسبت ترجمہ باب سے اوپر بیان ہو چکی ہے۔

بَابُ إِنْكَاحِ الرَّجُلِ وَلَدَهُ الصِّغَارَ، لِقَوْلِ اللهِ تَعَالَى - وَاللَّائِي لَمْ يَحِضْنَ - فَجَعَلَ عِدَّتَهَا ثَلَاثَةَ أَشْهُرٍ قَبْلَ الْبُلُوغِ.

باب آدمی اپنی نابالغ لڑکی کا نکاح کر دے

سکتا ہے اس کی دلیل یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے (سورہ طلاق میں) فرمایا واللائی لم یحضن یعنی جن عورتوں کو ابھی حیض نہ آیا ہو ان کی بھی عدت تین مہینے ہے ف

ف یہ امام بخاری کا عمدہ استنباط ہے کیوں کہ تین مہینے کی عدت بغیر طلاق کے نہیں ہوتی اور طلاق بغیر نکاح کے نہیں ہو سکتا پس معلوم ہوا کہ کم سن اور نابالغ چھوکریوں کا نکاح کر دینا درست ہے مگر اس آیت میں یہ تخصیص نہیں کہ باپ ہی کو ایسا کرنا جائز ہے اور نہ کنواری کی تخصیص ہے ابن حزم نے ابن شبرمہ سے نقل کیا ہے کہ باپ اپنی نابالغ لڑکی کا نکاح نہیں کر سکتا جب تک وہ بالغ نہ ہو اور حضرت عائشہ کا نکاح جو چھ برس کی عمر میں ہوا یہ خاص تھا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے مگر ہم کہتے ہیں کہ اس پر دلیل کیا ہے اور حسن بصری اور نخعی کہتے ہیں کہ باپ کو اپنی بیٹی کا جبراً نکاح کر دینا بھی درست ہے خواہ وہ چھوٹی ہو یا بڑی، کنواری ہو یا شوہر دیدہ اور اہل حدیث اور محققین نے اس کو اختیار کیا ہے کہ جب لڑکی بالغہ ہو، خواہ کنواری ہو

یا شوہر دیدہ اس کا اذن لینا ضروری ہے اور کنواری کا خاموش رہنا ہی اس کا اذن ہے اور ثیبہ (شوہر دیدہ) کو زبان سے اذن دینا چاہیے ایک حدیث میں ہے کہ ایک کنواری لڑکی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئی اس کے باپ نے اس کا نکاح جبراً کر دیا تھا تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے لڑکی کو اختیار دیا خواہ نکاح باقی رکھے خواہ فسخ کر ڈالے۔

٦٤- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ هِشَامٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَزَوَّجَهَا وَهِيَ بِنْتُ سِتِّ سِنِينَ، وَأُدْخِلَتْ عَلَيْهِ وَهِيَ بِنْتُ تِسْعٍ، وَمَكَثَتْ عِنْدَهُ تِسْعًا.

ہم سے محمد بن یوسف بیکندی نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان بن عیینہ نے انہوں نے ہشام بن عروہ سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے حضرت عائشہ رضؓ سے انہوں نے کہا جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے نکاح کیا اس وقت ان کی عمر چھ برس کی تھی اور جب ان سے صحبت کی اس وقت ان کی عمر نو برس کی تھی اور وہ نو برس آپ کے پاس رہیں ف۱

ف۱ یعنی جب ان کی عمر اٹھارہ سال کی تھی تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے وفات پائی عرب گرم ملک ہے وہاں کی لڑکیاں جلدی جوان ہو جاتی ہیں تو ۹ برس کی عمر میں حضرت عائشہ رضؓ جوان ہو گئی ہوں گی جاننا چاہیے کہ کمسنی میں نکاح کر دینا گو جائز ہے مگر بہتر یہ ہے کہ جب لڑکی اچھی طرح جوان ہو جائے اس وقت اس کا نکاح کرے اور یہ عمر ہر ملک میں آب و ہوا اور قوت اور ضعف کے لحاظ سے مختلف ہوتی ہے سرد ملکوں میں اٹھارہ برس سے کم عمر میں لڑکی جوان نہیں ہوتی بعضے ملکوں میں دس بعضے ملکوں میں بارہ برس میں جوان ہو جاتی ہیں ہندوستان کے اکثر شہروں میں یعنی شمالی حصہ میں چودہ پندرہ برس کی عمر میں لڑکی جوان ہو جاتی ہے اور جنوبی حصہ میں بارہ تیرہ برس میں۔ کم سنی میں شادی کرنے سے اولاد ضعیف ہو جاتی ہے ان کے جسمانی اور عقلی قویٰ زور دار نہیں ہوتے مسلمانوں کو دو امروں کا ضرور خیال رکھنا چاہیے ورنہ ان کی نسل ضعیف اور ناکارہ ہو کر پھر دشمنوں کے مقابلے کی طاقت نہ رکھے گی ایک تو یہ کہ پوری جوان ہونے کے بعد لڑکیوں کی شادی کریں دوسرے یہ کہ عورتوں کو اس رسمی پردے کا پابند نہ رکھیں کہ ساری عمر ایک چار دیواری میں قید رہیں بلکہ ساتر لباس پہن کر ان کو سیر و سیاحت اور باہر نکلنے کی اجازت دیں بازاروں میں اور مسجدوں میں اور عیدگاہ میں جانے دیں اور رات کو یا دن کو ہوا خوری کرنے سے نہ روکیں البتہ اس کا خیال رکھیں کہ شرع کے موافق وہ ساتر لباس پہنیں اور غیر محرم کے ساتھ خلوت نہ کریں پس ہماری شریعت کا یہی پردہ ہے۔

بَابُ تَزْوِيجِ الأَبِ ابْنَتَهُ مِنَ الإِمَامِ، وَقَالَ عُمَرُ، خَطَبَ النَّبِيُّ

باب باپ اپنی بیٹی کا نکاح مسلمانوں کے امام یا بادشاہ سے کر دے تو یہ درست ہے ف۱ اور حضرت

صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى حَفْصَةَ فَأَنْكَحْتُهُ

عمرؓ نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حفصہؓ کا پیغام دیا میں نے حفصہؓ کا نکاح آپ سے کر دیا (یہ حدیث موصولاً اوپر گزر چکی ہے)

ف اس باب کے لانے سے امام بخاری رحمہ اللہ کی غرض یہ ہے کہ گو بادشاہ یا امام سب کا ولی ہے مگر باپ ولی خاص ہے اور وہ ولی عام یعنے امام اور بادشاہ پر مقدم ہے۔

---

٦٥ - حَدَّثَنَا مُعَلَّى بْنُ أَسَدٍ: حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَزَوَّجَهَا وَهِيَ بِنْتُ سِتِّ سِنِينَ، وَبَنَى بِهَا وَهِيَ بِنْتُ تِسْعِ سِنِينَ، قَالَ هِشَامٌ: وَأُنْبِئْتُ أَنَّهَا كَانَتْ عِنْدَهُ تِسْعَ سِنِينَ۔

ہم سے معلی بن اسد نے بیان کیا کہا ہم سے وہیب نے انہوں نے ہشام بن عروہ سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے حضرت عائشہؓ سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جب ان سے نکاح کیا اس وقت ان کی عمر چھ برس کی تھی اور جب ان سے صحبت کی اس وقت ان کی عمر نو برس کی تھی ہشام نے کہا مجھ کو یہ خبر دی گئی کہ حضرت عائشہؓ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس صرف نو برس تک رہیں۔

بَابٌ السُّلْطَانُ وَلِيٌّ لِقَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: زَوَّجْنَاكَهَا بِمَا مَعَكَ مِنَ الْقُرْآنِ۔

باب بادشاہ بھی ولی ہے کیونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہم نے اس عورت کا نکاح تجھ سے کر دیا اس قرآن کے بدل جو تجھ کو یاد ہے۔

٦٦ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يُوسُفَ: أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ أَبِي حَازِمٍ، عَنْ سَهْلِ ابْنِ سَعْدٍ قَالَ: جَاءَتِ امْرَأَةٌ إِلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ: إِنِّي وَهَبْتُ مِنْ نَفْسِي، فَقَامَتْ طَوِيلًا فَقَالَ رَجُلٌ: زَوِّجْنِيهَا إِنْ لَمْ تَكُنْ لَكَ بِهَا حَاجَةٌ، فَقَالَ عَلَيْهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ: هَلْ عِنْدَكَ مِنْ شَيْءٍ

ہم سے عبداللہ بن یوسف تنیسی نے بیان کیا کہا ہم کو امام مالک نے خبر دی انہوں نے ابو حازم (سلمہ بن دینار) سے انہوں نے سہل بن سعد ساعدیؓ سے انہوں نے کہا ایک عورت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئی کہنے لگی میں نے اپنی جان آپ کو بخش دی اور بڑی دیر تک کھڑی رہی (آپ نے کچھ جواب نہ دیا) اتنے میں ایک مرد کھڑا ہوا کہنے لگا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اگر آپ کو اس عورت کی ضرورت نہ ہو تو مجھ سے اس کا نکاح

تَصَدِّقُهَا؟ قَالَ: مَا عِنْدِي إِلَّا إِزَارِي، فَقَالَ: إِنْ أَعْطَيْتَهَا إِيَّاهُ جَلَسْتَ لَا إِزَارَ لَكَ، فَالْتَمِسْ شَيْئًا، فَقَالَ: مَا أَجِدُ شَيْئًا، فَقَالَ: الْتَمِسْ وَلَوْ كَانَ خَاتَمًا مِنْ حَدِيدٍ، فَلَمْ يَجِدْ، فَقَالَ: مَعَكَ مِنَ الْقُرْآنِ شَيْءٌ؟ قَالَ: نَعَمْ، سُورَةُ كَذَا وَسُورَةُ كَذَا، لِسُوَرٍ سَمَّاهَا، فَقَالَ زَوَّجْنَاكَهَا بِمَا مَعَكَ مِنَ الْقُرْآنِ۔

کر دیجیے آپ نے فرمایا تیرے پاس مہر میں بھی دینے کو کچھ ہے اس نے کہا میرے پاس تو اس تہ بند کے سوا (جو میں باندھے ہوں) اور کچھ نہیں ہے، آپ نے فرمایا (واہ) تہ بند اس کو دے گا تو کیا تو ننگا بیٹھ رہے گا ارے کوئی چیز تو ڈھونڈ کر لا۔ اس نے کہا مجھے تو کوئی چیز نہیں ملتی آپ نے فرمایا ارے کچھ نہیں ملتا تو لوہے کی ایک انگوٹھی ہی لے کر آ یہ بھی اس کو نہ مل سکی آخر آپ نے پوچھا تجھ کو قرآن کچھ یاد ہے وہ بولا جی ہاں فلاں فلاں سورتیں ان کا نام لیا آپ نے فرمایا جا ہم نے اس عورت کا نکاح تجھ سے اس قرآن کے بدل کر دیا جو تجھ کو یاد ہے۔

بَابٌ لَا يُنْكِحُ الْأَبُ وَغَيْرُهُ الْبِكْرَ وَالثَّيِّبَ إِلَّا بِرِضَاهَا۔

باب باپ یا کوئی دوسرا ولی ف۱ نہ کنواری کا نکاح بے اس کی رضامندی کے کرسکتا ہے نہ ثیبہ کا ف۲

ف۱ مثلاً بھائی دادا چچا وغیرہ ف۲ خواہ وہ چھوٹی ہو یا بڑی امام بخاری رح اور بعض اہل حدیث کا یہی قول معلوم ہوتا ہے لیکن اکثر علماء نے یہ کہا ہے بلکہ اس پر اجماع ہو گیا کہ کنواری چھوٹی (یعنی نابالغ لڑکی) کا نکاح اسکا باپ کر سکتا ہے اس سے پوچھنے کی ضرورت نہیں اور ثیبہ بالغہ کا نکاح بے اس کے پوچھے جائز نہیں اتفاقاً نہ باپ اور نہ کسی دوسرے ولی کو اب رہ گئیں کنواری بالغہ اور ثیبہ نابالغہ۔ ان میں اختلاف ہے کنواری بالغہ سے بھی حنفیہ کے نزدیک اذن لینا چاہیے اور امام شافعی اور ہمارے امام احمد بن حنبل کے نزدیک باپ کو اس سے اذن لینے کی ضرورت نہیں اسی طرح دادا کو بھی اگر باپ حاضر نہ ہو اور حدیث حنفیہ کے مذہب کی تائید کرتی ہے اور شوکانی نے اہل حدیث کا مذہب وہی قرار دیا لیکن ثیبہ نابالغہ تو امام مالک اور امام ابوحنیفہ یہ کہتے ہیں کہ باپ اس کا نکاح کرسکتا ہے اس سے پوچھنے کی ضرورت نہیں اور شافعی اور ابو یوسف اور محمد یہ کہتے ہیں کہ اس سے اجازت لینا ضرور ہے کیونکہ ثیبہ ہونے کی وجہ سے زیادہ شرم نہیں رہتی۔ امام احمد رحمہ اللہ نے فرمایا کہ باپ اپنی بیٹی کا نکاح جبراً کر سکتا ہے اگر وہ کنواری ہو اور اگر ثیبہ ہو تو جب کہ عمر اس کی نو برس سے کم ہو اگر نو برس یا زیادہ کی عمر ہو تو اس سے پوچھ کر کرنا چاہیے۔

۶۷ - حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ فَضَالَةَ: حَدَّثَنَا هِشَامٌ، عَنْ يَحْيَى، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ: أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ حَدَّثَهُمْ أَنَّ

ہم سے معاذ بن فضالہ نے بیان کیا کہا ہم سے ہشام دستوائی نے انہوں نے یحییٰ ابن کثیر سے انہوں نے ابوسلمہ سے ان سے ابو ہریرہ رضؓ نے بیان کیا کہ آنحضرت صلی اللہ

النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لَا تُنْكَحُ الْأَيِّمُ حَتَّى تُسْتَأْمَرَ، وَلَا تُنْكَحُ الْبِكْرُ حَتَّى تُسْتَأْذَنَ، قَالُوا: يَا رَسُولَ اللهِ، وَكَيْفَ إِذْنُهَا؟ قَالَ: أَنْ تَسْكُتَ۔

علیہ وسلم نے فرمایا بیوہ عورت کا اس وقت تک نکاح نہ کیا جائے جب تک اس سے صاف صاف زبان سے اجازت نہ لی جائے اسطرح باکرہ کا بھی نکاح نہ کیا جائے جب تک وہ اذن نہ دے لوگوں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وہ اذن کیونکر دے گی ف آپ نے فرمایا اسکا اذن یہی ہے کہ وہ سن کر چپ ہو جائے۔

ف یعنی کنواری لڑکی تو مارے شرم کے بول بھی نہیں سکتی۔

۶۸۔ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ الرَّبِيعِ بْنِ طَارِقٍ: حَدَّثَنَا اللَّيْثُ، عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ، عَنْ أَبِي عَمْرٍو مَوْلَى عَائِشَةَ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا: أَنَّهَا قَالَتْ: يَا رَسُولَ اللهِ إِنَّ الْبِكْرَ تَسْتَحِي، قَالَ: رِضَاهَا صَمْتُهَا۔

ہم سے عمرو بن ربیع بن طارق نے بیان کیا کہا ہم کو لیث بن سعد نے خبر دی انہوں نے ابن ابی ملیکہ سے انہوں نے ابو عمرو (ذکوان) سے جو حضرت عائشہؓ کے غلام تھے انہوں نے حضرت عائشہ رضؓ سے انہوں نے کہا یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) کنواری لڑکی تو شرم کرتی ہے ف آپ نے فرمایا اس کی رضا مندی یہی ہے کہ ف۲ خاموش ہو جائے ف۳

ف وہ نکاح کی اجازت کیونکر دے گی ف۲ جب اس سے پوچھیں تو ف۳ اگر پوچھتے وقت خاموش نہ رہے بلکہ صراحۃً انکار کر دے تب نکاح جائز نہ ہوگا ابن منذر نے کہا کنواری کو یہ بتلا دینا مستحب ہے کہ اس کی خاموشی یہی اس کا اذن ہے اگر وہ نکاح کے بعد کہے کہ مجھ کو یہ معلوم نہ تھا کہ خاموشی اذن ہے تو جمہور کے نزدیک نکاح باطل نہ ہوگا بعضے مالکیہ نے کہا کہ باطل ہو جائیگا۔

بَابٌ إِذَا زَوَّجَ الرَّجُلُ ابْنَتَهُ وَهِيَ كَارِهَةٌ فَنِكَاحُهُ مَرْدُودٌ۔

باب اگر کسی شخص نے اپنی بیٹی کا (کنواری ہو یا ثیبہ) جبراً نکاح کر دیا اور وہ اس نکاح سے ناراض تھی تو نکاح باطل ہو گا۔ ف

ف امام بخاری کا مذہب عام معلوم ہوتا ہے لیکن باب کی حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ حکم ثیبہ کے نکاح میں ہے میں کہتا ہوں امام نسائی نے جابر رضؓ سے روایت کی کہ ایک مرد نے اپنی بیٹی کا نکاح کر دیا جو کنواری تھی وہ اس نکاح سے ناراض تھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو اس کے خاوند سے جدا کر دیا اسی طرح ابن عباس سے بھی مروی ہے حافظ نے کہا اس حدیث میں ضعف ہے میں کہتا ہوں کہ ابن عباسؓ کی حدیث کو امام احمد ابو داؤد ابن ماجہ اور دار قطنی نے نکالا

اوراس کے راوی ثقہ ہیں اور نسائی نے حضرت عائشہ رض سے ایسا ہی نکالا ایسی صورت میں امام بخاری کا مذہب قوی ہوگا کہ لڑکی خواہ کنواری ہو یا ثیبہ ہر حال میں جو نکاح اس کی مرضی کے خلاف ہو وہ ناجائز ہوگا گو ثیبہ کے نکاح ناجائز ہونے پر سب کا اتفاق ہے امام بیہقی نے کہا اگر کنواری کی روایت ثابت ہو تو وہ محمول ہے اس پر کہ یہ نکاح غیر کفو میں ہوا ہوگا حافظ نے کہا یہی جواب عمدہ ہے۔

٦٩ - حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ قَالَ: حَدَّثَنِي مَالِكٌ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْقَاسِمِ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ وَمُجَمِّعٍ ابْنَيْ يَزِيدَ بْنِ جَارِيَةَ، عَنْ خَنْسَاءَ بِنْتِ خِدَامٍ الْأَنْصَارِيَّةِ: أَنَّ أَبَاهَا زَوَّجَهَا وَهِيَ ثَيِّبٌ فَكَرِهَتْ ذَلِكَ، فَأَتَتْ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَدَّ نِكَاحَهُ.

ہم سے اسماعیل بن ابی اویس نے بیان کیا کہا مجھ سے امام مالک نے انہوں نے عبدالرحمٰن بن قاسم سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے عبدالرحمٰن اور مجمع سے جو دونوں یزید بن جاریہ کے بیٹے تھے انہوں نے خنساء بنت خدام سے ان کے باپ نے ان کا نکاح کر دیا وہ ثیبہ تھیں (خاوند کر چکی تھیں) اس دوسرے نکاح سے ناراض تھیں آخر وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئیں ف آپ نے ان کا نکاح (جو باپ نے کر دیا تھا) فسخ کر ڈالا۔

ف اور آپ سے شکایت کی کہ میرے باپ نے جبرًا میرا نکاح ایک شخص سے پڑھا دیا ہے میں اپنے لڑکے کے چچا سے نکاح کرنا چاہتی ہوں۔

---

٧٠ - حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ: أَخْبَرَنَا يَزِيدُ أَخْبَرَنَا يَحْيَى: أَنَّ الْقَاسِمَ بْنَ مُحَمَّدٍ حَدَّثَهُ أَنَّ عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ يَزِيدَ وَمُجَمِّعَ بْنَ يَزِيدَ حَدَّثَاهُ أَنَّ رَجُلًا يُدْعَى خِدَامًا أَنْكَحَ ابْنَةً لَهُ، نَحْوَهُ.

ہم سے اسحاق بن راہویہ نے بیان کیا کہا ہم کو یزید بن ہارون نے خبر دی کہا ہم کو یحییٰ بن سعید انصاری نے ان سے قاسم بن محمد نے بیان کیا ان سے عبدالرحمٰن بن یزید اور ان کے بھائی مجمع بن یزید نے کہ ایک شخص تھا اس کو خدام خدام کہہ کے پکارتے تھے اس نے اپنی بیٹی کا نکاح کر دیا پھر وہی حدیث بیان کی (جو اوپر گزری)

بَابُ تَزْوِيجِ الْيَتِيمَةِ لِقَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى - وَإِنْ خِفْتُمْ أَنْ لَا تُقْسِطُوا فِي الْيَتَامَى فَانْكِحُوا - وَإِذَا قَالَ لِلْوَلِيِّ زَوِّجْنِي فُلَانَةَ فَمَكَثَ سَاعَةً أَوْ قَالَ مَا مَعَكَ؟

باب یتیم لڑکی کا نکاح کر دینا کیوں کہ اللہ تعالیٰ نے سورۂ نساء میں فرمایا اگر تم ڈرو کہ یتیم لڑکیوں کے حق میں انصاف نہ کر سکو گے ف تو دوسری عورتوں سے جو تم کو بھلی لگیں نکاح کر لو اگر کسی شخص نے یتیم لڑکی کے ولی

فَقَالَ: مَعِي كَذَا وَكَذَا، أَوْ لَبِثَا ثُمَّ قَالَ: زَوَّجْتُكَهَا، فَهُوَ جَائِزٌ، فِيهِ سَهْلٌ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

سے کہا میرا نکاح اس لڑکی سے کر دو ولی ایک گھڑی تک خاموش رہا یا ولی نے یہ پوچھا تیرے پاس کیا کیا ہے وہ کہنے لگا فلاں فلاں چاندا دیا دونوں خاموش ہو رہے اس کے بعد ولی نے کہا میں نے اس کا نکاح تجھ سے کر دیا تو نکاح جائز ہو جائے گا ف۲ اور اس باب میں سہل کی حدیث ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے (جو اوپر کئی بار گزر چکی ہے) ف۳

ف۱ یعنی ان کا پورا مہر نہ دے سکو گے ف۲ گو ایجاب و قبول میں فاصلہ ہوا کیوں کہ مجلس وہی رہی ف۳ اس حدیث سے یہ نکلتا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مرد کے ایجاب کے بعد دوسری بہت گفتگو کی اور دیر کے بعد فرمایا زوجنکها بما معك من القران۔

٧١- حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ: أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، وَقَالَ اللَّيْثُ: حَدَّثَنِي عُقَيْلٌ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ: أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ: أَنَّهُ سَأَلَ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَ لَهَا: أُمَّتَاهُ - وَإِنْ خِفْتُمْ أَنْ لَا تُقْسِطُوا فِي الْيَتَامَى - إِلَى - مَا مَلَكَتْ أَيْمَانُكُمْ - قَالَتْ عَائِشَةُ: يَا ابْنَ أُخْتِي، هَذِهِ الْيَتِيمَةُ تَكُونُ فِي حَجْرِ وَلِيِّهَا فَيَرْغَبُ فِي جَمَالِهَا وَمَالِهَا وَيُرِيدُ أَنْ يَنْتَقِصَ مِنْ صَدَاقِهَا فَنُهُوا عَنْ نِكَاحِهِنَّ إِلَّا أَنْ يُقْسِطُوا لَهُنَّ فِي إِكْمَالِ الصَّدَاقِ، وَأُمِرُوا بِنِكَاحِ مَنْ سِوَاهُنَّ مِنَ النِّسَاءِ، قَالَتْ عَائِشَةُ: اسْتَفْتَى النَّاسُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْدَ ذَلِكَ، فَأَنْزَلَ اللهُ - وَيَسْتَفْتُونَكَ فِي النِّسَاءِ - إِلَى - وَتَرْغَبُونَ

ہم سے ابو الیمان نے بیان کیا کہا ہم کو شعیب نے خبر دی انہوں نے زہری سے دوسری سند اور لیث بن سعد نے کہا مجھ سے عقیل نے بیان کیا انہوں نے زہری سے (یہ روایت موصولاً اوپر گذر چکی ہے) کہا مجھ کو عروہ بن زبیر نے خبر دی انہوں نے حضرت عائشہ رض سے پوچھا اماں جان اس آیت کا کیا مطلب ہے وان خفتم الا تقسطوا فی الیتامٰی (اخیر) الی ما ملکت ایمانکم تک انہوں نے کہا میرے بھانجے یہ آیت اس یتیم لڑکی کے باب میں ہے جو اپنے ولی کی پرورش میں ہو وہ اس کی خوبصورتی اور مالداری پر فریفتہ ہو کر اس سے نکاح کرنا چاہے لیکن مہر کم مقرر کرنا چاہے (یعنی مہر مثل سے کم) تو ایسے نکاح سے ممانعت کی گئی ہے البتہ پورا پورا مہر مقرر کرے تو نکاح کی اجازت ہے خیر جب ایسا نکاح (یعنی مہر میں کمی کر کے) منع ہوا تو یہ حکم دیا گیا کہ اس یتیم لڑکی کو چھوڑ کر دوسری جن عورتوں سے چاہے نکاح کر لے حضرت عائشہ رض نے کہا اس آیت کے اترنے کے بعد

أَنْ تَنْكِحُوهُنَّ. فَأَنْزَلَ اللَّهُ لَهُمْ فِي هَذِهِ الْآيَةِ أَنَّ الْيَتِيمَةَ إِذَا كَانَتْ ذَاتَ مَالٍ وَجَمَالٍ رَغِبُوا فِي نِكَاحِهَا وَنَسَبِهَا وَالصَّدَاقِ، وَإِذَا كَانَتْ مَرْغُوبًا عَنْهَا فِي قِلَّةِ الْمَالِ وَالْجَمَالِ تَرَكُوهَا وَأَخَذُوا غَيْرَهَا مِنَ النِّسَاءِ، قَالَتْ: فَكَمَا يَتْرُكُونَهَا حِينَ يَرْغَبُونَ عَنْهَا فَلَيْسَ لَهُمْ أَنْ يَنْكِحُوهَا إِذَا رَغِبُوا فِيهَا إِلَّا أَنْ يُقْسِطُوا لَهَا وَيُعْطُوهَا حَقَّهَا الْأَوْفَى مِنَ الصَّدَاقِ.

پھر لوگوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے یہی مسئلہ پوچھا، تب اللہ تعالیٰ نے یہ آیت اتاری ویستفتونک فی النساء اخیر آیت ترغبون تک اس کا مطلب یہ ہے کہ جب یتیم لڑکی خوبصورت دولت مند ہوتی ہے تب تو مہر میں کمی کرکے اس سے نکاح کرنا رشتہ لگانا پسند کرتے ہیں اور جب دولت مندی یا خوبصورتی نہیں رکھتی اس وقت اس کو چھوڑ کر دوسری عورتوں سے نکاح کر لیتے ہیں یہ کیا بات۔ ان کو چاہیے کہ جیسے مال و دولت اور حسن وجمال نہ ہونے کی صورت میں اس کو چھوڑ دیتے ہیں ایسے ہی اس وقت بھی چھوڑ دیں جب وہ مال دار اور خوب صورت ہوں البتہ اگر انصاف سے چلیں اور اس کا پورا مہر مقرر کریں تو خیر نکاح کریں۔

بَابٌ إِذَا قَالَ الْخَاطِبُ زَوِّجْنِي فُلَانَةَ فَقَالَ قَدْ زَوَّجْتُكَ بِكَذَا وَكَذَا، جَازَ النِّكَاحُ وَإِنْ لَمْ يَقُلْ لِلزَّوْجِ أَرَضِيتَ أَوْ قَبِلْتَ.

باب اگر کسی مرد نے لڑکی کے ولی سے کہا میرا نکاح اس لڑکی سے کردے اس نے کہا میں نے اتنے مہر پر تیرا نکاح اس سے کر دیا تو نکاح ہو گیا گو پھر مرد سے یہ نہ پوچھے کہ تو راضی ہوا یا تو نے قبول کیا یا نہیں ف (اس باب میں سہل کی روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے ف۲)۔

ف اس باب کا مطلب یہ ہے کہ مرد کا درخواست کرنا قبول کے قائم مقام ہے اب اس کے بعد دوسرے قبول کی حاجت نہیں۔ بیع میں بھی یہی حکم ہے مثلاً کسی نے دوسرے سے کہا چار روپیہ میں یہ چیز میرے ہاتھ بیچ ڈال اس نے کہا میں نے بیچ دی تو بیع تمام ہو گئی اب اس کی ضرورت نہیں کہ پھر مشتری کہے میں نے قبول کی ف۲ جو اوپر کئی بار گزر چکی کیوں کہ اس میں یہ ہے کہ ایک مرد نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا میرا نکاح اس عورت سے کر دیجیے آپ نے تھوڑی دیر گفتگو کرکے پھر یہ فرمایا جا میں نے اس کا نکاح تجھ سے کر دیا اس قرآن کے بدل جو تجھ کو یاد ہے اس حدیث میں یہ منقول نہیں ہے کہ پھر اس مرد نے کہا میں نے قبول کیا۔

۷۲ - حَدَّثَنَا أَبُو النُّعْمَانِ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ، عَنْ أَبِي حَازِمٍ، عَنْ سَهْلٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: أَنَّ امْرَأَةً أَتَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَعَرَضَتْ عَلَيْهِ نَفْسَهَا فَقَالَ: مَا لِي الْيَوْمَ بِالنِّسَاءِ مِنْ حَاجَةٍ، فَقَالَ رَجُلٌ: يَا رَسُولَ اللهِ زَوِّجْنِيهَا، قَالَ: مَا عِنْدِي شَيْءٌ، قَالَ: أَعْطِهَا وَلَوْ خَاتَمًا مِنْ حَدِيدٍ، قَالَ: مَا عِنْدِي شَيْءٌ، قَالَ: فَمَا عِنْدَكَ مِنَ الْقُرْآنِ؟ قَالَ كَذَا وَكَذَا، قَالَ: فَقَدْ مَلَّكْتُكَهَا بِمَا مَعَكَ مِنَ الْقُرْآنِ۔

ہم سے ابوالنعمان نے بیان کیا کہا ہم سے حماد بن زید نے انہوں نے ابوحازم سے انہوں نے سہل بن سعد ساعدی سے انہوں نے کہا کہ ایک عورت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئی اس نے اپنے تئیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر پیش کیا آپ نے فرمایا آج کل تو مجھ کو عورتوں کی ضرورت نہیں ہے ف ایک شخص بولا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرا نکاح اس سے کر دیجئے آپ نے پوچھا تیرے پاس مہر میں کچھ دینے کو ہے وہ کہنے لگا میرے پاس تو کچھ نہیں ہے آپ نے فرمایا کچھ تو دے ایک لوہے کی انگوٹھی سہی کہنے لگا میرے پاس تو یہ بھی نہیں ہے آپ نے پوچھا اچھا قرآن میں سے تجھ کو کچھ یاد ہے اس نے کہا جی ہاں فلاں فلاں سورتیں یاد ہیں فرمایا جا ہم نے یہ عورت اس قرآن کے عوض جو تجھ کو یاد ہے تیری ملک (نکاح) میں دے دی۔

ف حافظ نے کہا یہاں یہ اشکال ہوتا ہے کہ جب آپ کو ضرورت نہ تھی تو دوسری روایت میں یہ کیسے ہے کہ آپ نے اس کو سر سے پاؤں تک دیکھا میں کہتا ہوں کوئی اشکال نہیں ہے ضرورت ہونا اور بات ہے اور خوشی سے ایک کام کا کرنا اور بات ہے کبھی ایک چیز کی ضرورت نہیں ہوتی لیکن پسند آنے پر آدمی اس کو لے لیتا ہے۔

بَابٌ لَا يَخْطُبُ عَلَى خِطْبَةِ أَخِيهِ حَتَّى يَنْكِحَ أَوْ يَدَعَ۔

باب کسی مسلمان بھائی نے ایک عورت کو پیام بھیجا ہو تو دوسرا شخص اس کو پیام نہ بھیجے جب تک وہ اس سے نکاح کرے یا پیام چھوڑ دے منگنی توڑ دے۔

۷۳ - حَدَّثَنَا مَكِّيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ: حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ: سَمِعْتُ نَافِعًا يُحَدِّثُ أَنَّ ابْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا كَانَ يَقُولُ: نَهَى النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَبِيعَ بَعْضُكُمْ عَلَى بَيْعِ

ہم سے مکی بن ابراہیم نے بیان کیا کہا ہم سے ابن جریج نے کہا میں نے نافع سے سنا وہ ابن عمرؓ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے منع فرمایا کہ کوئی آدمی اپنے بھائی مسلمان کے مول تول پر مول تول کرے یا اپنے بھائی مسلمان کے

بَعْضٍ، وَلَا يَخْطُبُ الرَّجُلُ عَلَى خِطْبَةِ أَخِيهِ حَتَّى يَتْرُكَ الْخَاطِبُ قَبْلَهُ أَوْ يَأْذَنَ لَهُ الْخَاطِبُ۔

پیغام پر پیغام بھیجے البتہ اگر وہ اس پیغام کو چھوڑ دے یا دوسرے پیغام کرنے والے کو اجازت دے تو جائز ہے

۷۴۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ: حَدَّثَنَا اللَّيْثُ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ رَبِيعَةَ، عَنِ الْأَعْرَجِ قَالَ: قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ: يَأْثُرُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: إِيَّاكُمْ وَالظَّنَّ، فَإِنَّ الظَّنَّ أَكْذَبُ الْحَدِيثِ، وَلَا تَجَسَّسُوا، وَلَا تَحَسَّسُوا، وَلَا تَبَاغَضُوا، وَكُونُوا إِخْوَانًا، وَلَا يَخْطُبُ الرَّجُلُ عَلَى خِطْبَةِ أَخِيهِ حَتَّى يَنْكِحَ أَوْ يَتْرُكَ۔

ہم سے یحییٰ بن بکیر نے بیان کیا کہا ہم سے لیث بن سعد نے انہوں نے جعفر بن ربیعہ سے انہوں نے اعرج سے انہوں نے کہا ابو ہریرہ رض آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں آپ نے فرمایا دیکھو مسلمان بھائی کے ساتھ بدگمانی سے بچے رہو۔ بدگمانی بڑا جھوٹ ہے اور خواہ مخواہ چھپی ہوئی باتوں کی ٹوہ نہ لگاؤ کوئی آہستہ بات کرے تو اس کو سننے کے لیے کان نہ لگاؤ اور ایک دوسرے سے بیر نہ رکھو بلکہ بھائی بھائی بنے رہو (اس کی بھلائی چاہو) اور کوئی مسلمان دوسرے مسلمان بھائی کے پیغام پر پیغام نہ بھیجے جب تک اس کا فیصلہ نہ ہو جائے یا تو نکاح کر لے یا پیغام توڑ دے ف

ف اس کے بعد اگر پیغام دو تو مضائقہ نہیں۔

بَابُ تَفْسِيرِ تَرْكِ الْخِطْبَةِ۔

باب پیغام چھوڑ دینے کی وجہ بیان کرنا ف

ف تفسیر ترک الخطبہ کے ہم نے یہی معنے سمجھے ہیں کیونکہ حضرت ابو بکر رض نے جو حضرت عمر رض کا پیغام چھوڑ دیا اس کا کچھ جواب نہ دیا تو اس کی وجہ بعد میں بیان کی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حفصہ رض کا ذکر کیا تھا ابن بطال نے یہ معنے کہے ہیں کہ پیغام پر پیغام نہ کرنا ایک تو وہ ہے جو اوپر کے باب میں گزرا۔ ایک یہ ہے کہ پیغام بھیجنے والے کو اگر یہ معلوم ہو کہ دوسرے ایک ایسے شخص کا پیغام آنے والا ہے جس سے لڑکی والا اس کے ساتھ شادی کر دے گا تو پھر خود پیغام نہ دے جیسے ابو بکر رض نے کیا ان کو معلوم تھا کہ عمر رض آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا پیغام کبھی رد نہیں کرنے کے بلکہ خدا کا شکر کر کے کمال خوشی کے ساتھ اس کو منظور کریں گے اس لیے ابو بکر رض نے پیغام نہ دیا ابن منیر نے کہا امام بخاری کا مطلب اس باب کے لانے سے یہ ہے کہ اگرچہ ابھی پیغام پختہ نہ ہوا ہو مگر ایک شخص کا ارادہ ایک عورت کو پیغام بھیجنے کا ہو تو دوسرے شخص کو جس کو اس کی خبر ہو اپنا پیغام نہیں بھیجنا چاہیئے۔

۷۵۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ: أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ: أَخْبَرَنِي سَالِمُ بْنُ عَبْدِ اللهِ: أَنَّهُ سَمِعَ عَبْدَ اللهِ ابْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا يُحَدِّثُ أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ حِينَ تَأَيَّمَتْ حَفْصَةُ قَالَ عُمَرُ: لَقِيتُ أَبَا بَكْرٍ فَقُلْتُ: إِنْ شِئْتَ أَنْكَحْتُكَ حَفْصَةَ بِنْتَ عُمَرَ، فَلَبِثْتُ لَيَالِيَ ثُمَّ خَطَبَهَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَقِيَنِي أَبُو بَكْرٍ فَقَالَ: إِنَّهُ لَمْ يَمْنَعْنِي أَنْ أَرْجِعَ إِلَيْكَ فِيمَا عَرَضْتَ إِلَّا أَنِّي قَدْ عَلِمْتُ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ ذَكَرَهَا فَلَمْ أَكُنْ لِأُفْشِيَ سِرَّ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَلَوْ تَرَكَهَا لَقَبِلْتُهَا، تَابَعَهُ يُونُسُ وَمُوسَى بْنُ عُقْبَةَ وَابْنُ أَبِي عَتِيقٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ۔

ہم سے ابوالیمان نے بیان کیا کہا ہم کو شعیب نے خبر دی انہوں نے زہری سے کہا مجھ کو سالم بن عبداللہؒ نے خبر دی انہوں نے عبداللہ بن عمرؓ سے سنا وہ کہتے تھے جب (ہمشیرہ یعنی) حفصہؓ بیوہ ہو گئیں تو حضرت عمرؓ کہتے تھے میں ابوبکرؓ سے ملا ان سے کہا اگر تم منظور کرو تو میں حفصہؓ کا نکاح تم سے کر دیتا ہوں۔ لیکن ابوبکرؓ نے کچھ جواب نہ دیا میں کئی راتوں تک منتظر رہا آخر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حفصہؓ کا پیغام بھیجا اس کے بعد ابوبکرؓ مجھ سے ملے کہنے لگے میں نے جو تمہاری بات کا جواب نہ دیا اس کی وجہ اور کچھ نہیں یہی تھی کہ مجھ کو یہ بات معلوم ہو گئی تھی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم حفصہؓ کا ذکر کرتے تھے آپ کا ارادہ حفصہؓ کو پیغام بھیجنے کا معلوم ہوتا تھا اور یہ تو میں نہیں کر سکتا تھا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا راز تم پر کھول دیتا ف۱ البتہ اگر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم حفصہؓ کو چھوڑ دیتے تو بے شک میں حفصہؓ کو قبول کر لیتا ف۲ شعیب کے ساتھ اس حدیث کو یونس بن یزید اور موسیٰ بن عقبہ اور محمد بن عبداللہ بن ابی عتیق نے بھی زہری سے روایت کیا ہے ف۳

ف۱ اس لیے میں نے اس وقت کچھ جواب نہیں دیا تم برا نہ ماننا ف۲ یعنی ان سے نکاح کر لیتا ف۳ یونس کی روایت کو دارقطنی نے علل میں اور موسیٰ اور ابن ابی عتیق کی روایتوں کو ذہلی نے زہریات میں وصل کیا۔

بَابُ الْخُطْبَةِ۔ باب (عقد سے پہلے) نکاح کا خطبہ پڑھنا ف

ف اکثر علماء کے نزدیک یہ مستحب ہے اگر خطبہ نہ پڑھے جب بھی نکاح صحیح ہو جائے گا اور بعض اہل ظاہر کے نزدیک نکاح کی شرط ہے مگر یہ قول شاذ ہے اب اختلاف ہے اس میں کہ یہ خطبہ کھڑے ہو کر پڑھے کیونکہ ہر خطبہ کھڑے ہی رہ کر پڑھنا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے منقول ہے مگر نکاح کے خطبے میں کوئی صریح روایت ایسی نہیں ملی جس سے یہ ثابت ہو کہ آپؐ نے اس کو کھڑے رہ کر پڑھا اور ہم نے اکثر مشائخ کو بیٹھے ہی بیٹھے یہ خطبہ پڑھتے ہوئے دیکھا نکاح کا خطبہ یہ ہے

الحمد للہ نحمدہٗ ونستعینہ ونستغفرہٗ ونعوذ باللہ من شرور انفسنا ومن سیئات اعمالنا من یھد اللہ فلا مضل لہ ومن یضللہ فلا ھادی لہ واشھد ان لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریك لہ واشھد ان محمداً عبدہ ورسولہ - یا ایھا الذین آمنوا اتقوا اللہ حق تقاتہ ولا تموتن الا وانتم مسلمون - یا ایھا الناس اتقوا ربکم الذی خلقکم من نفس واحدۃ اخیر آیت رقیبا تک یا ایھا الذین آمنوا اتقوا اللہ وقولوا قولاً سدیداً اخیر آیت عظیماً تک -

۷۶۔ حَدَّثَنَا قَبِيصَةُ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ قَالَ: سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ يَقُولُ: جَاءَ رَجُلَانِ مِنَ الْمَشْرِقِ فَخَطَبَا، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ مِنَ الْبَيَانِ لَسِحْرًا۔

ہم سے قبیصہ بن عقبہ نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان ثوری (یا سفیان بن عیینہ) نے انہوں نے زید بن اسلم سے کہا میں نے ابن عمرؓ سے سنا وہ کہتے تھے پورب کی طرف سے دو مرد آئے ف وہ مسلمان ہو گئے انہوں نے ایک فصیح و بلیغ خطبہ سنایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بعضی تقریر جادو کی طرح اثر کرتی ہے ف۲

ف زبرقان بن بدر اور عمرو بن ابراہیم ف۲ اس حدیث کی مناسبت ترجمہ باب سے مشکل ہے۔ بعضوں نے کہا یہ حدیث لاکر امام بخاری نے اس طرف اشارہ کیا ہے کہ نکاح کا خطبہ صاف صاف اور تقریر میں ہونا چاہیے نہ یہ کہ بڑے تکلف اور خوش تقریری کے ساتھ جس سے سامعین پر جادو کا سا اثر ہو اور خطبہ نکاح کے باب میں صریح حدیث ابن مسعود کی ہے جس کو اصحاب سنن نے نکالا لیکن امام بخاری شاید اپنی شرط پر نہ ہونے کی وجہ سے اس کو نہ لا سکے۔

بَابُ ضَرْبِ الدُّفِّ فِي النِّكَاحِ وَالْوَلِيمَةِ۔

باب نکاح میں اور ولیمہ کی دعوت میں باجا بجانا ف

ف دوسری حدیث میں ہے نکاح کا اعلان کرو اور اس میں دف بجاؤ قسطلانی نے کہا اس حدیث سے نکاح شادی میں دف بجانا جائز ہونا نکلتا ہے اور شافعیہ نے یراع کا بجانا بھی جائز رکھا ہے جس میں جلاجل ہوتے ہیں اور شادی پر ختنے اور عید کا قیاس کیا ہے قسطلانی نے کہا ستار اور طنبورا اور وہ باجے بجانا حرام ہیں جو شراب پینے والے بجاتے اور قصداً ان کا سننا بھی حرام ہے لیکن بلاقصد اگر سن لے تو کچھ گناہ نہ ہوگا اور طبلہ بھی دف کی طرح جائز ہے مگر کوبہ جس کو ہیجڑے بجایا کرتے ہیں وہ ناجائز ہے اور نالی بجانا جائز ہے اسی طرح ناچنا مگر وہ ناچ جائز نہیں جس میں عورتوں کی مشابہت یا اعضاء کا موڑنا اور بتانا ہو مترجم کہتا ہے ان تخصیصات پر دلیل شرعی چاہیئے صرف شافعیہ اور حنفیہ کا قول کافی نہیں ہے اوپر ہم بیان کر چکے ہیں کہ گانے بجانے میں دو قول ہیں ایک جواز کا ایک عدم جواز کا اور امام ابن حزم اور بہت سے

اہل ظاہر جواز کی طرف گئے ہیں خصوصاً شادی اور ختنہ اور ایام عید میں گو کسی قسم کا باجا ہو اور ابن قیم اور ابن تیمیہ اور اکثر اصحاب حدیث عدم جواز کی طرف مائل ہوئے ہیں مگر عید اور شادی اور ختنہ وغیرہ میں دف بجانا انہوں نے بھی جائز رکھا ہے لیکن ثواب یا عبادت کے طور پر گانا بجانا جس کو بعض صوفیہ نے اختیار کیا ہے لیکن اس کی اصل شریعت سے کچھ معلوم نہیں لہٰذا یقیناً وہ بدعت ہوگا اور اس سے بچے رہنا بہتر ہے اور صوفیوں میں جو بزرگ متبع سنت گزرے ہیں انہوں نے اس سے پرہیز کیا ہے جیسے حضرت مجدد رحمۃ اللہ علیہ وغیرہ

۷۷ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ، حَدَّثَنَا بِشْرُ ابْنُ الْمُفَضَّلِ: حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ ذَكْوَانَ قَالَ: قَالَتِ الرُّبَيِّعُ بِنْتُ مُعَوِّذِ بْنِ عَفْرَاءَ: جَاءَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدْخُلُ حِينَ بُنِيَ عَلَيَّ، فَجَلَسَ عَلَى فِرَاشِي كَمَجْلِسِكَ مِنِّي، فَجَعَلَتْ جُوَيْرِيَاتٌ لَنَا يَضْرِبْنَ بِالدُّفِّ وَيَنْدُبْنَ مَنْ قُتِلَ مِنْ آبَائِي يَوْمَ بَدْرٍ إِذْ قَالَتْ إِحْدَاهُنَّ: وَفِينَا نَبِيٌّ يَعْلَمُ مَا فِي غَدٍ، فَقَالَ: دَعِي هٰذِهِ وَقُولِي بِالَّذِي كُنْتِ تَقُولِينَ۔

ہم سے مسدد نے بیان کیا کہا ہم سے بشر بن مفضل نے کہا ہم سے خالد بن ذکوان نے انہوں نے کہا ربیع جو معوذ بن عفراء کی بیٹی تھی وہ کہتی تھی جب میرا جلوہ ہوا (خاوند کے سامنے کی گئی اس نے مجھ سے صحبت کی) اس کے دوسرے روز صبح کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے اور میرے بچھونے پر بیٹھ گئے جیسے تو اے خالد اس وقت بیٹھا ہے ف اور ہماری چند چھوکریاں اس وقت دف بجا رہی تھیں ف۲ ہمارے بزرگوں کا ذکر کر رہی تھیں جو بدر کی لڑائی میں مارے گئے تھے ف۳ اتنے میں ایک چھوکری یہ مصرعہ گانے لگی ایک پیغمبر ہم میں ہیں جو جانتے ہیں کل کی بات (یعنی کل کی ہونے والی بات) آپ نے فرمایا یہ مت گا جو تو پہلے گا رہی تھی وہ گا ف۴

ف ممکن ہے کہ آپ کے اور ربیع کے درمیان پردہ پڑا ہو یا یہ واقعہ اس وقت کا ہے جب پردے کا حکم نہیں اترا تھا قسطلانی نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا خاصہ یہ تھا کہ آپ کو ایک اجنبی عورت کی طرف دیکھنا اور اس سے خلوت کرنا درست تھا کیونکہ آپ شیطان کے غلبے سے محفوظ تھے میں کہتا ہوں ان تکلفات کی کیا ضرورت ہے ربیع ساتر لباس پہنے ہوں گی اور وہاں دوسرے لوگ بھی موجود تھے پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا بیٹھنا عرب کی عادت کے موافق تھا عرب میں صرف شرعی پردہ مروج ہے یعنی عورت اپنے ستر کو ڈھانکے رکھے باقی وہ ہر مرد کے سامنے نکل سکتی ہے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تو اپنی امت کی عورتوں کے بجائے باپ کے تھے آپ کے سامنے نکلنے میں کوئی قباحت نہ تھی ف۲ خوشی کا گانا گا رہی تھیں ف۳ ربیع کے باپ معوذ بن عفراء اور ان کے دونوں چچا معاذ اور عوف بدر کے دن شہید ہوئے تھے۔ ف۴ کیونکہ کل ہونے والی بات غیب کی ہے جو اللہ کے سوا کوئی نہیں جانتا سبحان اللہ ہمارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کی پیغمبری کے ثبوت کے لیے اس سے بڑھ کر اور کیا ثبوت ہو گا کہ آپ اپنی ذرا سی تعریف بھی جو شرع کے خلاف ہو گوارہ نہ کرتے۔

بَابُ قَوْلِ اللّٰهِ تَعَالَى۔ وَآتُوا النِّسَاءَ صَدُقَاتِهِنَّ نِحْلَةً۔ وَكَثْرَةِ الْمَهْرِ وَأَدْنَى مَا يَجُوزُ مِنَ الصَّدَاقِ، وَقَوْلِهِ تَعَالَى۔ وَآتَيْتُمْ إِحْدَاهُنَّ قِنْطَارًا فَلَا تَأْخُذُوا مِنْهُ شَيْئًا۔ وَقَوْلِهِ جَلَّ ذِكْرُهُ۔ أَوْ تَفْرِضُوا لَهُنَّ فَرِيضَةً۔ وَقَالَ سَهْلٌ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: وَلَوْ خَاتَمًا مِنْ حَدِيدٍ۔

باب اللہ تعالیٰ کا یہ فرمانا تم عورتوں کا مہر خوشی خوشی دے ڈالو اور مہر بہت باندھنے کا بیان اور کم سے کم کتنا مہر ہوسکتا ہے اور اللہ تعالیٰ کا (سورۂ نساء میں) یہ فرمانا اگر تم نے عورت کو ڈھیر کا ڈھیر مال دے دیا ہو جب بھی ان سے واپس نہ لو اور اللہ تعالیٰ نے (سورۂ بقرہ میں) فرمایا یا تم ان کے لیے کچھ مہر مقرر کر چکے ہو اور سہل بن سعد ساعدیؓ نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس شخص سے فرمایا وف کچھ تو ڈھونڈ کر لا لوہے کی ایک انگوٹھی ہی سہی۔ وٓ

ف جس کا قصہ اوپر گزر چکا وٓ معلوم ہوا مہر کی کمی کی کوئی حد نہیں ایک پیسہ بھی مہر ہوسکتا ہے اہل حدیث کا یہی قول ہے حنفیہ کے نزدیک کم سے کم دس درہم ہونا چاہئیں اور مالکیہ کے نزدیک ربع دینار اور بہتر یہ ہے کہ دس درہم سے کم اور پانچ سو درہم سے زیادہ نہ ہو کیونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بی بیوں اور صاحبزادیوں کا یہی مہر تھا۔

۷۷۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ صُهَيْبٍ، عَنْ أَنَسٍ: أَنَّ عَبْدَ الرَّحْمَنِ ابْنَ عَوْفٍ تَزَوَّجَ امْرَأَةً عَلَى وَزْنِ نَوَاةٍ، فَرَأَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَشَاشَةَ الْعُرْسِ فَسَأَلَهُ فَقَالَ: إِنِّي تَزَوَّجْتُ امْرَأَةً عَلَى وَزْنِ نَوَاةٍ، وَعَنْ قَتَادَةَ، عَنْ أَنَسٍ: أَنَّ عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ عَوْفٍ تَزَوَّجَ امْرَأَةً عَلَى وَزْنِ نَوَاةٍ مِنْ ذَهَبٍ۔

ہم سے سلیمان بن حرب نے بیان کیا کہا ہم سے شعبہ نے انہوں نے عبدالعزیز بن صہیب سے انہوں نے انسؓ سے کہ عبدالرحمٰنؓ بن عوف نے ایک عورت سے نکاح کیا اس کا مہر کھجور کی گٹھلی برابر مقرر کیا وف آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے دیکھا تو عبدالرحمٰنؓ بن عوف پر شادی کی خوشی معلوم ہوئی آپ نے حال پوچھا عبدالرحمٰن نے عرض کیا میں نے ایک عورت سے گٹھلی برابر پر نکاح کیا ہے اور شعبہ نے اسی سند سے قتادہ سے روایت کی انہوں نے انسؓ سے کہ عبدالرحمٰن بن عوف نے ایک عورت سے گٹھلی برابر سونے پر نکاح کیا وٓ

وف وہ عورت حیرانس بن رافع بن امرء القیس کی بیٹی تھی وٓ اس روایت میں یہ صراحت ہے کہ گٹھلی برابر سونا ٹھہرا۔

بَابُ التَّزْوِيجِ عَلَى الْقُرْآنِ وَبِغَيْرِ صَدَاقٍ۔

باب قرآن کی تعلیم مہر ہوسکتی ہے اسی طرح اگر مہر کا ذکر ہی نہ کرے تب بھی نکاح ہو جائے گا اور مہر مثل لازم ہوگا۔

۷۹- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ: سَمِعْتُ أَبَا حَازِمٍ يَقُولُ: سَمِعْتُ سَهْلَ بْنَ سَعْدٍ السَّاعِدِيَّ يَقُولُ إِنِّي لَفِي الْقَوْمِ عِنْدَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذْ قَامَتِ امْرَأَةٌ فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللّٰهِ، إِنَّهَا قَدْ وَهَبَتْ نَفْسَهَا لَكَ، فَرَ فِيهَا رَأْيَكَ، فَلَمْ يُجِبْهَا شَيْئًا ثُمَّ قَامَتْ فَقَالَتْ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ، إِنَّهَا قَدْ وَهَبَتْ نَفْسَهَا لَكَ فَرَ فِيهَا رَأْيَكَ، فَلَمْ يُجِبْهَا شَيْئًا، ثُمَّ قَامَتِ الثَّالِثَةَ فَقَالَتْ: إِنَّهَا قَدْ وَهَبَتْ نَفْسَهَا لَكَ فَرَ فِيهَا رَأْيَكَ، فَقَامَ رَجُلٌ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ، أَنْكِحْنِيهَا، قَالَ: هَلْ عِنْدَكَ مِنْ شَيْءٍ؟ قَالَ: لَا، قَالَ: اذْهَبْ فَاطْلُبْ وَلَوْ خَاتَمًا مِنْ حَدِيدٍ، فَذَهَبَ وَطَلَبَ ثُمَّ جَاءَ فَقَالَ: مَا وَجَدْتُ شَيْئًا وَلَا خَاتَمًا مِنْ حَدِيدٍ، قَالَ: هَلْ مَعَكَ مِنَ الْقُرْآنِ شَيْءٌ؟ قَالَ: مَعِي سُورَةُ كَذَا وَسُورَةُ كَذَا، قَالَ: اذْهَبْ فَقَدْ أَنْكَحْتُكَهَا بِمَا مَعَكَ مِنَ الْقُرْآنِ۔

ہم سے علی بن عبداللہ مدینی نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان بن عیینہ نے میں نے ابوحازم سے سنا کہا میں نے سہل بن سعد ساعدی سے وہ کہتے تھے میں اور لوگوں کے ساتھ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھا ہوا تھا اتنے میں ایک عورت کھڑی ہوئی (خولہ یا ام شریک) اور کہنے لگی یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں نے اپنی جان آپ کو بخش دی اب آپ جیسا مناسب سمجھیں کریں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو کچھ جواب نہ دیا پھر وہ کھڑی ہوئی اور کہنے لگی یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں نے اپنی جان آپ کو بخش دی آپ جو جی چاہے وہ کیجئے آپ نے پھر کچھ جواب نہ دیا پھر تیسری بار کھڑی ہوئی اور کہنے لگی یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں نے اپنی جان آپ کو بخش دی آپ جو مناسب سمجھیں کریں اتنے میں ایک مرد انصار میں سے (اس کا نام معلوم نہیں ہو سکا) کھڑا ہوا کہنے لگا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس سے میرا نکاح کر دیجئے آپ نے فرمایا۔ تیرے پاس کچھ ہے بھی وہ کہنے لگا کچھ نہیں ہے آپ نے فرمایا جا کر ڈھونڈ کر لا لوہے کی ایک انگوٹھی ہی سہی وہ گیا اور تلاش کی اور پھر آیا تو کہنے لگا مجھ کو تو کچھ نہیں ملا لوہے کی انگوٹھی بھی نہ مل سکی آپ نے فرمایا اچھا تجھ کو کچھ قرآن یاد ہے اس نے کہا جی ہاں فلاں فلاں سورتیں مجھ کو یاد ہیں آپ نے فرمایا جا میں نے ان سورتوں کے بدل تیرا نکاح اس سے کر دیا ف

ف ابن مسعود کی روایت میں اس کی صراحت ہے تو اس عورت کو یہ سورتیں پڑھا دے سکھا دے اور جب اللہ تجھ کو کچھ روپیہ پیسہ دے تو نکاح کا عوض یعنی مہر ادا کر ابوہریرہ رض کی روایت میں ہے اس نے کہا ہاں سورہ بقرہ یاد ہے۔ ایک روایت میں ہے اس نے کہا سورہ کوثر یاد ہے فرمایا یہی سورت اس کو مہر میں پڑھا دے امام بخاری نے باب کا

دوسرا مطلب اس حدیث سے یوں نکالا کہ جب تعلیم قرآن پر جو مال کی قسم میں سے نہیں ہے نکاح کرنا جائز ہوا تو مہر کا ذکر کیے بغیر بھی نکاح جائز ہوگا۔

بَابُ الْمَهْرِ بِالْعُرُوضِ، وَخَاتَمٍ مِنْ حَدِيدٍ۔

۸۰۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ أَبِي حَازِمٍ، عَنْ سَهْلِ ابْنِ سَعْدٍ: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِرَجُلٍ: تَزَوَّجْ وَلَوْ بِخَاتَمٍ مِنْ حَدِيدٍ۔

باب کوئی جنس یا لوہے کی انگوٹھی مہر ہو سکتی ہے (گو نقد روپیہ پیسہ اشرفی نہ ہو)

ہم سے یحییٰ بن موسیٰ بلخی نے بیان کیا کہا ہم سے وکیع بن جراح نے انہوں نے سفیان ثوری سے انہوں نے ابو حازم (سلمہ بن دینار) سے انہوں نے سہل بن سعد ساعدی رضی سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص سے فرمایا مہر دے کر نکاح کرلے ایک لوہے کی انگوٹھی ہی سہی۔

بَابُ الشُّرُوطِ فِي النِّكَاحِ، وَقَالَ عُمَرُ: مَقَاطِعُ الْحُقُوقِ عِنْدَ الشُّرُوطِ

وَقَالَ الْمِسْوَرُ بْنُ مَخْرَمَةَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَكَرَ صِهْرًا لَهُ فَأَثْنَى عَلَيْهِ فِي مُصَاهَرَتِهِ فَأَحْسَنَ قَالَ: حَدَّثَنِي فَصَدَّقَنِي، وَوَعَدَنِي فَوَفَى لِي۔

باب نکاح میں جو شرطیں کی جائیں ان کا پورا کرنا ضرور ہے

اور حضرت عمر رض نے کہا حق کا پورا کرنا اسی وقت ہوگا جب شرط پوری کی جائے ف۱ اور مسور بن مخرمہ نے کہا میں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ نے اپنے ایک داماد (ابوالعاص) کا ذکر کیا ان کی تعریف کی کہ دامادی کا حق ادا کیا جو بات کہی وہ سچ اور جو وعدہ کیا وہ پورا کیا ف۲

ف اس کو سعید بن منصور نے نکالا۔ عبدالرحمٰن بن غنم سے کہ ایک شخص حضرت عمر کے پاس آیا کہنے لگا امیرالمومنین میں نے ایک عورت سے نکاح کیا تھا اس شرط پر کہ اس کو اسی کے گھر میں رکھوں گا اب میں دوسرے ملک جانا چاہتا ہوں حضرت عمر رض نے کہا عورت اپنی شرط کو پورا کرا سکتی ہے وہ کہنے لگا تب تو مرد تباہ ہوئے عورتیں جب چاہیں گی طلاق لیں گی اس وقت حضرت عمر رض نے یہ فرمایا ف۲ نکاح کے وقت جو شرطیں کی جائیں ان کا پورا کرنا مطلقاً لازم ہے امام احمد اور اہل حدیث کا یہی قول ہے الا ایک شرط کہ مرد اپنی پہلی بی بی کو طلاق دے دے اس کا پورا کرنا ضرور نہیں اب رہیں یہ شرطیں کہ مرد دوسری شادی نہ کرے یا لونڈی نہ رکھے یا بی بی کو اس کے ملک کے باہر نہ لے جائے یا نان نفقہ یا پارچہ اتنا دے گا ان شرطوں کا پورا کرنا خاوند کو لازم ہے ورنہ عورت قاضی کے پاس جا کر نالش کر کے مرد سے جدا ہو سکتی ہے اور حنفیہ اور شافعیہ نے شرطوں

کی تقسیم کی ہے بعضوں کا پورا کرنا ضرور قرار دیا ہے بعضوں کا پورا کرنا ضرور نہیں رکھا مثلاً یہ شرط کہ عورت کو دوسرے ملک میں اپنے ساتھ لے کر نہیں جائے گا دوسری شادی نہیں کرے گا یا لونڈی نہیں رکھے گا عطا سے بھی ایسا ہی منقول ہے کہ یہ شرط باطل ہے ۵۔ ابو العاص حضرت زینب رضی اللہ عنہا آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی بڑی صاحبزادی کے شوہر تھے یہ حدیث کتاب المناقب میں گزر چکی ہے۔

۸۱۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ هِشَامُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ، حَدَّثَنَا لَيْثٌ، عَنْ يَزِيدَ ابْنِ أَبِي حَبِيبٍ، عَنْ أَبِي الْخَيْرِ، عَنْ عُقْبَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: أَحَقُّ مَا أَوْفَيْتُمْ مِنَ الشُّرُوطِ أَنْ تُوفُوا بِهِ مَا اسْتَحْلَلْتُمْ بِهِ الْفُرُوجَ

ہم سے ابوالولید ہشام ابن عبدالملک طیالسی نے بیان کیا کہا ہم سے لیث بن سعد نے انہوں نے یزید بن ابی حبیب سے انہوں نے ابوالخیر سے انہوں نے عقبہ بن عامر جہنی سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا سب شرطوں میں جن کو تم پورا کرو ان شرطوں کا پورا کرنا زیادہ ضرور ہے جن کی وجہ سے تم نے عورتوں کی شرمگاہ اپنے اوپر حلال کی (جن شرطوں پر نکاح باندھا)

بَابُ الشُّرُوطِ الَّتِي لَا تَحِلُّ فِي النِّكَاحِ،

باب ان شرطوں کا بیان جن کا نکاح میں شرط کرنا درست نہیں ف

ف ان کا پورا کرنا ضرور ہے۔

وَقَالَ ابْنُ مَسْعُودٍ: لَا تَشْتَرِطُ الْمَرْأَةُ طَلَاقَ أُخْتِهَا۔

عبداللہ بن مسعود نے کہا کوئی عورت یہ شرط نہ لگاوے کہ مرد اس کی بہن (یعنی اپنی اگلی بی بی) کو طلاق دے دے ف

ف حافظ نے کہا یہ قول ایک مرفوع حدیث میں وارد ہے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے۔

۸۲۔ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ مُوسَى، عَنْ زَكَرِيَّاءَ هُوَ ابْنُ أَبِي زَائِدَةَ، عَنْ سَعْدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لَا يَحِلُّ لِامْرَأَةٍ تَسْأَلُ طَلَاقَ أُخْتِهَا لِتَسْتَفْرِغَ صَحْفَتَهَا فَإِنَّمَا لَهَا مَا قُدِّرَ لَهَا۔

ہم سے عبیداللہ بن موسیٰ نے بیان کیا انہوں نے زکریا بن ابی زائدہ سے انہوں نے سعد بن ابراہیم سے انہوں نے ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن سے انہوں نے ابوہریرہ سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا کسی عورت کو اپنے خاوند سے یہ درخواست کرنا درست نہیں کہ وہ اس کی بہن (سوکن) کو طلاق دے دے اس لیے کہ اس کے حصے کا پیالہ بھی خود انڈیل ف لے یہ ہو نہیں

سکتا جتنا اس کی قسمت میں ہے اتنا ہی ملے گا

ف یعنی جو اس کی قسمت کا ہے وہ بھی اس کو مل جائے۔

بَابُ الصُّفْرَةِ لِلْمُتَزَوِّجِ، وَرَوَاهُ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَوْفٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

باب نوشہ کو زردی لگانا درست ہے ف

اس کو عبدالرحمٰن بن عوف نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا ہے۔

ف لیکن حنفیہ اور شافعیہ کے نزدیک مطلق منع ہے اور مالکیہ نے کپڑے میں لگانا مرد کے لیے درست رکھا ہے نہ بدن میں یہ لوگ ابوموسیٰ کی حدیث سے دلیل لیتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ اس شخص کی نماز قبول نہیں کرتے کہ جس کے بدن میں زرد خوشبو لگی ہو ہم کہتے ہیں کہ نوشاہ اس میں سے مستثنیٰ ہے اور اس طرح سے دونوں حدیثوں میں تطبیق ہو جاتی ہے حنفیہ اور شافعیہ کہتے ہیں کہ عبدالرحمٰن کی حدیث سے زردی لگانے کا جواز مرد کے لیے نہیں نکلتا کیونکہ عبدالرحمٰن نے زردی نہیں لگائی تھی بلکہ ان کی دلہن کی زردی ان کے بدن پر لگ گئی ہوگی۔

۸۳ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوسُفَ: أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ حُمَيْدٍ الطَّوِيلِ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: أَنَّ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ عَوْفٍ جَاءَ إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَبِهِ أَثَرُ صُفْرَةٍ فَسَأَلَهُ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخْبَرَهُ أَنَّهُ تَزَوَّجَ امْرَأَةً مِنَ الْأَنْصَارِ قَالَ: كَمْ سُقْتَ إِلَيْهَا؟ قَالَ زِنَةَ نَوَاةٍ مِنْ ذَهَبٍ، قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَوْلِمْ وَلَوْ بِشَاةٍ۔

ہم سے عبداللہ بن یوسف تنیسی نے بیان کیا کہا ہم کو امام مالک نے خبر دی انہوں نے حمید طویل سے انہوں نے انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے کہ عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے ان پر زردی کا نشان تھا آپ نے اس کی وجہ پوچھی انہوں نے کہا میں نے انصاری عورت (بنت عیبہ) سے نکاح کیا ہے آپ نے فرمایا مہر کیا دیا انہوں نے کہا گٹھلی برابر سونا آپ نے فرمایا اچھا ولیمہ کی دعوت تو کر زیادہ نہیں تو ایک بکری ہی کا سہی۔ ف

ف ولیمہ کی دعوت صحبت کے بعد دولہا کو کرنا سنت ہے یہ ضرور نہیں کہ ولیمہ کی دعوت میں گوشت ہی پکائے بلکہ جو میسر ہو وہ کھلا دے آنحضرت نے ولیمہ کی دعوت میں کھجور اور گھی اور پنیر کھلایا افسوس ہے کہ ہمارے زمانے میں جو کھانا سنت کا کھانا تھا اس کو لوگوں نے چھوڑ دیا اور الٹا لڑکی والے لوگوں کو کھلانے لگے اور لڑکے والے کیا کرتے ہیں کہ شادی سے پہلے ہی لوگوں کو کھلا پلا دیتے ہیں ملائے ان بدعتیوں کی شادی اور موت دونوں بری ہیں۔

بَاب

باب ف۱

ف۱ اس باب میں کوئی ترجمہ مذکور نہیں اور بعضے نسخوں میں باب کا لفظ ساقط ہے۔

٨٤- حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ: حَدَّثَنَا يَحْيَى، عَنْ حُمَيْدٍ، عَنْ أَنَسٍ قَالَ: أَوْلَمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِزَيْنَبَ فَأَوْسَعَ الْمُسْلِمِينَ خَيْرًا فَخَرَجَ كَمَا يَصْنَعُ إِذَا تَزَوَّجَ، فَأَتَى حُجَرَ أُمَّهَاتِ الْمُؤْمِنِينَ يَدْعُو وَيَدْعُونَ ثُمَّ انْصَرَفَ فَرَأَى رَجُلَيْنِ فَرَجَعَ لَا أَدْرِي أَخْبَرْتُهُ أَوْ أُخْبِرَ بِخُرُوجِهِمَا.

ہم سے مسدد بن مسرہد نے بیان کیا کہا ہم سے یحییٰ بن سعید قطان نے انہوں نے حمید سے انہوں نے انس سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ام المومنین زینب رض کا ولیمہ کیا تو مسلمانوں کو خوب فائدہ پہنچایا ف۱ پھر جیسے آپ کی عادت تھی نکاح کرنے کے بعد باہر نکلے دوسری بی بیوں کے حجروں پر آگئے ان کو دعا دینے لگے وہ آپ کو دعا دینے لگیں پھر لوٹ کر حضرت زینب رض کے حجرے پر گئے دیکھا تو وہاں دو آدمی ف۲ یہ حال دیکھ کر آپ پھر لوٹ گئے انس رض کہتے ہیں مجھ یاد نہیں میں نے یا کسی اور نے آپ کو خبر دی کہ اب وہ دونوں آدمی چلے گئے اس وقت آپ پھر آئے ف۳

ف۱ یا ان کو پیٹ بھر کر روٹی گوشت کھلایا ف۲ ابھی تک بیٹھے باتیں کر رہے تھے ف۳ اور پردہ ڈال لیا حضرت زینب رض سے خلوت کی یہ حدیث اوپر گزر چکی ہے اس حدیث کی مناسبت ترجمہ باب سے مشکل ہے اور شاید امام بخاری نے اس حدیث کو باب الولیمہ میں لکھنا چاہا ہوگا مگر کاتب کی غلطی سے اس باب میں لکھ دی بعضوں نے کہا امام بخاری اس حدیث کو اس باب میں اس لیے لائے ہیں کہ اس میں یہ ذکر نہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے زرد خوشبو لگائی تو معلوم ہوا کہ نوشاہ کو زرد خوشبو لگانا جیسے مہندی زعفران وغیرہ کچھ لازم نہیں ہے بلکہ جائز ہے لگائے یا نہ لگائے۔

بَابٌ كَيْفَ يُدْعَى لِلْمُتَزَوِّجِ؟

باب نوشاہ کو لوگ کیونکر دعا دیں؟

٨٥- حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ، حَدَّثَنَا حَمَّادٌ هُوَ ابْنُ زَيْدٍ، عَنْ ثَابِتٍ، عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأَى عَلَى عَبْدِ الرَّحْمَنِ ابْنِ عَوْفٍ أَثَرَ صُفْرَةٍ، قَالَ: مَا هَذَا؟ قَالَ: إِنِّي تَزَوَّجْتُ امْرَأَةً عَلَى وَزْنِ

ہم سے سلیمان بن حرب نے بیان کیا کہا ہم سے حماد بن زید نے انہوں نے ثابت سے انہوں نے انس رض سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے عبدالرحمن بن عوف پر زردی کا نشان دیکھا تو پوچھا یہ زردی کیسی ہے انہوں نے کہا میں نے ایک عورت سے شادی کی ہے ایک گٹھلی برابر سونے پر آپ نے فرمایا بارک اللہ (اللہ

تَوَاةٍ مِّنْ ذَهَبٍ، قَالَ: بَارَكَ اللهُ لَكَ، أَوْلِمْ وَلَوْ بِشَاةٍ۔

تجھ کو برکت دے) ولیمہ تو کر ایک ہی بکری کا سہی۔ ف

ف عقد کے بعد سب باراتی لوگ نوشاہ کو یوں دعا دیں بارك الله لك یا بارك عليك الله وجمع بينكما في خير ترمذی کی روایت میں یوں ہے بارك الله لك وعليك وجمع بينكما في خير جاہلیت کے زمانے میں یوں دعا دیا کرتے تھے بالرفاء والبنين لقی بن مخلد نے بنی تمیم کے ایک شخص سے نکالا کہ ہم جاہلیت کے زمانے میں یہی کہا کرتے تھے پھر جب اسلام کا زمانہ ہوا تو ہمارے پیغمبرؐ نے ہم کو یوں سکھلایا یہ کہو بارك الله لكم وبارك فيكم وبارك عليكم۔

بَابُ الدُّعَاءِ لِلنِّسْوَةِ اللَّاتِي يَهْدِينَ الْعَرُوسَ وَلِلْعَرُوسِ۔

۸٦ - حَدَّثَنَا فَرْوَةُ بْنُ أَبِي الْمَغْرَاءِ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ، عَنْ هِشَامٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا: تَزَوَّجَنِي النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَتَتْنِي أُمِّي فَأَدْخَلَتْنِي الدَّارَ، فَإِذَا نِسْوَةٌ مِّنَ الْأَنْصَارِ فِي الْبَيْتِ فَقُلْنَ: عَلَى الْخَيْرِ وَالْبَرَكَةِ، وَعَلَى خَيْرِ طَائِرٍ۔

باب جو عورتیں دلہن کو دولہا کے گھر لے کر آئیں ان کو کیوں کر دعا دی جائے اور دلہن کو کیونکر؟

ہم سے فروہ بن ابی المغراء نے بیان کیا کہا ہم سے علی بن مسہر نے انہوں نے ہشام بن عروہ سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے حضرت عائشہ رضؓ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جب مجھ سے نکاح کیا تو میری والدہ (ام رومان بنت عامر) مجھ کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے گھر لے کر آئیں وہاں انصار کی کئی عورتیں بیٹھی ہوئی تھیں ف انہوں نے مجھ کو اور میری اماں کو یوں دعا دی مبارک مبارک اللہ کرے تم اچھی ہو تمہارا نصیبہ اچھا ہو ف۲

ف یعنی اسماء بنت یزید بن سکن وغیرہ ف۲ امام احمدؒ کی روایت میں ہے ام رومان نے حضرت عائشہ رضؓ کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی گود میں بٹھلایا کہنے لگیں یا رسول اللہ یہ آپ کی بی بی ہے اللہ مبارک کرے یہ رسم اب تک جاری ہے عقد کے بعد جلوہ ہوتا ہے یعنی دلہن دولہا کو دکھلائی جاتی ہے اگر دولہا کی گود میں بٹھائی جائے یا دولہا دلہن کو گود میں بٹھا کر سوار کرائے تو کچھ قباحت نہیں کیونکہ اس کام کی اصل حدیث سے ثابت ہے لیکن آرسی مصحف آئینہ وغیرہ دکھلانا یا گونے گانا یہ سب واہیات رسمیں ہیں ان کی شریعت میں کوئی اصل نہیں ہے اسی طرح دولہا کا عقد کے بعد ہر ایک کو سلام کرنا ہر ایک سے گلے ملنا ہر ایک سے مصافحہ کرنا اس کی بھی کوئی اصل نہیں ہے شریعت اسلامی میں ملاقات کے وقت سلام اور مصافحہ اور سفر سے آنے پر معانقہ کرنا یعنی گلے ملنا سنت ہے باقی سب وقتوں میں بدعت ہے جیسے عیدین

وغیرہ میں اسی طرح عصر یا فجر کی نماز کے بعد مصافحہ کرنا اسی طرح رخصت کرتے وقت اسی طرح نماز جمعہ کے بعد امام سے مصافحہ کرنا سب جاہلوں کی رسمیں ہیں

بَابُ مَنْ أَحَبَّ الْبِنَاءَ قَبْلَ الْغَزْوِ

باب جہاد میں جانے سے پہلے نئی دلہن سے صحبت کر لینا بہتر ہے (تاکہ دل اس میں نہ لگا رہے)

٨٧ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ الْمُبَارَكِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ هَمَّامٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: غَزَا نَبِيٌّ مِنَ الْأَنْبِيَاءِ فَقَالَ لِقَوْمِهِ: لَا يَتْبَعْنِي رَجُلٌ مَلَكَ بُضْعَ امْرَأَةٍ وَهُوَ يُرِيدُ أَنْ يَبْنِيَ بِهَا وَلَمْ يَبْنِ بِهَا۔

ہم سے محمد بن علاء نے بیان کیا کہا ہم سے عبداللہ بن مبارک نے انہوں نے معمر بن راشد سے انہوں نے ہمام سے انہوں نے ابوہریرہ رضہ سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا ایک پیغمبر (حضرت یوشع یا حضرت داؤد علیہ السلام) نے جہاد کیا تو اپنے لوگوں سے کہا دیکھو میرے ساتھ جہاد میں وہ شخص نہ جائے جس نے نئی دلہن کی ہو اس سے صحبت کرنا چاہتا ہو لیکن ابھی صحبت نہ کی ہو

بَابُ مَنْ بَنَى بِامْرَأَةٍ وَهِيَ بِنْتُ تِسْعِ سِنِينَ۔

باب نو برس کی لڑکی سے صحبت کرنا (جب وہ جوان ہو گئی ہو)

٨٨ - حَدَّثَنَا قَبِيصَةُ بْنُ عُقْبَةَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ عُرْوَةَ: تَزَوَّجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَائِشَةَ وَهِيَ ابْنَةُ سِتٍّ وَبَنَى بِهَا وَهِيَ ابْنَةُ تِسْعٍ وَمَكَثَتْ عِنْدَهُ تِسْعًا۔

ہم سے قبیصہ بن عقبہ نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان ثوری نے انہوں نے ہشام بن عروہ سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عائشہ رضہ سے اس وقت نکاح کیا جب ان کی عمر چھ برس کی تھی اور نو برس کی عمر میں ان سے صحبت کی نو برس تک وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس رہیں ف

ف اٹھارہ برس کی عمر جب ہوئی تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا وصال ہوا۔

بَابُ الْبِنَاءِ فِي السَّفَرِ۔

باب سفر میں نئی دلہن سے صحبت کرنا

٨٩ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَامٍ: أَخْبَرَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ جَعْفَرٍ، عَنْ حُمَيْدٍ، عَنْ أَنَسٍ قَالَ: أَقَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ خَيْبَرَ وَالْمَدِينَةِ ثَلَاثًا يُبْنَى عَلَيْهِ بِصَفِيَّةَ بِنْتِ حُيَيٍّ، فَدَعَوْتُ الْمُسْلِمِينَ إِلَى وَلِيمَتِهِ، فَمَا كَانَ فِيهَا مِنْ خُبْزٍ وَلَا لَحْمٍ، أَمَرَ بِالْأَنْطَاعِ فَأُلْقِيَ فِيهَا مِنَ التَّمْرِ وَالْأَقِطِ وَالسَّمْنِ فَكَانَتْ وَلِيمَتَهُ. فَقَالَ الْمُسْلِمُونَ: إِحْدَى أُمَّهَاتِ الْمُؤْمِنِينَ، أَوْ مِمَّا مَلَكَتْ يَمِينُهُ؟ فَقَالُوا: إِنْ حَجَبَهَا فَهِيَ مِنْ أُمَّهَاتِ الْمُؤْمِنِينَ، وَإِنْ لَمْ يَحْجُبْهَا فَهِيَ مِمَّا مَلَكَتْ يَمِينُهُ، فَلَمَّا ارْتَحَلَ وَطَّى لَهَا خَلْفَهُ وَمَدَّ الْحِجَابَ بَيْنَهَا وَبَيْنَ النَّاسِ.

ہم سے محمد بن سلام بیکندی نے بیان کیا کہا ہم کو اسمٰعیل بن جعفر نے خبر دی انہوں نے حمید سے انہوں نے انسؓ سے انہوں نے کہا آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم خیبر سے لوٹتے وقت خیبر اور مدینہ کے بیچ میں ٹھہر گئے تین دن تک ٹھہرے رہے صفیہ بنت حیی سے آپ صحبت کرتے رہے میں نے ولیمہ کی دعوت میں مسلمانوں کو بلایا اس میں نہ روٹی تھی نہ گوشت تھا آپ نے حکم دیا چمڑے کے دسترخوان بچھائے گئے اس پر کھجور گھی اور پنیر ڈال دیا گیا یہی ولیمہ کا کھانا تھا اب مسلمان کہنے لگے صفیہ رضؓ مسلمانوں کی ماؤں میں سے ہیں یا آپ کی ایک لونڈی خواص سے ہیں پھر آپ ہی کہنے لگے دیکھیں اگر آپ صفیہ رضؓ کو پردے میں رکھیں تب تو ہم سمجھ لیں گے وہ مسلمانوں کی ماں ہیں (بی بی ہیں)، اور اگر پردے میں نہ رکھیں تو سمجھیں گے لونڈی (باندی) ہیں جب آپ نے وہاں سے کوچ کیا تو اپنے پیچھے (اونٹ پر) صفیہ رضؓ کے لیے گدہ بنایا اور لوگوں سے ان کو پردہ کرایا پردہ چھوڑ لیا ف

ف تب لوگوں کو معلوم ہوگیا کہ صفیہؓ بھی آپ کی دوسری بی بیوں کی طرح ایک بی بی ہیں آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) تین دن تک برابر صفیہؓ کے پاس رہے کیونکہ وہ ثیبہ تھیں اگر نئی دلہن ثیبہ ہو تو تین دن تک اور باکرہ ہو تو سات دن تک دولہا اس کے پاس رہ سکتا ہے جیسے دوسری حدیث میں وارد ہے۔

بَابُ الْبِنَاءِ بِالنَّهَارِ بِغَيْرِ مَرْكَبٍ وَلَا نِيرَانٍ۔

باب دولہا کا دلہن کے پاس یا دلہن کا دولہا کے پاس دن کو آنا۔ سواری یا روشنی کی کوئی ضرورت نہیں ف

ف عرب کے لوگوں میں بھی ہندوستان کی طرح یہ رواج تھا کہ دولہا رات کو سوار ہو کر سامنے مشعلیں جلتی ہوئیں دلہن کے گھر پر آتے جس کو برات یا شب گشت کہتے ہیں یہ بدعت ہے اور ہماری شریعت میں اس کی کوئی اصل نہیں ہے سعید بن منصور نے نکالا کہ عبداللہ بن قرط کے ساتھ جب وہ حمص میں حضرت عمر رضؓ کی طرف سے حاکم تھے ایک برات نکلی دولہا اور دلہن کے آگے مشعلیں جلتی تھیں عبداللہ رضؓ نے سب براتیوں کو درّے لگائے وہ برات چھوڑ کر بھاگے

عبداللہ نے خطبہ سنایا ارے تم لوگ دولہا دلہن کے سامنے آگ جلاتے ہو کافروں کی مشابہت کرتے ہو خدا کافروں کی روشنی بجھانے والا ہے قسطلانی نے کہا اس سے یہ نکلا کہ بارات نکالنا مکروہ ہے۔

۹۰۔ حَدَّثَنِي فَرْوَةُ بْنُ أَبِي الْمَغْرَاءِ، حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ، عَنْ هِشَامٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ: تَزَوَّجَنِي النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَتَتْنِي أُمِّي فَأَدْخَلَتْنِي الدَّارَ، فَلَمْ يَرُعْنِي إِلَّا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ضُحًى۔

مجھ سے فروہ بن ابی المغراء نے بیان کیا کہا ہم سے علی بن مسہر نے ہشام بن عروہ سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے حضرت عائشہؓ ام المومنین سے۔ انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے نکاح کیا تو ام رومان میری ماں میرے پاس آئیں اور مجھ کو دن کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے گھر میں لے گئیں میں اس وقت ڈر گئی جب ایکا ایک آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس آگئے مجھ سے صحبت کی ف

ف سبحان اللہ شرعی شادی کتنی سہل ہے نہ برات کی ضرورت ہے نہ سانچق کی نہ مہندی کی نہ توردن کی نہ حصوں کی جو کچھ دولہا سے ہو سکے کپڑے زیور وغیرہ یا مہر کا کچھ حصہ وہ دلہن کے ولی کے پاس بھیج دے پھر دن کو پاؤں پیدل یا سوار ہو کر دلہن کے گھر پر چلا جائے نہ روشنی کی ضرورت ہے نہ سواری کی نہ جلوس کی نہ باجے گاجے ہاتھیوں، گھوڑوں اونٹوں کی چنداں ضرورت ہے عقد کے دو بول پڑھا کر اپنی دلہن کو لے جائے دلہن پاؤں پیدل یا سوار دونوں طرح جا سکتی ہے چلو چھٹی ہوئی نکاح ہو گیا اگر کسی شخص کی سو لڑکیاں ہوں تو اس کو ان کا نکاح کر دینے میں کوئی دِقّت نہیں ہوتی جوڑے سامان وغیرہ دولہا کے پاس سے بطور چڑھاوے کے یا مہر کے آتا ہے اسی میں دلہن کے پارچہ زیور سامان وغیرہ سب بن جاتے ہیں اب دلہن والوں کو کسی اور خرچہ کی ضرورت نہیں دولہا صحبت کے بعد اپنے دوستوں کو کھانے کی دعوت دیتا ہے جس کو ولیمہ کہتے ہیں سبحان اللہ کیا مبارک شادی ہے جو اس طرح سے کی جائے یا ایک شادی وہ ہے جو مسلمانوں نے اپنی شریعت کو چھوڑ کر کافروں اور مشرکوں کی پیروی سے اختیار کی ہے یہ شادی کیا ہے عین غمی اور خانہ بربادی ہے ایک ہی لڑکی کا اس طرح پر بیاہنا ایک بلائے عظیم ہے چہ جائے کہ بہت سی لڑکیاں ہوں تب تو لڑکیوں کے باپ کو زندہ درگور سمجھنا چاہیے بیچارہ سودی قرضے لیتا ہے جائیداد گروی کرتا ہے لوگوں سے بھیک مانگتا ہے جب بھی شادی کا سامان تیار نہیں کر سکتا اور ساری عمر تک مصیبت میں مبتلا قرض ادا کرتے کرتے آندھی روگ اس پر سے دولہا والوں کے طعن و تشنیع کہ رسم رہ گئی فلاں چیز انہیں نصیب ہی نہیں ہوئی اے لعنت خدا کی شریعت سے مونہہ موڑنے والوں کی یہی سزا ہے کہ دنیا اور آخرت میں منہ کالا زندگی وبال جان۔

بَابُ الْأَنْمَاطِ وَنَحْوِهَا لِلنِّسَاءِ

باب عورتوں کیلئے سوزنیاں وغیرہ بچھانا جائز ہے (یا باریک پردہ لٹکانا)

۹۱۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُنْكَدِرِ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: هَلِ اتَّخَذْتُمْ أَنْمَاطًا؟ قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، وَأَنَّى لَنَا أَنْمَاطٌ؟ قَالَ: إِنَّهَا سَتَكُونُ۔

ہم سے قتیبہ ابن سعید نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان ثوری نے کہا ہم سے محمد بن منکدر نے انہوں نے جابر بن عبداللہ رضہ سے روایت کی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم نے سوزنیاں بنائیں انہوں نے کہا یا رسول اللہ ہم کو سوزنیاں کہاں میسر ہیں ف۱ آپ نے فرمایا وہ زمانہ نزدیک ہے جب تم کو سوزنیاں ف۲ سب میسر ہوں گے ف۳

ف۱ کمل تو بچھانے کو ملتا نہیں ف۲ باریک باریک عمدہ پردے جھالردار ف۳ اس سے امام بخاری نے پردے یا سوزنی کا جواز نکالا لیکن مسلم کی حدیث میں ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے دروازے پر سے پردہ نکال کر پھینک دیا فرمایا ہم کو حکم نہیں کہ مٹی پتھر کو کپڑا پہنائیں اکثر شافعیہ نے اسی حدیث کی وجہ سے دیواروں پر کپڑا لگانا مکروہ بلکہ حرام رکھا ہے ابوداؤد کی روایت میں یوں ہے دیوار کو کپڑے سے مت چھپاؤ یہ صحیح نہیں ہے اور جب پتھر مٹی پر کپڑا ڈالنا منع ہوا تو قبر پر چادر ڈالنا بھی منع ہوگا اب نوجاہلوں نے یہ اختیار کیا ہے کہ قبروں کے عمدہ عمدہ پوششیں زر بفت اور کمخواب کی بناتے ہیں کیا خوب یہ کپڑا ان غریب مسلمانوں کو کیوں نہیں دیتے جو ننگے اور بھوکے ہیں ان میں کتنا ثواب ملے گا قبر کو کپڑا پہنانے میں ثواب کیا عذاب تیار ہے۔

بَابُ النِّسْوَةِ اللَّاتِي يَهْدِينَ الْمَرْأَةَ إِلَى زَوْجِهَا

باب جو عورتیں دلہن کو (دولہا کے پاس) لے جائیں وہ گاتی بجاتی جاسکتی ہیں ف۱

ف۱ اوپر گذر چکا کہ شادی میں گانا بجانا درست ہے ابوالشیخ نے حضرت عائشہ رضہ سے نکالا انصار کی ایک یتیم لڑکی کی شادی میں میں دلہن کے ساتھ گئی تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا تم نے دولہا والوں کے پاس جا کر کیا کہا ہم نے کہا سلام کیا مبارک دی آپ نے فرمایا ایک گانے بجانے والی لونڈی کو کیوں ساتھ نہ لے گئے جو دف بجاتی گاتی جاتی میں نے عرض کیا وہ کیا گاتی۔ آپ نے فرمایا وہ یوں گاتی ہم آئے تمہارے گھر میں۔ ہم آئے تمہارے گھر میں مبارک ہو ہم کو۔ مبارک ہو تم کو۔ بہت برکت ہوئے سفید بلی گیہوں کھا کھا کے موٹی ہوئیں تمہاری دلہنیں خدا کی قدرت نسائی نے عامر بن سعد سے نکالا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم کو شادی کے وقت کھیل (گانے بجانے) کی اجازت دی ہے ایک روایت میں ہے کہ یہ نکاح اس کو پکارا کرو یعنی گاؤ بجاؤ خوشی کرو ایک روایت میں ہے کہ حلال و حرام میں

فرق کرنے والا باجہ بجاہے۔

۹۲۔ حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ يَعْقُوبَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَابِقٍ: حَدَّثَنَا إِسْرَائِيلُ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا زَفَّتِ امْرَأَةً إِلَى رَجُلٍ مِنَ الْأَنْصَارِ فَقَالَ نَبِيُّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: يَا عَائِشَةُ، مَا كَانَ مَعَكُمْ لَهْوٌ، فَإِنَّ الْأَنْصَارَ يُعْجِبُهُمُ اللَّهْوُ۔

ہم سے فضل بن یعقوب نے بیان کیا کہا ہم سے محمد بن سابق نے کہا ہم سے اسرائیل نے انہوں نے ہشام بن عروہ سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے حضرت عائشہؓ سے وہ ایک دلہن کو ایک انصاری مرد کے پاس لے گئیں آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا عائشہؓ تمہارے ساتھ کچھ گانا بجانا تو تھا ہی نہیں (خالی خولی چپ چپاتی دلہن کو لے گئیں)، دیکھو انصاری لوگ گانے بجانے سے خوش ہوتے ہیں۔

بَابُ الْهَدِيَّةِ لِلْعَرُوسِ

وَقَالَ إِبْرَاهِيمُ عَنْ أَبِي عُثْمَانَ، وَاسْمُهُ الْجَعْدُ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: مَرَّ بِنَا فِي مَسْجِدِ بَنِي رِفَاعَةَ فَسَمِعْتُهُ يَقُولُ: كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا مَرَّ بِجَنَبَاتِ أُمِّ سُلَيْمٍ دَخَلَ عَلَيْهَا فَسَلَّمَ ثُمَّ قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَرُوسًا بِزَيْنَبَ، فَقَالَتْ لِي أُمُّ سُلَيْمٍ: لَوْ أَهْدَيْنَا لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَدِيَّةً، فَقُلْتُ لَهَا: افْعَلِي، فَعَمَدَتْ إِلَى تَمْرٍ وَسَمْنٍ وَأَقِطٍ فَاتَّخَذَتْ حَيْسَةً فِي بُرْمَةٍ، فَأَرْسَلَتْ بِهَا مَعِي إِلَيْهِ فَانْطَلَقْتُ بِهَا إِلَيْهِ فَقَالَ لِي: ضَعْهَا، ثُمَّ أَمَرَنِي فَقَالَ: ادْعُ لِي رِجَالًا سَمَّاهُمْ، وَادْعُ لِي مَنْ لَقِيتَ، قَالَ: فَفَعَلْتُ الَّذِي أَمَرَنِي فَرَجَعْتُ فَإِذَا الْبَيْتُ

باب دلہن کو چڑھاوا بھیجنا

اور ابراہیم بن طہمان نے ابو عثمان جعد بن دینار سے روایت کی انہوں نے انس بن مالک سے وہ ابو عثمان کہتے ہیں کہ انسؓ ہمارے سامنے سے بنی رفاعہ کی مسجد میں (جو بصرے میں ہے) گزرے میں نے ان سے سنا وہ کہہ رہے تھے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا قاعدہ تھا آپ جب ام سلیمؓ کے گھر کی طرف سے گزرتے ان کے پاس جاتے ان کو سلام کرتے (وہ آپ کی رضاعی خالہ تھیں) پھر انسؓ نے بیان کیا ایک بار ایسا ہوا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم دولہا تھے آپؐ نے حضرت زینب سے نکاح کیا تھا تو ام سلیم (میری ماں) مجھ سے کہنے لگیں اس وقت ہم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس کچھ حصہ بھیجیں تو اچھا ہے میں نے کہا منا سب انہوں نے کھجور اور گھی اور پنیر ملا کر ایک ہانڈی میں حلوہ بنایا اور میرے ہاتھ میں دے کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بھجوایا میں لے کر آپ کے پاس چلا جب پہنچا تو آپؐ نے فرمایا رکھ دے

غاصٌّ بِأَهْلِهِ فَرَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَضَعَ يَدَيْهِ عَلَى تِلْكَ الْحَيْسَةِ وَتَكَلَّمَ بِهَا مَا شَاءَ اللَّهُ، ثُمَّ جَعَلَ يَدْعُو عَشَرَةً عَشَرَةً يَأْكُلُونَ مِنْهُ وَيَقُولُ لَهُمْ: اذْكُرُوا اسْمَ اللَّهِ وَلْيَأْكُلْ كُلُّ رَجُلٍ مِمَّا يَلِيهِ، قَالَ: حَتَّى تَصَدَّعُوا كُلُّهُمْ عَنْهَا فَخَرَجَ مِنْهُمْ مَنْ خَرَجَ وَبَقِيَ نَفَرٌ يَتَحَدَّثُونَ، قَالَ: وَجَعَلْتُ أَغْتَمُّ ثُمَّ خَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَ الْحُجُرَاتِ وَخَرَجْتُ فِي إِثْرِهِ، فَقُلْتُ إِنَّهُمْ قَدْ ذَهَبُوا، فَرَجَعَ فَدَخَلَ الْبَيْتَ وَأَرْخَى السِّتْرَ وَإِنِّي لَفِي الْحُجْرَةِ، وَهُوَ يَقُولُ: يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَدْخُلُوا بُيُوتَ النَّبِيِّ إِلَّا أَنْ يُؤْذَنَ لَكُمْ إِلَى طَعَامٍ غَيْرَ نَاظِرِينَ إِنَاهُ وَلَكِنْ إِذَا دُعِيتُمْ فَادْخُلُوا فَإِذَا طَعِمْتُمْ فَانْتَشِرُوا وَلَا مُسْتَأْنِسِينَ لِحَدِيثٍ إِنَّ ذَلِكُمْ كَانَ يُؤْذِي النَّبِيَّ فَيَسْتَحْيِي مِنْكُمْ وَاللَّهُ لَا يَسْتَحْيِي مِنَ الْحَقِّ. قَالَ أَبُو عُثْمَانَ: قَالَ أَنَسٌ: إِنَّهُ خَدَمَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَشْرَ سِنِينَ.

اور جا کر فلاں فلاں لوگوں کو بلا لا آپ نے ان کا نام لیا اور بھی جو کوئی تجھ کو (رستے میں) ملے اس کو بلا لے انس رضؓ نے کہا میں آپ کے حکم کے موافق لوگوں کو دعوت دینے گیا لوٹ کر آیا تو کیا دیکھتا ہوں سارا گھر لوگوں سے بھرا ہوا ہے (بہت لوگ جمع ہیں) میں نے دیکھا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے دونوں (مبارک) ہاتھ اس حلوے پر رکھے۔ اور جو اللہ کو منظور تھا وہ زبان سے کہا (برکت کی دعا کی) پھر دس دس آدمیوں کو کھانے کے لیے بلانا شروع کیا آپ ان سے فرماتے جاتے تھے اللہ کا نام لو اور ہر ایک آدمی اپنے آگے سے کھائے (رکابی کے بیچ میں ہاتھ نہ ڈالے) یہاں تک کہ سب لوگ کھا کر گھر کے باہر چل دیئے تین آدمی گھر میں بیٹھے باتیں کرتے رہے اور مجھ کو ان کے نہ جانے سے رنج پیدا ہوا (اس خیال سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو تکلیف ہوگی) آخر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اپنی دوسری بی بیوں کے حجروں پر گئے میں بھی آپ کے پیچھے پیچھے گیا۔ پھر (رستے میں) میں نے آپ سے کہا اب وہ تین آدمی بھی چلے گئے اس وقت آپ لوٹے اور (حضرت زینب رضؓ کے) حجرے میں آئے میں بھی حجرے ہی میں تھا لیکن آپؐ نے میرے اور اپنے بیچ میں پردہ ڈال لیا آپ یہ آیت (سورۂ احزاب کی) پڑھ رہے تھے مسلمانو پیغمبر کے گھروں میں نہ جایا کرو مگر جب کھانے کے لیے تم کو اندر آنے کی اجازت دی جائے اس وقت جاؤ وہ بھی ایسا ٹھیک وقت تاک کر کہ کھانا پکنے کا انتظار نہ کرنا پڑے البتہ جب تم بلائے جاؤ پھر کھانے سے فارغ ہوتے ہی چل دو باتوں میں لگ کر وہاں بیٹھے نہ رہو ایسا کرنے سے پیغمبر کو تکلیف ہوتی تھی اس کو تم سے شرم آتی تھی (کہ تم سے کہے باہر جاؤ)

اور اللہ حق بات میں نہیں شرماتا۔ ابوعثمان (جعد بن دینار) کہتے تھے انس رض کہتے ہیں میں نے دس برس تک آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت کی ہے۔

ف حافظ نے کہا مجھ کو معلوم نہیں ہوا کہ ابراہیم بن طہمان کی روایت کو کس نے وصل کیا البتہ امام مسلم نے اس کو جعفر اور معمر سے انہوں نے ابوعثمان سے نکالا ف۲ قاضی عیاض نے کہا یہاں یہ اشکال ہوتا ہے کہ زینب رض کے ولیمہ میں تو آپ نے لوگوں کو پیٹ بھر کر روٹی گوشت کھلایا تھا جیسا دوسری روایت میں ہے پھر یہ حلوا لوگوں نے کیسا کھایا اس روایت میں یہ مذکور نہیں ہے کہ کھانا بڑھ گیا تھا تو یہ روایت راوی کی غلطی ہے اس نے ایک قصے کو دوسرے قصے پر چسپاں کر دیا اور ممکن ہے کہ حلوا اسی وقت آیا ہو جب لوگ گوشت روٹی کھا رہے ہوں تو سب نے یہ حلوا بھی کھایا قرطبی نے کہا شاید الینا ہوا ہوگا کہ روٹی گوشت کھا کر کچھ لوگ چل دیے ہوں گے صرف تین آدمی ان میں کے بیٹھے رہے ہوں گے جو باتوں میں لگ گئے تھے اتنے میں انس رض حلوا لے کر حاضر ہوئے ہوں گے تو آپ نے ان کے ذریعے سے دوسرے لوگوں کو بلوایا وہ بھی کھا کر سیر ہو کر چل دیے لیکن یہ تین آدمی بیٹھے رہے واللہ اعلم بالصواب ع یعنی خواہ مخواہ پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کے گھر میں بیٹھے رہنے سے۔

بَابُ اسْتِعَارَةِ الثِّيَابِ لِلْعَرُوسِ وَغَيْرِهَا

باب دلہن کے پہننے کے لیے کپڑا (زیور) وغیرہ مانگنا (عاریت لینا)

۹۲۔ حَدَّثَنِي عُبَيْدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ، عَنْ هِشَامٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا: أَنَّهَا اسْتَعَارَتْ مِنْ أَسْمَاءَ قِلَادَةً فَهَلَكَتْ فَأَرْسَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَاسًا مِنْ أَصْحَابِهِ فِي طَلَبِهَا فَأَدْرَكَتْهُمُ الصَّلَاةُ فَصَلَّوْا بِغَيْرِ وُضُوءٍ، فَلَمَّا أَتَوُا النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَكَوْا ذَلِكَ إِلَيْهِ فَنَزَلَتْ آيَةُ التَّيَمُّمِ، فَقَالَ أُسَيْدُ بْنُ حُضَيْرٍ: جَزَاكِ اللَّهُ خَيْرًا، فَوَاللَّهِ مَا نَزَلَ بِكِ أَمْرٌ قَطُّ إِلَّا جَعَلَ اللَّهُ لَكِ مِنْهُ مَخْرَجًا

مجھ سے عبید بن اسمٰعیل نے بیان کیا کہا ہم سے ابو اسامہ نے انہوں نے ہشام بن عروہ سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے حضرت عائشہ رض سے انہوں نے اپنی بہن اسماء بنت ابی بکر رض سے ایک ہار مانگا تھا وہ (رستے میں سفر میں) گر گیا آپ نے اپنے اصحاب میں سے کچھ لوگوں کو اس کے ڈھونڈنے کے لیے بھیجا (اسید بن حضیر کو) ان لوگوں پر نماز کا وقت آن پہنچا (پانی نہ تھا) بن وضو انہوں نے نماز پڑھ لی جب آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے تو آپ سے اس کا شکوہ کیا اس وقت تیمم کی آیت اتری اسید بن حضیر (حضرت عائشہ رض سے) کہنے لگے اللہ تم کو جزائے خیر دے خدا کی قسم تمہارے اوپر جب کوئی آفت آئی تو اللہ تعالیٰ نے اس کو تم پر سے دور کر دیا اور مزید براں یہ کہ مسلمانوں

وَجُعِلَ لِلْمُسْلِمِينَ فِيهِ بَرَكَةٌ۔ کے واسطے برکت اور بھلائی ہوئی ف

ف گو حدیث میں کپڑا مانگنے کا ذکر نہیں ہے مگر ترجمہ باب میں کپڑا وغیرہ کا ذکر تھا وغیرہ میں زیور ظروف سب آگئے تو حدیث باب کے مطابق ہوگئی اب یہ اشکال رہا کہ حضرت عائشہؓ اس وقت دلہن نہ تھیں تو پھر حدیث باب کے مطابق نہ ہوئی اس کا جواب یوں دیا ہے کہ گو حضرت عائشہ رضہ اس وقت دلہن نہ تھیں مگر جب عورت کو اپنے خاوند کے واسطے زینت کرنے کے واسطے اشیاء کا مانگنا درست ہوا تو دلہن کو بطریق اولیٰ درست ہوگا حافظ نے کہا اس باب کے زیادہ مناسب وہ حدیث ہے جو کتاب الہبہ میں گزری اس میں یہ ہے کہ حضرت عائشہ رضہ نے کہا میرے پاس ایک چادر تھی جس کو ہر ایک عورت زینت کے لیے مجھ سے منگوا بھیجتی۔

بَابُ مَا يَقُولُ الرَّجُلُ إِذَا أَتَى أَهْلَهُ۔

باب مرد اپنی عورت سے صحبت کرتے وقت کیا کہے۔

٩٤۔ حَدَّثَنَا سَعْدُ بْنُ حَفْصٍ: حَدَّثَنَا شَيْبَانُ، عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ سَالِمِ ابْنِ أَبِي الْجَعْدِ، عَنْ كُرَيْبٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَمَا لَوْ أَنَّ أَحَدَهُمْ يَقُولُ حِينَ يَأْتِي أَهْلَهُ: بِاسْمِ اللهِ، اللَّهُمَّ جَنِّبْنِي الشَّيْطَانَ وَجَنِّبِ الشَّيْطَانَ مَا رَزَقْتَنَا، ثُمَّ قُدِّرَ بَيْنَهُمَا فِي ذَلِكَ أَوْ قُضِيَ وَلَدٌ لَمْ يَضُرَّهُ شَيْطَانٌ أَبَدًا۔

ہم سے سعد بن حفص طلحی نے بیان کیا کہا ہم سے شیبان بن عبدالرحمٰن نے انہوں نے منصور بن معتمر سے انہوں نے سالم بن ابی الجعد سے انہوں نے کریب سے انہوں نے ابن عباس سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سن لو اگر کوئی تم میں سے کوئی اپنی عورت سے جب صحبت کرنے لگے اس وقت یہ دعا کرے یا اللہ مجھ کو شیطان کے شر سے بچائے رکھ اور جو (بیٹا بیٹی) تو ہم کو عنایت کرے اس سے شیطان کو الگ رکھ پھر ان دونوں کو کوئی اولاد نصیب ہو تو شیطان اس کو کچھ نقصان نہ پہونچا سکے گا۔

بَابُ الْوَلِيمَةُ حَقٌّ، وَقَالَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَوْفٍ: قَالَ لِي النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَوْلِمْ وَلَوْ بِشَاةٍ۔

باب ولیمہ کی دعوت دولہا کو کرنا لازم ہے ف

اور عبدالرحمٰن بن عوفؓ نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا ولیمہ کر گو ایک بکری ہی کا سہی (یہ حدیث اوپر موصولاً گزر چکی ہے اور آگے بھی آئے گی)

ف بعضے شافعیہ نے اس کو واجب کہا ہے اور اکثر علماء نے سنت کہا ہے اسی طرح ولیمہ کی دعوت قبول کرنا بھی سنت ہے طبرانی نے روایت کیا جو کوئی ولیمہ کی دعوت میں بلایا جائے اور نہ جائے تو اس نے نافرمانی کی بعضوں نے کہا ولیمہ کی دعوت

فرض کفایہ ہے اور اہل ظاہر نے بھی اس کو واجب کہا ہے کیونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ کو حکم دیا کہ ولیمہ تو کر گو ایک بکری ہی کا سہی۔

٩٥- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ: حَدَّثَنِي اللَّيْثُ، عَنْ عُقَيْلٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنَّهُ كَانَ ابْنَ عَشْرِ سِنِينَ مَقْدَمَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِينَةَ، فَكُنَّ أُمَّهَاتِي يُوَاظِبْنَنِي عَلَى خِدْمَةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَخَدَمْتُهُ عَشْرَ سِنِينَ، وَتُوُفِّيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنَا ابْنُ عِشْرِينَ سَنَةً، فَكُنْتُ أَعْلَمَ النَّاسِ بِشَأْنِ الْحِجَابِ حِينَ أُنْزِلَ، وَكَانَ أَوَّلَ مَا أُنْزِلَ فِي مُبْتَنَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِزَيْنَبَ ابْنَةِ جَحْشٍ، أَصْبَحَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِهَا عَرُوسًا، فَدَعَا الْقَوْمَ فَأَصَابُوا مِنَ الطَّعَامِ ثُمَّ خَرَجُوا وَبَقِيَ رَهْطٌ مِنْهُمْ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَطَالُوا الْمُكْثَ، فَقَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَخَرَجَ وَخَرَجْتُ مَعَهُ لِكَيْ يَخْرُجُوا فَمَشَى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَشَيْتُ حَتَّى جَاءَ عَتَبَةَ حُجْرَةِ عَائِشَةَ، ثُمَّ ظَنَّ أَنَّهُمْ خَرَجُوا، فَرَجَعَ وَرَجَعْتُ مَعَهُ حَتَّى إِذَا دَخَلَ عَلَى زَيْنَبَ فَإِذَا هُمْ جُلُوسٌ لَمْ يَقُومُوا، فَرَجَعَ النَّبِيُّ

ہم سے یحییٰ بن بکیر نے بیان کیا کہا مجھ سے لیث بن سعد نے انہوں نے عقیل سے انہوں نے ابن شہاب سے کہا مجھ کو انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے خبر دی وہ کہتے تھے جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ میں تشریف لائے اس وقت ان کی عمر دس سال کی تھی میری ماں بہنیں مجھ سے تاکید کرتی رہتی تھیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں رہا کر تو میں نے دس برس تک آپ کی خدمت کی جب آپ کی وفات ہوئی اس وقت میری عمر بیس سال کی تھی میں جیسے پردے کے حال سے واقف ہوں ویسا کوئی واقف نہیں ہے کہ پردے کا حکم کب اترا اور کہاں اترا پہلے پہل پردے کا حکم اس وقت اترا جب آپ حضرت زینب رضی اللہ عنہا سے صحبت کر رہے تھے رات کو آپ نے حضرت زینب رضی اللہ عنہا سے صحبت کی صبح کو آپ (نوشاہ) تھے آپ نے لوگوں کو ولیمہ کا کھانا کھانے کے لیے بلا بھیجا انہوں نے کھایا اور چل دیے چند آدمی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس باتیں کرتے ہوئے بیٹھے رہے اور بڑی دیر تک بیٹھے بیٹھے رہے آخر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مجبور ہو کر اس خیال سے کہ اب تو یہ لوگ چلے جائیں گے خود اٹھ کھڑے ہوئے باہر تشریف لے گئے میں بھی آپ کے ساتھ ہی نکلا آپ تھوڑی دور چلے میں بھی چلا آپ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے حجرے تک تشریف لے گئے اس وقت آپ نے یہ خیال کیا کہ اب وہ لوگ چلے گئے ہوں گے اور یہ خیال کر کے لوٹے میں بھی آپ کے ساتھ لوٹا جب اندر آئے حضرت زینب کے پاس دیکھا تو وہ ابھی تک بیٹھے ہوئے ہیں اٹھنے کا نام ہی نہیں لیتے (یا اللہ خیر یہ نقشہ دیکھ کر پھر) آپ لوٹ گئے میں بھی آپ کے ساتھ ہی لوٹا یہاں تک کہ جب آپ حضرت

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَجَعْتُ مَعَهُ حَتَّى إِذَا بَلَغَ عَتَبَةَ حُجْرَةِ عَائِشَةَ وَظَنَّ أَنَّهُمْ خَرَجُوا فَرَجَعَ وَرَجَعْتُ مَعَهُ فَإِذَا هُمْ قَدْ خَرَجُوا، فَضَرَبَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنِي وَبَيْنَهُ بِالسِّتْرِ وَأُنْزِلَ الْحِجَابُ۔

عائشہ رضی اللہ عنہا کے حجرے کی دہلیز پر پہونچے اور خیال کیا کہ وہ لوگ چلے گئے ہوں گے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم لوٹے میں بھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ لوٹا پھر جو دیکھا تو وہ لوگ چل دیے تھے ف اس وقت آپ صلی اللہ علیہ وسلم آئے اور میرے اور اپنے بیچ میں پردہ ڈال لیا اور قرآن میں پردے کا حکم اترا۔

ف سبحان اللہ آپ کی مروت اور شرم آپ نے ان سے یہ نہیں فرمایا کہ اب برخاست کرو دوسری روایت میں ہے کہ آپ جب کسی سے مصافحہ کرتے تو جب تک وہ ہاتھ آپ کا نہ چھوڑ دیتا آپ نہ چھوڑتے کوئی اور شخص ہوتا تو صاف کہہ دیتا اجی حضرت کیا گھر کے قبالے کر جائیے گا اور تعجب ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اٹھے جب بھی وہ یہ نہ سمجھے کہ اشارہ ہے برخاست کرنے کو۔

بَابُ الْوَلِيمَةِ وَلَوْ بِشَاةٍ۔

باب ولیمہ میں ایک بکری بھی کافی ہے

٩٦ - حَدَّثَنَا عَلِيٌّ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ، حَدَّثَنِي حُمَيْدٌ: أَنَّهُ سَمِعَ أَنَسًا رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: سَأَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ عَوْفٍ وَتَزَوَّجَ امْرَأَةً مِنَ الْأَنْصَارِ، كَمْ أَصْدَقْتَهَا؟ قَالَ، وَزْنَ نَوَاةٍ مِنْ ذَهَبٍ، وَعَنْ حُمَيْدٍ قَالَ: سَمِعْتُ أَنَسًا قَالَ: لَمَّا قَدِمُوا الْمَدِينَةَ نَزَلَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَوْفٍ عَلَى سَعْدِ بْنِ الرَّبِيعِ فَقَالَ: أُقَاسِمُكَ مَالِي وَأَنْزِلُ لَكَ عَنْ إِحْدَى امْرَأَتَيَّ، قَالَ: بَارَكَ اللَّهُ لَكَ فِي أَهْلِكَ وَمَالِكَ، فَخَرَجَ إِلَى السُّوقِ فَبَاعَ وَاشْتَرَى، فَأَصَابَ شَيْئًا مِنْ أَقِطٍ وَسَمْنٍ فَتَزَوَّجَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى

ہم سے علی بن عبداللہ مدینی نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان بن عیینہ نے کہا مجھ سے حمید طویل نے انہوں نے انس رضی اللہ عنہ سے سنا انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ سے پوچھا جب انہوں نے ایک انصاری عورت سے نکاح کیا تھا تو نے مہر میں کیا دیا تھا انہوں نے کہا گٹھلی برابر سونا اور حمید نے اسی سند سے کہا میں نے انس رضی اللہ عنہ سے سنا وہ کہتے تھے جب مہاجرین مدینہ میں آئے تو انصار کے گھروں میں اترے عبدالرحمٰن بن عوف سعد بن ربیع انصاری کے پاس اترے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے عبدالرحمٰن کو سعد کا بھائی بنا دیا تھا سعد ان سے کہنے لگا بھائی میں اپنا آدھوں آدھ مال تم کو دے دیتا ہوں اور میری دو جوروئیں ہیں ایک کو میں چھوڑ دیتا ہوں ف۱ عبدالرحمٰن نے کہا ف۲ اللہ تمہارے مال اور تمہاری جوروؤں میں اور زیادہ برکت دے ف۳ پھر عبدالرحمٰن بازار میں گئے وہاں

اللہُ عَلَیۡہِ وَسَلَّمَ أَوۡلِمۡ وَلَوۡ بِشَاۃٍ۔

بیچ کھوج کی اور کچھ پنیر کچھ گھی فائدے میں کمایا اسی طرح سوداگری کرتے رہے، یہاں تک کہ ایک انصاری عورت سے نکاح کیا اس وقت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا ولیمہ تو کر ایک ہی بکری کا سہی ف۴

ف۱ یعنی تم اس سے نکاح کر لو ف۲ نہیں بھائی اس کی کیا ضرورت ہے ف۳ یعنی میں ہاتھ پاؤں رکھتا ہوں محنت کر کے کما لوں گا ذرا بازار تو بتلا دو ف۴ سبحان اللہ سعد بن ربیع کی اہلیت اور لیاقت اور عبدالرحمٰن بن عوفؓ کی ہمت اور جوانمردی دونوں قابل آفرین ہے حافظؒ نے کہا دوسری روایت میں یوں ہے کہ عبدالرحمٰن بن عوفؓ پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے زردی کا نشان دیکھا ان سے پوچھا تب انہوں نے کہا میں نے شادی کی ہے اور اس حدیث سے دولہا کو زردی لگے ہوئے باہر نکلنے کا جواز ثابت ہوتا ہے اور یہی نکلتا ہے کہ زعفران کیسر مہندی وغیرہ دولہا دلہن لگا سکتے ہیں اور اس سے وہ عموم خاص کیا گیا ہے کہ مردوں کو زعفران لگانا منع ہے۔

۹۷۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ: حَدَّثَنَا حَمَّادٌ، عَنْ ثَابِتٍ، عَنْ أَنَسٍ قَالَ: مَا أَوْلَمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى شَيْءٍ مِنْ نِسَائِهِ مَا أَوْلَمَ عَلَى زَيْنَبَ، أَوْلَمَ بِشَاةٍ۔

ہم سے سلیمان بن حرب نے بیان کیا کہا ہم سے حماد بن زید نے انہوں نے ثابت بنانی سے انہوں نے انسؓ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی کسی بی بی کا ولیمہ ایسا نہیں کیا جیسا ام المؤمنین زینبؓ کا کیا ایک بکری کاٹی لوگوں کو گوشت روٹی کھلایا ف۱

ف۱ بعضے لوگوں نے اس حدیث سے نکالا ہے کہ ولیمہ کی حد اکثر سے اکثر ایک بکری ہے اور صحیح یہ ہے کہ ولیمہ کے اکثر کی کوئی حد نہیں جتنا کھانا چاہیے اتنا پکوائے قاضی عیاض نے اس پر اجماع نقل کیا ہے

۹۸۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ، عَنْ شُعَيْبٍ، عَنْ أَنَسٍ: أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَعْتَقَ صَفِيَّةَ وَتَزَوَّجَهَا وَجَعَلَ عِتْقَهَا صَدَاقَهَا، وَأَوْلَمَ عَلَيْهَا بِحَيْسٍ۔

ہم سے مسدد نے بیان کیا۔ انہوں نے عبدالوارث سے انہوں نے شعیب سے انہوں نے انسؓ سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ام المؤمنین صفیہؓ کو آزاد کر کے ان سے نکاح کر لیا اور ان کی آزادی ہی ان کا مہر مقرر کیا اور کھجور پنیر یا آٹے یا ستو کا ملیدہ بنا کر ان کا ولیمہ کیا۔

۹۹۔ حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ،

ہم سے مالک بن اسمٰعیل نے بیان کیا کہا ہم سے زہیر

حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ، عَنْ بَيَانٍ قَالَ: سَمِعْتُ أَنَسًا يَقُولُ: بَنَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِامْرَأَةٍ فَأَرْسَلَنِي فَدَعَوْتُ رِجَالًا إِلَى الطَّعَامِ۔

نے انہوں نے بیان بن بشر سے کہا میں نے انس رضی اللہ عنہ سے سنا وہ کہتے تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی ایک بی بی سے (جو نئی دلہن تھیں یعنی حضرت زینب رضی اللہ عنہا سے) صحبت کی مجھ کو لوگوں کو دعوت دینے کے لیے بھیجا میں نے کھانے کے لیے کئی آدمیوں کو بلایا۔

بَابُ مَنْ أَوْلَمَ عَلَى بَعْضِ نِسَائِهِ أَكْثَرَ مِنْ بَعْضٍ۔

باب کسی بی بی کے ولیمہ میں زیادہ کھانا تیار کرنا کسی میں کم۔

۱۰۰۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ، عَنْ ثَابِتٍ قَالَ: ذُكِرَ تَزْوِيجُ زَيْنَبَ بِنْتِ جَحْشٍ عِنْدَ أَنَسٍ فَقَالَ: مَا رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَوْلَمَ عَلَى أَحَدٍ مِنْ نِسَائِهِ مَا أَوْلَمَ عَلَيْهَا، أَوْلَمَ بِشَاةٍ۔

ہم سے مسدد نے بیان کیا کہا ہم سے حماد بن زید نے انہوں نے ثابت سے انہوں نے کہا انس رضی اللہ عنہ کے سامنے حضرت زینب رضی اللہ عنہا بنت جحش کے نکاح کا ذکر آیا انہوں نے کہا میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اتنا بڑا ولیمہ کسی بی بی کا کرتے نہیں دیکھا جتنا آپ نے حضرت زینب رضی اللہ عنہا کا نکاح کیا (پوری) ایک بکری کا ولیمہ کیا۔

بَابُ مَنْ أَوْلَمَ بِأَقَلَّ مِنْ شَاةٍ۔

باب ایک بکری سے کم ولیمہ کرنا

۱۰۱۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ مَنْصُورِ بْنِ صَفِيَّةَ عَنْ أُمِّهِ صَفِيَّةَ بِنْتِ شَيْبَةَ قَالَتْ: أَوْلَمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى بَعْضِ نِسَائِهِ بِمُدَّيْنِ مِنْ شَعِيرٍ۔

ہم سے محمد بن یوسف فریابی نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان ثوری نے انہوں نے منصور بن صفیہ سے انہوں نے اپنی والدہ صفیہ بنت شیبہ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی بعضی بی بیوں کا ولیمہ دو مد جو سے کیا ف

ف یعنی سوا سیر یا دو سیر جو کا آٹا پکایا طبرانی نے نکالا کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کا ولیمہ کیا اپنی زرہ ایک یہودی کے پاس گرو کر کے اس سے دو مد جو لے لیے سبحان اللہ ہمارے سرداروں نے اس طرح سے بسر کی ہے کہ شادی میں دو مد جو بھی ان کو مشکل سے ملے اپنی زرہ گرو کرنے کے لیے پھر ہم کیوں تکلیف اور تنگی سے گھبرائیں خرچ کی تنگی اور تکلیف پیغمبروں اور اولیاء کی میراث ہے مبارک ہیں وہ لوگ جن کو یہ نعمت حاصل ہو اور وہ صبر اور شکر کریں۔

بَابُ حَقِّ إِجَابَةِ الْوَلِيمَةِ وَالدَّعْوَةِ وَمَنْ أَوْلَمَ سَبْعَةَ أَيَّامٍ وَنَحْوَهُ، وَلَمْ يُوَقِّتِ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمًا وَلَا يَوْمَيْنِ

باب ولیمہ کی دعوت اور ہر ایک دعوت قبول کرنا واجب ہے اور سات دن تک (شادی کے بعد ولیمہ کی دعوت کرتے رہنا جائز ہے ۲ اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ولیمہ کی دعوت کے لیے) ایک یا دو دن کچھ معین نہیں کیا ۳

ف ولیمہ وہ دعوت ہے جو شادی بیاہ میں کی جاتی ہے۔ شافعی نے کہا ولیمہ ہر ایک دعوت کو کہیں گے جو کسی خوشی کی تقریب میں کی جائے جیسے نکاح ختنہ عقیقہ وغیرہ ابن عبدالبر اور نووی نے کہا کہ ولیمہ کی دعوت قبول کرنا واجب ہے اور اس پر اتفاق نقل کیا ہے حافظ نے کہا اس پر اعتراض ہے کیوں کہ وجوب پر اتفاق نہیں ہے البتہ جمہور شافعیہ اور حنابلہ سے اس کا وجوب بلکہ فرض عین ہونا منقول ہے یہاں تک کہ نماز کی جماعت اس وجہ سے ترک کر سکتے ہیں ——
علماء نے کہا ہے یہ وجوب اس وقت ہے جب خاص دعوت ہو تو اس کا قبول کرنا فرض کفایہ ہے اور یہ بھی ضرور ہے کہ ولیمہ کی دعوت میں کوئی خلاف شرع کام نہ ہو جیسے فواحش رنڈیوں کا رقص و سرود وغیرہ ورنہ قبول کرنا لازم نہ ہوگا۔
ف۲ ابن ابی شیبہ نے حفصہ بنت سیرین سے نکالا ہے کہ میرے باپ نے جب نکاح کیا تو سات دن تک آنحضرتؐ کے اصحاب کو دعوت دی ایک روایت میں ہے کہ آٹھ دن تک اور ترمذی اور طبرانی وغیرہ نے ابن عباس رضؓ اور ابن مسعودؓ وغیرہ سے جو نکالا کہ ولیمہ کی دعوت پہلے دن ضرور ہے اور دوسرے دن جائز ہے اور تیسرے دن ریا اور ناموری اس کی سند ضعیف ہے لیکن شافعیہ اور حنابلہ نے اسی حدیث کے مطابق یہ کہا ہے کہ اگر تین دن تک کوئی دعوت کرے تو تیسرے دن کی دعوت قبول کرنا مکروہ ہے اور دوسرے دن کی بھی قبول کرنا واجب نہیں ہے لیکن سنت ہے بعضوں نے دوسرے دن کی بھی قبول کرنا واجب ہے بعضوں نے کہا کراہت اس صورت میں ہے جب دوسرے یا تیسرے دن انہی لوگوں کو بلائے جن کو پہلے دن بلایا تھا اگر ہر روز نئے نئے آدمیوں کو بلائے تو جتنے دن چاہے دعوت کرسکتا ہے۔ ف۳ تو جتنے دن تک چاہے کرے امام بخاری اور مالکیہ کا بھی یہی قول ہے۔

۱۰۲- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يُوسُفَ: أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ نَافِعٍ، عَنْ عَبْدِ اللهِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا: أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: إِذَا دُعِيَ أَحَدُكُمْ إِلَى الْوَلِيمَةِ فَلْيَأْتِهَا۔

ہم سے عبداللہ بن یوسف تنیسی نے بیان کیا کہا ہم کو امام مالکؒ نے خبر دی انہوں نے نافع سے انہوں نے عبداللہ بن عمر رضؓ سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب کوئی تم میں سے ولیمہ کی دعوت میں بلایا جائے تو ضرور شریک ہو ف

ف اس میں کوئی قید نہیں ایک دن یا دو دن یا تین دن تک۔

۱۰۳۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ: حَدَّثَنَا يَحْيَى، عَنْ سُفْيَانَ قَالَ: حَدَّثَنِي مَنْصُورٌ، عَنْ أَبِي وَائِلٍ، عَنْ أَبِي مُوسَى، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: فُكُّوا الْعَانِيَ، وَأَجِيبُوا الدَّاعِيَ، وَعُودُوا الْمَرِيضَ۔

ہم سے مسدد بن مسرہد نے بیان کیا کہا ہم سے یحییٰ بن سعید قطان نے انہوں نے سفیان ثوری سے کہا مجھ سے منصور بن معتمر نے بیان کیا انہوں نے ابو وائل سے انہوں نے ابو موسیٰ اشعری رضؓ سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا جو شخص ظلم سے کہیں قید ہو اس کو چھڑاؤ اور دعوت قبول کرو اور بیمار کو پوچھنے کے لیے جاؤ۔

۱۰۴۔ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ الرَّبِيعِ: حَدَّثَنَا أَبُو الْأَحْوَصِ، عَنِ الْأَشْعَثِ، عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ سُوَيْدٍ: قَالَ الْبَرَاءُ ابْنُ عَازِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا: أَمَرَنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِسَبْعٍ، وَنَهَانَا عَنْ سَبْعٍ: أَمَرَنَا بِعِيَادَةِ الْمَرِيضِ، وَاتِّبَاعِ الْجَنَازَةِ، وَتَشْمِيتِ الْعَاطِسِ، وَإِبْرَارِ الْقَسَمِ، وَنَصْرِ الْمَظْلُومِ، وَإِفْشَاءِ السَّلَامِ، وَإِجَابَةِ الدَّاعِي، وَنَهَانَا عَنْ خَوَاتِيمِ الذَّهَبِ، وَعَنْ آنِيَةِ الْفِضَّةِ، وَعَنِ الْمَيَاثِرِ، وَالْقَسِّيَّةِ، وَالْإِسْتَبْرَقِ، وَالدِّيبَاجِ، تَابَعَهُ أَبُو عَوَانَةَ وَالشَّيْبَانِيُّ عَنْ أَشْعَثَ فِي إِفْشَاءِ السَّلَامِ۔

ہم سے حسن بن ربیع نے بیان کیا کہا ہم سے ابوالاحوص (سلام بن سلیم) نے انہوں نے اشعث بن ابی شعثاء سے انہوں نے معاویہ بن سوید سے انہوں نے کہا براء بن عازبؓ (صحابی) کہتے تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم کو سات باتوں کا حکم دیا اور سات باتوں سے منع فرمایا۔ آپ نے ہم کو حکم دیا بیمار پرسی کرنے کا اور جنازے کے ساتھ چلنے کا اور چھینک کا جواب دینے کا اور مظلوم کی مدد کرنے کا اور قسم پوری کرنے کا[۱] اور عام طور سے سب کو جو مسلمان ملے اس کو سلام کرنے کا اور دعوت قبول کرنے کا اور ہم کو منع کیا سونے کی انگوٹھیاں پہننے سے اور چاندی سونے کے برتن استعمال کرنے سے[۲] اور ریشمی زین پوشوں سے اور قسی اور استبرق اور دیباج کے پہننے سے یہ سب ریشمی کپڑے ہیں[۳] ابوعوانہ اور شیبانی نے ابوالاحوص کی متابعت کی افشاء سلام میں

[۱] یعنی اگر اپنا بھائی مسلمان تجھ سے کسی امر کی درخواست کرے اور اس پر قسم کھالے تو اس کام کو ضرور پورا کرے گا۔ تو اس قسم کو سچی کرنا یہ اسی حال میں ہے جب وہ کام خلاف شرع نہ ہو [۲] یعنی اس میں کھانے پینے سے [۳] یہ سب چھ باتیں ہوئیں ساتویں بات اس روایت میں رہ گئی ہے دوسری روایت میں جو انشاء اللہ کتاب اللباس میں آئے گی ساتویں بات یعنی خاص ریشمی کپڑا پہننے سے مذکور ہے۔

۱۰۵۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ:

ہم سے قتیبہ بن سعید نے بیان کیا کہا ہم سے عبدالعزیز

حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ أَبِي حَازِمٍ عَنْ أَبِيهِ، عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ: دَعَا أَبُو أُسَيْدٍ السَّاعِدِيُّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي عُرْسِهِ وَكَانَتِ امْرَأَتُهُ يَوْمَئِذٍ خَادِمَهُمْ وَهِيَ الْعَرُوسُ، قَالَ سَهْلٌ: تَدْرُونَ مَا سَقَتْ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؟ أَنْقَعَتْ لَهُ تَمَرَاتٍ مِنَ اللَّيْلِ فَلَمَّا أَكَلَ سَقَتْهُ إِيَّاهُ۔

بن ابی حازم نے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے سہل ابن سعد سے انہوں نے کہا ابو اسید ساعدی نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنی شادی میں دعوت دی ان کی جورو ام اسید سلامہ بنت وہب جو دلہن تھی وہی خود کام کاج کرتی تھی سہل نے کہا تم جانتے ہو اس نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اس دعوت میں کیا پلایا تھا اس نے رات کو تھوڑی کھجوریں پانی میں بھگو رکھی تھیں صبح کو جب کھانے سے فارغ ہوئے تو وہی ف آپ کو پلایا ف۲

ف یعنی کھجوروں کا شربت ف۲ شادی میں اب تک لوگوں کو شربت پلاتے ہیں اس کی اصل یہی حدیث ہے۔

بَابُ مَنْ تَرَكَ الدَّعْوَةَ فَقَدْ عَصَى اللَّهَ وَرَسُولَهُ۔

باب جس نے دعوت قبول نہ کی اس نے اللہ اور اس کے رسول کی نافرمانی کی ف

ف کیونکہ وہ مسلمانوں میں میل جول نہیں رکھنا چاہتا جو اسلام کا ایک بڑا رکن ہے ہدیہ اور دعوت سے میل جول اتفاق پیدا ہوتا ہے اور دنیا اور دین کی بھلائیاں اتفاق اور میل جول پر منحصر ہیں جن لوگوں نے فقیری اور درویشی کے یہ معنی سمجھے ہیں کہ ایک گوشے میں تن تنہا بیٹھ رہنا نہ کسی کی شادی نہ کسی کی غمی میں جانا نہ جمعہ اور جماعت میں حاضر ہونا انہوں نے غلطی کی ہے ایسی فقیری کس کام کی جو خلاف سنت ہو بڑی فقیری اور درویشی یہ ہے کہ شریعت محمدی صلی اللہ علیہ وسلم پر چلے اور اللہ کے سوا کسی دوسرے سے دل نہ لگائے۔

۱۰۶۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنِ الْأَعْرَجِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ: شَرُّ الطَّعَامِ طَعَامُ الْوَلِيمَةِ، يُدْعَى لَهَا الْأَغْنِيَاءُ، وَيُتْرَكُ الْفُقَرَاءُ، وَمَنْ تَرَكَ الدَّعْوَةَ فَقَدْ عَصَى اللَّهَ وَرَسُولَهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

ہم سے عبداللہ بن یوسف تنیسی نے بیان کیا کہا ہم کو امام مالکؒ نے خبر دی انہوں نے ابن شہاب سے انہوں نے عبدالرحمٰن بن ہرمز اعرج سے انہوں نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے وہ کہتے تھے برا کھانا (بعض روایتوں میں یوں ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا) برا ولیمہ وہ ولیمہ ہے جس میں کھانے کے لیے مالدار لوگ تو بلائے جائیں اور محتاج لوگوں کو نہ کھلایا جائے ف اور جو شخص دعوت میں بلا عذر شریک نہ ہو اس نے اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی نافرمانی کی۔

ف ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے کہا ایسے ولیمے میں جس میں صرف مالداروں کی دعوت ہو اور محتاجوں کو نہ آنے دیں ہم کو یہ حکم دیا

گیا ہے کہ اس میں شریک نہ ہوں ابن بطال نے کہا کہ اگر مالداروں کو الگ اور محتاجوں کو الگ کھلائے تو اس میں کوئی قباحت نہیں طیبی نے کہا یہ جاہلیت کی رسم تھی کہ ولیمہ کی دعوت میں مالداروں کو تو بلاتے لیکن محتاجوں کو نہ آنے دیتے ہمارے زمانے میں بہت سے نام کے مسلمان اب بھی شادی بیاہ کی دعوتوں میں بڑے آدمیوں کی دعوت کرتے ہیں۔ لیکن بیچارے غریبوں کو آنے تک نہیں دیتے ایسی دعوت کو قبول کرنا ضروری نہیں۔ جب ولیمہ کی دعوت میں جو دنیا کی خوشی سے کی جاتی ہے یہ حکم ہو کہ محتاجوں کو بھی بلایا جائے تو ان دعوتوں میں جو محض خدا کی خوشی اور ایصال ثواب کے لیے کی جاتی ہیں صرف مالداروں کو کھلانا اور محتاجوں کو محروم رکھنا کس قدر مذموم ہو گا اللہ تعالیٰ جاہلوں اور مشرکوں کی رسموں سے بچائے ارے بے وقوفو تم جو میت کو ایصالِ ثواب کرنا چاہتے ہو تو سب سے پہلے محتاجوں کو کھلاؤ اور عمدہ عمدہ کھانے ان کو کھلاؤ ان کی خوب خاطرداری کرو کیونکہ وہ اللہ تعالیٰ کے بھیجے ہوئے مہمان ہیں تم نرے دنیا کے کتوں کو کھلا کر ثواب کی امید رکھتے ہو ثواب تو کجا اور عذاب کا ڈر ہے ایسے کھانا کھلانے سے بیچارہ میت اور غصے ہو گا تم کو گالیاں کوسنے لگے گا اگر محتاجوں کو کھلاتے تو شاید اس کو کچھ فائدہ ہوتا نیاز ہو یا نذر ہو جب اللہ کے نام پر کرو تو اس کی تعظیم ملحوظ رکھو ثواب پہنچانے میں تم کو اختیار ہے جس کی روح کو چاہو اس کا ثواب بخش دو اگر تم نیاز یا نذر جو ایک عبادت ہے خدا کے سوا کسی اور کی کرو گے تو کھانا بھی حرام اور مردار ہو جائے گا اور الٹے گناہ گار اور مشرک بنو گے اگر نیاز نذر سے اللہ کی تعظیم مقصود ہے اور تم نیاز اور نذر کو جو دوسروں کی نیاز نذر کہتے ہو اس کے معنی تحفہ یا ہدیہ کے رکھتے ہو تو خیر کھانا تو حرام نہ ہو گا نہ تم مشرک بنو گے مگر ایسا لفظ کہنا ہی کیا ضرور ہے جس میں سے شرک کی بو نکلے یوں کہو اللہ کی نیاز یا اللہ کی نذر اور ثواب بروح فلاں۔

بَابُ مَنْ أَجَابَ إِلَى كُرَاعٍ۔

باب اگر دعوت میں بکری کا کھر ہو جب بھی جانا چاہیے

۱۰۷۔ حَدَّثَنَا عَبْدَانُ، عَنْ أَبِي حَمْزَةَ، عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ أَبِي حَازِمٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لَوْ دُعِيتُ إِلَى كُرَاعٍ لَأَجَبْتُ، وَلَوْ أُهْدِيَ إِلَيَّ كُرَاعٌ لَقَبِلْتُ۔

ہم سے عبدان نے بیان کیا انہوں نے ابوحمزہ سے انہوں نے اعمش سے انہوں نے ابوحازم سے انہوں نے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا اگر مجھ کو کوئی بکری کا کھر کھانے میں دے جب بھی جاؤں اور اگر کوئی بکری کا کھر مجھ کو تحفہ بھیجے تو بھی میں قبول کر لوں ف

ف کیسا ہی کم حصہ ہو لے لوں کسی مسلمان کی دل شکنی نہ کروں یہی پیغمبری کے اخلاق ہیں غریبوں کی دعوت میں نہ جانا یا غریبوں کا ہدیہ قبول نہ کرنا فرعونیت اور نخوت ہے اللہ تعالیٰ بچائے رکھے یہ فرعونیت کرنے والے اللہ کے نزدیک ایک

پھر سے زیادہ ذلیل ہیں۔

بَابُ إِجَابَةِ الدَّاعِي فِي الْعُرْسِ وَغَيْرِهِ۔

باب ہر ایک دعوت قبول کرنا ف شادی کی ہو یا کسی اور بات کی ف۲

ف نووی رح نے کہا ولیمہ کی دعوت کے علاوہ آٹھ دعوتیں اور ہیں اعذار یعنی ختنہ کی عقیقہ خرس یعنی سلامتی کے ساتھ زچگی کی نقیعہ مسافر کی خیریت کے ساتھ آنے پر وکیرہ ہے مکان کی تیاری یا سکونت پر وضیمہ غمی کا کھانا مادبہ یعنی دعوت احباب جو بلا سبب ہو حذاق یعنی بچے کے ہوشیار ہونے یا قرآن کے ختم ہونے پر تسمیہ خوانی کی دعوت کا عتیرہ رجب کی دعوت۔

ف یہی قول ہے بعض شافعیہ اور حنابلہ اور اصحاب حدیث کا اور حنفیہ اور مالکیہ کہتے ہیں کہ ولیمہ کے سوا اور دعوت کا قبول کرنا واجب نہیں شافعی نے کہا اگر دوسری دعوت میں نہ جائے تو گناہ گار نہ ہوگا لیکن ولیمہ کی دعوت میں نہ جانے سے گناہ گار ہوگا اگر روزہ دار ہو لیکن نفلی روزہ ہو اور دعوت کرنے والے کو اس کا نہ کھانا ناگوار گزرے تو روزہ کھول ڈالنا افضل ہے ورنہ روزہ نہ کھولے لیکن دعوت میں جائے شریک ہو بعضوں نے کہا ہر حال میں کھول ڈالنا افضل ہے۔

۱۰۸۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ: حَدَّثَنَا الْحَجَّاجُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ: قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ: أَخْبَرَنِي مُوسَى بْنُ عُقْبَةَ، عَنْ نَافِعٍ قَالَ: سَمِعْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَجِيبُوا هَذِهِ الدَّعْوَةَ إِذَا دُعِيتُمْ لَهَا قَالَ: كَانَ عَبْدُ اللَّهِ يَأْتِي الدَّعْوَةَ فِي الْعُرْسِ وَغَيْرِ الْعُرْسِ وَهُوَ صَائِمٌ۔

ہم سے علی بن عبداللہ بن ابراہیم بغدادی نے بیان کیا کہا ہم سے حجاج ابن محمد اعور نے کہ ابن جریج نے کہا مجھ کو موسیٰ بن عقبہ نے خبر دی انہوں نے نافع سے انہوں نے کہا میں نے عبداللہ ابن عمر رض سے سنا وہ کہتے تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ولیمہ کی دعوت میں جب تم بلائے جاؤ تو اس کو قبول کرو نافع نے کہا عبداللہ بن عمر رض کا یہ قاعدہ تھا ہر دعوت میں جاتے شادی کی ہوتی یا کسی اور بات کی گو روزہ دار ہوتے ف

ف۲ مسلم کی روایت میں یوں ہے جب کوئی تم میں سے کھانے کے لیے بلایا جائے اگر روزہ نہ ہو تو کھائے ورنہ برکت کی دعا دے امام بیہقی رح نے روایت کیا کہ ایک دعوت میں ایک شخص بولا میں روزہ دار ہوں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا واہ تیرا بھائی تو تیرے لیے تکلیف اٹھائے اور کھانا تیار کرے اور تو روزہ کا بہانہ کرلے روزہ کھول ڈال پھر قضا رکھ لے اس کا اسناد ضعیف ہے۔

باب ۔ ذَهَابُ النِّسَاءِ وَالصِّبْيَانِ إِلَى الْعُرْسِ۔

باب عورتوں بچوں کا بھی شادی میں جانا

۱۰۹۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ الْمُبَارَكِ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ صُهَيْبٍ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: أَبْصَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نِسَاءً وَصِبْيَانًا مُقْبِلِينَ مِنْ عُرْسٍ فَقَامَ مُمْتَنًّا فَقَالَ: اللّٰهُمَّ أَنْتُمْ مِنْ أَحَبِّ النَّاسِ إِلَيَّ۔

ہم سے عبدالرحمٰن ابن مبارک نے بیان کیا کہا ہم سے عبدالوارث بن سعید نے کہا ہم سے عبدالعزیز بن صہیب نے انہوں نے انس بن مالک سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے (انصار کی) عورتوں اور بچوں کو دیکھا وہ ایک شادی میں سے لوٹتے آرہے تھے آپ خوشی کے مارے جلدی سے کھڑے ہوگئے فرمایا اللہ تو گواہ رہ تم لوگ سب لوگوں سے زیادہ مجھ کو محبوب ہو ف

ف کیونکہ انصاری لوگوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنے شہر میں جگہ دی آپ کے ساتھ ہو کر کافروں سے لڑے انصار کا احسان مسلمانوں پر قیامت تک باقی رہے گا۔ اس حدیث سے یہ نکلا کہ عورتیں بھی اگر دعوت میں بلائی جائیں تو ان کو بھی جانا واجب یا مستحب ہے قسطلانی نے کہا بشرطیکہ فتنہ کا ڈر یا غیر محرم سے خلوت کا ڈر نہ ہو اور عورت کو دعوت میں جانے کے لیے اپنے خاوند یا ولی سے اجازت لینا ضرور ہے۔

باب ۔ هَلْ يَرْجِعُ إِذَا رَأَى مُنْكَرًا فِي الدَّعْوَةِ وَرَأَى ابْنُ مَسْعُودٍ صُورَةً فِي الْبَيْتِ فَرَجَعَ، وَدَعَا ابْنُ عُمَرَ أَبَا أَيُّوبَ فَرَأَى فِي الْبَيْتِ سِتْرًا عَلَى الْجِدَارِ، فَقَالَ ابْنُ عُمَرَ: غَلَبَنَا عَلَيْهِ النِّسَاءُ، فَقَالَ: مَنْ كُنْتُ أَخْشَى عَلَيْهِ فَلَمْ أَكُنْ أَخْشَى عَلَيْكَ، وَاللّٰهِ لَا أَطْعَمُ لَكُمْ طَعَامًا فَرَجَعَ۔

باب اگر دعوت میں جا کر وہاں خلاف شرع کوئی کام دیکھے تو لوٹ آئے یا کیا کرے ف اور عبداللہ بن مسعودؓ نے دعوت کے گھر تصویر دیکھی تو لوٹ آئے کھانا نہ کھایا اور عبداللہ بن عمرؓ نے ابوایوب انصاریؓ کو دعوت دی ف تو ابوایوبؓ ان کے گھر پر گئے انہوں نے دیکھا دیوار پر پردہ پڑا ہے ف ابن عمر کہنے لگے عورتوں نے ہم کو مجبور کردیا ف ابوایوبؓ نے کہا مجھے تو ڈر تھا کہ کوئی ایسا کام کرے گا مگر تم سے یہ ڈر نہ تھا قسم خدا کی تمہارا کھانا نہیں کھاتے کا یہ کہہ کر ابوایوبؓ لوٹ گئے کھانا نک نہیں کھایا ف

ف ابن بطال نے کہا جس دعوت میں حرام کام ہوتا ہو تو اگر اس کے دور کرنے پر قادر ہو تو اس کو دور کر دے ورنہ لوٹ کر چلا آئے کھانا نہ کھائے اگر مکروہ کام ہو جیسے دیواروں پر کپڑے کے غلاف چڑھے ہوں تو بہتر یہی ہے کہ لوٹ

آ جائے بیٹھ جائے اور اگر کھانا کھا لے تو بھی جائز ہے کیونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے کئی صحابہ ایسے گھر میں گئے اور دعوت کھائی لیکن ابوایوبؓ نہ بیٹھے اور چلے آئے حنفیہ کہتے ہیں کہ اگر وہ شخص لوگوں کا مقتدا پیشوا ہو تو نہ بیٹھے چلا آئے ورنہ صبر کرے اور کھانا کھالے اور طبرانی نے نکالا مرفوعاً کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فاسقوں کی دعوت قبول کرنے سے منع فرمایا مثلاً وہاں لوگ شراب پیتے ہوں یا فاحشہ عورتوں کا ناچ رنگ ہو تب تو نہ جانا چاہیئے اب جس مکان میں تصویریں لگی ہوئی ہوں اس میں جانا حرام ہے یا مکروہ اس میں دو قول ہیں یہ انہی تصویروں میں ہے جو حرام ہیں لیکن اگر فرش پر یا تکیہ پر تصویریں ہوں یا پیالی یا رکابی پر تو وہاں جانا جائز ہے ۔ ف۲ حافظ نے کہا بعضے نسخوں میں ابو سعود ہے یعنی عقبہ بن عامر انصاری ان کے اثر کو امام بیہقی نے وصل کیا لیکن ابن مسعودؓ کا اثر مجھ کو نہیں ملا ف۳ اپنے بیٹے سالم کی شادی میں ۔ ف۴ اس کو امام احمدؒ نے کتاب الورع میں اور مسدد نے اپنی مسند میں اور طبرانی نے مسدد کے طریق سے وصل کیا ف۵ ابوایوب نے اس پر اعتراض کیا کہ یہ فعل خلاف شرع ہے یعنی دیوار اینٹ مٹی کو کپڑا اوڑھانا ف۶ انہوں نے کسی طرح نہ مانا دیوار کو کپڑے سے منڈھا آخر منڈھا ف۷ کیونکہ تم نہایت متبع سنت تھے اور بیٹے کس کے حضرت عمرؓ کے تو تم کو عورتیں کس طرح مجبور کر سکتی ہیں ان کو ڈانٹنا اور اس کام سے باز رکھنا لازم تھا ف۸ سبحان اللہ صحابہ کرامؓ کا ورع اور تقویٰ ، دیوار پر کپڑا اڑھانا حد درجہ یہ ہوگا کہ مکروہ ہوگا یا حرام مگر ابوایوبؓ نے ایسے مکان میں بیٹھنا اور کھانا کھانا ہی گوارہ نہ کیا جہاں ایک فعل مکروہ یا حرام کیا گیا تھا قسطلانی نے کہا جمہور شافعیہ اس کی کراہت کے قائل ہیں کیوں کہ اگر حرام ہوتا تو دوسرے صحابہ رضؓ بھی وہاں نہ بیٹھتے نہ کھانا کھاتے اور ممکن ہے کہ ابوایوبؓ اس کو حرام سمجھتے ہوں اور دوسرے صحابہ مباح جانتے ہوں مترجم کہتا ہے اگر ابوایوبؓ انصاری اس زمانہ کے بدعات کو دیکھتے تو یقیناً نہ ایسے بدعتیوں سے ملتے نہ ان کا کھانا کھاتے اب تو سارے مکان کو چھت سے لے کر دیواروں تک کپڑے سے منڈھتے ہیں اس پر نقش نگار کرتے ہیں قبروں پر چادریں وہ بھی کارچوبی عمدہ عمدہ ڈالتے ہیں اور بیچارے زندہ مسلمان سردی کھاتے پھرتے ہیں ان کو کوئی ایک ترکھاری کا ٹکڑا بھی نہیں دیتا مگر دجالا شاہ کے قبر پر صبح کا اجالا ہوتے ہی کمخواب کی نئی چادر چڑھائی جاتی ہے اس پر مٹھائی کی ٹوکری اور صندل سے ان کی قبر لیپی جاتی ہے ادجالا شاہ کو تو ایک بزرگ سمجھ کر ایسا کرتے ہیں مگر عموماً یہ رواج کر لیا ہے کہ سوم کو ہر ایک کی قبر پر چادر چڑھائی جاتی ہے پھول ڈالتے ہیں مولود خوانوں کی جماعتیں آتی ہیں جو چلا چلا کر مردے کی ناک میں دم کرتی ہیں رات کو وہاں چراغ جلائے جاتے ہیں جب کوئی مرتا ہے تو اس کے جنازے میں شامیانے تانتے ہیں قبر میں دفنانے کے بعد پیر صاحب کا شجرہ بھی اس میں رکھ دیتے ہیں کہ شاید فرشتے پیر صاحب کی خاطر عذاب نہ کریں معاذ اللہ اگر ابوایوبؓ انصاری ان باتوں کو دیکھتے تو کس قدر ناراض ہوتے مجھے یقین ہے کہ وہ ایسے لوگوں کو مسلمان ہی نہ سمجھتے ۔

۱۱۰- حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ قَالَ: حَدَّثَنِي ہم سے اسماعیل بن ابی اویس نے بیان کیا کہا مجھ سے

مَالِكٌ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهَا أَخْبَرَتْهُ أَنَّهَا اشْتَرَتْ نُمْرُقَةً فِيهَا تَصَاوِيرُ، فَلَمَّا رَآهَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَامَ عَلَى الْبَابِ فَلَمْ يَدْخُلْ فَعَرَفْتُ فِي وَجْهِهِ الْكَرَاهِيَةَ فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ، أَتُوبُ إِلَى اللّٰهِ وَإِلَى رَسُولِهِ، مَاذَا أَذْنَبْتُ؟ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَا بَالُ هَذِهِ النُّمْرُقَةِ؟ قَالَتْ: فَقُلْتُ اشْتَرَيْتُهَا لَكَ لِتَقْعُدَ عَلَيْهَا وَتَوَسَّدَهَا، فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنَّ أَصْحَابَ هَذِهِ الصُّوَرِ يُعَذَّبُونَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ، وَيُقَالُ لَهُمْ: أَحْيُوا مَا خَلَقْتُمْ، وَقَالَ: إِنَّ الْبَيْتَ الَّذِي فِيهِ الصُّوَرُ لَا تَدْخُلُهُ الْمَلَائِكَةُ۔

امام مالک نے انہوں نے نافع سے انہوں نے قاسم بن محمد بن ابی بکر سے انہوں نے اپنی پھوپھی حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے انہوں نے ایک گدا خریدا جس پر مورتیں بنی ہوئی تھیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جب اس گدّے کو گھر کے اندر دیکھا تو آپ دروازے ہی پر کھڑے رہ گئے اندر تشریف نہیں لائے میں آپ کے چہرے پر ناراضگی پہچان گئی میں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اگر میں نے کوئی تقصیر کی ہے تو میں اس سے اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے آگے توبہ کرتی ہوں خطا معاف کیجئے آپ نے فرمایا یہ گدا کیا؟ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ میں نے اس کو آپ ہی کے لیے خریدا ہے آپ اس پر بیٹھیں تکیہ لگائیں آپ نے فرمایا جن لوگوں نے اس پر یہ مورتیاں بنائی ہیں ان کو قیامت کے دن عذاب ہوگا ان سے کہا جائے گا جو مورتیں تم نے بنائی ہیں ان میں جان بھی ڈالو اور آپ نے یہ بھی فرمایا جس گھر میں مورتیں ہوتی ہیں اس میں رحمت کے فرشتے نہیں آتے۔

بَابُ قِيَامِ الْمَرْأَةِ عَلَى الرِّجَالِ فِي الْعُرْسِ وَخِدْمَتِهِمْ بِالنَّفْسِ۔

باب شادی میں عورت مردوں کا کام کاج اپنی ذات سے کرے تو کیسا۔

۱۱۱- حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي مَرْيَمَ: حَدَّثَنَا أَبُو غَسَّانَ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبُو حَازِمٍ، عَنْ سَهْلٍ قَالَ: لَمَّا عَرَّسَ أَبُو أُسَيْدٍ السَّاعِدِيُّ دَعَا النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَصْحَابَهُ فَمَا صَنَعَ لَهُمْ طَعَامًا وَلَا قَرَّبَهُ إِلَيْهِمْ إِلَّا امْرَأَتُهُ أُمُّ أُسَيْدٍ بَلَّتْ تَمَرَاتٍ فِي تَوْرٍ مِنْ حِجَارَةٍ مِنَ اللَّيْلِ فَلَمَّا فَرَغَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

ہم سے سعید بن ابی مریم نے بیان کیا کہا ہم سے ابو غسان محمد بن مطرف نے کہا مجھ سے ابو حازم سلمہ بن دینار نے سہل بن سعد ساعدی رضی اللہ عنہ سے انہوں نے کہا جب ابو اسید ساعدی رضی اللہ عنہ نے شادی کی تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے اصحاب کو دعوت دی کھانا بھی ام اسید ان کی دلہن نے پکایا اور مردوں کے سامنے بھی انہوں نے رکھا اور رات کو انہوں نے کیا کیا تھا تھوڑی سی کھجوریں ایک کونڈے میں بھگو دی تھیں جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کھانے

وَسَلَّمَ مِنَ الطَّعَامِ أَمَاثَتْهُ لَهُ فَسَقَتْهُ تُتْحِفُهُ بِذٰلِكَ۔

سے فارغ ہوئے تو وہی شربت تحفہ کے طور پر یا خاص آپ کو پلایا ف

ف سبحان اللہ عرب کی دلہنیں ایسی ہوتی ہیں کہ سارے دعوت والوں کا کھانا بھی خود پکایا اور خود ہی سب کو کھلایا بھی۔

بَابُ النَّقِيعِ وَالشَّرَابِ الَّذِي لَا يُسْكِرُ فِي الْعُرْسِ۔

باب کھجور کا شربت یا اور کوئی شربت جس میں نشہ نہ ہو شادی میں پلانا

۱۱۲۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ: حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْقَارِيُّ، عَنْ أَبِي حَازِمٍ قَالَ: سَمِعْتُ سَهْلَ بْنَ سَعْدٍ: أَنَّ أَبَا أُسَيْدٍ السَّاعِدِيَّ دَعَا النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِعُرْسِهِ، فَكَانَتِ امْرَأَتُهُ خَادِمَهُمْ يَوْمَئِذٍ وَهِيَ الْعَرُوسُ، فَقَالَتْ أَوْ قَالَ: أَتَدْرُونَ مَا أَنْقَعَتْ لِرَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؟ أَنْقَعَتْ لَهُ تَمَرَاتٍ مِنَ اللَّيْلِ فِي تَوْرٍ۔

ہم سے یحییٰ بن بکیر نے بیان کیا کہا ہم سے یعقوب بن عبدالرحمٰن نے انہوں نے ابوحازم سلمہ بن دینار سے انہوں نے کہا میں نے سہل بن سعد ساعدی رضؓ سے سنا وہ کہتے تھے ابواسید ساعدی نے اپنی شادی میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو دعوت دی ان کی جورو ام اسید جو دلہن تھیں اس دن سارے کام کاج اپنے ہاتھ سے کر رہی تھیں یہ دلہن کہتی تھیں یا سہل کہتے تھے تم جانتے ہو میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے کیا شربت تیار کیا تھا میں نے رات کو تھوڑی سی کھجوریں آپ کے لیے ایک کٹورے میں بھگو رکھی تھیں۔

بَابُ الْمُدَارَاةِ مَعَ النِّسَاءِ، وَقَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنَّمَا الْمَرْأَةُ كَالضِّلَعِ۔

باب عورتوں کے ساتھ خوش خلقی سے پیش آنا

اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمانا کہ عورت پسلی کی طرح ہے اس کے مزاج میں پیدائش سے کجی اور ٹیڑھا پن ہے (یہ حدیث آگے آتی ہے)

۱۱۳۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ: حَدَّثَنِي مَالِكٌ، عَنْ أَبِي الزِّنَادِ، عَنِ الْأَعْرَجِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ: أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: الْمَرْأَةُ كَالضِّلَعِ إِنْ أَقَمْتَهَا كَسَرْتَهَا وَإِنِ

ہم سے عبدالعزیز بن عبداللہ اویسی نے بیان کیا کہا مجھ سے امام مالک نے انہوں نے ابوالزناد سے انہوں نے اعرج سے انہوں نے ابوہریرہ رضؓ سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا عورت تو پسلی کی طرح ٹیڑھی پیدا ہوئی ہے اگر تو اس کو ایک دم زور سے سیدھا کرنا

اِسْتَمْتَعْتَ بِهَا اسْتَمْتَعْتَ بِهَا وَفِيهَا عِوَجٌ۔

چاہے تو ٹوٹ جائے گی اور جو اس سے کام لے تو فائدہ اٹھاتا رہے گا گو وہ ٹیڑھی رہے ۱

۱ دوسری حدیث میں ہے تم میں بہتر وہ لوگ ہیں جو اپنی عورتوں کے لیے بھلے ہیں یعنی ان سے نرمی اور محبت کے ساتھ بسر کرتے ہیں عورتوں سے سختی کرنا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت کے خلاف ہے آپ اپنی بی بیوں سے بہت خوش اخلاقی سے گذر کرتے حتیٰ کہ بعضے وقت یہ بی بیاں آپ سے زبان درازی بھی کرتیں جیسے اوپر گذر چکا برخلاف اس کے حضرت عمرؓ سے عورتیں بہت ڈرتی رہتیں کیوں کہ ان کے مزاج میں سختی اور جلالت تھی اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم خُلقِ مجسم اور ہنس مکھ اور نرم دل تھے سبحان اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ۲ اس کے ٹیڑھے پن پر صبر کیے رہ بھلے آدمی کی نشانی یہ ہے کہ اپنی عورت کے ساتھ نرمی اور آسانی سے گذارہ کرے اگر کسی وقت نادانی سے وہ ٹیڑھا پن یا زبان درازی کرے تو چشم پوشی کرے آہستہ آہستہ سمجھانے سے ممکن ہے کہ وہ سیدھی ہو جائے راہ پر آجائے لیکن ایک دم اس کو سیدھا کرنا یہ ممکن نہیں ہاں توڑ ڈالو یعنی طلاق دے دو یہ اور بات ہے۔

بَابُ الْوَصَاةِ بِالنِّسَاءِ

باب آنحضرتؐ نے عورتوں سے اچھا سلوک کرنے کی وصیت کی ہے۔

۱۱۴- حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ نَصْرٍ: حَدَّثَنَا حُسَيْنٌ الْجُعْفِيُّ، عَنْ زَائِدَةَ، عَنْ مَيْسَرَةَ، عَنْ أَبِي حَازِمٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ فَلَا يُؤْذِي جَارَهُ، وَاسْتَوْصُوا بِالنِّسَاءِ خَيْرًا فَإِنَّهُنَّ خُلِقْنَ مِنْ ضِلَعٍ وَإِنَّ أَعْوَجَ شَيْءٍ فِي الضِّلَعِ أَعْلَاهُ، فَإِنْ ذَهَبْتَ تُقِيمُهُ كَسَرْتَهُ: وَإِنْ تَرَكْتَهُ لَمْ يَزَلْ أَعْوَجَ، فَاسْتَوْصُوا بِالنِّسَاءِ خَيْرًا۔

ہم سے اسحاق بن نصر نے بیان کیا کہا ہم سے حسین بن علی جعفی نے انہوں نے زائدہ بن قدامہ سے انہوں نے میسرہ بن عمار اشجعی سے انہوں نے ابو حازم سے انہوں نے ابو ہریرہؓ سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا جو شخص اللہ تعالیٰ پر اور قیامت کے دن پر ایمان رکھتا ہو وہ اپنے ہمسایہ کو نہ ستائے اور میں تم کو وصیت کرتا ہوں کہ عورتوں سے بھلائی کرتے رہنا کیوں کہ عورتوں کی پیدائش پسلی سے ہوئی ہے ۱ اور پسلی اوپر ہی کی طرف سے زیادہ ٹیڑھی ہوتی ہے ۲ اگر تو اس کو ایک دم سے سیدھا کرنا چاہے تو اس کو توڑ ڈالے یہی ہو گا وہ سیدھی نہ ہو گی اور اگر رہنے دے تو خیر ٹیڑھی رہ کر رہے گی تو سہی میں تم کو وصیت کرتا ہوں عورتوں سے بھلائی کرتے رہنا ۳

۱ حضرت آدم علیہ السلام کی پسلی سے حضرت حوّا پیدا ہوئی تھیں ۲ اسی طرح عورت بھی اوپر کی طرف سے یعنی زبان سے

سے ٹیڑھی ہوتی ہیں ف۳ قسطلانی نے کہا یعنی ان کی زبان درازی اور سخت گوئی پر صبر کرتے رہنا اسی میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی ہے عورتیں اس سے بہت خوش ہوتی ہیں کہ خاوند ان سے اختلاط اور ہنسی کھیل کرتا ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اپنی بی بیوں سے مزاح کرتے حضرت عائشہ رضؓ سے فرمایا یہ گڑیوں کے پر کیسے انہوں نے کہا حضرت سلیمان علیہ السلام کے گھوڑوں کے پر تھے آپ ہنس دیئے اسی طرح حضرت عائشہ رضؓ کے ساتھ شرط کر کے دوڑتے ایک بار حضرت عائشہ آگے نکل گئیں پھر ایک بار وہ پیچھے رہ گئیں آپ نے فرمایا یہ اس کا بدلہ ہو گیا سبحان اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یہ مرتبہ کا جو اللہ تعالیٰ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو دیا تھا کسی کیلئے حاصل نہیں ہوا دین اور دنیا دونوں کو آپ نے سنبھالا ایک ہاتھ میں آخرت ایک ہاتھ میں دنیا نوبی بیاں بال بچے کنبے والے ان سب کی خبر گیری ہر ایک کی دلجوئی تشفی پھر راتوں کو عبادت دن کو روزے جہاد کی تیاری فوج اور سامان کی تیاری مسلمانوں اور اسلام کی ترقی کی فکر اور تدابیر اتنے بہت سے کام وہ بھی اس طرح حسن تدبیر اور انتظام کے ساتھ تبلایئے کس فقیر یا درویش یا حکیم نے کیے ہیں اگر آپ کا کوئی معجزہ ہم نے اپنی آنکھوں سے نہیں دیکھا تو آپ کی زندگی کے حالات تو ہم تک پہونچ گئے ہیں ان میں غور کرنے سے صاف معلوم ہو جاتا ہے کہ آپ اللہ کے تمام بندوں میں ایک ممتاز بندے تھے جن کے جوڑ کا کوئی نہیں ملتا اور آپ کی نبوت اور خاتم الانبیاء ہونے کی پوری تصدیق ہو جاتی ہے فقیروں اور درویشوں میں جو کامل سے کامل گزرے ہیں انہوں نے اس کے عشر عشیر کام نہیں کئے جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کئے ہیں ایک گوشے میں لنگوٹا باندھ کر بیٹھ رہنا نہ جورو نہ جاتا نہ رشتہ نہ ناتا یہ بہت سہل ہے مگر بی بیاں بال بچے کنبے والے رکھ کر سب کی خبر گیری رکھنا بلکہ عام تمام دنیا کے لوگوں کی اصلاح اور درستی کی فکر اور تدبیر کرنا مخالفین کی ایذاؤں پر صبر کرنا لڑائیوں میں اپنی ذات سے جانا زخمی ہونا مصیبتیں اٹھانا یہ ہمارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم ہی کا دل اور جگرہ تھا دوسرے فقیر اور درویش آپ کے پاسنگ کو بھی نہیں پہنچ سکتے۔

۱۱۵- حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ دِينَارٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: كُنَّا نَتَّقِي الْكَلَامَ وَالِانْبِسَاطَ إِلَى نِسَائِنَا عَلَى عَهْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَيْبَةَ أَنْ يُنْزَلَ فِينَا شَيْءٌ، فَلَمَّا تُوُفِّيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَكَلَّمْنَا وَانْبَسَطْنَا۔

ہم سے ابونعیم نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان ثوری نے انہوں نے عبداللہ بن دینار سے انہوں نے عبداللہ بن عمر رضؓ سے انہوں نے کہا ہم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی میں عورتوں سے زیادہ باتیں اور ان سے بے تکلفی کرنے میں ذرا ڈرتے رہتے اس خیال سے کہ کہیں کوئی بے اعتدالی ہو جائے اور ہمارے باب میں قرآن اترے جو ہمارا عیب کھول دے جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات ہو گئی تو ہم دل کھول کر باتیں کرنے لگے اور خوب بے تکلفی کرنے لگے۔

بَابٌ۔ قُوا أَنْفُسَكُمْ وَأَهْلِيكُمْ

باب اللہ تعالیٰ کا (سورۂ تحریم میں یہ) فرمانا اپنی

نَارًا۔

جانوں اور اپنے گھر والوں کو دوزخ کی آگ سے بچاؤ۔

۱۱۶۔ حَدَّثَنَا أَبُو النُّعْمَانِ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ، عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: كُلُّكُمْ رَاعٍ وَ كُلُّكُمْ مَسْئُولٌ، فَالإِمَامُ رَاعٍ وَهُوَ مَسْئُولٌ وَالرَّجُلُ رَاعٍ عَلَى أَهْلِهِ وَهُوَ مَسْئُولٌ، وَالمَرْأَةُ رَاعِيَةٌ عَلَى بَيْتِ زَوْجِهَا وَهِيَ مَسْئُولَةٌ، وَالعَبْدُ رَاعٍ عَلَى مَالِ سَيِّدِهِ وَهُوَ مَسْئُولٌ، أَلاَ فَكُلُّكُمْ رَاعٍ وَ كُلُّكُمْ مَسْئُولٌ۔

ہم سے ابوالنعمان محمد بن فضل سدوسی نے بیان کیا کہا ہم سے حماد بن زید نے بیان کیا انہوں نے ایوب سختیانی سے انہوں نے نافع سے انہوں نے عبداللہ بن عمرؓ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم میں سے ہر ایک شخص کچھ نہ کچھ حکومت رکھتا ہے اور قیامت کے دن اس کی رعیت کے بارے میں اس سے پوچھ ف ہوتی ہے بادشاہ تو حاکم ہی ہے اس سے اس کی رعایا کی پوچھ ہوگی اور ہر ایک آدمی اپنے گھر والوں کا حاکم ہے اس سے ان کی پوچھ ہوگی۔ عورت اپنے خاوند کے مال کی حاکم محافظ ہے ف۲ اس سے اس کی پوچھ ہوگی اسی طرح غلام اپنے صاحب کے مال کا نگہبان ہے اس سے اس کی پوچھ ہوگی غرض تم میں ہر ایک شخص حاکم ہے اس سے اس کی رعایا کی باز پرس ہونا ہے ف۳

ف۱ کہ اپنی رعایا سے کیسا سلوک کیا ف۲ کہ خاوند کا مال بے جا تو نہیں اڑایا ف۳ اس حدیث کی مطابقت ترجمہ باب سے یوں ہے کہ جب ہر ایک سے اس کی رعیت کی باز پرس ہوگی تو آدمی کو اپنے گھر والوں کا خیال رکھنا ان کو بُرے کاموں سے باز رکھنا ضرور ہے ورنہ وہ بھی قیامت کے دن اپنے کرتوت کی وجہ سے دوزخ میں پڑیں گے اور اس کو بھی عذاب ہوگا کہ تو نے اپنے گھر والوں کو جن پر تیرا زور چلتا تھا کیوں نہیں نصیحت کی کہ آج وہ دوزخ کے عذاب سے بچے رہتے۔

بَابُ حُسْنِ الْمُعَاشَرَةِ مَعَ الأَهْلِ — باب اپنے گھر والوں سے اچھا سلوک کرنا ف

ف اس باب میں امام بخاریؒ نے ام زرع کی حدیث بیان کی جو تمام حدیثوں میں مشکل ہے لوگوں کا امتحان جو حدیث جاننے کا دعویٰ کریں اس حدیث سے لیتے ہیں اور گو وہ اس سند میں جو امام بخاری نے بیان کی مرفوع نہیں ہے مگر اس کے اخیر میں یہ فقرہ کہ عائشہؓ میں تیرے لیے ایسا ہوں جیسا ابوزرع تھا ام زرع کے لیے مرفوع ہے اور اس سے باب کا مطلب نکل آتا ہے کہ جورو کے ساتھ عمدہ سلوک کرنا اس کو کھانے کپڑے تمام ضروریات سے آسودہ رکھنا سنت ہے طبرانی نے اس حدیث کو دراوردی اور عباد کے طریق سے مرفوعاً روایت کیا ہے اس میں یہ ہے کہ حضرت عائشہ رضؓ نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا میں تیرے لیے ایسا جیسا ابوزرع تھا ام زرع کے لیے اس پر حضرت عائشہ رضؓ نے پوچھا میرے ماں باپ آپ پر صدقے ابوزرع کون تھا تب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ گیارہ عورتوں کی نقل بیان کی۔

۱۱۷۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ وَعَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ قَالَا: أَخْبَرَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ جَلَسَ إِحْدَى عَشْرَةَ امْرَأَةً: فَتَعَاهَدْنَ وَتَعَاقَدْنَ أَنْ لَا يَكْتُمْنَ مِنْ أَخْبَارِ أَزْوَاجِهِنَّ شَيْئًا، قَالَتِ الْأُولَى: زَوْجِي لَحْمُ جَمَلٍ غَثٍّ عَلَى رَأْسِ جَبَلٍ، لَا سَهْلَ فَيُرْتَقَى، وَلَا سَمِينَ فَيُنْتَقَلُ، قَالَتِ الثَّانِيَةُ: زَوْجِي لَا أَبُثُّ خَبَرَهُ، إِنِّي أَخَافُ أَنْ لَا أَذَرَهُ، إِنْ أَذْكُرْهُ أَذْكُرْ عُجَرَهُ وَبُجَرَهُ، قَالَتِ الثَّالِثَةُ: زَوْجِي الْعَشَنَّقُ إِنْ أَنْطِقْ أُطَلَّقْ، وَإِنْ أَسْكُتْ أُعَلَّقْ، قَالَتِ الرَّابِعَةُ: زَوْجِي كَلَيْلِ تِهَامَةَ لَا حَرٌّ وَلَا قُرٌّ وَلَا مَخَافَةَ وَلَا سَآمَةَ، قَالَتِ الْخَامِسَةُ: زَوْجِي إِنْ دَخَلَ فَهِدَ وَإِنْ خَرَجَ أَسِدَ، وَلَا يَسْأَلُ عَمَّا عَهِدَ، قَالَتِ السَّادِسَةُ: زَوْجِي إِنْ أَكَلَ لَفَّ، وَإِنْ شَرِبَ اشْتَفَّ، وَإِنِ اضْطَجَعَ الْتَفَّ، وَلَا يُولِجُ الْكَفَّ لِيَعْلَمَ الْبَثَّ، قَالَتِ السَّابِعَةُ: زَوْجِي غَيَايَاءُ أَوْ عَيَايَاءُ طَبَاقَاءُ، كُلُّ دَاءٍ لَهُ دَاءٌ، شَجَّكِ أَوْ فَلَّكِ أَوْ جَمَعَ كُلًّا لَكِ، قَالَتِ الثَّامِنَةُ: زَوْجِي الْمَسُّ مَسُّ أَرْنَبٍ، وَالرِّيحُ رِيحُ زَرْنَبٍ، قَالَتِ التَّاسِعَةُ: زَوْجِي رَفِيعُ الْعِمَادِ، طَوِيلُ

ہم سے سلیمان بن عبدالرحمٰن اور علی بن حجر نے بیان کیا دونوں نے کہا ہم کو عیسیٰ بن یونس نے خبر دی کہا ہم سے ہشام بن عروہ نے بیان کیا انہوں نے اپنے بھائی عبداللہ بن عروہ سے انہوں نے اپنے والد عروہ بن زبیرؓ سے انہوں نے حضرت عائشہؓ سے انہوں نے کہا گیارہ عورتیں ایک جگہ بیٹھیں انہوں نے یہ قول قرار کیا کہ اپنے خاوندوں کا سچا سچا حال بیان کریں کوئی بات نہ چھپاویں ف۱ پہلی عورت (نام نامعلوم) بولی میرے خاوند کی مثال ایسی ہے جیسے دُبلے اونٹ کا گوشت یا دبلا گوشت اونٹ کا وہ بھی ایک پہاڑ کی چوٹی پر رکھا ہوا ہو نہ تو رستہ صاف کہ آسانی سے چڑھ کر اس کو لے آویں اور نہ وہ گوشت ہی ایسا موٹا تازہ جس کے لانے کے لیے کوئی چڑھنے کی تکلیف گوارہ کرے ف۲ دوسری عورت (عمرہ بنت تمیمی) کہنے لگی میں اپنے خاوند کا حال بیان کروں تو کہاں تک کروں ف۳ میں ڈرتی ہوں کہ سب بیان نہ کر سکوں گی ف۴ اس پر بھی اگر بیان کروں تو اس کے کھلے اور چھپے عیب سب بیان کر سکتی ہوں تیسری عورت ف۵ کہنے لگی میرا خاوند کیا ہے ایک تاڑ کا تاڑ لمبا اگر کچھ کہتی ہوں ف۶ تو طلاق رکھا ہوا ہے اگر خاموش رہوں تو ادھر ہی لٹکی رہوں ف۷ چوتھی عورت ف۸ کہنے لگی میرا خاوند تو خدا کے فضل سے ایسا (بے شرم) ہے جیسے ملک تہامہ حجاز کی رات معتدل نہ گرمی نہ سردی نہ ڈر نہ غم پانچویں (کبشہ) کہنے لگی میرا خاوند تو گھر میں آتے ہی ایک چیتا ہے ف۹ گھر کے باہر شیر بہادر گھر میں جو چیز چھوڑ گیا اس کو پوچھتا ہی نہیں ف۱۰ چھٹی عورت (ہند) کہنے لگی میرا خاوند (کمبخت) تو ایسا ڈیٹو ہو کہ دم ہے کھانے بیٹھے تو سارا کھانا سمیٹ جائے پینے لگے تو ایک قطرہ گلاس میں نہ چھوڑے سب اڑا جائے سوتا ہے تو جوانا مرگ الگ پڑ کر سو جاتا ہے میرے کپڑے میں ہاتھ بھی

النِّجَادِ، عَظِيمُ الرَّمَادِ، قَرِيبُ الْبَيْتِ
مِنَ النَّادِ، قَالَتِ الْعَاشِرَةُ: زَوْجِي مَالِكٌ
وَمَا مَالِكٌ، مَالِكٌ خَيْرٌ مِنْ ذَلِكِ، لَهُ
إِبِلٌ كَثِيرَاتُ الْمَبَارِكِ، قَلِيلَاتُ الْمَسَارِحِ
وَإِذَا سَمِعْنَ صَوْتَ الْمِزْهَرِ أَيْقَنَّ
أَنَّهُنَّ هَوَالِكُ، قَالَتِ الْحَادِيَةَ عَشْرَةَ:
زَوْجِي أَبُو زَرْعٍ، فَمَا أَبُو زَرْعٍ؟ أَنَاسَ
مِنْ حُلِيٍّ أُذُنَيَّ، وَمَلَأَ مِنْ شَحْمٍ
عَضُدَيَّ، وَبَجَّحَنِي فَبَجِحَتْ إِلَيَّ نَفْسِي
وَجَدَنِي فِي أَهْلِ غُنَيْمَةٍ بِشِقٍّ فَجَعَلَنِي
فِي أَهْلِ صَهِيلٍ وَأَطِيطٍ، وَدَائِسٍ وَمُنَقٍّ
فَعِنْدَهُ أَقُولُ فَلَا أُقَبَّحُ، وَأَرْقُدُ
فَأَتَصَبَّحُ، وَأَشْرَبُ فَأَتَقَنَّحُ، أُمُّ أَبِي
زَرْعٍ، فَمَا أُمُّ أَبِي زَرْعٍ؟ عُكُومُهَا
رَدَاحٌ، وَبَيْتُهَا فَسَاحٌ، ابْنُ أَبِي زَرْعٍ،
فَمَا ابْنُ أَبِي زَرْعٍ؟ مَضْجَعُهُ كَمَسَلِّ
شَطْبَةٍ، وَيُشْبِعُهُ ذِرَاعُ الْجَفْرَةِ،
بِنْتُ أَبِي زَرْعٍ، فَمَا بِنْتُ أَبِي زَرْعٍ؟
طَوْعُ أَبِيهَا، وَطَوْعُ أُمِّهَا، وَمِلْءُ
كِسَائِهَا، وَغَيْظُ جَارَتِهَا، جَارِيَةُ أَبِي
زَرْعٍ، فَمَا جَارِيَةُ أَبِي زَرْعٍ؟ لَا تَبُثُّ
حَدِيثَنَا تَبْثِيثًا، وَلَا تُنَقِّثُ مِيرَتَنَا تَنْقِيثًا،
وَلَا تَمْلَأُ بَيْتَنَا تَعْشِيشًا، قَالَتْ: خَرَجَ
أَبُو زَرْعٍ وَالْأَوْطَابُ تُمْخَضُ، فَلَقِيَ
امْرَأَةً مَعَهَا وَلَدَانِ لَهَا كَالْفَهْدَيْنِ:
يَلْعَبَانِ مِنْ تَحْتِ خَصْرِهَا بِرُمَّانَتَيْنِ فَطَلَّقَنِي

نہیں ڈالتا کبھی میرا دکھ درد چھوتوں بھی نہیں پوچھتا ف۱۱ ساتویں
عورت ف۱۲ کہنے لگی میرا خاوند تو کمبخت جاہل کندہ ناتراش یا
سست ہے نامرد صحبت کے وقت اپنا سینہ میرے سینے
سے لگا کر اوندھا پڑ جاتا ہے ف۱۳ دنیا میں جتنے عیب ایک
ایک کرکے لوگوں میں ہیں وہ سب اس کی ذات نحوست
آیات میں جمع ہیں ف۱۴ سر پھوڑ ڈالے یا ہاتھ توڑ ڈالے یا دونوں
کرے ف۱۵ آٹھویں عورت (یاسر بنت اوس) کہنے لگی میرا
خاوند تو چھو ف۱۶ تو جیسے خرگوش کو چھوا خوشبو سونگھو تو جیسے
زعفران ف۱۷ کی خوشبو ف۱۸ نویں عورت (نام معلوم) کہنے لگی میرے
خاوند کا گھر اونچا اور بلد ف۱۹ بزنلہ بھی لمبا ف۲۰ راکھ اس کے
پاس ڈھیر کے ڈھیر ف۲۱ لوگ جہاں صلاح مشورہ کرتے ہیں ہال
چاڑی سے اس کا گھر نزدیک ف۲۲ دسویں عورت ف۲۳ کہنے
لگی میرے خاوند کا کیا پوچھنا جائیداد والا ہے جائیداد بھی کیسی
بڑی جائیداد ویسی پاس ہو سکتی ہے بہت سارے اونٹ اس
کے گھر کے آس پاس بیٹھے رہتے ہیں اور چرنے کو کم جاتے
ہیں ف۲۴ جہاں انہوں نے باجے کی آواز سنی ف۲۵ بس ان کو اپنی
جان جانے کا یقین ہو گیا کہ اب کاٹے جائیں گے گیارھویں
عورت (ام زرع بنت اکیمل بن ساعدہ) کہنے لگی میرا خاوند ابوزرع
ہے۔ ابوزرع کا کیا پوچھنا دونوں کان میرے زیور بالیوں،
موتیوں جھمکوں سے جھلا دیے اور دونوں بازو چربی سے پھلا
دیے خوب کھلا کر موٹا کیا میں بھی اپنے تئیں خوب موٹی سمجھنے
لگی ف۲۶ شادی سے پہلے میں ذری سی بھیڑ بکریوں میں تنگی
سے گزر کرتی تھی ابوزرع نے مجھ کو گھوڑوں اونٹوں کھیت
کھریان سب کا مالک بنا دیا اتنی جائیداد ملنے پر ابوزرع کا
مزاج کیسا عمدہ بات کہوں تو برا نہیں مانتا مجھ کو کبھی برا نہیں
کہتا سوتی پڑی رہوں تو صبح تک کوئی نہیں جگاتا پیوں تو

وَنَكَحَهَا، فَنَكَحْتُ بَعْدَهُ رَجُلًا، سَرِيًّا، رَكِبَ شَرِيًّا وَأَخَذَ خَطِّيًّا، وَأَرَاحَ عَلَيَّ نَعَمًا ثَرِيًّا، وَأَعْطَانِي مِنْ كُلِّ رَائِحَةٍ زَوْجًا، وَقَالَ: كُلِي أُمَّ زَرْعٍ وَمِيرِي أَهْلَكِ، قَالَتْ: فَلَوْ جَمَعْتُ كُلَّ شَيْءٍ أَعْطَانِيهِ مَا بَلَغَ أَصْغَرَ آنِيَةِ أَبِي زَرْعٍ، قَالَتْ عَائِشَةُ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: كُنْتُ لَكِ كَأَبِي زَرْعٍ لِأُمِّ زَرْعٍ، قَالَ سَعِيدُ بْنُ سَلَمَةَ: قَالَ هِشَامٌ: وَلَا تُعَشِّشُ بَيْتَنَا تَعْشِيشًا، قَالَ أَبُو عَبْدِ اللّٰهِ: وَقَالَ بَعْضُهُمْ: فَأَتَقَمَّحُ بِالْمِيمِ، وَهٰذَا أَصَحُّ۔

اچھی طرح چہک کرف ۲۷ رہی ابوزرع کی ماں یعنی میری ساس تو اس کا کیا کہنا اس کی گٹھڑیاں بھاری بھرپورف ۲۸ گھر اچھا کشادہ ابوزرع کا بیٹا وہ بھی کیسا اچھا نازک بدن دبلا پتلا ہری چھال یا ننگی تلوار برابر جگہ اس کے سونے کی حلوان کے ف ۲۹ ایک دست سے اس کا پیٹ بھر جائے ایسا کم خوراک ابوزرع کی بیٹی وہ بھی سبحان اللہ کیا کہنا اپنے باپ کی پیاری اور ماں کی پیاری تابعدار اطاعت گذار کپڑا بھرنے والی موٹی تازی سوکن کی جلن ف ۳۰ ابو زرع کی لونڈی اس کو بھی کیا پوچھتے ہو کبھی کوئی بات ہماری مشہور نہیں کرتی گھر کا بھید ہمیشہ پوشیدہ رکھتی ہے کھانا تک نہیں چراتی گھر میں کوڑا کچرا نہیں چھوڑتی ہمیشہ جھاڑ پونچھ کر صاف ستھرا رکھتی ہے ف ۳۱ ایک دن ایسا ہوا لوگ دودھ متھ رہے تھے مکھن نکالنے کو اس وقت صبح ہی صبح ابوزرع باہر گیا سنے میں ایک عورت دیکھی جس کے دو بچے دو چیتوں کی طرح اس کی کمر کے تلے دو اناروں سے کھیل رہے تھے ف ۳۲ ابوزرع نے مجھ کو طلاق دے دی اور اس عورت سے نکاح کر لیا۔ اس کے بعد میں نے ایک اور سردار سے نکاح کیا (نام نامعلوم) جو گھوڑے کا اچھا سوار اور برچھہ بردار نیزہ باز ہے اس نے بھی مجھ کو بہت سے جانور دیئے ہیں اور ہر ایک اسباب میں سے ایک ایک جوڑ دیا ہے اور کہتا ہے ام زرع کھا پی اپنے عزیزوں کو بھی کھلا لیکن یہ سب کچھ بھی اگر میں اکھٹا کروں تو ابوزرع نے جو دیا تھا اس میں کا ایک چھوٹا برتن بھی نہ بھرے ف ۳۳ حضرت عائشہ رضہ نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا عائشہ رضہ میں تیرے لیے ایسا خاوند ہوں جیسے ابوزرع تھا ام زرع کے لیے ف ۳۴ امام بخاری ؒ نے کہا سعید بن سلمہ نے بھی اس حدیث کو ہشام سے روایت کیا ہے اس میں بجائے ولا تملأ بیتنا تعشیشا کے یوں ہے

ولاتعشش بیتنا تعشیشا ف۳۵ امام بخاری نے
کہا بعضوں نے اتقنّح کی جگہ اتقمّح میم سے پڑھا ہے اور یہ
زیادہ صحیح ہے۔

ف۱ ایک روایت میں ہے کہ یہ عورتیں یمن کے ملک میں ایک خاندان کی تھیں دوسری روایت میں ہے کہ حضرت عائشہ رضہ اور حضرت فاطمہ رضہ میں کچھ گفتگو ہوئی اتنے میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے فرمایا حمیرا تو میری بیٹی کا پیچھا نہیں چھوڑتی میں اور تو ابوزرع اور ام زرع کی طرح ہیں ہشیم کی روایت میں ہے کہ یہ عورتیں مکہ میں تھیں ابن حزم نے روایت کیا کہ وہ جثعم قبیلہ کی تھیں نسائی نے نکالا کہ حضرت عائشہ رضہ نے کہا میں نے اپنے باپ کے مال و دولت پر فخر کیا کہ ان کے جاہلیت کے زمانے میں دس لاکھ اوقیہ تھے آپ نے فرمایا عائشہ رضہ چپ رہو میں تیرے لیے ایسا ہوا جیسا ابوزرع تھا ام زرع کے لیے ف۲ مطلب یہ ہے کہ اس کا خاوند ایک تو بخیل ہے جس سے کچھ فائدے کی توقع نہیں دوسرے طرّہ یہ ہے کہ بدخلق اور بدخو بھی ہے۔ ف۳ اس میں اتنے عیب ہیں ف۴ یا میں ڈرتی ہوں کہیں میرے خاوند کو خبر نہ ہو جائے وہ طلاق دے دے اور میں اس کو چھوڑ نہیں سکتی ف۵ یہی بنت کعب یدانی۔ ف۶ اس کے عیب بیان کروں ف۷ نہ طلاق ملے کہ دوسرا خاوند کر لوں نہ اس خاوند سے کوئی سکھ ملتا ہے ف۸ مہدو بنت ابی ہردمعہ ف۹ آیا کہ سو رہا اس کو گھر گرستی سے مطلب ہی نہیں یا آتے ہی مجھ پر چڑھ بیٹھتا ہے نہ کلمہ نہ کلام نہ بوس وکنار وا کہ وہ کہاں گئی ایسا بے پرواہ ہے ایک روایت میں اتنا زیادہ ہے ولا یرفع الیوم لغد یعنی جو مال آج کمایا اس کو کل کے لیے نہیں اٹھا رکھتا یعنی بہت سخی داتا ہے ف۱۱ یعنے کھانے کو تو کھا جائے سیر دس بارہ اور عورت کا مطلب پورا کرنے میں نہ بے چارہ مطلب یہ ہے کہ پُرخور اور اس پر بے شہوت عرب کے ملک میں یہ بڑا عیب گنا جاتا ہے کہ مرد کھائے تو بہت پر اپنی عورت سے صحبت کرنے میں سست ہو حقیقت میں ایسے مردوں کو عورتیں بالکل ناپسند کرتی ہیں عورتوں کو تو تجربہ سے معلوم ہوا ہے کہ خاوند کی صورت شکل سے چنداں غرض نہیں ہوتی ان کو یہ بہت پسند آتا ہے کہ خاوند چست و چالاک ہو بہادر جری ہو بہت شہوت والا ہو اور اپنی عورت سے دن رات ہنسی کھیل اختلاط بوس وکنار مزے مزے کی باتیں اس کے بعد جماع کرتا رہے۔ ف۱۲ یہی بنت علقمہ ف۱۳ جب جماع کرتے وقت مرد اس طرح عورت پر اوندھا لیٹ جائے تو عورت کو مزہ نہیں آتا مرد کا عضوِ مخصوص اس کے بچہ دان سے نہیں لڑتا امرء القیس نے ایک مرد کی یوں ہجو کی ہے ثقیل العجز سریع الاراقہ بطی الافاقہ یعنی جماع کے وقت اپنا سینہ عورت کے سینے سے جوڑ دیتا ہے اس کے سُرین ہلکے دخول کرتے ہی چہل چہل پانی بہا دیتا ہے اس کے بعد بڑی دیر میں کہیں اس کو ہوش آتا ہے یعنی انزال ہوتے ہی غش آجاتا ہے ایسا ضعیف ناتواں ہے ف۱۴ کمبخت سے بات کرو ف۱۵ یعنی اوّل تو کم شہوت عورت کا مطلب پورا نہیں کرتا اس پر سے بدخو بدخلق بات کرو تو کاٹ کھانے کو موجود مار توڑ پر مستعد ف۱۶ ایسا نازک بدن معطر ہے ف۱۷ ہم نے زرنب کا ترجمہ زعفران کیا ہے لیکن طب کی کتابوں سے معلوم ہوتا ہے کہ زرنب طایفر کو کہتے ہیں جو ایک درخت کا چھلکا ہے اس کا رنگ بو زعفران

کا سا ہی ہوتا ہے ف۱۸ اس نے اپنے خاوند کی تعریف کی ہے کہ اس کے ظاہری اور باطنی اخلاق دونوں اچھے ہیں صعصعہ نے معاویہ بن ابی سفیان سے کہا ہم تم کو کیونکر عقل مند سمجھیں تم تو ایک عورت پر دیوانے ہو گئے ہو ان کی بی بی فاختہ بنت قرظہ کی طرف اشارہ کیا انہوں نے کہا ہاں جو لوگ شریف اور نیک ہوتے ہیں تو بی بیاں ان پر غالب ہوتی ہیں اور جو کمبخت پاجی بد خلق ہوتے ہیں وہ بی بیوں پر غالب رہتے ہیں ف۱۹ مطلب یہ ہے کہ وہ سخی ہے عرب میں قاعدہ تھا کہ سخی اور داتا لوگ اپنا مکان بلندی پر بناتے تاکہ غریب اور مسافر لوگ دور ہی سے اس کو دیکھ کر ان کے پاس آئیں کھائیں پئیں چین اڑائیں ف۲۰ قد آور بہادر ف۲۱ بہت کھانا پکتا ہے غریبوں کو خوب کھلاتا ہے۔ ف۲۲ ہر کام میں اس کی رائے لیتے ہیں اور اس پر عمل کرتے ہیں مطلب یہ ہے کہ سخاوت کے ساتھ عاقل اور صاحب الرائے بھی ہے اپنے خاوند کی تعریف کی۔ ف۲۳ کبشہ بنت ارقم ف۲۴ یعنی وہ اکثر ان اونٹوں کو اپنے گھر پر ہی رکھتا ہے جنگل میں چرنے کو کم بھیجتا ہے اس سے یہ غرض ہے کہ مہمان لوگ آئیں تو ان کا گوشت اور دودھ اڑائیں ان کو تکلیف نہ ہو ف۲۵ جو کہ مہمانوں کے آنے پر بجایا جاتا ہے خوشی کے لیے ف۲۶ یا اچھی طرح خوش رکھا میں بھی اترانے لگی گمن بن گئی ف۲۷ کھاؤں تو پیٹ بھر کر کوئی غم ہی نہیں ف۲۸ نقد وجنس سے بھری ہوئی ف۲۹ عرب لوگ مردوں میں دُبلے پتلے نازک بدن کو پسند کرتے ہیں اور عورتوں میں موٹی فربہ عورت کو ف۳۰ سوکن اس کی خوبصورتی اور ادب اور لیاقت پر رشک کرتی ہے ف۳۱ غرض سارا گھر نور علی نور ہے ابو زرع سے لیکر ماں بیٹی بیٹا لونڈی باندی سب ایک ایک فرد فرید ہیں ف۳۲ مطلب یہ ہے کہ اس کے سرین خوب بڑے بڑے موٹے اور فربہ تھے عرب میں یہ حُسن میں داخل ہے کہ عورت کے سرین خوب موٹے اور بڑے ہوں اور جب سرین خوب موٹے ہوں تو نیچے لیٹنے میں کمر کے تلے جائے خالی رہتی ہے یہ بچے کھیل کے طور پر اس میں انار لڑھکا رہے تھے بعضوں نے یوں ترجمہ کیا ہے کہ اس کے دو بچے کمر کے تلے سے اس کی دونوں چھاتیوں سے کھیل رہے تھے جو انار کی طرح تھیں ف۳۳ یہ مبالغہ کے طور پر کہا ورنہ اونٹ گائے جانور وغیرہ برتن میں کہاں سما سکتے ہیں مطلب یہ ہے کہ میرا دوسرا خاوند گر سپاہی اور شہسوار تیزہ بازی میں استاد ہے اور مجھ کو مال و اسباب بھی اس نے دیا ہے مگر ابو زرع نے جو دیا تھا یہ مال و اسباب اس کے سامنے بے حقیقت ہے ف۳۴ یعنی تجھ کو کھلانے پلانے اور چین دینے میں۔ دوسری روایت میں اتنا زیادہ ہے کہ ابو زرع نے آخر ام زرع کو طلاق دے دیا اور میں تم کو طلاق دینے والا نہیں ہوں ابو زرع کی کیا حقیقت تھی ایسے لاکھوں ابو زرع آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی جوتیوں پر سے تصدق ہیں حضرت عائشہ رضؓ کو جو راحت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے طفیل سے حاصل ہوئی وہ آج تک عرب کی کسی عورت کو حاصل نہیں ہوئی قیامت تک ان کا تذکرہ قرآن شریف اور حدیث میں قائم رہے گا رضی اللہ عنہا۔ ف۳۵ معنے وہی ہیں کہ ہمارے گھر میں کوڑا کچرا رکھ کر اس کو میلا نہیں کرتی بعضوں نے کہا مطلب یہ ہے کہ دغا اور فریب نہیں کرتی انہوں نے لاتغشش تغشیشا غین معجمہ سے پڑھا ہے۔

۱۱۸۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ: ہم سے عبداللہ بن محمد مسندی نے بیان کیا کہا ہم سے

حَدَّثَنَا هِشَامٌ: أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: كَانَ الْحَبَشُ يَلْعَبُونَ بِحِرَابِهِمْ فَسَتَرَنِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنَا أَنْظُرُ، فَمَا زِلْتُ أَنْظُرُ حَتَّى كُنْتُ أَنَا أَنْصَرِفُ فَاقْدُرُوا قَدْرَ الْجَارِيَةِ الْحَدِيثَةِ السِّنِّ تَسْمَعُ اللَّهْوَ۔

ہشام بن یوسف نے کہا ہم کو معمر نے خبر دی انہوں نے زہری سے انہوں نے عروہ سے انہوں نے حضرت عائشہ رضؓ سے انہوں نے کہا ایسا ہوتا کہ حبشی لوگ اپنے ہتھیاروں سے مسجد میں کھیلتے رہتے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مجھ پر آڑ کیے ہوئے رہتے میں ان کا تماشا دیکھتی رہتی یہاں تک کہ میں خود ہی اکتا کر لوٹ آتی اب تم سمجھ لو ایک کم عمر چھوکری کھیل کو کتنی دیر دیکھتی ہے ف۱

ف۱ ان دنوں حضرت عائشہ رضؓ کی عمر پندرہ برس کی ہوگی اس عمر میں بچیاں چہل پہل اور کھیل کود کی عاشق ہوتی ہیں حضرت عائشہ رضؓ کا مطلب یہ ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اخلاق کریمانہ ایسے تھے اپنی بی بیوں کے ساتھ اس طرح شفقت اور محبت سے پیش آتے تھے کہ ان کو تماشا دکھلاتے آپ گھنٹوں ان پر آڑ کیے کھڑے رہتے اس حدیث سے یہ بھی نکلا کہ عورت کو غیر مردوں کی طرف دیکھنا جائز ہے بشرطیکہ یہ دیکھنا بدنیتی اور شہوت کی راہ سے نہ ہو اور جن لوگوں نے یہ تاویل نکالی کہ حضرت عائشہ رضؓ اس وقت جوان نہ تھیں نابالغ تھیں ان کی تاویل مردود ہے حضرت عائشہ رضؓ کی عمر ان دنوں پندرہ برس یا زیادہ تھی یہ تو عین جوانی کا زمانہ تھا اس حدیث سے یہ بھی نکلا کہ مسجد میں کوئی دنیا کی بات کرنا بشرطیکہ چلاّئے نہیں منع نہیں جیسے کہ جاہلوں نے سمجھ رکھا ہے اس طرح مباح کھیل کود جیسے ہتھیاروں کی کسرت وغیرہ۔

بَابُ مَوْعِظَةِ الرَّجُلِ ابْنَتَهُ لِحَالِ زَوْجِهَا۔

باب آدمی اپنی بیٹی کو اس کے خاوند کے مقدمہ میں نصیحت کرے تو کیسا۔

۱۱۹۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ: أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ: أَخْبَرَنِي عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي ثَوْرٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: لَمْ أَزَلْ حَرِيصًا عَلَى أَنْ أَسْأَلَ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ عَنِ الْمَرْأَتَيْنِ مِنْ أَزْوَاجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللَّتَيْنِ قَالَ اللَّهُ تَعَالَى - إِنْ تَتُوبَا إِلَى اللَّهِ فَقَدْ صَغَتْ قُلُوبُكُمَا - حَتَّى حَجَّ وَحَجَجْتُ مَعَهُ،

ہم سے ابوالیمان نے بیان کیا کہا ہم کو شعیب بن ابی حمزہ نے خبر دی انہوں نے زہری سے انہوں نے کہا مجھ کو عبیداللہ بن عبداللہ بن ابی ثور نے خبر دی انہوں نے عبداللہ بن عباس سے انہوں نے کہا مجھ کو برابر یہ خواہش رہی کہ حضرت عمر رضؓ سے پوچھوں وہ عورتیں کون ہیں جن کو اللہ تعالیٰ نے سورۂ تحریم میں یہ فرمایا ان تتوبا الی اللہ فقد صغت قلوبکما ف۱ پھر ایسا ہوا کہ حضرت عمر رضؓ حج کو تشریف لے گئے میں نے بھی ان کے ساتھ حج کیا لوٹتے وقت وہ حاجت کے لیے رستہ چھوڑ کر ایک طرف مڑے میں

وَعَدَلَ وَعَدَلْتُ مَعَهُ بِإِدَاوَةٍ فَتَبَرَّزَ
ثُمَّ جَاءَ فَسَكَبْتُ عَلَى يَدَيْهِ مِنْهَا
فَتَوَضَّأَ، فَقُلْتُ لَهُ: يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ
مَنِ الْمَرْأَتَانِ مِنْ أَزْوَاجِ النَّبِيِّ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللَّتَانِ قَالَ اللّٰهُ تَعَالَى: إِنْ
تَتُوبَا إِلَى اللّٰهِ فَقَدْ صَغَتْ قُلُوبُكُمَا. قَالَ
وَاعَجَبًا لَكَ يَا ابْنَ عَبَّاسٍ، هُمَا عَائِشَةُ
وَحَفْصَةُ، ثُمَّ اسْتَقْبَلَ عُمَرُ الْحَدِيثَ
يَسُوقُهُ قَالَ: كُنْتُ أَنَا وَجَارٌ لِي مِنَ
الْأَنْصَارِ فِي بَنِي أُمَيَّةَ بْنِ زَيْدٍ وَهُمْ
مِنْ عَوَالِي الْمَدِينَةِ، وَكُنَّا نَتَنَاوَبُ
النُّزُولَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فَيَنْزِلُ يَوْمًا، وَأَنْزِلُ يَوْمًا، فَإِذَا
نَزَلْتُ جِئْتُهُ بِمَا حَدَثَ مِنْ خَبَرِ
ذَلِكَ الْيَوْمِ مِنَ الْوَحْيِ أَوْ غَيْرِهِ،
وَإِذَا نَزَلَ فَعَلَ مِثْلَ ذَلِكَ، وَكُنَّا
مَعْشَرَ قُرَيْشٍ تَغْلِبُ النِّسَاءَ، فَلَمَّا
قَدِمْنَا عَلَى الْأَنْصَارِ إِذَا قَوْمٌ تَغْلِبُهُمْ
نِسَاؤُهُمْ، فَطَفِقَ نِسَاؤُنَا يَأْخُذْنَ مِنْ
أَدَبِ نِسَاءِ الْأَنْصَارِ فَصَخِبْتُ عَلَى
امْرَأَتِي فَرَاجَعَتْنِي، فَأَنْكَرْتُ أَنْ
تُرَاجِعَنِي، قَالَتْ: وَلِمَ تُنْكِرُ أَنْ
أُرَاجِعَكَ؟ فَوَاللّٰهِ إِنَّ أَزْوَاجَ النَّبِيِّ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيُرَاجِعْنَهُ، وَإِنَّ
إِحْدَاهُنَّ لَتَهْجُرُهُ الْيَوْمَ حَتَّى اللَّيْلِ،
فَأَفْزَعَنِي ذَلِكَ وَقُلْتُ لَهَا: قَدْ خَابَ

بھی پانی کی چھاگل لے کر اسی طرف گیا جب وہ حاجت سے
فارغ ہو کر آئے تو میں نے اسی چھاگل سے ان کے ہاتھوں پر پانی
ڈالا انہوں نے وضو کیا پھر میں نے ان سے عرض کیا امیر المومنین
وہ دو عورتیں کونسی ہیں جن کی شان میں اللہ تعالیٰ نے یہ فرمایا
ان تتوبا الی اللہ فقد صغت قلوبکما انہوں نے کہا
ابن عباسؓ تعجب ہے تجھ کو اب تک اتنی سی بات بھی معلوم
نہیں ہوئی حالاں کہ تو علم کا بڑا طلب گار ہے عائشہؓ اور حفصہؓ
ہیں اور کون پھر حضرت عمرؓ نے سرے سے سارا قصہ اس
آیت اترنے کا بیان کرنا شروع کیا انہوں نے کہا ایسا ہوا،
میں اور میرا ایک انصاری پڑوسی دونوں بنو امیہ بن زید
کے گاؤں میں رہا کرتے تھے جو مدینہ کے اطراف بلند گاؤں
میں سے ایک گاؤں ہے ہم کیا کرتے دونوں باری
باری آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اتر کر جایا کرتے جس دن
میں جاتا اس دن کی ساری خبر جو وحی وغیرہ آپ پر اترتی
اس انصاری سے آن کر کہہ دیتا اور جس دن وہ جاتا وہ بھی
ایسا ہی کرتا یعنی اس دن کی ساری خبر وحی وغیرہ مجھ سے آن
کر بیان کر دیتا اور ہم قریش لوگوں کا یہ قاعدہ تھا کہ عورتوں
کو اپنے دباؤ میں رکھتے (زن مرید نہ تھے) جب ہم مدینہ
میں آئے تو انصاریوں کو دیکھا ان کی عورتیں ان پر غالب ہیں
ہماری عورتوں نے بھی انصاری عورتوں کا رنگ دیکھ کر
ان کی چال چلنا شروع کی ایک بار ایسا ہوا میری جورو زینبؓ
بنت مظعون نے بھی مجھ کو جواب دیا میں نے اس کو للکارا
ہائیں جواب دیتی ہے اس نے کہا کیوں جواب دینا تم کو ایسا
برا معلوم ہوا خدا کی قسم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بی بیاں
بھی آپ کو جواب دیتی ہیں اور کوئی کوئی تو ایسا کرتی ہے
کہ سارے دن آپ سے غصے رہ کر شام تک آپ سے بات

مَنْ فَعَلَ ذٰلِكَ مِنْهُنَّ، ثُمَّ جَمَعْتُ
عَلَيَّ ثِيَابِي فَنَزَلْتُ فَدَخَلْتُ عَلَى
حَفْصَةَ فَقُلْتُ لَهَا: أَيْ حَفْصَةُ،
أَتُغَاضِبُ إِحْدَاكُنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ الْيَوْمَ حَتَّى اللَّيْلِ؟ قَالَتْ: نَعَمْ،
فَقُلْتُ: قَدْ خِبْتِ وَخَسِرْتِ، أَفَتَأْمَنِينَ
أَنْ يَغْضَبَ اللّٰهُ لِغَضَبِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتَهْلِكِي؟ لَا تَسْتَكْثِرِي
النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَا تُرَاجِعِيهِ
فِي شَيْءٍ وَلَا تَهْجُرِيهِ وَسَلِينِي مَا بَدَا
لَكِ وَلَا يَغُرَّنَّكِ أَنْ كَانَتْ جَارَتُكِ
أَوْضَأَ مِنْكِ وَأَحَبَّ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يُرِيدُ عَائِشَةَ: قَالَ عُمَرُ:
وَكُنَّا قَدْ تَحَدَّثْنَا أَنَّ غَسَّانَ تُنْعِلُ
الْخَيْلَ لِغَزْوِنَا، فَنَزَلَ صَاحِبِي
الْأَنْصَارِيُّ يَوْمَ نَوْبَتِهِ، فَرَجَعَ إِلَيْنَا
عِشَاءً فَضَرَبَ بَابِي ضَرْبًا شَدِيدًا وَ
قَالَ: أَثَمَّ هُوَ؟ فَفَزِعْتُ فَخَرَجْتُ إِلَيْهِ،
فَقَالَ: قَدْ حَدَثَ الْيَوْمَ أَمْرٌ عَظِيمٌ
قُلْتُ: مَا هُوَ؟ أَجَاءَ غَسَّانُ؟ قَالَ: لَا،
بَلْ أَعْظَمُ مِنْ ذٰلِكَ وَأَهْوَلُ، طَلَّقَ
رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نِسَاءَهُ
فَقُلْتُ: خَابَتْ حَفْصَةُ وَخَسِرَتْ،

نہیں ف کرتی حضرت عمر رضؓ نے کہا یہ بات سن کر میں گھبرا گیا
میں نے کہا جو کوئی ایسا کرتی ہے اس کی خرابی کے لچھن آ لگے
ہیں ف خیر میں نے کپڑے پہنے اور اپنے گاؤں سے اتر کر پہلے
حفصہ رضؓ کے پاس گیا میں نے کہا حفصہ رضؓ میں نے سنا ہے تم لوگ آں
حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو دن دن بھر رات تک غصے میں رکھتی
ہو آپ سے سوال جواب کرتی ہو کیا یہ صحیح ہے اس نے کہا
ہاں میں نے کہا کیوں اپنی خرابی کے پیچھے پڑی ہے دیکھ تباہ ہو
جائے گی کیا تجھ کو ڈر نہیں ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے
غصے سے اللہ تعالیٰ کا غضب اترتا ہے اللہ کا غضب اترا تو
پھر گئی گزری دیکھ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے بہت سی
چیزیں مت مانگا کر ف نہ آپ سے کسی بات میں سوال جواب
کر نہ آپ سے خفا ہو کر بات کرنا چھوڑ تجھے جو درکار ہو مجھ سے
مانگ کہیں تو اپنی جوڑ والی یعنی حضرت عائشہ رضؓ کو دیکھ کر دھوکہ
مت کھا ف بات یہ ہے کہ وہ رہی خوبصورت ف دوسرے
یہ کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اس سے محبت بہت ہے
اتنی محبت تجھ سے تھوڑی ہے تو اس کی ریجھ مت کر حضرت
عمر رضؓ نے کہا ان دنوں یہ بھی خبر تھی کہ غسان کا قبیلہ اپنے
گھوڑوں کی نعل بندی کر رہا ہے ہم سے جنگ کرنا چاہتا
ہے خیر میرا انصاری پڑوسی اپنی باری کے دن گیا رات کو عشا
کے وقت جو لوٹ کر آیا تو یکبارگی زور سے اس نے
میرا دروازہ کھڑکایا اور میں نے جواب دینے میں جو ذرا دیر
کی تو کہنے لگا عمر رضؓ ہیں عمر رضؓ ہیں میں گھبرا کر باہر نکلا
ف وہ کہنے لگا خیر کیا آج تو بڑا حادثہ ہوا میں نے کہا
خیر تو ہے کیا غسان کا قبیلہ آن پہونچا اس نے کہا نہیں اس
سے بھی بڑھ کر ایک حادثہ ہوا جو بہت ہولناک ہے میں
نے کہا ارے یار کہہ تو کیا ہوا کہنے لگا پیغمبر صاحب صلی اللہ

قَدْ كُنْتُ أَظُنُّ هٰذَا يُوشِكُ أَنْ يَكُونَ، فَجَمَعْتُ عَلَيَّ ثِيَابِي فَصَلَّيْتُ صَلَاةَ الْفَجْرِ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَدَخَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَشْرُبَةً لَهُ فَاعْتَزَلَ فِيهَا، وَدَخَلْتُ عَلَى حَفْصَةَ فَإِذَا هِيَ تَبْكِي، فَقُلْتُ: مَا يُبْكِيكِ؟ أَلَمْ أَكُنْ حَذَّرْتُكِ هٰذَا؟ أَطَلَّقَكُنَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؟ قَالَتْ: لَا أَدْرِي، هَا هُوَ ذَا مُعْتَزِلٌ فِي الْمَشْرُبَةِ، فَخَرَجْتُ فَجِئْتُ إِلَى الْمِنْبَرِ فَإِذَا حَوْلَهُ رَهْطٌ يَبْكِي بَعْضُهُمْ، فَجَلَسْتُ مَعَهُمْ قَلِيلًا، ثُمَّ غَلَبَنِي مَا أَجِدُ فَجِئْتُ الْمَشْرُبَةَ الَّتِي فِيهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ لِغُلَامٍ لَهُ أَسْوَدَ: اسْتَأْذِنْ لِعُمَرَ، فَدَخَلَ الْغُلَامُ فَكَلَّمَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ رَجَعَ فَقَالَ: كَلَّمْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَذَكَرْتُكَ لَهُ فَصَمَتَ، فَانْصَرَفْتُ حَتَّى جَلَسْتُ مَعَ الرَّهْطِ الَّذِينَ عِنْدَ الْمِنْبَرِ، ثُمَّ غَلَبَنِي مَا أَجِدُ فَجِئْتُ فَقُلْتُ لِلْغُلَامِ: اسْتَأْذِنْ لِعُمَرَ: فَدَخَلَ ثُمَّ رَجَعَ فَقَالَ قَدْ ذَكَرْتُكَ لَهُ فَصَمَتَ، فَرَجَعْتُ فَجَلَسْتُ مَعَ الرَّهْطِ الَّذِينَ عِنْدَ الْمِنْبَرِ، ثُمَّ غَلَبَنِي مَا أَجِدُ، فَجِئْتُ الْغُلَامَ فَقُلْتُ: اسْتَأْذِنْ لِعُمَرَ، فَدَخَلَ ثُمَّ رَجَعَ إِلَيَّ فَقَالَ:

علیہ وسلم نے اپنی بیویوں کو طلاق دے دیا اس وقت میری زبان سے بے ساختہ نکلا ہائے حفصہ رض تو تباہ ہوئی گئی گزری ف۱۲ اور میں تو پہلے ہی سمجھ گیا تھا کہ یہ نتیجہ ہونے والا ہے خیر میں نے کپڑے پہنے اور صبح کی نماز مسجد نبوی میں جا کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ پڑھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نماز کے بعد ایک بالاخانے میں اکیلے جا کر بیٹھ رہے پہلے میں حفصہؓ کے پاس گیا دیکھا تو وہ رو رہی ہیں میں نے کہا اب روتی کیوں ہے ہائے میرا کہنا نہ مانا میں تجھ کو اس دن سے پہلے ہی ڈرا چکا تھا اب تو یہ کہہ کیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے تم لوگوں کو طلاق دے دیا ہے وہ کہنے لگی میں نہیں جانتی (پکارا تو یہی ہے) آپ اس بالاخانے میں اکیلے جا کر بیٹھ رہے ہیں ف۱۳ میں حفصہ کے پاس سے نکلا اور مسجد میں منبر کے پاس آیا تو منبر کے گرد کئی آدمی بیٹھے ہیں ف۱۴ بعضے ان میں سے بھی رو رہے ہیں میں تھوڑی دیر ان کے پاس بیٹھا پھر جو رنج نے مجھ پر غلبہ کیا تو میں اٹھا اس بالاخانے کے پاس گیا اور میں نے حبشی غلام (رباح) سے کہا جو پہرے پر بیٹھا تھا، جا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے اجازت مانگ کہ عمرؓ حاضر ہوا چاہتا ہے وہ اندر گیا اور لوٹ کر آیا کہنے لگا میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا لیکن آپ سن کر خاموش ہو رہے کچھ جواب ہی نہیں دیا یہ سن کر میں لوٹ آیا اور جو لوگ منبر کے گرد بیٹھے تھے ان کے پاس بیٹھ گیا پھر مجھ پر رنج غالب ہوا تو دوبارہ بالاخانے کے پاس گیا اور اس غلام سے کہا عمرؓ کیلئے اجازت مانگ وہ اندر گیا اور لوٹ کر آیا کہنے لگا میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا لیکن آپ خاموش رہے کچھ جواب نہیں دیا میں پھر لوٹ کر ان لوگوں کے پاس آیا جو منبر کے گرد بیٹھے تھے پھر مجھ پر رنج غالب ہوا (تو تیسری دفعہ) پھر بالاخانے کے پاس آیا اور اس غلام سے کہا عمرؓ کیلئے اجازت مانگ وہ اندر گیا اور لوٹ کر آیا کہنے لگا میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا لیکن آپ خاموش رہے کچھ جواب نہیں دیا ف۱۵ اس وقت تو میں لوٹ کر چلا اتنے میں میں نے اس غلام

قَدْ ذَكَرْتُكَ لَهُ فَصَمَتَ، فَلَمَّا وَلَّيْتُ
مُنْصَرِفًا قَالَ: إِذَا الْغُلَامُ يَدْعُونِي
فَقَالَ: قَدْ أَذِنَ لَكَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَدَخَلْتُ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَإِذَا هُوَ مُضْطَجِعٌ
عَلَى رِمَالِ حَصِيرٍ لَيْسَ بَيْنَهُ وَبَيْنَهُ
فِرَاشٌ، قَدْ أَثَّرَ الرِّمَالُ بِجَنْبِهِ، مُتَّكِئًا
عَلَى وِسَادَةٍ مِنْ أَدَمٍ حَشْوُهَا لِيفٌ،
فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ ثُمَّ قُلْتُ وَأَنَا قَائِمٌ،
يَا رَسُولَ اللَّهِ أَطَلَّقْتَ نِسَاءَكَ؟ فَرَفَعَ
إِلَيَّ بَصَرَهُ فَقَالَ: لَا، فَقُلْتُ: اللَّهُ أَكْبَرُ،
ثُمَّ قُلْتُ وَأَنَا قَائِمٌ أَسْتَأْنِسُ: يَا رَسُولَ
اللَّهِ، لَوْ رَأَيْتَنِي وَكُنَّا مَعْشَرَ قُرَيْشٍ
نَغْلِبُ النِّسَاءَ فَلَمَّا قَدِمْنَا الْمَدِينَةَ إِذَا
قَوْمٌ تَغْلِبُهُمْ نِسَاؤُهُمْ فَتَبَسَّمَ النَّبِيُّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، ثُمَّ قُلْتُ: يَا
رَسُولَ اللَّهِ لَوْ رَأَيْتَنِي وَدَخَلْتُ عَلَى حَفْصَةَ
فَقُلْتُ لَهَا: لَا يَغُرَّنَّكِ أَنْ كَانَتْ
جَارَتُكِ أَوْضَأَ مِنْكِ وَأَحَبَّ إِلَى النَّبِيِّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يُرِيدُ عَائِشَةَ،
فَتَبَسَّمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَبَسُّمَةً
أُخْرَى، فَجَلَسْتُ حِينَ رَأَيْتُهُ تَبَسَّمَ
فَرَفَعْتُ بَصَرِي فِي بَيْتِهِ فَوَاللَّهِ مَا رَأَيْتُ
فِي بَيْتِهِ شَيْئًا يَرُدُّ الْبَصَرَ غَيْرَ أَهَبَةٍ
ثَلَاثَةٍ. فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ: ادْعُ اللَّهَ
فَلْيُوَسِّعْ عَلَى أُمَّتِكَ فَإِنَّ فَارِسًا وَالرُّومَ

کی آواز سنی وہ مجھ کو پکار رہا ہے اور کہہ رہا ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اجازت دی تم آؤ یہ سن کر میں آیا اور اندر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پاس گیا دیکھا تو آپ خالی چٹائی پر لیٹے ہوئے ہیں چٹائی پر بچھونا تک نہیں اور آپ کے مبارک پہلو پر چٹائی کے نشان پڑ گئے ہیں سرہانے ایک چمڑے کا تکیہ ہے جس میں خرمے کی چھال بھری ہوئی تھی خیر میں نے آپ کو سلام کیا اور کھڑے ہی کھڑے یہ پوچھا کیا آپ نے اپنی عورتوں کو طلاق دے دیا آپ نے اپنی نگاہ میری طرف اٹھائی اور فرمایا نہیں میں نے کہا اللہ اکبر ف۱۶ پھر میں نے کھڑے ہی کھڑے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا دل بہلانے کے لیے آپ کا رنج کم کرنے کے لیے یہ کہا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ دیکھیے ہم قریشی لوگوں کا تو یہ قاعدہ تھا کہ عورتیں اپنے دباؤ میں رکھتے تھے ف۱۷ لیکن جب سے مدینے میں آئے ہیں تو یہاں کے لوگوں کا عجب حال دیکھا وہ (بالکل زن مرید ہیں) ف۱۸ اپنی عورتوں سے دبے ہوئے ہیں یہ سن کر آپ مسکرا دیئے پھر میں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ دیکھیے میں پہلے ہی حفصہؓ کے پاس گیا تھا اور میں نے اس کو جتلا دیا تھا دیکھ تو اپنی سوکن عائشہؓ سے دھوکہ مت کھا اس کی چال مت چل وہ کہیں خوب صورت ہے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو بہ نسبت تیرے اس سے کہیں زیادہ محبت ہے اس پر آپ پھر مسکرائے آپ کا غم ذرا غلط ہوا تو میں بیٹھ گیا اور میں نے آنکھ اٹھا کر آپ کے گھر کا سامان دیکھا تو خدا کی قسم آپ کے گھر کچھ سامان دکھلائی ہی نہیں دیا جس پر نظر پڑے تین کچی کھالیں تو البتہ پڑی تھیں ف۱۹ اس وقت میں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ اللہ تعالیٰ سے دعا فرمائیے وہ آپ کی امت کو فراغت دے (دولت عطا فرمائے) دیکھیے

قَدْ وُسِّعَ عَلَيْهِمْ وَأُعْطُوا الدُّنْيَا وَهُمْ لَا يَعْبُدُونَ اللّٰهَ، فَجَلَسَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَانَ مُتَّكِئًا فَقَالَ: أَوَفِي هٰذَا أَنْتَ يَا ابْنَ الْخَطَّابِ؟ إِنَّ أُولٰئِكَ قَوْمٌ قَدْ عُجِّلُوا طَيِّبَاتِهِمْ فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا، فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ اسْتَغْفِرْ لِي، فَاعْتَزَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نِسَاءَهُ مِنْ أَجْلِ ذٰلِكَ الْحَدِيثِ حِينَ أَفْشَتْهُ حَفْصَةُ إِلَى عَائِشَةَ تِسْعًا وَعِشْرِينَ لَيْلَةً، وَكَانَ قَالَ مَا أَنَا بِدَاخِلٍ عَلَيْهِنَّ شَهْرًا مِنْ شِدَّةِ مَوْجِدَتِهِ عَلَيْهِنَّ حِينَ عَاتَبَهُ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ، فَلَمَّا مَضَتْ تِسْعٌ وَعِشْرُونَ لَيْلَةً دَخَلَ عَلَى عَائِشَةَ، فَبَدَأَ بِهَا، فَقَالَتْ لَهُ عَائِشَةُ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنَّكَ كُنْتَ قَدْ أَقْسَمْتَ أَنْ لَا تَدْخُلَ عَلَيْنَا شَهْرًا، وَإِنَّمَا أَصْبَحْتَ مِنْ تِسْعٍ وَعِشْرِينَ لَيْلَةً أَعُدُّهَا عَدًّا، فَقَالَ: الشَّهْرُ تِسْعٌ وَعِشْرُونَ، وَكَانَ ذٰلِكَ الشَّهْرُ تِسْعًا وَعِشْرِينَ لَيْلَةً، قَالَتْ عَائِشَةُ: ثُمَّ أَنْزَلَ اللّٰهُ تَعَالَى آيَةَ التَّخَيُّرِ فَبَدَأَ بِي أَوَّلَ امْرَأَةٍ مِنْ نِسَائِهِ فَاخْتَرْتُهُ، ثُمَّ خَيَّرَ نِسَاءَهُ كُلَّهُنَّ، فَقُلْنَ مِثْلَ مَا قَالَتْ عَائِشَةُ۔

ایران اور روم کے کافر کیسے مالدار ہیں ان کو دنیا خوب ملی ہے باوجودیکہ وہ خالص خدا کی عبادت نہیں کرتے ۔ یہ سنتے ہی آپ تکیہ چھوڑ کر سیدھے ہو بیٹھے اور فرمایا خطاب کے بیٹے ابھی تک تو اسی خیال میں گرفتار ہے کہ دنیا کی دولت اور فراغت بہت عمدہ چیز ہے ایران اور روم کے کافروں کو تو اللہ تعالیٰ نے جلدی سے دنیا کے مزے دے دیئے ہیں (کیونکہ آخرت میں تو ان کو سخت عذاب ہونا ہے) میں نے عرض کیا یا رسول اللہ گستاخی معاف کیجئے میرے لیے دعا فرمائیے ۔ غرض آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم انتیس راتوں (ایک مہینے) تک اپنی عورتوں سے الگ رہے اس کی وجہ یہ تھی کہ حفصہؓ نے آپ کے راز کی بات حضرت عائشہؓ سے کہہ دی تھی ف۲۰ آپ نے سخت غصے ہو کر فرمایا میں ایک مہینے تک ان عورتوں کے پاس نہیں جانے کا اور اللہ تعالیٰ نے آپ پر عتاب فرمایا الم تحرم ما احل اللہ لک جب انتیس راتیں گزر گیئں تو بالاخانے سے اتر کر آپ پہلے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس گئے ف۲۱ انہوں نے کہا یا رسول اللہ آپ نے تو قسم کھائی تھی کہ میں ایک مہینہ تک ان عورتوں کے پاس نہیں جانے کا ابھی تو انتیس راتیں گزری ہیں میں اس دن سے برابر ایام شماری کر رہی ہوں آپ نے فرمایا مہینہ انتیس راتوں کا بھی ہوتا ہے اور یہ مہینہ انتیس راتوں کا تھا حضرت عائشہ کہتی ہیں پھر اللہ تعالیٰ نے سورۂ احزاب کی تخییر کی آیت اتاری ف۲۲ تو آپ نے سب سے پہلے مجھ سے پوچھا ف۲۳ میں نے کہا، میں آپ کو چاہتی ہوں ف۲۴ پھر آپ نے دوسری بی بیوں سے بھی یہی پوچھا ف۲۵ انہوں نے یہی جواب دیا جو حضرت عائشہ رضی نے دیا ف۲۶

ف۱ لیکن موقع ہی نہیں ملتا تھا ف۲ اوس بن خولی یا عتبان بن مالک ف۳ اس قبیلے کے لوگ وہیں رہا کرتے تھے ف۴ مردوں سے بڑھ بڑھ کر باتیں کرتی ہیں ف۵ لگیں مردوں سے زبان درازی دخل در معقولات کرنے ف۶ دوسری روایت میں یوں ہے

اپنی بیٹی حفصہؓ کی خبر لو وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے ایسے ایسے سوال جواب کرتی ہے کہ آپؐ دن دن بھر اس سے غصے رہتے ہیں ف کیونکہ اللہ کے رسول سے بے ادبی کرنا اس کا انجام بہت بُرا ہے ف۸ مجھ کو یہ چاہیے وہ چاہیے دوسری روایت میں ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے کچھ مت کہا کر آپ کے پاس روپیہ اشرفی نہیں ہے اگر تجھ کو کسی چیز کی احتیاج ہو تیل تک بھی درکار ہو تو مجھ سے مانگ میں لا دوں گا آنحضرت سے مت کہیو یہیں سے باب کا مطلب نکلتا ہے حضرت عمرؓ اپنی پیاری بیٹی پر خفا ہوئے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ذرا بھی تکلیف گوارہ نہیں کی یہاں سے رافضیوں کو سبق لینا چاہیے دنیا میں بیٹا بیٹی سب سے زیادہ عزیز ہوتی ہیں جب حضرت عمرؓ کو اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی رضامندی کے سامنے بیٹا بیٹی کی بھی کچھ پرواہ نہ تھی تو یہ کیونکر ممکن ہو سکتا ہے کہ وہ ابوبکرؓ کو خلیفہ بنانے کے لیے ان کی محبت میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاد کا خلاف کرتے اگر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم حضرت علیؓ کو خلیفہ بنا گئے ہوتے تو سب سے پہلے حضرت عمرؓ انہی سے بیعت کرتے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاد کے خلاف نہ ابوبکرؓ کی سنتے نہ اور کسی کی ف۹ کہ وہ سوال جواب کرتی ہیں میں بھی کہہ دوں گی ف۱۰ تو اس کے برابر خوبصورت نہیں ہے ف۱۱ پوچھا کہو کیا خبر ہے ف۱۲ اب ایسا شوہر کہاں سے لائے گی ف۱۳ وہاں جاؤ آپ سے پوچھو ف۱۴ ان کے نام معلوم نہیں ہوئے ف۱۵ معلوم ہوا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اپنی بی بیوں کی زبان درازی اور مطالبات سے سخت رنج میں تھے اور اسی وجہ سے لوگوں سے علیحدہ ہو کر بیٹھ رہے تھے جب آدمی رنج میں ہوتا ہے تو کسی کی ملاقات بھی اچھی نہیں لگتی اسی لیے آپ نے تین بار حضرت عمرؓ کو اجازت نہ دی پھر اجازت دی ف۱۶ حضرت عمرؓ کو انصاریؓ کی خبر پر تعجب ہوا کہ اس نے سنی سنائی بات پر یہ کیسے کہہ دیا تھا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی بی بیوں کو طلاق دے دیا اس کو چاہیئے تھا کہ اس خبر کی تحقیق کرتا ف۱۷ کیا مجال کہ وہ خاوندوں سے سوال جواب کریں ف۱۸ سبحان اللہ حضرت عمرؓ کا ادب اور علم مجلس پہلے ادھر اُدھر کی باتیں کر کے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا دل خوش کیا اور ذرا آپ کا مزاج بحال پایا اس وقت اور زیادہ گفتگو کی یہ لیاقت خداداد بعضے آدمیوں میں ہوتی ہے آخر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو ہنسا کر چھوڑا دوسری روایت میں اتنا زیادہ ہے کہ حضرت عمرؓ نے اپنی جورو کا نام لے کر کہا اگر وہ مجھ سے ایسے سوال جواب کرے تو میں تو گردن دبا کر مار ہی ڈالوں اس پر آپ ہنس دیے اور فرمانے لگے میری بی بیوں نے بھی مجھ کو تنگ کر رکھا ہے ف۱۹ سبحان اللہ ہمارے سردار نے اس بے سروسامانی کے ساتھ دنیا میں بسر کی باوجودیکہ آپ اگر چاہتے تو صدہا طرح کے سامان سے گھر بھر لیتے کیوں کہ اس وقت کئی لڑائیاں ہو چکی تھیں اور بہت سا غنیمت کا مال آپ کو مل چکا تھا مگر آپ کے پاس جو آتا سب مسلمانوں کو تقسیم کر دیتے اپنے لیے کچھ نہ رکھتے سبحان اللہ کیا ان اخلاق کو دیکھنے کے بعد بھی کسی کو آپ کی نبوت میں شک ہو سکتی ہے ہم حیران ہیں کہ جو لوگ حضرت موسیٰ علیہ السلام یا حضرت عیسیٰ کی نبوت کو تسلیم کرتے ہیں وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت سے کیوں انکار کرتے ہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے عادات اور اخلاق ان پر بھی فائق تھے اس پر سخاوت اور شجاعت اور شرم اور حیا اور رحم اور کرم میں اپنا نظیر نہیں رکھتے تھے انصاف پسند اور طالب حق کو آپ کی نبوت پر یقین کرنے کے لیے کسی خلاف عادت

معجزے دیکھنے کی ضرورت نہیں آپ کی سوانح عمری پڑھنے سے خود بخود دل میں تصدیق پیدا ہوتی ہے کہ پیغمبر کے سوا اور کسی میں ایسے اخلاق جمع نہیں ہو سکتے اور وہ بھی ایسی قوم میں جو میل اور توحش اور خون ریزی اور بخل اور طمع اور بے رحمی میں شہرہ آفاق تھی نہ اس میں تعلیم تھی نہ تربیت ایسی قوم میں ایسے کامل الاخلاق جامع الفضائل شخص کا پیدا ہونا بغیر تربیت از تائید خداوندی کے ممکن نہیں ان سب خصائل پر علم ولیاقت کا یہ حال تھا کہ بڑے بڑے قوانین معاشرت اور بیع و نکاح اور طلاق اور میراث اور شفعہ وغیرہ کو آپ نے ایسے جامع الفاظ میں بیان فرمایا کہ آج تک بڑے بڑے تعلیم یافتہ عالم ان پر غور کرتے جاتے ہیں اور نئے نئے نکات اور مسائل ان میں سے نکالتے جاتے ہیں ایک غیر تربیت یافتہ شخص ایسی جاہل اور وحشی قوم میں جیسے اس وقت عرب کی قوم تھی ان قوانین کا عشر عشیر بھی نہیں بنا سکتا یہ صاف دلیل ہے اس امر کی کہ آپ خداوند کریم کی طرف سے تعلیم یافتہ ہوئے ہیں جیسے قران شریف میں ہے وعلمك مالم تكن تعلم وكان فضل الله عليك عظيما ف۲۰ اس پر آپ کو غصہ آگیا آپ نے قسم کھالی کہ میں ایک ماہ تک اپنی عورتوں کے پاس نہ جاؤں گا راز کی بات یہ تھی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت حفصہ رضؓ کے گھر میں اپنی لونڈی ماریہ سے قربت کی انہوں نے دیکھ پایا تو آپ نے ان سے فرمایا یہ راز کسی سے مت کہیو آج سے میں نے ماریہ کو اپنے اوپر حرام کر لیا مگر انہوں نے خوشی میں آن کر حضرت عائشہ رضؓ کو خبر کردی بعضوں نے کہا وہ بات یہ تھی کہ آپ نے شہد اپنے اوپر حرام کر لیا تھا ف۲۱ سب بی بیوں میں وہی ممتاز تھیں اور اتفاق سے انہی کی باری کا وہ دن تھا عجب کمبخت شرک میں گرفتار ف۲۲ یاایھا النبی قل لازواجك ان كنتن تردن الحيوة الدنيا اخیر تک ف۲۳ عائشہ رضؓ تو کیا دنیا کو چاہتی ہے یا مجھ کو چاہتی ہے ف۲۴ ساری دنیا موئی آپ پر تصدق ف۲۵ ان کو اختیار دیا اگر دنیا چاہتی ہو تو طلاق لے لو الگ ہو جاؤ ف۲۶ کہ ہم اللہ اور اس کے رسول کو چاہتی ہیں دنیا کمبخت کو لے کر کیا کریں گے کل مر گئے تو کیا موئی دنیا قبر میں ساتھ جائے گی اللہ اور رسول راضی ہے تو ہمیشہ کا چین اور عیش ملے گا آپ کی ایک بی بی بھی دنیا لینے پر اور آپ کو چھوڑ دینے پر راضی نہیں ہوئی باوجودیکہ بعضے بی بیوں کو بہت کم زمانہ آپ کی صحبت میں گذرا تھا مگر آپ کی چند روزہ صحبت کا بھی اثر دلوں پر ایسا ہو تا کہ ساری دنیا ایک پرپشہ سے بھی زیادہ نہ دکھائی دیتی افسوس ہے ان لوگوں پر جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی صحبت کے آثار صالحہ اور انوار باہرہ کے منکر ہیں اور کہتے ہیں کہ صحابہ رضؓ سالہا سال آپ کی صحبت سے مستفیض ہو کر آپ کی وفات ہوتے ہی نور ایمان سے خالی ہو گئے اور ظلم و غضب پر انہوں نے کمر باندھی۔

بَابُ صَوْمِ الْمَرْأَةِ بِإِذْنِ زَوْجِهَا تَطَوُّعًا۔

باب عورت اپنے خاوند سے اجازت لے کر نفل روزہ رکھ سکتی ہے۔

۱۲۰۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُقَاتِلٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ: أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ

ہم سے محمد بن مقاتل مروزی نے بیان کیا کہا ہم کو عبد اللہ بن مبارک نے خبر دی کہا ہم کو معمر نے انہوں نے ہمام بن

هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لَا تَصُومُ الْمَرْأَةُ وَبَعْلُهَا شَاهِدٌ إِلَّا بِإِذْنِهِ۔

منبہ سے انہوں نے ابوہریرہؓ سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا جب عورت کا خاوند اس کے پاس موجود ہو تو وہ اس کے بے اجازت نفلی روزہ نہ رکھے۔

ف معلوم ہوا شوہر کی بے اجازت عورت کو نفل روزہ رکھنا حرام ہے جمہور علماء کا یہی قول ہے بعضوں نے مکروہ کہا ہے

بَابٌ إِذَا بَاتَتِ الْمَرْأَةُ مُهَاجِرَةً فِرَاشَ زَوْجِهَا۔

باب عورت (بیوجہ) اپنے خاوند کا بستر چھوڑ کر الگ سووے (یعنی خفا ہوکر) تو یہ جائز نہیں۔

۱۲۱- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ، عَنْ شُعْبَةَ، عَنْ سُلَيْمَانَ، عَنْ أَبِي حَازِمٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا دَعَا الرَّجُلُ امْرَأَتَهُ إِلَى فِرَاشِهِ فَأَبَتْ أَنْ تَجِيءَ لَعَنَتْهَا الْمَلَائِكَةُ حَتَّى تُصْبِحَ۔

ہم سے محمد بن بشار نے بیان کیا کہا ہم سے ابن ابی عدی نے انہوں نے شعبہ بن حجاج سے انہوں نے سلیمان اعمش سے انہوں نے ابوحازم سے انہوں نے ابوہریرہؓ سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا جب کوئی مرد اپنی عورت کو بستر پر بلائے (یعنی جماع کے لیے بلائے) وہ نہ آئے (انکار کرے) تو صبح تک فرشتے اس پر لعنت کرتے رہیں گے ف

ف اس روایت میں سے نکلتا ہے کہ یہ وعید اس وقت ہے جب رات کو ہم بستر ہونے سے انکار کرے لیکن دن میں بھی یہی حکم ہے کہ عورت کو انکار درست نہیں کیونکہ مسلم کی روایت میں یوں ہے قسم اس کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے جو مرد اپنی عورت کو بستر پر بلائے وہ انکار کرے تو جو (پروردگار) آسمان پر ہے وہ اس عورت پر غصے رہے گا جب تک اس کا خاوند اس سے راضی نہ ہو یہ مطلق ہے رات اور دن دونوں کو شامل ہے اور ابن خزیمہ اور ابن حبان نے جابر رضہ سے مرفوعاً نکالا تین آدمیوں کی دعا قبول نہیں ہوتی نہ ان کے نیک اعمال آسمان تک جا سکتے ہیں ایک بھاگے ہوئے غلام کی جب تک وہ صاحب پاس لوٹ نہ آئے دوسرے متوالے کی جب تک ہوش میں نہ آئے تیسرے اس عورت کی جس کا خاوند اس سے ناراض ہو مہلب نے اس حدیث سے یہ دلیل لی ہے کہ معین گنہگار پر بھی لعنت کر سکتے ہیں اور حافظ نے اس پر اعتراض کیا ہے اور عورت کا انکار اسی وقت قابل لعن ہوگا جب بلا وجہ ہو اگر حیض یا اور کسی بیماری میں مبتلا ہو یا اور کوئی عذر ہو تو انکار باعث لعن نہ ہوگا

۱۲۲- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَرْعَرَةَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ زُرَارَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ

ہم سے محمد بن عرعرہ نے بیان کیا کہا ہم سے شعبہؓ نے انہوں نے قتادہ سے انہوں نے زرارہ سے انہوں نے ابوہریرہ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِذَا بَاتَتِ الْمَرْأَةُ مُهَاجِرَةً فِرَاشَ زَوْجِهَا لَعَنَتْهَا الْمَلَائِكَةُ حَتَّى تَرْجِعَ۔

عورت رات کو اپنے خاوند کا بستر چھوڑ کر (الگ) ہو رہے تو فرشتے اس پر لعنت کرتے رہتے ہیں جب تک اپنے خاوند کے بستر پر نہ آ جائے۔

بَابٌ۔ لَا تَأْذَنُ الْمَرْأَةُ فِي بَيْتِ زَوْجِهَا لِأَحَدٍ إِلَّا بِإِذْنِهِ۔

باب عورت اپنے خاوند کے گھر میں بے اس کی اجازت کے کسی کو نہ آنے دے۔

۱۲۳۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ: حَدَّثَنَا شُعَيْبٌ: حَدَّثَنَا أَبُو الزِّنَادِ، عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لَا يَحِلُّ لِلْمَرْأَةِ أَنْ تَصُومَ وَزَوْجُهَا شَاهِدٌ إِلَّا بِإِذْنِهِ، وَلَا تَأْذَنُ فِي بَيْتِهِ إِلَّا بِإِذْنِهِ، وَمَا أَنْفَقَتْ مِنْ نَفَقَةٍ عَنْ غَيْرِ أَمْرِهِ فَإِنَّهُ يُؤَدَّى إِلَيْهِ شَطْرُهُ، وَرَوَاهُ أَبُو الزِّنَادِ أَيْضًا، عَنْ مُوسَى، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ فِي الصَّوْمِ۔

ہم سے ابوالیمان نے بیان کیا کہا ہم سے شعیب نے کہا ہم سے ابوالزناد نے انہوں نے اعرج سے انہوں نے ابوہریرہؓ سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کسی عورت کو جب اس کا خاوند موجود ہو بے اس کی اجازت کے (نفل) روزہ رکھنا درست نہیں اور کسی عورت کو بے اپنے خاوند کی اجازت کے کسی کو اس کے گھر میں آنے کی پروانگی دینا درست نہیں اور جو کوئی عورت اپنے خاوند کے بے حکم (اللہ کی راہ میں) کچھ خرچ کرے گی تو خاوند کو بھی آدھا حصہ ملے گا ف (اس حدیث کو ابوزناد نے موسیٰ بن ابی عثمان سے بھی انہوں نے اپنے والد (سعید تبان) سے انہوں نے ابو ہریرہ رضہ سے روایت کیا اس میں صرف روزے کا ذکر ہے۔

ف بعضوں نے کہا یہ مراد ہے کہ عورت اپنے خاوند کے بے حکم اس مال میں سے خرچ کرے جو اس نے اس کو دے ڈالا ہو یعنی اپنے ماہوار میں سے جیسے ابوداؤد کی روایت میں ہے کہ عورت اپنے خاوند کا مال صدقہ نہیں کر سکتی مگر ہاں اپنی خوراک میں سے اور ثواب دونوں کو برابر ملے گا بعضوں نے کہا وہ خرچ مراد ہے جو عادت کے موافق ہو جس کو سن کر خاوند ناراض نہ ہو مثلاً فقیر کو روزمرہ کے کھانے سے ایک روٹی دینا یا اسی طرح قلیل خیرات جیسے دھیلہ دمڑی وغیرہ حضرت عائشہ رضہ کی روایت میں ہے کہ عورت کو خرچ کرنے کا اور خاوند کو کمانے کا ثواب ملے گا دونوں کے ثواب میں کچھ کمی نہ ہو گی ف۲ اس کو امام احمد اور نسائی اور دارمی نے روایت کیا۔

بَابٌ:

باب

۱۲۴۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ: حَدَّثَنَا

ہم سے مسدد نے بیان کیا کہا ہم سے اسمٰعیل بن عُلَیَّہ

إِسْمَاعِيلُ: أَخْبَرَنَا التَّيْمِيُّ، عَنْ أَبِي عُثْمَانَ، عَنْ أُسَامَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: قُمْتُ عَلَى بَابِ الْجَنَّةِ فَكَانَ عَامَّةَ مَنْ دَخَلَهَا الْمَسَاكِينُ، وَأَصْحَابُ الْجَدِّ مَحْبُوسُونَ، غَيْرَ أَنَّ أَصْحَابَ النَّارِ قَدْ أُمِرَ بِهِمْ إِلَى النَّارِ، وَقُمْتُ عَلَى بَابِ النَّارِ فَإِذَا عَامَّةُ مَنْ دَخَلَهَا النِّسَاءُ۔

نے کہا ہم کو سلیمان تیمی نے خبر دی انہوں نے ابو عثمان نہدی سے انہوں نے اسامہ بن زید رضؓ سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا میں بہشت کے دروازے پر کھڑا ہوا کیا دیکھتا ہوں بہشت والوں میں زیادہ وہ لوگ ہیں جو دنیا میں محتاج نادار تھے اور مالدار لوگوں کو میں نے دیکھا وہ حساب کتاب کے لیے بہشت کے دروازے پر روک دیے گئے ہیں ف۱ لیکن دوزخی مالدار ان کو تو پہلے ہی دوزخ میں بھیج دینے کا حکم دے دیا گیا تھا اور میں دوزخ کے دروازے پر کھڑا ہوا کیا دیکھتا ہوں وہاں عورتیں بہت ہیں ف۲

ف۱ یہ وہ مالدار تھے جو بہشت میں جانے کے سزاوار ہیں ف۲ اس حدیث کی مناسبت ترجمہ باب سے یہ ہے کہ عورتیں چونکہ اکثر خاوند کے بے اجازت غیر لوگوں کو گھر میں بلا لیتی ہیں اس وجہ سے وہ دوزخ کی سزاوار ہیں یہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا دیکھنا یا تو عالم رؤیا یعنی خواب میں تھا یا جیسا علم الٰہی یعنی لوح محفوظ میں ہے وہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو مشاہدہ کرایا اور چونکہ اللہ تعالیٰ کے علم میں تمام واقعے اور تمام معاملات جو ازل سے ابد تک ہونے والے ہیں سب ایک جگہ جمع ہیں اور ہر چیز گویا ہر وقت حاضر ہے ہماری طرح وہاں ماضی مستقبل نہیں ہے اور یہی سبب ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کو دیکھا کہ اپنے اونٹ کی نکیل تھامے ہوئے لبیک کہتے جا رہے ہیں حالانکہ یہ واقعہ گزشتہ زمانہ کا تھا۔

بَابُ كُفْرَانِ الْعَشِيرِ، وَهُوَ الزَّوْجُ، وَهُوَ الْخَلِيطُ مِنَ الْمُعَاشَرَةِ فِيهِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

باب عشیر کی ناشکری کی سزا۔

عشیر خاوند کو کہتے ہیں عشیر شریک یعنی ساجھی کو بھی کہتے ہیں یہ معاشرت سے نکلا ہے جس کے معنی خلط یعنی ملا دینے کے ہیں اس باب میں ابو سعید خدری رضؓ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہے ف۱

ف۱ یہ حدیث کتاب الایمان میں گزر چکی ہے

۱۲۵۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يُوسُفَ: أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ

ہم سے عبداللہ بن یوسف تنیسی نے روایت کی کہا ہم کو امام مالکؒ نے خبر دی انہوں نے زید بن اسلم سے انہوں

الْفَقِيهِ الْعَمْرِيِّ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَبَّاسٍ: أَنَّهُ قَالَ: خَسَفَتِ الشَّمْسُ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَصَلَّى رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالنَّاسُ مَعَهُ فَقَامَ قِيَامًا طَوِيلًا نَحْوًا مِنْ سُورَةِ الْبَقَرَةِ ثُمَّ رَكَعَ رُكُوعًا طَوِيلًا، ثُمَّ رَفَعَ فَقَامَ قِيَامًا طَوِيلًا وَهُوَ دُونَ الْقِيَامِ الْأَوَّلِ ثُمَّ رَكَعَ رُكُوعًا طَوِيلًا وَهُوَ دُونَ الرُّكُوعِ الْأَوَّلِ، ثُمَّ رَفَعَ ثُمَّ سَجَدَ ثُمَّ قَامَ فَقَامَ قِيَامًا طَوِيلًا وَهُوَ دُونَ الْقِيَامِ الْأَوَّلِ، ثُمَّ رَكَعَ رُكُوعًا طَوِيلًا وَهُوَ دُونَ الرُّكُوعِ الْأَوَّلِ، ثُمَّ رَفَعَ فَقَامَ قِيَامًا طَوِيلًا وَهُوَ دُونَ الْقِيَامِ الْأَوَّلِ، ثُمَّ رَكَعَ رُكُوعًا طَوِيلًا وَهُوَ دُونَ الرُّكُوعِ الْأَوَّلِ، ثُمَّ رَفَعَ ثُمَّ سَجَدَ، ثُمَّ انْصَرَفَ وَقَدْ تَجَلَّتِ الشَّمْسُ فَقَالَ: إِنَّ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ آيَتَانِ مِنْ آيَاتِ اللهِ، لَا يَخْسِفَانِ لِمَوْتِ أَحَدٍ وَلَا لِحَيَاتِهِ، فَإِذَا رَأَيْتُمْ ذَلِكَ فَاذْكُرُوا اللهَ، قَالُوا: يَا رَسُولَ اللهِ رَأَيْنَاكَ تَنَاوَلْتَ شَيْئًا فِي مَقَامِكَ هَذَا ثُمَّ رَأَيْنَاكَ تَكَعْكَعْتَ، فَقَالَ: إِنِّي رَأَيْتُ الْجَنَّةَ، أَوْ أُرِيتُ الْجَنَّةَ فَتَنَاوَلْتُ مِنْهَا عُنْقُودًا، وَلَوْ أَخَذْتُهُ لَأَكَلْتُمْ مِنْهُ مَا بَقِيَتِ الدُّنْيَا، وَرَأَيْتُ

نے عطاء بن یسار سے انہوں نے عبداللہ بن عباسؓ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں سورج گہن ہوا تو آپ نے گہن کی نماز پڑھی لوگوں نے بھی آپ کے ساتھ نماز پڑھی آپ بڑی دیر تک کھڑے رہے جتنی دیر میں سورۂ بقرہ پڑھی جاتی ہے پھر رکوع کیا وہ بھی اتنا لمبا (جتنی دیر میں سو آیتیں پڑھی جاتی ہیں) پھر رکوع سے سر اٹھایا اور دیر تک کھڑے رہے ف۱ مگر یہ قیام پہلے قیام سے کم تھا پھر رکوع کیا وہ بھی لمبا (جتنی دیر میں اسّی آیتیں پڑھی جاتی ہیں) پھر سر اٹھایا اور سجدے میں گئے (دو سجدے کیے) پھر کھڑے ہوئے اور دیر تک کھڑے رہے (جتنی دیر میں سورۂ نساء پڑھی جاتی ہے) مگر اگلے قیام سے کم پھر ایک لمبا رکوع کیا۔ (جتنی دیر میں ستّر آیتیں پڑھی جاتی ہیں) مگر پہلے رکوع سے کم پھر سر اٹھایا اور دیر تک کھڑے رہے (قرأت کرتے رہے جتنی دیر میں سورۂ مائدہ پڑھی جاتی ہے) پھر رکوع کیا وہ بھی لمبا (پچاس آیتوں کے موافق) مگر اگلے رکوع سے کم پھر سر اٹھایا اور سجدے میں گئے (دو سجدے کیے) پھر نماز سے فارغ ہوئے اس وقت سورج روشن ہو چکا تھا گہن کھل گیا تھا پھر فرمایا (دیکھو) سورج اور چاند دونوں اللہ کی نشانیاں ہیں کسی کے مرنے جینے سے ان میں گہن نہیں لگتا (جیسے عرب کے جاہل سمجھتے تھے) جب تم یہ گہن دیکھو تو اللہ کو یاد کرو لوگوں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہم نے دیکھا آپ ف۲ اسی جگہ جیسے کسی چیز کو ف۳ لینے لگے پھر کیا دیکھتے ہیں کہ آپ پیچھے سرک رہے ہیں یہ کیا بات تھی آپ نے فرمایا میں نے بہشت دیکھی یا مجھ کو بہشت دکھلائی گئی (یعنی اس کا ایک ٹکڑا ف۴) تو میں اس کا ایک خوشہ لینے لگا اگر میں اس کو لے لیتا تو جب تک یہ دنیا

النَّارَ فَلَمْ أَرَ كَالْيَوْمِ مَنْظَرًا قَطُّ، وَرَأَيْتُ أَكْثَرَ أَهْلِهَا النِّسَاءَ، قَالُوا: لِمَ يَا رَسُولَ اللهِ؟ قَالَ: بِكُفْرِهِنَّ، قِيلَ: يَكْفُرْنَ بِاللهِ؟ قَالَ: يَكْفُرْنَ الْعَشِيرَ، وَيَكْفُرْنَ الْإِحْسَانَ، لَوْ أَحْسَنْتَ إِلَى إِحْدَاهُنَّ الدَّهْرَ ثُمَّ رَأَتْ مِنْكَ شَيْئًا قَالَتْ مَا رَأَيْتُ مِنْكَ خَيْرًا قَطُّ۔

قائم ہے تم اس میں سے کھاتے رہتے ؁ اور میں پیچھے جو ہٹا تو میں نے دوزخ دیکھی میں نے آج (دوزخ) کی طرح کوئی ڈراونی چیز نہیں دیکھی میں نے دیکھا اس میں عورتیں بہت ہیں لوگوں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس کی وجہ کیا ہے آپ نے فرمایا یہی کفر لوگوں نے عرض کیا کیا اللہ کا کفر (انکار) آپ نے فرمایا نہیں خاوند کا کفر (اس کی ناشکری) احسان نہ ماننا عورت کا حال یہ ہے اگر تو عمر بھر اس کے ساتھ احسان کرتا رہے پھر ایک بات (اپنی مرضی کے خلاف دیکھے) تو کیا کہنے لگتی ہے (دوئی نوج) کبھی مجھ کو تم سے چین نہیں پہونچا (پچھلے سارے احسان فراموش کر جاتی ہے) ؁

ف قرات کرتے رہے جتنی دیر میں سورۂ آل عمران پڑھی ؁ عین نماز میں ؁ آگے بڑھ کر ؁ دوسری رکعت میں جب دوبارے قیام میں تھا اسکے میوے کا ؁ بہشت کی سب نعمتیں ہمیشہ قائم رہیں گی ؁ اس حدیث کی شرح اوپر گزر چکی ہے اور بہشت اور دوزخ کا آپ کو دکھلایا جانا حقیقتاً تھا اسی آنکھ سے یعنی اس کا ایک ٹکڑا کیونکہ ساری بہشت اور دوزخ تو زمین اور آسمان کے اندر بھی نہیں سما سکتی مسجد کے کونے میں کیونکر سما گئی

۱۲۶۔ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ الْهَيْثَمِ: حَدَّثَنَا عَوْفٌ، عَنْ أَبِي رَجَاءٍ، عَنْ عِمْرَانَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: اطَّلَعْتُ فِي الْجَنَّةِ فَرَأَيْتُ أَكْثَرَ أَهْلِهَا الْفُقَرَاءَ، وَاطَّلَعْتُ فِي النَّارِ فَرَأَيْتُ أَكْثَرَ أَهْلِهَا النِّسَاءَ، تَابَعَهُ أَيُّوبُ وَسَلْمُ بْنُ زَرِيرٍ۔

ہم سے عثمان بن ہیثم نے بیان کیا کہا ہم سے عوف اعرابی نے انہوں نے ابو رجاء (عمران بن ملحان) سے انہوں عمران بن حصین رضؓ سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا میں ؁ نے بہشت کو جھانک کر دیکھا کیا دیکھتا ہوں وہی لوگ زیادہ ہیں جو (دنیا میں) فقراء اور محتاج تھے اور میں نے دوزخ کو جھانک کر دیکھا تو وہاں عورتیں بہت دیکھیں عوف کے ساتھ اس حدیث کو ایوب سختیانی اور سلم بن زریر رضؓ نے بھی روایت کیا ہے ؁

ف شب معراج میں یا خواب میں ؁ ایوب کی حدیث کو امام نسائی نے اور سلم کی حدیث کو خود امام بخاری نے بدء الخلق میں وصل کیا۔

بَابٌ لِزَوْجِكَ عَلَيْكَ حَقٌّ، قَالَهُ أَبُو جُحَيْفَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

باب بی بی کا حق مرد پر ہونا

اس کو ابو جحیفہ (وہب بن عبداللہ سوائی) نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا ف۱

ف۱ اس کو امام بخاری نے کتاب الصوم میں وصل کیا۔

۱۲۷- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُقَاتِلٍ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللهِ: أَخْبَرَنَا الْأَوْزَاعِيُّ قَالَ: حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ أَبِي كَثِيرٍ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ قَالَ: حَدَّثَنِي عَبْدُ اللهِ بْنُ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: يَا عَبْدَ اللهِ، أَلَمْ أُخْبَرْ أَنَّكَ تَصُومُ النَّهَارَ وَتَقُومُ اللَّيْلَ؟ قُلْتُ: بَلَى يَا رَسُولَ اللهِ، قَالَ: فَلَا تَفْعَلْ صُمْ وَأَفْطِرْ، وَقُمْ وَنَمْ، فَإِنَّ لِجَسَدِكَ عَلَيْكَ حَقًّا، وَإِنَّ لِعَيْنِكَ عَلَيْكَ حَقًّا، وَإِنَّ لِزَوْجِكَ عَلَيْكَ حَقًّا۔

ہم سے محمد بن مقاتل مروزی نے بیان کیا کہا ہم کو عبداللہ بن مبارک نے خبر دی کہا ہم کو امام اوزاعی نے کہا مجھ سے یحییٰ بن ابی کثیر نے بیان کیا کہا مجھ سے ابو سلمہ بن عبدالرحمن رضہ نے کہا مجھ سے عبداللہ بن عمرو بن العاص رضہ نے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا عبداللہ مجھ کو یہ خبر ملی ہے تو ہر روز دن کو روزہ رکھتا ہے اور رات کو عبادت میں کھڑا رہتا ہے کیا یہ صحیح ہے میں نے کہا جی ہاں یا رسول اللہ صحیح ہے، آپ نے فرمایا ایسا مت کر (اتنی محنت مت اٹھا) روزہ بھی رکھ اور افطار بھی کر رات کو عبادت بھی کر سو بھی کیوں کہ تیرے بدن کا تجھ پر حق ہے، تیری آنکھوں کا تجھ پر حق ہے (کبھی سونا بھی چاہیے) تیری بی بی کا تجھ پر حق ہے ف۱

ف۱ اِس سے صحبت کرنا اور دنیا کا مزہ بھی اٹھانا چاہیے اگر کوئی شخص شب و روز عبادت میں مصروف رہے اور اپنی جورو سے مخاطب ہی نہ ہو تو امام مالک کے نزدیک اس کو حکم دیں گے کہ جورو سے مخاطب ہو ورنہ قاضی عورت کو اس مرد سے جدا کر دے گا شافعیہ رحمہ نے کہا کہ چار راتوں میں ایک رات اپنی عورت سے اختلاط کرنا مستحب ہے اس لیے کہ ہر شخص کی چار بی بیاں ہو سکتی ہیں تو ہر بی بی کی باری چوتھے دن آتی ہے اس حدیث سے ثابت ہوا کہ اسلام میں قلندری یعنی ایسی درویشی نہیں ہے کہ آدمی بالکل دنیا کے مزے ترک کر دے نہ جورو رکھے نہ رشتہ نہ جانا نہ ناتا اور ایسا کرنا سنت نبوی کے برخلاف ہے دوسری حدیث میں صاف یوں ہے کہ یہ میرا طریقہ ہے اور جو میرے طریقے پر نہ چلے وہ میرا نہیں ہے افسوس اس زمانہ میں جہل کی کیسی گرم بازاری ہو گئی ہے جو بات صریح جہالت اور نادانی کی ہے اس کو لوگ افضل اور اعلےٰ سمجھتے ہیں اور جو بات حکمت اور عقلمندی اور دانائی کی ہے اس کو نادانی جانتے ہیں ان بے وقوفوں کو اس پر غور کرنا چاہیے کہ اللہ تعالیٰ نے جس طرح پر ہماری فطرت کی ہے اور اپنی قدرت کا ایک قانون بنا دیا ہے اسی پر چلنا عین دانائی اور باعث رضامندی الٰہی ہے اللہ تعالیٰ نے ہم میں بھوک اس لیے پیدا کی ہے کہ ہم کھانا کھائیں اس کا شکر بجا لائیں پیاس اس لیے

لیے کہ ٹھنڈا پانی یا شربت پئیں اس کا شکر کریں شہوت اس لیے کہ ہم عورتوں سے مخاطب ہوں نسل انسانی بڑھائیں پروردگار کی دنیا آباد کریں آنکھ اس لیے کہ حق تعالیٰ کی عجیب وغریب مخلوقات کو دیکھیں ان میں غور کریں کان اس لیے کہ اچھی اچھی باتیں سنیں علم حاصل کریں جو شخص ان قویٰ کو بیکار کرنا چاہے وہ گویا قانون خدا کے خلاف چلنا اور حق تعالیٰ کی ان نعمتوں کو بیکار کرنا چاہتا ہے۔ لاحول ولاقوۃ الا باللہ۔

بَابٌ- الْمَرْأَةُ رَاعِيَةٌ فِي بَيْتِ زَوْجِهَا-

باب عورت اپنے خاوند کے گھر کی محافظ ہے

۱۲۸- حَدَّثَنَا عَبْدَانُ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ: أَخْبَرَنَا مُوسَى بْنُ عُقْبَةَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: كُلُّكُمْ رَاعٍ وَكُلُّكُمْ مَسْئُولٌ عَنْ رَعِيَّتِهِ، وَالْأَمِيرُ رَاعٍ وَالرَّجُلُ رَاعٍ عَلَى أَهْلِ بَيْتِهِ، وَالْمَرْأَةُ رَاعِيَةٌ عَلَى بَيْتِ زَوْجِهَا وَوَلَدِهِ، فَكُلُّكُمْ رَاعٍ وَكُلُّكُمْ مَسْئُولٌ عَنْ رَعِيَّتِهِ-

ہم سے عبدان نے بیان کیا کہا ہم کو عبداللہ بن مبارک نے خبر دی کہا ہم کو موسیٰ بن عقبہ نے انہوں نے نافع سے انہوں نے ابن عمرؓ سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا تم میں سے ہر شخص حاکم ہے اور اپنی رعیت کا جواب دار ہے بادشاہ اپنی رعیت کا حاکم ہے آدمی اپنے گھر والوں کا حاکم ہے عورت اپنے خاوند کے گھر اور اولاد پر حاکم ہے غرض تم میں ہر شخص (کچھ نہ کچھ) حکومت رکھتا ہے اور اپنی رعیت کا جوابدار ہے۔

بَابُ قَوْلِ اللّٰهِ تَعَالَى- الرِّجَالُ قَوَّامُونَ عَلَى النِّسَاءِ- إِلَى قَوْلِهِ إِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلِيًّا كَبِيرًا-

باب اللہ تعالیٰ کا (سورہ نساء) میں فرمانا۔ مرد عورتوں پر حکومت رکھتے ہیں۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ نے ایک کو (مرد کو) ایک پر (عورت پر) فضیلت دی ہے اخیر آیت ان اللہ کان علیاً کبیراً تک ف

ف جس میں یہ ہے کہ عورتیں شرارت کریں تو ان کو سمجھاؤ اور ان کے ساتھ سونا چھوڑ دو۔

۱۲۹- حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ: حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ قَالَ: حَدَّثَنِي حُمَيْدٌ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: آلَى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ نِسَائِهِ

ہم سے خالد بن مخلد نے بیان کیا کہا ہم سے سلیمان بن بلال نے کہا مجھ سے حمید طویل نے انہوں نے انسؓ سے انہوں نے کہا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے قسم کھائی کہ ایک مہینہ تک اپنی بی بیوں پاس نہ جاؤں گا پھر ایک بالاخانے میں

شَهْرًا وَقَعَدَ فِي مَشْرُبَةٍ لَهُ فَنَزَلَ لِتِسْعٍ وَعِشْرِينَ، فَقِيلَ: يَارَسُولَ اللهِ، إِنَّكَ آلَيْتَ شَهْرًا، قَالَ: إِنَّ الشَّهْرَ تِسْعٌ وَعِشْرُونَ.

آپ (اکیلے) بیٹھ رہے اور انتیس ۲۹ دن کے بعد وہاں سے اترآئے حضرت عائشہؓ نے عرض کیا یا رسول اللہ آپ نے تو ایک مہینہ علیحدہ رہنے کی قسم کھائی تھی آپ نے فرمایا مہینہ انتیس دن کا بھی ہوتا ہے۔ ف

ف اس حدیث کی مناسبت ترجمہ باب سے یہ ہے کہ آیت میں یہ ہے کہ عورتیں شرارت کریں تو ان کو نصیحت کرو ساتھ سلانا چھوڑ دو اور حدیث میں بھی یہی مضمون ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی بی بیوں پر خفا ہو کر قسم کھائی کہ ایک مہینہ تک ان کے پاس نہیں جائیں گے

بَابُ هِجْرَةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نِسَاءَهُ فِي غَيْرِ بُيُوتِهِنَّ، وَيُذْكَرُ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ حَيْدَةَ رَفَعَهُ: غَيْرَ أَنْ لَا تُهْجَرَ إِلَّا فِي الْبَيْتِ، وَالْأَوَّلُ أَصَحُّ.

باب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا عورتوں کو اس طرح پر چھوڑنا کہ ان کے گھروں ہی میں نہیں گئے ف اور معاویہ بن حیدہ سے مرفوعاً مروی ہے (اس کو ابوداؤد وغیرہ نے نکالا) کہ عورت کا چھوڑنا گھر ہی میں ہو مگر پہلی حدیث یعنی انسؓ کی زیادہ صحیح ہے ف۲

ف یعنی دوسرے گھر میں جا کر رہے بعضوں نے وا ہجروھن فی المضاجع کے یہی معنی رکھے ہیں کہ خاوند اور جورو ایک ہی گھر میں رہیں مگر خوابگاہ الگ الگ ہو اور ایک حدیث اور بھی اس باب میں وارد ہے جس کو احمد اور ابوداؤد نے نکالا اس میں یہ ہے کہ عورت کا حق مرد پر یہ بھی ہے کہ جدا ہو اس سے مگر گھر ہی میں امام بخاری نے حدیث کے ضعف کی طرف اشارہ کیا ہے۔ اور انسؓ کی حدیث سے جو اوپر گذری یہ نکلا کہ خاوند کو دونوں طرح کرنا جائز ہے خواہ گھر ہی میں رہ کر اپنا بستر الگ کرلے خواہ دوسرے گھر جا کر رہے ف۲ جس سے یہ نکلتا ہے کہ دوسرے گھر میں بھی جا کر رہ جانا درست ہے

۱۳۰- حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ مُقَاتِلٍ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللهِ: أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي يَحْيَى بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ صَيْفِيٍّ: أَنَّ عِكْرِمَةَ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْحَارِثِ أَخْبَرَهُ: أَنَّ أُمَّ سَلَمَةَ أَخْبَرَتْهُ: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَلَفَ لَا يَدْخُلُ عَلَى بَعْضِ

ہم سے ابو عاصم نے بیان کیا انہوں نے ابن جریج سے دوسری سند امام بخاری نے کہا اور مجھ سے محمد بن مقاتل مروزی نے بیان کیا کہا ہم سے عبداللہ بن مبارک نے کہا ہم کو ابن جریج نے خبر دی کہا مجھ سے یحییٰ بن عبداللہ بن صیفی نے بیان کیا ان سے عکرمہ بن عبدالرحمٰن بن حارث نے ان سے بی بی ام سلمہؓ نے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے قسم کھائی کہ اپنی بعضی بی بیوں ف پاس ایک مہینے تک نہیں جائیں گے پھر انتیس دن گذر جانے کے بعد آپ صبح یا شام

نِسَائِهِ شَهْرًا، فَلَمَّا مَضَى تِسْعَةٌ وَ عِشْرُونَ يَوْمًا غَدَا عَلَيْهِنَّ أَوْ رَاحَ، فَقِيلَ لَهُ: يَا نَبِيَّ اللهِ، حَلَفْتَ أَنْ لَا تَدْخُلَ عَلَيْهِنَّ شَهْرًا، قَالَ: إِنَّ الشَّهْرَ يَكُونُ تِسْعَةً وَعِشْرِينَ يَوْمًا۔

کو ان کے پاس تشریف لے گئے انہوں نے کہا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ نے تو ایک مہینے تک نہ آنے کی قسم کھائی تھی (مہینے کے اندر کیسے آ گئے) آپ نے فرمایا مہینہ کبھی انتیس دن کا بھی ہوتا ہے۔

ف شاید یہ دوسرا کوئی واقعہ ہوگا جس میں آپ نے ایک خاص بی بی پاس نہ جانے کی قسم کھائی ہوگی کیونکہ جب بی بیوں نے آپ سے خرچ طلب کیا تھا اس وقت تو آپ نے سب بی بیوں سے علیحدہ رہنے کی قسم کھالی تھی شاید یہ وہ واقعہ ہوگا جب ماریہ کا راز حضرت حفصہؓ نے حضرت عائشہؓ سے کھول دیا تھا یا شہد آپ نے پیا تھا اور بعضے بی بیوں نے یہ صلاح کی تھی کہ ہم آپ سے کہیں گی آپ کے منہ سے مغافیر کی بو آتی ہے۔

۱۳۱- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللهِ: حَدَّثَنَا مَرْوَانُ بْنُ مُعَاوِيَةَ: حَدَّثَنَا أَبُو يَعْفُورٍ قَالَ: تَذَاكَرْنَا عِنْدَ أَبِي الضُّحَى فَقَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ عَبَّاسٍ قَالَ: أَصْبَحْنَا يَوْمًا وَنِسَاءُ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَبْكِينَ، عِنْدَ كُلِّ امْرَأَةٍ مِنْهُنَّ أَهْلُهَا، فَخَرَجْتُ إِلَى الْمَسْجِدِ فَإِذَا هُوَ مَلْآنُ مِنَ النَّاسِ، فَجَاءَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ فَصَعِدَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ فِي غُرْفَةٍ لَهُ فَسَلَّمَ فَلَمْ يُجِبْهُ أَحَدٌ، ثُمَّ سَلَّمَ فَلَمْ يُجِبْهُ أَحَدٌ، ثُمَّ سَلَّمَ فَلَمْ يُجِبْهُ أَحَدٌ، فَنَادَاهُ فَدَخَلَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: أَطَلَّقْتَ نِسَاءَكَ؟ فَقَالَ: لَا، وَلَكِنْ آلَيْتُ مِنْهُنَّ شَهْرًا، فَمَكَثَ تِسْعًا وَعِشْرِينَ ثُمَّ دَخَلَ عَلَى نِسَائِهِ۔

ہم سے علی بن عبداللہ مدینی نے بیان کیا کہا ہم سے مروان بن معاویہ فزاری نے کہا ہم سے ابو یعفور (عبدالرحمن بن عبید کوفی) نے، انہوں نے کہا ہم نے ابوالضحیٰ (مسلم بن صبیح) کے پاس (مہینہ کا) ذکر نکالا تو ابوالضحیٰ کہنے لگے ہم سے ابن عباسؓ نے بیان کیا ایک روز ایسا ہوا صبح کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بی بیاں رو رہی تھیں اور ہر بی بی پاس اس کے عزیز و اقربا جمع تھے میں جو مسجد میں گیا تو کیا دیکھتا ہوں ساری مسجد لوگوں سے بھر گئی ہے اتنے میں حضرت عمرؓ آئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ایک بالاخانہ میں تھے حضرت عمرؓ ادھر گئے باہر سے سلام کیا (اندر آنے کی اجازت چاہی) لیکن جواب ہی نہیں ملا پھر سلام کیا تو بھی جواب نہ ملا پھر سلام کیا تو بھی جواب ندارد (آخر حضرت عمرؓ لوٹ آئے) پھر (بلال نے) ان کو پکارا تو وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس گئے ف۲ اور عرض کیا کیا آپ نے اپنی بی بیوں کو طلاق دے دیا آپ نے فرمایا نہیں (کون کہتا ہے) میں نے صرف قسم کھائی ہے کہ ایک مہینہ تک

ان کے پاس نہیں جانے کا پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم انتیس دن ف۳ ٹھہرے رہے اس کے بعد اپنی بی بیوں کے پاس تشریف لے گئے۔

ف۱ کسی نے کہا مہینہ تیس دن کا ہوتا ہے کسی نے کہا انتیس دن کا ف۲ مسلم کی روایت میں ہے جیسے اوپر گزر چکا ہے کہ رباح غلام نے حضرت عمرؓ کے لیے اجازت چاہی تھی لیکن ابو نعیم کی روایت میں یہ صراحت ہے کہ بلال نے حضرت عمرؓ کو آواز دی اور دونوں میں تطبیق یوں ہو سکتی ہے کہ رباح بالاخانے کے زینے پر باہر بیٹھے ہوں گے اور بلالؓ اندر آنحضرت کے پاس ہوں گے اور بلال نے حضرت عمرؓ کو آواز دی ہوگی اور رباح نے جا کر حضرت عمرؓ کو خبر کر دی ہوگی ف۳ اس بالاخانے میں ہے یعنی حضرت عمرؓ۔

بَابُ مَا يُكْرَهُ مِنْ ضَرْبِ النِّسَاءِ وَقَوْلِ اللهِ تَعَالَى. وَاضْرِبُوهُنَّ. أَيْ ضَرْبًا غَيْرَ مُبَرِّحٍ.

باب عورتوں کو مار پیٹ کرنا مکروہ ہے اور قرآن شریف میں جو ہے واضربوھن تو اس سے مراد وہ مار ہے جو سخت نہ ہو ف۱

ف۱ تو سخت مار اسی طرح منہ پر مارنا حدیث شریف کی رو سے منع ہے ایک حدیث میں ہے جس کو ابن حبان اور حاکم نے ایاس بن عبداللہ سے نکالا کہ اللہ کی بندیوں کو مت مارو علماء نے کہا اگر عورت شرارت کرے اور سمجھانے سے بھی نہ مانے نہ بستر الگ کرنے سے مثلاً جماع کرانے سے انکار کرے یا خاوند کے بے اذن گھر سے نکل جایا کرے تو اس کا مارنا درست ہے مگر وہی مار جو ہلکی ہو یعنی اس سے کسی عضو کو صدمہ نہ پہونچے مثلاً ہلکے سے گھونسا یا تھپڑ لگانا بعضوں نے کہا جھاڑو یا مسواک یا تولی سے مارنا۔

۱۳۲۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ هِشَامٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ زَمْعَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لَا يَجْلِدُ أَحَدُكُمُ امْرَأَتَهُ جَلْدَ الْعَبْدِ ثُمَّ يُجَامِعُهَا فِي آخِرِ الْيَوْمِ۔

ہم سے محمد بن یوسف فریابی نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان ثوری نے انہوں نے ہشام بن عروہ سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے عبداللہ بن زمعہ سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا کوئی تم میں سے اپنی جورو کو غلام لونڈی کی طرح نہ مارے (افسوس ہے کہ صبح کو تو اس طرح مارے) اور پھر شام کو اس سے صحبت کرے ف۱

ف۱ اس کو چپٹا کے گلے لگائے پیار کرے یہ امر وضعداری اور تہذیب کے خلاف ہے کہ صبح کو تو ایسی مار اور شام کو پیار

باب۔ لَا تُطِيعُ الْمَرْأَةُ زَوْجَهَا فِي مَعْصِيَةٍ۔

باب عورت گناہ کی بات میں خاوند کا حکم نہ مانے ف

ف یعنی خاوند کی اطاعت وہیں تک واجب ہے جب تک وہ خلاف شرع کام کا حکم نہ دے شرع کے خلاف کسی کی اطاعت نہ کرنا چاہیے خاوند ہو یا حاکم یا بادشاہ لاطاعة لمخلوق فی معصیة الخالق مثلاً خاوند کہے کہ روزہ نماز نہ کرو یا شرک کی رسمیں کرو یا بے حیائی یا فحش کاموں کو کرو تو ہرگز اس کی بات نہ سننا چاہیے۔

۱۳۳۔ حَدَّثَنَا خَلَّادُ بْنُ يَحْيَى: حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ نَافِعٍ، عَنِ الْحَسَنِ هُوَ ابْنُ مُسْلِمٍ، عَنْ صَفِيَّةَ، عَنْ عَائِشَةَ: أَنَّ امْرَأَةً مِنَ الْأَنْصَارِ زَوَّجَتِ ابْنَتَهَا فَتَمَعَّطَ شَعَرُ رَأْسِهَا، فَجَاءَتْ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَتْ ذٰلِكَ لَهُ، فَقَالَتْ: إِنَّ زَوْجَهَا أَمَرَنِي أَنْ أَصِلَ فِي شَعَرِهَا، فَقَالَ: لَا، إِنَّهُ قَدْ لُعِنَ الْمُوَصِّلَاتُ۔

ہم سے خلاد بن یحییٰ نے بیان کیا کہا ہم سے ابراہیم بن نافع نے انہوں نے حسن بن مسلم سے انہوں نے صفیہ بنت شیبہ سے انہوں نے حضرت عائشہ سے انہوں نے کہا کہ ایک انصاری عورت نے اپنی بیٹی کی شادی کی اس کے سر کے بال گر گئے وہ عورت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پاس آئی کہنے لگی۔ یا رسول اللہ لڑکی کا خاوند کہتا ہے کہ میں اس کے بالوں میں دوسرے بالوں کا چوٹلہ (جوڑ) لگا دوں آپ نے فرمایا ہرگز ایسا مت کر بال جوڑنے والیوں پر تو لعنت کی گئی ہے ف

ف اس حدیث کی بحث خدا چاہے تو کتاب اللباس میں آئے گی قسطلانی نے کہا بالوں میں دوسری عورت کے بال جوڑنا منع ہے مطلقاً گو کپڑے سے جوڑے یا بالوں سے بعضوں نے کپڑے سے جوڑنا جائز رکھا ہے بعضوں نے خاوند کی اجازت اور اذن سے مطلقاً جائز رکھا ہے میں کہتا ہوں جواز کا قول مردود ہے اور صحیح حدیث کے برخلاف ہے

باب۔ وَإِنِ امْرَأَةٌ خَافَتْ مِنْ بَعْلِهَا نُشُوزًا أَوْ إِعْرَاضًا۔

باب اللہ تعالیٰ کا (سورۂ نساء میں) یہ فرمانا وان امرأة خافت من بعلها نشوزا او اعراضا اخیر آیت تک۔

۱۳۴۔ حَدَّثَنَا ابْنُ سَلَامٍ: أَخْبَرَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ، عَنْ هِشَامٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا۔ وَإِنِ امْرَأَةٌ خَافَتْ مِنْ بَعْلِهَا نُشُوزًا أَوْ إِعْرَاضًا۔ قَالَتْ: هِيَ الْمَرْأَةُ تَكُونُ عِنْدَ الرَّجُلِ

ہم سے محمد بن سلام نے بیان کیا کہا ہم سے ابومعاویہ (محمد بن حازم) نے انہوں نے ہشام سے انہوں نے اپنے والد عروہ بن زبیرؓ سے انہوں نے حضرت عائشہؓ سے انہوں نے کہا وان امرأة خافت من بعلها نشوزا او اعراضا کا یہ مطلب ہے کہ ایک عورت ایسی ہو جس سے مرد اچھی

لا يَسْتَكْثِرُ مِنْهَا فَيُرِيدُ طَلَاقَهَا وَيَتَزَوَّجُ غَيْرَهَا، تَقُولُ لَهُ: أَمْسِكْنِي وَ لَا تُطَلِّقْنِي، ثُمَّ تَزَوَّجْ غَيْرِي، فَأَنْتَ فِي حِلٍّ مِنَ النَّفَقَةِ عَلَيَّ وَالْقِسْمَةِ لِي، فَذَلِكَ قَوْلُهُ تَعَالَى۔ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِمَا أَنْ يَصَّالَحَا بَيْنَهُمَا صُلْحًا وَالصُّلْحُ خَيْرٌ۔

طرح صحبت نہیں رکھتا اور مرد اس کو طلاق دینا اور دوسری عورت سے شادی کرنا چاہے پھر عورت یہ کہے تو مجھ کو اپنی زوجیت میں رہنے دے طلاق نہ دے اور جس سے چاہے شادی کر لے میں تجھ کو نان و نفقہ روٹی کپڑا معاف کرتی ہوں باری بھی چھوڑ دیتی ہوں (اور خاوند اس پر راضی ہو جائے اس کو رہنے دے تو یہ درست ہے) اللہ تعالیٰ کے اس قول فلا جناح علیهما ان یصالحا بینهما صلحا والصلح خیر کا یہی مطلب ہے۔

بَابُ الْعَزْلِ۔

باب عزل کا بیان ؂

؂ عزل یہ ہے کہ انزال کے وقت ذکر کا باہر نکال لینا تاکہ نطفہ باہر گرے یہ امر لونڈی سے مطلقاً جائز ہے اور آزاد عورت سے بھی اس کی اجازت سے جائز ہے بعضوں نے بلا اجازت بھی جائز کہا ہے امام بخاری کا میلان بھی اسی طرف معلوم ہوتا ہے بعضوں نے مطلقاً مکروہ رکھا ہے

١٣٥ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ، عَنْ جَابِرٍ: كُنَّا نَعْزِلُ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

ہم سے مسدد بن مسرہد نے بیان کیا کہا ہم سے یحییٰ بن سعید قطان نے انہوں نے ابن جریج سے انہوں نے عطاء بن ابی رباح سے انہوں نے جابر بن عبداللہ انصاریؓ سے انہوں نے کہا ہم لوگ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں عزل کرتے رہتے تھے (آپ نے منع نہیں فرمایا)

١٣٦ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ: قَالَ عَمْرٌو: أَخْبَرَنِي عَطَاءٌ أَنَّهُ سَمِعَ جَابِرًا رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَقُولُ: كُنَّا نَعْزِلُ وَالْقُرْآنُ يَنْزِلُ، وَعَنْ عَمْرٍو، عَنْ عَطَاءٍ، عَنْ جَابِرٍ: كُنَّا نَعْزِلُ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالْقُرْآنُ يَنْزِلُ۔

ہم سے علی بن عبداللہ مدینی نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان بن عیینہ نے کہ عمرو بن دینار نے کہا مجھ سے عطاء بن ابی رباح نے بیان کیا انہوں نے جابر سے سنا وہ کہتے تھے قرآن (جس زمانہ میں) اترتا رہتا ہم (اس وقت) عزل کیا کرتے تھے اور عمرو بن دینار سے انہوں نے عطاء سے انہوں نے جابرؓ سے یوں بھی روایت کیا ہے کہ جابر کہتے تھے ہم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں جب کہ قرآن اترتا

رہتا عزل کیا کرتے تھے ف۱

ف۱ لیکن قرآن میں اس کی ممانعت نہیں اتری۔

١٣٧- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدِ ابْنِ أَسْمَاءَ: حَدَّثَنَا جُوَيْرِيَةُ، عَنْ مَالِكِ بْنِ أَنَسٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنِ ابْنِ مُحَيْرِيزٍ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ: أَصَبْنَا سَبْيًا فَكُنَّا نَعْزِلُ، فَسَأَلْنَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: أَوَإِنَّكُمْ لَتَفْعَلُونَ؟ قَالَهَا ثَلَاثًا، مَا مِنْ نَسَمَةٍ كَائِنَةٍ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ إِلَّا هِيَ كَائِنَةٌ.

ہم سے عبداللہ بن محمد بن اسماء نے بیان کیا کہا ہم سے جویریہ بن اسماء نے انہوں نے امام مالکؒ سے انہوں نے زہری سے انہوں نے عبداللہ بن محیریز سے انہوں نے ابوسعید خدری رضؓ سے انہوں نے کہا ہم نے (غزوہ بنی مصطلق میں) عورتوں کو قید کیا اور لونڈیاں بنیں ہم ان سے عزل کرتے تھے ف۱ آخر ہم نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا، عزل کرنا کیسا ہے آپ نے فرمایا کیا تم ایسا کرتے ہو تین بار یہی فرمایا ف۲ (ایسا کرنے میں کوئی فائدہ نہیں ہے کیوں کہ) جو جان قیامت تک (کبھی) دنیا میں آنے والی ہے وہ ضرور آئے گی ف۳

ف۱ اس ڈر سے کہ اولاد نہ ہو ف۲ شاید اس وقت تک یہ آپ کو معلوم نہ ہوا ہوگا کہ یہ لوگ عزل کرتے ہیں ف۳ تمہارے عزل کرنے سے اس کا دنیا میں آنا رک نہیں سکتا۔

بَابُ الْقُرْعَةِ بَيْنَ النِّسَاءِ إِذَا أَرَادَ سَفَرًا.

باب سفر میں جاتے وقت بی بیوں پر قرعہ ڈالنا

(جس کے نام نکلے اس کو ساتھ لے جانا)

١٣٨- حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ أَيْمَنَ قَالَ: حَدَّثَنِي ابْنُ أَبِي مُلَيْكَةَ، عَنِ الْقَاسِمِ، عَنْ عَائِشَةَ: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا أَرَادَ سَفَرًا أَقْرَعَ بَيْنَ نِسَائِهِ فَطَارَتِ الْقُرْعَةُ لِعَائِشَةَ وَحَفْصَةَ، وَكَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا كَانَ بِاللَّيْلِ سَارَ مَعَ عَائِشَةَ يَتَحَدَّثُ فَقَالَتْ حَفْصَةُ:

ہم سے ابو نعیم نے بیان کیا کہا ہم سے عبدالواحد بن ایمن مخزومی نے کہا مجھ سے ابن ابی ملیکہ نے انہوں نے قاسم بن محمد سے انہوں نے حضرت عائشہ رضؓ سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جب سفر کو تشریف لے جاتے تو اپنی بی بیوں پر قرعہ ڈالتے ایک بار ایسا ہوا کہ قرعہ حضرت عائشہ رضؓ اور حضرت حفصہ رضؓ دونوں کے نام پر نکلا (آپ دونوں کو ساتھ لے گئے) آپ کا معمول تھا رات کو سفر میں چلتے چلتے حضرت عائشہ رضؓ سے باتیں کیا کرتے حضرت حفصہ رضؓ (کو اس پر رشک

أَلَا تَرْكَبِينَ اللَّيْلَةَ بَعِيرِي وَأَرْكَبُ بَعِيرَكِ تَنْظُرِينَ وَأَنْظُرُ؟ فَقَالَتْ: بَلَى، فَرَكِبَتْ فَجَاءَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى جَمَلِ عَائِشَةَ وَعَلَيْهِ حَفْصَةُ فَسَلَّمَ عَلَيْهَا ثُمَّ سَارَ حَتَّى نَزَلُوا وَافْتَقَدَتْهُ عَائِشَةُ، فَلَمَّا نَزَلُوا جَعَلَتْ رِجْلَيْهَا بَيْنَ الْإِذْخِرِ وَتَقُولُ: يَا رَبِّ سَلِّطْ عَلَيَّ عَقْرَبًا أَوْ حَيَّةً تَلْدَغُنِي وَلَا أَسْتَطِيعُ أَنْ أَقُولَ لَهُ شَيْئًا۔

آیا انہوں نے حضرت عائشہ رض سے کہا ایسا کرو آج رات کو تم میرے اونٹ پر سوار ہو لو میں تمہارے اونٹ پر سوار ہوتی ہوں دیکھو بڑا تماشا ہوگا جو تم نے نہیں دیکھا وہ تم دیکھو گی اور جو میں نے نہیں دیکھا وہ میں دیکھوں گی ف۱ حضرت عائشہ رض نے قبول کر لیا وہ ان کے اونٹ اور یہ ان کے اونٹ پر سوار ہو گئیں رات کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم حضرت عائشہ رض کے اونٹ کے پاس آئے ف۳ مگر اس پر حضرت حفصہ رض سوار تھیں آپ نے ان کو سلام کیا پھر چلنے لگے حضرت عائشہ رض پاس نہیں گئے ف۴ جب (صبح کو منزل میں اترے تو حضرت عائشہ رض نے اپنے دونوں پاؤں اذخر گھاس میں ڈالے (جس میں اکثر سانپ اور بچھو رہا کرتے ہیں اور اپنے تئیں کوسنے لگیں کہنے لگیں یا اللہ بچھو یا سانپ مجھ کو کاٹ کھائے تو اچھا ہے حضرت عائشہ رض کہتی ہیں میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے تو کچھ نہیں کہہ سکتی تھی ف۵

ف۱ بعضوں نے یوں ترجمہ کیا ہے تم دیکھو میرا اونٹ کیسا چلتا ہے اور میں دیکھوں تمہارا اونٹ کیسا چلتا ہے ف۲ حضرت حفصہ رض کے شوق دلانے سے ف۳ آپ سمجھے کہ حضرت عائشہ رض اس پر سوار ہیں ف۴ اور رات کو حضرت عائشہ رض آپ کی ہمکلامی سے محروم رہیں ف۵ کہ رات کو آپ میرے پاس کیوں نہیں تشریف لائے کیوں کہ آپ تو تشریف لائے تھے مگر حضرت عائشہ رض اپنے قصور سے آپ محروم رہیں نہ دوسرے کے اونٹ پر سوار ہوتیں نہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ہمکلامی سے محروم رہتیں اور حضرت حفصہ رض کو بھی کچھ نہیں کہہ سکتی تھیں کیوں کہ وہ خود اپنی مرضی سے ان کے اونٹ پر سوار ہوئی تھیں کچھ انہوں نے جبر نہیں کیا تھا غرض حضرت عائشہ رض اپنے فعل پر آپ نادم ہوئیں اور کچھ بن نہ پڑا تو رنج کے مارے اپنے تئیں آپ کوسنے لگیں۔

بَابُ الْمَرْأَةِ تَهَبُ يَوْمَهَا مِنْ زَوْجِهَا لِضَرَّتِهَا، وَكَيْفَ يَقْسِمُ ذَلِكَ؟

باب اگر کوئی عورت اپنی باری کا دن اپنی سوکن کو بخش دے تو مرد اس کی باری میں کیا کرے۔

۱۳۹۔ حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ: حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ، عَنْ هِشَامٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ: أَنَّ سَوْدَةَ بِنْتَ زَمْعَةَ وَهَبَتْ يَوْمَهَا لِعَائِشَةَ، وَكَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْسِمُ لِعَائِشَةَ بِيَوْمِهَا وَيَوْمِ سَوْدَةَ۔

ہم سے مالک بن اسماعیل نے بیان کیا کہا ہم سے زہیر بن معاویہ نے انہوں نے ہشام سے انہوں نے اپنے والد عروہ بن زبیر رض سے انہوں نے حضرت عائشہ رض سے کہ ام المؤمنین سودہ بنت زمعہ رض نے ف اپنی باری کا دن حضرت عائشہ رض کو بخش دیا تھا (یہ سمجھ کر کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سب بی بیوں سے زیادہ ان کو چاہتے ہیں ف۲) تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم حضرت عائشہ رض کے پاس (دو دن) ان کی اور حضرت سودہ رض کی باری میں رہتے۔

ف جب وہ بوڑھی ہوگئی تھیں اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو طلاق دینا چاہا تھا ف۲ حضرت سودہ رض بوڑھی ہوگئی تھیں ان کو ڈر ہوا کہ کہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مجھ کو طلاق نہ دے دیں تو انہوں نے اپنی خوشی سے اپنی باری حضرت عائشہ رض کو دے دی اگر عورت کسی خاص سوکن کو اپنی باری ہبہ نہ کر دے تو خاوند کو جائز ہوگا کہ جس عورت کے پاس چاہے اس کی باری میں رہے۔

بَابُ الْعَدْلِ بَيْنَ النِّسَاءِ۔ وَلَنْ تَسْتَطِيعُوا أَنْ تَعْدِلُوا بَيْنَ النِّسَاءِ۔ إِلَى قَوْلِهِ۔ وَاسِعًا حَكِيمًا۔

باب عورتوں میں انصاف کرنا واجب ہے ف

اور اللہ تعالیٰ نے (سورۂ نساء میں) فرمایا تم سے پورا پورا انصاف تو عورتوں میں نہیں ہو سکنے کا اخیر آیت واسعاً حکیماً تک۔

ف یعنی کھانے کپڑے باری باری رہنے میں سب عورتوں کو برابر رکھے اب دل کی محبت اگر ایک عورت سے زیادہ ہو تو اس پر مواخذہ نہ ہوگا اصحاب سنن اور ابن حبان نے نکالا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے یا اللہ جہاں تک میرا اختیار ہے میں تقسیم کرتا ہوں اب جس میں میرا اختیار نہیں ہے اس پر مواخذہ مت فرما ترمذی نے کہا یعنی دل کی محبت کم یا زیادہ ہونے پر

بَابٌ۔ إِذَا تَزَوَّجَ الْبِكْرَ عَلَى الثَّيِّبِ۔

باب اگر کسی پاس ایک ثیبہ عورت ہو پھر ایک کنواری سے نکاح کرے۔

۱۴۰۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ: حَدَّثَنَا بِشْرٌ: حَدَّثَنَا خَالِدٌ، عَنْ أَبِي قِلَابَةَ، عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ وَلَوْ شِئْتُ أَنْ أَقُولَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

ہم سے مسدد بن مسرہد نے بیان کیا کہا ہم سے بشر بن مفضل نے کہا ہم سے خالد حذاء نے انہوں نے ابو قلابہ سے انہوں نے انس رض سے خالد یا ابو قلابہ کہتے ہیں اگر میں چاہوں تو کہہ سکتا ہوں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ف مگر ف۲ انس رض

وَلَكِنْ قَالَ: السُّنَّةُ إِذَا تَزَوَّجَ الْبِكْرَ أَقَامَ عِنْدَهَا سَبْعًا، وَإِذَا تَزَوَّجَ الثَّيِّبَ أَقَامَ عِنْدَهَا ثَلَاثًا۔

نے کہا سنت یہ ہے کہ جب کوئی شخص ثیبہ عورت رکھ کر کنواری سے نیا نکاح کرے تو سات دن رات (برابر) اس کنواری پاس رہےؒ اور اگر کنواری عورت رکھ کر ثیبہ سے نیا نکاح کرے تو تین دن رات (برابر) اس عہ کے پاس رہے ف۲

ف کیوں کہ صحابی کا من السنۃ کہنا حدیث کو مرفوع کرنا ہے ف۲ میں نے جیسا سنا ہے ویسا ہی حدیث کو نقل کرتا ہوں ف۳ اس کے بعد دونوں پاس باری باری رہا کرے نئی بی بی کو خاوند سے ذرا وحشت ہوتی ہے خصوصًا کنواری کے لیے سات دن تک اور ثیبہ کے لیے تین دن تک برابر اس کے پاس رہنا واجب ہے تاکہ اس کا دل مل جائے اس کے بعد باری باری رہے عہ یعنی ثیبہ کے۔

بَابٌ إِذَا تَزَوَّجَ الثَّيِّبَ عَلَى الْبِكْرِ۔

باب اگر کنواری عورت کسی کے پاس ہو اور پھر ثیبہ سے نکاح کرے۔

١٤١- حَدَّثَنَا يُوسُفُ بْنُ رَاشِدٍ: حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ، عَنْ سُفْيَانَ: حَدَّثَنَا أَيُّوبُ وَخَالِدٌ، عَنْ أَبِي قِلَابَةَ، عَنْ أَنَسٍ قَالَ: مِنَ السُّنَّةِ إِذَا تَزَوَّجَ الرَّجُلُ الْبِكْرَ عَلَى الثَّيِّبِ أَقَامَ عِنْدَهَا سَبْعًا وَقَسَمَ، وَإِذَا تَزَوَّجَ الثَّيِّبَ عَلَى الْبِكْرِ أَقَامَ عِنْدَهَا ثَلَاثًا ثُمَّ قَسَمَ، قَالَ أَبُو قِلَابَةَ: وَلَوْ شِئْتُ لَقُلْتُ إِنَّ أَنَسًا رَفَعَهُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ عَبْدُ الرَّزَّاقِ: أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ، عَنْ أَيُّوبَ وَخَالِدٍ: قَالَ خَالِدٌ: وَلَوْ شِئْتُ لَقُلْتُ رَفَعَهُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

ہم سے یوسف بن راشد نے بیان کیا کہا ہم سے ابواسامہ نے انہوں نے سفیان ثوری سے کہا ہم سے ایوب سختیانی اور خالد حذاء دونوں نے بیان کیا انہوں نے ابوقلابہ رض سے انہوں نے انسؓ سے انہوں نے کہا سنت یہ ہے کہ جب مرد ثیبہ عورت رکھ کر کنواری سے نئی شادی کرے تو سات دن رات (برابر) کنواری پاس رہے اس کے بعد باری باری رہا کرے اور جب کنواری عورت رکھ کر ثیبہ سے نکاح کرے تو تین دن رات برابر اس کے پاس رہے اس کے بعد باری باری دونوں پاس رہا کرے ابوقلابہ رض نے کہا اگر میں چاہوں تو یوں کہہ سکتا ہوں کہ انس رض نے یہ حدیث مرفوعاً آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہے اور عبدالرزاق نے کہا ف۱ ہم کو سفیان ثوری نے خبر دی انہوں نے ایوب اور خالد سے ف۲ خالد نے کہا اگر میں چاہوں تو حدیث کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تک رفع کر سکتا ہوں (یوں کہہ سکتا ہوں) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

ف اس کو امام مسلم رحہ نے وصل کیا ف۲ پھر یہی حدیث نقل کی اس کے اخیر میں یوں ہے۔

بَابُ مَنْ طَافَ عَلَى نِسَائِهِ فِي غُسْلٍ وَاحِدٍ۔

باب مرد اپنی سب بی بیوں سے صحبت کر کے ایک غسل کر سکتا ہے ف

ف بعضوں نے اس حدیث سے یہ دلیل لی ہے کہ نوبت بہ نوبت ہر ایک بی بی پاس رہنا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر واجب نہ تھا بعضوں نے کہا دن کو عصر کے بعد آپ اپنی سب بی بیوں پاس ہو آتے اور رات کو باری باری ہر ایک کے پاس رہتے اور باری کا وجوب رات سے مخصوص ہے دن کو دوسری بی بی پاس بھی ہو آنا درست ہے مگر یہ قول اس روایت سے رد ہوتا ہے جس میں یہ صراحت ہے کہ رات کو آپ اپنی سب بی بیوں پاس ہو آتے اس حدیث سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی کمال قوت رجولیت کا ثبوت ہوتا ہے اور یہ مرد کے لیے بڑی عمدہ صفت ہے آپ کی نو بی بیاں اور دو لونڈیاں (ماریہ اور ریحانہ) تھیں گیارہ عورتوں سے ایک دم صحبت کر آنے کو بڑی طاقت اور قوت چاہیے اور جن ہیز نامردوں نے ہمارے پیغمبر صاحب پر اس معاملہ کی وجہ سے طعن کیا ہے ان کو خود شرمانا چاہیے۔

۱۴۲- حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى بْنُ حَمَّادٍ: حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ: حَدَّثَنَا سَعِيدٌ عَنْ قَتَادَةَ: أَنَّ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ حَدَّثَهُمْ: أَنَّ نَبِيَّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَطُوفُ عَلَى نِسَائِهِ فِي اللَّيْلَةِ الْوَاحِدَةِ وَلَهُ يَوْمَئِذٍ تِسْعُ نِسْوَةٍ۔

ہم سے عبدالاعلیٰ بن حماد نے بیان کیا کہا ہم سے یزید بن زریع نے کہا ہم سے سعید بن ابی عروبہ نے انہوں نے قتادہ رضہ سے ان سے انس بن مالک رض نے بیان کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اپنی ساری بی بیوں پاس ایک رات میں ہو آتے ان دنوں ان کی نو بی بیاں تھیں (آپ کو حق تعالیٰ نے تیس مردوں کی طاقت دی تھی) ف

ف اور جس بندے کو حق تعالیٰ ایسی قوت دے اس کو نو بی بیاں بھی بہت کم ہیں اور پھر اس بندے کے صبر و شکر اور اس بات کو دیکھو کہ جوانی کی عمر میں پچیس برس تک ایک بوڑھی عورت پر قناعت کی دوسری کسی عورت کی طرف آنکھ اٹھا کر بھی نہیں دیکھا کیا ایسے عفیف اور پاک دامن اور قوی زوردار بندے کو کوئی عیاش کہہ سکتا ہے جیسے پادری ہمارے پیغمبر صاحب صلی اللہ علیہ وسلم کی نسبت بکواس لگاتے ہیں ان کو ایسی بیہودہ بات سے خود شرمانا چاہیے۔ گل است سعدی و در چشم دشمنان خار است

بَابُ دُخُولِ الرَّجُلِ عَلَى نِسَائِهِ فِي الْيَوْمِ۔

باب دن کو آدمی اپنی بی بیوں پاس (گو ان کی باری نہ ہو) جا سکتا ہے۔

۱۴۳- حَدَّثَنَا فَرْوَةُ: حَدَّثَنَا عَلِيُّ ابْنُ مُسْهِرٍ، عَنْ هِشَامٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ

ہم سے فروہ بن ابی المغراء نے بیان کیا کہا ہم سے علی بن مسہر نے انہوں نے ہشام بن عروہ سے انہوں نے اپنے والد

عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ: كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا انْصَرَفَ مِنَ الْعَصْرِ دَخَلَ عَلَى نِسَائِهِ فَيَدْنُو مِنْ إِحْدَاهُنَّ، فَدَخَلَ عَلَى حَفْصَةَ فَاحْتَبَسَ أَكْثَرَ مَا كَانَ يَحْتَبِسُ۔

سے انہوں نے حضرت عائشہ رضہ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جب عصر کی نماز پڑھ چکتے تو اپنی بی بیوں پاس تشریف لے جایا کرتے اور کسی کے نزدیک بھی جاتے (مگر صحبت نہ کرتے) ایک بار حضرت حفصہؓ پاس گئے اور ان کے پاس بہت ٹھہرے اتنا کبھی نہیں ٹھہرے تھے ف

ف یہ حدیث پوری انشاء اللہ کتاب الطلاق میں مذکور ہوگی۔

بَابُ إِذَا اسْتَأْذَنَ الرَّجُلُ نِسَاءَهُ فِي أَنْ يُمَرَّضَ فِي بَيْتِ بَعْضِهِنَّ فَأَذِنَّ لَهُ۔

باب اگر مرد اپنی بیماری کے دن ایک بی بی پاس کاٹنے کی اجازت دوسری بی بیوں سے لے (تو یہ درست ہے پھر بیماری بھر اس بی بی پاس رہ سکتا ہے)

١٤٤ - حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ قَالَ: حَدَّثَنِي سُلَيْمَانُ بْنُ بِلَالٍ: قَالَ هِشَامُ ابْنُ عُرْوَةَ: أَخْبَرَنِي أَبِي، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا: أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَسْأَلُ فِي مَرَضِهِ الَّذِي مَاتَ فِيهِ: أَيْنَ أَنَا غَدًا؟ أَيْنَ أَنَا غَدًا؟ يُرِيدُ يَوْمَ عَائِشَةَ، فَأَذِنَ لَهُ أَزْوَاجُهُ يَكُونُ حَيْثُ شَاءَ، فَكَانَ فِي بَيْتِ عَائِشَةَ حَتَّى مَاتَ عِنْدَهَا، قَالَتْ عَائِشَةُ فَمَاتَ فِي الْيَوْمِ الَّذِي كَانَ يَدُورُ عَلَيَّ فِيهِ فِي بَيْتِي، فَقَبَضَهُ اللّٰهُ وَإِنَّ رَأْسَهُ لَبَيْنَ نَحْرِي وَسَحْرِي، وَخَالَطَ رِيقُهُ رِيقِي۔

ہم سے اسمٰعیل بن ابی اویسؒ نے بیان کیا کہا مجھ سے سلیمان بن بلال نے کہ ہشام بن عروہ نے کہا مجھ کو میرے والد نے خبر دی انہوں نے حضرت عائشہ رضہ سے روایت کی وہ کہتی تھیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اپنی موت کی بیماری میں (بار بار) پوچھتے تھے کل میں کہاں رہوں گا کل میں کہاں رہوں گا آپ کا مطلب یہ تھا کہ حضرت عائشہ رضہ کی باری کب آئے گی یہ حال دیکھ کر آپ کی بی بیوں نے اجازت دی کہ آپ بیماری میں جہاں چاہیں ف رہ سکتے ہیں اس کے بعد آپ حضرت عائشہ رضہ ہی کے گھر میں رہے وہیں وفات پائی حضرت عائشہ کہتی ہیں (اتفاق سے) آپ اسی دن فوت ہوئے جو میری باری کا دن تھا تو اللہ تعالیٰ نے آپ کی روح (مبارک) اس حال میں قبض کی کہ آپ کا سر میری رگدی اور سینے کے بیچ میں تھا اور اللہ تعالیٰ کا یہ بھی احسان دیکھو اس نے وفات کے وقت میرا اور آپ کا تھوک ملا دیا ف۲

ف - جس بی بی کے پاس۔

ف۲ دوسری روایت میں اس کا قصہ یوں مذکور ہے کہ آپ نے وفات کے قریب عبدالرحمان بن ابی بکر رضہ کو دیکھا ان کے ہاتھ

یں مسواک تھی میں نے ان سے مسواک لے کر اس کو چبا کر نرم کر کے آپؐ کو دی آپ نے مسواک کی اس کے بعد آپؐ کی وفات ہو گئی صلی اللہ علیہ وسلم۔

بَابُ حُبِّ الرَّجُلِ بَعْضَ نِسَائِهِ أَفْضَلَ مِنْ بَعْضٍ۔

باب اگر کسی شخص کو اپنی ایک جورو سے زیادہ محبت ہو تو کچھ گناہ نہ ہوگا ف

ف لیکن باری باری انصاف سے ہر ایک کے پاس رہے اسطرح اگر ایک بی بی کی تھوڑی شکل زیادہ پسند ہو اور مرد اس سے بہ نسبت اور بی بیوں کے زیادہ جماع کرتا ہو تو بھی کچھ گناہ نہ ہوگا کیوں کہ جماع خواہش اور شہوت پر منحصر ہے اور یہ انسان کے اختیار میں نہیں ہے۔

۱۴۵- حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ: حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ، عَنْ يَحْيَى عَنْ عُبَيْدِ بْنِ حُنَيْنٍ: سَمِعَ ابْنَ عَبَّاسٍ، عَنْ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ: دَخَلَ عَلَى حَفْصَةَ فَقَالَ: يَا بُنَيَّةُ، لَا يَغُرَّنَّكِ هَذِهِ الَّتِي أَعْجَبَهَا حُسْنُهَا وَحُبُّ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِيَّاهَا، يُرِيدُ عَائِشَةَ، فَقَصَصْتُ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتَبَسَّمَ

ہم سے عبدالعزیز بن عبداللہ اویسی نے بیان کیا کہا ہم سے سلیمان بن بلال نے انہوں نے یحییٰ بن سعید انصاری سے انہوں نے عبید بن حنین سے انہوں نے ابن عباسؓ سے سنا انہوں نے حضرت عمرؓ سے وہ حضرت حفصہؓ پاس گئے اور کہنے لگے بیٹا تجھ کو یہ عورت دھوکہ نہ دے جو اپنے حسن وجمال اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت پر پھولی ہوئی ہے (یعنی حضرت عائشہ رضؓ) ف حضرت عمرؓ کہتے ہیں جب میں (بالاخانہ پر) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پاس گیا اور میں نے یہ گفتگو بیان کی تو آپ مسکرا دیے۔

ف یہیں سے ترجمۂ باب نکلتا ہے کیوں کہ حدیث شریف سے معلوم ہوتا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو حضرت عائشہ رضؓ سے بہ نسبت دوسری بی بیوں کے زیادہ محبت تھی اور اس باب میں ایک صریح حدیث وارد ہے جو اصحاب سنن نے نکالی اللھم ھذا قسمی فیما املك فلا تواخذنی فیما لا املك لیکن شاید امام بخاری رحنے اپنی شرط پر نہ ہونے کی وجہ سے نہیں نکالا۔

بَابُ الْمُتَشَبِّعِ بِمَا لَمْ يَنَلْ، وَمَا يُنْهَى مِنِ افْتِخَارِ الضَّرَّةِ۔

باب جھوٹ موٹ جو چیزیں نہیں ملیں اس کو بیان کرنا کہ مل گئی اسی طرح عورت کو اپنی سوکن کا دل جلانے کے لیے ایسا کرنا منع ہے ف

ف جھوٹ موٹ کہنا کہ میرے خاوند نے مجھ کو یہ یہ چیزیں دی ہیں۔

۱۴۶- حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ:

ہم سے سلیمان بن حرب نے بیان کیا کہا ہم سے حماد

حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ، عَنْ هِشَامٍ، عَنْ فَاطِمَةَ، عَنْ أَسْمَاءَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ ابْنُ الْمُثَنَّى، حَدَّثَنَا يَحْيَى، عَنْ هِشَامٍ، حَدَّثَتْنِي فَاطِمَةُ، عَنْ أَسْمَاءَ: أَنَّ امْرَأَةً قَالَتْ: يَا رَسُولَ اللهِ، إِنَّ لِي ضَرَّةً فَهَلْ عَلَيَّ جُنَاحٌ أَنْ تَشَبَّعْتُ مِنْ زَوْجِي غَيْرَ الَّذِي يُعْطِينِي؟ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: الْمُتَشَبِّعُ بِمَا لَمْ يُعْطَ كَلَابِسِ ثَوْبَيْ زُورٍ.

بن زید نے انہوں نے ہشام بن عروہ سے انہوں نے فاطمہ بنت منذر سے انہوں نے اسماء بنت ابی بکر رضی سے انھوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے **دوسری سند** امام بخاری نے کہا مجھ سے محمد بن مثنٰی نے بیان کیا کہا ہم سے یحیٰی بن سعید قطان نے انہوں نے ہشام بن عروہ سے کہا مجھ سے فاطمہ بنت منذر بن زبیر نے انہوں نے اسماء بنت ابی بکرؓ سے کہ ایک عورت (خود اسماء) نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم: میری ایک سوکن ہے ف اگر میں اس کا دل جلانے کو (جھوٹ موٹ) یوں کہوں میرے خاوند نے یہ یہ چیزیں مجھ کو دی ہیں جو اس نے (حقیقت میں) نہیں دیں تو کیا میں گنہ گار ہوں گی آپ نے فرمایا جو شخص اپنے تئیں وہ چیزیں ملنا بیان کرے جو اس کو نہیں ملیں تو اس کی مثال اس شخص کی ہے جو فریب کا جوڑا زیب بدن کرے ف۲

ف ام کلثوم بنت عقبہ بن ابی معیط ف۲ مثلاً کہے میرا پیٹ ناکوں ناک بھرا ہوا ہے اور حقیقت میں بھوکا ہو۔ دوسروں کے کپڑے مانگ تانگ کر پہنے اور لوگوں میں یہ ظاہر کرے کہ یہ میرے کپڑے ہیں ایسا شیخی کرنے والا اخیر میں ذلیل اور خوار ہوتا ہے۔

بَابُ الْغَيْرَةِ، باب غیرت کا بیان ف

ف غیرت مخلوقات میں غصہ کا جوش مارنا ہے مثلاً کوئی کسی کی عزت یا ناموس پر دست درازی کرے تو آدمی کو غیرت آتی ہے یعنی غصہ پیدا ہوتا ہے اور دست درازی کرنے والے سے بدلہ لیتا ہے سخت تر غیرت اس وقت آتی ہے جب کوئی اس کی بی بی پر نظر ڈالے اس سے حرام کاری کرے یہاں تک کہ انگریزوں نے بھی غیرت کو یعنی سخت اشتعال طبع کو ایک قانونی عذر رکھا ہے اگر اس حال میں کوئی جرم کا ارتکاب کرے تو اس کی سزا میں تخفیف ہوتی ہے اگر قتل کر ڈالے تو اس کو سزائے قصاص نہیں دیتے ایک غیرت اللہ تعالیٰ کی صفت ہے جو حدیث میں وارد ہے اہل حدیث اس کو بھی اور صفات الٰہی کی طرح اپنے ظاہر پر محمول رکھتے ہیں اور اس کی تاویل نہیں کرتے اور کہتے ہیں کہ اس کی حقیقت اللہ تعالیٰ ہی جانتا ہے اور متکلمین اس کی تاویل کرتے ہیں کہتے ہیں غیرت سے اس کا لازمی نتیجہ مراد ہے یعنی سزا دینا اور عذاب کرنا۔

وَقَالَ وَرَّادٌ، عَنِ الْمُغِيرَةِ: قَالَ سَعْدُ بْنُ عُبَادَةَ: لَوْ رَأَيْتُ رَجُلاً مَعَ امْرَأَتِي لَضَرَبْتُهُ بِالسَّيْفِ، غَيْرَ مُصْفِحٍ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَتَعْجَبُونَ مِنْ غَيْرَةِ سَعْدٍ؟ لَأَنَا أَغْيَرُ مِنْهُ، وَاللهُ أَغْيَرُ مِنِّي۔

وراد (مغیرہ کے منشی) نے مغیرہ بن شعبہ سے روایت کی ف۱ انہوں نے کہا سعد بن عبادہ نے ف۲ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کی میں تو اگر اپنی بی بی پاس کسی غیر مرد سے کو دیکھوں ف۳ تو اسی وقت تلوار سے ماروں ف۴ اس کی دھار سے نہ چوڑی طرف سے صرف ڈرانے کے لیے ف۵ تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے انصار سے فرمایا تم لوگ سعدؓ کی غیرت پر تعجب کرتے ہو گے خدا کی قسم مجھ کو اس سے بڑھ کر غیرت ہے اور اللہ کو مجھ سے بھی بڑھ کر غیرت ہے ف۶

ف۱ اس کو خود امام بخاری نے کتاب الحدود میں وصل کیا ف۲ جو خزرج کے سردار تھے ف۳ جو اس سے حرام کاری کر رہا ہو ف۴ مار ڈالنے کے لیے۔

ف۵ ہوا یوں کہ جب یہ آیت اتری والذین یرمون المحصنات ثم لم یأتوا بأربعة شھداء فاجلدوھم ثمانین جلدة یعنی جو لوگ آزاد بی بیوں پر حرام کاری کی تہمت لگائیں اور چار گواہ نہ لاسکیں تو ان کو ۸۰ کوڑے لگاؤ اس وقت سعد بن عبادہؓ نے کہا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس آیت میں تو یہ اترا ہے پھر اگر میں ایک پاجی کو دیکھوں جو حرام کاری کر رہا ہو تو اس کو نہ چھیڑوں نہ ہٹاؤں چار گواہ ڈھونڈ جاؤں اتنی دیر میں تو وہ اپنا کام کر کے چلتا ہو گا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے انصار سے فرمایا تم اپنے سردار کی باتیں نہیں سنتے وہ کیا کہہ رہا ہے انصار نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس کو ملامت نہ کیجیے اس کے مزاج میں بہت غیرت ہے اس نے ہمیشہ کنواری سے نکاح کیا اور جس سے نکاح کیا پھر اس کو طلاق دیا پھر اس کی غیرت کی وجہ سے ہم میں کسی کو جرأت نہیں ہوئی کہ اس عورت سے نکاح کر لے ف۶ تو جو حکم اس نے اتارا ہے وہ غیرت کے خلاف نہیں بلکہ عین حکمت اور مصلحت ہے۔

۱۴۷- حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصٍ: حَدَّثَنَا أَبِي: حَدَّثَنَا الأَعْمَشُ، عَنْ شَقِيقٍ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مَسْعُودٍ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَا مِنْ أَحَدٍ أَغْيَرُ مِنَ اللهِ، مِنْ أَجْلِ ذَلِكَ حَرَّمَ الْفَوَاحِشَ، وَمَا أَحَدٌ أَحَبَّ إِلَيْهِ الْمَدْحُ مِنَ اللهِ۔

ہم سے عمر بن حفص بن غیاث نے بیان کیا کہا ہم سے والد نے کہا ہم سے اعمش نے انہوں نے شقیق بن سلمہ سے انہوں نے عبداللہ بن مسعودؓ سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی آپ نے فرمایا اللہ سے بڑھ کر کسی کو غیرت نہیں ہے اور یہی وجہ ہے کہ اس نے بے حیائی کے کاموں کو حرام کر دیا ہے اور اللہ سے بڑھ کر اور کسی کو تعریف کرنا پسند نہیں آئی ف۱

ف۱ وہ تعریف کرنے والے سے بہت خوش یا راضی ہوتا ہے اور اس کو طرح طرح کی نعمتیں عطا فرماتا ہے گو اس کو کسی کی تعریف

کی ذرا برابر بھی احتیاج یا پرواہ نہیں ہے لاکھوں فرشتے اس کے آسمانوں اور زمین میں رات دن اس کی تعریف کر رہے ہیں مگر یہ اس کی عنایت اور نوازش ہے کہ ہم ضعیف ناتواں بندوں سے ذری سی تعریف کرنے پر بھی خوش ہو جاتا ہے ہم کو سرفراز کرتا ہے باقی ہم کیا اور ہماری تعریف کیا اگر ہم ساری عمر رات اور دن اس کو سراہا کریں تب بھی اس کی نعمت کا شکر ہم سے نہ ہو سکے خداوندا ہم تیری ایسی تعریف کرتے ہیں جو تمام تعریفوں سے بڑھ کر ہے تو تمام کمالات کا مجموعہ ہے آنچہ ہمہ خوباں دارند تو تنہا داری۔

۱۴۸- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ، عَنْ هِشَامٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا: أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: يَا أُمَّةَ مُحَمَّدٍ، مَا أَحَدٌ أَغْيَرَ مِنَ اللّٰهِ أَنْ يَرَى عَبْدَهُ يَزْنِي أَوْ أَمَتَهُ تَزْنِي، يَا أُمَّةَ مُحَمَّدٍ لَوْ تَعْلَمُونَ مَا أَعْلَمُ لَضَحِكْتُمْ قَلِيلًا وَلَبَكَيْتُمْ كَثِيرًا۔

ہم سے عبداللہ بن مسلمہ قعنبی نے بیان کیا انہوں نے امام مالکؒ سے انہوں نے ہشام سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے حضرت عائشہ رضؓ سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا محمدؐ کی امت کے لوگو! اللہ سے بڑھ کر کسی میں غیرت نہیں ہے اس کو بڑی غیرت آتی ہے جب وہ اپنے غلام یا لونڈی کو حرام کاری کرتے دیکھتا ہے محمدؐ کی امت کے لوگو! اگر تم وہ باتیں جانتے ہوتے جو میں جانتا ہوں ف۱ تو تم بہت کم ہنستے اکثر روتے رہتے ف۲

ف۱ آخرت کے حالات اور وہاں کی سختیاں ف۲ ایک بزرگ سے منقول ہے وہ ہمیشہ روتے رہتے کسی نے ان کو ہنستے نہیں دیکھا وجہ پوچھا تو کہنے لگے ہنسوں کیسے یہ معلوم ہو جائے کہ میرا خاتمہ عمدہ ہوگا میرا نامۂ اعمال داہنے ہاتھ میں ملے گا۔ پل صراط سے پار ہو جاؤں گا تو ہنسوں اتنی بہت سی فکریں درپیش ہوتے پر ہنسی کیسے آئے رہا پیغمبر صاحب کا مسکرانا ہنسنا اس وجہ سے تھا کہ آپ کو اپنی نجات کا یقین ہو گیا تھا اللہ تعالیٰ نے آپ کے اگلے پچھلے سب قصور معاف کر دیئے تھے۔

۱۴۹- حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ، حَدَّثَنَا هَمَّامٌ، عَنْ يَحْيَى، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ أَنَّ عُرْوَةَ بْنَ الزُّبَيْرِ حَدَّثَهُ عَنْ أُمِّهِ أَسْمَاءَ: أَنَّهَا سَمِعَتْ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: لَا شَيْءَ أَغْيَرُ مِنَ اللّٰهِ، وَعَنْ يَحْيَى: أَنَّ أَبَا سَلَمَةَ حَدَّثَهُ: أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ حَدَّثَهُ: أَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

ہم سے موسیٰ بن اسماعیل نے بیان کیا کہا ہم سے ہمام بن یحییٰ نے انہوں نے یحییٰ بن ابی کثیر سے انہوں نے ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن سے ان سے عروہ بن زبیرؓ نے بیان کیا۔ انہوں نے اپنی والدہ اسماء بنت ابی بکرؓ سے انہوں نے کہا میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے اللہ سے بڑھ کر غیرت دار کوئی نہیں ہے اور اسی سند سے یحییٰ بن ابی کثیر سے روایت ہے ان سے ابوسلمہؓ نے بیان کیا ان سے ابوہریرہ رضؓ نے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ

وسلم سے یہی حدیث سنی۔

---

١٥٠ - حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ: حَدَّثَنَا شَيْبَانُ، عَنْ يَحْيَى، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ: أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ إِنَّ اللهَ يَغَارُ، وَغَيْرَةُ اللهِ أَنْ يَأْتِيَ الْمُؤْمِنُ مَا حَرَّمَ اللهُ۔

ہم سے ابونعیم نے بیان کیا کہا ہم سے شیبان بن عبدالرحمٰن نحوی نے انہوں نے یحییٰ بن ابی کثیر سے انہوں نے ابوسلمہ رض سے انہوں نے ابوہریرہ رض سے سنا انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا اللہ تعالیٰ غیرت کرتا ہے اور اس کو غیرت اس پر آتی ہے کہ مومن حرام کاری کرے۔

---

١٥١ - حَدَّثَنِي مَحْمُودٌ: حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ: حَدَّثَنَا هِشَامٌ قَالَ: أَخْبَرَنِي أَبِي عَنْ أَسْمَاءَ بِنْتِ أَبِي بَكْرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَتْ: تَزَوَّجَنِي الزُّبَيْرُ وَمَا لَهُ فِي الْأَرْضِ مِنْ مَالٍ وَلَا مَمْلُوكٍ وَلَا شَيْءٍ غَيْرِ نَاضِحٍ وَغَيْرِ فَرَسِهِ فَكُنْتُ أَعْلِفُ فَرَسَهُ وَأَسْتَقِي الْمَاءَ وَأَخْرِزُ غَرْبَهُ وَأَعْجِنُ، وَلَمْ أَكُنْ أُحْسِنُ أَخْبِزُ، فَكَانَ يُخْبِزُ جَارَاتٌ لِي مِنَ الْأَنْصَارِ، وَكُنَّ نِسْوَةَ صِدْقٍ، وَكُنْتُ أَنْقُلُ النَّوَى مِنْ أَرْضِ الزُّبَيْرِ الَّتِي أَقْطَعَهُ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى رَأْسِي وَهِيَ مِنِّي عَلَى ثُلُثَيْ فَرْسَخٍ فَجِئْتُ يَوْمًا وَالنَّوَى عَلَى رَأْسِي، فَلَقِيتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَعَهُ نَفَرٌ مِنَ الْأَنْصَارِ فَدَعَانِي ثُمَّ قَالَ إِخْ، إِخْ، لِيَحْمِلَنِي خَلْفَهُ، فَاسْتَحْيَيْتُ أَنْ أَسِيرَ مَعَ الرِّجَالِ، وَذَكَرْتُ الزُّبَيْرَ

ہم سے محمود بن غیلان نے بیان کیا کہا ہم سے ابواسامہ نے کہا ہم سے ہشام بن عروہ نے کہا مجھ کو والد (عروہ) نے خبر دی انہوں نے اسماء بنت ابی بکر رض سے انہوں نے کہا جب زبیر بن عوام نے (مکہ میں) مجھ سے نکاح کیا اس وقت وہ بالکل محتاج تھے نہ روپیہ نہ پیسہ تھا نہ غلام لونڈی نہ اور کوئی جائیداد بس ایک پانی لانے کا اونٹ اور ایک گھوڑا ان کے پاس تھا میں ان کے گھوڑے کا دانہ چارہ اس کی خدمت کیا کرتی پانی بھی لاتی پانی کا ڈول بھی میں خود سی لیتی آٹا بھی آپ ہی گوندھتی مجھ کو روٹی پکانا اچھی طرح نہیں آتا تھا ول میری ہمسائی انصاری عورتیں میری روٹی پکا دیا کرتی تھیں انصاری عورتیں بھی کیا (ابا اندازہ) سچی عورتیں تھیں بیں کیا کرتی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جو زمین مقطع کے طور پر زبیر رض کو دی تھی اس میں گھٹلیاں چننے جایا کرتی تھی گھٹلیاں وہاں سے اپنے سر پر لاد کر لایا کرتی وہ زمین میرے مکان سے دو میل پر تھی (ایک کوس) ایک روز ایسا ہوا میں وہاں سے گھٹلیاں سر پر لادے آ رہی تھی اتنے میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم (راستے میں) مجھ کو ملے آپ کے ساتھ اور بھی کئی انصاری لوگ تھے آپ نے مجھ کو بلایا اور اونٹ کو (جس پر سوار تھے) اخ اخ کرنے لگے ف۲ آپ

وَغَيْرَتَهُ وَكَانَ أَغْيَرَ النَّاسِ، فَعَرَفَ
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنِّي قَدِ
اسْتَحْيَيْتُ فَمَضَى، فَجِئْتُ الزُّبَيْرَ
فَقُلْتُ: لَقِيَنِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ وَعَلَى رَأْسِي النَّوَى وَمَعَهُ نَفَرٌ
مِنْ أَصْحَابِهِ فَأَنَاخَ لِأَرْكَبَ فَاسْتَحْيَيْتُ
مِنْهُ وَعَرَفْتُ غَيْرَتَكَ، فَقَالَ: وَاللَّهِ
لَحَمْلُكِ النَّوَى كَانَ أَشَدَّ عَلَيَّ مِنْ
رُكُوبِكِ مَعَهُ، قَالَتْ: حَتَّى أَرْسَلَ إِلَيَّ
أَبُو بَكْرٍ بَعْدَ ذَلِكَ بِخَادِمٍ تَكْفِينِي
سِيَاسَةَ الْفَرَسِ فَكَأَنَّمَا أَعْتَقَنِي.

کا مطلب یہ تھا کہ مجھ کو اپنے پیچھے سوار کر لیں مجھ کو شرم آئی میں مردوں کے ساتھ کیوں کر چلوں ف۳ اور زبیر کی غیرت کا خیال آیا وہ بڑی غیرت والے آدمی تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پہچان گئے کہ مجھ کو شرم آئی اور آپ آگے بڑھ گئے (مجھ کو چھوڑ دیا سوار نہیں کیا) جب میں (گھر میں) آئی میں نے اپنے خاوند زبیر رضؓ سے یہ قصہ بیان کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم رستے میں مجھ کو ملے تھے میں سر پر گٹھلیاں لادے تھی آپ کے ساتھ اور کئی اصحاب بھی تھے آپ نے اونٹ بٹھلایا کہ میں سوار ہو جاؤں لیکن مجھ کو شرم آئی تمہاری غیرت کا خیال آیا زبیر رضؓ کہنے لگے مجھ کو تو اس سے بڑا رنج ہوا کہ تو ف۴ گٹھلیاں لادے باہر نکلی اگر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ سوار ہو جاتی تو اتنی غیرت کی بات نہ تھی (دیکھوں کہ اسماء آپ کی سالی اور بھاوج دونوں ہوتی تھیں) ف۵ اسماء کہتی ہیں اس کے بعد ابو بکر رضؓ نے ایک غلام میرے پاس بھیج دیا وہ گھوڑے کے سب کام کرنے لگا اور میں بے فکر ہوئی۔ گویا ابو بکر رضؓ نے (غلام بھیج کر) مجھ کو آزاد کر دیا ف۶

ف۱ جب مدینہ میں آئی تو ف۲ تاکہ وہ بیٹھ جائے ف۳ اس حدیث سے یہ نکلا کہ ضرورت کے وقت عورت غیر محرم کے ساتھ سوار ہو سکتی ہے بشرطیکہ تنہائی نہ ہو یہاں بھی تنہائی نہ تھی اور صحابہ رضؓ بھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ موجود تھے اور اگر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تنہا بھی ہوتے تو آپ کی اور بات تھی آپ شیطان کے شر سے محفوظ تھے بعضوں نے کہا کہ غیر محرم عورت سے خلوت جائز تھی اس حدیث سے غیر شرعی پردے کی جڑ اکھڑ جاتی ہے ف۴ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور دوسرے صحابہ کرام رضؓ کے سامنے۔ ف۵ وجہ یہ کہ لوگ کہیں گے زبیر رضؓ ایسا بخیل اور تنگ دل آدمی ہے کہ جورو سے ایسے ذلیل کام لیتا ہے اس کو کوئی خدمت گار بھی نصیب نہیں حافظؒ نے کہا اکثر علماء کا مذہب یہی ہے کہ جورو پر ان خدمتوں کا بجا لانا کچھ لازم نہیں اگر وہ اپنی خوشی سے یہ کام کرے تو وہ اور بات ہے ف۶ یعنی ابو بکر رضؓ نے غلام کیا بھیجا مجھ کو اتنی خوشی ہوئی جیسے میں کسی کی لونڈی ہوتی انہوں نے مجھ آزاد کرا دیا ہو نا حافظؒ نے کہا اس حدیث سے یہ نکلتا ہے کہ حجاب کا حکم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بی بیوں سے خاص تھا اور ظاہر یہ ہے کہ یہ قصہ حجاب کا حکم اترنے سے پہلے کا ہے اور عورتوں کی ہمیشہ یہ عادت رہی ہے کہ وہ اپنے منہ کو بیگانے مردوں سے ڈھانکتی تھیں۔

۱۵۲- حَدَّثَنَا عَلِيٌّ: حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ، عَنْ حُمَيْدٍ، عَنْ أَنَسٍ قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِنْدَ بَعْضِ نِسَائِهِ، فَأَرْسَلَتْ إِحْدَى أُمَّهَاتِ الْمُؤْمِنِينَ بِصَحْفَةٍ فِيهَا طَعَامٌ، فَضَرَبَتِ الَّتِي النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي بَيْتِهَا يَدَ الْخَادِمِ فَسَقَطَتِ الصَّحْفَةُ فَانْفَلَقَتْ، فَجَمَعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِلَقَ الصَّحْفَةِ ثُمَّ جَعَلَ يَجْمَعُ فِيهَا الطَّعَامَ الَّذِي كَانَ فِي الصَّحْفَةِ وَيَقُولُ: غَارَتْ أُمُّكُمْ، ثُمَّ حَبَسَ الْخَادِمَ حَتَّى أُتِيَ بِصَحْفَةٍ مِنْ عِنْدِ الَّتِي هُوَ فِي بَيْتِهَا، فَدَفَعَ الصَّحْفَةَ الصَّحِيحَةَ إِلَى الَّتِي كُسِرَتْ صَحْفَتُهَا، وَأَمْسَكَ الْمَكْسُورَةَ فِي بَيْتِ الَّتِي كَسَرَتْ فِيهِ۔

ہم سے علی بن عبداللہ مدینی نے بیان کیا کہا ہم سے اسماعیل بن علیہ نے انہوں نے حمید طویل سے انہوں نے انس رضی سے انہوں نے کہا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اپنی ایک بی بی (حضرت عائشہؓ) کے پاس تھے اتنے میں ایک دوسری بی بی (حضرت زینبؓ یا حضرت صفیہؓ) نے کھانے کا ایک کٹورہ آپ کو بھیجا ان بی بی نے جن کے گھر میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تھے (یعنی حضرت عائشہ رضی نے غصے ہو کر) خدمتگار کے ہاتھ پر جو کٹورہ لایا تھا ایک مار لگائی اس کے ہاتھ سے کٹورہ گر پڑا ٹکڑے ٹکڑے ہو گیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اس کٹورے کے ٹکڑوں کو جوڑنے اور کھانا جو اس میں تھا وہ اکٹھا کرنے لگے آپ (ان لوگوں سے جو اس وقت موجود تھے) فرمانے لگے تمہاری ماں کو غیرت آ گئی ف پھر آپ نے اس خدمتگار کو روکا اور جس بی بی نے کٹورا توڑا تھا اس کے گھر میں سے ثابت کٹورا لا کر اس خدمت گار کے حوالے کیا اور ٹوٹا کٹورا اس بی بی کے گھر میں رہنے دیا جس نے وہ کٹورا توڑا تھا۔

ف غیرت میں یہ کام کر بیٹھیں غیرت اور رشک عورتوں کا خاصہ ہے شاذ و نادر ہی کوئی عورت اس سے پاک ہوتی ہے اس لیے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مواخذہ نہیں فرمایا ایک حدیث میں ہے کہ عورتوں کی غیرت پر جو کوئی صبر کرے اس کو شہید کا ثواب ملے گا ف ہوا یہ تھا کہ حضرت عائشہ رضی کی اس دن باری تھی وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے کھانا بنا رہی تھیں ابھی ان کا کھانا تیار نہیں ہوا تھا کہ آپ کی دوسری بی بی نے یہ کھانا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے بھیج دیا حضرت عائشہ رضی کو ناگوار ہوا اور غصے میں ایک ہاتھ خدمت گار کے ہاتھ پر جو کھانا لایا تھا مار دیا اور کھانا اس کے ہاتھ سے گر پڑا برتن بھی ٹوٹ گیا حضرت عائشہ رضی محبوبہ خاص تھیں جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اور آپ ان کی بہت ناز برداری کیا کرتے تھے اور اکثر ناز کے طور پر ایسے کلمے بھی فرما دیتیں جو دوسرے آدمی کو منہ سے نکالنے کی جرأت نہ ہوتی۔ اَللّٰھم صل وسلم علیٰ نبینا وعلیٰ اٰل محمد نبینا وعلیٰ حبیبۃ حبیب اللہ المبرّاۃ من فوق سبع سمٰوات۔

۱۵۳- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي بَكْرٍ

ہم سے محمد بن ابی بکر مقدمی نے بیان کیا کہا ہم سے

الْمُقَدَّمِيُّ: حَدَّثَنَا مُعْتَمِرٌ، عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ
عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ، عَنْ جَابِرِ
ابْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، عَنِ
النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: دَخَلْتُ
الْجَنَّةَ أَوْ أَتَيْتُ الْجَنَّةَ فَأَبْصَرْتُ قَصْرًا
فَقُلْتُ: لِمَنْ هَذَا؟ قَالُوا لِعُمَرَ بْنِ
الْخَطَّابِ، فَأَرَدْتُ أَنْ أَدْخُلَهُ فَلَمْ
يَمْنَعْنِي إِلَّا عِلْمِي بِغَيْرَتِكَ، قَالَ
عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، بِأَبِي
أَنْتَ وَأُمِّي يَا نَبِيَّ اللَّهِ، أَوَ عَلَيْكَ
أَغَارُ؟

معتمر بن سلیمان نے انہوں نے عبید اللہ بن عمر عمری سے انہوں نے
محمد بن منکدر سے انہوں نے جابر بن عبد اللہ انصاری سے انہوں نے
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا مجھ کو (یہ خواب)
آیا میں بہشت میں (یا بہشت پر) گیا وہاں میں نے ایک (عالی
شان) محل دیکھا میں نے (جبریل سے) پوچھا یہ محل کس کا ہے
انہوں نے کہا عمر بن خطابؓ کا میں نے چاہا اس محل کے اندر
جاؤں پھر تمہاری غیرت کا خیال کر کے عمرؓ میں وہاں نہیں گیا
یہ سن کر حضرت عمرؓ نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
میرے ماں باپ آپ پر صدقے کیا میں آپ سے غیرت
کروں گا۔ ف۱

ف۱ اس حدیث کی شرح اوپر گزر چکی ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تمام امت والوں کے پدر بزرگوار کی طرح ہیں اور حضرت عمرؓ کے تو آپ داماد بھی تھے داماد بیٹے کی طرح ہوتا ہے۔

---

۱۵۴ - حَدَّثَنَا عَبْدَانُ: أَخْبَرَنَا
عَبْدُ اللَّهِ، عَنْ يُونُسَ، عَنِ الزُّهْرِيِّ:
أَخْبَرَنِي ابْنُ الْمُسَيَّبِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ
قَالَ: بَيْنَمَا نَحْنُ عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جُلُوسٌ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: بَيْنَا أَنَا نَائِمٌ رَأَيْتُنِي
فِي الْجَنَّةِ، فَإِذَا امْرَأَةٌ تَتَوَضَّأُ إِلَى
جَانِبِ قَصْرٍ، فَقُلْتُ: لِمَنْ هَذَا؟ قَالَ:
هَذَا لِعُمَرَ، فَذَكَرْتُ غَيْرَتَهُ فَوَلَّيْتُ
مُدْبِرًا، فَبَكَى عُمَرُ وَهُوَ فِي الْمَجْلِسِ
ثُمَّ قَالَ: أَوَ عَلَيْكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَغَارُ؟

ہم سے عبدان نے بیان کیا کہا ہم کو عبد اللہ بن مبارک
نے خبر دی انہوں نے یونس سے انہوں نے زہری سے کہا مجھ
کو سعید بن مسیب نے خبر دی انہوں نے ابو ہریرہ رضہ سے
انہوں نے کہا ایک بار ایسا ہوا ہم سب آنحضرت صلی اللہ علیہ
وسلم کے پاس بیٹھے تھے اتنے میں آپ نے فرمایا میں نے سوتے
میں خواب دیکھا جیسے میں بہشت میں گیا ہوں وہاں ایک
عورت ایک محل کے کنارے وضو کر رہی تھی میں نے ف۱ پوچھا
یہ محل کس کا ہے انہوں نے کہا عمرؓ کا۔ عمرؓ کا نام سنتے ہی مجھ
کو ان کی غیرت (اور حمیت) کا خیال آیا میں پیٹھ موڑ کر چلتا ہوا
جب حضرت عمرؓ نے یہ سنا جو اسی مجلس میں موجود تھے تو رو
دیئے ف۲ پھر کہنے لگے بھلا میں آپؐ پر غیرت کروں گا ف۳

ف۱ جبریل یا کسی اور فرشتے سے ف۲ یہ رونا خوشی کا رونا تھا اللہ کے فضل اور کرم اور نوازش کا خیال کر کے کہ حق تعالیٰ نے مجھ ناچیز

پر یہ سرفرازی فرمائی بہشت بریں میں میرے لیے ایسا عظیم الشان محل تیار کر رکھا ہے سبحان اللہ ایسے مقبول بندے کے جناب میں جو گستاخی کرے وہ اپنا ٹھکانہ اپنا آپ دوزخ میں بنائے گا چاند پر خاک ڈالنے سے روشنی کم نہیں ہوتی بلکہ ڈالنے والے ہی کا منہ کالا ہوتا ہے حضرت عمرؓ کے کارنامے قیامت تک صفحۂ تواریخ سے مٹ نہیں سکتے مسلمانوں کے دلوں پر ان کے احسانات کندہ ہیں حضرت عمرؓ کے طفیل سے بہشت کا ایک کونا ہی حق تعالیٰ مرحمت فرما دے تو ہمارا بیڑا پار ہے۔ ف۳ آپ کا نو میں غلام ہوں اور میری بی بیاں حوریں سب آپ کی لونڈیاں باندیاں ہیں۔

بَابُ غَيْرَةِ النِّسَاءِ وَوَجْدِهِنَّ۔ باب عورتوں کی غیرت اور غصے کا بیان ف۱

ف۱ یہ بات لگلے باب کی بہ نسبت خاص ہے اور یہ غیرت کسی قدر تو عورتوں میں فطری ہوتی ہے جس پر مواخذہ نہیں لیکن جب حد سے بڑھ جائے ملامت کے قابل ہوگی اس کا قاعدہ جابر بن عتیک کی حدیث میں موجود ہے کہ ایک غیرت اللہ کو پسند ہے یعنی گناہ کے کام پر غیرت آنا اور ایک ناپسند ہے کہ جو کام گناہ نہ ہو اس پر غیرت کرنا حافظ نے کہا اگر عورت خاوند کی بدکاری یا حق تلفی کی وجہ سے اس پر غیرت کرے تو یہ غیرت جائز اور مشروع ہے۔

۱۵۵۔ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ، عَنْ هِشَامٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ: قَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنِّي لَأَعْلَمُ إِذَا كُنْتِ عَنِّي رَاضِيَةً، وَإِذَا كُنْتِ عَلَيَّ غَضْبَى، قَالَتْ: فَقُلْتُ: مِنْ أَيْنَ تَعْرِفُ ذَلِكَ؟ فَقَالَ: أَمَّا إِذَا كُنْتِ عَنِّي رَاضِيَةً فَإِنَّكِ تَقُولِينَ: لَا وَرَبِّ مُحَمَّدٍ، وَإِذَا كُنْتِ غَضْبَى قُلْتِ: لَا وَرَبِّ إِبْرَاهِيمَ، قَالَتْ: قُلْتُ أَجَلْ، وَاللَّهِ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا أَهْجُرُ إِلَّا اسْمَكَ۔

ہم سے عبید بن اسماعیل نے بیان کیا کہا مجھ سے ابواسامہ نے انہوں نے ہشام بن عروہ سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے حضرت عائشہ رضؓ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا میں پہچان لیتا ہوں تو اس وقت مجھ سے خوش ہے اور اس وقت مجھ پر غصہ ہے میں نے پوچھا آپ کیسے پہچان لیتے ہیں آپ نے فرمایا تو مجھ پر خوش ہوتی ہے تو بات چیت میں یوں قسم کھاتی ہے محمدؐ کے رب کی قسم ف۱ اور جب تو مجھ پر غصے ہوتی ہے تو (میرا نام نہیں لیتی) یوں قسم کھاتی ہے ابراہیمؑ کے رب کی قسم میں نے کہا بیشک آپ سچ کہتے ہیں یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں (غصے میں) صرف آپ کا نام زبان سے نہیں لیتی ف۲

ف۱ میرا نام نہیں لیتی ف۲ دل میں تو آپ ہی کی محبت میں غرق رہتی ہوں ظاہر میں غصے کی وجہ سے آپ کا نام نہیں لیتی یہ حضرت عائشہ رضؓ کا بطریق ناز محبوبیت کے ہوا کرتا محبوب اپنے محب پر ہی ناز کرتا ہے نہ اغیار پر اور پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم صرف محب ہی نہیں بلکہ محبوب بھی تھے حضرت عائشہ رضؓ اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم دونوں ایک دوسرے کے عاشق اور معشوق تھے قسطلانی نے کہا اس حدیث سے یہ بھی نکلتا ہے کہ اسم اور ہے اور مسمی اور ہے میں کہتا ہوں اس حدیث سے یہ بھی نکلتا ہے

کہ عورت اپنے خاوند کا نام لے سکتی ہے تمام ملک حتیٰ کہ یورپ میں بھی عورتیں اپنے خاوندوں کا نام بلا تکلف لیتی ہیں مگر معلوم نہیں کہ ہندوستان میں یہ بری رسم کہاں سے پھیل گئی کہ جورو اپنے خاوند کا نام نہیں لیتی اور اگر خاوند کے ذکر کی ضرورت پڑتی ہے تو بیٹا کا باپ کہتی ہے کیا خوب اس رسم کے اثر نے یہاں تک زور کیا کہ ایک عورت کے خاوند کا نام رحمت اللہ تھا جب وہ نماز میں سلام پھیرتی تو کیا کہتی السلام علیکم بیٹا کے باپ السلام علیکم بیٹا کے باپ خاک پڑے ایسی شرم پر۔

۱۵۶۔ حَدَّثَنِي أَحْمَدُ بْنُ أَبِي رَجَاءٍ: حَدَّثَنَا النَّضْرُ، عَنْ هِشَامٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي أَبِي، عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا قَالَتْ: مَا غِرْتُ عَلَى امْرَأَةٍ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَمَا غِرْتُ عَلَى خَدِيجَةَ لِكَثْرَةِ ذِكْرِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِيَّاهَا وَثَنَائِهِ عَلَيْهَا، وَقَدْ أُوحِيَ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يُبَشِّرَهَا بِبَيْتٍ لَهَا فِي الْجَنَّةِ مِنْ قَصَبٍ۔

مجھ سے احمد بن ابی رجاء نے بیان کیا ہم سے نضر بن شمیل نے انہوں نے ہشام بن عروہ سے کہا مجھ کو میرے والد نے خبر دی انہوں نے حضرت عائشہ رض سے انہوں نے کہا مجھ کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی کسی بی بی پر اتنی رشک نہیں آئی جتنی ام المومنین خدیجہ رض پر آئی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ان کا بہت تذکرہ اور ان کی بہت تعریف کیا کرتے تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر وحی آئی کہ خدیجہ رض کو بہشت کے ایک گھر کی خوشخبری دیں جو خولدار موتی کا ہے ف

ف یا موتی اور یاقوت سے بنا ہوا ہے دوسری روایت میں ہے کہ حضرت عائشہ نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ ایک عورت کی کیا تعریف کرتے ہیں وہ مر گئی تو اللہ نے اس سے بہتر عورت آپ کو دی آپ نے فرمایا اس سے بہتر عورت مجھ کو نہیں دی اور چونکہ آپ نے حضرت عائشہ رض پر کچھ مواخذہ نہیں کیا تو معلوم ہوا ایسی غیرت معاف ہے جو آپس میں سوتنوں یعنی سوکنوں میں ہوا کرتی ہے۔

بَابُ ذَبِّ الرَّجُلِ عَنِ ابْنَتِهِ فِي الْغَيْرَةِ وَالْإِنْصَافِ۔

باب آدمی اپنی بیٹی کو غیرت اور غصہ نہ آنے کیلئے اور اس کے حق میں انصاف کرنے کے لیے کوشش کر سکتا ہے

۱۵۷۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ: حَدَّثَنَا اللَّيْثُ، عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ، عَنِ الْمِسْوَرِ بْنِ مَخْرَمَةَ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ وَهُوَ عَلَى الْمِنْبَرِ: إِنَّ بَنِي هِشَامِ بْنِ الْمُغِيرَةِ اسْتَأْذَنُوا فِي

ہم سے قتیبہ بن سعید نے بیان کیا کہا ہم سے لیث بن سعد نے انہوں نے ابن ابی ملیکہ سے انہوں نے مسور بن مخرمہ رض سے انہوں نے کہا میں نے منبر پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی زبان سے سنا آپ فرماتے تھے کہ ہشام بن مغیرہ (جو ابوجہل کا باپ تھا) اس کی اولاد نے (جو مسلمان ہو گئی تھی)

أَنْ يُنْكِحُوا ابْنَتَهُمْ عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ فَلَا آذَنُ، ثُمَّ لَا آذَنُ، ثُمَّ لَا آذَنُ إِلَّا أَنْ يُرِيدَ ابْنُ أَبِي طَالِبٍ أَنْ يُطَلِّقَ ابْنَتِي وَيَنْكِحَ ابْنَتَهُمْ، فَإِنَّمَا هِيَ بَضْعَةٌ مِنِّي، يُرِيبُنِي مَا أَرَابَهَا وَيُؤْذِينِي مَا آذَاهَا۔

مجھ سے یہ اجازت مانگی کہ وہ اپنی لڑکی کا ف۲ نکاح علی بن ابی طالبؓ سے کردیں تو میں تو اجازت نہیں دیتا ہرگز اجازت نہیں دیتا کبھی اجازت نہیں دوں گا ہاں یہ ہو سکتا ہے کہ ابوطالب کا بیٹا میری بچی ف۳ کو طلاق دے دے اور ان کی بیٹی سے نکاح کرلے بات یہ ہے کہ فاطمہ میرا (میرے جگر کا) ایک ٹکڑا ہے جو اس کو برا لگے مجھ کو بھی برا لگتا ہے اور جس چیز سے اس کو تکلیف ہو مجھ کو بھی اس سے تکلیف ہوتی ہے ۔ ف۴

ف۱ حارث بن ہشام اور سلمہ بن ہشام ف۲ جویرہ یا عوراء یا جمیلہ بنت ابی جہل ف۳ حضرت فاطمہ زہرا رضی اللہ عنہا ف۴ تو حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کو ایذا دینا گویا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو ایذا دینا ہے دوسری روایت میں یوں ہے میں حرام کو حلال نہیں کرتا اور نہ حلال کو حرام کرتا ہوں لیکن خدا کی قسم رسول کی بیٹی اور اللہ کے دشمن کی بیٹی ایک شخص کے پاس مل کر نہیں رہ سکتیں معلوم ہوا کہ یہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے خصائص میں تھا کہ آپ کی بیٹی نکاح میں ہوتے ہوئے دوسری عورت کرنا ناجائز تھا یہ خطبہ آپ نے اس وقت فرمایا جب حضرت علی رضی اللہ عنہ کے دشمنوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ لگا دیا کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کا ارادہ پکا ہو گیا ہے کہ ابوجہل کی بیٹی سے شادی کرلیں اس خطبے کے بعد حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فوراً اپنا وہ پیغام ترک کر دیا حافظ نے کہا جب حضرت فاطمہ کو ایذا دینا آنحضرت کو ایذا دینا ٹھہرا تو اب خیال کر لینا چاہیے کہ جن لوگوں نے امام حسنؓ کو زہر دیا اور امام حسینؓ کو شہید کیا یا ان کی شہادت کا باعث ہوئے ان کا گناہ کیسا سخت ہوگا دنیا ہی میں ان کو سزا ملی اور آخرت میں بڑا سخت عذاب ہونے والا ہے مترجم کہتا ہے اس حدیث صحیحہ سے یزید پلید اور اس کے اعوان انصار کا موذی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہونا ثابت ہے۔ کیوں کہ امام حسنؓ اور حسینؓ کے قتل سے زیادہ اور کوئی ایذا حضرت فاطمہؓ کی نہیں ہو سکتی اور اس آیت ان الذین یوذون اللہ ورسولہ لعنھم اللہ فی الدنیا والاخرۃ واعدلھم عذابا مھینا سے اللہ تعالیٰ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ایذا دینے والوں پر لعنت کرنا جائز نکلتا ہے لہذا یزید پلید اور ابن زیاد بدنہاد اور عمر بن سعد شقی اور شمر لعین اور سنان بن انس نخعی اور خولی وغیرہ قاتلین حسینؓ کے ملعون ہونے میں کیا شک ہے اور تعجب ہے ان علماء سے جنہوں نے ایسے ظالموں بدکاروں پر لعنت کو ناجائز قرار دے دیا امام غزالی سے تو بہت تعجب ہوتا ہے انہوں نے احیاء العلوم میں یزید پلید کے باعث قتل امام حسین رضی اللہ عنہ ہونے کا انکار کیا حالانکہ متواتر نقلوں سے ثابت ہے کہ یزید ہی نے ابن زیاد کو حکم دیا تھا کہ یا امام حسینؓ سے بیعت لو یا ان کو قید کر کے میرے سامنے لاؤ یا قتل کردو اور جب سر مبارک امام حسینؓ کا اس کے سامنے لایا گیا تو مردود نے خوشی کی اور آپ کے منہ پر چھڑی ماری اہل بیت رسالت کی بے حرمتی کی ۔ لعنۃ اللہ علیہ وعلی اعوانہ و انصارہ الی یوم القیامۃ واعدلہ عذابا عظیما۔

بَابٌ يَقِلُّ الرِّجَالُ وَيَكْثُرُ النِّسَاءُ

وَقَالَ أَبُو مُوسَى، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: وَتَرَى الرَّجُلَ الْوَاحِدَ يَتْبَعُهُ أَرْبَعُونَ نِسْوَةً يَلُذْنَ بِهِ مِنْ قِلَّةِ الرِّجَالِ وَكَثْرَةِ النِّسَاءِ۔

۱۵۸۔ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ الْحَوْضِيُّ: حَدَّثَنَا هِشَامٌ، عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: لَأُحَدِّثَنَّكُمْ حَدِيثًا سَمِعْتُهُ مِنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يُحَدِّثُكُمْ بِهِ أَحَدٌ غَيْرِي، سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: إِنَّ مِنْ أَشْرَاطِ السَّاعَةِ أَنْ يُرْفَعَ الْعِلْمُ، وَيَكْثُرَ الْجَهْلُ، وَيَكْثُرَ الزِّنَا، وَيَكْثُرَ شُرْبُ الْخَمْرِ، وَيَقِلَّ الرِّجَالُ، وَيَكْثُرَ النِّسَاءُ حَتَّى يَكُونَ لِخَمْسِينَ امْرَأَةً الْقَيِّمُ الْوَاحِدُ

باب (قیامت کے قریب) عورتوں کا بہت ہونا

مردوں کی کمی۔ اور ابوموسیٰ اشعری رضہ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی (یہ حدیث کتاب الزکوٰۃ میں موصولاً گذر چکی ہے) آپ نے فرمایا تو اس وقت ایک مرد کو دیکھے گا چالیس (۴۰) عورتیں اس کے ساتھ ہوں گی (اس کی پناہ میں رہیں گی اس قدر بہت عورتیں ہو جائیں گی اور مرد کم رہ جائیں گے۔

ہم سے حفص بن عمر حوضی نے بیان کیا کہا ہم سے ہشام بن عروہ نے انہوں نے قتادہؒ سے انہوں نے انسؓ سے انہوں نے کہا (لوگو) میں تم سے ایک حدیث بیان کرتا ہوں جس کو میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سن کر اب تم سے بیان کرنے والا میرے سوا اور کوئی نہیں ہے آپ فرماتے تھے قیامت کی نشانیوں میں یہ ہے (قرآن و حدیث کا) علم اٹھ جانا جہالت پھیل جانا زنا کی کثرت شراب خوری کی کثرت مردوں کی کمی اور عورتوں کی کثرت یہاں تک کہ پچاس پچاس عورتوں کا سنبھالنے والا (خبرگیراں) ایک مرد ہوگا ف۱

ف۱ پچاس میں چالیس بھی آگئیں تو یہ اگلی روایت کے خلاف نہ ہوگی حدیث کا مطلب یہ ہے کہ ایک ایک مرد چالیس چالیس پچاس پچاس بی بیاں لونڈیاں رکھے گا یا یہ کہ چالیس چالیس پچاس پچاس عورتوں بیوؤں کی خبرگیری اس سے متعلق ہوگی۔ کیوں کہ مردوں کی پیدائش کم ہو جائے گی یا لڑائیوں میں مرد مارے جائیں گے اور دوسرا امر زیادہ ظاہر ہے کیوں کہ دوسری حدیث میں یہ ہے کہ قیامت کے قریب خونریزی بہت ہوگی انجیل مقدس میں ہے کہ ایک بادشاہت دوسری بادشاہت پر چڑھے گی اگر پہلا امر مراد ہو تو وہ بھی ظاہر ہو گیا ہے سب سے زیادہ مسلمان بادشاہ اور رئیس اور نواب اس بلا میں مبتلا ہیں کمبخت سو سو پچاس پچاس بعضے تو ہزار ہزار پان پانسو بی بیاں حرمیں اور خراصیں رکھتے ہیں اور حق تعالیٰ سے نہیں شرماتے کہ ان بے چاری عورتوں کو عمر بھر زندگی کے مزے سے محروم کر کے ایک جانور کی طرح قید رکھتے ہیں ہنسی تو ان بادشاہوں پر آتی ہے جنہوں نے جوانی میں تو خوب عیاشی کر کے اپنی ساری قوت برباد کر دی اب ایک عورت کی خواہش بھی پوری نہیں کر سکتے لیکن ہوس کے مارے عورتوں کے گلے بھرے جاتے ہیں آخر مجبور ہو کر یہ بیچاریاں

چھپ چھپ کر انواع واقسام کی بدکاریاں اور فحش کرتی ہیں لیکن بادشاہ سلامت کے کان پر جوں نہیں رینگتی وہ اپنے تئیں لندھور ہی سمجھتے ہیں اور گرد وپیش کے خوشامدی اور بھی ان کو بھلا دیتے ہیں حضور کی رجولیت کا کیا کہنا ہزار عورتوں کو حضور پیٹ رکھوا سکتے ہیں لعنت خدا کی اس نامردی اور بے حیائی پر۔

باب: لَا يَخْلُوَنَّ رَجُلٌ بِامْرَأَةٍ إِلَّا ذُو مَحْرَمٍ، وَالدُّخُولُ عَلَى الْمُغِيبَةِ۔

باب کوئی مرد جو محرم نہ ہو عورت کے ساتھ تنہائی نہ کرے نہ اس عورت کے پاس جائے جس کا شوہر غائب ہو (سفر وغیرہ میں گیا ہو)

۱۵۹۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ: حَدَّثَنَا لَيْثٌ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ عَنْ أَبِي الْخَيْرِ، عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: إِيَّاكُمْ وَالدُّخُولَ عَلَى النِّسَاءِ، فَقَالَ رَجُلٌ مِنَ الْأَنْصَارِ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، أَفَرَأَيْتَ الْحَمْوَ؟ قَالَ: الْحَمْوُ الْمَوْتُ۔

ہم سے قتیبہ بن سعید نے بیان کیا کہا ہم سے لیث بن سعد نے انہوں نے یزید بن ابی حبیب سے انہوں نے ابو الخیر (مرثد بن عبداللہ) سے انہوں نے عقبہ بن عامرؓ سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دیکھو (غیر) عورتوں پاس مت جایا کرو ف۱ ایک انصاری مرد (نام نامعلوم) کہنے لگا یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خاوند کا رشتہ دار (دیور یا جیٹھ) اگر بھاوج پاس جائے آپ نے فرمایا یہ تو ہلاکت ہے ف۲

ف۱ جب ان کے پاس جانا منع ہوا تو تنہائی بطریق اولیٰ منع ہوگی ف۲ حمو سے خاوند کے وہ رشتہ دار مراد ہیں جن کا نکاح اس عورت سے جائز ہے جیسے خاوند کا بھائی بھتیجا بھانجا چچا زاد بھائی ماموں وغیرہ لیکن وہ رشتہ دار مراد نہیں جو محرم ہیں جیسے خاوند کا بیٹا افسوس ہمارے ملک ہندوستان میں مسلمانوں نے شریعت کو ہنسی ٹھٹھا بنا رکھا ہے عورتیں اپنے دیور جیٹھ سے بے تکلف خلوت کرتی ہیں محرم کی طرح ان کے سامنے سر اور سینہ کھولے رہتی ہیں مرد اپنی چچی ممانی کے ساتھ تنہائی کرتے ہیں اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے صریح ارشاد کے برخلاف چلتے ہیں اور جو امر شرع کے موافق ہے یعنی یہ کہ عورت اپنے اعضاء کو چھپا کر کام کاج کے لیے یا نماز کے لیے باہر نکلے اس کو معیوب جانتے ہیں کیسے لیسے پردے سے فائدہ کیا؟ بلکہ یہ پردہ انواع فواحش کا سبب پڑتا ہے اللہ تعالیٰ مسلمانوں کو نیک توفیق دے کہ وہ اپنی سچی شریعت پر عمل اور واہیات رسموں سے پرہیز کریں۔

۱۶۰۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ: حَدَّثَنَا عَمْرٌو، عَنْ أَبِي

ہم سے علی بن عبداللہ مدینی نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان بن عیینہ نے کہا ہم سے عمرو بن دینار نے انہوں نے

مَعْبَدٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لَا يَخْلُوَنَّ رَجُلٌ بِامْرَأَةٍ إِلَّا مَعَ ذِي مَحْرَمٍ، فَقَامَ رَجُلٌ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللهِ، امْرَأَتِي خَرَجَتْ حَاجَّةً وَاكْتُتِبْتُ فِي غَزْوَةِ كَذَا وَكَذَا، قَالَ: ارْجِعْ فَحُجَّ مَعَ امْرَأَتِكَ۔

ابومعبد (نافذ) سے انہوں نے ابن عباس رض سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا دیکھو کوئی مرد نامحرم عورت کے ساتھ تنہائی نہ کرے اتنے میں ایک شخص (نامعلوم) کھڑا ہوا کہنے لگا یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میری عورت حج کے لیے نکلی ہے اور میرا نام فلانی فلانی لڑائی میں لکھا گیا ہے ف آپ نے فرمایا تو لوٹ جا اپنی عورت کو حج کرا ف۲

ف اب میں کیا کروں لڑائی میں جاؤں یا اپنی جورو کو حج کراؤں ف۲ امام احمدؒ نے ظاہر حدیث پر عمل کر کے فرمایا کہ یہ حکم وجوب کیلئے ہے اور قیاس بھی یہی ہے اس لیے کہ جہاد اس کے بدل دوسرے مسلمان بھی کر سکتے ہیں مگر اس کی جورو کے ساتھ اور کوئی نہیں جا سکتا۔

بَابُ مَا يَجُوزُ أَنْ يَخْلُوَ الرَّجُلُ بِالْمَرْأَةِ عِنْدَ النَّاسِ۔

باب اگر لوگوں کے سامنے ایک مرد دوسری (غیر محرم) عورت سے تنہائی میں کچھ بات کرے تو یہ جائز ہے ف۱

ف۱ مطلب یہ کہ عورت کو تنہائی میں کسی مرد سے کچھ کہنا یا دین کی کوئی بات پوچھنا ہے تو یہ منع نہیں ہے کہ دونوں ایک طرف جا کر بات کریں۔

۱۶۱۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ: حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ هِشَامٍ قَالَ: سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: جَاءَتِ امْرَأَةٌ مِنَ الْأَنْصَارِ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَخَلَا بِهَا فَقَالَ: وَاللهِ إِنَّكُمْ لَأَحَبُّ النَّاسِ إِلَيَّ۔

ہم سے محمد بن بشار نے بیان کیا کہا ہم سے غندر محمد بن جعفر نے کہا ہم سے شعبہ بن حجاج نے انہوں نے ہشام سے انہوں کہا میں نے انس بن مالک سے سنا انہوں نے کہا ایک انصاری عورت (نام نامعلوم) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پاس آئی آپ نے اس سے تنہائی کی (اس کی باتیں سنیں ف۱) پھر فرمایا انصاری عورتو تم سب لوگوں میں مجھ کو زیادہ محبوب ہو۔

ف۱ مہلب نے کہا تنہائی سے یہی مطلب ہے کہ ایسے مقام پر گئے جہاں دوسرے لوگ اس کی بات نہ سن سکیں نہ یہ کہ لوگوں کی نظر سے غائب ہو گئے کیوں کہ خود انس رض نے آپ کی آخری گفتگو سنی ۔ حافظ نے کہا اگر فتنہ سے امن ہو تو عورت بیگانے مرد سے بات چیت کر سکتی ہے۔

بَابُ مَا يُنْهَى مِنْ دُخُولِ الْمُتَشَبِّهِينَ بِالنِّسَاءِ عَلَى الْمَرْأَةِ۔

باب زنانے اور ہیجڑے سفر میں عورتوں کے پاس نہ آئیں۔

۱۶۲- حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا عَبْدَةُ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ زَيْنَبَ بِنْتِ أُمِّ سَلَمَةَ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ عِنْدَهَا وَفِي الْبَيْتِ مُخَنَّثٌ، فَقَالَ الْمُخَنَّثُ لِأَخِي أُمِّ سَلَمَةَ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي أُمَيَّةَ: إِنْ فَتَحَ اللّٰهُ لَكُمُ الطَّائِفَ غَدًا أَدُلُّكَ عَلَى ابْنَةِ غَيْلَانَ فَإِنَّهَا تُقْبِلُ بِأَرْبَعٍ وَتُدْبِرُ بِثَمَانٍ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا يَدْخُلَنَّ هٰذَا عَلَيْكُمْ۔

ہم سے عثمان بن ابی شیبہ نے بیان کیا کہا ہم سے عبدہ بن سلیمان نے انہوں نے ہشام بن عروہ سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے زینب بنت ام سلمہ سے انہوں نے ام المومنین ام سلمہ سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ان کے گھر میں ان کے پاس تھے ایک زنانہ (ہیئت نامی) بھی وہاں تھا ف وہ ام سلمہؓ کے بھائی عبداللہ بن ابی امیہ سے کیا کہنے لگا اگر اللہ نے کل کے روز طائف فتح کرا دیا تو میں تجھ کو غیلان کی بیٹی (بادیہ) بتلاؤں گا ف۲ سامنے آتی ہے تو چار بٹیں لے کر پیٹھ موڑ کر جاتی ہے تو آٹھ بٹیں لے کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ سن کر فرمایا اب یہ زنانہ تم عورتوں پاس نہ آیا کرے ف۳۔

ف جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بی بیوں پاس جایا کرتا ف۲ کیا موٹی عورت ہے گبدی ف۳ کیوں کہ جب عورتوں کے حسن و قبح کو پہچانتا ہے تو تمہارے حالات بھی جا کر اور مردوں سے بیان کرے گا یہ حکم خاص تھا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ازواج مطہرات کے لیے کیوں کہ ان کو حجاب کا حکم دیا گیا تھا جو عام عورتوں کو نہیں دیا گیا حافظ نے کہا اس حدیث سے پردے کا ثبوت ملتا ہے ان لوگوں سے جو عورتوں کا حسن و قبح پہچانیں۔

بَابُ نَظَرِ الْمَرْأَةِ إِلَى الْحَبَشِ وَنَحْوِهِمْ مِنْ غَيْرِ رِيبَةٍ۔

باب عورت حبشیوں کو دیکھ سکتی ہے اگر فتنے کا ڈر نہ ہو۔ ف

ف حافظ نے کہا امام بخاری کا مذہب یہ معلوم ہوتا ہے کہ عورت بیگانے مردوں کو دیکھ سکتی ہے بعضوں نے اس سے منع کیا ہے ام سلمہ کی حدیث سے دلیل لی ہے کہ تم تو اندھی نہیں ہو اس کو دیکھتی ہو اور صحیح جواز ہے کیوں کہ عورتیں مسجدوں اور بازاروں میں جاتی ہیں سفر کرتی ہیں وہ اپنے منہ پر نقاب ڈالے رہتی ہیں لیکن مرد اپنے مونہوں پر نقاب نہیں رکھنے پھر وہ لامحالہ غیر مردوں کو دیکھیں گی۔

۱۶۳- حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْحَنْظَلِيُّ، عَنْ عِيسَى، عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ،

ہم سے اسحاق بن ابراہیم حنظلی نے بیان کیا انہوں نے عیسیٰ بن یونس سے انہوں نے اوزاعی سے انہوں نے زہری سے انہوں

عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ: رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْتُرُنِي بِرِدَائِهِ، وَأَنَا أَنْظُرُ إِلَى الْحَبَشَةِ يَلْعَبُونَ فِي الْمَسْجِدِ حَتَّى أَكُونَ أَنَا الَّذِي أَسْأَمُ فَاقْدُرُوا قَدْرَ الْجَارِيَةِ الْحَدِيثَةِ السِّنِّ الْحَرِيصَةِ عَلَى اللَّهْوِ۔

نے عروہ رض سے انہوں نے حضرت عائشہ رض سے انہوں نے کہا میں نے دیکھا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اپنی چادر سے مجھ کو چھپائے ہوئے تھے اور میں حبشیوں کو دیکھ رہی تھی جو مسجد میں (اپنے ہتھیاروں سے) کھیل رہے تھے دیکھتے دیکھتے میں خود ہی اکتا جاتی اب تم سمجھ لو ایک کم عمر لڑکی جس کو کھیل تماشے کا بڑا شوق ہوتا ہے کتنی دیر تک دیکھتی رہے گی ف

ف امام غزالی نے کہا اسی حدیث سے ہم یہ کہتے ہیں کہ مردوں کا چہرہ عورت کے حق میں ایسا نہیں ہے جیسا عورتوں کا چہرہ مرد کے حق میں ہے تو غیر مرد کو دیکھنا اسی وقت حرام ہو گا جب فتنہ کا ڈر ہو اگر یہ ڈر نہ ہو تو حرام نہیں اور ہمیشہ اور ہر زمانے میں مرد کھلے منہ اور عورتیں نقاب ڈالے پھرتی رہی ہیں عورتوں کو مردوں کا دیکھنا حرام ہوتا تو مردوں کو بھی نقاب ڈالنے کا حکم دیا جاتا یا باہر نکلنے سے ہی ان کو منع کر دیا جاتا نووی نے کہا منہ اور دونوں ہتھیلیاں نہ مرد کی ستر ہیں نہ عورت کی اور یہ اعضا ہر ایک دوسرے کے دیکھ سکتا ہے گو مکروہ ہے قسطلانی نے کہا منہاج میں حرمت کو صحیح رکھا ہے اور اسی پر فتویٰ ہے وہ حضرت عائشہ رض کی حدیث کی تاویل کرتے ہیں کہ حضرت عائشہ رض اس وقت نابالغ تھیں لیکن رد کرتا ہے اس تاویل کو وہ جو دوسرے طریق میں ہے کہ یہ واقعہ ۷ھ ہجری کا ہے جب حبش کے قاصد مدینہ میں آئے تھے اور اس وقت حضرت عائشہ رض کی عمر ۱۶ برس کی تھی اور ان لوگوں نے ام سلمہ رض کی حدیث سے دلیل لی ہے کہ تم دونوں تو اندھی نہیں ہو لیکن اس حدیث میں گفتگو ہے اس کو صرف زہری نے نبہان سے روایت کیا ہے حافظ نے کہا یہ کوئی علت نہیں ہے اور اس کی سند قوی ہے میں کہتا ہوں اس حدیث پر عمل مشکل ہے اور صدہا ہزارہا احادیث سے عورتوں کا کام کاج وغیرہ میں اور جہاد وغیرہ میں نکلنا ثابت ہوتا ہے اور زخموں کی مرہم پٹی کرنا مجاہدین کا کھانا وغیرہ پکانا اور یہ امور ممکن نہیں ہیں جب تک عورتوں کی نظر مردوں کی طرف نہ پڑے اگر یہ حدیث ثابت ہو تو مخصوص ہو گی امہات المومنین سے یا ایک حالت خاص سے اور خود حضرت عائشہ رض سفروں میں نکلا کرتی تھیں اور جنگ جمل میں تشریف لے گئیں تھیں اور یہ ممکن نہیں کہ ان کی نظر کسی مرد پر نہ پڑی ہو اور ہدایہ وغیرہ کتب احناف میں اس کی صراحت ہے کہ مرد عورت کے منہ اور دونوں ہتھیلیاں دیکھ سکتا ہے اسی طرح عورت اجنبی مرد کو دیکھ سکتی ہے اس سے بات کر سکتی ہے لیکن یہ سب اس صورت میں ہے جب فتنہ کا ڈر نہ ہو اگر فتنے کا ڈر ہو تب تو سب کے نزدیک ناجائز ہے۔

بَابُ خُرُوجِ النِّسَاءِ لِحَوَائِجِهِنَّ

باب عورتوں کو کام کاج کیلئے باہر نکلنا درست ہے

۱۶۴۔ حَدَّثَنَا فَرْوَةُ بْنُ أَبِي

ہم سے فروہ بن ابی المغراء نے بیان کیا کہا ہم سے علی

الْمَغْرَاءِ: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ، عَنْ هِشَامٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ: خَرَجَتْ سَوْدَةُ بِنْتُ زَمْعَةَ لَيْلًا فَرَآهَا عُمَرُ فَعَرَفَهَا فَقَالَ: إِنَّكِ وَاللَّهِ يَا سَوْدَةُ مَا تَخْفَيْنَ عَلَيْنَا فَرَجَعَتْ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَتْ ذَلِكَ لَهُ وَهُوَ فِي حُجْرَتِي يَتَعَشَّى، وَإِنَّ فِي يَدِهِ لَعَرْقًا، فَأُنْزِلَ عَلَيْهِ فَرُفِعَ عَنْهُ وَهُوَ يَقُولُ: قَدْ أَذِنَ اللَّهُ لَكُنَّ أَنْ تَخْرُجْنَ لِحَوَائِجِكُنَّ۔

بن مسہر نے انہوں نے ہشام بن عروہ سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے حضرت عائشہؓ سے انہوں نے کہا ایسا ہوا ام المومنین سودہ بنت زمعہ ایک رات کو باہر نکلیں حضرت عمرؓ ان کو دیکھ کر پہچان گئے کہنے لگے سودہؓ! ہم نے تم کو پہچان لیا تم اپنے تئیں چھپا نہ سکیں وہ یہ سن کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پاس آئیں اور آپ سے بیان کیا جو عمرؓ نے کہا تھا اس وقت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم میری کوٹھری میں بیٹھے کھانا کھا رہے تھے آپ کے ہاتھ میں گوشت کی ہڈی تھی اسی وقت آپ پر وحی اترنے لگی پھر یہ حالت جاتی رہی آپ فرماتے تھے (عورتو) اللہ تعالیٰ نے تم کو کام کاج کے لیے باہر نکلنے کی اجازت دی ف۲

ف جثے سے اور وضع سے ف۲ دوسری حدیث میں ہے کہ اللہ کی لونڈیوں کو اللہ کی مسجدوں میں جانے سے نہ روکو پھر جس کام کی اللہ تعالیٰ نے اجازت دی اس کو تم کون ہو روکنے والے حافظ نے قاضی عیاض کے اس قول کو رد کیا ہے کہ آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بی بیوں کے لیے خاص ایسے حجاب کا حکم تھا کہ ان کے منہ اور ہتھیلیاں بھی نہ دکھائی دیں اور نہ ان کا جثہ دکھائی دے اور اسی لیے حضرت حفصہؓ جب حضرت عمرؓ کے جنازے پر آئیں تو عورتوں نے پردہ کر لیا کہ ان کا جثہ بھی دکھائی نہ دے اور حضرت زینبؓ کی نعش پر ایک قبہ بنایا حافظ نے کہا بہت سی حدیثوں سے یہ نکلتا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بی بیاں حج اور طواف کیا کرتیں مسجدوں میں جایا کرتیں اور صحابہ اور دوسرے لوگ پردے میں سے ان کی باتیں سنتے ان کے بدن چھپے رہتے جثے چھپے ہوئے نہ رہتے میں کہتا ہوں اگر قاضی عیاض کا قول صحیح بھی ہو تو ایسا پردہ کہ عورت کا جثہ بھی معلوم نہ ہو ازواج مطہرات سے خاص تھا عام عورتوں کے لیے یہ ضروری نہیں کہ خواہ مخواہ ڈولی یا میانہ ہی میں باہر نکلیں برقعہ اوڑھ کر یا چادر لے کر کے نکل سکتی ہیں اور حافظ کی تحقیق میں تو ازواج مطہرات کو بھی ایسا پردہ لازم نہ تھا پھر جس شخص نے عام عورتوں کے لیے ایسا پردہ لازم رکھا کہ وہ بند ڈولی یا میانے ہی میں باہر نکلیں یا بند گاڑی میں کہ ان کا جثہ بھی کوئی نہ دیکھ سکے اس قول کی سند قرآن و حدیث سے نہیں ہے۔

بَابُ اسْتِئْذَانِ الْمَرْأَةِ زَوْجَهَا فِي الْخُرُوجِ إِلَى الْمَسْجِدِ وَغَيْرِهِ۔

باب عورت اپنے خاوند سے اجازت لے کر مسجد وغیرہ جا سکتی ہے۔

۱۶۵- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ:

ہم سے علی بن عبداللہ مدینی نے بیان کیا کہا ہم سے

حَدَّثَنَا سُفْيَانُ: حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ، عَنْ سَالِمٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِذَا اسْتَأْذَنَتِ امْرَأَةُ أَحَدِكُمْ إِلَى الْمَسْجِدِ فَلَا يَمْنَعْهَا۔

سفیان بن عیینہ نے کہا ہم سے زہری نے انہوں نے سالم سے انہوں نے اپنے والد عبداللہ بن عمرؓ سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم میں سے کسی کی بی بی مسجد میں جانے کی اجازت مانگے تو اس کو منع نہ کرے ف

ف امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے غیر مسجد کو بھی مسجد پر قیاس کیا ہے لیکن سب میں یہ شرط ہے کہ فتنے کا ڈر نہ ہو۔

بَابُ مَا يَحِلُّ مِنَ الدُّخُولِ وَالنَّظَرِ إِلَى النِّسَاءِ فِي الرَّضَاعِ۔

باب دودھ کے رشتہ سے بھی عورت محرم ہو جاتی ہے بے پردہ اس کو دیکھ سکتے ہیں۔

۱۶۶ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوسُفَ: أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا أَنَّهَا قَالَتْ: جَاءَ عَمِّي مِنَ الرَّضَاعَةِ فَاسْتَأْذَنَ عَلَيَّ فَأَبَيْتُ أَنْ آذَنَ لَهُ حَتَّى أَسْأَلَ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَجَاءَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَأَلْتُهُ عَنْ ذٰلِكَ فَقَالَ: إِنَّهُ عَمُّكِ فَأْذَنِي لَهُ، قَالَتْ: فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ، إِنَّمَا أَرْضَعَتْنِي الْمَرْأَةُ، وَلَمْ يُرْضِعْنِي الرَّجُلُ، قَالَتْ: فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنَّهُ عَمُّكِ فَلْيَلِجْ عَلَيْكِ. قَالَتْ عَائِشَةُ: وَذٰلِكَ بَعْدَ أَنْ ضُرِبَ عَلَيْنَا الْحِجَابُ، قَالَتْ عَائِشَةُ: يَحْرُمُ مِنَ الرَّضَاعَةِ مَا يَحْرُمُ مِنَ الْوِلَادَةِ۔

ہم سے عبداللہ بن یوسف تنیسی نے بیان کیا کہا ہم کو امام مالکؒ نے خبر دی انہوں نے ہشام بن عروہ سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے حضرت عائشہؓ سے انہوں نے کہا میرا دودھ چچا (افلح) آیا اس نے مجھ سے اندر آنے کی اجازت مانگی میں نے اس کو اجازت نہ دی میں نے کہا میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھ لوں پھر آپ تشریف لائے تو میں نے آپ سے پوچھا آپ نے فرمایا وہ تیرا چچا ہے اس کو آنے دے میں نے عرض کیا یا رسول اللہ (گو وہ چچا ہوا) مگر مجھ کو عورت نے دودھ پلایا تھا مرد نے تھوڑے پلایا تھا آپ نے فرمایا نہیں وہ تیرا چچا ہے تیرے پاس آسکتا ہے حضرت عائشہؓ نے کہا یہ اس وقت کا واقعہ ہے جب حجاب (پردے) کا حکم اتر چکا تھا حضرت عائشہؓ نے کہا جتنے رشتے خون کی وجہ سے حرام ہوتے ہیں وہی دودھ کی وجہ سے بھی حرام ہو جاتے ہیں۔

ف اس حدیث کی شرح اوپر گزر چکی ہے۔

بَابٌ لَا تُبَاشِرُ الْمَرْأَةُ الْمَرْأَةَ

باب ایک عورت دوسری عورت سے

فَتَنْعَتَهَا لِزَوْجِهَا۔ (بے ستر) ہو کر نہ چمٹے اس لیے کہ اس کا حال اپنے خاوند سے بیان کرے ف

ف دوسرے طریق میں یوں ہے ایک مرد دوسرے مرد کے ستر کو نہ دیکھے ایک عورت دوسری عورت کے ستر کو نہ دیکھے نودی نے کہا اس میں کسی کا اختلاف نہیں کہ مرد کو دوسرے مرد کا اسی طرح عورت کو دوسری عورت کا ستر دیکھنا حرام ہے افسوس کہ ہندوستان کی عورتیں اس ستر کا خیال نہیں کرتیں اور عورت دوسری عورت کے سامنے ننگی ہو جاتی ہے۔

۱۶۷- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ أَبِي وَائِلٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا تُبَاشِرُ الْمَرْأَةُ الْمَرْأَةَ فَتَنْعَتَهَا لِزَوْجِهَا كَأَنَّهُ يَنْظُرُ إِلَيْهَا۔

ہم سے محمد بن یوسف فریابی (یا بیکندی) نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان (ثوری یا ابن عیینہ) نے انہوں نے منصور بن معتمر سے انہوں نے ابو وائل سے انہوں نے عبداللہ بن مسعودؓ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایک عورت دوسری عورت سے چمٹے ف پھر اس کا حال اپنے خاوند سے بیان کرے جیسے وہ اس عورت کو دیکھ رہا ہے (ایسا نہ ہو کوئی فتنہ پیدا ہو)

ف نسائی کی روایت میں یوں ہے کہ ایک کپڑے میں۔

۱۶۸- حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصِ بْنِ غِيَاثٍ: حَدَّثَنَا أَبِي: حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ قَالَ: حَدَّثَنِي شَقِيقٌ قَالَ: سَمِعْتُ عَبْدَ اللَّهِ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا تُبَاشِرُ الْمَرْأَةُ الْمَرْأَةَ فَتَنْعَتَهَا لِزَوْجِهَا كَأَنَّهُ يَنْظُرُ إِلَيْهَا۔

ہم سے عمر بن حفص بن غیاث نے بیان کیا کہا ہم سے والد نے کہا ہم سے اعمش نے کہا مجھ سے شقیق نے کہا میں نے عبداللہ بن مسعودؓ سے سنا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کوئی عورت دوسری عورت سے اپنا بدن نہ لگائے پھر اپنے خاوند سے اس کا حال بیان کرے گویا وہ اس عورت کو دیکھ رہا ہے ف۔

ف حافظ نے کہا اسی طرح مرد کو عورت کے ستر کی طرف اور عورت کو مرد کے ستر کی طرف دیکھنا حرام ہے اس میں سے میاں بی بی مستثنیٰ ہیں وہ ایک دوسرے کا ستر دیکھ سکتے ہیں مگر شرمگاہ میں اختلاف ہے اور صحیح جواز ہے اس حدیث سے یہ نکلا کہ مرد بھی دوسرے مرد سے بدن نہ لگائے مگر ضرورت سے اور مستثنیٰ ہے اس میں سے مصافحہ وہ جائز ہے قسطلانی نے کہا خوبصورت مرد سے مصافحہ بھی منع ہے اسی طرح معانقہ اور بوسہ دینا بھی منع ہے مگر جو سفر سے آئے اس سے معانقہ درست ہے اسی طرح باپ اپنے بچوں کو شفقت کی راہ سے بوسہ دے سکتا ہے اسی طرح ایک صالح شخص کے ہاتھ پر بوسہ دے سکتے ہیں جیسے صحابہ رضؓ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ کیا کرتے تھے لیکن دنیا دار امیر کے ہاتھ پر اس کی تونگری کی وجہ سے بوسہ منع ہے۔

بَابُ قَوْلِ الرَّجُلِ: لَأَطُوفَنَّ اللَّيْلَةَ عَلَى نِسَائِهِ۔

باب مرد کا یوں کہنا میں آج رات اپنی سب بی بیوں پاس ہو آؤں گا۔ ف

ف امام بخاری رحمہ اللہ یہ باب اس لیے لائے ہیں کہ اگر کوئی مرد اپنی بی بیوں کی باری اس طرح سے شروع کرے تو درست ہے لیکن باری مقرر ہو جانے کے بعد پھر ایسا کرنا درست نہیں اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے جو فعل منقول ہے اس کی توجیہ اوپر گزر چکی ہے۔

۱۶۹- حَدَّثَنِي مَحْمُودٌ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ: أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ عَلَيْهِمَا السَّلَامُ: لَأَطُوفَنَّ اللَّيْلَةَ بِمِائَةِ امْرَأَةٍ، تَلِدُ كُلُّ امْرَأَةٍ غُلَامًا يُقَاتِلُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ، فَقَالَ لَهُ الْمَلَكُ: قُلْ إِنْ شَاءَ اللَّهُ، فَلَمْ يَقُلْ وَنَسِيَ، فَأَطَافَ بِهِنَّ، وَلَمْ تَلِدْ مِنْهُنَّ إِلَّا امْرَأَةٌ نِصْفَ إِنْسَانٍ، قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَوْ قَالَ إِنْ شَاءَ اللَّهُ لَمْ يَحْنَثْ، وَكَانَ أَرْجَى لِحَاجَتِهِ۔

مجھ سے محمود بن غیلان نے بیان کیا کہا ہم سے عبدالرزاق نے کہا ہم کو معمر نے خبر دی انہوں نے عبداللہ بن طاوس سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے ابوہریرہ سے انہوں نے کہا سلیمان پیغمبر (علیہ السلام) نے کہا میں آج رات اپنی سو بی بیوں کے پاس ہو آؤں گا اور ہر ایک بی بی ایک ایک لڑکا جنے گی تو سو لڑکے ایسے پیدا ہوں گے جو اللہ کی راہ میں جہاد کریں گے فرشتے نے ان سے کہا انشاءاللہ کہو مگر انہوں نے نہیں کہا بھول گئے آخر رات کو اپنی سب بی بیوں کے پاس گئے ان میں کوئی عورت نہ جنی (کسی کو حمل نہ رہا) ایک عورت صرف جنی وہ بھی ادھورا بچہ (آدھا دھڑ نہ دارد) آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر سلیمان علیہ السلام انشاءاللہ کہتے تو ان کی مراد بر آتی اور ان کا کام نکل آنے کی امید زیادہ ہوتی۔

بَابٌ لَا يَطْرُقُ أَهْلَهُ لَيْلًا إِذَا أَطَالَ الْغَيْبَةَ مَخَافَةَ أَنْ يُخَوِّنَهُمْ أَوْ يَلْتَمِسَ عَثَرَاتِهِمْ۔

باب آدمی سفر سے رات کو اپنے گھر میں نہ آئے یعنی لمبے سفر کے بعد ایسا نہ ہو کہ اپنے گھر والوں پر تہمت لگانے کا موقعہ پیدا ہو یا ان کے عیب تلاش کرنے کا

۱۷۰- حَدَّثَنَا آدَمُ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ: حَدَّثَنَا مُحَارِبُ بْنُ دِثَارٍ قَالَ: سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

ہم سے آدم بن ابی ایاس نے بیان کیا کہا ہم سے شعبہ نے کہا ہم سے محارب بن دثار نے کہا میں نے جابر بن عبداللہ انصاری سے وہ کہتے تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اس بات کو برا سمجھتے تھے کہ کوئی (سفر سے) رات کو

يَكْرَهُ أَنْ يَأْتِيَ الرَّجُلُ أَهْلَهُ طُرُوقًا۔ اپنے گھر میں آئے۔

۱۷۱۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُقَاتِلٍ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ: أَخْبَرَنَا عَاصِمُ بْنُ سُلَيْمَانَ، عَنِ الشَّعْبِيِّ: أَنَّهُ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِذَا أَطَالَ أَحَدُكُمُ الْغَيْبَةَ فَلَا يَطْرُقْ أَهْلَهُ لَيْلًا۔

ہم سے محمد بن مقاتل مروزی نے بیان کیا کہا ہم سے عبداللہ نے کہا ہم کو عاصم بن سلیمان نے انہوں نے عامر شعبی سے انہوں نے جابر بن عبداللہ انصاری سے سنا وہ کہتے تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم میں کوئی بہت دنوں سے اپنے گھر سے غائب ہو (سفر وغیرہ میں گیا ہو) تو (ایک ہی ایکا) رات کو اپنے گھر پر نہ آن پڑے ف

ف کیوں کہ ایسی حالت میں عورت کو صفائی اور پاکی مانگ چوٹی کی فرصت نہ ملے گی ممکن ہے کہ عورت کو اس حال میں دیکھ کر خاوند کو اس سے نفرت پیدا ہو جائے دوسرے یہ کہ بعضے عورتیں بدکار ہوتی ہیں ممکن ہے کہ خاوند اپنی آنکھوں سے کوئی بات دیکھ لے اور خون خرابہ کی نوبت پہونچے چنانچہ ابن خزیمہ نے ابن عمرؓ سے نکالا کہ دو شخص آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم کے برخلاف رات کو اپنے گھر میں گئے دیکھا تو ان کی بی بیوں کے پاس غیر مرد موجود تھے۔ ابوعوانہ نے نکالا کہ عبداللہ بن رواحہؓ رات کو اپنے گھر میں آئے ان کے پاس ایک عورت تھی جو ان کی بی بی کی کنگھی پٹی کیا کرتی وہ اس کو مرد سمجھے اور تلوار سے اس پر حملہ کیا جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے ان کا ذکر کیا تو آپ نے سفر سے رات کو اپنے گھر میں آنے سے منع فرما دیا۔

تم الجزء الحادی والعشرون ویتلوه الجزء الثانی والعشرون ان شاء اللہ تعالیٰ

اللہ کا شکر ہے کہ اکیسواں ۲۱ پارہ تمام ہوا اب بائیسواں ۲۲ پارہ اس کے فضل وکرم اور بھروسے پر شروع ہوتا ہے

بائیسواں پارہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

شروع اللہ کے نام سے جو بہت رحم والا ہے مہربان

بَابُ طَلَبِ الْوَلَدِ۔

باب جماع سے اولاد حاصل ہونے کی غرض رکھنا چاہیے نہ صرف پانی بہانے اور شہوت نکالنے کی ف

ف اسی واسطے ایک حدیث میں آیا ہے کہ بانجھ عورت سے بچو دوسری حدیث میں ہے کہ خاوند سے محبت رکھنے والی بہت جننے والی عورت سے نکاح کرو میں تمہاری وجہ سے اپنی امت کی کثرت دکھلاؤں گا یعنی قیامت کے دن عورت کرنے سے آدمی کو اصل غرض یہی رکھنا چاہیے کہ اولاد صالح پیدا ہو جو مرنے کے بعد دنیا میں اس کی نشانی رہے اس کے لیے دعائے خیر کرے اسی لیے شریف خاندان کی نیک بخت عفیفہ عورت کرنا بہتر ہے سب سے زیادہ شرافت اور عفت اور اعمال صالحہ کو دیکھنا چاہیے اس کے ساتھ اگر حسن وجمال اور دولت بھی ہو تو نور علیٰ نور لیکن بدچلنی اور بدذاتی کے ساتھ اگر حسن وجمال یا دولت ہو تو آدمی کبھی اس پر فریفتہ نہ ہو ایسی شادی کا انجام غمی ہے اگر عورت کرنے سے اولاد مقصود نہ ہو صرف پانی بہانا منظور ہو تو اتنی جنجال اپنے پیچھے کاہے کو لگائے پانی تو احتلام سے بھی بہہ جاتا ہے۔

۱۷۲۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ، عَنْ هُشَيْمٍ، عَنْ سَيَّارٍ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، عَنْ جَابِرٍ قَالَ: كُنْتُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي غَزْوَةٍ فَلَمَّا قَفَلْنَا تَعَجَّلْتُ عَلَى بَعِيرٍ قَطُوفٍ فَلَحِقَنِي رَاكِبٌ مِنْ خَلْفِي فَالْتَفَتُّ فَإِذَا أَنَا بِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَا يُعْجِلُكَ؟ قُلْتُ: إِنِّي حَدِيثُ عَهْدٍ بِعُرْسٍ، قَالَ: فَبِكْرًا تَزَوَّجْتَ أَمْ ثَيِّبًا؟ قُلْتُ: بَلْ ثَيِّبًا، قَالَ: فَهَلَّا جَارِيَةً تُلَاعِبُهَا وَتُلَاعِبُكَ؟ قَالَ: فَلَمَّا قَدِمْنَا ذَهَبْنَا

ہم سے مسدد بن مسرہد نے بیان کیا انہوں نے ہشیم بن بشیر سے انہوں نے سیار بن وردان سے انہوں نے عامر شعبی سے انہوں نے جابرؓ سے انہوں نے کہا میں ایک لڑائی (غزوہ تبوک) میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھا جب وہاں سے لوٹے تو میرا ایک اونٹ تھا کمبخت مٹھا (سست) میں چاہتا تھا مدینہ میں جلد پہونچوں ف اتنے میں ایسا معلوم ہوا جیسے کوئی سوار میرے پیچھے آن پہونچا میں نے جو دیکھا تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔ آپ نے فرمایا کیوں جلدی کیوں کر رہا ہے میں نے عرض کیا یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں نے نئی شادی کی ہے اور اس وجہ سے چاہتا ہوں مدینہ میں جلدی پہونچوں آپ نے

لِيَدْخُلَ فَقَالَ: أَمْهِلُوا حَتَّى تَدْخُلُوا لَيْلًا: أَيْ عِشَاءً، لِكَيْ تَمْتَشِطَ الشَّعِثَةُ وَتَسْتَحِدَّ الْمُغِيبَةُ، قَالَ: وَحَدَّثَنِي الثِّقَةُ أَنَّهُ قَالَ فِي هَذَا الْحَدِيثِ: الْكَيْسَ الْكَيْسَ يَا جَابِرُ، يَعْنِي الْوَلَدَ۔

فرمایا کنواری ہے یا ثیبہ میں نے عرض کیا ثیبہ ہے آپؐ نے فرمایا ارے کنواری سے کیوں نہیں شادی کی وہ تجھ سے کھیلتی تو اس سے کھیلتا۔ خیر جابر کہتے ہیں جب ہم مدینہ پہنچے تو ہم نے چاہا شہر میں گھس جائیں آپؐ نے فرمایا ذرا دم لو ف۲ عشا کے وقت رات کو اپنے گھروں میں جاؤ ف۳ تاکہ جس عورت کے بال پریشان ہوں وہ کنگھی چوٹی کرے اور جس عورت کا خاوند غائب تھا وہ پاکی کرلے ف۴ ہشیم کہتے ہیں مجھ سے ایک معتبر شخص نے بیان کیا ف۵ کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بھی فرمایا اے جابرؓ جب تو گھر پہنچے تو خوب خوب کیس کیجیو (امام بخاری نے کہا) کیس سے یہی مطلب ہے کہ اولاد ہونے کی خواہش کیجیو ف۶

ف۱ میں اس کو آگے بڑھا رہا تھا ف۲ شام تک باہر ہی ٹھہرے رہو ف۳ حالاں کہ رات کو آپ نے سفر سے آنا منع کیا ہے جیسے دوسری حدیث میں ہے مگر یہاں اس واسطے اجازت دی کہ شہر والوں کو ان کے آنے کی اطلاع پہنچ چکی تھی تو ممانعت کی حدیث محمول ہے اس حالت میں جب گھر والوں کو خبر نہ ہو اور دفعتہ مسافر آن پہنچے تو رات کو اپنے گھر میں نہ جائے ف۴ زیر ناف کے بال نکال ڈالے ف۵ اس کا نام معلوم نہیں ہوا ف۶ لیکن دوسرے لوگوں نے کہا الکیس الکیس سے یہ مراد ہے کہ خوب خوب جماع کیجیو جابرؓ کہتے ہیں جب میں اپنے گھر پہنچا تو میں نے اپنی جورو سے کہا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ حکم دیا ہے اس نے کہا بسر و چشم بجالاؤ میں نے صبح تک اسکو نہ چھوڑا اس سے صحبت کرتا رہا۔

۱۷۳- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْوَلِيدِ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ سَيَّارٍ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: إِذَا دَخَلْتَ لَيْلًا فَلَا تَدْخُلْ عَلَى أَهْلِكَ حَتَّى تَسْتَحِدَّ الْمُغِيبَةُ وَتَمْتَشِطَ الشَّعِثَةُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: فَعَلَيْكَ

ہم سے محمد بن ولید نے بیان کیا کہا ہم سے محمد بن جعفر نے کہا ہم سے شعبہ نے انہوں نے سیار سے انہوں نے شعبی سے انہوں نے جابر بن عبد اللہ سے کہ آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تو رات کو اپنے گھر پہنچیو تو اندر نہ جائیو یہاں تک کہ وہ عورت جس کا خاوند غائب تھا استرہ لے لے (پاکی کرلے) اور جس کے بال پریشان (بکھرے ہوئے) ہیں کنگھی پٹی کرلے جابرؓ نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بھی فرمایا جب تو گھر پہنچے تو خوب خوب کیس کیجیو شعبی کے

بِالْكَيْسِ الْكَيْسِ، تَابَعَهُ عُبَيْدُ اللَّهِ، عَنْ وَهْبٍ، عَنْ جَابِرٍ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْكَيْسِ۔

ساتھ اس حدیث کو عبید اللہ نے بھی وہب بن کیسان سے انہوں نے جابر رضؓ سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا اس میں بھی کیس کا ذکر ہے ف۱

ف۱ یہ روایت کتاب البیوع میں موصولاً گزر چکی ہے ابوعمرو نوقانی نے کتاب معاشرہ الاہلین میں نکالا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اولاد ڈھونڈو اولاد ثمرۂ قلب اور نور چشم ہے اور بانجھ عورت سے پرہیز کرو۔

بَابٌ تَسْتَحِدُّ الْمُغِيبَةُ وَتَمْتَشِطُ الشَّعِثَةُ۔

باب جب خاوند سفر سے آئے تو عورت استرہ لے اور بالوں میں کنگھی کرے۔ ف۱

ف۱ اپنے تئیں صاف پاک آراستہ کرے تاکہ خاوند اس کی طرف مائل ہو یہ عین تمیز اور ادب کی بات ہے جو عورتیں تمیز دار ہوتی ہیں وہ ہر وقت کنگھی چوٹی خوشبو سے اپنے تئیں آراستہ رکھتی ہیں خصوصاً جب سفر سے خاوند واپس آئے اس وقت تو خوب بناؤ سنگار کرتی ہیں لیکن بدتمیز پھوہڑ عورتیں ہمیشہ میلی کچیلی سر پریشان رہتی ہیں اور خاوند کو اس سے نفرت پیدا ہو جاتی ہے۔

۱۷٤۔ حَدَّثَنِي يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ: حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ: أَخْبَرَنَا سَيَّارٌ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ: كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي غَزْوَةٍ، فَلَمَّا قَفَلْنَا كُنَّا قَرِيبًا مِنَ الْمَدِينَةِ تَعَجَّلْتُ عَلَى بَعِيرٍ لِي قَطُوفٍ فَلَحِقَنِي رَاكِبٌ مِنْ خَلْفِي فَنَخَسَ بَعِيرِي بِعَنَزَةٍ كَانَتْ مَعَهُ، فَسَارَ بَعِيرِي كَأَحْسَنِ مَا أَنْتَ رَاءٍ مِنَ الْإِبِلِ، فَالْتَفَتُّ فَإِذَا أَنَا بِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، إِنِّي حَدِيثُ عَهْدٍ بِعُرْسٍ، قَالَ: أَتَزَوَّجْتَ؟ قُلْتُ نَعَمْ، قَالَ: أَبِكْرًا أَمْ ثَيِّبًا؟ قَالَ: قُلْتُ بَلْ ثَيِّبًا، قَالَ: فَهَلَّا بِكْرًا تُلَاعِبُهَا

مجھ سے یعقوب بن ابراہیم نے بیان کیا کہا ہم سے ہشیم نے کہا ہم کو سیار نے خبر دی انہوں نے شعبی سے انہوں نے جابر بن عبد اللہ رضؓ سے انہوں نے کہا ہم ایک جہاد (غزوہ تبوک) میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ تھے جب وہاں سے لوٹے مدینہ کے قریب پہنچے تو میں نے اپنے سُست اونٹ کو آگے بڑھایا اتنے میں پیچھے سے ایک سوار مجھ سے آملا اور میرے اونٹ کو چھڑی سے ٹھونسا دیا میرا اونٹ بہت ہی عمدہ تیز چالاک) اونٹ کی طرح چلنے لگا میں جو مڑ کر دیکھتا ہوں تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہیں میں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم (میں جو آگے بڑھ کر چلا اس کی وجہ یہ تھی کہ) میری نئی شادی ہوئی ہے ف۱ آپ نے فرمایا تیری شادی ہو گئی میں نے عرض کیا جی ہاں آپ نے فرمایا کنواری سے یا ثیبہ سے میں نے عرض کیا ثیبہ سے آپ نے فرمایا ارے ! کنواری (چھوکری) سے کیوں نہ

وَتُلَاعِبُكَ؟ قَالَ: فَلَمَّا قَدِمْنَا ذَهَبْنَا لِنَدْخُلَ فَقَالَ: أَمْهِلُوا حَتَّى تَدْخُلُوا لَيْلًا أَيْ عِشَاءً، لِكَيْ تَمْتَشِطَ الشَّعِثَةُ، وَتَسْتَحِدَّ الْمُغِيبَةُ.

کی وہ تجھ سے کھیلتی تو اس سے کھیلتا جابر کہتے ہیں خیر جب ہم مدینہ پہنچے تو ہم شہر کے اندر گھسنے کو تھے کہ آپ نے فرمایا ذرا دم لو ف۱ اب رات کو عشا کے وقت گھر میں پہنچو ف۲ ایسا کرنے سے جس عورت کا سر پریشان ہو وہ کنگھی کرے گی جس عورت کا خاوند غائب تھا وہ استرہ لے لے گی۔

ف۱ میں بی بی کے شوق میں جلدی پہنچنا چاہتا ہوں ف۲ تمہارے آنے کی خبر تو ہو گئی ہے۔

بَابٌ - وَلَا يُبْدِينَ زِينَتَهُنَّ إِلَّا لِبُعُولَتِهِنَّ - إِلَى لَمْ يَظْهَرُوا عَلَى عَوْرَاتِ النِّسَاءِ -

باب اللہ تعالیٰ کا (سورۂ نور میں) یہ فرمانا ولا یبدین زینتھن الا لبعولتھن اخیر آیت لم یظھروا علی عورات النساء تک ف۱

ف۱ اس آیت میں پہلے اللہ تعالیٰ نے یہ فرمایا ولا یبدین زینتھن الا ما ظھر منھا یعنی جس زینت کے کھولنے کی ضرورت ہے شلاً منہ آنکھیں ہتھیلیاں وہ تو سب پر کھول سکتی ہیں مگر باقی زینت جیسے گلا سر پنڈلی سینہ وغیرہ یہ غیر مردوں کے سامنے نہ کھولیں مگر اپنے خاوندوں کے سامنے یا باپ یا سسروں کے سامنے اخیر آیت تک امام بخاری رح حضرت فاطمہؓ کی حدیث اس باب میں لائے اس کی مطابقت باب سے یہ ہے کہ حضرت فاطمہ رض نے اپنے والد یعنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا زخم دھویا تو اس میں زینت کھولنے کی ضرورت ہوئی ہوگی معلوم ہوا کہ باپ کے سامنے عورت اپنی زینت کھول سکتی ہے بعضوں نے اس پر اعتراض کیا ہے کہ یہ واقعہ اس وقت کا ہے جب حجاب کا حکم نہیں اترا تھا۔

۱۷۵ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ أَبِي حَازِمٍ قَالَ: اخْتَلَفَ النَّاسُ بِأَيِّ شَيْءٍ دُووِيَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ أُحُدٍ، فَسَأَلُوا سَهْلَ بْنَ سَعْدٍ السَّاعِدِيَّ وَكَانَ مِنْ آخِرِ مَنْ بَقِيَ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْمَدِينَةِ فَقَالَ: مَا بَقِيَ لِلنَّاسِ أَحَدٌ أَعْلَمُ بِهِ مِنِّي، كَانَتْ فَاطِمَةُ عَلَيْهَا السَّلَامُ تَغْسِلُ الدَّمَ عَنْ وَجْهِهِ، وَعَلِيٌّ يَأْتِي بِالْمَاءِ عَلَى

ہم سے قتیبہ بن سعد نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان بن عیینہ نے انہوں نے ابو حازم سلمہ بن دینار سے انہوں نے کہا احد کے دن آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو زخم لگا اس کی کیا دوا کی گئی اس میں لوگ اختلاف کرنے لگے آخر انہوں نے سہل بن سعد ساعدی رض سے پوچھا وہ اخیر صحابی تھے جو مدینہ میں زندہ رہ گئے تھے انہوں نے کہا اب اس بات کو مجھ سے زیادہ جاننے والا (دنیا میں) کوئی باقی نہیں رہا (کیوں کہ سب صحابہؓ گزر گئے) ہوا یہ تھا کہ حضرت فاطمہ رض آپؐ کے مبارک چہرے سے خون دھوتی جاتی تھیں اور حضرت علی رض ڈھال میں پانی لاتے جاتے تھے (جب خون بند نہ ہوا) تو ایک بوریا

تُرْسِهِ، فَأُخِذَ حَصِيرٌ فَحُرِّقَ فَحُشِيَ بِهِ جُرْحُهُ۔

جلا کر آپ کے زخم میں بھر دیا گیا۔

بَابٌ۔ وَالَّذِينَ لَمْ يَبْلُغُوا الْحُلُمَ۔

باب اسی آیت میں جو والذین لم یبلغوا الحلم ہے اس کا بیان ف

ف یعنی جو بچے جوان نہیں ہوئے ان کے سامنے بھی اللہ تعالیٰ نے عورتوں کو اپنی زینت کھولنے کی اجازت دی حدیث کی مطابقت باب سے ظاہر ہے کہ ابن عباس رضؓ نے عورتوں کے کان وغیرہ دیکھے کیوں کہ ابن عباس رضؓ اس وقت بچے تھے بالغ نہ ہوئے تھے۔

۱۷۶۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ: أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَابِسٍ: سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا سَأَلَهُ رَجُلٌ: شَهِدْتَ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْعِيدَ أَضْحًى أَوْ فِطْرًا؟ قَالَ: نَعَمْ، وَلَوْلَا مَكَانِي مِنْهُ مَا شَهِدْتُهُ، يَعْنِي مِنْ صِغَرِهِ، قَالَ: خَرَجَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَصَلَّى ثُمَّ خَطَبَ وَلَمْ يَذْكُرْ أَذَانًا وَلَا إِقَامَةً، ثُمَّ أَتَى النِّسَاءَ فَوَعَظَهُنَّ وَذَكَّرَهُنَّ وَأَمَرَهُنَّ بِالصَّدَقَةِ، فَرَأَيْتُهُنَّ يَهْوِينَ إِلَى آذَانِهِنَّ وَحُلُوقِهِنَّ يَدْفَعْنَ إِلَى بِلَالٍ، ثُمَّ ارْتَفَعَ هُوَ وَبِلَالٌ إِلَى بَيْتِهِ۔

ہم سے احمد بن محمد نے بیان کیا کہا ہم کو عبداللہ بن مبارک نے خبر دی کہا ہم کو سفیان ثوری نے انہوں نے عبدالرحمن بن عابس سے کہا میں نے ابن عباس رضؓ سے سنا ان سے ایک شخص نے پوچھا کیا تم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ عید الفطر میں یا عید اضحیٰ میں شریک تھے انہوں نے کہا ہاں اور میں اگر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا رشتہ دار نہ ہوتا تو اپنی کم سنی کی وجہ سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ شریک نہ ہو سکتا ابن عباسؓ کہتے تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم عید کی نماز کے لیے نکلے آپ نے نماز پڑھائی پھر خطبہ سنایا لیکن ابن عباس رضؓ نے (عید کی نماز میں) آذان اور اقامت کا ذکر نہیں کیا نماز پڑھا چکنے کے بعد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم عورتوں کے پاس تشریف لائے ان کو وعظ سنائی نصیحت کی اور خیرات دینے کا حکم دیا ابن عباسؓ کہتے ہیں میں دیکھ رہا تھا عورتیں اپنے کانوں اور حلق کی طرف ہاتھ بڑھا رہی تھیں (زیور نکال نکال کر) بلال کو (خیرات کے طور پر) دیتی جاتی تھیں اس کے بعد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بلال سمیت اپنے گھر کو لوٹ آئے۔

بَابُ قَوْلِ الرَّجُلِ لِصَاحِبِهٖ هَلْ أَعْرَسْتُمُ اللَّيْلَةَ، وَطَعْنِ الرَّجُلِ ابْنَتَهٗ فِي الْخَاصِرَةِ عِنْدَ الْعِتَابِ۔

باب ایک مرد کا دوسرے سے یہ پوچھنا کیا تم نے رات اپنی عورت سے صحبت کی ف اور اپنی بیٹی کی کوکھ پر غصے سے ٹھونسا لگانا (ہاتھ سے کونچنا)

ف امام بخاری نے اس باب میں جو حدیث ذکر کی ہے اس میں یہ مضمون نہیں ہے لیکن باب کا دوسرا مضمون موجود ہے۔ کہتے ہیں امام بخاری اس باب میں ابوطلحہ اور ام سلیم کی حدیث لکھنے والے تھے جس میں صاف یہ موجود ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ابوطلحہ رض سے پوچھا اعرستم اللیلۃ یعنی رات کو تم نے اپنی بی بی سے صحبت کی مگر موقعہ نہ ملا یہ حدیث انشاء اللہ کتاب العقیقہ میں آئے گی اور مجھ کو خیال ہے کہ اوپر بھی گزر چکی ہے۔

۱۷۷- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْقَاسِمِ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: عَاتَبَنِي أَبُو بَكْرٍ وَجَعَلَ يَطْعُنُنِي بِيَدِهٖ فِي خَاصِرَتِي فَلَا يَمْنَعُنِي مِنَ التَّحَرُّكِ إِلَّا مَكَانُ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَأْسُهٗ عَلٰى فَخِذِي۔

ہم سے عبداللہ بن یوسف تنیسی نے بیان کیا کہا ہم سے امام مالکؒ نے انہوں نے عبدالرحمٰن بن قاسم سے انہوں نے اپنے والد قاسم بن محمد سے انہوں نے حضرت عائشہ رض سے انہوں نے کہا ف ابوبکر رض نے مجھ پر غصہ کیا اور میری کوکھ میں ہاتھ سے کونچے دینے لگے ۲ میں تو ضرور تڑپتی مگر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا مبارک سر میری ران پر تھا (آپ آرام فرما رہے تھے) اس وجہ سے میں ہلی بھی نہیں۔

ف ہار گم ہونے کے قصے میں جو اوپر گزر چکا ہے ۲ کہنے لگے تو نے لوگوں کو ایسے مقام میں پھنسا دیا جہاں پانی بھی نہیں ملتا۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
شروع اللہ کے نام سے جو بہت مہربان ہے رحم والا

کتاب الطلاق

کتاب طلاق کے بیان میں ف۱

وَقَوْلِ اللّٰهِ تَعَالَى - يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ إِذَا طَلَّقْتُمُ النِّسَاءَ فَطَلِّقُوهُنَّ لِعِدَّتِهِنَّ وَأَحْصُوا الْعِدَّةَ - أَحْصَيْنَاهُ: حَفِظْنَاهُ وَعَدَدْنَاهُ، وَطَلَاقُ السُّنَّةِ أَنْ يُطَلِّقَهَا طَاهِرًا مِنْ غَيْرِ جِمَاعٍ وَيُشْهِدَ شَاهِدَيْنِ -

اور اللہ تعالیٰ نے (سورہ طلاق میں) فرمایا اے پیغمبر تم اور تمہاری امت کے لوگ جب عورتوں کو طلاق دو تو اپنے وقت پر (ان کی عدت اسی وقت شروع ہو جائے ف۲ اور عدت کا شمار کرتے رہو (پورے تین طہر یا تین حیض) اور سنت کا طلاق یہی ہے کہ عورت کو اس طہر میں طلاق دے جس میں جماع نہ کیا ہو اور طلاق کے وقت دو مردوں کو گواہ کر دے۔

ف۱ لغت میں طلاق کے معنی بند کھول دینے اور چھوڑ دینا ہے اور اصطلاح شرع میں طلاق کہتے ہیں اس پابندی کو اٹھا دینا جو نکاح کی وجہ سے خاوند اور جورو پر ہوتی ہے حافظ نے کہا کبھی طلاق حرام ہوتا ہے جیسے خلاف سنت طلاق دیا جائے (مثلاً حالت حیض میں یا تین طلاق ایک ہی مرتبہ دے دیے جائیں یا اس طہر میں جس میں وطی کر چکا ہو) کبھی مکروہ جب بلا سبب محض شہوت رانی اور نئی عورت کی ہوس میں ہو کبھی واجب جب شوہر اور زوجہ میں مخالفت ہو اور کسی طرح میل نہ ہو سکے اور دونوں طرف کے پنچ طلاق ہو جانا مناسب سمجھیں کبھی مستحب جب عورت پاکدامن نہ ہو کبھی جائز مگر علماء نے کہا ہے کہ جائز کسی صورت میں بھی نہیں ہے اور بعضوں نے کہا اس وقت جائز ہے جب نفس اس عورت کی طرف بالکل خواہش نہ کرے اور اس کا خرچ اٹھانا بے فائدہ پسند نہ کرے میں کہتا ہوں اس صورت میں طلاق مکروہ ہوگا خاوند کو لازم ہوگا کہ جب اس نے ایک عفیفہ پاکدامن عورت سے جماع کیا تو اب اس کو نباہے اور اگر صرف یہ امر کہ اس عورت کو دل نہیں چاہتا طلاق کے جواز کی علت قرار دی جائے تو پھر عورت کو بھی طلاق کا اختیار ہونا چاہیے جب وہ خاوند کو پسند نہ کرے حالاں کہ ہماری شریعت میں عورت کو بالکل طلاق کا اختیار نہیں دیا گیا ہے اور اس وجہ سے مخالفین اسلام نے شریعت اسلامی پر بہت طعن کیے ہیں اور کہتے ہیں مسلمانوں

کے مذہب میں جورو کیا ہوتی ہے ایک لونڈی حالاں کہ فطرۃ عورت اور مرد دونوں آزاد پیدا ہوئے ہیں اور جب نکاح میں عورت کی رضامندی شرط رکھی گئی ہے تو فسخ نکاح یعنی طلاق میں بھی عورت کو دخل ہونا چاہیے ورنہ ترجیح بلا مرجح اور ظلم صریح لازم آئے گا میں کہتا ہوں مخالفین کا یہ اعتراض صحیح نہیں ہے ہماری شریعت میں جو قاعدہ رکھا گیا ہے وہی عقل سلیم اور مصلحت کے مناسب ہے عورت نہایت متلون مزاج اور بات بات پر بگڑ جانے والی ہے اگر طلاق اس کے اختیار میں دیا جاتا تو ہر ایک عورت ہر روز تین چار مرتبہ اپنے خاوند سے جدا ہو جاتی اور معاشرت میں ایک صریح مشکل پیدا ہو جاتی لہٰذا عورت کے اختیار میں طلاق نہیں رکھا گیا مگر اس کا حق محفوظ رکھنے کے لیے یہ حکم رکھا گیا کہ اگر مرد بدمزاج ہو اور عورت کو اس کے پاس بسر کرنے میں دشواری ہو تو وہ پنچائت میں اپنا مقدمہ پیش کر دے اگر پنچ طلاق مناسب سمجھیں گے تو خاوند پر دینا واجب ہوگا اسی طرح اگر خاوند کوڑھی یا آتشکی یا سوزاکیہ یا مجنوں یا نامرد نکلے تب بھی عورت کو اختیار ہوگا کہ قاضی پاس مقدمہ پیش کر کے اس مرد سے جدا ہو جائے اب مرد کو طلاق کا جو اختیار دیا گیا ہے وہ مشروط ہے یعنی بلا وجہ طلاق مکروہ ہے جیسے ایک حدیث میں ہے کہ طلاق ابغض المباحات ہے اور جن صورتوں میں طلاق دینا مستحب یا واجب ہے وہ ایسی ہی صورتیں ہیں جن میں طلاق ہو جانا زوج اور زوجہ دونوں کے لیے عمدہ ہے ورنہ مخالفین کی طرح مسلمانوں کو بھی بے حیا بننا پڑتا کہ ان کی عورتیں فراغت سے حرام کاری کرائیں اور چونکہ خاوند کو بطور گواہ رکھتیں اب مخالفین بھی آتنی مدت دراز اور ہزاروں تجربوں کے بعد اسی کے قائل ہو چلے ہیں کہ شریعت اسلامیہ ہی کا قاعدہ عمدہ اور قرین مصلحت ہے عاقل آدمی ان امور میں غور کر کے سمجھ سکتا ہے کہ شریعت اسلامی ایک امی پیغمبر کی جو ایک وحشی قوم میں پیدا ہوا تھا بنائی ہوئی نہیں ہے بلکہ الہامی اور من جانب اللہ ہے ﴿وَمَنْ لَّمْ يَجْعَلِ اللّٰهُ لَهٗ نُوْرًا فَمَا لَهٗ مِنْ نُّوْرٍ﴾ [۲] یعنی اس طہر میں جس میں صحبت نہ کی ہو۔

۱۷۸- حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنِي مَالِكٌ، عَنْ نَافِعٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، أَنَّهُ طَلَّقَ امْرَأَتَهُ وَهِيَ حَائِضٌ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَسَأَلَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ ذَلِكَ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مُرْهُ فَلْيُرَاجِعْهَا، ثُمَّ لِيُمْسِكْهَا حَتَّى تَطْهُرَ ثُمَّ تَحِيضَ ثُمَّ تَطْهُرَ، ثُمَّ إِنْ شَاءَ أَمْسَكَ بَعْدُ، وَإِنْ شَاءَ طَلَّقَ قَبْلَ أَنْ

ہم سے اسماعیل بن عبداللہ اویسی نے بیان کیا کہا مجھ سے امام مالکؒ نے انہوں نے نافع سے انہوں نے عبداللہ بن عمرؓ سے کہ انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں اپنی جورو (آمنہ بنت غفار) کو حالت حیض میں طلاق دیدی حضرت عمرؓ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا آپؐ نے فرمایا عبداللہؓ سے کہو رجعت کرلے [۱] اور اس عورت کو حیض سے پاک ہونے تک اپنے پاس رہنے دے پھر اس کو حیض آنے دے پھر جب حیض سے پاک ہو تو اب اس کو اختیار ہے چاہے اس کو رکھے چاہے طلاق دے دے اور یہی مطلب ہے اللہ کے اس قول کا کہ عورتوں کو ان کی عدت پر طلاق دو۔

يَمَسَّ فَتِلْكَ الْعِدَّةُ الَّتِي أَمَرَ اللَّهُ أَنْ تُطَلَّقَ لَهَا النِّسَاءُ۔

ف اب وہ طلاق جو حالت حیض میں دی تھی اہل حدیث کے نزدیک لغو ہے لیکن ائمہ اربعہ کے نزدیک اس کا شمار بھی ہوگا۔

بَابٌ إِذَا طُلِّقَتِ الْحَائِضُ تَعْتَدُّ بِذَلِكَ الطَّلَاقِ۔

باب اگر کوئی اپنی جورو کو حیض کی حالت میں طلاق دے تو اس کا شمار ہوگا یا نہیں ف

ف ائمہ اربعہ اور اکثر فقہا تو اس طرف گئے ہیں کہ شمار ہوگا اور ظاہریہ اور اہل حدیث اور امامیہ اور ہمارے مشائخ میں سے امام ابن تیمیہ ابن قیم امام ابن حزم علیہم الرحمۃ اور محمد باقر اور جعفر صادق اور ناصر علیہم السلام اہل بیت کا یہ قول ہے کہ اس طلاق کا شمار نہ ہو گا اس لیے کہ یہ بدعی اور حرام تھا شوکانی اور محققین اہل حدیث نے اسی کو ترجیح دی ہے۔

١٧٩۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ أَنَسِ بْنِ سِيرِينَ قَالَ: سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ قَالَ: طَلَّقَ ابْنُ عُمَرَ امْرَأَتَهُ وَهِيَ حَائِضٌ، فَذَكَرَ عُمَرُ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: لِيُرَاجِعْهَا، قُلْتُ: تُحْتَسَبُ؟ قَالَ: فَمَهْ، وَعَنْ قَتَادَةَ، عَنْ يُونُسَ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: مُرْهُ فَلْيُرَاجِعْهَا، قُلْتُ: تُحْتَسَبُ؟ قَالَ: أَرَأَيْتَهُ إِنْ عَجَزَ وَاسْتَحْمَقَ؟

ہم سے سلیمان بن حرب نے بیان کیا کہا ہم سے شعبہ نے انہوں نے انس بن سیرین سے انہوں نے کہا عبداللہ بن عمرؓ سے میں نے سنا انہوں نے اپنی عورت کو حیض کی حالت میں طلاق دے دیا تھا تو حضرت عمرؓ نے یہ مسئلہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا آپ نے فرمایا اس سے کہو رجعت کر لے انس بن سیرین نے (ابن عمرؓ سے) کہا اب یہ طلاق جو حیض کی حالت میں دیا گیا تھا شمار ہوگا یا نہیں انہوں نے کہا چپ رہ ف اور قتادہ سے روایت ہے اسی اسناد سے انہوں نے یونس بن جبیرؒ سے انہوں نے ابن عمرؓ سے ف۲ اس میں یوں ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا عبداللہ کو حکم دے وہ رجعت کر لے یونس بن جبیر نے کہا میں نے ابن عمرؓ سے پوچھا اب یہ طلاق جو حیض میں دیا تھا شمار ہوگا یا نہیں انہوں نے کہا تو کیا سمجھتا ہے اگر کوئی کسی فرض کے ادا کرنے سے عاجز بن جائے یا احمق ہو جائے

١٨٠۔ حَدَّثَنَا أَبُو مَعْمَرٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ: حَدَّثَنَا أَيُّوبُ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: حُسِبَتْ عَلَيَّ بِتَطْلِيقَةٍ۔

ف۳ امام بخاری نے کہا اور ابو معمر عبداللہ بن عمرو منقری نے کہا (یا ہم سے بیان کیا) ہم سے عبدالوارث بن سعید نے کہا ہم سے ایوب سختیانی نے انہوں نے سعید بن جبیر سے انہوں نے ابن عمرؓ سے انہوں نے کہا یہ طلاق جو میں نے

حیض میں دیا تھا مجھ پر شمار کیا گیا ۳ؔ

ف محسوب کیوں نہیں ہوگا ف۲ تو یہ روایت موصول ہے معلق نہیں ہے مطلب یہ ہے کہ شعبہ نے اس کو انس بن سیرین اور قتادہ دونوں سے روایت کیا ہے ف۳ تو وہ فرض اس کے ذمے سے ساقط ہوگا ہرگز نہیں مطلب یہ ہے کہ اس طلاق کا شمار ہوگا۔ ف۴ یعنی اس کے بعد مجھ کو دو ہی طلاقوں کا اختیار رہا ائمہ اربعہ اور جمہور فقہا نے اسی سے دلیل لی ہے اور یہ کہا ہے کہ جب ابن عمرؓ خود کہتے ہیں کہ یہ طلاق شمار کیا گیا تو اب اس کے وقوع میں کیا شک رہی ہم کہتے ہیں کہ ابنؓ عمر کا صرف قول حجت نہیں ہوسکتا کیونکہ انہوں نے نہیں بیان کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے شمار کیے جانے کا حکم دیا میں کہتا ہوں سعید بن جبیرؒ نے ابن عمرؓ سے یہ روایت کی اور ابوالزبیر نے اس کے خلاف روایت کی اس کو ابوداؤد وغیرہ نے روایت کیا کہ ابن عمرؓ سے ایسا ہی نکالا کہ اس کو کوئی چیز نہیں سمجھا اور شعبی نے کہا عبداللہ بن عمرؓ کے نزدیک یہ طلاق شمار نہیں ہوگا اس کو ابن عبداللہ نے نکالا ہے اور ابن حزم نے باسناد صحیح نافع سے انہوں نے ابن عمرؓ سے ایسا ہی نکالا کہ اس طلاق کا شمار نہ ہوگا اور سعید بن منصور نے عبداللہ بن مالک سے انہوں نے ابن عمرؓ سے ایسا ہی نکالا کہ انہوں نے اپنی عورت کو حیض میں طلاق دیا تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ طلاق کوئی چیز نہیں حافظ نے کہا یہ روایت ابوالزبیر کی روایت کی تائید کرتی ہے اور ابوالزبیر کی روایت کا اسناد صحیح ہے امام مسلم کی شرط میں۔ میں کہتا ہوں اب خطابی اور قسطلانی وغیرہ کا یہ کہنا کہ ابوالزبیر کی روایت منکر ہے قابل قبول نہ ہوگا اور شافعی کا یہ کہنا کہ نافع ابوالزبیر سے زیادہ ثقہ ہے اور نافع کی روایت یہ ہے کہ اس طلاق کا شمار ہوگا تو اس کا قبول کرنا بہتر ہے صحیح نہیں ہے کیوں کہ ابن حزم نے خود نافع کے طریق سے بھی ابوالزبیر کے موافق نکالا۔

بَابُ مَنْ طَلَّقَ، وَهَلْ يُوَاجِهُ امْرَأَتَهُ بِالطَّلاقِ.

باب طلاق دینے کا بیان

اور کیا طلاق دیتے وقت عورت کے منہ درمنہ طلاق دے؟ ف۱

ف۱ یعنی عورت کو مخاطب کرکے بعضوں نے مکروہ سمجھا ہے کیوں کہ یہ مروت کے خلاف ہے

۱۸۱- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ: حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ: حَدَّثَنَا الأَوْزَاعِيُّ قَالَ: سَأَلْتُ الزُّهْرِيَّ: أَيُّ أَزْوَاجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اسْتَعَاذَتْ مِنْهُ؟ قَالَ: أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا أَنَّ ابْنَةَ الْجَوْنِ لَمَّا أُدْخِلَتْ عَلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَدَنَا مِنْهَا قَالَتْ: أَعُوذُ بِاللهِ مِنْكَ، فَقَالَ لَهَا: لَقَدْ

ہم سے عبداللہ بن زبیر حمیدی نے بیان کیا کہا ہم سے ولید بن مسلم نے کہا ہم سے امام اوزاعی نے کہا میں نے ابن شہاب زہری سے پوچھا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی کس بی بی نے آپ کے ہاتھ سے اللہ کی پناہ مانگی تھی انہوں نے کہا مجھ سے عروہ بن زبیر نے بیان کیا انہوں نے حضرت عائشہؓ سے روایت کی کہ جون کی بیٹی (امیمہ یا اسماء جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لائی گئی (آپ اس سے نکاح کرچکے تھے) اور آپؐ اس کے نزدیک گئے تو کیا کہنے لگی میں آپؐ

عُذْتِ بِعَظِيمٍ، أَلْحِقِي بِأَهْلِكِ. قَالَ أَبُو عَبْدِ اللهِ: رَوَاهُ حَجَّاجُ بْنُ أَبِي مَنِيعٍ عَنْ جَدِّهِ عَنِ الزُّهْرِيِّ: أَنَّ عُرْوَةَ أَخْبَرَهُ أَنَّ عَائِشَةَ قَالَتْ۔

سے اللہ کی پناہ چاہتی ہوں (بڑی کم قسمت تھی) آپؐ نے فرمایا تو نے بڑے شخص (یعنی پروردگار کی) پناہ لی ہے اب اپنے میکے میں چلی جاف امام بخاری نے کہا اس حدیث کو حجاج بن یوسف بن ابی منیع نے بھی اپنے دادا ابو منیع (عبید اللہ بن ابی زیاد) سے انہوں نے زہری سے انہوں نے عروہ سے انہوں نے حضرت عائشہ رضہ سے روایت کیا ہے ۲ف

ف۱ اپنے میکے چلی جا یہ طلاق کا کنایہ ہے لیسے کنایہ کے الفاظ میں اگر طلاق کی نیت ہو تو طلاق پڑ جاتا ہے کہتے ہیں پھر ساری ساری عمر یہ عورت منگنیاں چنتی جاتی تھی اور کہتی جاتی تھی میں بدنصیب ہوں ایک روایت میں یوں ہے کہ یہ عورت بڑی خوبصورت تھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بی بیاں ڈر گئیں کہیں ہم پر غالب نہ ہو جائے انہوں نے اس کو فریب دیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جب تیرے پاس آئیں تو یوں کہنا میں اللہ کی پناہ چاہتی ہوں تم سے آپؐ کو ایسا کہنا بہت پسند آتا ہے وہ عورت تھی بھولی بھالی اس چکر میں آگئی جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے صحبت کرنا چاہی تو وہ یہ کہہ بیٹھی آپؐ نے اس کو طلاق دے دیا۔ امام بخاری رح نے اس سے یہ نکالا کہ منہ در منہ طلاق دینے میں کوئی قباحت نہیں میں کہتا ہوں یہ ایک خاص واقعہ ہے اوّل تو یہ کہ اس عورت کا کوئی حق صحبت آپؐ پر نہ تھا دوسرے خود اس نے شرارت کی بھلا یہ کب بات تھی کہ خاوند جو سب سے زیادہ دنیا میں پیارا ہوتا ہے اس سے اللہ کی پناہ مانگنے لگی اس لیے آپ نے اس کو منہ در منہ طلاق دے دیا یہ کچھ مروت کے خلاف نہ تھاف۲ اس کو یعقوب بن سفیان نے تاریخ میں اور زہری نے زہریات میں اور بیہقی نے وصل کیا۔

۱۸۲۔ حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ غَسِيلٍ، عَنْ حَمْزَةَ ابْنِ أَبِي أُسَيْدٍ، عَنْ أَبِي أُسَيْدٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: خَرَجْنَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى انْطَلَقْنَا إِلَى حَائِطٍ يُقَالُ لَهُ الشَّوْطُ حَتَّى انْتَهَيْنَا إِلَى حَائِطَيْنِ جَلَسْنَا بَيْنَهُمَا، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اجْلِسُوا هَا هُنَا وَدَخَلَ، وَقَدْ أُتِيَ بِالْجَوْنِيَّةِ، فَأُنْزِلَتْ فِي بَيْتٍ فِي

ہم سے ابونعیم (فضل بن دکین) نے بیان کیا کہا ہم سے عبدالرحمٰن بن سلیمان بن عبداللہ بن حنظلہ انصاری ف۱ نے انہوں نے حمزہ بن ابی اسید سے انہوں نے اپنے والد ابو اسیدؓ ف۲ سے انہوں نے کہا ہم ایک بار مدینہ سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نکلے ایک احاطہ والے باغ پر پہنچے جس کا نام شوط تھا وہاں جا کر دو باغوں کے بیچ میں بیٹھے آپؐ نے ہم لوگوں سے فرمایا تم لوگ یہیں بیٹھو اور آپ باغ کے اندر تشریف لے گئے وہاں جون قبیلے کی عورت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پاس لائی گئی ف۳ اس کو کھجور کے باغ میں ایک گھر میں اتارا

تَخْلٍ فِي بَيْتِ أُمَيْمَةَ بِنْتِ النُّعْمَانِ ابْنِ شَرَاحِيلَ وَمَعَهَا دَايَتُهَا حَاضِنَةٌ لَهَا، فَلَمَّا دَخَلَ عَلَيْهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: قَالَ هَبِي نَفْسَكِ لِي، قَالَتْ: وَهَلْ تَهَبُ الْمَلِكَةُ نَفْسَهَا لِلسُّوقَةِ؟ قَالَ: فَأَهْوَى بِيَدِهِ يَضَعُ يَدَهُ عَلَيْهَا لِتَسْكُنَ، فَقَالَتْ: أَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنْكَ فَقَالَ: قَدْ عُذْتِ بِمَعَاذٍ، ثُمَّ خَرَجَ عَلَيْنَا فَقَالَ: يَا أَبَا أُسَيْدٍ، اكْسُهَا رَازِقِيَّيْنِ، وَأَلْحِقْهَا بِأَهْلِهَا، وَقَالَ الْحُسَيْنُ بْنُ الْوَلِيدِ النَّيْسَابُورِيُّ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ عَبَّاسِ بْنِ سَهْلٍ، عَنْ أَبِيهِ وَأَبِي أُسَيْدٍ قَالَا: تَزَوَّجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُمَيْمَةَ بِنْتَ شَرَاحِيلَ، فَلَمَّا أُدْخِلَتْ عَلَيْهِ بَسَطَ يَدَهُ إِلَيْهَا، فَكَأَنَّهَا كَرِهَتْ ذٰلِكَ، فَأَمَرَ أَبَا أُسَيْدٍ أَنْ يُجَهِّزَهَا وَيَكْسُوَهَا ثَوْبَيْنِ رَازِقِيَّيْنِ۔

گیا اس عورت کا نام امیمہ بنت نعمان بن شراحیل تھا اس کے ساتھ اس کی انّا کھلائی بھی تھی (اس کا نام معلوم نہیں ہوا) جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اس کے پاس تشریف لے گئے تو آپ نے فرمایا اپنی جان مجھ کو بخش دے ف۴ اس (کمبخت) نے زبان سے کیا نکالا کہیں بادشاہ زادیاں بھی اپنی جان بازاریوں (یعنی رعیت) کو بخشا کرتی ہیں ف۵ آپ نے (اس سخت کلمے پر بھی پیار سے اس کی طرف ہاتھ بڑھایا تاکہ اس کے دل کو تشفی ہو ف۶ وہ کیا کہنے لگی میں تم سے اللہ کی پناہ چاہتی ہوں اس وقت آپ نے فرمایا تو نے ایسے کی پناہ لی جو پناہ لینے کے قابل ہے ف۷ اور آپ باہر آ گئے آپ نے فرمایا ابواسید ف۸ اس کو ایک جوڑا کپڑے کا (احسان کے طور پر) دے دے۔ اور اس کے گھر والوں میں پہنچا دے اور حسین بن ولید نیشاپوری نے (جن سے امام بخاری نہیں ملے ف۹) اس حدیث کو عبدالرحمٰن بن غسیل مذکور سے روایت کیا انہوں نے عباس بن سہل سے انہوں نے اپنے والد سہل بن سعد اور ابواسید رضی اللہ عنہ سے دونوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے امیمہ بنت شراحیل سے نکاح کیا جب وہ آپ کے پاس لائی گئی آپ نے اس پر ہاتھ رکھا تو اس (کمبخت بدنصیب) کو برا لگا آپ نے ابواسید رضی اللہ عنہ سے فرمایا اچھا اس کو روانہ کر دو اور ایک جوڑا سفید کپڑوں کا اس کو (احسان کے طور پر) دے دو۔

ف۱ حنظلہ اس کا دادا تھا جو جنگ احد میں جنابت کی حالت میں شہید ہوا تھا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا فرشتے اس کو غسل دے رہے ہیں اسی وجہ سے اس کو عبدالرحمٰن بن غسیل کہتے ہیں ف۲ مالک بن ربیعہ انصاری ف۳ آپ نے اس سے نکاح کیا تھا ف۴ یہ آپ نے اس کا دل خوش کرنے کے لیے فرمایا ورنہ آپ اس سے جبراً صحبت کر سکتے تھے ف۵ کیا کمبخت عورت تھی حالاں کہ شوہر دیدہ تھی اور ایک ذرا سے زمیندار کی بیٹی تھی مگر دماغ تو دیکھو اپنے تئیں ملکہ معظمہ بنائے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو جو دنیا اور دین دونوں کے بادشاہ تھے بازاری اور رعیت کہنے لگی واہ رے عقل کہتے ہیں پھر ساری عمر پچھتاتی رہی اور کہتی رہی ہائے مجھ کو فریب دیا گیا ف۶ سبحان اللہ یہ آپ ہی کا حلم اور کرم تھا اگر کوئی دوسرا ہوتا تو دھڑ سے جوتا لگاتا اور زبردستی

اس کو گرا کر اس سے جماع کرتا کمبخت ہماری جورو ہو کر ہم ہی سے لگی زبان درازی کرنے لیکن اس پر تو شیطان سوار تھا۔ ف پروردگار اس سے بڑھ کر کون ہے پناہ دینے والا ف۵ یہی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے نکاح میں وکیل تھے ف۹ اس کو ابو نعیم نے مستخرج میں وصل کیا۔

١٨٣- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدٍ: حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ أَبِي الْوَزِيرِ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ، عَنْ حَمْزَةَ، عَنْ أَبِيهِ، وَعَنْ عَبَّاسِ بْنِ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ أَبِيهِ بِهٰذَا۔

ہم سے عبداللہ بن محمد مسندی نے بیان کیا کہا ہم سے ابراہیم بن ابی الوزیر نے کہا ہم سے عبدالرحمٰن بن غسیلؓ نے انہوں نے حمزہ بن ابی اسید سے اور عباس بن سہل بن سعدؓ سے ان دونوں نے اپنے والد سے یہی حدیث۔

١٨٤- حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مِنْهَالٍ: حَدَّثَنَا هَمَّامُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ أَبِي غَلَّابٍ يُونُسَ بْنِ جُبَيْرٍ قَالَ: قُلْتُ لِابْنِ عُمَرَ: رَجُلٌ طَلَّقَ امْرَأَتَهُ وَهِيَ حَائِضٌ، فَقَالَ تَعْرِفُ ابْنَ عُمَرَ إِنَّ ابْنَ عُمَرَ طَلَّقَ امْرَأَتَهُ وَهِيَ حَائِضٌ، فَأَتَى عُمَرُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ ذٰلِكَ لَهُ، فَأَمَرَهُ أَنْ يُرَاجِعَهَا فَإِذَا طَهُرَتْ فَأَرَادَ أَنْ يُطَلِّقَهَا فَلْيُطَلِّقْهَا، قُلْتُ: فَهَلْ عَدَّ ذٰلِكَ طَلَاقًا؟ قَالَ: أَرَأَيْتَ إِنْ عَجَزَ وَاسْتَحْمَقَ؟

ہم سے حجاج بن منہال نے بیان کیا کہا ہم سے ہمام بن یحییٰ نے انہوں نے قتادہ سے انہوں نے ابو غلاب سے یونس بن جبیر سے انہوں نے کہا میں نے ابن عمرؓ سے کہا اگر کوئی شخص اپنی جورو کو حیض کی حالت میں طلاق دے دے تو کیسا؟ انہوں نے کہا تم عبداللہ بن عمرؓ کو پہچانتے ہو انہوں نے اپنی عورت کو حیض کی حالت میں طلاق دے دیا تھا اس پر حضرت عمرؓ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے تذکرہ کیا آپ نے فرمایا ابن عمرؓ سے کہہ رجعت کر لے جب وہ حیض سے پاک ہو جائے اب اگر اس کو طلاق دینا چاہے تو طلاق دے دے یونس کہتے ہیں میں نے ابن عمرؓ سے پوچھا وہ طلاق جو حیض میں دیا تھا محسوب ہوگا یا نہیں انہوں نے کہا ف فرض کرو وہ رجعت نہ کرے یا حماقت سے کوئی فرض بجا نہ لائے ف۲

ف۱ محسوب کیوں نہیں ہوگا ف۲ تو اس سے کیا ہو سکتا ہے وہ فرض اس کے ذمے سے ساقط نہ ہوگا۔

بَابُ مَنْ جَوَّزَ الطَّلَاقَ الثَّلَاثَ

باب اگر کسی نے تین طلاق دیدیے تو جس نے

لِقَوْلِ اللهِ تَعَالَى۔ اَلطَّلَاقُ مَرَّتَانِ فَإِمْسَاكٌ بِمَعْرُوفٍ أَوْ تَسْرِيحٌ بِإِحْسَانٍ وَقَالَ ابْنُ الزُّبَيْرِ فِي مَرِيضٍ طَلَّقَ : لَا أَرَى أَنْ تَرِثَ مَبْتُوتَةٌ، وَقَالَ الشَّعْبِيُّ تَرِثُهُ، وَقَالَ ابْنُ شُبْرُمَةَ: تَزَوَّجُ إِذَا انْقَضَتِ الْعِدَّةُ؟ قَالَ: نَعَمْ، قَالَ: أَرَأَيْتَ إِنْ مَاتَ الزَّوْجُ الْآخَرُ؟ فَرَجَعَ عَنْ ذَلِكَ۔

کہا کہ تینوں طلاق پڑ جائیں گے اس کی دلیل ف۲ اور اللہ تعالیٰ نے (سورۂ بقرہ میں) فرمایا طلاق دو بار ہے اس کے بعد یا دستور کے موافق عورت کو رکھ لینا چاہیے یا اچھی طرح رخصت کر دینا ف۳ اور عبداللہ بن زبیر رضہ نے کہا ف۴ اگر کسی بیمار شخص نے اپنی عورت کو طلاق بائن دے دیا ف۵ تو وہ اپنے خاوند کی وارث نہ ہوگی اور عامر شعبی نے کہا وارث ہوگی (اس کو سعید بن منصور نے وصل کیا) اور ابن شبرمہ (کوفہ کے قاضی) نے شعبی سے کہا ف۶ کیا وہ عورت عدت کے بعد دوسرے سے نکاح کر سکتی ہے انہوں نے کہا ہاں ابن شبرمہ نے کہا پھر اگر اس کا دوسرا خاوند بھی مر جائے تو کیا وہ دونوں کی وارث ہوگی، اس پر شعبی نے اپنے فتوے سے رجوع کیا ف۷

ف۱ ایک ہی مرتبہ یا ایک کے بعد ایک کرکے۔

ف۲ سنت یہ ہے کہ اگر عورت کو تین طلاق دینا منظور ہوں تو پہلے طہر میں ایک طلاق دے پھر دوسرے میں ایک اور پھر تیسرے میں ایک طلاق دے اب رجعت نہیں ہو سکتی اور عورت بائنہ ہو گئی اور یہ خاوند پھر اس عورت سے نکاح نہیں کر سکتا جب تک وہ دوسرے خاوند کا مزہ نہ اٹھائے اور وہ طلاق دے عدت گزر جائے اور بہتر یہ ہے کہ ایک طلاق پر اکتفا کرے عدت گزر جانے کے بعد وہ عورت بائنہ ہو جائے گی اب اگر کسی نے اپنی عورت کو ایک ہی مرتبہ میں تین طلاق دے دیے مثلاً یوں کہا تجھ کو میں نے تین طلاق دیے یا ایک ہی طہر میں بدفعات ایک ایک کرکے تین طلاق دے دیے تو اس میں علماء کا اختلاف ہے جمہور علماء اور ائمہ اربعہ کا تو یہ قول ہے کہ تینوں طلاق پڑ جائیں گے لیکن ایسا کرنے والا ایک بدعت اور حرام کا مرتکب ہوگا اور امام ابن حزم اور ایک جماعت اہلحدیث اور امامیہ اور اہل بیت کا یہ قول ہے کہ ایک طلاق بھی نہیں پڑنے کا اور اسحاق بن راہویہ کا یہ قول ہے کہ اگر عورت مدخولہ ہے تو تینوں طلاق پڑ جائیں گے ورنہ ایک پڑے گی اور اکثر اہلحدیث اور ابن عباس رضہ اور محمد بن اسحاق اور عطا اور عکرمہ کا یہ قول ہے کہ ایک طلاق رجعی پڑے گا خواہ عورت مدخولہ ہو یا غیر مدخولہ اور اسی کو اختیار کیا ہے ہمارے مشائخ اور اماموں نے جیسے شیخ الاسلام ابن قیم اور شیخ الاسلام ابن تیمیہ اور علامہ شوکانی اور محمد بن ابراہیم وغیرہ رحمہم اللہ تعالیٰ نے اور شوکانی نے کہا یہی قول سب سے زیادہ صحیح ہے اور اس باب میں ایک صریح حدیث ہے ابن عباسؓ کی کہ رکانہ رضہ نے ایک مجلس میں اپنی عورت کو تین طلاق دیدیے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایک طلاق پڑا اس سے رجعت کر لے اور حضرت عمر رضہ نے اپنی خلافت میں گو اس کے خلاف فتویٰ دیا اور تینوں طلاق قائم رکھے مگر حدیث کے خلاف ہم کو حضرت عمر رضہ کا اتباع ضرور ہے نہ اور کسی کا خود امام مسلم ابن عباس سے روایت کرتے ہیں کہ تین طلاق ایک بار دینا ایک ہی طلاق تھا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور ابو بکر رضہ اور عمر رضہ کی خلافت میں بھی دو برس تک، پھر حضرت عمر رضہ نے لوگوں کو ان کی جلد بازی کی سزا دینے کے لیے یہ حکم دیا کہ تینوں طلاق پڑ

جائیں گے اور یہ ایک اجتہاد ہے حضرت عمرؓ کا جو ایک حدیث کے خلاف قابل عمل نہیں ہو سکتا میں کہتا ہوں مسلمانو اب تم کو اختیار ہے خواہ حضرت عمرؓ کے فتویٰ پر عمل کر کے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث کو چھوڑ دو خواہ حدیث پر عمل کرو حضرت عمرؓ کے فتوے کا کچھ خیال نہ کرو ہم تو شق ثانی کو اختیار کرتے ہیں بجز آبروئے تو محراب دل حافظ نیست۔ طاعت غیر تو در مذہب ما نتوان کرد ۔ ف تیسرا طلاق دے کر۔ امام بخاری نے اس آیت سے اگر اس پر دلیل لی ہے کہ تین طلاق اپنی عورت کو دینا جائز ہے یعنی سنت کے موافق ہر ایک طہر میں ایک ایک طلاق کر کے اور ترجمہ باب کا یہی مطلب ہے تب تو آیت سے استدلال صحیح ہوگا قسطلانی نے کہا امام بخاری نے آیت کے عموم سے اس پر دلیل لی کہ تین طلاق ایک طلاق شمار ہوگا بعضوں نے کہا مرتان کے لفظ سے دلیل لی کہ جب دو طلاق ایک بارگی جائز ہوئے تین بھی جائز ہوں گے میں کہتا ہوں یہ سب استدلال فاسد ہیں قرآن شریف کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے زیادہ کوئی نہیں جانتا جب آپ نے خود یہ حکم دیا کہ ایک بارگی تین طلاق دے دے تو ایک ہی طلاق پڑے گا تو آیت کا صریح مطلب یہ ہوگا کہ طلاق کے بعد رجعت کرنے کا اختیار دو طلاقوں تک ہے تیسرے طلاق کے بعد پھر رجعت نہیں ہو سکتی اگر کسی نے دوسرا طلاق بھی دے دیا تو اب اس کو اختیار ہے چاہے تو رجعت کر لے چاہے تیسرا طلاق اور دے کر عورت کو رخصت کر دے تو آیت ان لوگوں کے خلاف حجت ہے جو کہتے ہیں تینوں طلاق ایک بارگی پڑ سکتے ہیں ف اس کو شافعی اور عبدالرحمٰن نے وصل کیا ف جس کے بعد رجعت نہیں ہوتی ف جب انہوں نے یہ فتویٰ دیا ف اور کہنے لگے عدت کے اندر اگر خاوند مر جائے تو وارث ہوگی ورنہ نہیں۔

۱۸۵۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوسُفَ: أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، أَنَّ سَهْلَ بْنَ سَعْدٍ السَّاعِدِيَّ أَخْبَرَهُ: أَنَّ عُوَيْمِرًا الْعَجْلَانِيَّ جَاءَ إِلَى عَاصِمِ بْنِ عَدِيٍّ الْأَنْصَارِيِّ، فَقَالَ لَهُ: يَا عَاصِمُ أَرَأَيْتَ رَجُلًا وَجَدَ مَعَ امْرَأَتِهِ رَجُلًا، أَيَقْتُلُهُ فَتَقْتُلُونَهُ أَمْ كَيْفَ يَفْعَلُ؟ سَلْ لِي يَا عَاصِمُ عَنْ ذٰلِكَ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَسَأَلَ عَاصِمٌ عَنْ ذٰلِكَ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكَرِهَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَسَائِلَ وَعَابَهَا حَتّٰى كَبُرَ عَلٰى عَاصِمٍ مَا سَمِعَ مِنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

ہم سے عبداللہ بن یوسف تنیسی نے بیان کیا کہا ہم کو امام مالک نے خبر دی انہوں نے ابن شہاب سے ان کو سہل بن سعد ساعدیؓ نے خبر دی کہ عویمر عجلانی عاصم بن عدی انصاری (صحابی) پاس آیا اور کہنے لگا عاصم بھلا بتاؤ تو اگر کوئی شخص اپنی جورو کے ساتھ غیر مرد دیکھے (فعل شنیع کرتے ہوئے) پائے تو کیا کرے اگر اس کو مار ڈالے تو تم لوگ اس کے قصاص میں اس کو بھی مار ڈالو گے پھر کیا کرے عاصم تم میرے لیے یہ مسئلہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھو عاصم نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا آپ کو اس قسم کے سوالات کرنا برا معلوم ہوا۔ برا کہا یہاں تک کہ عاصم پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد گراں گزرا ف جب عاصم اپنے گھر میں آئے تو عویمر ان کے پاس آیا کہنے لگا کہو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا فرمایا عاصم نے کہا (واہ رے اچھے رہے) تم نے مجھ کو آفت میں ڈالا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ مسئلہ ناگوار گزرا عویمرؓ

وَسَلَّمَ، فَلَمَّا رَجَعَ عَاصِمٌ إِلَى أَهْلِهِ جَاءَ عُوَيْمِرٌ فَقَالَ: يَا عَاصِمُ، مَاذَا قَالَ لَكَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ عَاصِمٌ: لَمْ تَأْتِنِي بِخَيْرٍ، قَدْ كَرِهَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَسْأَلَةَ الَّتِي سَأَلْتُهُ عَنْهَا، قَالَ عُوَيْمِرٌ: وَاللَّهِ لَا أَنْتَهِي حَتَّى أَسْأَلَهُ عَنْهَا، فَأَقْبَلَ عُوَيْمِرٌ حَتَّى أَتَى رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَسَطَ النَّاسِ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ أَرَأَيْتَ رَجُلًا وَجَدَ مَعَ امْرَأَتِهِ رَجُلًا أَيَقْتُلُهُ فَتَقْتُلُونَهُ، أَمْ كَيْفَ يَفْعَلُ؟ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: قَدْ أَنْزَلَ اللَّهُ فِيكَ وَفِي صَاحِبَتِكَ فَاذْهَبْ فَأْتِ بِهَا، قَالَ سَهْلٌ: فَتَلَاعَنَا وَأَنَا مَعَ النَّاسِ عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا فَرَغَا قَالَ عُوَيْمِرٌ: كَذَبْتُ عَلَيْهَا يَا رَسُولَ اللَّهِ، إِنْ أَمْسَكْتُهَا، فَطَلَّقَهَا ثَلَاثًا قَبْلَ أَنْ يَأْمُرَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ ابْنُ شِهَابٍ: فَكَانَتْ تِلْكَ سُنَّةَ الْمُتَلَاعِنَيْنِ.

نے کہا خدا کی قسم میں تو باز نہیں آنے کا ضرور یہ مسئلہ آپ سے پوچھوں گا غرض عویمرؓ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پاس گیا آپ لوگوں میں علانیہ بیٹھے ہوئے تھے عویمرؓ نے کہا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اگر کوئی شخص اپنی جورو کے ساتھ غیر مرد کو پائے (وہ اس پر سوار ہو) تو کیا کرے اس کو مار ڈالے تو آپ لوگ اس کو بھی مار ڈالیں گے پھر کیسا کرے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اب اللہ تعالیٰ نے تیرے اور تیری جورو کے باب میں اپنا حکم اتارا ہے جا اپنی جورو کو بلا لا سہل کہتے ہیں پھر جورو مرد دونوں نے لعان کیا میں بھی اور لوگوں کے ساتھ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھا ہوا تھا جب دونوں لعان سے فارغ ہوئے تو عویمرؓ کہنے لگا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اگر میں اس عورت کو رکھوں تو جیسے میں نے اس پر جھوٹ باندھا۔ اس نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم دینے سے پہلے ہی اپنی جورو کو تین طلاق دے دیے ابن شہاب نے کہا پھر لعان کرنے والے جورو مرد کا یہی طریقہ قائم ہو گیا ف

ف وہ شرمندہ ہوئے کہ میں نے ناحق ایسی بات پوچھی جس سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ناراض ہوئے۔ ف۲ کہ لعان کے بعد وہ مل کر نہیں رہ سکتے بلکہ ہمیشہ کے لیے ایک دوسرے سے جدا ہو جاتے ہیں یہ حدیث ان لوگوں کی دلیل ہے جو کہتے ہیں تین طلاق اکھٹے دے دیے تب بھی تینوں طلاق پڑ جاتے ہیں اہل حدیث یہ جواب دیتے ہیں کہ عویمرؓ نے نادانی سے یہ فعل کیا کیوں کہ اس کو یہ معلوم نہ تھا کہ خود لعان سے مرد اور عورت میں جدائی ہو جاتی ہے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس پر انکار اس وجہ سے نہیں کیا کہ وہ عورت اب اس کی عورت نہیں رہی تھی تو تین طلاق کیا اگر ہزار طلاق دیتا تب بھی بیکار تھے اگر حال لعان نہ ہوا ہوتا تو آپ اس پر ضرور انکار کرتے اور فرماتے کہ ایک ہی طلاق پڑا جیسے محمود بن

لبید نے روایت کیا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کیا گیا کہ ایک مرد نے اپنی عورت کو اکٹھا تین طلاق دے دیے ہیں آپ غصے ہوئے اور فرمایا کیا اللہ تعالیٰ کی کتاب سے کھیل کرتے ہو ابھی تو میں موجود ہوں تو یہ حال ہے اس کو نسائی نے نکالا اس کے راوی ثقہ ہیں۔

۱۸۶- حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عُفَيْرٍ: حَدَّثَنِي اللَّيْثُ، عَنْ عُقَيْلٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ: أَنَّ عَائِشَةَ أَخْبَرَتْهُ: أَنَّ امْرَأَةَ رِفَاعَةَ الْقُرَظِيِّ جَاءَتْ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، إِنَّ رِفَاعَةَ طَلَّقَنِي فَبَتَّ طَلَاقِي، وَإِنِّي نَكَحْتُ بَعْدَهُ عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ الزُّبَيْرِ الْقُرَظِيَّ، وَإِنَّمَا مَعَهُ مِثْلُ الْهُدْبَةِ، قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَعَلَّكِ تُرِيدِينَ أَنْ تَرْجِعِي إِلَى رِفَاعَةَ؟ لَا، حَتَّى يَذُوقَ عُسَيْلَتَكِ وَتَذُوقِي عُسَيْلَتَهُ۔

ہم سے سعید بن عفیر نے بیان کیا کہا ہم سے لیث بن سعد نے انہوں نے عقیل سے انہوں نے ابن شہاب سے انہوں نے کہا مجھ کو عروہ بن زبیرؓ نے خبر دی ان کو حضرت عائشہؓ نے خبر دی کہ رفاعہ قرظیؓ کی جورو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پاس آئی اور کہنے لگی یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رفاعہ نے مجھ کو طلاق بائن دیا ف۱ اس کے بعد میں نے عبدالرحمان بن زبیرؓ سے نکاح کیا اس کے پاس ہے کیا جیسے کپڑے کا پھندنا (سرا ہو بنا نہیں جانا) ف۲ آپ نے فرمایا تو شاید پھر رفاعہؓ کے پاس جانا چاہتی ہے یہ اس وقت تک نہیں ہوسکتا جب تک عبدالرحمٰن تیرا میٹھا نہ چکھے اور تو اس کا میٹھا ف۳

ف۱ کتاب الادب میں جو امام بخاری نے اس حدیث کو نکالا اس میں یوں ہے مجھ کو تین طلاقوں میں آخری طلاق دے دیا۔
ف۲ مطلب یہ ہے کہ سست ہے عضو میں سختی نہیں یا عضو چھوٹا ہے ف۳ مطلب یہ ہے کہ وہ تجھ سے صحبت نہ کرے دونوں ایک دوسرے سے مزہ نہ اٹھائیں اس حدیث سے اگر امام بخاری نے یہ دلیل لی ہے کہ عورت کو تین طلاق سنت کے موافق دینا درست ہے تب تو یہ استدلال صحیح ہے اور اگر یہ دلیل لی ہے کہ تین طلاق یک بارگی دے دینے سے تینوں پڑ جاتے ہیں تو یہ استدلال صحیح نہیں ہے یہ کہاں سے معلوم ہوا کہ رفاعہ نے ایک ہی مرتبہ میں تینوں طلاق دے دیے تھے مگر امام بخاری کی یہ عادت ہے کہ ایسی روایت سے بھی دلیل لیتے ہیں جو دونوں معنوں کی متحمل ہو لیکن مخالف اس استدلال کو کیوں ماننے لگے بلکہ کتاب الادب میں جو روایت امام بخاری نے نکالی اس میں اس کا قرینہ ہے کہ رفاعہ نے الگ الگ کرکے یہ طلاق دیے ہوں گے۔

۱۸۷- حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ:

مجھ سے محمد بن بشار نے بیان کیا کہا ہم سے یحییٰ بن سعید

حَدَّثَنَا يَحْيَى، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ قَالَ: حَدَّثَنِي الْقَاسِمُ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَجُلًا طَلَّقَ امْرَأَتَهُ ثَلَاثًا، فَتَزَوَّجَتْ فَطَلَّقَ، فَسُئِلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَتَحِلُّ لِلْأَوَّلِ؟ قَالَ: لَا، حَتَّى يَذُوقَ عُسَيْلَتَهَا كَمَا ذَاقَ الْأَوَّلُ۔

قطان نے انہوں نے عبداللہ بن عمر عمری سے کہا ہم سے قاسم بن محمد نے بیان کیا انہوں نے حضرت عائشہ رضؓ سے انہوں نے کہا ایک مرد (رفاعہ) نے اپنی عورت کو تین طلاق دیے تھے ف اس نے دوسرے مرد سے نکاح کیا پھر دوسرے مرد نے (صحبت کرنے سے پہلے) اس کو طلاق دے دیا اب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا گیا۔ کیا یہ عورت پہلے خاوند کے لیے درست ہو گئی آپ نے فرمایا نہیں جب تک دوسرا مرد اس سے مزہ نہ اٹھا لے جیسے پہلے مرد نے اٹھایا تھا۔

ف یہیں سے امام بخاری نے ترجمۂ باب نکالا اور اس استدلال میں وہی گفتگو ہے جو اوپر کی حدیث میں گزری

بَابُ مَنْ خَيَّرَ أَزْوَاجَهُ وَقَوْلِ اللهِ تَعَالَى۔ قُلْ لِأَزْوَاجِكَ إِنْ كُنْتُنَّ تُرِدْنَ الْحَيَاةَ الدُّنْيَا وَزِينَتَهَا فَتَعَالَيْنَ أُمَتِّعْكُنَّ وَأُسَرِّحْكُنَّ سَرَاحًا جَمِيلًا۔

باب جو شخص اپنی جوروں کو اختیار دے ف

اور اللہ تعالیٰ کا (سورۂ احزاب میں) یہ فرمانا اے پیغمبر اپنی بیبیوں سے کہہ دے اگر تم دنیا کی زندگی کا مزہ چاہتی ہو اور اس کا سامان تو آؤ میں تم کو کچھ کچھ دے کر اچھی طرح سے رخصت کر دوں۔

ف خواہ خاوند کے پاس رہیں یا اپنے تئیں طلاق دے لیں

۱۸۸۔ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصٍ: حَدَّثَنَا أَبِي، حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ: حَدَّثَنَا مُسْلِمٌ، عَنْ مَسْرُوقٍ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ: خَيَّرَنَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاخْتَرْنَا اللهَ وَرَسُولَهُ فَلَمْ يَعُدَّ ذَلِكَ عَلَيْنَا شَيْئًا۔

ہم سے عمر بن حفص بن غیاث نے بیان کیا کہا مجھ سے میرے والد نے کہا ہم سے اعمش نے کہا ہم سے مسلم بن صبیح (ابوالضحیٰ) نے انہوں نے مسروق سے انہوں نے حضرت عائشہ رضؓ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم کو اختیار دیا (آپ کے پاس رہیں یا چھوڑ دیں) ہم نے اللہ اور اس کے رسول ؐ کو اختیار کیا ف پھر ایسا کرنے سے کوئی طلاق ہم پر نہ پڑا ف۲

ف دنیا کمبخت پر لات ماری ف۲ جمہور علماء کا یہی قول ہے کہ اگر مرد اپنی عورت کو اختیار دے اور عورت اپنے خاوند کو اختیار کرے تو کوئی طلاق نہیں پڑے گا لیکن اگر عورت اپنے نفس کو اختیار کرے یعنی الگ ہو جانا تو اس میں اختلاف ہے کہ ایک طلاق پڑتا ہے رجعی یا بائن یا تین طلاق پڑ جاتے ہیں اور راجح یہ ہے کہ ایک طلاق پڑ جاتا ہے۔

١٨٩ـ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ: حَدَّثَنَا يَحْيَى، عَنْ إِسْمَاعِيلَ: حَدَّثَنَا عَامِرٌ، عَنْ مَسْرُوقٍ قَالَ، سَأَلْتُ عَائِشَةَ عَنِ الْخِيَرَةِ فَقَالَتْ خَيَّرَنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، أَفَكَانَ طَلَاقًا؟ قَالَ مَسْرُوقٌ: لَا أُبَالِي أَخَيَّرْتُهَا وَاحِدَةً أَوْ مِائَةً بَعْدَ أَنْ تَخْتَارَنِي۔

ہم سے مسدد نے بیان کیا کہا ہم سے یحییٰ بن سعید قطان نے انہوں نے اسمٰعیل ابن ابی خالد سے کہا ہم سے عامر شعبی نے بیان کیا انہوں نے مسروق سے انہوں نے کہا میں نے حضرت عائشہ سے عورت کو اختیار دینے کا مسئلہ پوچھا اس میں طلاق پڑتا ہے یا نہیں، انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم کو اختیار دیا تو کیا یہ طلاق تھا ف مسروق نے کہا اگر میں اپنی عورت کو ایک بار کیا سو بار اختیار دوں پھر وہ مجھ کو اختیار کرے تو کچھ پرواہ نہیں (یعنی طلاق نہ پڑے گا)

ف یعنی طلاق نہ تھا

بَابٌ إِذَا قَالَ فَارَقْتُكِ، أَوْ سَرَّحْتُكِ، أَوِ الْخَلِيَّةُ، أَوِ الْبَرِيَّةُ، أَوْ مَا عُنِيَ بِهِ الطَّلَاقُ فَهُوَ عَلَى نِيَّتِهِ، وَقَوْلِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ۔ وَسَرِّحُوهُنَّ سَرَاحًا جَمِيلًا۔ وَقَالَ۔ وَأُسَرِّحْكُنَّ سَرَاحًا جَمِيلًا۔ وَقَالَ تَعَالَى۔ فَإِمْسَاكٌ بِمَعْرُوفٍ أَوْ تَسْرِيحٌ بِإِحْسَانٍ۔ وَقَالَ۔ أَوْ فَارِقُوهُنَّ بِمَعْرُوفٍ۔ وَقَالَتْ عَائِشَةُ: قَدْ عَلِمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ أَبَوَيَّ لَمْ يَكُونَا يَأْمُرَانِّي بِفِرَاقِهِ۔

باب (طلاق بالکنایہ کا بیان)

اگر مرد اپنی عورت سے کہے میں تجھ سے جدا ہو گیا، جا تجھے رخصت ہے یا تو اب خالی ہے یا الگ ہے یا اور کوئی ایسا ہی لفظ کہے اور طلاق کی نیت ہو تو طلاق پڑ جائے گا اور اللہ تعالیٰ نے (سورۂ احزاب میں) فرمایا ان کو اچھی طرح رخصت کر دو ف اور اسی سورۃ میں) فرمایا آؤ میں تم کو اچھی طرح رخصت کر دوں ف اسی طرح (سورۂ بقرہ میں) فرمایا یا تو دستور کے موافق رکھ لینا چاہیے یا اچھی طرح رخصت کر دینا اور اسی مضمون کو (سورۃ طلاق میں) یوں فرمایا اوفارقوهن بمعروف ف اور حضرت عائشہ رضہ نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جانتے تھے کہ میرے ماں باپ کبھی یہ نہیں کہنے کے کہ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے فراق کرا لوں (یہاں فراق سے طلاق مراد ہے ف)

ف تو رخصت کے لفظ سے طلاق مراد نہیں رکھا مطلب امام بخاری کا یہ ہے کہ صریح طلاق وہی ہے جس میں طلاق کا لفظ ہو یا اس کا مشتق مثلاً انت مطلقة یا طلقتك یا انت طالق یا عليك طلاق باقی الفاظ جیسے فراق تسریح خلیہ بریہ وغیرہ ان سے طلاق جب ہی پڑے گا کہ خاوند کی نیت طلاق کی ہو کیوں کہ ان الفاظ کے معنی سوا طلاق کے اور بھی آئے ہیں جیسے سورۃ احزاب کی اس آیت میں یا ایہا الذین آمنوا اذا نکحتم المؤمنات ثم طلقتموهن من قبل ان تمسوهن فما لكم عليهن من عدة تعتدونها فمتعوهن وسرحوهن سراحا جميلا یہاں تسریح سے رخصت کرنا مراد ہے نہ طلاق دینا کیوں کہ طلاق کا ذکر تو پہلے ہو چکا ہے اور غیر مدخولہ عورت ایک ہی طلاق سے بائن ہو جاتی ہے دوسرے

طلاق کا محل نہیں رہتی ف۲ یہاں رخصت سے طلاق مراد ہو سکتا ہے اور دوسرے معنی بھی مراد ہو سکتے ہیں پھر جو لفظ دو معنوں کا محتمل ہو اس میں ایک معنی کا تعین بغیر نیت کے نہ ہو گا ف۳ یہاں تسریح اور فارقوہن سے طلاق مراد نہیں ہے کیوں کہ طلاق کا ذکر اوپر ہو چکا ہے ف۴ تو فراق اور تسریح دونوں کے دو دو معنی ہوئے اس حدیث کو خود امام بخاری نے کتاب النکاح میں وصل کیا ہے۔

بَابُ مَنْ قَالَ لِامْرَأَتِهِ أَنْتِ عَلَيَّ حَرَامٌ، وَقَالَ الْحَسَنُ نِيَّتُهُ، وَقَالَ أَهْلُ الْعِلْمِ: إِذَا طَلَّقَ ثَلَاثًا فَقَدْ حَرُمَتْ عَلَيْهِ، فَسَمَّوْهُ حَرَامًا بِالطَّلَاقِ وَالْفِرَاقِ، وَلَيْسَ هَذَا كَالَّذِي يُحَرِّمُ الطَّعَامَ لِأَنَّهُ لَا يُقَالُ لِلطَّعَامِ الْحِلِّ حَرَامٌ، وَيُقَالُ لِلْمُطَلَّقَةِ حَرَامٌ، وَقَالَ فِي الطَّلَاقِ ثَلَاثًا: لَا تَحِلُّ لَهُ مِنْ بَعْدُ حَتَّى تَنْكِحَ زَوْجًا غَيْرَهُ، وَقَالَ اللَّيْثُ عَنْ نَافِعٍ: كَانَ ابْنُ عُمَرَ إِذَا سُئِلَ عَمَّنْ طَلَّقَ ثَلَاثًا قَالَ: لَوْ طَلَّقْتَ مَرَّةً أَوْ مَرَّتَيْنِ، فَإِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَرَنِي بِهَذَا، فَإِنْ طَلَّقْتَهَا ثَلَاثًا حَرُمَتْ عَلَيْكَ حَتَّى تَنْكِحَ زَوْجًا غَيْرَكَ۔

باب اگر کوئی مرد اپنی عورت سے یوں کہے کہ تو

مجھ پر حرام ہے امام حسن بصری نے کہا اس کی نیت کے موافق ہو گا ف۱ اور عالموں نے یوں کہا ہے جب کوئی مرد اپنی عورت کو تین طلاق دے تو وہ اس پر حرام ہو جائے گی تو حرمت طلاق اور فراق سے ثابت کی ف۲ اور عورت کو حرام کرنا کھانے کو حرام کرنے کی طرح نہیں ہے ف۳ اس کی وجہ یہ ہے کہ حلال کھانے کو حرام نہیں کہہ سکتے اور طلاق والی عورت کو حرام کہتے ہیں اور اللہ تعالیٰ نے تین طلاق والی عورت کے لیے یہ فرمایا کہ وہ اگلے خاوند کے لیے حلال نہ ہو گی جب تک دوسرے خاوند سے نکاح نہ کرے اور لیث بن سعد نے نافع سے نقل کیا عبداللہ بن عمرؓ سے جب پوچھتے اگر کسی مرد نے اپنی عورت کو تین طلاق دے دیے تو وہ کہتے اگر تو ایک بار یا دو بار طلاق دیتا تو رجعت کر سکتا تھا کیونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ کو ایسا ہی حکم دیا لیکن جب تو نے تین طلاق دے دیے تو اب وہ عورت تجھ پر حرام ہو گئی یہاں تک کہ تیرے سوا اور کسی شخص سے نکاح کرے ف۴۔

ف۱ اس کو عبدالرزاق نے وصل کیا مطلب یہ ہے کہ ایسا کہنے والے کی نیت اگر طلاق کی ہو گی تو طلاق پڑ جائے گا اگر ظہار کی نیت ہو گی تو ظہار ہو جائے گا حنفیہ کہتے ہیں اگر ایک طلاق یا دو طلاق کی نیت ہو تو ایک طلاق بائن پڑ جائے گا اگر طلاق کی نیت نہ کرے تو وہ ایلا ہو گا امام ابوثور اور اوزاعی نے کہا ایسا کہنے سے کفارہ دے بعضوں نے کہا ظہار کا کفارہ دے مالکیہ کہتے ہیں ایسا کہنے سے تین طلاق پڑ جائیں گے بعضے کہتے ہیں ایسا کہنا لغو ہے اور اس میں کچھ لازم نہ آئے گا غرض اس مسئلے میں قرطبی نے سلف سے اٹھارہ قول نقل کیے ہیں ف۲ مطلب امام بخاری کا یہ ہے کہ صرف حرام کہنے سے حرمت نہیں ہو سکتی جب تک طلاق کا لفظ نہ بولے یا طلاق کی نیت نہ کرے ف۳ کیوں کہ کھانے کو اپنے اوپر حرام کرنا محض لغو ہے وہ حرام نہ ہو گا اور امام شافعی کا یہی مذہب ہے کہ اگر کوئی

کھانا یا پینا اپنے اوپر حرام کرے تو وہ محض لغو ہے اور ہمارے امام احمد بن حنبل نے کہا اس قسم میں کفارہ لازم ہوگا اور امام بخاری کا اس مسئلہ میں میلان شافعی کی طرف معلوم ہوتا ہے ف۲ پھر اس سے صحبت کرا کر طلاق پائے اور عدت گذر جائے اس وقت تیرے لیے حلال ہوگی اس کو ابوالجہم علاء بن موسیٰ باہلی نے اپنی خبر میں وصل کیا۔

١٩٠- حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ: حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: طَلَّقَ رَجُلٌ امْرَأَتَهُ فَتَزَوَّجَتْ زَوْجًا غَيْرَهُ فَطَلَّقَهَا وَكَانَتْ مَعَهُ مِثْلُ الْهُدْبَةِ فَلَمْ تَصِلْ مِنْهُ إِلَى شَيْءٍ تُرِيدُهُ، فَلَمْ يَلْبَثْ أَنْ طَلَّقَهَا فَأَتَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، إِنَّ زَوْجِي طَلَّقَنِي، وَإِنِّي تَزَوَّجْتُ زَوْجًا غَيْرَهُ فَدَخَلَ بِي وَلَمْ يَكُنْ مَعَهُ إِلَّا مِثْلُ الْهُدْبَةِ فَلَمْ يَقْرَبْنِي إِلَّا هَنَةً وَاحِدَةً لَمْ يَصِلْ مِنِّي إِلَى شَيْءٍ، أَفَأَحِلُّ لِزَوْجِي الْأَوَّلِ؟ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا تَحِلِّينَ لِزَوْجِكِ الْأَوَّلِ حَتَّى يَذُوقَ الْآخَرُ عُسَيْلَتَكِ وَتَذُوقِي عُسَيْلَتَهُ.

ہم سے محمد بن سلام نے بیان کیا کہا ہم سے ابومعاویہ نے کہا ہم سے ہشام بن عروہ نے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے حضرت عائشہ رضہ سے انہوں نے کہا ایک شخص (رفاعہ) نے اپنی بی بی (تمیمہ بنت وہب) کو (تین) طلاق دیدیے اس نے دوسرے خاوند سے نکاح کر لیا اس کا ذکر (عضو تناسل) کپڑے کے سرے کی طرح تھا عورت کو پورا مزہ جیسا وہ چاہتی تھی اس سے نہ ملا آخر عبدالرحمٰن نے تھوڑے ہی دنوں اس کو رکھ کر طلاق دے دیا اب وہ عورت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پاس آئی اور کہنے لگی یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرے خاوند نے مجھ کو طلاق دیدیا (یعنی رفاعہ نے) تو میں نے دوسرے خاوند سے نکاح کیا اس نے مجھ سے صحبت کی اس کا ذکر کیا ہے گویا سوت کا پھلنا (نرم ناکارہ) کل ایک ہی بار اس نے مجھ سے صحبت کی وہ بھی بیکار (دخول ہی نہیں ہوا اوپر ہی اوپر چھوا کر رہ گیا) کیا اب میں اپنے پہلے خاوند (رفاعہ) کیلئے حلال ہوگئی آپ نے فرمایا تو پہلے خاوند کے لیے اس وقت تک حلال نہیں ہوسکتی جب تک دوسرا خاوند تیری شیرینی نہ چکھے اور تو اس کی شیرینی نہ چکھے (اچھی طرح دخول نہ ہو ف۲)

ف۱ عبدالرحمٰن بن زبیرؓ ف۲ تو صرف حشفہ کا فرج میں غائب ہو جانا تحلیل کے لیے کافی ہے امام حسن بصری رحہ نے انزال کی بھی شرط رکھی ہے یہ حدیث لا کر امام بخاری نے یہ ثابت کیا ہے کہ عورت کا حکم کھانے پینے کی طرح نہیں ہے بلکہ وہ حقیقتاً حلال یا حرام ہوتی ہے جیسے اس حدیث میں ہے کہ پہلے خاوند کے لیے حلال نہیں ہوسکتی

بَابُ لِمَ تُحَرِّمُ مَا أَحَلَّ اللَّهُ لَكَ؟

باب اللہ تعالیٰ کا (سورۂ تحریم میں) یہ فرمانا اے پیغمبر جو چیز اللہ تعالیٰ نے تیرے حلال کی ہے اس کو تو کیوں حرام کرتا ہے

١٩١- حَدَّثَنِي الْحَسَنُ بْنُ الصَّبَّاحِ:

مجھ سے حسن بن صباح نے بیان کیا انہوں نے ربیع بن نافع سے

سَمِعَ الرَّبِيعَ بْنَ نَافِعٍ: حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ، عَنْ يَعْلَى ابْنِ حَكِيمٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ أَنَّهُ أَخْبَرَهُ أَنَّهُ سَمِعَ ابْنَ عَبَّاسٍ يَقُولُ: إِذَا حَرَّمَ امْرَأَتَهُ لَيْسَ بِشَيْءٍ، وَ قَالَ لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِي رَسُولِ اللهِ أُسْوَةٌ حَسَنَةٌ۔

سنا کہا ہم سے معاویہ بن سلام نے بیان کیا انہوں نے یحییٰ بن ابی کثیر سے انہوں نے یعلی بن حکیم سے انہوں نے سعید بن جبیر سے انہوں نے ابن عباس رضؓ سے وہ کہتے تھے اگر کوئی اپنی عورت کو کہے تو مجھ پر حرام ہے تو (یہ لغو ہے) کہنے سے کچھ نہیں ہوتا (عورت حلال رہتی ہے) تم کو اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم میں پیروی اچھی پیروی ہے ف

ف جب آپ نے اپنے اوپر ماریہؓ کو حرام کر لیا تھا تو اللہ تعالیٰ نے یہ آیت اتاری لم تحرم ما احل اللہ لک نسائی نے سعید بن جبیر سے یوں نکالا کہ ایک شخص نے ابن عباس رضؓ سے پوچھا میں نے اپنی جورو کو اپنے اوپر حرام کر لیا انہوں نے کہا تو نے جھوٹ بولا وہ تجھ پر حرام نہیں ہے پھر یہ آیت پڑھی یا ایھا النبیّ لم تحرم ما احل اللہ لک

۱۹۲- حَدَّثَنِي الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدِ ابْنِ الصَّبَّاحِ: حَدَّثَنَا حَجَّاجٌ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: زَعَمَ عَطَاءٌ: أَنَّهُ سَمِعَ عُبَيْدَ بْنَ عُمَيْرٍ يَقُولُ: سَمِعْتُ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَمْكُثُ عِنْدَ زَيْنَبَ ابْنَةِ جَحْشٍ وَيَشْرَبُ عِنْدَهَا عَسَلًا، فَتَوَاصَيْتُ أَنَا وَحَفْصَةُ: أَنَّ أَيَّتَنَا دَخَلَ عَلَيْهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلْتَقُلْ: إِنِّي لَأَجِدُ مِنْكَ رِيحَ مَغَافِيرَ، أَكَلْتَ مَغَافِيرَ؟ فَدَخَلَ عَلَى إِحْدَاهُمَا فَقَالَتْ لَهُ ذَلِكَ، فَقَالَ: لَا بَأْسَ، شَرِبْتُ عَسَلًا عِنْدَ زَيْنَبَ ابْنَةِ جَحْشٍ وَلَنْ أَعُودَ لَهُ، فَنَزَلَتْ۔ يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ لِمَ تُحَرِّمُ مَا أَحَلَّ اللهُ لَكَ - إِلَى - إِنْ تَتُوبَا إِلَى اللهِ - لِعَائِشَةَ

مجھ سے حسن بن محمد بن صباح نے بیان کیا کہا ہم سے حجاج بن محمد اعور نے انہوں نے ابن جریج سے انہوں نے کہا عطا بن ابی رباح کہتے تھے میں نے عبید بن عمیر سے سنا وہ کہتے تھے میں نے حضرت عائشہ رضؓ سے سنا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ام المومنین زینب بنت جحش پاس ٹھہر جایا کرتے وہاں شہد پیا کرتے میں نے اور حفصہ رضؓ نے دونوں نے مل کر صلاح کی کہ ہم دونوں میں جس کے پاس آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائیں وہ یوں کہے آپؐ میں سے مغافیر (بدبودار گوند) کی بو آتی ہے شاید آپؐ نے مغافیر کھایا ہے ف خیر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ان میں سے ایک کے پاس تشریف لے گئے تو اس نے یہی کہا آپ نے فرمایا نہیں میں نے مغافیر نہیں کھایا بلکہ زینب بنت جحش پاس شہد پیا ہے اور اب میں کبھی شہد نہیں پیوں گا اس وقت یہ آیت اتری یا ایھا النبی لم تحرم ما احل اللہ لک اخیر ان تتوبا الی اللہ تک یہ حضرت عائشہ رضؓ اور حضرت حفصہؓ کی طرف خطاب ہے اور اذ اسر النبی الی بعض ازواجہ حدیثا

وَحَفْصَةَ ۔ إِذْ أَسَرَّ النَّبِيُّ إِلَى بَعْضِ أَزْوَاجِهِ حَدِيثًا ۔ لِقَوْلِهِ بَلْ شَرِبْتُ عَسَلًا ۔

میں حدیث سے یہی آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) کا فرمانا مراد ہے کہ میں نے مغافیہ نہیں کھایا بلکہ شہد پیا ہے ف۲۔

ف۱ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اس بات سے بڑی نفرت تھی کہ آپ کے بدن یا کپڑے میں سے کوئی بری بو آئے چونکہ آپ نہایت لطیف المزاج اور نفاست پسند تھے اور ہمیشہ خوشبو میں معطر رہتے تھے حضرت عائشہؓ اور حضرت حفصہؓ نے صلاح اس لیے کی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم متنفر ہو کر شہد پینا اور حضرت زینبؓ کے پاس ٹھہرنا چھوڑ دیں ف۲ یہ حدیث لاکر گویا امام بخاری نے ابن عباس رضؓ کے قول کا رد کیا جو کہتے ہیں عورت کے حرام کرنے میں کچھ لازم نہیں آتا کیوں کہ انہوں نے اسی آیت سے دلیل لی امام بخاری نے بیان کر دیا کہ یہ آیت شہد کے حرام کر لینے میں اتری ہے نہ کہ عورت کے حرام کر لینے میں ۔

---

۱۹۳ ۔ حَدَّثَنَا فَرْوَةُ بْنُ أَبِي الْمَغْرَاءِ : حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ : كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُحِبُّ الْعَسَلَ وَالْحَلْوَى وَكَانَ إِذَا انْصَرَفَ مِنَ الْعَصْرِ دَخَلَ عَلَى نِسَائِهِ ، فَيَدْنُو مِنْ إِحْدَاهُنَّ ، فَدَخَلَ عَلَى حَفْصَةَ بِنْتِ عُمَرَ ، فَاحْتَبَسَ أَكْثَرَ مَا كَانَ يَحْتَبِسُ ، فَغِرْتُ فَسَأَلْتُ عَنْ ذَلِكَ ، فَقِيلَ لِي ، أَهْدَتْ لَهَا امْرَأَةٌ مِنْ قَوْمِهَا عُكَّةً عَسَلٍ فَسَقَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْهُ شَرْبَةً ، فَقُلْتُ : أَمَا وَاللَّهِ لَنَحْتَالَنَّ لَهُ : فَقُلْتُ لِسَوْدَةَ بِنْتِ زَمْعَةَ : إِنَّهُ سَيَدْنُو مِنْكِ ، فَإِذَا دَنَا مِنْكِ فَقُولِي : أَكَلْتَ مَغَافِيرَ ؟ فَإِنَّهُ سَيَقُولُ لَكِ : لَا ، فَقُولِي لَهُ : مَا هَذِهِ

ہم سے فروہ بن ابی المغراء نے بیان کیا کہا ہم سے علی بن مسہر نے انہوں نے ہشام بن عروہ سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے حضرت عائشہ رضؓ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم شہد اور حلوے کو بہت پسند کرتے تھے ف۱ آپکا معمول تھا جب عصر کی نماز پڑھ چکتے تو اپنی بی بیوں پاس تشریف لے جاتے کسی بی بی سے بوس و کنار بھی کرتے ایک دن اسی طرح آپ حضرت حفصہؓ پاس گئے جو حضرت عمرؓ کی صاحبزادی تھیں اور معمول سے زیادہ ان کے پاس ٹھہرے رہے حضرت عائشہ رضؓ کہتی ہیں اس پر مجھ کو جلاپا ہوا ف۲ میں نے وجہ دریافت کی ف۳ تو معلوم ہوا کہ حفصہ رضؓ کی قوم والوں میں کسی عورت (نام نامعلوم) نے ان کو شہد کا ایک کپہ بطور تحفہ کے بھیجا تھا انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو وہ شہد پلا دیا (اسی کے پینے میں آپ معمول سے زیادہ وہاں ٹھہرے رہے ف۴) میں نے کہا خدا کی قسم میں تو ایک چلتر کروں گی تو میں نے ام المومنین سودہؓ سے کہا اب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تمہارے پاس آئیں گے تم کہنا آپ نے شاید مغافیر کھایا ہے آپ کہیں گے نہیں میں نے تو مغافیر نہیں کھایا تم کہنا تو پھر یہ بو آپ میں سے کیسی آ رہی ہے آپؐ فرمائیں گے حفصہؓ نے مجھ کو شہد پلایا تھا تو تم کہنا شاید اس شہد کی مکھی نے عرفط کا درخت چوسا

الرِّيحُ الَّتِي أَجِدُ مِنْكَ؟ فَإِنَّهُ سَيَقُولُ
لَكِ: سَقَتْنِي حَفْصَةُ شَرْبَةَ عَسَلٍ،
فَقُولِي لَهُ: جَرَسَتْ نَحْلُهُ الْعُرْفُطَ،
وَسَأَقُولُ ذَلِكَ، وَقُولِي أَنْتِ يَا صَفِيَّةُ
ذَاكِ، قَالَتْ: تَقُولُ سَوْدَةُ، فَوَاللهِ
مَا هُوَ إِلَّا أَنْ قَامَ عَلَى الْبَابِ فَأَرَدْتُ
أَنْ أُبَادِئَهُ بِمَا أَمَرْتِنِي بِهِ فَرَقًا مِنْكِ
فَلَمَّا دَنَا مِنْهَا قَالَتْ لَهُ سَوْدَةُ:
يَا رَسُولَ اللهِ، أَكَلْتَ مَغَافِيرَ؟ قَالَ:
لَا، قَالَتْ: فَمَا هَذِهِ الرِّيحُ الَّتِي أَجِدُ
مِنْكَ؟ قَالَ: سَقَتْنِي حَفْصَةُ شَرْبَةَ
عَسَلٍ، فَقَالَتْ: جَرَسَتْ نَحْلُهُ الْعُرْفُطَ،
فَلَمَّا دَارَ إِلَيَّ قُلْتُ لَهُ نَحْوَ ذَلِكَ
فَلَمَّا دَارَ إِلَى صَفِيَّةَ قَالَتْ لَهُ مِثْلَ
ذَلِكَ، فَلَمَّا دَارَ إِلَى حَفْصَةَ قَالَتْ:
يَا رَسُولَ اللهِ، أَلَا أَسْقِيكَ مِنْهُ؟ قَالَ:
لَا حَاجَةَ لِي فِيهِ، قَالَتْ: تَقُولُ سَوْدَةُ:
وَاللهِ لَقَدْ حَرَمْنَاهُ، قُلْتُ لَهَا: اسْكُتِي،

ہوگا (جس میں سے مغافیر بدبودار گوند نکلتا ہے) اور میں بھی آپ سے یہی کہوں گی صفیہ رض تم بھی یہی کہنا (دیکھو تو کیا سیر ہوتی ہے) حضرت عائشہ کہتی ہیں سودہ رض نے مجھے کہا یہ باتیں ہو ہی رہی تھیں اتنے میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم میرے دروازے پر آ کھڑے ہوئے عائشہ رض میں نے تمہارے ڈر سے یہ چاہا کہ پکار کر آپ سے وہ کہہ دوں جو تم نے کہا تھا مگر خیر جب آپ میرے نزدیک آئے تو میں نے کہا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ نے مغافیر کھایا ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نہیں تو میں نے کہا پھر یہ بدبو آپ میں سے کیسی چلی آ رہی ہے آپ نے فرمایا حفصہ رض نے شہد کا تو ایک گھونٹ مجھ کو البتہ پلایا تھا میں نے کہا ہاں شہد کی اس مکھی نے عرفط کا درخت چوسا ہوگا ف۵ حضرت عائشہ رض کہتی ہیں پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس تشریف لائے تو میں نے بھی ایسا ہی کہا حضرت صفیہ رض پاس گئے تو انہوں نے بھی ایسا ہی کہا ف۶ پھر آپ (دوسرے دن) حضرت حفصہ رض پاس گئے تو انہوں نے کہا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں آپ کو شہد پلاؤں۔ آپ نے فرمایا نہیں کچھ ضرورت نہیں ف۷ حضرت عائشہ رض کہتی ہیں سودہ (چپکے سے) مجھ سے کہنے لگیں بہن واللہ یہ تو ہم نے (چلتر کیا کیا) آپ کو شہد پینے سے روک دیا میں نے کہا (اری بہن چپ رہ ف۸)

ف۱ یہ حلوا، کھجور اور دودھ سے بنایا جاتا ہے دوسری روایت میں ہے کہ مسلمان شیرینی ہے اور شیرینی کو پسند کرتا ہے ہمارے آقا جناب امام حسن علیہ السلام بھی شیرینی کو بہت پسند فرماتے تھے اور مجھ کو شیرینی بے انتہا پسند ہے ف۲ جیسے سوت کو سوت سے ہوا کرتا ہے ف۳ اپنی لونڈی کو بھیج کر کہا جا دیکھ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم حفصہ رض پاس کیا کر رہے ہیں ف۴ اگلی روایت میں یہ ہے کہ آپ نے حضرت زینب رض کے پاس شہد پیا تھا ابن عباس رض کی روایت میں ہے کہ حضرت سودہ رض کے پاس سدی نے نقل کیا کہ حضرت ام سلمہ رض پاس اور راجح یہ ہے کہ حضرت زینب رض پاس آپ نے شہد پیا تھا اور صلاح حضرت عائشہ رض اور حضرت حفصہ رض نے مل کر کی تھی اور آگے مذکور ہوگا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بی بیوں میں دو ٹکڑیاں تھیں ایک ٹکڑی میں حضرت عائشہ رض اور حضرت حفصہ رض سودہ رض اور صفیہ رض اور دوسری ٹکڑی میں حضرت زینب رض اور ام سلمہ رض اور باقی بی بیاں ف۵ تو اسی کی بو شہد میں آ گئی ف۶ اب اتنے آدمی مل کر ایک ہی بات کہیں تو آدمی کو خواہ مخواہ وہم آ ہی جائے گا ف۷ حضرت عائشہ رض کا چلتر چل گیا ف۸ کہیں یہ بات کھل نہ جائے اور حفصہ رض تک پہنچ نہ جائے حضرت سودہ رض حالاں کہ عمر میں حضرت عائشہ رض سے کہیں بڑی تھیں بلکہ بوڑھی تھیں مگر حضرت عائشہ رض سے ڈرتی رہتی تھیں کیوں کہ آنحضرت

صلی اللہ علیہ وسلم کی عنایت اور محبت حضرت عائشہ رضؓ پر بہت زیادہ تھی ہر ایک بی بی حضرت عائشہؓ کا خلاف کرنے سے ڈرتی کہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو ہم سے خفا نہ کردیں اس قسم کے چلتر سوکنوں میں ایک معمولی اور فطری ہوتے ہیں یہ کچھ گناہ کی قسم میں نہیں ہیں خصوصاً حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی حالت پر نظر کرتے وہ بالکل کم سن اور نوجوان تھیں اور جوانی کے چہل کس میں نہیں ہوتے۔

بَابُ لَا طَلَاقَ قَبْلَ نِكَاحٍ

بَابُ لَا طَلَاقَ قَبْلَ نِكَاحٍ، وَقَوْلِ اللهِ تَعَالَى - يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِذَا نَكَحْتُمُ الْمُؤْمِنَاتِ ثُمَّ طَلَّقْتُمُوهُنَّ مِنْ قَبْلِ أَنْ تَمَسُّوهُنَّ فَمَا لَكُمْ عَلَيْهِنَّ مِنْ عِدَّةٍ تَعْتَدُّونَهَا فَمَتِّعُوهُنَّ وَسَرِّحُوهُنَّ سَرَاحًا جَمِيلًا. وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: جَعَلَ اللهُ الطَّلَاقَ بَعْدَ النِّكَاحِ وَيُرْوَى فِي ذَلِكَ عَنْ عَلِيٍّ وَسَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ وَعُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ وَأَبِي بَكْرِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ وَعُبَيْدِ اللهِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُتْبَةَ وَأَبَانَ بْنِ عُثْمَانَ وَعَلِيِّ بْنِ حُسَيْنٍ وَشُرَيْحٍ وَسَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ وَالْقَاسِمِ وَسَالِمٍ وَطَاوُسٍ وَالْحَسَنِ وَعِكْرِمَةَ وَعَطَاءٍ وَعَامِرِ بْنِ سَعْدٍ وَجَابِرِ بْنِ زَيْدٍ وَنَافِعِ بْنِ جُبَيْرٍ وَمُحَمَّدِ بْنِ كَعْبٍ وَسُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ وَمُجَاهِدٍ وَالْقَاسِمِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ وَعَمْرِو بْنِ هَرِمٍ وَالشَّعْبِيِّ أَنَّهَا لَا تَطْلُقُ۔

باب نکاح سے پہلے طلاق نہیں ہو سکتا ف۱

اور اللہ تعالیٰ نے (سورۂ احزاب میں) فرمایا مسلمانو! جب تم مسلمان عورتوں سے نکاح کرو پھر صحبت کرنے سے پہلے ان کو طلاق دیدو تو اب ان پر کوئی عدت کرنا ضرور نہیں بلکہ ان کے ساتھ سلوک کرکے اچھی طرح ان کو رخصت کردو ف۲ اور ابن عباس نے کہا اللہ تعالیٰ نے طلاق کو نکاح کے بعد رکھا ہے (اس کو امام احمد اور بیہقی و ابن خزیمہ نے نکالا) اور ایسی روایتیں آئی ہیں حضرت علیؓ سے ف۳ اور سعید بن مسیب سے (اس کو عبدالرزاق نے نکالا) اور عروہ بن زبیر سے (اس کو سعید بن منصور نے نکالا) اور ابوبکر بن عبدالرحمن اور عبیداللہ بن عبداللہ بن عتبہ سے (اس کو یعقوب بن سفیان اور بیہقی نے نکالا) اور ابان بن عثمان سے ف۴ اور امام زین العابدین سے ف۵ اور شریح قاضی سے ف۶ اور سعید بن جبیر سے ف۷ اور قاسم بن محمد اور سالم بن عبداللہ بن عمرؓ سے ف۸ اور طاؤس سے ف۹ اور حسن بصری سے ف۱۰ اور عکرمہ سے ف۱۱ اور عطاء بن ابی رباح سے ف۱۲ اور عامر بن سعد سے ف۱۳ اور جابر بن زید سے ف۱۴ اور نافع بن جبیر سے اور محمد بن کعب قرظی سے ف۱۵ اور سلیمان بن یسار سے ف۱۶ اور مجاہد سے ف۱۷ اور قاسم بن عبدالرحمن سے ف۱۸ اور عمرو بن ہرم سے ف۱۹ اور شعبی سے ف۲۰ ان سب نے یہی کہا ف۲۱ طلاق نہیں پڑنے کا۔

ف۱ اس باب کے لانے سے امام بخاری کی غرض مالکیہ اور حنفیہ کا مذہب رد کرنا ہے مالکیہ کہتے ہیں اگر کسی معین عورت کی نسبت کہے میں اس سے نکاح کروں تو اس کو طلاق ہے پھر اس سے نکاح کرے تو طلاق پڑ جائے گا اہل حدیث اور امام بخاری اور امام شافعی اور احمد بن حنبل کا یہ مذہب ہے کہ طلاق نہیں پڑے گا خواہ معین عورت کی نسبت کہے یا مطلق یوں کہے اگر میں کسی عورت سے نکاح کروں تو

اس کو طلاق ہے حنفیہ کہتے ہیں دونوں صورتوں میں نکاح کرتے ہی طلاق پڑ جائے گا اور اس باب میں مرفوع حدیثیں بھی موجود ہیں جن سے اہل حدیث کے مذہب کی تائید ہوتی ہے چنانچہ ترجمہ باب خود ایک حدیث ہے جس کو طبرانی اور سعید بن منصور نے مرفوعًا نکالا اگر امام بخاری ان کو اپنی شرط پر نہ ہونے کی وجہ سے نہ لا سکے اور بہت سے فقہائے تابعین اور صحابہ کرام رض کے اقوال نقل کئے جن سے یہ نکلتا ہے کہ طلاق نہ پڑنے پر گویا اجماع کے قریب ہو گیا ہے ف۲ اس آیت میں یہ مذکور ہے کہ تم ان سے نکاح کر کے پھر طلاق دو تو معلوم ہوا کہ طلاق دینی صحیح ہے جو نکاح کے بعد واقع ہو اور جن لوگوں نے امام بخاری پر یہ اعتراض کیا ہے کہ اس آیت سے استدلال صحیح نہیں ہوتا ان کو یہ خبر نہیں کہ خود ابن عباس رض نے جو اس امت کے بڑے عالم تھے اس مطلب پر اسی آیت سے استدلال کیا ہے حاکم نے ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کیا انہوں نے کہا اللہ نے فرمایا مسلمانو جب تم مسلمان عورتوں سے نکاح کرو پھر ان کو طلاق دو اور یوں نہیں فرمایا جب تم ان کو طلاق دو پھر ان سے نکاح کرو ف۳ اس کو عبدالرزاق نے امام حسن بصری سے نکالا ایک شخص نے حضرت علی رض سے پوچھا اگر کوئی یوں کہے میں فلانی عورت سے نکاح کروں تو اس کو طلاق ہے انہوں نے کہا ایسا کہنا محض لغو ہے حافظ نے کہا اس کے راوی ثقہ ہیں مگر امام حسن بصری رح نے حضرت علی رض سے نہیں سنا لیکن بیہقی نے اس کو نزال بن سبرہ سے انہوں نے حضرت علی رض سے نکالا اور بیہقی اور ابو داؤد نے مرفوعًا حضرت علی رض سے نکالا طلاق جب ہی ہو گا جب نکاح کے بعد ہو اور جب احتلام ہو جائے تو یتیمی نہیں رہتی ف۴ اس کا نکالنے والا معلوم نہیں ہوا ف۵ اس کو غیلانیات میں نکالا ف۶ اس کو سعید بن منصور اور ابن ابی شیبہ نے نکالا ف۷ اس کو ابن ابی شیبہ نے نکالا ف۸ اس کو ابن عبید نے کتاب النکاح میں نکالا ف۹ اس کو عبدالرزاق نے نکالا ف۱۰ اس کو بھی عبدالرزاق نے نکالا ف۱۱ اس کو اثرم نے نکالا ف۱۲ اس کو طبرانی نے اوسط میں نکالا عطاء سے انہوں نے جابر رض سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے ف۱۳ اس کو نکالنے والا معلوم نہیں ہوا ف۱۴ اس کو سعید بن منصور نے نکالا ف۱۵ اس کو ابن ابی شیبہ نے نکالا ف۱۶ اس کو سعید بن منصور نے نکالا ف۱۷ اس کو ابن ابی شیبہ نے نکالا ف۱۸ اس کو بھی ابن ابی شیبہ نے نکالا ــــ ف۱۹ جو مجمع تابعین میں ہے اس کو ابو عبید نے نکالا ف۲۰ اس کو وکیع نے نکالا اپنی مصنف میں امام بخاری نے اس مقام پر دو صحابیوں اور تئیس تابعین کے اقوال بیان کیے جو اس امت کے بڑے فقیہ اور عالم گزرے ہیں یہاں سے امام بخاری کی وسعت علم معلوم ہوتی ہے کہ قطع نظر مرفوع حدیثوں کے امام بخاری کو صحابہ اور تابعین اور فقہا کے اقوال بھی بے حد یاد تھے اتنے حافظے کا تو کوئی شخص اس امت اسلامیہ میں نظر نہیں آتا گویا وہ معجزہ تھے جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم کے امام بخاری کے بہت زمانہ بعد پھر ابن حجر علیہ الرحمۃ پیدا ہوئے یہ بھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ایک معجزہ تھے ان کے وسعت علم کی بھی کوئی انتہا نہیں ہے حدیث کی معرفت میں دریائے بے پایاں تھے دیکھیے ان سب اقوال کی تخریج کہاں کہاں سے ڈھونڈ کر حافظ صاحب ہی نے بیان کی ہے اور سیوطی بھی حافظ حدیث تھے مگر ان میں حدیث کی پرکھ ایسی نہیں تھی جیسے حافظ صاحب میں تھی حافظ صاحب تنقید حدیث اور معرفت رجال میں بھی اپنا نظیر نہیں رکھتے تھے جیسے احاطۂ حدیث میں اور قسطلانی اور عینی تو محض خوشہ چیں ہیں دوسروں کی پکی پکائی مانڈی کھانے والے اللہ عالم برزخ اور حشر میں ہم کو ان بزرگوں کی معیت نصیب کرے آمین یا رب العالمین ف۲۱ اگر کوئی یوں کہے فلانی عورت سے نکاح کروں تو اس پر طلاق ہے۔

بَابٌ إِذَا قَالَ لِامْرَأَتِهِ وَهُوَ مُكْرَهٌ: هَذِهِ أُخْتِي، فَلَا شَيْءَ عَلَيْهِ

قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: قَالَ إِبْرَاهِيمُ لِسَارَةَ: هَذِهِ أُخْتِي، وَذَلِكَ فِي ذَاتِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ۔

باب اگر کوئی ظالم کے ڈر سے جبراً جورو کو اپنی بہن کہہ دے تو کچھ نقصان نہ ہوگا

(اس عورت پر طلاق نہیں پڑنے کا نہ ظہار کا کفارہ لازم ہوگا) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اپنی بی بی حضرت سارہ رض کو کہا یہ میری بہن ہے (یعنی دینی بہن) اللہ کی راہ میں ف۱

ف۱ یہ حدیث موصولاً اوپر گذر چکی ہے ابن بطال نے کہا اس باب کے لانے سے امام بخاری کی غرض یہ ہے کہ اس شخص کا رد کریں جو اپنی جورو سے یوں خطاب کرنا میری بہن، برا جانتا ہے لیکن عبدالرزاق نے روایت کیا کہ ایک شخص اپنی جورو سے کہہ رہا تھا میری بہن تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے جھڑکا اور اسی لیے بعضوں نے کہا اگر نیت ظہار کی ہو تو کفارہ لازم ہوگا۔

بَابُ الطَّلَاقِ فِي الْإِغْلَاقِ وَالْكُرْهِ

وَالسَّكْرَانِ، وَالْمَجْنُونِ، وَأَمْرِهِمَا وَالْغَلَطِ، وَالنِّسْيَانِ فِي الطَّلَاقِ وَالشِّرْكِ وَغَيْرِهِ، لِقَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْأَعْمَالُ بِالنِّيَّةِ وَلِكُلِّ امْرِئٍ مَا نَوَى۔ وَتَلَا الشَّعْبِيُّ۔ لَا تُؤَاخِذْنَا إِنْ نَسِينَا أَوْ أَخْطَأْنَا۔ وَمَا لَا يَجُوزُ مِنْ إِقْرَارِ الْمُوَسْوِسِ، وَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلَّذِي أَقَرَّ عَلَى نَفْسِهِ: أَبِكَ جُنُونٌ؟ وَقَالَ عَلِيٌّ: بَقَرَ حَمْزَةُ خَوَاصِرَ شَارِفَيَّ فَطَفِقَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَلُومُ حَمْزَةَ فَإِذَا حَمْزَةُ قَدْ ثَمِلَ مُحْمَرَّةٌ عَيْنَاهُ، ثُمَّ قَالَ حَمْزَةُ: وَهَلْ أَنْتُمْ إِلَّا عَبِيدٌ لِأَبِي؟ فَعَرَفَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَدْ ثَمِلَ، فَخَرَجَ وَخَرَجْنَا مَعَهُ وَقَالَ عُثْمَانُ: لَيْسَ لِمَجْنُونٍ وَلَا لِسَكْرَانَ

باب زبردستی اور جبراً طلاق دینے کا حکم

اسی طرح نشہ یا جنون میں دونوں کا حکم ایک ہونا اسی طرح چوک یا بھول سے طلاق دینا یا چوک یا بھول سے شرک کا کلمہ نکال بیٹھنا یا شرک کا کوئی کام کرنا ف۱ کیوں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تمام کام نیت سے صحیح ہوتے ہیں اور ہر ایک آدمی کو وہی ملے گا جیسی نیت کرے ف۲ اور عامر شعبی نے ف۳ یہ آیت پڑھی ربنا لا تؤاخذنا ان نسینا او اخطانا ف۴ اور اس باب میں یہ بھی بیان کیا ہے کہ وسواسی (اور مجنون آدمی) کا اقرار صحیح نہیں ہے کیوں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس شخص سے فرمایا جو زنا کا اقرار کر رہا تھا کہیں تجھ کو جنون تو نہیں ہے ف۵ اور حضرت علی رض نے کہا جناب امیر حمزہ نے میری دونوں اونٹنیوں کے پیٹ پھاڑ ڈالے ان کے گوشت کے کباب بنائے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو ملامت کرنا شروع کی پھر کیا دیکھا وہ نشے میں چور ان کی آنکھیں سرخ ہیں انہوں نے (نشہ کی حالت میں) یہ جواب دیا اجی جاؤ بھی تم سب ہو کیا میرے باپ کے چیلے چاپڑ۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے پہچان لیا وہ بالکل نشے میں چور ہیں آپ نکل چلے آئے

طَلَاقٌ، وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: طَلَاقُ السَّكْرَانِ وَالْمُسْتَكْرَهِ لَيْسَ بِجَائِزٍ، وَقَالَ عُقْبَةُ بْنُ عَامِرٍ: لَا يَجُوزُ طَلَاقُ الْمُوَسْوِسِ، وَقَالَ عَطَاءٌ: إِذَا بَدَا بِالطَّلَاقِ فَلَهُ شَرْطُهُ، وَقَالَ نَافِعٌ: طَلَّقَ رَجُلٌ امْرَأَتَهُ الْبَتَّةَ إِنْ خَرَجَتْ فَقَالَ ابْنُ عُمَرَ: إِنْ خَرَجَتْ فَقَدْ بُتَّتْ مِنْهُ، وَإِنْ لَمْ تَخْرُجْ فَلَيْسَ بِشَيْءٍ، وَقَالَ الزُّهْرِيُّ فِيمَنْ قَالَ: إِنْ لَمْ أَفْعَلْ كَذَا وَكَذَا فَامْرَأَتِي طَالِقٌ ثَلَاثًا: يُسْأَلُ عَمَّا قَالَ وَعَقَدَ عَلَيْهِ قَلْبُهُ حِينَ حَلَفَ بِتِلْكَ الْيَمِينِ، فَإِنْ سَمَّى أَجَلًا أَرَادَهُ وَعَقَدَ عَلَيْهِ قَلْبُهُ حِينَ حَلَفَ جُعِلَ ذَلِكَ فِي دِينِهِ وَأَمَانَتِهِ، وَقَالَ إِبْرَاهِيمُ: إِنْ قَالَ لَا حَاجَةَ لِي فِيكِ، نِيَّتُهُ، وَطَلَاقُ كُلِّ قَوْمٍ بِلِسَانِهِمْ، وَقَالَ قَتَادَةُ: إِذَا قَالَ: إِذَا حَمَلْتِ فَأَنْتِ طَالِقٌ ثَلَاثًا، يَغْشَاهَا عِنْدَ كُلِّ طُهْرٍ مَرَّةً، فَإِنِ اسْتَبَانَ حَمْلُهَا فَقَدْ بَانَتْ مِنْهُ، وَقَالَ الْحَسَنُ: إِذَا قَالَ الْحَقِي بِأَهْلِكِ نِيَّتُهُ، وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: الطَّلَاقُ عَنْ وَطَرٍ، وَالْعِتَاقُ مَا أُرِيدَ بِهِ وَجْهُ اللَّهِ، وَقَالَ الزُّهْرِيُّ: إِنْ قَالَ مَا أَنْتِ بِامْرَأَتِي نِيَّتُهُ، وَإِنْ نَوَى طَلَاقًا فَهُوَ مَا نَوَى، وَقَالَ عَلِيٌّ: أَلَمْ تَعْلَمْ أَنَّ الْقَلَمَ رُفِعَ عَنْ ثَلَاثَةٍ عَنِ

ہم بھی آپ کے ساتھ نکل کھڑے ہوئے ف۶ اور حضرت عثمانؓ نے کہا مجنون اور نشے والے کا طلاق نہیں پڑنے کا (اسکو ابن ابی شیبہ نے وصل کیا) اور ابن عباسؓ نے کہا نشے اور زبردستی کا طلاق نہیں پڑنے کا (اسکو سعید بن منصور اور ابن ابی شیبہ نے وصل کیا) اور عقبہ بن عامر جہنی صحابی نے کہا اگر طلاق کا وسوسہ دل میں آئے تو (جب تک زبان سے نہ نکالے) طلاق نہیں پڑنے کا ف۷ اور عطاء بن ابی رباح نے کہا ف۸ اگر کسی نے پہلے انت طالق کہا اس کے بعد شرط لگائی (کہ اگر تو گھر میں گئی) تو شرط کے موافق طلاق پڑے گا ف۹ اور نافع نے ابن عمرؓ سے پوچھا اگر کسی نے اپنی عورت سے یوں کہا (تجھ کو طلاق بائن ہے اگر تو گھر سے نکلی پھر وہ نکل کھڑی ہوئی تو کیا حکم ہے) انہوں نے کہا عورت پر طلاق بائن پڑ جائے گا ف۱۰ اگر نہ نکلے تو کچھ نہیں ہونے کا (طلاق نہیں پڑنے کا) اور ابن شہاب زہری نے کہا (اس کو عبدالرزاق نے نکالا) اگر کوئی مرد یوں کہے میں ایسا ایسا نہ کروں تو میری عورت پر تین طلاق ہیں اس کے بعد یوں کہے جب میں نے یہ کہا تھا تو ایک مدت معین کی نیت کی تھی (یعنی ایک سال یا دو سال میں یا ایک دن یا دو دن میں) اب اگر اس نے ایسی ہی نیت کی تھی تو فیما بینه وبین الله اس کی تصدیق کریں گے (وہ جانے اس کا کام جانے) ف۱۱ اور ابراہیم نخعی نے کہا (ابن ابی شیبہ نے نکالا) اگر کوئی اپنی جورو سے یوں کہے اب مجھ کو تیری ضرورت نہیں ہے تو اس کی نیت پر مدار رہے گا ف۱۲ اور ابراہیم نخعی نے یہ بھی کہا ف۱۳ کہ دوسری زبان والوں کا طلاق اپنی اپنی زبان میں ہوگا ف۱۴ اور قتادہ نے کہا ف۱۵ اگر کوئی اپنی عورت سے یوں کہہ دے جب تم کو پیٹ رہ جائے تو تجھ پر تین طلاق ہیں اس کو لازم ہے کہ ہر طہر میں عورت سے ایک بار صحبت کرے اور جب معلوم ہو جائے کہ اس کو پیٹ رہ گیا ہے اسی وقت وہ مرد سے جدا ہو جائے گی ف۱۶ اور امام حسن بصری نے کہا ف۱۷ اگر

الْمَجْنُونِ حَتّٰى يُفِيقَ، وَعَنِ الصَّبِيِّ حَتّٰى يُدْرِكَ، وَعَنِ النَّائِمِ حَتّٰى يَسْتَيْقِظَ وَقَالَ عَلِيٌّ: وَكُلُّ الطَّلاَقِ جَائِزٌ، إِلَّا طَلاَقَ الْمَعْتُوهِ۔

کوئی اپنی عورت سے کہے جا اپنے میکے میں چلی جا اور طلاق کی نیت کرے تو طلاق پڑ جائے گی ف۱۸ اور ابن عباس رضؓ نے کہا ف۱۹ طلاق تو مجبوری سے ضرورت کے وقت دیا جاتا ہے اور بردہ کو آزاد کرنا اللہ کی رضا مندی کے لیے ہوتا ہے ف۲۰ اور ابن شہاب زہری نے کہا ف۲۱ اگر کسی نے اپنی عورت سے کہا تو میری جورو نہیں ہے اور اس کی نیت طلاق کی تھی تو طلاق پڑ جائے گا اور حضرت علی رضؓ نے فرمایا (اس کو بغوی نے جعدیات میں وصل کیا) (عمر رضؓ) کیا تم کو معلوم نہیں ہے کہ تین آدمی مرفوع القلم ہیں یعنی ان کے اعمال نہیں لکھے جاتے) ایک تو دیوانہ جب تک سیانا نہ ہو جائے دوسرے بچہ جب تک جوان نہ ہو تیسرے سونے والا جب تک بیدار نہ ہو ف۲۲ اور حضرت علی رضؓ نے یہ بھی فرمایا ف۲۳ ہر ایک طلاق پڑ جائے گا مگر نادان بے وقوف کا (جیسے دیوانہ، نابالغ نشے میں مست وغیرہ کا)

ف ان سب صورتوں میں طلاق نہیں پڑتا جیسے بھول چوک میں شرک کا کلمہ نکل جانے سے آدمی مشرک نہیں ہوتا ف۲ تو اغلاق کا معنی زبردستی کا ہے یعنی کوئی مرد پر جبر کرے طلاق دینے پر اور وہ دے دے تو طلاق نہ ہوگا بعضوں نے کہا اغلاق سے غصہ مراد ہے یعنی اگر غصے اور طیش کی حالت میں طلاق دے تو طلاق نہ پڑے گا متاخرین حنابلہ کا بھی یہی قول ہے لیکن اکثر علماء اور ائمہ اس کے خلاف ہیں وہ کہتے ہیں طلاق تو اکثر غصے ہی کے وقت دیا جاتا ہے پس اگر غصے میں طلاق نہ پڑے گا تو ہر طلاق دینے والا یہی کہے گا میں اس وقت غصے میں تھا بعضوں نے والشرک کی جگہ والشک پڑھا ہے یعنی اگر شک پڑ گئی کہ طلاق کا لفظ زبان سے نکلا ہے یا نہیں تو طلاق نہیں پڑے گا یہ باب لا کر امام بخاری نے حنفیہ کا رد کیا ہے وہ کہتے ہیں نشہ میں یا زبردستی سے کوئی طلاق دے تو طلاق پڑ جائے گا اسی طرح اگر کوئی کلمہ کہنا چاہتا تھا لیکن زبان سے نکل گیا انت طالق تب بھی طلاق پڑ جائیگا اسی طرح سے اگر بھولے سے انت طالق کہہ دیا لیکن اہل حدیث کے نزدیک ان میں سے کسی صورت میں طلاق نہیں پڑے گا جب تک طلاق سنت کے موافق نیت کر کے ایسے طہر میں نہ دے جس میں جماع نہ کیا ہو اور ایسے طہر میں بھی نیت کر کے تین طلاق یکبارگی دے دے تو ایک ہی طلاق پڑے گا اسی طرح اہل حدیث کے نزدیک طلاق معلق بالشرط مثلاً کوئی اپنی بی بی سے یوں کہے تو گھر میں سے باہر نکلے تو تجھ پر طلاق ہے پھر وہ گھر سے نکلی تو طلاق نہیں پڑے گا کیوں کہ ان کے نزدیک یہ طلاق خلاف سنت ہے اور خلاف سنت طلاق واقع نہیں ہوتا مگر ایک ہی صورت میں یعنی جب طہر میں تین طلاق یک بارگی دے دے تو گو یہ فعل خلاف سنت ہے مگر ایک طلاق پڑ جائے گا میں کہتا ہوں ہمارے پیشوا متاخرین حنابلہ جو غلبہ غیظ و غضب میں طلاق نہ پڑنے کے قائل ہوئے ہیں وہی مذہب عمدہ معلوم ہوتا ہے لیکن جمہور علماء اس کے خلاف ہیں کیونکہ غیظ و غضب میں بھی انسان بے قابو ہو جاتا ہے پس

جب تک طلاق کی نیت نہ کرکے طلاق نہ دے اس وقت تک طلاق نہیں پڑنے کا اسی طرح طلاق معلق میں بھی جمہور علماء مخالف ہیں وہ کہتے ہیں جب شرط پوری ہو تو طلاق پڑجائے گا بڑی آسانی اہلحدیث کے مذہب میں ہے اور ہمارے زمانے کے مناسب حال بھی انہی کا مذہب ہے طلاق جہاں تک واقع نہ ہو تو بہتر ہے کیوں کہ وہ ابغض مباحات ہے اور تعجب ہے ان لوگوں سے جنہوں نے ہمارے امام شیخ الاسلام ابن تیمیہؒ پر تین طلاقوں کے مسئلہ میں بلوہ کیا ان کو ستایا۔ ارے بے وقوفو شیخ الاسلام نے تو وہ قول اختیار کیا جو حدیث اور اجماع صحابہ رضؓ کے موافق تھا اور اس میں اس امت کے لیے آسانی تھی ان کے احسان کا شکریہ ادا کرنا تھا نہ کہ ان پر بلوہ کرنا ان کو ستانا اللہ ان سے راضی ہو اور ان کو جزائے خیر دے جس مشکل میں ہم امام ابوحنیفہؒ یا شافعیؒ کی بے جا تقلید کی وجہ سے پڑ گئے تھے اس سے انہوں نے مخلصی دلوائی۔ ف۳ جب ان سے بھول چوک میں طلاق دینے کا مسئلہ پوچھا گیا ف۴ یعنی طلاق نہیں پڑا اس کو ہناد نے اپنے فوائد صغیر میں وصل کیا ف۵ یہ حدیث آگے موصولاً مذکور ہوگی ف۶ یہ قصہ موصولاً اوپر گذر چکا ہے تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے نشے کی حالت میں جناب حمزہ رضؓ کی گفتگو کا مواخذہ نہیں کیا ف۷ حافظ نے یہ نہیں بیان کیا کہ اس کو کس نے نکالا ف۸ یہ کتاب الشروط میں گزر چکا ہے ف۹ جیسے یوں کہے اگر تو گھر میں گئی تو تجھ پر طلاق ہے یعنی تقدیم و تاخیر شرط دونوں کا ایک حکم ہے جب شرط پڑ جائے گی تو طلاق پڑے گا ف۱۰ حافظ نے یہ بیان نہیں کیا کہ اس کو کس نے نکالا ف۱۱ یہ سب روایتیں جمہور علماء کے مذہب کے موافق ہیں لیکن اہل حدیث کے نزدیک ان سب صورتوں میں طلاق نہیں پڑنے کا اور ایسا کہنا محض لغو سمجھا جائے گا ف۱۲ اگر طلاق کی نیت ہوگی تو طلاق پڑ جائے گا کیوں کہ یہ کنایہ کا لفظ ہے اور کنایات میں طلاق جب ہی پڑتا ہے جب طلاق کی نیت ہو ف۱۳ اس کو بھی ابن ابی شیبہ نے نکالا ف۱۴ یعنی طلاق عربی کا لفظ ہے اگر دوسری زبانوں میں طلاق کی بجائے دوسرا لفظ مستعمل ہو تو اس سے بھی طلاق پڑ جائے گا مثلاً کوئی ہندی میں اپنی بی بی سے کہے جا تجھ کو چھوڑ دیا یا تجھ کو فارغ خطی دے دی بعضوں نے کہا دوسری زبانوں کے لفظوں سے اسی صورت میں طلاق پڑے گا جب طلاق کی نیت ہو اور اب تو اکثر مسلمانوں میں یہی عربی لفظ طلاق ایسا مشہور ہوگیا ہے جس کا مطلب غیر ملک غیر زبان والے بھی سمجھتے ہیں مگر انگلستان کے مسلمان اگر ڈی ڈورس کہیں تو وہ بھی طلاق ہوگا ف۱۵ اس کو ابن ابی شیبہ نے نکالا ف۱۶ اس پر تین طلاق پڑ جائیں گے یہ جمہور کا قول ہے اور قاسم نے امام مالک سے یوں روایت کی کہ اگر تعلیق کے بعد ایک بار بھی صحبت کرے تو طلاق پڑ جائیں گے اس کا حمل ظاہر ہو یا نہ ہو اہل حدیث کے نزدیک یہ تعلیق ہی لغو ہے اس میں کوئی طلاق نہ پڑے گا ف۱۷ اس کو عبدالرزاق نے نکالا ف۱۸ کیوں کہ یہ کنایہ کا لفظ ہے ف۱۹ حافظ نے یہ نہیں لکھا کہ اس کو کس نے وصل کیا ف۲۰ یہ دونوں میں بڑا فرق ہے طلاق کو جہاں تک ہوسکیں روکیں گے اور اسی وقت وقوع کا حکم دیں گے جب سنت کے مطابق اس طہر میں ہو جس میں صحبت نہ کی ہو اگر اور طرح پر طلاق دے مثلاً حیض میں یا معلق طور پر تو طلاق واقع نہ ہوگا جیسے اہل حدیث کا قول ہے ابن عباس کے اس قول سے ان لوگوں کا جواب ہو گیا جو کہتے ہیں اہل حدیث نے طلاق مشروط کو تو جائز نہیں کہا اور عتاق مشروط کو لازم کہتے ہیں جب شرط پائی جائے کیوں کہ طلاق اور عتاق دونوں میں فرق ہے ف۲۱ اس کو ابن ابی شیبہ نے وصل کیا۔ ف۲۲ ہوا یہ کہ ایک دیوانی عورت کو حضرت عمر رضؓ پاس لے کر آئے اس کو زنا سے پیٹ رہ گیا تھا حضرت عمر رضؓ نے اس کو سنگسار کرنا چاہا اس وقت حضرت علی رضؓ نے یہ فرمایا ایک روایت میں ہے کہ حضرت عمر رضؓ نے حضرت علی رضؓ کا یہ فتویٰ سن کر فرمایا لولا

علی لهلك عمر۔ اللہ اللہ حضرت عمرؓ کی بے نفسی اور حق پروری۔ ایک بار حضرت عمرؓ منبر پر خطبہ دے رہے تھے اور گراں گراں مہر باندھنے سے منع کر رہے تھے ایک عورت نے قرآن شریف کی یہ آیت پڑھی وآتیتم احداهن قنطارا فلا تأخذوا منه شیئاً حضرت عمرؓ نے برسر منبر فرمایا کہ عمرؓ سے بڑھ کر سب لوگ سمجھدار ہیں یہاں تک کہ عورتیں پیچھے بھی کوئی حق شناسی اور انصاف پروری حضرت عمرؓ سے سیکھے جہاں کسی نے معقول بات کی قرآن و حدیث سے سند پیش کی کہ انہوں نے مان لی سر تسلیم جھکا دیا کبھی اپنی بات کی پچ نہیں کی نہ اپنے علم و فضل پر غرہ کیا اور ہمارے زمانے میں تو مقلدین بے انصاف کا یہ حال ہے کہ ان کو سینکڑوں حدیثیں اور آیتیں سناؤ جب بھی نہیں مانتے اپنے امام کے قول کی پچ کیے جاتے ہیں اور قرآن و حدیث کی تاویل کرتے ہیں کہو اس کی ضرورت ہی کیا آن پڑی ہے کیا تمہارے امام پیغمبر کی طرح خطا سے معصوم تھے کہ ان کا ہر قول واجب التسلیم ہو پھر ہم امام ہی کے قول کی تاویل کیوں نہ کریں کہ شاید ان کا مطلب دوسرا ہوگا یا ان کو یہ حدیث نہ پہنچی ہوگی ف۲۳ اس کو بغوی نے جعدیات میں وصل کیا ترمذی نے ابوہریرہؓ سے اس کو مرفوعاً روایت کیا ہے معتوہ ہر اس شخص کو کہیں گے جس کی عقل میں فتور ہے جیسے دیوانہ، بچہ، مست وغیرہ بعضوں نے کہا معتوہ کم سمجھ جو کسی کو مار پیٹ نہ کرتا ہو اور مجنون جو مار پیٹ کرتا ہو بعضوں نے کہا نابالغ اگر عاقل ہو تو اس کا طلاق صحیح ہو گا سعید بن مسیب اور ابن عمرؓ سے ایسا ہی منقول ہے

١٩٤- حَدَّثَنَا مُسْلِمٌ: حَدَّثَنَا هِشَامٌ: حَدَّثَنَا قَتَادَةُ، عَنْ زُرَارَةَ بْنِ أَوْفَى، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: إِنَّ اللَّهَ تَجَاوَزَ عَنْ أُمَّتِي مَا حَدَّثَتْ بِهِ أَنْفُسُهَا مَا لَمْ تَعْمَلْ أَوْ تَتَكَلَّمْ، وَقَالَ قَتَادَةُ: إِذَا طَلَّقَ فِي نَفْسِهِ فَلَيْسَ بِشَيْءٍ

ہم سے مسلم بن ابراہیم نے بیان کیا کہا ہم سے ہشام دستوائی نے کہا ہم سے قتادہ نے انہوں نے زرارہ بن اوفی سے انہوں نے ابوہریرہؓ سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا میری امت اپنے دل میں جو بات کرے (وسوسہ کہے) تو اللہ نے اس کو معاف کر دیا ہے جب تک (ہاتھ پاؤں سے) کام نہ کرے یا (زبان سے) وہ بات نہ نکالے قتادہ نے کہا ف اگر اپنی عورت کو دل میں طلاق دے (زبان سے نہ کہے) تو وہ کچھ نہیں (طلاق نہیں پڑے گا)

ف اس کو عبدالرزاق نے وصل کیا۔

١٩٥- حَدَّثَنَا أَصْبَغُ: أَخْبَرَنِي ابْنُ وَهْبٍ عَنْ يُونُسَ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي أَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ جَابِرٍ: أَنَّ رَجُلًا مِنْ أَسْلَمَ أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ فِي

ہم سے اصبغ بن فرج نے بیان کیا کہا مجھ سے عبداللہ بن وہب نے خبر دی انہوں نے یونس سے انہوں نے ابن شہاب سے کہا مجھ کو ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن نے انہوں نے جابر بن عبداللہ انصاری سے انہوں نے کہا اسلم قبیلے کا ایک شخص (ماعز نامی) مسجد میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پاس آیا اور کہنے لگا میں نے زنا کی آپ نے اس کی طرف سے

الْمَسْجِدِ فَقَالَ: إِنَّهُ قَدْ زَنَى، فَأَعْرَضَ عَنْهُ، فَتَنَحَّى لِشِقِّهِ الَّذِي أَعْرَضَ فَشَهِدَ عَلَى نَفْسِهِ أَرْبَعَ شَهَادَاتٍ، فَدَعَاهُ فَقَالَ: هَلْ بِكَ جُنُونٌ؟ هَلْ أُحْصِنْتَ؟ قَالَ: نَعَمْ، فَأَمَرَ بِهِ أَنْ يُرْجَمَ بِالْمُصَلَّى فَلَمَّا أَذْلَقَتْهُ الْحِجَارَةُ جَمَزَ حَتَّى أُدْرِكَ بِالْحَرَّةِ فَقُتِلَ.

منہ پھیر لیا آپ کا مطلب یہ تھا کہ چلا جائے یا خاموش رہے لیکن وہ اُدھر گیا جدھر آپ نے منہ پھیرا تھا اور چار بار زنا کا اقرار کیا آپ نے اس کو بلایا اور فرمایا کہیں تو دیوانہ تو نہیں ہے ف اخیر اگر دیوانہ نہیں ہے تو یہ بتلا تیرا نکاح ہو چکا ہے اس نے عرض کیا جی ہاں ہو چکا ہے (یعنی محصن ہوں) اس وقت آپ نے حکم دیا وہ عیدگاہ میں سنگسار کیا جائے جب پتھروں سے مار پڑنے لگی تو وہ بھاگا لیکن لوگوں نے اس کو حرہ عـــہ میں پکڑ پایا وہاں (پتھروں سے) مار ڈالا گیا ف۲۔

ف امام بخاری نے باب کا مطلب یہیں سے نکالا کہ جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے پوچھا تو دیوانہ تو نہیں ہے تو معلوم ہوا کہ وہ اگر دیوانہ ہوتا تو اس کا اقرار قابل اعتبار نہ ہوتا اور جب اقرار قابل اعتبار نہ ہوا تو طلاق بھی اس کا صحیح نہ ہو گا علی ہذا القیاس دوسرے تصرفات بھی عـــہ مدینہ کی کالی پتھریلی زمین ف۲ یہ ماعز اسلمیؓ صحابی مرتبہ میں تمام اولیاء اللہ سے زیادہ تھے رضی اللہ عنہ

١٩٦- حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ: أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ: أَخْبَرَنِي أَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ وَسَعِيدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ: أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ: أَتَى رَجُلٌ مِنْ أَسْلَمَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ فِي الْمَسْجِدِ فَنَادَاهُ، فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، إِنَّ الْأَخِرَ قَدْ زَنَى، يَعْنِي نَفْسَهُ، فَأَعْرَضَ عَنْهُ، فَتَنَحَّى لِشِقِّ وَجْهِهِ الَّذِي أَعْرَضَ قِبَلَهُ، قَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، إِنَّ الْأَخِرَ قَدْ زَنَى، فَأَعْرَضَ عَنْهُ، فَتَنَحَّى لِشِقِّ وَجْهِهِ الَّذِي أَعْرَضَ قِبَلَهُ فَقَالَ لَهُ ذَلِكَ، فَأَعْرَضَ عَنْهُ فَتَنَحَّى لَهُ الرَّابِعَةَ، فَلَمَّا شَهِدَ عَلَى نَفْسِهِ أَرْبَعَ شَهَادَاتٍ دَعَاهُ فَقَالَ: هَلْ بِكَ جُنُونٌ؟ قَالَ: لَا، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

ہم سے ابوالیمان (حکم بن نافع) نے بیان کیا کہا ہم کو شعیب بن ابی حمزہ نے خبر دی انہوں نے زہری سے کہا مجھ کو ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن اور سعید بن مسیب نے کہ ابوہریرہ رضؓ نے کہا اسلم قبیلے کا ایک شخص (ماعزؓ) مسجد میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پاس آیا اور پکار کر کہنے لگا یا رسول اللہ! اس کمبخت نے زنا کی آپؐ نے اس کی طرف سے منہ پھیر لیا لیکن وہ اُدھر گیا جدھر آپؐ نے منہ پھیرا تھا اور پھر یہی کہنے لگا یا رسول اللہ اس کمبخت نے زنا کی آپؐ نے اس طرف سے بھی منہ پھیر لیا لیکن وہ ادھر گیا جدھر آپؐ نے منہ پھیرا تھا اور پھر یہی کہنے لگا آپؐ نے ادھر سے بھی منہ پھیر لیا لیکن وہ چوتھی بار پھر ادھر بھی گیا جب چار بار وہ زنا کا اقرار کر چکا آپؐ نے اس کو پاس بلایا اور پوچھا ارے تو دیوانہ تو نہیں ہے وہ کہنے لگا نہیں (میں دیوانہ نہیں ہوں اچھا سیانا ہوں) تب آپؐ نے صحابہ رضؓ کو یہ حکم دیا لیو اس کو لے جاؤ سنگسار کرو یہ شخص محصن تھا (اس کا نکاح ہو چکا تھا) اور اسی سند سے زہری سے روایت ہے انہوں نے کہا مجھ سے ایک شخص (ابوسلمہ یا کسی اور) نے بیان کیا جس نے جابر رضؓ سے سنا تھا وہ کہتے تھے میں ان لوگوں

اذْهَبُوا بِهِ فَارْجُمُوهُ، وَكَانَ قَدْ أُحْصِنَ، وَعَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ: أَخْبَرَنِي مَنْ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللهِ الأَنْصَارِيَّ قَالَ: كُنْتُ فِيمَنْ رَجَمَهُ فَرَجَمْنَاهُ بِالْمُصَلَّى بِالْمَدِينَةِ، فَلَمَّا أَذْلَقَتْهُ الْحِجَارَةُ جَمَزَ حَتَّى أَدْرَكْنَاهُ بِالْحَرَّةِ فَرَجَمْنَاهُ حَتَّى مَاتَ۔

میں شریک تھا جنہوں نے اس کو سنگسار کیا ہم نے اس کو مدینہ کی عیدگاہ میں سنگسار کیا جب پتھروں کی چوٹ اس کو لگی تو بھاگا لیکن حرّہ میں ہم نے اس کو پکڑ لیا وہاں اتنے پتھر مارے کہ وہ مر گیا ف

ف اللہ اللہ ماعز رضؓ کا صبر و استقلال، ماعز رضؓ کی یہ زنا کی سزا اپنی خوشی سے قبول کرنا ہماری ساری عمر کی نیکیوں سے بڑھ کر ہے اسؓ نے جان دینا گوارا کیا مگر آخرت کا عذاب پسند نہ کیا دوسری روایت میں ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جب اس کے بھاگنے کا حال سنا تو فرمایا تم نے اسکو چھوڑ کیوں نہیں دیا شاید وہ توبہ کرتا اللہ اس کا گناہ معاف کر دیتا شافعی اور اہلحدیث کا یہی قول ہے کہ جب زنا اقرار سے ثابت ہوئی ہو اور رجم کرتے وقت بھاگے تو فوراً اس کو چھوڑ دینا چاہیے اب اگر اقرار سے رجوع کرے تو حد ساقط ہو جائے گی ورنہ پھر حد لگائیں گے سبحان اللہ صحابہ کرام کا کیا کہنا ان میں ہزاروں شخص ایسے موجود تھے جنہوں نے عمر بھر کبھی زنا نہیں کی تھی اور ایک ہمارا زمانہ ہے کہ ہزاروں میں کوئی ایک آدھ شخص ایسا نکلے گا جس نے کبھی زنا نہ کی ہو انجیل مقدس میں ہے کہ حضرت عیسٰی علیہ السلام کے سامنے ایک عورت کو لائے جس نے زنا کی تھی اور آپؑ سے مسئلہ پوچھا آپؑ نے فرمایا تم میں وہ اس کو سنگسار کرے جس نے خود زنا نہ کی ہو یہ سنتے ہی سب آدمی جو اس کو لائے تھے شرمندہ ہو کر چل دیئے وہ عورت مسکین بیٹھی رہی آخر اس نے حضرت عیسٰیؑ سے پوچھا اب میرے باب میں کیا حکم ہوتا ہے آپ نے فرمایا نیکبخت تو بھی جا توبہ کر اب اللہ تعالیٰ نے تیرا قصور معاف کر دیا۔

بَابُ الْخُلْعِ وَكَيْفَ الطَّلَاقُ فِيهِ

وَقَوْلِهِ عَزَّ وَجَلَّ۔ وَلَا يَحِلُّ لَكُمْ أَنْ تَأْخُذُوا مِمَّا آتَيْتُمُوهُنَّ شَيْئًا إِلَّا أَنْ يَخَافَا أَلَّا يُقِيمَا حُدُودَ اللهِ۔ وَأَجَازَ عُمَرُ الْخُلْعَ دُونَ السُّلْطَانِ، وَأَجَازَ عُثْمَانُ الْخُلْعَ دُونَ عِقَاصِ رَأْسِهَا، وَقَالَ طَاوُسٌ۔ إِلَّا أَنْ يَخَافَا أَنْ لَا يُقِيمَا حُدُودَ اللهِ۔ فِيمَا افْتَرَضَ لِكُلِّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا عَلَى صَاحِبِهِ فِي الْعِشْرَةِ وَالصُّحْبَةِ

باب خلع کے بیان ف۱ میں اور خلع میں طلاق

کیونکر پڑے گا ف۲ اور اللہ تعالیٰ نے سورۂ بقرہ میں فرمایا مردو تم نے جو عورتوں کو دیا ہے پھر اس میں سے کچھ نہ لو (اخیر آیت ظالمون تک اس آیت میں خلع کا ذکر ہے) اور حضرت عمر رضؓ نے ف۳ خلع جائز رکھا ہے اس میں بادشاہ یا قاضی کے حکم کی ضرورت نہیں ہے ف۴ اور حضرت عثمان رضؓ نے کہا اگر جورو اپنے سارے مال کے بدل خلع کرے صرف جوڑا باندھنے کا دھاگہ رہنے دے تب بھی درست ہے ف۵ اور طاؤس نے کہا الا ان یخافا الا یقیما حدود اللہ کا یہ مطلب ہے کہ جب

وَلَمْ يَقُلْ قَوْلَ السُّفَهَاءِ لَا يَحِلُّ حَتَّى تَقُولَ لَا أَغْتَسِلُ لَكَ مِنْ جَنَابَةٍ.

جورو اور خاوند اپنے اپنے فرائض جو حسن معاشرت اور صحبت سے متعلق ہیں ادا نہ کر سکیں ف طاؤس نے ان بے وقوفوں کی طرح یہ نہیں کہا کہ خلع اسی وقت درست ہے جب عورت ف کہے میں جنابت (یا حیض) سے غسل ہی نہیں کرنے کی ف

ف خلع اس کو کہتے ہیں کہ عورت کچھ مال واسباب روپیہ پیسہ یا مہر سب یا تھوڑا معاف کر کے خاوند کو فسخ نکاح پر راضی کرلے امام احمد اور اہل حدیث کے نزدیک خلع فسخ نکاح ہے اور شافعی کے نزدیک طلاق ہے ف۲ صرف خلع سے طلاق پڑ جائے گا یا طلاق کا لفظ کہنا ضرور ہے ف۳ جورو خاوند کی رضامندی سے ف۴ اس کو ابن ابی شیبہ نے وصل کیا ف۵ اس کو ابوالقاسم بن مروان نے امالی میں وصل کیا ف۶ اس وقت خلع درست ہے ف بالکل خاوند کا کہنا نہ سنے ف اب تو صحبت کیسے کرے گا اس کو عبدالرزاق نے وصل کیا یہ ابن طاؤس کا قول ہے کہ ان بیوقوفوں کی طرح یہ نہیں کہا انہوں نے اس کا رد کیا کہ خلع صرف اسی وقت درست ہے جب عورت بالکل مرد کا کہنا نہ سنے اور کسی طرح صلاح کی امید نہ رہے جیسے سعید بن منصور نے شعبی سے نکالا ایک عورت نے اپنے خاوند سے کہا میں تو تیری کوئی بات نہیں سننے کی نہ تیری قسم پوری کروں گی اس وقت شعبی نے کہا اگر عورت ایسی ناراض ہے تو اب خاوند کو جائز ہے کہ اس سے کچھ لے لے اور اس کو چھوڑ دے۔

۱۹۷- حَدَّثَنَا أَزْهَرُ بْنُ جَمِيلٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ الثَّقَفِيُّ: حَدَّثَنَا خَالِدٌ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ: أَنَّ امْرَأَةَ ثَابِتِ بْنِ قَيْسٍ أَتَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ: يَا رَسُولَ اللهِ ثَابِتُ بْنُ قَيْسٍ مَا أَعْتِبُ عَلَيْهِ فِي خُلُقٍ وَلَا دِينٍ، وَلٰكِنِّي أَكْرَهُ الْكُفْرَ فِي الْإِسْلَامِ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَتَرُدِّينَ عَلَيْهِ حَدِيقَتَهُ؟ قَالَتْ: نَعَمْ، قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اقْبَلِ الْحَدِيقَةَ وَطَلِّقْهَا تَطْلِيقَةً.

ہم سے ازہر بن جمیل نے بیان کیا کہا ہم سے عبدالوہاب ثقفی نے کہا ہم سے خالد حذاء نے انہوں نے عکرمہ سے انہوں نے ابن عباس سے انہوں نے کہا ثابت بن قیس کی جورو (جمیلہ بنت ابی) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئی کہنے لگی یا رسول اللہ! ثابت بن قیس کی دینداری اور اخلاق کا میں کچھ عیب نہیں کرتی مگر ف۱ میں یہ نہیں چاہتی کہ مسلمان ہو کر خاوند کی ناشکری کے گناہ میں مبتلا ہوں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، اچھا ثابت نے جو باغ تجھ کو (مہر میں) دیا ہے وہ تو اس کو پھیر دیتی ہے اس نے کہا جی ہاں پھیر دیتی ہوں، اس وقت آپ نے (ثابت سے) فرمایا اپنا باغ واپس لے لے اور ایک طلاق اس کو دے دے ف۲

ف میرے اور اس کے مزاج میں موافقت نہیں ہے ف۲ یہ حکم آپ کا بطریق ایجاب کے نہ تھا بلکہ بطور صلاح خیر کے۔

۱۹۸- حَدَّثَنِي إِسْحَاقُ الْوَاسِطِيُّ: حَدَّثَنَا خَالِدٌ، عَنْ خَالِدٍ الْحَذَّاءِ، عَنْ عِكْرِمَةَ: أَنَّ أُخْتَ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أُبَيٍّ بِهَذَا، وَقَالَ: تَرُدِّينَ حَدِيقَتَهُ؟ قَالَتْ: نَعَمْ، فَرَدَّتْهَا وَأَمَرَهُ يُطَلِّقْهَا. وَقَالَ إِبْرَاهِيمُ بْنُ طَهْمَانَ، عَنْ خَالِدٍ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: وَطَلِّقْهَا، وَعَنْ أَيُّوبَ ابْنِ أَبِي تَمِيمَةَ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّهُ قَالَ: جَاءَتِ امْرَأَةُ ثَابِتِ بْنِ قَيْسٍ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، إِنِّي لاَ أَعْتِبُ عَلَى ثَابِتٍ فِي دِينٍ وَلاَ خُلُقٍ، وَلَكِنِّي لاَ أُطِيقُهُ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: فَتَرُدِّينَ عَلَيْهِ حَدِيقَتَهُ؟ قَالَتْ: نَعَمْ.

ہم سے اسحاق بن شاہین واسطی نے بیان کیا کہا ہم سے خالد طحان نے انہوں نے خالد حذاء سے انہوں نے عکرمہ سے کہ عبداللہ بن ابی (منافق) کی بہن جمیلہ جو ابی کی بیٹی تھی (ف آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پاس آئی پھر یہی قصہ بیان کیا (جو اوپر گذرا) اس میں یوں ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تو ثابت کا باغ ف۲ پھیر دے گی وہ کہنے لگی جی ہاں آخر اس نے باغ پھیر دیا اور آپ نے ثابت کو حکم دیا کہ اس کو طلاق دیدے اور ابراہیم بن طہمان ف۳ نے خالد حذاء سے انہوں نے عکرمہ رض سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے (مرسلاً) یوں روایت کی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ثابت سے فرمایا اس کو طلاق دے دے اور ابن طہمان نے اس حدیث کو ایوب سختیانی سے انہوں نے عکرمہ سے انہوں نے ابن عباس رض سے (مسنداً) بھی روایت کیا ہے اس میں یوں ہے کہ ثابت بن قیس کی جورو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پاس آئی اور کہنے لگی یا رسول اللہ میں کچھ ثابت کی دینداری اور اخلاق پر ناراض نہیں ہوں مگر میں اس کے ساتھ گذارہ نہیں کر سکتی ف۴ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تو اس کا باغ پھیر دیتی ہے وہ بولی جی ہاں!

ف بعضی روایتوں میں یوں ہے کہ وہ عبداللہ کی بیٹی تھی واللہ اعلم ف۲ جو اس نے تجھ کو مہر میں دیا ہے ف۳ اس کو اسماعیلی نے وصل کیا ف۴ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ ثابت نے اس کے ساتھ کوئی بدخلقی نہیں کی تھی نسائی کی روایت میں ہے کہ ثابت نے اس کا ہاتھ توڑ دیا تھا ابن ماجہ کی روایت میں ہے کہ ثابت بدصورت آدمی تھے اس وجہ سے جمیلہ کو ان سے نفرت پیدا ہوگئی ایک روایت میں ہے کہ ثابت کی جورو نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا میں نے ثابت کو دیکھا اور بہت آدمیوں کے ساتھ آ رہے ہیں سب سے زیادہ کالے سب سے زیادہ پست قد سب سے زیادہ بدرو اخیر تک۔

۱۹۹- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ ابْنِ الْمُبَارَكِ الْمُخَرِّمِيُّ: حَدَّثَنَا قُرَادٌ

ہم سے محمد بن عبداللہ بن مبارک مخرمی نے بیان کیا کہا ہم سے ابونوح قراد (عبدالرحمن بن غزوان) نے کہا ہم سے جریر بن حازم

أَبُو نُوحٍ: حَدَّثَنَا جَرِيرُ بْنُ حَازِمٍ عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: جَاءَتِ امْرَأَةُ ثَابِتِ بْنِ قَيْسِ بْنِ شَمَّاسٍ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ: يَا رَسُولَ اللهِ، مَا أَنْقِمُ عَلَى ثَابِتٍ فِي دِينٍ وَ لَا خُلُقٍ، إِلَّا أَنِّي أَخَافُ الْكُفْرَ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: فَتَرُدِّينَ عَلَيْهِ حَدِيقَتَهُ؟ فَقَالَتْ: نَعَمْ، فَرَدَّتْ عَلَيْهِ وَأَمَرَهُ فَفَارَقَهَا۔

نے انہوں نے ایوب سختیانی سے انہوں نے عکرمہؒ سے انہوں نے ابن عباسؓ سے انہوں نے کہا ثابتؓ بن قیس بن شماس کی عورت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پاس آئی کہنے لگی یا رسول اللہ میں ثابت کی دینداری اور خصلت سے ناراض نہیں ہوں لیکن میں ڈرتی ہوں کہیں خاوند کی ناشکری میں نہ پھنس جاؤں آپ نے فرمایا تو اس کا باغ پھیر دیتی ہے وہ کہنے لگی ہاں! آخر وہ باغ اس نے ثابت کو پھیر دیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ثابت کو حکم دیا انہوں نے اس کو چھوڑ دیا۔

۲۰۰۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ: حَدَّثَنَا حَمَّادٌ، عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ عِكْرِمَةَ: أَنَّ جَمِيلَةَ، فَذَكَرَ الْحَدِيثَ۔

ہم سے سلیمان بن حرب نے بیان کیا کہا ہم سے حماد بن زید نے انہوں نے ایوب سختیانی سے انہوں نے عکرمہؒ سے یہی قصہ نقل کیا (مرسلاً) ف

ف ان سندوں کے بیان کرنے سے امام بخاری کی غرض یہ ہے کہ راویوں نے اس میں اختلاف کیا ہے ایوب پر ابن طہمان نے اور جریر نے ان کو موصولاً نقل کیا ہے اور حماد نے مرسلاً ایک روایت میں ہے کہ ثابت کی اس عورت کا نام حبیبہ بنت سہل تھا بزار نے روایت کیا کہ یہ پہلا خلع تھا اسلام میں، ابن درید نے امالی میں نقل کیا کہ پہلا خلع عامر بن حارث بن ظرب کی بی بی کا تھا۔

بَابُ الشِّقَاقِ، وَهَلْ يُشِيرُ بِالْخُلْعِ عِنْدَ الضَّرُورَةِ، وَ قَوْلِهِ تَعَالَى۔ وَإِنْ خِفْتُمْ شِقَاقَ بَيْنِهِمَا۔ الْآيَةَ۔

باب جورو خاوند میں نااتفاقی کا بیان اور

ضرورت کے وقت خلع کا حکم دینا اور اللہ تعالیٰ نے (سورہ نساء میں) فرمایا اگر تم جورو خاوند کی نااتفاقی سے ڈرو تو ایک پنچ مرد کے گھر والوں میں سے اور ایک پنچ عورت کے گھر والوں میں سے مقرر کرو اخیر آیت تک ف

ف اب اگر دونوں پنچ خاوند جورو میں موافقت کرا دیں تب تو خیر اس کا ذکر خود آیت میں ہے اگر یہ دونوں پنچ جدائی کی رائے دیں تو جدائی ہو جائے گی۔ خاوند کے اذن کی ضرورت نہیں امام مالک اور اوزاعی اور اسحاق کا یہی قول ہے اور شافعی اور امام احمد کہتے ہیں اذن ضرور ہے

۲۰۱۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ: حَدَّثَنَا

ہم سے ابو الولید ہشام بن عبد الملک نے بیان کیا کہا ہم سے

اللَّيْثُ، عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ، عَنِ الْمِسْوَرِ بْنِ مَخْرَمَةَ الزُّهْرِيِّ قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّ بَنِي الْمُغِيرَةِ اسْتَأْذَنُوا فِي أَنْ يَنْكِحَ عَلِيٌّ ابْنَتَهُمْ، فَلَا آذَنُ۔

لیث بن سعد نے انہوں نے ابن ابی ملیکہ سے انہوں نے مسور بن مخرمہؓ سے انہوں نے کہا میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے ہشام بن مغیرہ کے بیٹوں نے مجھ سے اجازت مانگی کہ وہ اپنی بیٹی کا نکاح علی رضؓ سے کر دیں تو میں تو اجازت نہیں دیتا ف

ف یہ ایک ٹکڑا ہے اس حدیث کا جو کتاب النکاح میں گذر چکی ہے کہ حضرت علی رضؓ نے ابوجہل کی بیٹی سے نکاح کرنا چاہا تھا تو آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم خفا ہوئے تو وہ اس ارادے سے باز آئے اس حدیث کی مطابقت ترجمۂ باب سے اس طرح نکلتی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جو حضرت علی رضؓ کو دوسرے نکاح سے روکا تو اسی وجہ سے کہ ان میں اور حضرت فاطمہ زہراؓ میں نا اتفاقی کا ڈر تھا

بَابٌ لَا يَكُونُ بَيْعُ الْأَمَةِ طَلَاقًا۔ باب اگر لونڈی کسی کے نکاح میں ہو اس کے بعد بیچی جائے تو بیع سے طلاق نہ پڑے گا ف

ف جب تک خاوند طلاق نہ دے جمہور علماء کا یہی مذہب ہے لیکن ابن مسعود رضؓ اور ابن عباس اور ابی بن کعب سے منقول ہے کہ لونڈی کی بیع طلاق ہے تابعین میں سے سعید بن مسیب اور حسن اور مجاہد بھی اسی کے قائل ہیں عروہ نے کہا طلاق خریدار کے اختیار میں رہے گا اس باب میں جو حدیث امام بخاری نے بیان کی اس سے باب کا مطلب یوں نکالا ہے کہ جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بریرہ کو آزاد ہونے کے بعد اختیار دیا کہ اپنے خاوند کو رکھے یا اس سے جدا ہو جائے تو معلوم ہوا کہ لونڈی کا آزاد ہونا طلاق نہیں ہے ورنہ اختیار کے کیا معنی ہونے اور جب آزادی طلاق نہیں ہوتی تو بیع بھی طلاق نہ ہوگی آفرین ہے امام بخاری کی باریک استنباط اور تفقہ پر اور تعجب ہے ابن تین سے جنہوں نے کہا کہ حدیث ترجمہ باب کے مطابق نہیں ہے اب کہاں گیا وہ بے وقوف جو کہتا ہے کہ امام بخاری حدیث کے حافظ تھے مگر فقیہہ نہ تھے اور اس کا ذکر خطبہ کتاب میں گذر چکا ہے۔

۲۰۲۔ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ: حَدَّثَنِي مَالِكٌ، عَنْ رَبِيعَةَ بْنِ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ: كَانَ فِي بَرِيرَةَ ثَلَاثُ سُنَنٍ، إِحْدَى السُّنَنِ: أَنَّهَا أُعْتِقَتْ فَخُيِّرَتْ فِي زَوْجِهَا، وَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: الْوَلَاءُ لِمَنْ أَعْتَقَ

ہم سے اسمٰعیل بن عبداللہ اویسی نے بیان کیا کہا مجھ سے امام مالک نے انہوں نے ربیعہ بن ابی عبدالرحمٰن سے انہوں نے قاسم بن محمد سے انہوں نے حضرت عائشہؓ ام المومنین سے انہوں نے کہا بریرہؓ کی وجہ سے شریعت کے مسئلے تین معلوم ہو گئے ایک تو یہ کہ وہ آزاد ہوئی تو اس کو اختیار دیا گیا (اپنے خاوند کے پاس رہے یا اس سے جدا ہو جائے) دوسرے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ولا اسی کو ملیگی جو لونڈی غلام آزاد کرے تیسرے ایک بار ایسا ہوا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم (میرے حجرے میں)

وَدَخَلَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالْبُرْمَةُ تَفُورُ بِلَحْمٍ فَقُرِّبَ إِلَيْهِ خُبْزٌ وَأُدُمٌ مِنْ أُدُمِ الْبَيْتِ فَقَالَ: أَلَمْ أَرَ الْبُرْمَةَ فِيهَا لَحْمٌ؟ قَالُوا: بَلَى وَلٰكِنَّ ذَاكَ لَحْمٌ تُصُدِّقَ بِهِ عَلَى بَرِيرَةَ، وَأَنْتَ لَا تَأْكُلُ الصَّدَقَةَ، قَالَ: عَلَيْهَا صَدَقَةٌ وَلَنَا هَدِيَّةٌ۔

تشریف لائے دیکھا تو ہانڈی میں گوشت ابل رہا ہے پھر آپ کے سامنے (کھانے کے لیے) روٹی رکھی گئی اور گھر میں کچھ سالن آپ نے فرمایا ہانڈی ف۱ میں نے تو خود دیکھا ہانڈی میں گوشت ابل رہا ہے لوگوں نے عرض کیا بجا ارشاد ہوا مگر وہ گوشت بریرہ کو صدقہ کے طور پر ملا ہے آپ صدقہ کی چیز تو نہیں کھاتے آپ نے فرمایا صدقہ بریرہ کے لیے تھا اور ہمارے لیے تو بریرہ کی طرف سے تحفہ ہو گا ف۲

ف۱ تازہ سالن کیوں نہیں لائے ف۲ حضرت عائشہ رض نے بریرہؓ کے قصے سے صرف تین مسئلے نکلنا بیان کیے لیکن علماء نے اس حدیث کی شرح میں مستقل کتابیں تالیف کی ہیں اور بعضوں نے چار سو مسئلے تک اس سے نکالے ہیں۔

بَابُ خِيَارِ الْأَمَةِ تَحْتَ الْعَبْدِ۔

باب اگر لونڈی غلام کے نکاح میں ہو پھر وہ لونڈی آزاد ہو جائے تو اس کو اختیار رہے گا خواہ وہ نکاح باقی رکھے یا فسخ کر ڈالے ف

ف کیوں کہ نکاح رضامندی کا سودا ہے اور لونڈی بننے میں اس کو اپنے نفس پر اختیار نہ تھا ممکن ہے کہ مولیٰ نے جس سے اس کا نکاح کر دیا ہو وہ اس کو پسند نہ کرتی ہو اس وجہ سے آزادی کے بعد اس کو اختیار دیا گیا اور بعضی روایتوں میں یہ بھی آیا ہے کہ اس کا خاوند آزاد تھا مگر امام بخاری کے ترجمہ باب سے یہ نکلتا ہے کہ انہوں نے اس کے غلام ہونے کو ترجیح دی اور جمہور علماء کا یہ مذہب ہے کہ لونڈی کو یہ اختیار اسی وقت ہو گا جب اس کا خاوند غلام ہو اگر آزاد ہو تو یہ اختیار نہ ہو گا لیکن امام ابو حنیفہ رح اور اہل کوفہ کے نزدیک لونڈی کو آزادی کے وقت ہر حال میں اختیار ہو گا خواہ اس کا خاوند غلام ہو یا آزاد اور تعجب ہے کہ امام ابو حنیفہ لونڈی کے باب میں تو مطلقاً اس اختیار کے قائل ہوئے ہیں اور کنواری نابالغ لڑکی کو جس کا نکاح اس کے باپ نے پڑھا دیا ہو اور بلوغ کے بعد وہ ناراض ہو یہ اختیار نہیں دیتے حالاں کہ ایک حدیث میں اس کی صراحت آ چکی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسی لڑکی کو اختیار دیا تھا اور قیاس صحیح بھی اس کی مؤید ہے

۲۰۳- حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ وَهَمَّامٌ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: رَأَيْتُهُ عَبْدًا، يَعْنِي زَوْجَ بَرِيرَةَ۔

ہم سے ابوالولید نے بیان کیا کہا ہم سے شعبہ اور ہمام نے انہوں نے قتادہ سے انہوں نے عکرمہ رض سے انہوں نے ابن عباس رض سے انہوں نے کہا میں نے بریرہ رض کے خاوند (مغیث) کو دیکھا تھا وہ غلام تھا ف

ف ایک روایت میں اتنا زیادہ ہے وہ اس کے پیچھے پیچھے روتا چلا جاتا تھا یعنی بریرہ کی جدائی پر۔

٢٠٤۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى بْنُ حَمَّادٍ: حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ: حَدَّثَنَا أَيُّوبُ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: ذَاكَ مُغِيثٌ عَبْدُ بَنِي فُلَانٍ، يَعْنِي زَوْجَ بَرِيرَةَ كَأَنِّي أَنْظُرُ إِلَيْهِ، يَتْبَعُهَا فِي سِكَكِ الْمَدِينَةِ يَبْكِي عَلَيْهَا۔

ہم سے عبدالاعلیٰ بن حماد نے بیان کیا کہا ہم سے وہیب بن خالد نے کہا ہم سے ایوب سختیانی نے انہوں نے عکرمہ سے انہوں نے ابن عباس سے انہوں نے کہا مغیث بریرہ کا خاوند فلاں لوگوں کا غلام تھا (بنی مغیرہ کا) گویا میں اس کو دیکھ رہا ہوں وہ مدینہ کی گلیوں میں بریرہ کے پیچھے پیچھے روتا جاتا تھا۔

٢٠٥۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ، عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: كَانَ زَوْجُ بَرِيرَةَ عَبْدًا أَسْوَدَ، يُقَالُ لَهُ مُغِيثٌ عَبْدًا لِبَنِي فُلَانٍ كَأَنِّي أَنْظُرُ إِلَيْهِ يَطُوفُ وَرَاءَهَا فِي سِكَكِ الْمَدِينَةِ۔

ہم سے قتیبہ بن سعید نے بیان کیا کہا ہم سے عبدالوہاب نے انہوں نے ایوب سے انہوں نے عکرمہ سے انہوں نے ابن عباسؓ سے انہوں نے کہا بریرہ کا خاوند ایک کالا غلام تھا مغیث نامی جو فلاں لوگوں کا غلام تھا جیسے میں اس کو اس وقت دیکھ رہا ہوں بریرہ کے پیچھے پیچھے مدینہ کی گلیوں میں چکر لگا رہا تھا ف

ف ترمذی کی روایت میں یوں ہے کہ جب بریرہ آزاد ہوئی تھی اس وقت وہ ایک کالا غلام تھا اب اسود نے جو حضرت عائشہؓ سے نقل کیا ہے کہ اس کا خاوند آزاد تھا تو یہ دوسری روایتوں کے خلاف ہے ابراہیم بن ابی طالب اسود نے اس باب میں سب لوگوں کے خلاف کیا امام احمدؒ نے کہا صرف اسود کے نزدیک یہ صحیح ہوگا کہ بریرہ کا خاوند آزاد تھا لیکن ابن عباس وغیرہ دوسرے لوگوں سے بہ صحت منقول ہے کہ وہ غلام تھا اور مدینہ کے عالموں نے ایسا ہی نقل کیا ہے اور جب مدینہ کے عالم کوئی حدیث روایت کریں اور اس پر عمل کریں تو وہی حدیث سب سے زیادہ صحیح ہوگی۔

بَابُ شَفَاعَةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي زَوْجِ بَرِيرَةَ۔

باب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا بریرہ کے خاوند کی سفارش کرنا (کہ بریرہ اس کو قبول کرے اس سے جدا نہ ہو)

٢٠٦۔ حَدَّثَنِي مُحَمَّدٌ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ: حَدَّثَنَا خَالِدٌ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ: أَنَّ زَوْجَ بَرِيرَةَ كَانَ عَبْدًا يُقَالُ لَهُ مُغِيثٌ كَأَنِّي أَنْظُرُ إِلَيْهِ يَطُوفُ خَلْفَهَا يَبْكِي

ہم سے محمد بن سلام بیکندی نے بیان کیا کہا ہم کو عبدالوہاب بن عبدالمجید ثقفی نے خبر دی کہا ہم سے خالد حذاء نے بیان کیا انہوں نے عکرمہؓ سے انہوں نے ابن عباسؓ سے انہوں نے کہا بریرہ کا خاوند غلام تھا اس کا نام مغیث تھا گویا میں اس وقت دیکھ رہا ہوں وہ بریرہ کے پیچھے پیچھے روتا ہوا گھوم

وَدُمُوعُهُ تَسِيلُ عَلَى لِحْيَتِهِ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِعَبَّاسٍ: يَا عَبَّاسُ، أَلَا تَعْجَبُ مِنْ حُبِّ مُغِيثٍ بَرِيرَةَ، وَمِنْ بُغْضِ بَرِيرَةَ مُغِيثًا؟ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَوْ رَاجَعْتِهِ؟ قَالَتْ: يَا رَسُولَ اللهِ، تَأْمُرُنِي؟ قَالَ: إِنَّمَا أَنَا أَشْفَعُ، قَالَتْ: فَلَا حَاجَةَ لِي فِيهِ۔

رہا تھا اس کے آنسو داڑھی پر بہہ رہے تھے (وہ چاہتا تھا بریرہ میرے پاس رہے) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ حال دیکھ کر حضرت عباس رضہ سے فرمایا عباس تم کو تعجب نہیں آتا دیکھو مغیث کو بریرہ سے کیسی محبت ہے اور بریرہ کو اس سے کیسی نفرت ہے پھر آپ نے بریرہ سے فرمایا تو مغیث کے پاس رہ جائے تو اچھا ہے بریرہ نے عرض کیا یا رسول اللہ کیا آپ اس کا حکم دیتے ہیں ف آپ نے فرمایا نہیں۔ حکم نہیں ہے بلکہ میں سفارش کے طور پر کہتا ہوں بریرہ نے کہا مجھ کو مغیث کے پاس رہنے کی خواہش نہیں ہے۔

ف جب تو مجھ کو ماننا ضرور پڑے گا۔

بَابٌ :-

۲۰۷ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ رَجَاءٍ، أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ، عَنِ الْحَكَمِ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنِ الْأَسْوَدِ: أَنَّ عَائِشَةَ أَرَادَتْ أَنْ تَشْتَرِيَ بَرِيرَةَ، فَأَبَى مَوَالِيهَا إِلَّا أَنْ يَشْتَرِطُوا الْوَلَاءَ، فَذَكَرَتْ ذَلِكَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: اشْتَرِيهَا وَأَعْتِقِيهَا فَإِنَّمَا الْوَلَاءُ لِمَنْ أَعْتَقَ وَأُتِيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِلَحْمٍ، فَقِيلَ إِنَّ هَذَا مَا تُصُدِّقَ بِهِ عَلَى بَرِيرَةَ، فَقَالَ: هُوَ لَهَا صَدَقَةٌ وَلَنَا هَدِيَّةٌ۔

باب

ہم سے عبداللہ بن رجاء نے بیان کیا کہا ہم کو شعبہ نے خبر دی انہوں نے حکم سے انہوں نے ابراہیم نخعی سے انہوں نے اسود سے انہوں نے کہا حضرت عائشہ رضہ نے بریرہ کو خریدنا چاہا تو اس کے مالکوں نے کہا ہم اس شرط پر بیچیں گے کہ بریرہ کا ترکہ ہم لیں گے حضرت عائشہ کہتی ہیں میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کا ذکر کیا آپ نے فرمایا تو خرید کر کے آزاد کر دے ترکہ تو اسی کو ملے گا جو لونڈی غلام آزاد کرے ف اور ایک بار ایسا ہوا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پاس گوشت لے کر آئے لوگوں نے کہا یہ وہ گوشت ہے جو بریرہ کو خیرات ملا تھا آپ نہ کھائیے آپنے فرمایا واہ بریرہ کو خیرات ملا تھا (ہمارے لیے خیرات تھوڑی ہے) بلکہ تحفہ ہے۔

ف بریرہ کے مالک اگر اس کے خلاف شرط کریں تو لغو ہو گی۔

۲۰۸ - حَدَّثَنَا آدَمُ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، وَزَادَ، فَخُيِّرَتْ مِنْ زَوْجِهَا۔

ہم سے آدم بن ابی ایاس نے بیان کیا کہا ہم سے شعبہ نے پھر یہی روایت نقل کی اس میں اتنا زیادہ ہے پھر بریرہ کو اپنے خاوند کے باب میں اختیار دیا گیا۔

بَابُ قَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰی - وَلَا تَنْكِحُوا الْمُشْرِكَاتِ حَتّٰى يُؤْمِنَّ وَلَأَمَةٌ مُؤْمِنَةٌ خَيْرٌ مِّنْ مُشْرِكَةٍ وَلَوْ أَعْجَبَتْكُمْ -

باب اللہ تعالیٰ کا (سورہ بقرہ میں) یہ فرمانا مشرک عورتیں جب تک مسلمان نہ ہوں ان سے نکاح نہ کرو ایک مسلمان لونڈی مشرک عورت سے بہتر ہے گو مشرک عورت تم کو بھلی لگے ف۔

ف اگرچہ اہل کتاب بھی مشرک ہیں مگر حق تعالیٰ نے ان کی عورتوں سے نکاح جائز رکھا ہے فرمایا والمحصنات من الذین اوتوا الکتاب من قبلکم تو وہ خاص کرلی گئی ہیں اس آیت سے بعضوں نے کہا مشرک سے یہاں بت پرست اور مجوسی مراد ہیں اور ابن منذر نے نقل کیا یہ آیت اس وقت اتری جب مرثد نے عناق نامی عورت سے نکاح کرنا چاہا وہ مشرکہ تھی اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کا مسئلہ پوچھا۔

۲۰۹- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ: حَدَّثَنَا اللَّيْثُ، عَنْ نَافِعٍ: أَنَّ ابْنَ عُمَرَ كَانَ إِذَا سُئِلَ عَنْ نِكَاحِ النَّصْرَانِيَّةِ وَالْيَهُودِيَّةِ قَالَ: إِنَّ اللّٰهَ حَرَّمَ الْمُشْرِكَاتِ عَلَى الْمُؤْمِنِينَ وَلَا أَعْلَمُ مِنَ الْإِشْرَاكِ شَيْئًا أَكْبَرَ مِنْ أَنْ تَقُولَ الْمَرْأَةُ: رَبُّهَا عِيسٰى، وَهُوَ عَبْدٌ مِنْ عِبَادِ اللّٰهِ۔

ہم سے قتیبہ بن سعید نے بیان کیا کہا ہم سے لیث بن سعد نے انہوں نے نافع سے کہ عبداللہ بن عمرؓ سے جب پوچھتے نصرانی یا یہودی عورت سے نکاح درست ہے یا نہیں تو وہ کہتے اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں پر مشرک عورتوں سے نکاح کرنا حرام کیا اور اس سے بڑھ کر اور کیا شرک ہوگی کہ کوئی عورت اپنا خداوند حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو کہے حالانکہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام بھی اللہ کے بندوں میں سے ایک مقبول بندے ہیں ف

ف یہ خاص ابن عمرؓ کی رائے تھی دوسرے سلف نے اس کا خلاف کیا ہے شاید ابن عمرؓ سورہ مائدہ کی اس آیت والمحصنات من الذین اوتوا الکتاب من قبلکم کو منسوخ سمجھتے ہوں ابن عباسؓ نے کہا کہ سورۂ بقرہ کی یہ آیت سورہ مائدہ کی آیت سے منسوخ ہے اور ابن عمرؓ کے سوا اور کوئی اس کا قائل نہیں ہوا کہ یہودی یا نصرانی عورت سے نکاح درست نہیں ہے اور امام بخاری کا میلان بھی ابن عمرؓ کے قول کی طرف معلوم ہوتا ہے عطاء نے کہا یہودی یا نصرانی عورت سے نکاح نادرست ہے اور بہت سے صحابہ سے ثابت ہے کہ انہوں نے اہل کتاب عورتوں سے نکاح کیا۔

بَابُ نِكَاحِ مَنْ أَسْلَمَ مِنَ الْمُشْرِكَاتِ وَعِدَّتِهِنَّ۔

باب اگر مشرک عورتیں مسلمان ہو جائیں تو ان کے نکاح اور عدت کا بیان ف

ف اس مسئلہ میں اختلاف ہے اکثر علماء کا یہ قول ہے کہ جو عورت دارالحرب سے مسلمان ہو کر دارالاسلام میں ہجرت کرے اس کو تین حیض تک یا وضع حمل تک اگر حاملہ ہو عدت کرنا چاہیے اس کے بعد کسی مسلمان سے نکاح کر سکتی ہے اور ابو حنیفہ کہتے ہیں کہ ہجرت کرتے ہی وہ اپنے کافر خاوند سے جدا ہو گئی اب عدت کی ضرورت نہیں ہے۔

٢١٠- حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى: أَنْبَأَنَا هِشَامٌ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، وَقَالَ عَطَاءٌ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ: كَانَ الْمُشْرِكُونَ عَلَى مَنْزِلَتَيْنِ مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالْمُؤْمِنِينَ: كَانُوا مُشْرِكِي أَهْلِ حَرْبٍ يُقَاتِلُهُمْ وَيُقَاتِلُونَهُ، وَمُشْرِكِي أَهْلِ عَهْدٍ لَا يُقَاتِلُهُمْ وَلَا يُقَاتِلُونَهُ، فَكَانَ إِذَا هَاجَرَتِ امْرَأَةٌ مِنْ أَهْلِ الْحَرْبِ لَمْ تُخْطَبْ حَتَّى تَحِيضَ وَتَطْهُرَ، فَإِذَا طَهُرَتْ حَلَّ لَهَا النِّكَاحُ فَإِنْ هَاجَرَ زَوْجُهَا قَبْلَ أَنْ تَنْكِحَ رُدَّتْ إِلَيْهِ، وَإِنْ هَاجَرَ عَبْدٌ مِنْهُمْ أَوْ أَمَةٌ، فَهُمَا حُرَّانِ، وَلَهُمَا مَا لِلْمُهَاجِرِينَ، ثُمَّ ذَكَرَ مِنْ أَهْلِ الْعَهْدِ مِثْلَ حَدِيثِ مُجَاهِدٍ، وَإِنْ هَاجَرَ عَبْدٌ أَوْ أَمَةٌ لِلْمُشْرِكِينَ أَهْلِ الْعَهْدِ لَمْ يُرَدُّوا، وَرُدَّتْ أَثْمَانُهُمْ، وَقَالَ عَطَاءٌ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ: كَانَتْ قَرِيبَةُ ابْنَةُ أَبِي أُمَيَّةَ عِنْدَ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ، فَطَلَّقَهَا فَتَزَوَّجَهَا مُعَاوِيَةُ بْنُ أَبِي سُفْيَانَ، وَكَانَتْ أُمُّ الْحَكَمِ بِنْتُ أَبِي سُفْيَانَ تَحْتَ عِيَاضِ بْنِ غَنْمٍ الْفِهْرِيِّ، فَطَلَّقَهَا فَتَزَوَّجَهَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُثْمَانَ الثَّقَفِيُّ۔

ہم سے ابراہیم بن موسیٰ نے بیان کیا کہا ہم کو ہشام بن یوسف نے انہوں نے ابن جریج سے (انہوں نے کئی حدیثیں بیان کیں) اور کہا کہ عطاء خراسانی ابن عباسؓ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے دو طرح کے مشرکوں کو سابقہ تھا ایک تو ان مشرکوں کو جن سے لڑائی تھی ان سے تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم لڑتے اور وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے لڑتے دوسرے ان مشرکوں کو جن سے عہد و پیمان ہوا تھا نہ وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے لڑتے اور نہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ان سے لڑتے اور جن مشرکوں سے لڑائی تھی ان کی اگر کوئی عورت بھاگ کر دارالاسلام میں چلی آتی تو جب تک اس کو (تین) حیض نہ آ لیتے کوئی نکاح کا پیغام اس کو نہ دیتا البتہ جب حیض سے پاک ہو لیتی اس وقت اس کو نکاح کرنا درست ہوتا اگر ابھی اس عورت نے (کسی مسلمان سے) نکاح نہ کیا ہو اتنے میں اس کا خاوند بھی (مسلمان ہو کر) آجاتا تو وہ اسی کی عورت رہتی ف اور اگر ان مشرکوں کا جن سے لڑائی نہ تھی کوئی لونڈی غلام بھاگ آتا تو وہ آزاد سمجھا جاتا اور دوسرے (آزاد) مہاجرین کے برابر ہوتا پھر عطا نے ان مشرکوں کا حال جن سے عہد و پیمان تھا مجاہد کی طرح بیان کیا یعنی اگر ان مشرکوں کا کوئی غلام لونڈی بھاگ آتا تو وہ پھر مشرکوں کے حوالے نہ کیا جاتا مگر ان کی قیمت ان مشرکوں کو دی جاتی اور (اسی اسناد سے) عطاء نے ابن عباسؓ سے روایت کی کہ قریبہ ابو امیہ کی بیٹی (جو ام المومنین ام سلمہؓ کی بہن تھی) حضرت عمرؓ کے نکاح میں تھی انہوں نے اس کو طلاق دے دیا تو معاویہ بن ابی سفیان نے ان سے نکاح کر لیا اور ام الحکم ابوسفیان کی بیٹی عیاض بن غنم کے نکاح میں تھی انہوں نے اس کو طلاق دے دیا تو عبداللہ بن عثمان ثقفی نے اس سے نکاح کر لیا ف۲

ف یہاں سے امام ابوحنیفہ کا قول رد ہو جاتا ہے کہ ہجرت کرنے سے وہ عورت اپنے خاوند سے جدا ہو جاتی ہے اس لیے عدت

کی ضرورت نہیں ؏ مسلمانوں پاس آجاتا ف۲ یہ دونوں عورتیں کافر تھیں عمر ؓ نے ان کو طلاق دیا گیا تو انہوں نے عدت بھی کی ہوگی لہذا باب کا مطلب نکل آیا بعضوں نے کہا قریبہ مسلمان ہوگئی تھی بعضوں نے کہا قریبہ دو تھیں ایک تو وہ جو مسلمان ہو کر ہجرت کر آئی تھی اور ایک وہ جو کافر رہی تھی اور یہاں مراد دوسری قریبہ ہے اب مکہ کے کافروں سے گو عہد تھا کہ ان کا کوئی آدمی مسلمان ہو کر آجائے تو وہ واپس کر دیا جائے مگر یہ عہد خاص تھا مردوں کے لیے بعضوں نے کہا عہد کا یہ جزو اس آیت سے منسوخ ہوگیا تھا فلا ترجعوھن الی الکفار

بَابٌ إِذَا أَسْلَمَتِ الْمُشْرِكَةُ أَوِ النَّصْرَانِيَّةُ تَحْتَ الذِّمِّيِّ أَوِ الْحَرْبِيِّ وَقَالَ عَبْدُ الْوَارِثِ، عَنْ خَالِدٍ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ: إِذَا أَسْلَمَتِ النَّصْرَانِيَّةُ قَبْلَ زَوْجِهَا بِسَاعَةٍ حَرُمَتْ عَلَيْهِ، وَقَالَ دَاوُدُ عَنْ إِبْرَاهِيمَ الصَّائِغِ: سُئِلَ عَطَاءٌ عَنِ امْرَأَةٍ مِنْ أَهْلِ الْعَهْدِ أَسْلَمَتْ ثُمَّ أَسْلَمَ زَوْجُهَا فِي الْعِدَّةِ، أَهِيَ امْرَأَتُهُ؟ قَالَ: لاَ، إِلَّا أَنْ تَشَاءَ هِيَ بِنِكَاحٍ جَدِيدٍ وَصَدَاقٍ، وَقَالَ مُجَاهِدٌ: إِذَا أَسْلَمَ فِي العِدَّةِ يَتَزَوَّجُهَا، وَقَالَ اللَّهُ تَعَالَى - لاَ هُنَّ حِلٌّ لَهُمْ وَلاَ هُمْ يَحِلُّونَ لَهُنَّ - وَقَالَ الحَسَنُ وَقَتَادَةُ فِي مَجُوسِيَّيْنِ أَسْلَمَا: هُمَا عَلَى نِكَاحِهِمَا، فَإِذَا سَبَقَ أَحَدُهُمَا صَاحِبَهُ وَأَبَى الآخَرُ بَانَتْ، لاَ سَبِيلَ لَهُ عَلَيْهَا، وَقَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: امْرَأَةٌ مِنَ المُشْرِكِينَ جَاءَتْ إِلَى المُسْلِمِينَ، أَيُعَاوَضُ زَوْجُهَا مِنْهَا لِقَوْلِهِ تَعَالَى - وَآتُوهُمْ مَا أَنْفَقُوا قَالَ: لاَ، إِنَّمَا كَانَ ذَلِكَ بَيْنَ النَّبِيِّ

باب اگر مشرکہ یا نصرانی (یا یہودی) عورت جو

ذمی یا حربی کافر کے نکاح میں ہو مسلمان ہو جائے عبدالوارث بن سعید نے خالد حذاء سے روایت کی انہوں نے عکرمہ سے انہوں نے ابن عباس ؓ سے ف۱ انہوں نے کہا جب نصرانی عورت اپنے خاوند سے ایک گھڑی بھی پہلے مسلمان ہو جائے تو وہ اپنے خاوند پر حرام ہو جائے گی ف۲ نکاح فسخ ہو جائیگا اور داؤد بن ابی نصرت نے ف۳ ابراہیم بن میمون سے روایت کی انہوں نے کہا عطاء بن ابی رباح سے پوچھا گیا اگر ذمی کافر کی عورت مسلمان ہو جائے پھر ابھی اس عورت کی عدت باقی ہو کہ اس کا خاوند مسلمان ہو جائے کیا وہ اس کی عورت رہے گی انہوں نے کہا نہیں ہاں اگر عورت چاہے تو نیا نکاح نیا مہر مقرر کر کے اس کی عورت بن سکتی ہے اور مجاہد بن جبر (تابعی مشہور) نے کہا اگر عورت ابھی عدت میں ہو اور خاوند مسلمان ہو جائے تو وہ اسی کی عورت رہے گی اور اللہ تعالیٰ نے (سورۂ ممتحنہ میں) فرمایا نہ وہ عورتیں (جو مسلمان ہو گئیں) کافروں کے لیے حلال ہیں نہ وہ کافر ان عورتوں کے لیے حلال ہیں ف۵ اور امام حسن بصری اور قتادہ نے کہا ف۶ اگر پارسی جورو خاوند دونوں (ایک ساتھ) مسلمان ہو جائیں تو دونوں کا نکاح باقی رہے گا اور اگر ایک دوسرے سے پہلے مسلمان ہو جائے اور دوسرا اسلام لانے سے انکار کرے تو عورت مرد میں جدائی ہو جائے گی اب خاوند کو اس عورت پر کوئی اختیار نہ رہے گا ف اور ابن جریج نے

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَبَيْنَ أَهْلِ الْعَهْدِ وَقَالَ مُجَاهِدٌ: هٰذَا كُلُّهُ فِي صُلْحٍ بَيْنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَبَيْنَ قُرَيْشٍ۔

کہاف میں نے عطاء بن ابی رباح سے کہا اگر مشرکوں میں سے ایک عورت مسلمانوں پاس چلی آئے تو کیا اس کے خاوند کو نکاح کا خرچہ (مہر وغیرہ) ادا کریں گے کیوں کہ اللہ تعالیٰ نے (سورہ ممتحنہ میں) فرمایا ہے کافروں نے جو نکاح میں خرچ کیا ہے وہ دیدو انہوں نے کہا نہیں ف۹ کیوں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے اوران مشرکوں سے ایسا اقرار ہوا تھا ف۱ اور مجاہد نے کہا (اس کو ابن ابی حاتم نے وصل کیا) یہ سب اس صلح میں تھا جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور قریش کے کافروں میں ہوئی تھی۔

ف اس کو ابن شیبہ نے وصل کیا ف۲ یعنی مجرد اسلام سے نکاح فسخ ہو جائے گا اگرچہ ایک گھڑی کا تقدم او رتأخر ہوا امام ابوحنیفہ اوراہل کوفہ کا یہی قول ہے اورامام بخاری کا میلان بھی اسی طرف معلوم ہوتا ہے لیکن اہل حدیث کا قول یہ ہے کہ عدت پوری ہونے تک فسخ نہ ہوگا اگر عدت کے اندر خاوند بھی مسلمان ہو جائے تو نکاح باقی رہے گا امام مالک اورامام شافعی اور ہمارے امام احمد بن حنبل نے اسی کو اختیار کیا ہے اور یہی صحیح ہے کس لیے کہ بہت سے صحابہ رضہ کی عورتیں ان سے پہلے مسلمان ہو گئیں جیسے حکیم بن حزام اور عکرمہ بن ابی جہل وغیرہ لیکن آپ نے ان کو نئے سرے سے نکاح کرنے کا حکم نہیں دیا اور ایک جماعت اہل حدیث اورابراہیم نخعی اور حماد بن ابی سلیمان کا جو امام ابوحنیفہ کے استاد تھے یہ قول ہے کہ جب تک وہ عورت دوسرا نکاح نہ کرے اپنے اگلے خاوند کی عورت رہے گی گو عدت گذر گئی ہو اور دلیل ان کی یہ ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت زینبؓ کو ابوالعاص کے نکاح میں رکھا حالاں کہ وہ اپنے خاوند سے چھ یا تین یا دو برس پہلے مسلمان ہو گئی تھیں مخالفین یہ جواب دیتے ہیں کہ ایک روایت میں یہ ہے کہ آپؐ نے نیا نکاح اور نیا مہر مقرر کر کے ان کو ابوالعاص کی زوجیت میں دیا مگر یہ حدیث ضعیف ہے بعضوں نے یہ جواب دیا ہے کہ شاید حضرت زینبؓ کی عدت اس وقت تک نہ گزری ہو کیوں کہ کبھی حیض رک جاتا ہے مگر یہ عادت کے خلاف ہے اور بعید از قیاس بھی۔ ف۳ اس کو ابن ابی شیبہ نے وصل کیا ف۴ اس کو طبری نے وصل کیا ف۵ بظاہر امام بخاری نے یہ آیت لا کر عطا کے قول کی تائید کی کہ عورت اسلام لاتے ہی وہ اپنے خاوند سے جدا ہو گئی لیکن اوپر ابن عباس رضہ کا قول بھی گذر چکا ہے کہ عورت کو نکاح کا پیغام نہ دیا جائے جب تک حیض نہ آئے اور اس سے پاک نہ ہو اس سے یہ نکلتا ہے کہ عدت گذرنے تک اگر اس کا خاوند مسلمان ہو جائے تو وہ جورو اسی کی رہے گی ف۶ اس کو ابن ابی شیبہ نے وصل کیا ف۷ البتہ اگر دونوں مسلمان ہو گئے ہوں تو نیا نکاح کر سکتے ہیں ف۸ اس کو عبدالرزاق نے وصل کیا ف۹ یہ حکم خاص تھا آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے سے ف۱ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے قریش کے کافروں سے اس شرط پر صلح کی تھی کہ مسلمانوں کی کوئی عورت بھاگ کر ان میں چلی جائے تو کافر اس کے شوہر کو مہر ادا کریں اگر کافروں کی کوئی عورت مسلمانوں پاس چلی جائے تو مسلمان اس کا مہر اس کے کافر خاوند کو ادا کریں یہ تو خاص صلح تھی جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں ہوئی تھی اسی کے مطابق یہ عمل کرنے کا حکم سورۂ ممتحنہ میں اترا لیکن ہمارے زمانے میں اس پر عمل کرنا ضرور نہیں

ہے اگر کوئی کافروں کی عورت مسلمان ہو کر دارالاسلام میں چلی آئے تو مسلمانوں کو اس کی شادی کا خرچہ جو کافروں نے اٹھایا ہے ادا کرنا ضروری نہیں۔

۲۱۱۔ حَدَّثَنَا ابْنُ بُكَيْرٍ: حَدَّثَنَا اللَّيْثُ، عَنْ عُقَيْلٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، وَقَالَ إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْمُنْذِرِ: حَدَّثَنِي ابْنُ وَهْبٍ: حَدَّثَنِي يُونُسُ: قَالَ ابْنُ شِهَابٍ: أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ: أَنَّ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ: كَانَتِ الْمُؤْمِنَاتُ إِذَا هَاجَرْنَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَمْتَحِنُهُنَّ بِقَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى. يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِذَا جَاءَكُمُ الْمُؤْمِنَاتُ مُهَاجِرَاتٍ فَامْتَحِنُوهُنَّ إِلَى آخِرِ الْآيَةِ، قَالَتْ عَائِشَةُ: فَمَنْ أَقَرَّ بِهَذَا الشَّرْطِ، مِنَ الْمُؤْمِنَاتِ فَقَدْ أَقَرَّ بِالْمِحْنَةِ، فَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَقْرَرْنَ بِذَلِكَ مِنْ قَوْلِهِنَّ قَالَ لَهُنَّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ انْطَلِقْنَ فَقَدْ بَايَعْتُكُنَّ، لَا وَاللَّهِ مَا مَسَّتْ يَدُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدَ امْرَأَةٍ قَطُّ، غَيْرَ أَنَّهُ يُبَايِعُهُنَّ بِالْكَلَامِ، وَاللَّهِ مَا أَخَذَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى النِّسَاءِ إِلَّا بِمَا أَمَرَهُ اللَّهُ، يَقُولُ لَهُنَّ إِذَا أَخَذَ عَلَيْهِنَّ: قَدْ بَايَعْتُكُنَّ، كَلَامًا

ہم سے یحییٰ بن بکیر نے بیان کیا کہا ہم سے لیث بن سعد نے انہوں نے عقیل سے انہوں نے ابن شہاب سے اور ابراہیم بن منذر نے یوں کہا ف۱ مجھ سے عبداللہ بن وہب نے بیان کیا کہا مجھ سے یونس نے کہ ابن شہاب نے کہا مجھ کو عروہ بن زبیرؓ نے خبر دی کہ حضرت عائشہؓ ام المومنین نے کہا کافروں کی جو عورتیں مسلمان ہو کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پاس (مدینہ میں) چلی آتی تھیں آپ ان کو جانچتے تھے ف۲ جیسے اللہ تعالیٰ نے (سورۂ ممتحنہ میں) فرمایا مسلمانو جب کافر عورتیں مسلمان ہو کر اپنا ملک چھوڑ کر تمہارے پاس آجائیں تو ان کو جانچو اخیر آیت تک حضرت عائشہ کہتی ہیں پھر جو عورت ان شرطوں (جو آیت میں مذکور ہیں) کو قبول کرتی وہ امتحان میں پوری اترتی جب وہ ان شرطوں میں پورا کرنے کا اقرار کر لیتی تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ان سے فرماتے اچھا اب جاؤ میں نے تم سے بیعت لے لی۔ خدا کی قسم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ہاتھ کسی عورت سے کبھی چھوا بھی نہیں (مصافحہ کرنا تو کجا) بس زبان سے ان سے بیعت لیتے خدا کی قسم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے عورتوں سے ان باتوں کا عہد جن کا حکم اللہ تعالیٰ نے دیا بس اسی طرح سے لیا کہ زبان سے ان سے اقرار کرا لیا اس کے بعد آپ بھی زبان سے فرما دیتے ہیں میں نے تم سے بیعت لے لی ف۳

ف۱ اس کو ذہلی نے زہریات میں وصل کیا ف۲ کہ ایمان کے شوق سے نکلی ہیں یا اور کسی نیت سے ف۳ بس عورتوں سے

یہی بیعت ہے کہ زبان سے ان سے توبہ کرائے اور جن جاہل فقیروں نے عورتوں سے مرید کرتے وقت ہاتھ ملانا اختیار کیا ہے وہ احمق ہیں۔

بَابُ قَوْلِ اللّٰهِ تَعَالَى- لِلَّذِيْنَ يُؤْلُوْنَ مِنْ نِسَائِهِمْ تَرَبُّصُ أَرْبَعَةِ أَشْهُرٍ- إِلَى قَوْلِهِ سَمِيْعٌ عَلِيْمٌ، فَإِنْ فَاءُوْا رَجَعُوْا-

باب اللہ تعالیٰ کا (سورۂ بقرہ میں) یہ فرمانا جو

لوگ اپنی عورتوں سے ایلا کرتے ہیں ف۱ ان کے لیے چار مہینے کی مدت مقرر ہے اخیر آیت سمیع علیم تک فاء وا کا معنی قسم چھوڑیں اپنی بی بیوں سے صحبت کریں

ف۱ قسم کھاتے ہیں کہ ہم ان کے پاس نہ جائیں گے۔

۲۱۲- حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيْلُ بْنُ أَبِي أُوَيْسٍ، عَنْ أَخِيْهِ، عَنْ سُلَيْمَانَ، عَنْ حُمَيْدِ الطَّوِيْلِ: أَنَّهُ سَمِعَ أَنَسَ ابْنَ مَالِكٍ يَقُوْلُ: آلَى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ نِسَائِهِ وَكَانَتْ انْفَكَّتْ رِجْلُهُ، فَأَقَامَ فِي مَشْرُبَةٍ لَهُ تِسْعًا وَعِشْرِيْنَ، ثُمَّ نَزَلَ فَقَالُوْا: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ، آلَيْتَ شَهْرًا، فَقَالَ: الشَّهْرُ تِسْعٌ وَعِشْرُوْنَ-

ہم سے اسمٰعیل بن ابی اویس نے بیان کیا انہوں نے اپنے بھائی (عبدالحمید بن ابی اویس) سے انہوں نے سلیمان بن بلال سے انہوں نے حمید طویل سے انہوں نے انس بن مالک سے سنا وہ کہتے تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایلا کیا (ایک مہینے تک اپنی عورتوں پاس نہ جانے کی قسم کھائی) آپ کے پاؤں میں موچ آگئی تھی تو آپ انتیس راتوں تک ایک بالاخانے (ماڑی) میں بیٹھے رہے اس کے بعد اتر آئے (عورتوں پاس تشریف لے گئے) انہوں نے کہا یا رسول اللہ! آپ نے تو ایک مہینہ کی قسم کھائی تھی آپ نے فرمایا ہاں مہینہ انتیس دن کا بھی ہوتا ہے

۲۱۳- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ: حَدَّثَنَا اللَّيْثُ، عَنْ نَافِعٍ: أَنَّ ابْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا كَانَ يَقُوْلُ فِي الْإِيْلَاءِ الَّذِيْ سَمَّى اللّٰهُ تَعَالَى- لَا يَحِلُّ لِأَحَدٍ بَعْدَ الْأَجَلِ إِلَّا أَنْ يُمْسِكَ بِالْمَعْرُوْفِ أَوْ يَعْزِمَ بِالطَّلَاقِ كَمَا أَمَرَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ وَقَالَ لِي إِسْمَاعِيْلُ: حَدَّثَنِيْ مَالِكٌ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ: إِذَا مَضَتْ أَرْبَعَةُ أَشْهُرٍ يُوْقَفُ حَتَّى يُطَلِّقَ وَلَا

ہم سے قتیبہ بن سعید نے بیان کیا کہا ہم سے لیث بن سعد نے انہوں نے نافع سے عبداللہ بن عمرؓ کہتے ہیں اس ایلا میں جس کا ذکر اللہ تعالیٰ نے قرآن میں کیا ہے ہر شخص کو مدت گذرنے کے بعد ف۱ اور کچھ درست نہیں یا تو دستور کے موافق اپنی عورت کو رکھ لے (اس سے صحبت کرلے) یا طلاق دے دے جیسے اللہ تعالیٰ نے حکم دیا ف۲ امام بخاری نے کہا مجھ سے امام مالک نے بیان کیا انہوں نے نافع سے انہوں نے ابن عمرؓ سے انہوں نے کہا جب چار ماہ گذر جائیں ف۳ تو مرد کو مجبور کریں گے یا تو قسم سے رجوع کرے (عورت سے صحبت کرے)

يَقَعُ عَلَيْهِ الطَّلَاقُ حَتَّى يُطَلِّقَ وَيُذْكَرُ ذٰلِكَ عَنْ عُثْمَانَ وَعَلِيٍّ وَأَبِي الدَّرْدَاءِ وَعَائِشَةَ وَاثْنَيْ عَشَرَ رَجُلًا مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

یا طلاق دے دے اور جب تک خاوند طلاق نہ دے وے عورت پر طلاق نہیں پڑتا حضرت عثمانؓ اور حضرت علیؓ اور ابو درداء اور حضرت عائشہ رضہ اور بارہ صحابہ رضہ سے ایسا ہی منقول ہے ف۵

ف۱ دو ہی باتیں درست ہیں ف۲ جمہور علماء کا یہی قول ہے کہ ایلا کی مدت چار مہینے پورے ہونے پر خاوند سے کہیں گے یا تو صحبت کر یا طلاق دے اگر خاوند نہ سنے تو قاضی خاوند جورو کو جدا کر دے گا۔ حنفیہ کہتے ہیں اگر چار مہینے تک قربت نہ کرے تو خود بخود عورت پر ایک طلاق بائن پڑ جائے گا حضرت علی رضہ اور ابن مسعود رضہ اور زید بن حارثؓ سے ایسا ہی منقول ہے بعضوں نے کہا طلاق رجعی پڑ جاتا ہے اور عدت کے اندر خاوند رجوع کر سکتا ہے بعضوں نے کہا چار مہینے گذرنے پر طلاق پڑ جاتا ہے اور عورت پر عدت لازم نہیں ف۳ اور مرد صحبت نہ کرے ف۴ یا قاضی خاوند کی طرف سے طلاق کا حکم نہ دے ف۵ حضرت عثمان کا قول شافعی اور ابن ابی شیبہ نے اور حضرت علی رضہ کا بھی شافعی اور ابن ابی شیبہ نے اور ابو درداء کا اسمٰعیل قاضی اور ابن ابی شیبہ نے اور حضرت عائشہ کا سعید بن منصور نے وصل کیا اور بارہ صحابیوں کا قول امام بخاری نے تاریخ میں ثابت بن عبید سے روایت کیا امام مالکؒ اور شافعی اور امام احمد اور اہل حدیث نے اسی کو اختیار کیا ہے لیکن ایک روایت سے حجت لیتے ہیں جس کو ابن ابی شیبہ نے ابن عباس اور ابن عمر رضہ سے نکالا ان دونوں نے کہا جب ایلا میں چار مہینے گذر جائیں اور خاوند اپنی قسم سے رجوع نہ کرے تو عورت پر ایک طلاق بائن پڑ جائے گا کہتے ہیں کہ ابن عمر رضہ سے اس کے خلاف امام بخاری نے نقل کیا اور وہ اہل مدینہ کی روایت ہے اصح الاسناد یعنی مالک عن نافع عن ابن عمر رضہ سے اس کے معارض ابن ابی شیبہ کی سند نہیں ہو سکتی ابن ہمام حنفی نے جو صحیحین کی روایتوں کو اور کتابوں کی روایتوں پر مقدم ہونے کا انکار کیا ہے اور اس کو تحکم کہا ہے یہ ان کی خاص رائے ہے جو تمام ائمہ حدیث کے اجماع کے برخلاف ہے اور اس کی وجہ یہ ہے کہ شیخ ابن ہمام رحمۃ اللہ علیہ امام ابو حنیفہ کے مذہب کی تائید میں ایسے غرق تھے کہ ان کو حدیث کا مذاق ہی نہیں رہا تھا اور فتح القدیر میں جو دلائل امام ابو حنیفہ کی تائید میں وہ لائے ہیں یہ ان کی بضاعت نہیں ہے بلکہ امام جمال الدین زیلعی کی پکی پکائی ہانڈی سے انہوں نے مزہ اڑایا ہے ساری فتح القدیر میں ایک مقام بھی ایسا نظر نہیں آتا جہاں شیخ ابن ہمام نے اپنی محنت اور تلاش سے کسی حدیث کی تخریج یا تحقیق کی ہو بلکہ گردن کے مسح میں ایک حدیث کو ترمذی کی طرف منسوب کیا ہے حالانکہ جامع ترمذی میں اس حدیث کا وجود ہی نہیں ہے غرض فتح القدیر میں ایک جگہ جس قدر احادیث مذہب حنفی کی تائید میں لائی گئی ہیں وہ سب امام زیلعی کی محنت کا نتیجہ ہیں نہ شیخ ابن ہمام کی محنت اور کوشش کا۔ البتہ شک نہیں کہ شیخ ابن ہمام علم اصول اور جدل وغیرہ میں ماہر ہیں لیکن علم حدیث میں ان کا مذاق مسلم نہیں اور اسی لیے انہوں نے وہ بات کہی جس سے ہر ایک محدث انکار کرے گا کیوں کہ صحیحین کی تقدیم اور کتب حدیث پر بالاتفاق مسلم ہے اور جس کو علم حدیث میں مذاق ہو اس پر یہ تقدیم بخوبی کھل جاتی ہے امام شیخ جمال الدین زیلعی حنفیوں میں بے شک محدث گذرے ہیں مگر وہ بھی امام ذہبی اور شیخ ابو الحجاج مزی کے طفیل سے وہ دونوں اہل حدیث کے پیشوا تھے امام جمال الدین زیلعی اور امام طحاوی احناف

ہیں غنیمت ہیں کہ مخالف موافق سب حدیثیں جمع کر دیتے ہیں لیکن امام طحاوی اللہ ان پر رحم کرے بعضے مقاموں پر تائید حنفیہ کو انصاف پر مقدم رکھتے ہیں اسی طرح امام زیلعی مخالفت حدیث کی نسبت یہ لکھتے ہیں احادیث الخصوم ہمارے نزدیک یہ لفظ خوب نہیں ہے احادیث سب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ہیں اور سب بسر و چشم ہمارے دلوں کی ٹھنڈک اور آنکھوں کا نور ہیں علم حدیث میں بے تعصب حق بات کی مدد کرنے والے اور کسی مجتہد کی رعایت نہ کرنے والے چند عالم گزرے ہیں اللہ تعالیٰ ان کو مراتب عالیہ عطا فرمائے ان میں سے ہیں امام ابن حزم ظاہری امام ابن تیمیہ امام ابن قیم امام شوکانی رحمہم اللہ رحمۃ واسعۃ۔

بَابُ حُكْمِ الْمَفْقُودِ فِي أَهْلِهِ، وَمَالِهِ،

وَقَالَ ابْنُ الْمُسَيَّبِ: إِذَا فُقِدَ فِي الصَّفِّ عِنْدَ الْقِتَالِ تَرَبَّصُ امْرَأَتُهُ سَنَةً، وَاشْتَرَى ابْنُ مَسْعُودٍ جَارِيَةً فَالْتَمَسَ صَاحِبَهَا سَنَةً فَلَمْ يَجِدْهُ وَفُقِدَ فَأَخَذَ يُعْطِي الدِّرْهَمَ وَالدِّرْهَمَيْنِ، وَقَالَ: اللّٰهُمَّ عَنْ فُلَانٍ فَإِنْ أَتَى فُلَانٌ فَلِي وَعَلَيَّ، وَقَالَ: هٰكَذَا فَافْعَلُوا بِاللُّقَطَةِ، وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ نَحْوَهُ، وَقَالَ الزُّهْرِيُّ فِي الْأَسِيرِ يُعْلَمُ مَكَانُهُ: لَا تَتَزَوَّجُ امْرَأَتُهُ وَلَا يُقْسَمُ مَالُهُ، فَإِذَا انْقَطَعَ خَبَرُهُ فَسُنَّتُهُ سُنَّةُ الْمَفْقُودِ۔

باب جو شخص گم ہو جائے ف۱ اس کے گھر والوں اور جائیداد میں کیا عمل ہوگا

سعید بن مسیب نے کہا ف۱ اگر کوئی شخص لڑائی میں صف میں سے گم ہو جائے ف۲ تو اس کی جورو ایک سال تک ٹھہری رہے ف۳ اور عبداللہ بن مسعودؓ نے ایک لونڈی (کسی شخص سے) خریدی ف۵ پھر اس کے مالک کو (قیمت دینے کے لیے) ڈھونڈتے رہے (وہ غائب ہو گیا تھا)، ایک سال تک ڈھونڈا کیے لیکن نہ ملا آخر قیمت کے روپوں میں سے ایک ایک دو دو روپیہ اللہ کی راہ میں خرچ کرنا شروع کیے اور کہتے جاتے یا اللہ یہ خیرات فلانے (لونڈی کے مالک) کی طرف سے قبول کر اگر وہ آ جائے تو خیرات کا ثواب میرا ہے میں اس کا روپیہ بھر دوں گا ابن مسعودؓ نے کہا پڑی ہوئی چیز پاؤ تو اس میں بھی ایسا ہی کرو اور ابن عباس رضی اللہ عنہ نے بھی ایسا ہی کہا ہے اور ابن شہاب زہری نے کہا ف۶ اگر کوئی شخص کافروں کے ہاتھ میں گرفتار ہو جائے اس کا پتہ معلوم ہو (وہ کس جگہ ہے) تو اس کی عورت دوسرا نکاح نہیں کر سکتی نہ اس کا مال وارثوں میں تقسیم ہو سکتا ہے جب اس کی خبر ہی بند ہو جائے تو اس کا حکم مفقود کی طرح ہوگا (چار برس تک اس کی عورت ٹھہری رہے ف اس کے بعد وفات کی عدت کر کے دوسرا نکاح کرے ف۵

ف۱ اس کو عبدالرزاق نے وصل کیا ہے ف۲ اس کو بھی عبدالرزاق نے وصل کیا ف۳ نہ اس کی نعش ملے نہ اس کی خبر معلوم ہو ف۴

اس کے بعد دوسرا نکاح کر سکتی ہے امام مالک کا یہی قول ہے ۵ اس کو سفیان بن عیینہ نے جامع میں اور سعید بن منصور نے اپنی سنن میں وصل کیا ۶ اس کو ابن ابی شیبہ نے وصل کیا ۷ حضرت عمرؓ اور حضرت عثمانؓ نے ایسا ہی حکم دیا اور حنفیہ کہتے ہیں اس وقت تک ٹھہری رہے جب تک خاوند کی عمر والے سب لوگ مر جائیں ۸ اگر نکاح کے بعد پہلا خاوند آجائے تو اپنی زوجہ دوسرے خاوند سے پھیر لے یا مہر اس سے وصول کر لے ۹ اس کو سعید بن منصور نے نکالا ۱۰ یعنی پہچاننے کے بعد جب اس کا مالک نہ ملے

۲۱۴۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ يَزِيدَ مَوْلَى الْمُنْبَعِثِ: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سُئِلَ عَنْ ضَالَّةِ الْغَنَمِ فَقَالَ: خُذْهَا فَإِنَّمَا هِيَ لَكَ أَوْ لِأَخِيكَ، أَوْ لِلذِّئْبِ، وَسُئِلَ عَنْ ضَالَّةِ الْإِبِلِ، فَغَضِبَ وَاحْمَرَّتْ وَجْنَتَاهُ، وَقَالَ: مَالَكَ وَلَهَا؟ مَعَهَا الْحِذَاءُ وَالسِّقَاءُ، تَشْرَبُ الْمَاءَ وَتَأْكُلُ الشَّجَرَ حَتَّى يَلْقَاهَا رَبُّهَا، وَسُئِلَ عَنِ اللُّقَطَةِ، فَقَالَ: اعْرِفْ وِكَاءَهَا وَعِفَاصَهَا، وَعَرِّفْهَا سَنَةً، فَإِنْ جَاءَ مَنْ يَعْرِفُهَا، وَإِلَّا فَاخْلِطْهَا بِمَالِكَ، قَالَ سُفْيَانُ: فَلَقِيتُ رَبِيعَةَ ابْنَ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ، وَلَمْ أَحْفَظْ عَنْهُ شَيْئًا غَيْرَ هَذَا فَقُلْتُ: أَرَأَيْتَ حَدِيثَ يَزِيدَ مَوْلَى الْمُنْبَعِثِ فِي أَمْرِ الضَّالَّةِ هُوَ عَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدٍ؟ قَالَ: نَعَمْ، قَالَ يَحْيَى: وَيَقُولُ رَبِيعَةُ عَنْ يَزِيدَ مَوْلَى الْمُنْبَعِثِ، عَنْ زَيْدِ ابْنِ خَالِدٍ، قَالَ سُفْيَانُ: فَلَقِيتُ رَبِيعَةَ فَقُلْتُ لَهُ۔

ہم سے علی بن عبداللہ مدینی نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان بن عیینہ نے انہوں نے یحییٰ بن سعید انصاری سے انہوں نے یزید سے جو منبعث کا غلام تھا (یہ تابعی ہیں) انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے گمی ہوئی بکری کا حکم پوچھا گیا آپ نے فرمایا اس کو پکڑ لے وہ یا تیری ہوگی یا تیرے بھائی کی یا بھیڑیئے کی (وہ کھا لے گا اگر کوئی نہ پکڑے) پھر گمے ہوئے اونٹ کا حکم پوچھا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم غصے ہو گئے آپ کے گال سرخ ہو گئے اور فرمانے لگے اونٹ سے تجھے کیا کام ہے اس کی فکر کیوں کرتا ہے اس کو پھرنے دے اسکا موزہ اس کے پاس اس کا مشکیزہ اسکے پاس پانی پیتا اور درخت چرتا رہتا ہے جب اسکا مالک آتا ہے تو اسکو لے لیتا ہے ۱ اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے پڑی ہوئی چیز کا حکم پوچھا گیا تو فرمایا اسکا سربندھن اور تھیلا پہچان رکھ اور ایک برس تک لوگوں سے پوچھتا رہ اگر کوئی پہچاننے والا آئے ۲ اور نہیں تو اپنے مال میں شریک کر ڈال سفیان بن عیینہ نے کہا میں یحییٰ سے یہ حدیث سننے کے بعد میں ربیعہ بن ابی عبدالرحمن سے ملا اور میں نے ربیعہ سے اور کوئی حدیث نہیں لی میں نے اس سے پوچھا یہ جو یزید کی حدیث گمی ہوئی چیز کے باب میں روایت کی جاتی ہے (یزید تو تابعی ہے) تو کیا وہ زید بن خالد (صحابی) سے مروی ہے انہوں نے کہا ہاں ۳ سفیان کہتے ہیں مجھ سے یحییٰ بن سعید انصاری نے یہ کہا تھا کہ ربیعہ بن ابی عبدالرحمن اس حدیث کو یزید سے انہوں نے زید بن خالد سے موصولا روایت کرتے میں

اس پر میں ربیعہ سے ملا اور ان سے پوچھا ف۵

دوسرے کسی مسلمان کی جو اس کو پکڑ لے ف۲ یعنی اونٹ کے پکڑنے کی کیا ضرورت ہے اس کو کھانے پینے چلنے پھرنے میں
مدد اور حفاظت کی ضرورت نہیں ہے نہ بھیڑیے کا ڈر ہے اس حدیث کی مناسبت ترجمہ باب سے مشکل ہے بعضوں
کہا ہے اس حدیث سے یہ نکلا کہ دوسرے کے مال میں تصرف کرنا اس وقت تک جائز نہیں
تک اس کے ضائع ہونے کا ڈر نہ ہو پس اسی طرح مفقود کی عورت میں بھی تصرف کرنا جائز نہیں جب تک اس
خاوند کی موت متحقق نہ ہو میں کہتا ہوں یہ قیاس صحیح نہیں ہے اور حضرت عمرؓ اور حضرت عثمان رضؓ اور ابن عمرؓ
ابن عباس رضؓ اور ابن مسعود رضؓ اور متعدد صحابہ کرام سے باسانید صحیح مروی ہے ان کو سعید بن منصور اور عبدالرزاق
نکالا کہ مفقود کی عورت چار سال تک انتظار کرے اگر اس عرصہ تک اس کی خبر معلوم نہ ہو تو اس کی عورت دوسرا
کاح کر لے اور ایک جماعت تابعین جیسے ابراہیم نخعی اور عطاء اور زہری و مکحول اور شعبی اس کے قائل ہوئے ہیں امام
مد اور اسحاق نے کہا اس کے لیے مدت مقرر نہیں مدت اس کے واسطے ہے جو لڑائی میں گم ہو یا دریا میں اور حنفیہ اور شافعیہ
کہا مفقود کی عورت اس وقت تک نکاح نہ کرے جب تک خاوند کا زندہ یا مردہ ہونا ظاہر نہ ہو اور حنفیہ نے اس کی تقدیر
نے برس یا سو برس یا ایک سو بیس برس سے کی ہے اور دلیل لی ہے ایک مرفوع حدیث سے کہ مفقود کی عورت اس کی عورت
ہے یہاں تک کہ حال کھلے ابو عبید نے حضرت علی رضؓ سے اور عبدالرزاق نے ابن مسعودؓ سے ایسا ہی نقل کیا ہے مگر مرفوع حدیث
یف اور صحیح اس کا وقف ہے اور ابن مسعود رضؓ سے دوسری روایت میں چار برس کی مدت منقول ہے اور حضرت علی کی روایت
ی ضعیف ہے تو صحیح وہی چار سال کی مدت ہوئی اور اگر عورت کو حنفیہ یا شافعیہ یا حنابلہ کے مذہب کے موافق معلق رکھا
ئے تو اس میں صریح ضرر ہے پس قاضی مفقود کی بیوی کا نکاح فسخ کر سکتا ہے جب دیکھے کہ عورت کو تکلیف ہے یا اس
و نان و نفقہ دینے والا کوئی نہیں اور حنفیہ اور شافعیہ اور حنابلہ کے مذہب کے موافق تو شاید ہی دنیا میں کوئی عورت نکلے جو
ماری عمر بن شوہر کے عصمت کے ساتھ بیٹھی رہے اگر بالفرض بیٹھی بھی رہے تو پھر نوے سال یا ایک سو سال یا ایک سو بیس سال
وند کی عمر ہونے پر یا اس کے سب ہم عمر مر جائیں تو عورت کی بھی عمر نوے یا اسی سال سے غالباً کم نہ ہو گی اور اس عمر میں نکاح
ی اجازت دینا گویا عذر گناہ بدتر از گناہ ہے ہماری شریعت میں نان نفقہ نہ دینے یا نامردی کی وجہ سے جب نکاح کا فسخ
ائز ہے تو مفقود میں بھی بطریق اولیٰ جائز ہونا چاہیے اور تعجب یہ ہے کہ حنفیہ ایلا میں یعنی چار مہینے تک عورت کے پاس
جانے کی قسم میں تو یہ حکم دیتے ہیں کہ چار مہینے کی مدت گذر جانے پر اس عورت کو طلاق بائن پڑ جاتا ہے اور یہاں اس
بے چاری عورت کی ساری جوانی برباد ہونے پر ان کو رحم نہیں آتا فرماتے ہیں موت اقران کے بعد دوسرا نکاح کر سکتی ہے کیا خوب
صاف ہے اب اگر عورت دوسرا نکاح کرے اور پہلے خاوند کا حال معلوم ہو کہ وہ زندہ ہے تو وہ پہلے ہی خاوند کی عورت
رہ گی اور شعبی نے کہا دوسرے خاوند سے قاضی اس کو جدا کر دے گا وہ عدت کرنے کے بعد پہلے خاوند کے پاس رہے گی اگر
ر پہلا خاوند مر جائے تو اس کی بھی عدت بیٹھے اور اس کی وارث بھی ہو گی بعضوں نے کہا کہ پہلا خاوند اگر آئے تو اس کو اختیار
رگا چاہے اپنی عورت دوسرے خاوند سے چھین لے چاہے جو مہر عورت کو دیا ہوا ہو اس سے وصول کر لے - میں

کہتا ہوں اگر مفقود نے بلا عذر اپنا احوال مخفی رکھا تھا اور عورت کے لیے نان و نفقہ کا بندوبست کر کے نہیں گیا تھا نہ کوئی جائیداد چھوڑ گیا تھا تو قیاس یہ ہے کہ وہ اپنی زوجہ کو دوسرے خاوند سے نہیں پھیر سکتا اور عذر معقول ثابت ہو جس کی وجہ سے خبر پہنچ نہ سکے اور وہ اپنی زوجہ کے لیے نان و نفقہ کی جائیداد چھوڑ گیا تھا یا بندوبست کر گیا تھا تب اس کو اختیار ہونا چاہیے خواہ عورت پھیر لے خواہ مہر جو دیا ہو وہ دوسرے خاوند سے لے لے اور یہ قول گو جدید ہے اور اتفاق علماء کے خلاف مگر مقتضائی انصاف ہے واللہ اعلم ف۳ جو صحیح پتہ بتلائے اس کو دے دے ف۴ یعنی یزید نے اس کو زید بن خالد سے سنا ہے تو حدیث موصول ہو گئی مرسل نہ رہی ف۵ ورنہ سفیان ربیعہ سے ملنا یا ان سے حدیث بیان کرنا مکروہ جانتے تھے کیونکہ وہ اصحاب الرائے تھے اور اہل حدیث ہمیشہ ایسے لوگوں سے بھاگتے رہے۔ نص ہوتے ہوئے رائے کو دخل دینا اور رائے پر عمل کرنا نص کو چھوڑ دینا حقیقت میں بڑی کم بختی کی بات ہے۔

بَابُ الظِّهَارِ وَقَوْلِ اللهِ تَعَالَى ـ قَدْ سَمِعَ اللهُ قَوْلَ الَّتِي تُجَادِلُكَ فِي زَوْجِهَا ـ إِلَى قَوْلِهِ ـ فَمَنْ لَمْ يَسْتَطِعْ فَإِطْعَامُ سِتِّينَ مِسْكِينًا ـ

وَقَالَ لِي إِسْمَاعِيلُ: حَدَّثَنِي مَالِكٌ: أَنَّهُ سَأَلَ ابْنَ شِهَابٍ عَنْ ظِهَارِ الْعَبْدِ، فَقَالَ نَحْوَ ظِهَارِ الْحُرِّ، قَالَ مَالِكٌ، وَصِيَامُ الْعَبْدِ شَهْرَانِ، وَقَالَ الْحَسَنُ ابْنُ الْحُرِّ: ظِهَارُ الْحُرِّ وَالْعَبْدِ مِنَ الْحُرَّةِ وَالْأَمَةِ سَوَاءٌ، وَقَالَ عِكْرِمَةُ: إِنْ ظَاهَرَ مِنْ أَمَتِهِ فَلَيْسَ بِشَيْءٍ، إِنَّمَا الظِّهَارُ مِنَ النِّسَاءِ، وَفِي الْعَرَبِيَّةِ لِمَا قَالُوا أَيْ فِيمَا قَالُوا، وَفِي بَعْضِ مَا قَالُوا وَهٰذَا أَوْلَى لِأَنَّ اللهَ لَمْ يَدُلَّ عَلَى الْمُنْكَرِ وَقَوْلِ الزُّورِ ـ

باب ظہار کا بیان اور اللہ تعالیٰ کا (سورۂ مجادلہ میں) فرمانا۔

اللہ تعالیٰ نے اس عورت (خولہ بنت ثعلبہ) کا کہنا سن لیا جو اپنے خاوند کے مقدمہ میں تجھ سے جھگڑتی ہیں اخیر آیت فمن لم يستطع فاطعام ستين مسكينا امام بخاری نے کہا مجھ سے اسماعیل بن ابی اویس نے کہا مجھ سے امام مالک نے بیان کیا کہ ابن شہاب سے کسی نے غلام کے ظہار کے بارے میں پوچھا تو فرمایا اگر غلام ظہار کرے اس کا بھی وہی حکم ہے جو آزاد کے ظہار کا ہے مگر غلام کفارے میں صرف دو مہینے کے روزے رکھے ف۱ اور حسن بن حر یا حسن بن حیی فقیہ نے کہا ف۲ کہ آزاد اور غلام آزاد عورت یا لونڈی سے ظہار کرے تو ایک ہی حکم ہے ف۴ اور عکرمہ نے کہا ف۵ اگر مرد لونڈی سے ظہار کرے تو کفارہ لازم نہ ہوگا ظہار آزاد عورتوں سے ہے (حنفیہ اور شافعیہ کا یہی قول ہے ف۶) اور عربی زبان میں لام فی کے معنوں میں آتا ہے تو يعودون لما قالوا کا یہ معنی ہوگا پھر اس عورت کو رکھنا چاہیں اور ظہار کے کلمہ کو باطل کرنا اور یہ (اس سے) بہتر ہے ف۷ کیوں کہ ظہار کو اللہ تعالیٰ نے بری بات اور جھوٹ فرمایا اس کو دہرانے کے لیے کیسے کہے گا۔

ف۱ یعنی مرد کا عورت سے یوں کہنا تو مجھ پر میری ماں یا بہن کی طرح ہے ف۲ کیونکہ غلام کو بردہ آزاد کرنا یا کھلانا ممکن نہیں ہے
ف۳ اس کو طحاوی نے کتاب اختلاف العلماء میں حسن بن حیی سے وصل کیا ف۴ ابن عربی نے حسن بصری سے بھی ایسا ہی روایت

یا ہے ف۵ اس کو اسمٰعیل قاضی نے وصل کیا ہے ف۶ باقی علماء کے نزدیک لونڈی سے بھی ظہار ہو سکتا ہے حنفیہ شافعیہ کہتے ہیں من نساء ہم سے آزاد عورتیں مراد ہیں ف۷ جو امام داؤد ظاہری نے کیا ہے کہ ظہار کا کلمہ دوبارہ زبان سے نکالتے ہیں وہ کہتے ہیں جب تک ظہار کا کلمہ دوبارہ نہ نکالے تو کفارہ لازم نہ ہوگا۔

بَابُ الْإِشَارَةِ فِي الطَّلَاقِ وَالْأُمُورِ

وَقَالَ ابْنُ عُمَرَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يُعَذِّبُ اللهُ بِدَمْعِ الْعَيْنِ وَلٰكِنْ يُعَذِّبُ بِهٰذَا، وَأَشَارَ إِلَى لِسَانِهِ، وَقَالَ كَعْبُ بْنُ مَالِكٍ: أَشَارَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَيَّ أَيْ خُذِ النِّصْفَ، وَقَالَتْ أَسْمَاءُ: صَلَّى النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْكُسُوفِ، فَقُلْتُ لِعَائِشَةَ: مَا شَأْنُ النَّاسِ وَهِيَ تُصَلِّي؟ فَأَوْمَأَتْ بِرَأْسِهَا إِلَى الشَّمْسِ، فَقُلْتُ: آيَةٌ؟ فَأَوْمَأَتْ بِرَأْسِهَا أَنْ نَعَمْ، وَقَالَ أَنَسٌ: أَوْمَأَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِيَدِهِ إِلَى أَبِي بَكْرٍ أَنْ يَتَقَدَّمَ، وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: أَوْمَأَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِيَدِهِ لَا حَرَجَ، وَقَالَ أَبُو قَتَادَةَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: فِي الصَّيْدِ لِلْمُحْرِمِ آحَدٌ مِنْكُمْ أَمَرَهُ أَنْ يَحْمِلَ عَلَيْهَا، وَأَشَارَ إِلَيْهَا؟ قَالُوا: لَا، قَالَ: فَكُلُوا۔

باب اگر طلاق وغیرہ اشارے سے دے (مثلاً

کوئی گونگا ہو تو) کیا حکم ہے ف۱ اور عبداللہ بن عمرؓ نے کہا آنحضرتؐ نے فرمایا (یہ حدیث کتاب الجنائز میں موصولاً گذر چکی ہے) اللہ تعالیٰ آنکھوں سے آنسو نکلنے پر عذاب نہیں کرنے کا لیکن اللہ تعالیٰ اس پر عذاب کریگا اور آپ نے اپنی زبان کی طرف اشارہ کیا ف۲ اور کعب بن مالک نے (جب ابن ابی حدرد سے اپنے قرض کا تقاضا عین مسجد میں کیا تھا) یہ کہا ف۳ کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے اشارے سے فرمایا (آدھا قرض معاف کر دے) آدھا لے لے (یہ حدیث اوپر موصولاً گذر چکی ہے) اور اسماء بنت ابی بکرؓ نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم گہن کی نماز پڑھ رہے تھے میں نے حضرت عائشہ رضؓ سے جو نماز میں تھیں پوچھا لوگوں کو کیا ہوا انہوں نے سورج کی طرف اشارہ کیا میں نے کہا یہ بھی (اللہ کی) کوئی نشانی ہے انہوں نے پھر سر سے اشارہ کر کے تبلایا ہاں ف۴ اور انس رضؓ نے کہا (یہ حدیث کتاب الصلوٰۃ میں موصولاً گذر چکی ہے) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے ہاتھ سے ابوبکر رضؓ کو آگے بڑھنے کے لیے اشارہ کیا اور ابن عباس رضؓ نے کہا (یہ حدیث کتاب العلم میں موصولاً گذر چکی ہے) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ہاتھ سے اشارہ کیا (اب رمی کر لے) کچھ حرج نہیں اور ابو قتادہ نے کہا (یہ حدیث کتاب الحج میں موصولاً گذر چکی ہے) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ سے فرمایا جو احرام باندھے ہوئے تھے تم میں سے کسی نے اس جانور کے شکار کرنے کا حکم دیا یا اس کی طرف اشارہ کیا انہوں نے کہا نہیں ف۵ آپ نے فرمایا تو کھاؤ۔

ف امام بخاری نے اس باب میں وہ حدیثیں بیان کی ہیں جن سے یہ نکلتا ہے کہ جس اشارے سے مطلب سمجھا دیا جائے وہ بولنے کی طرح ہے اگر گونگا آدمی ایک انگلی اٹھا کر طلاق کا اشارہ کرے تو طلاق پڑ جائے گا ف۲ یعنی زبان سے کفر اور زنا کے کلمے نکالنے پر اس حدیث سے امام بخاری نے یہ ثابت کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے زبان کی طرف اشارہ کر کے گویا زبان سے یہ لفظ فرمایا کہ اللہ زبان پر عذاب کرے گا تو اشارہ جب سمجھائی دے تو اس کا حکم زبان سے بولنے کی طرح ہو گا تمام عقود جیسے بیع اور شراء وغیرہ میں بھی اشارہ بجائے ایجاب وقبول کے کافی سمجھا جائے گا ف۳ یہ حدیث کتاب الملازمة میں اوپر موصولاً گذر چکی ہے ف۴ یہ حدیث کتاب الکسوف میں موصولاً گذر چکی ہے ف۵ بلکہ ابو قتادہ نے اپنے آپ دیکھ کر اس کا شکار کیا۔

---

۲۱۵ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدٍ: حَدَّثَنَا أَبُو عَامِرٍ عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ عَمْرٍو: حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ، عَنْ خَالِدٍ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: طَافَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى بَعِيرِهِ، وَكَانَ كُلَّمَا أَتَى عَلَى الرُّكْنِ أَشَارَ إِلَيْهِ وَكَبَّرَ، وَقَالَتْ زَيْنَبُ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: فُتِحَ مِنْ رَدْمِ يَأْجُوجَ وَمَأْجُوجَ مِثْلُ هَذِهِ وَهَذِهِ، وَعَقَدَ تِسْعِينَ.

ہم سے عبداللہ بن محمد مسندی نے بیان کیا کہا ہم سے ابو عامر عبدالملک بن عمرو نے کہا ہم سے ابراہیم بن طہمان نے انہوں نے خالد حذاء سے انہوں نے عکرمہ سے انہوں نے ابن عباس سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اونٹ پر سوار ہو کر طواف کیا جب حجر اسود کے مقابل آتے تو اشارہ کرتے اور اللہ اکبر کہتے ف اور حضرت زینب رض نے کہا (یہ حدیث علامات النبوة میں موصولاً گذر چکی ہے) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یاجوج ماجوج کی سد آج اتنی کھل گئی اور انگلیوں کو جوڑ کر نوے کا اشارہ بتلایا۔ ف۲

ف ان سب حدیثوں سے امام بخاری نے یہ نکالا کہ اشارہ بھی بولنے کی طرح ہے جب مخاطب اس کا مطلب سمجھ جائے مگر بعض باتوں میں فرق بھی ہے مثلاً اشارے سے نماز فاسد نہیں ہوتی اور عمداً بات کرنے سے نماز فاسد ہو جاتی ہے جیسے کتاب الصلوٰة میں گذر چکا ہے ف۲ ایک بزرگ سے منقول ہے میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سب سنتوں پر عمل کیا کم سے کم بعض سنتوں کو ایک ہی بار ادا کیا لیکن اونٹ پر سوار رہ کر طواف کرنے کا مجھ کو موقع نہ مل سکا۔

---

۲۱۶ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ: حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ الْمُفَضَّلِ: حَدَّثَنَا سَلَمَةُ بْنُ عَلْقَمَةَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ أَبُو الْقَاسِمِ صَلَّى

ہم سے مسدد بن مسرہد نے بیان کیا کہا ہم سے بشر بن مفضل نے بیان کیا ہم سے سلمہ بن علقمہ نے انہوں نے محمد بن سیرین سے انہوں نے ابوہریرہ رض سے انہوں نے کہا حضرت ابوالقاسم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جمعہ کے دن ایک گھڑی ایسی آتی ہے اس

اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: فِي الْجُمُعَةِ سَاعَةٌ لَا
يُوَافِقُهَا مُسْلِمٌ قَائِمٌ يُصَلِّي، يَسْأَلُ اللّٰهَ
خَيْرًا إِلَّا أَعْطَاهُ، وَقَالَ بِيَدِهِ وَوَضَعَ
أُنْمُلَتَهُ عَلَى بَطْنِ الْوُسْطَى وَالْخِنْصَرِ،
قُلْنَا: يُزَهِّدُهَا، وَقَالَ الْأُوَيْسِيُّ: حَدَّثَنَا
إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ، عَنْ شُعْبَةَ بْنِ
الْحَجَّاجِ، عَنْ هِشَامِ بْنِ زَيْدٍ، عَنْ
أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: عَدَا يَهُودِيٌّ فِي
عَهْدِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى
جَارِيَةٍ فَأَخَذَ أَوْضَاحًا كَانَتْ عَلَيْهَا،
وَرَضَخَ رَأْسَهَا، فَأَتَى بِهَا أَهْلُهَا رَسُولَ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهِيَ فِي آخِرِ
رَمَقٍ وَقَدْ أُصْمِتَتْ، فَقَالَ رَسُولُ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ قَتَلَكِ؟
فُلَانٌ؟ لِغَيْرِ الَّذِي قَتَلَهَا، فَأَشَارَتْ
أَنْ لَا، قَالَ: فَقَالَ لِرَجُلٍ آخَرَ غَيْرِ
الَّذِي قَتَلَهَا فَأَشَارَتْ أَنْ لَا، فَقَالَ:
فَفُلَانٌ؟ لِقَاتِلِهَا، فَأَشَارَتْ أَنْ نَعَمْ،
فَأَمَرَ بِهِ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ
سَلَّمَ فَرُضِخَ رَأْسُهُ بَيْنَ حَجَرَيْنِ۔

میں جو مسلمان کھڑا رہ کر نماز پڑھتا ہو اور اللہ تعالیٰ سے کوئی بھلائی کی بات مانگے تو اللہ اس کو دے گا آپ نے اپنے ہاتھ سے اشارہ کیا اور انگلیوں کی پوریں بیچ کی انگلی اور چھنگلیا انگلی پر اندر کی طرف رکھیں ہم اس کا مطلب یہ سمجھے کہ وہ گھڑی تھوڑی دیر رہتی ہے ف۱ اور عبدالعزیز بن عبداللہ اویسی ف۲ نے کہا ہم سے ابراہیم بن سعد نے بیان کیا انہوں نے شعبہ بن حجاج سے انہوں نے ہشام بن زید سے انہوں نے (اپنے دادا) انس بن مالکؓ سے انہوں نے کہا ایک یہودی نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں ایک چھوکری ف۳ پر ستم کیا اس کا زیور اتار لیا اور اس کا سر پتھر سے کچل ڈالا اس چھوکری کے لوگ اس کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پاس لے کر آئے اس میں ایک رمق جان باقی تھی (مرنے کے قریب تھی) اور زبان بند ہو گئی تھی ف۴ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے پوچھا تجھ کو کس نے مارا فلانے یہودی نے تو نہیں مارا (جس نے مارا تھا اس کا نام نہیں اور کسی کا نام لیا) تو اس نے اشارے سے کہا نہیں پھر آپؐ نے کسی اور کا نام لیا غیر قاتل کا تو اس نے اشارے سے کہا نہیں پھر آپؐ نے اس یہودی کا نام لیا جس نے مارا تھا اس نے اشارے سے کہا ہاں (یعنی وہی میرا قاتل ہے) اس وقت آپ نے حکم دیا اس یہودی کا سر دو پتھروں میں کچلا گیا ف۵

ف۱ اس کا بیان اوپر گزر چکا ہے اس ساعت کی تعیین میں چالیس۴۰ پر کئی قول ہیں بعضوں نے کہا بیچ کی انگلی پر رکھنے سے یہ بتلایا کہ یہ ساعت دن کے بیچ میں ہے اور چھنگلیا پر رکھ کر یہ بتلایا کہ کبھی اخیر دن میں ہوتی ہے ف۲ جو امام بخاری کے شیخ ہیں ف۳ اس چھوکری کا نام معلوم نہیں ہوا نہ اس یہودی کا ف۴ بات نہیں کر سکتی تھی مگر ہوش و حواس قائم تھے ف۵ جس طرح اس شقی نے اس معصوم لڑکی کو بیدردی سے قتل کیا تھا اس طرح اس سے قصاص لیا گیا اہل حدیث اور ہمارے امام احمد بن حنبل اور مالکیہ اور شافعیہ سب کا مذہب اسی حدیث کے موافق ہے کہ قاتل نے جس طرح مقتول کو قتل کیا ہو اسی طرح اس سے بھی قصاص لیا جائے گا لیکن حنفیہ اس کے خلاف کہتے ہیں کہ ہمیشہ قصاص تلوار سے لینا چاہیے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جو اس لڑکی سے دو بار اوروں کے نام لے کر پوچھا اس سے یہ مطلب تھا کہ اس لڑکی کا با ہوش و حواس ہونا معلوم ہو جائے اور اس کی

شہادت معتبر سمجھی جائے اس حدیث سے گواہی بوقت مرگ کا ایک عمدہ گواہی ہونا نکلتا ہے جس کو انگریزوں نے بھی اپنے قانون شہادت میں ایک قابل اعتبار شہادت خیال کیا ہے۔

---

۲۱۷ - حَدَّثَنَا قَبِيصَةُ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ دِينَارٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: الْفِتْنَةُ مِنْ هُنَا، وَأَشَارَ إِلَى الْمَشْرِقِ۔

ہم سے قبیصہ بن عقبہ کوفی نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان ثوری نے انہوں نے عبداللہ بن دینار سے انہوں نے عبداللہ بن عمرؓ سے انہوں نے کہا میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے (اخیر زمانہ میں) فتنہ (اور فساد) ادھر سے اٹھے گا آپ نے پورب کی طرف اشارہ کیا ف

ف یعنی مشرقی ممالک کی طرف اس حدیث میں کسی کا نام مذکور نہیں بلکہ جو شخص مشرق کی طرف سے نمودار ہو اور گمراہی اور بے دینی کی دعوت کرے وہ اس سے مراد ہو سکتا اور تعجب ہے ان لوگوں سے جنہوں نے محمد بن عبدالوہابؒ کو اس سے مراد لیا ہے محمد بن عبدالوہاب تو لوگوں کو توحید اور اتباع سنت کی طرف بلاتے تھے انہوں نے اہل مکہ کو جو رسالہ بھیجا ہے اس میں صاف یہ مرقوم ہے کہ قرآن اور صحیح حدیث ہمارے تمہارے درمیان حکم ہے اس پر عمل کرو البتہ ممالک مشرق میں سید احمد خاں رئیس الیناچرا اور مرزا غلام احمد قادیانی اس حدیث کے مصداق ہو سکتے ہیں ہمارے استاد مولانا محمد بشیر الدین صاحب قنوجی محدث فرماتے ہیں کہ مشرق سے مراد بدایوں کا قصبہ ہے وہیں سے فضل رسول ظاہر ہوا جس نے دنیا میں بہت سی بدعتیں پھیلائیں اور اہلحدیث اور توحید کو کافر قرار دیا۔

---

۲۱۸ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، حَدَّثَنَا جَرِيرُ بْنُ عَبْدِ الْحَمِيدِ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ الشَّيْبَانِيِّ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي أَوْفَى قَالَ: كُنَّا فِي سَفَرٍ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا غَرَبَتِ الشَّمْسُ قَالَ لِرَجُلٍ: انْزِلْ فَاجْدَحْ لِي، قَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، لَوْ أَمْسَيْتَ، ثُمَّ قَالَ: انْزِلْ فَاجْدَحْ، قَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، لَوْ أَمْسَيْتَ إِنَّ عَلَيْكَ نَهَارًا. ثُمَّ قَالَ: انْزِلْ فَاجْدَحْ، فَنَزَلَ فَجَدَحَ لَهُ فِي الثَّالِثَةِ، فَشَرِبَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ

ہم سے علی بن عبداللہ مدینی نے بیان کیا کہا ہم سے جریر بن عبدالحمید نے انہوں نے ابو اسحٰق شیبانی سے انہوں نے عبداللہ بن ابی اوفی سے انہوں نے کہا ہم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایک سفر (غزوۂ فتح) میں تھے جب سورج غروب ہو گیا تو آپ نے ایک شخص (بلالؓ) سے فرمایا اتر ستو گھول وہ کہنے لگا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم شام تو ہونے دیجیے آپ نے فرمایا اتر ستو گھول وہ کہنے لگا یا رسول اللہ شام تو ہونے دیجیے ابھی تو دن ہے آپ نے فرمایا نہیں اتر ستو گھول آخر انھوں نے تیسری بار کے فرمانے میں اتر کر ستو گھولا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے پیا اپنے ہاتھ سے پورب کی طرف اشارہ کیا فرمایا جب تم دیکھو پورب کی طرف سے رات کی تاریکی

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ أَوْمَأَ بِيَدِهِ إِلَى الْمَشْرِقِ فَقَالَ: إِذَا رَأَيْتُمُ اللَّيْلَ قَدْ أَقْبَلَ مِنْ هَا هُنَا فَقَدْ أَفْطَرَ الصَّائِمُ.

نمودار ہو تو روزے کے افطار کا وقت آن پہنچا۔

۲۱۹- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ: حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ، عَنْ سُلَيْمَانَ التَّيْمِيِّ، عَنْ أَبِي عُثْمَانَ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ ابْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا يَمْنَعَنَّ أَحَدًا مِنْكُمْ نِدَاءُ بِلَالٍ، أَوْ قَالَ أَذَانُهُ مِنْ سَحُورِهِ، فَإِنَّمَا يُنَادِي، أَوْ قَالَ يُؤَذِّنُ لِيَرْجِعَ قَائِمُكُمْ، وَلَيْسَ أَنْ يَقُولَ كَأَنَّهُ يَعْنِي الصُّبْحَ أَوِ الْفَجْرَ، وَأَظْهَرَ يَزِيدُ يَدَيْهِ ثُمَّ مَدَّ إِحْدَاهُمَا مِنَ الْأُخْرَى، وَقَالَ اللَّيْثُ: حَدَّثَنِي جَعْفَرُ بْنُ رَبِيعَةَ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ هُرْمُزَ: سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَثَلُ الْبَخِيلِ وَالْمُنْفِقِ كَمَثَلِ رَجُلَيْنِ عَلَيْهِمَا جُبَّتَانِ مِنْ حَدِيدٍ مِنْ لَدُنْ ثَدْيَيْهِمَا إِلَى تَرَاقِيهِمَا، فَأَمَّا الْمُنْفِقُ فَلَا يُنْفِقُ شَيْئًا إِلَّا مَادَّتْ عَلَى جِلْدِهِ حَتَّى تَجُنَّ بَنَانَهُ وَتَعْفُوَ أَثَرَهُ، وَأَمَّا الْبَخِيلُ فَلَا يُرِيدُ يُنْفِقُ إِلَّا لَزِمَتْ كُلُّ حَلْقَةٍ مَوْضِعَهَا فَهُوَ يُوَسِّعُهَا وَلَا تَتَّسِعُ وَيُشِيرُ بِإِصْبَعِهِ إِلَى حَلْقِهِ.

ہم سے عبداللہ بن مسلمہ قعنبی نے بیان کیا کہا ہم سے یزید بن زریع نے انہوں نے سلیمان تیمی سے انہوں نے ابوعثمان نہدی سے انہوں نے عبداللہ بن مسعودؓ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں سے فرمایا دیکھو بلالؓ کی آذان سن کر کہیں تم سحری کھانے سے باز نہ رہنا بلال تو (رات رہے سے) اس لیے آذان دیتے ہیں کہ جو شخص تم میں (تہجد کی نماز میں) کھڑا ہو وہ لوٹ جائے ف اور صبح یا فجر کی روشنی وہ نہیں ہے جو اس طرح لنبی ظاہر ہوتی ہے۔ یزید راوی نے اپنے دونوں ہاتھ اوپر اٹھا کر بتلائے (یہ صبح کاذب ہے) پھر ایک ہاتھ کو دوسرے ہاتھ سے جدا کر کے دائیں بائیں کھینچا (یہ صبح صادق ہے) ف۲ اور لیث بن سعد نے کہا ف۳ مجھ سے جعفر بن ربیعہ نے بیان کیا انہوں نے عبدالرحمن بن ہرمز سے انہوں نے کہا میں نے ابوہریرہؓ سے سنا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بخیل کی (جو کچھ نہیں خرچتا) اور سخی (جو خرچ کرتا ہے) کی مثال ان دو شخصوں کی سی ہے جو لوہے کے کرتے (زرہیں) چھاتی سے لے کر ہنسلی تک پہنے ہوں خرچ کرنے والا جب خرچ کرتا ہے تو اس کا کرتہ کھنچ کر اور لمبا چوڑا ہو جاتا ہو جاتا ہے اتنا کشادہ کہ پاؤں کی انگلیوں تک کو ڈھانپ لیتا ہے اور رستہ چلنے میں اس کے قدم کے نشان مٹاتا جاتا ہے (اتنا نیچا ہو جاتا ہے) اور بخیل جب کچھ خرچ کرنے کا قصد کرتا ہے تو کرتے کا ایک ایک حلقہ اپنی جگہ سمٹ کر اور تنگ ہو جاتا ہے وہ چاہتا ہے ذرا ڈھیلا ہو لیکن ڈھیلا نہیں ہوتا آخر وہ انگلی سے اپنے حلق کی طرف

اشارہ کرتا ہے ۔ ؎

ف تھوڑی دیر آرام کرے یا کھا ئے ۔ ف۲ یعنی آسمان کے کنارے کنارے جو سورج کی روشنی ظاہر ہوتی ہے جس کو پوپھٹنا کہتے ہیں ف۳ اس کو خود امام بخاری نے کتاب الزکاۃ میں وصل کیا ف۴ یہیں سے امام بخاری نے ترجمہ باب نکالا ابن بطال نے کہا امام بخاری نے اتنی بہت سی حدیثیں لا کر شاید حنفیہ کا رد کیا جنہوں نے اشارے کو بعض مقاموں میں بولنے کے مثل نہیں رکھا ۔

بَابُ اللِّعَانِ وَقَوْلِ اللّٰهِ تَعَالَى

وَالَّذِينَ يَرْمُونَ أَزْوَاجَهُمْ - إِلَى قَوْلِهِ - إِنْ كَانَ مِنَ الصَّادِقِينَ - فَإِذَا قَذَفَ الأَخْرَسُ امْرَأَتَهُ بِكِتَابَةٍ أَوْ إِشَارَةٍ أَوْ إِيمَاءٍ مَعْرُوفٍ، فَهُوَ كَالْمُتَكَلِّمِ لِأَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ أَجَازَ الإِشَارَةَ فِي الْفَرَائِضِ، وَهُوَ قَوْلُ بَعْضِ أَهْلِ الْحِجَازِ وَأَهْلِ الْعِلْمِ، وَقَالَ تَعَالَى - فَأَشَارَتْ إِلَيْهِ قَالُوا كَيْفَ نُكَلِّمُ مَنْ كَانَ فِي الْمَهْدِ صَبِيًّا - وَقَالَ الضَّحَّاكُ - إِلَّا رَمْزًا إِشَارَةً، وَقَالَ بَعْضُ النَّاسِ: لَا حَدَّ وَلَا لِعَانَ، ثُمَّ زَعَمَ إِنْ طَلَّقَ بِكِتَابَةٍ أَوْ إِشَارَةٍ أَوْ إِيمَاءٍ جَازَ، وَلَيْسَ بَيْنَ الطَّلَاقِ وَالْقَذْفِ فَرْقٌ، فَإِنْ قَالَ الْقَذْفُ لَا يَكُونُ إِلَّا بِكَلَامٍ، قِيلَ لَهُ كَذَلِكَ الطَّلَاقُ لَا يَكُونُ إِلَّا بِكَلَامٍ، وَإِلَّا بَطَلَ الطَّلَاقُ وَالْقَذْفُ، وَكَذَلِكَ الْعِتْقُ وَكَذَلِكَ الأَصَمُّ يُلَاعِنُ، وَقَالَ الشَّعْبِيُّ وَقَتَادَةُ: إِذَا قَالَ أَنْتِ طَالِقٌ فَأَشَارَ بِأَصَابِعِهِ: تَبِينُ مِنْهُ بِإِشَارَتِهِ، وَقَالَ إِبْرَاهِيمُ: الأَخْرَسُ إِذَا كَتَبَ الطَّلَاقَ

باب لعان کا بیان اور اللہ تعالیٰ کا (سورۂ نور میں)

یوں فرمانا جو لوگ اپنی جوروں کو زنا کا الزام لگائیں اور خود ان کے سوا اور کوئی گواہ نہ ہو اخیر آیت من الصّٰدقین تک اب اگر گونگے شخص نے اپنی جورو پر لکھ کر یا اشارے سے زنا کا الزام لگایا یعنی ایسے اشارے سے جو سمجھ میں آ جائے تو اس کا وہی حکم ہوگا جو زبان سے الزام لگانے والے کا ہے (لعان واجب ہو گا) کیوں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرضوں کے ادا کرنے میں اشارے کو کافی سمجھا (مثلاً کوئی نماز میں رکوع سجدہ نہ کر سکے تو اشارہ کافی ہے) اور حجاز اور دوسرے مقاموں کے بعض عالموں کا یہی قول ہے اور اللہ تعالیٰ نے سورۂ مریم میں فرمایا مریم علیہ السلام نے بچہ کی طرف اشارہ کیا ، انہوں نے کہا ہم اس بچہ سے کیا بات کریں جو ابھی ہنڈولے یا گود میں ہے اور ضحاک ف نے اللہ تعالیٰ کے اس قول الا رمزا کے یہی معنی کیے ہیں یعنی اشارے سے ف۲ اور بعض لوگوں نے ف۳ یہ کہا ہے کہ اگر گونگا اشارے سے اپنی جورو پر زنا کا الزام لگائے تو نہ اس کو حد قذف پڑے گی نہ لعان واجب ہو گا پھر خود ان ہی لوگوں نے کہا ہے اگر لکھ کر یا اشارے سے طلاق دے تو طلاق پڑ جائے گا حالاں کہ طلاق اور زنا کا الزام لگانا دونوں کا ایک حکم ہونا چاہیے جیسے زنا کا الزام زبان سے لگایا جاتا ہے ویسے ہی طلاق بھی زبان سے دیا جاتا ہے اور اگر اشارے کا اعتبار یہ لوگ نہیں کرتے تو طلاق اور قذف جو

بِيَدِهِ لَزِمَهُ، وَقَالَ حَمَّادٌ: الأَخْرَسُ وَالأَصَمُّ إِنْ قَالَ بِرَأْسِهِ جَازَ۔

اشارہ سے کیا جائے سب کو باطل کہنا چاہیئے اسی طرح عتق (آزادی) کو بھی اب جیسے گونگے پر (ہمارے نزدیک) لعان واجب ہوتا ہے ویسے ہی بہرے پر بھی واجب ہوگا اور شعبی اور قتادہ نے کہا اگر کسی نے اپنی بی بی سے کہا تجھ کو طلاق ہے اور انگلیوں سے اشارہ کر کے بتلایا ف۵ تو وہ عورت بائن ہو جائے گی (اس پر تین طلاق پڑ جائیں گے) اور ابراہیم نخعی نے کہا ف۶ اگر گونگا شخص اپنے ہاتھ سے طلاق لکھ کر دے تو طلاق پڑ جائیگا اور حماد بن ابی سلیمان نے کہا اگر گونگا یا بہرہ سر سے اشارہ کرے (کسی بات کا جواب دے) تو یہ جائز ہے ف۷

ف یعنی ضحاک بن مزاحم نے جو تفسیر کے امام ہیں عبداللہ بن حمید اور ابو حذیفہ نے سفیان ثوری کی تفسیر میں اس کی تصریح کر دی ہے اب کرمانی کا یہ کہنا کہ یہ ضحاک بن شراحیل ہیں محض غلط ہے ضحاک بن شراحیل تو تابعی ہیں لیکن ان سے قرآن کی تفسیر بالکل منقول نہیں ہے اور امام بخاری نے صرف دو حدیثیں اس کتاب میں نقل کی ہیں ایک فضائل قرآن میں ایک استتابۂ مرتدین ہیں۔ میں کہتا ہوں علم حدیث میں قیاس سے ایک بات کہہ دیتے ہیں یہی خرابیاں ہوتی ہیں جو کرمانی اور عینی سے اکثر مقاموں پر ہوئی ہیں اللہ تعالیٰ حافظ ابن حجر کو جزائے خیر دے انہوں نے کرمانی کی بہت سی غلطیاں ہم کو بتلا دیں ف۲ اس کو عبد بن حمید نے وصل کیا ف۳ یعنی امام ابو حنیفہ اور کوفہ والوں نے ف۴ اس کو ابن ابی شیبہ نے وصل کیا ف۵ مثلاً تین انگلیوں سے بتلایا یعنی تین طلاق ہیں ف۶ جو امام ابو حنیفہ کے استاد الاستاد ہیں اس کو ابن ابی شیبہ نے وصل کیا ف۷ جو امام ابو حنیفہؒ کے استاد ہیں۔ ف۵ امام بخاری نے ابراہیم اور حماد کا قول لا کر اہل کوفہ اور حنفیہ کا رد کیا ہے کیونکہ ابراہیم اور حماد اہل کوفہ کے بڑے شیخ اور مقتداء تھے۔

۲۲۰۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ: حَدَّثَنَا لَيْثٌ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ الأَنْصَارِيِّ، أَنَّهُ سَمِعَ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَلاَ أُخْبِرُكُمْ بِخَيْرِ دُورِ الأَنْصَارِ؟ قَالُوا: بَلَى يَا رَسُولَ اللَّهِ، قَالَ: بَنُو النَّجَّارِ، ثُمَّ الَّذِينَ يَلُونَهُمْ: بَنُو عَبْدِ الأَشْهَلِ ثُمَّ الَّذِينَ يَلُونَهُمْ: بَنُو الحَارِثِ بْنِ

ہم سے قتیبہ بن سعید نے بیان کیا کہا ہم سے امام لیث بن سعد نے انہوں نے یحییٰ بن سعید انصاری سے انہوں نے انس بن مالک سے سنا وہ کہتے تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا میں تم کو انصار کا عمدے سے عمدہ گھرانہ نہ بتلاؤں لوگوں نے کہا بتلائیے یا رسول اللہ آپؐ نے فرمایا بنی نجار کا گھرانہ پھر جو ان کے قریب رہتے ہیں، بنی عبدالاشہل پھر جو ان کے قریب رہتے ہیں بنی حارث بن خزرج پھر جو ان سے قریب ہیں بنی ساعدہ (ابن کعب بن خزرج) پھر آپ نے

الخَزْرَجِ، ثُمَّ قَالَ بِيَدِهِ، فَقَبَضَ أَصَابِعَهُ ثُمَّ بَسَطَهُنَّ كَالرَّامِي بِيَدِهِ، ثُمَّ قَالَ: وَفِي كُلِّ دُورِ الْأَنْصَارِ خَيْرٌ۔

ہاتھ سے اشارہ کیا انگلیوں کو بند کر لیا پھر کھولا جیسے کوئی چیز پھینکتا ہے پھر فرمایا انصار کے سب گھرانے عمدہ ہی عمدہ ہیں۔

۲۲۱- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ: قَالَ أَبُو حَازِمٍ: سَمِعْتُهُ مِنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ السَّاعِدِيِّ صَاحِبِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: بُعِثْتُ أَنَا وَالسَّاعَةُ كَهٰذِهِ مِنْ هٰذِهِ، أَوْ كَهَاتَيْنِ، وَقَرَنَ بَيْنَ السَّبَّابَةِ وَالْوُسْطَى۔

ہم سے علی بن عبداللہ مدینی نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان بن عیینہ نے کہ ابو حازم (سلمہ بن دینار) نے کہا میں نے سہل بن سعد ساعدی رضہ سے سنا جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابی تھے وہ کہتے تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں اور قیامت دونوں اس طرح نزدیک نزدیک ہیں جیسے یہ انگلی اس انگلی سے اور آپ نے کلمے کی انگلی اور بیچ کی انگلی کو جوڑ کر بتلایا ف۱

ف کرمانی کے زمانے تک تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیغمبری پر سات سو اسی برس گذر چکے تھے اب تو چودہ سو برس کے قریب ہوتے ہیں یعنی تیرہ سو چوالیس برس گزر چکے ہیں پھر اس قرب کے کیا معنی ہوں گے اس کا جواب یہ ہے کہ یہ قرب بہ نسبت اس زمانے کے ہے جو آدم علیہ السلام کے وقت سے لے کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت تک گزرا تھا وہ تو ہزاروں برس کا زمانہ تھا یا قرب سے یہ مقصود ہے کہ مجھ میں اور قیامت کے بیچ میں اب کوئی نیا پیغمبر صاحب شریعت آنے والا نہیں اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام جو قیامت کے قریب پھر دنیا میں تشریف لائیں گے تو ان کی کوئی نئی شریعت نہیں ہو گی بلکہ شریعت محمدی پر ہی چلیں گے۔

۲۲۲- حَدَّثَنَا آدَمُ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ: حَدَّثَنَا جَبَلَةُ بْنُ سُحَيْمٍ: سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ يَقُولُ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: الشَّهْرُ هٰكَذَا وَهٰكَذَا وَهٰكَذَا يَعْنِي ثَلَاثِينَ، ثُمَّ قَالَ: وَهٰكَذَا وَهٰكَذَا وَهٰكَذَا، يَعْنِي تِسْعًا وَعِشْرِينَ، يَقُولُ مَرَّةً ثَلَاثِينَ، وَمَرَّةً تِسْعًا وَعِشْرِينَ۔

ہم سے آدم بن ابی ایاس نے بیان کیا کہا ہم سے شعبہ نے کہا ہم سے جبلہ بن سحیم نے کہا میں نے ابن عمرؓ سے سنا وہ کہتے تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مہینہ اتنے دن کا ہوتا ہے اور اتنے دن کا اور اتنے دن کا (یعنی تیس دن کا دسوں انگلیوں سے تین بار اشارہ کیا) اور کبھی اتنے دن کا ہوتا ہے اور اتنے دن کا اور اتنے دن کا (یعنے انتیس دن کا اخیر میں انگوٹھا بند کر لیا)

۲۲۳- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ، عَنْ قَيْسٍ، عَنْ أَبِي مَسْعُودٍ قَالَ: وَأَشَارَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِيَدِهِ نَحْوَ الْيَمَنِ، الْإِيمَانُ هَا هُنَا، مَرَّتَيْنِ، أَلَا وَإِنَّ الْقَسْوَةَ وَغِلَظَ الْقُلُوبِ فِي الْفَدَّادِينَ حَيْثُ يَطْلُعُ قَرْنَا الشَّيْطَانِ: رَبِيعَةَ وَمُضَرَ۔

ہم سے محمد بن مثنی نے بیان کیا کہا ہم سے یحییٰ بن سعید قطان نے انہوں نے اسمٰعیل بن ابی خالد سے انہوں نے قیس بن ابی حازم سے انہوں نے ابومسعود انصاری رضہ سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حدیث بیان کی) اور آپ نے اپنے ہاتھوں سے یمن کی طرف اشارہ کیا فرمایا ایمان یہاں ہے دو بار یہی فرمایا ف دیکھو خبردار ہو جاؤ سخت دلی اور اکھڑ پنا ان لوگوں میں ہے جو اونٹوں کے پیچھے چلاتے رہتے ہیں وہیں سے شیطان کی دونوں چوٹیاں نمودار ہوں گی ف۲ یعنی ربیعہ اور مضر کے ملکوں سے۔

ف یمن میں اکثر لوگ اہل حدیث گزرے ہیں اور ابھی تک وہاں عمل بالحدیث شائع ہے تقلید کا تعصب ان لوگوں میں نہیں ہے علامہ شوکانی اور محمد بن اسمٰعیل اور ان جیسے بہت سے محدثین یمن سے نکلے ہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یمن کی تعریف کی کہ وہاں ایمان ہے چونکہ یمن کے لوگ اپنی خوشی سے بہت جلد مسلمان ہو گئے تھے اور ربیعہ اور مضر کی مذمت کی یہ لوگ بڑے سخت دل اور اکھڑ اور اسلام کے مخالف تھے ف۲ شیطان وہاں سے سر نکالے گا۔

۲۲۴- حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ زُرَارَةَ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ أَبِي حَازِمٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ سَهْلٍ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَنَا وَكَافِلُ الْيَتِيمِ فِي الْجَنَّةِ هٰكَذَا، وَأَشَارَ بِالسَّبَّابَةِ وَالْوُسْطَى وَفَرَّجَ بَيْنَهُمَا شَيْئًا۔

ہم سے عمرو بن زرارہ نے بیان کیا کہا ہم کو عبدالعزیز بن ابی حازم نے خبر دی انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے سہل بن سعد ساعدی رضہ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں اور یتیم کی پرورش کرنے والا دونوں بہشت میں اس طرح برابر برابر رہیں گے اور آپ نے بیچ کی انگلی اور کلمہ کی انگلی سے اشارہ کیا ادا نکو تھوڑا سا کھولا

بَابُ إِذَا عَرَّضَ بِنَفْيِ الْوَلَدِ۔

باب اگر صاف یوں نہ کہے کہ یہ لڑکا میرا نہیں بلکہ اشارہ اور کنایہ کے طور پر کہے ف

ف تو لعان لازم نہ ہوگا نہ حد قذف پڑے گی

۲۲۵- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ قَزَعَةَ: حَدَّثَنَا مَالِكٌ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ:

ہم سے یحییٰ بن قزعہ نے بیان کیا کہا ہم سے امام مالک نے انہوں نے ابن شہاب سے انہوں نے سعید بن مسیب سے انہوں نے ابوہریرہ سے انہوں نے کہا ایک شخص (ضمضم بن

أَنَّ رَجُلًا أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللهِ، وُلِدَ لِي غُلَامٌ أَسْوَدُ، فَقَالَ: هَلْ لَكَ مِنْ إِبِلٍ؟ قَالَ: نَعَمْ، قَالَ: مَا أَلْوَانُهَا؟ قَالَ: حُمْرٌ، قَالَ: هَلْ فِيهَا مِنْ أَوْرَقَ؟ قَالَ: نَعَمْ، قَالَ: فَأَنَّى ذَلِكَ؟ قَالَ: لَعَلَّهُ نَزَعَهُ عِرْقٌ، قَالَ: فَلَعَلَّ ابْنَكَ هَذَا نَزَعَهُ،

قتادہ اعرابی جو فزارہ قبیلے کا تھا) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پاس آیا اور کہنے لگا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرا ایک لڑکا پیدا ہوا ہے جو کالے رنگ کا ہے (اور میں تو گورا ہوں) آپ نے فرمایا تیرے پاس اونٹ ہیں وہ کہنے لگا ہاں ہیں۔ آپ نے فرمایا ان کا رنگ کیا ہے اس نے کہا سرخ آپ نے فرمایا ان اونٹوں میں کوئی خاکی رنگ کا بھی ہے اس نے کہا جی ہاں ہے آپ نے فرمایا پھر یہ خاکی رنگ کہاں سے آیا ف کہنے لگا شاید مادہ کی کسی رگ نے یہ رنگ کھینچ لیا ہے آپ نے فرمایا تو تیرے بیٹے کا رنگ بھی کسی رگ نے کھینچ لیا ہو گا ف۲

ف جب سب اونٹ سرخ رنگ کے تھے تو ان کی اولاد خاکی رنگ کی کیوں کر ہوئی ف۲ اس حدیث سے یہ نکلا کہ صرف لڑکے کی صورت یا رنگ کے اختلاف پر یہ کہنا درست نہیں ہے کہ یہ میرا لڑکا نہیں ہے جب تک قوی دلیل سے حرام کاری کا ثبوت نہ ہو مثلاً آنکھوں سے اس کو زنا کرتے دیکھا ہو یا جب خاوند نے جماع کیا ہو اس سے چار برس بعد لڑکا پیدا ہوا ہو حدیث سے یہ بھی نکلا کہ اشارہ اور کنایہ سے قذف کرنا موجب حد نہیں اور مالکیہ کے نزدیک اس میں بھی حد واجب ہو گی۔

بَابُ إِحْلَافِ الْمُلَاعِنِ۔

باب لعان کرنے والے کو قسمیں دینا ف

ف جیسے قرآن شریف میں وارد ہے۔

۲۲۶۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ: حَدَّثَنَا جُوَيْرِيَةُ، عَنْ نَافِعٍ، عَنْ عَبْدِ اللهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: أَنَّ رَجُلًا مِنَ الْأَنْصَارِ قَذَفَ امْرَأَتَهُ فَأَحْلَفَهُمَا النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ فَرَّقَ بَيْنَهُمَا۔

ہم سے موسیٰ بن اسمٰعیل نے بیان کیا کہا ہم سے جویریہ نے انہوں نے نافع سے انہوں نے عبداللہ بن عمرؓ سے کہ ایک انصاری مرد (عویمر) نے اپنی عورت پر زنا کا الزام لگایا آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے عورت اور مرد دونوں کو قسمیں دلائیں پھر دونوں کو جدا کر دیا

بَابٌ يَبْدَأُ الرَّجُلُ بِالتَّلَاعُنِ۔

باب پہلے مرد سے قسمیں لی جائیں (پھر عورت سے)

۲۲۷۔ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ، عَنْ هِشَامِ بْنِ حَسَّانَ: حَدَّثَنَا عِكْرِمَةُ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ

مجھ سے محمد بن بشار نے بیان کیا کہا ہم سے ابن ابی عدی نے انہوں نے ہشام بن حسان سے کہا ہم سے عکرمہ نے بیان کیا انہوں نے ابن عباسؓ سے انہوں نے کہا ہلال بن امیہ نے

رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا: أَنَّ هِلَالَ بْنَ أُمَيَّةَ قَذَفَ امْرَأَتَهُ فَجَاءَ فَشَهِدَ وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: إِنَّ اللّٰهَ يَعْلَمُ أَنَّ أَحَدَكُمَا كَاذِبٌ، فَهَلْ مِنْكُمَا تَائِبٌ؟ ثُمَّ قَامَتْ فَشَهِدَتْ۔

اپنی عورت (خولہ بنت عاصم) پر (شریک بن سحماء سے) زنا کرنے کا الزام لگایا پھر ہلال آیا اس نے پانچ گواہیاں دیں اور آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم یہ فرما رہے تھے اللہ خوب جانتا ہے کہ تم دونوں میں کون جھوٹا ہے پھر جو کوئی جھوٹا ہے وہ توبہ کرتا ہے (یا نہیں) اس کے بعد اس کی جورو کھڑی ہوئی اس نے بھی گواہیاں دیں ف

ف حدیث سے یہ نکلا کہ پہلے مرد سے گواہیاں لینا چاہیے شافعی اور اکثر علماء کا یہی قول ہے اگر عورت سے پہلے گواہیاں لی جائیں تب بھی لعان درست ہو جائے گا کہتے ہیں اس عورت نے پانچویں بار میں ذرا تامل کیا ابن عباس رضہ نے کہا۔ ہم سمجھے کہ وہ قصور کا اقرار کرے گی مگر پھر کہنے لگی میں اپنی قوم کو ساری عمر کے لیے ذلیل نہیں کر سکتی اور اس نے پانچویں گواہی بھی دے دی۔

بَابُ اللِّعَانِ وَمَنْ طَلَّقَ بَعْدَ اللِّعَانِ۔ باب لعان کے بعد طلاق دینے کا بیان ف

ف یہ بظاہر امام ابو حنیفہ کے مذہب کے موافق ہے جو کہتے ہیں خود لعان سے جدائی نہیں ہوتی جب تک حاکم جدائی کا حکم نہ دے یا مرد طلاق نہ دے اور امام مالک اور شافعی اور امام احمد کا ایک روایت میں قول ہے کہ خود لعان سے مرد اور عورت ساری عمر کے لیے جدا ہو جاتے ہیں۔

۲۲۸۔ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ قَالَ: حَدَّثَنِي مَالِكٌ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ: أَنَّ سَهْلَ بْنَ سَعْدٍ السَّاعِدِيَّ أَخْبَرَهُ أَنَّ عُوَيْمِرًا الْعَجْلَانِيَّ جَاءَ إِلَى عَاصِمِ بْنِ عَدِيٍّ الْأَنْصَارِيِّ فَقَالَ لَهُ: يَا عَاصِمُ، أَرَأَيْتَ رَجُلًا وَجَدَ مَعَ امْرَأَتِهِ رَجُلًا، أَيَقْتُلُهُ فَتَقْتُلُونَهُ؟ أَمْ كَيْفَ يَفْعَلُ؟ سَلْ لِي يَا عَاصِمُ عَنْ ذٰلِكَ، فَسَأَلَ عَاصِمٌ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ ذٰلِكَ، فَكَرِهَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَسَائِلَ وَعَابَهَا حَتّٰى كَبُرَ عَلَى عَاصِمٍ مَا سَمِعَ

ہم سے اسمٰعیل بن ابی اویس نے بیان کیا کہا مجھ سے امام مالک نے انھوں نے ابن شہاب سے ان سے سہل بن سعد ساعدی رض نے بیان کیا کہ عویمر عجلانی رض عاصم صحابی پاس آیا کہنے لگا عاصم بتلاؤ تو اگر کوئی شخص اپنی بی بی کے ساتھ غیر مرد کو (برا کام کرتے) دیکھے تو کیا کرے اس کو مار ڈالے تو تم لوگ اس کو بھی (قصاص میں) مار ڈالو گے اگر نہ مارے تو پھر کیا کرے (صبر تو کر نہیں سکتا) عاصم تم ایسا کرو میرے لیے یہ مسئلہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھو عاصم نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا آپ کو ایسے سوالات کرنا ناگوار گذرا آپ نے ایسے سوالوں پر عیب کیا (کیوں کہ ان میں مسلمانوں کی توہین ہے) عاصم پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ناراضی بہت

مِنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَلَمَّا رَجَعَ عَاصِمٌ إِلَى أَهْلِهِ جَاءَهُ عُوَيْمِرٌ فَقَالَ: يَا عَاصِمُ: مَاذَا قَالَ لَكَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؟ فَقَالَ عَاصِمٌ لِعُوَيْمِرٍ: لَمْ تَأْتِنِي بِخَيْرٍ، قَدْ كَرِهَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَسْأَلَةَ الَّتِي سَأَلْتُهُ عَنْهَا، فَقَالَ عُوَيْمِرٌ: وَاللّٰهِ لَا أَنْتَهِي حَتَّى أَسْأَلَهُ عَنْهَا، فَأَقْبَلَ عُوَيْمِرٌ حَتَّى جَاءَ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَسَطَ النَّاسِ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ، أَرَأَيْتَ رَجُلًا وَجَدَ مَعَ امْرَأَتِهِ رَجُلًا، أَيَقْتُلُهُ فَتَقْتُلُونَهُ؟ أَمْ كَيْفَ يَفْعَلُ؟ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: قَدْ أَنْزَلَ اللّٰهُ فِيكَ وَفِي صَاحِبَتِكَ، فَاذْهَبْ فَأْتِ بِهَا، قَالَ سَهْلٌ: فَتَلَاعَنَا وَأَنَا مَعَ النَّاسِ عِنْدَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَلَمَّا فَرَغَا مِنْ تَلَاعُنِهِمَا قَالَ عُوَيْمِرٌ: كَذَبْتُ عَلَيْهَا يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنْ أَمْسَكْتُهَا فَطَلَّقَهَا ثَلَاثًا قَبْلَ أَنْ يَأْمُرَهُ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ ابْنُ شِهَابٍ: فَكَانَتْ سُنَّةَ الْمُتَلَاعِنَيْنِ۔

سخت گزری جب وہ لوٹ کر اپنے گھر آئے تو عویمر ان کے پاس آیا کہنے لگا کہو عاصم! آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا فرمایا عاصم نے کہا واہ اچھے رہے (صلاح نہ شد بلا شد) تم سے مجھ کو بھلائی نہیں پہنچی (برائی پہنچی) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ مسئلہ جو تم نے پوچھا اس کا پوچھنا ناگوار گذرا عویمر نے کہا۔ خدا کی قسم میں تو باز نہیں آنے کا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے ضرور پوچھوں گا خیر عویمر اس وقت آیا جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم علانیہ لوگوں میں بیٹھے ہوئے تھے اور کہنے لگا یارسول اللہ صلعم بتلایئے اگر کوئی شخص غیر مرد وے کو اپنی بی بی کے ساتھ برا کام کرتے دیکھے تو کیا کرے اگر مار ڈالے تو آپ اس کو بھی مار ڈالیں گے پھر کیا کرے آپ نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے تیرے اور تیری جورو کے باب میں اپنا حکم اتارا اب جا کر اپنی جورو کو بلا لا۔ سہل کہتے ہیں پھر میاں بی بی دونوں نے لعان کیا۔ میں اس وقت اور لوگوں کے ساتھ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس موجود تھا جب وہ دونوں لعان سے فارغ ہوئے تو عویمر کہنے لگا یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اگر اب میں اس عورت کو اپنی زوجیت میں رکھوں (تو جیسے میں نے اس پر جھوٹ باندھا عویمر نے اس کو تین طلاق دے دئے ابھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو حکم ہی نہیں دیا تھا ابن شہاب نے کہا پھر لعان کرنے والوں کا یہی دستور ہو گیا ف

ف وہ لعان کے بعد جدا ہونے لگے حنفیہ نے جو اس حدیث سے استدلال کیا ہے کہ لعان سے جدائی نہیں ہوتی وہ صحیح نہیں کس لیے کہ عویمر نے اپنی ناسمجھی سے اس کو تین طلاق دے دئے کچھ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ حکم نہیں دیا تھا کہ وہ اپنی عورت کو طلاق دے دے۔

بَابُ التَّلَاعُنِ فِي الْمَسْجِدِ۔

باب مسجد میں لعان کرنے کا بیان

۲۲۹ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ جَعْفَرٍ:
أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ: أَخْبَرَنَا ابْنُ
جُرَيْجٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي ابْنُ شِهَابٍ، عَنِ
الْمُلَاعَنَةِ وَعَنِ السُّنَّةِ فِيهَا عَنْ حَدِيثِ
سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ أَخِي بَنِي سَاعِدَةَ: أَنَّ
رَجُلًا مِنَ الْأَنْصَارِ جَاءَ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ
أَرَأَيْتَ رَجُلًا وَجَدَ مَعَ امْرَأَتِهِ رَجُلًا،
أَيَقْتُلُهُ أَمْ كَيْفَ يَفْعَلُ؟ فَأَنْزَلَ اللَّهُ
فِي شَأْنِهِ مَا ذُكِرَ مِنَ الْقُرْآنِ مِنْ أَمْرِ
الْمُتَلَاعِنَيْنِ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ: قَدْ قَضَى اللَّهُ فِيكَ وَفِي امْرَأَتِكَ
قَالَ: فَتَلَاعَنَا فِي الْمَسْجِدِ وَأَنَا شَاهِدٌ،
فَلَمَّا فَرَغَا قَالَ: كَذَبْتُ عَلَيْهَا يَا رَسُولَ
اللَّهِ إِنْ أَمْسَكْتُهَا، فَطَلَّقَهَا ثَلَاثًا قَبْلَ
أَنْ يَأْمُرَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَ
سَلَّمَ حِينَ فَرَغَا مِنَ التَّلَاعُنِ، فَفَارَقَهَا
عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ:
كَانَ ذَلِكَ تَفْرِيقًا بَيْنَ كُلِّ الْمُتَلَاعِنَيْنِ
قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ: قَالَ ابْنُ شِهَابٍ: فَكَانَتِ
السُّنَّةُ بَعْدَهُمَا أَنْ يُفَرَّقَ بَيْنَ
الْمُتَلَاعِنَيْنِ، وَكَانَتْ حَامِلًا وَكَانَ
ابْنُهَا يُدْعَى لِأُمِّهِ، قَالَ: جَرَتِ السُّنَّةُ
فِي مِيرَاثِهَا أَنَّهَا تَرِثُهُ وَيَرِثُ مِنْهَا مَا
فَرَضَ اللَّهُ لَهُ، قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ، عَنِ
ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ
السَّاعِدِيِّ فِي هَذَا الْحَدِيثِ: أَنَّ النَّبِيَّ

ہم سے یحییٰ بن جعفر نے بیان کیا کہا ہم کو عبدالرزاق بن
ہمام نے خبر دی کہا ہم کو ابن جریج نے کہا مجھ کو ابن شہاب نے لعان
کے طریقہ سے خبر دی اور سہل بن سعد ساعدی کی حدیث بیان کی
انہوں نے کہا ایک انصاری مرد (عویمر عجلانی) آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم پاس آیا کہنے لگا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بتلایئے
اگر کوئی شخص ایک غیر مردوئے کو اپنی بی بی کے ساتھ (برا کام)
کرتے ہوئے پائے تو کیا کرے کیا اس کو مار ڈالے یا کیا کرے
اس وقت اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب میں لعان کا حکم اتارا آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم نے اس شخص سے فرمایا اب اللہ نے تیرا اور
تیری جورو کا فیصلہ کیا۔ سہل نے کہا پھر جورو خاوند دونوں
نے مسجد میں لعان کیا میں اس وقت موجود تھا جب دونوں
لعان سے فارغ ہوئے تو عویمر کہنے لگا یا رسول اللہ! اگر اب
میں اس عورت کو رکھوں تو جیسے میں نے اس پر جھوٹ باندھا
پھر عویمر نے اس کو تین طلاق دے دیے ابھی آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم نے اس کو حکم ہی نہیں دیا تھا اس نے لعان سے
فارغ ہوتے ہی تین طلاق دے دیے پھر آپ کے سامنے ہی
اس سے جدا ہو گیا سہل نے یا ابن شہاب نے کہا لعان کرنے
والوں میں لعان سے جدائی ہونے لگی ابن جریج نے کہا ابن
شہاب کہتے تھے اس کے بعد یہی دستور ہو گیا کہ جہاں میاں
بی بی نے لعان کیا دونوں میں جدائی ہو گئی اگر عورت پیٹ سے
ہوتی اس کا جو بچہ پیدا ہوتا وہ اپنی ماں کا بیٹا کہلاتا ف
پھر لعان کرنے والی عورت میں یہ قاعدہ بھی جاری ہوا کہ وہ
اللہ کے مقرر کیے ہوئے حصوں کے موافق اپنے بچہ کی وارث ہو
گی اور بچہ اس کا وارث ہو گا ف۲ ابن جریج نے ابن شہاب سے
روایت کی انہوں نے سہل بن سعد ساعدی رض سے اسی حدیث
میں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے (لعان ہو جانے کے بعد)
فرمایا دیکھتے رہو اگر بچہ لال لال پستہ قد بامنی کی طرح پیدا

صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: إِنْ جَاءَتْ بِهِ أَحْمَرَ قَصِيرًا كَأَنَّهُ وَحَرَةٌ فَلَا أُرَاهَا إِلَّا قَدْ صَدَقَتْ وَكَذَبَ عَلَيْهَا، وَإِنْ جَاءَتْ بِهِ أَسْوَدَ أَعْيَنَ ذَا أَلْيَتَيْنِ فَلَا أُرَاهُ إِلَّا قَدْ صَدَقَ عَلَيْهَا، فَجَاءَتْ بِهِ عَلَى الْمَكْرُوهِ مِنْ ذَلِكَ۔

ہو تب تو میں گمان کروں گا کہ عورت سچی ہے اور مرد نے اس پر جھوٹ تہمت باندھی اور اگر سانولے رنگ کا بڑی آنکھ والا بڑے چوتڑوں والا پیدا ہو ف۳ تو میں گمان کروں گا کہ مرد سچا ہے (عورت جھوٹی ہے) جب بچہ پیدا ہوا تو بری شکل کا (یعنی اس مرد کی صورت پر جس سے بدنام ہوئی تھی ف۴)

ف خاوند کا بیٹا نہیں کہلاتا ف۲ مگر اس کا خاوند اس بچے کا وارث نہ ہوگا اور نہ بچہ اس کا وارث ہوگا ف۳ جس مرد سے تہمت لگائی اس کی یہی شکل ہوگی ف۴ اس حدیث سے علم قیافہ کا معتبر ہونا پایا جاتا ہے مگر ہم کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو با الہام غیبی علم قیافہ کی وہ بات بتلائی جاتی جو حقیقت میں سچی ہوتی دوسرے لوگ اس علم کی رو سے قطعاً کوئی حکم نہیں دے سکتے امام شافعی نے بھی علم قیافہ کو معتبر رکھا ہے اور بے شک قیافہ اکثر مقاموں میں صحیح بھی نکلتا ہے مگر یہ علم یقینی نہیں بلکہ ظنی ہے کبھی اس کے قاعدے غلط بھی ہو جاتے ہیں

بَابُ قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَوْ كُنْتُ رَاجِمًا بِغَيْرِ بَيِّنَةٍ۔

باب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمانا اگر میں بغیر گواہوں کے سنگسار کرنیوالا ہوتا تو اس عورت کو سنگسار کراتا۔

۲۳۰- حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عُفَيْرٍ قَالَ: حَدَّثَنِي اللَّيْثُ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْقَاسِمِ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ: أَنَّهُ ذُكِرَ التَّلَاعُنُ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ عَاصِمُ بْنُ عَدِيٍّ فِي ذَلِكَ قَوْلًا ثُمَّ انْصَرَفَ، فَأَتَاهُ رَجُلٌ مِنْ قَوْمِهِ يَشْكُو إِلَيْهِ أَنَّهُ قَدْ وَجَدَ مَعَ امْرَأَتِهِ رَجُلًا فَقَالَ عَاصِمٌ: مَا ابْتُلِيتُ بِهَذَا إِلَّا لِقَوْلِي، فَذَهَبَ بِهِ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخْبَرَهُ

ہم سے سعید بن عفیر نے بیان کیا کہا مجھ سے امام لیث بن سعد نے انہوں نے یحییٰ بن سعید انصاری سے انہوں نے عبدالرحمن بن قاسم سے انہوں نے قاسم بن محمد سے انہوں نے ابن عباس سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے اس بات کا تذکرہ ہوا کہ مرد اپنی عورت پر زنا کاری کا الزام لگائے تو عاصم بن عدی نے ایک غرور کی بات کہی ف۱ یہ کہہ کر عاصمؓ چلے گئے تو ان کی قوم کا ایک آدمی (عویمرؓ) ان کے پاس آیا اور یہی شکوہ کرنے لگا اس نے اپنی جورو کے ساتھ غیر مرد دوسے کو (برا کام کرتے ہوئے) پایا عاصم نے کہا یہ میرے منہ سے جو بڑی بات (غرور کی) نکلی تھی اس کی سزا ہے ف۲ خیر عاصمؓ اس شخص کو لے کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پاس گئے اور اس کی عورت (خولہ

بِالَّذِي وَجَدَ عَلَيْهِ امْرَأَتَهُ، وَكَانَ ذَلِكَ الرَّجُلُ مُصْفَرًّا قَلِيلَ اللَّحْمِ سَبْطَ الشَّعْرِ، وَكَانَ الَّذِي ادَّعَى عَلَيْهِ أَنَّهُ وَجَدَهُ عِنْدَ أَهْلِهِ آدَمَ خَدِلًا كَثِيرَ اللَّحْمِ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اللَّهُمَّ بَيِّنْ، فَجَاءَتْ شَبِيهًا بِالرَّجُلِ الَّذِي ذَكَرَ زَوْجُهَا أَنَّهُ وَجَدَهُ فَلَاعَنَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَهُمَا، قَالَ رَجُلٌ لِابْنِ عَبَّاسٍ فِي الْمَجْلِسِ: هِيَ الَّتِي قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَوْ رَجَمْتُ أَحَدًا بِغَيْرِ بَيِّنَةٍ، رَجَمْتُ هَذِهِ؟ فَقَالَ: لَا، تِلْكَ امْرَأَةٌ كَانَتْ تُظْهِرُ فِي الْإِسْلَامِ السُّوءَ، قَالَ أَبُو صَالِحٍ وَعَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوسُفَ: آدَمَ خَدِلًا۔

کا جو حال گذرا تھا وہ بیان کیا یہ شخص (یعنی عویمر عورت کا خاوند) زرد رنگ کا دبلا پتلا سیدھے بال والا آدمی تھا اور جس پہ تہمت لگاتا تھا وہ موٹی پنڈلیوں والا پر گوشت آدمی تھا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے دعا کی یا اللہ! تو اصل حقیقت ہم پر کھول دے اس عورت کا بچہ پیدا ہوا تو اسی شخص کے مشابہ جس سے تہمت لگائی تھی آخر آپ نے جورو خصم کو لعان کرنے کا حکم دیا یہ حدیث سن کر ایک شخص ف۳ پوچھنے لگا کیا یہ عورت وہی عورت تھی جس کے حق میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یوں فرمایا تھا اگر میں بن گواہوں کے کسی کو سنگسار کرتا تو اس عورت کو کرتا۔ ابن عباس نے کہا نہیں وہ ایک اور عورت تھی جس کی بدکاری اسلام کے زمانے میں کھل گئی تھی ف۴ ابو صالح اور عبداللہ بن یوسف نے اس حدیث میں بجائے خَدَلًا کے خَدِلًا (بکسر دال) روایت کیا ہے۔ (لیکن معنی وہی ہے)

ف۱ انہوں نے کہا ہم تو تلوار سے مار ڈالیں گے لعان اور کوئی ادا کرے گا ف۲ خود میری قوم میں یہ واقعہ پیش آیا ف۳ عبداللہ بن شداد بن ہاد ف۴ مگر گواہوں سے یا اقرار سے ثابت نہیں ہوئی تھی۔

بَابُ صَدَاقِ الْمُلَاعَنَةِ۔

باب جس عورت سے لعان کرے اس کو مہر ملیگا ف۱

ف۱ اگر اس سے صحبت کر چکا ہے تو وہ سارے مہر کی مستحق ہوگی ورنہ آدھے مہر کی بعضوں نے کہا جب اس سے لعان کرے تو سارا مہر دینا ہوگا بعضوں نے کہا کچھ نہ دینا ہوگا زہری کا یہی قول ہے اور امام مالک سے بھی ایسا ہی مروی ہے۔

۲۳۱۔ حَدَّثَنِي عَمْرُو بْنُ زُرَارَةَ: أَخْبَرَنَا إِسْمَاعِيلُ، عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ قَالَ: قُلْتُ لِابْنِ عُمَرَ: رَجُلٌ قَذَفَ امْرَأَتَهُ فَقَالَ: فَرَّقَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ أَخَوَيْ بَنِي الْعَجْلَانِ، وَقَالَ: اللّٰهُ يَعْلَمُ أَنَّ أَحَدَكُمَا

مجھ سے عمرو بن زرارہ نے بیان کیا کہا ہم کو اسمٰعیل بن عُلَیّہ نے خبر دی انہوں نے ایوب سے انہوں نے سعید بن جبیر سے انہوں نے کہا میں نے عبداللہ بن عمرؓ سے پوچھا اگر کوئی مرد اپنی عورت کو زنا کی تہمت لگائے (تو اس کا کیا حکم ہے) انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بنی عجلان کے مرد اور عورت ف۲ میں جدائی ڈال دی اور فرمایا اللہ تعالیٰ جانتا

لَكَاذِبٌ، فَهَلْ مِنْكُمَا تَائِبٌ؟ فَأَبَيَا، فَقَالَ: اللَّهُ يَعْلَمُ أَنَّ أَحَدَكُمَا كَاذِبٌ فَهَلْ مِنْكُمَا تَائِبٌ؟ فَأَبَيَا، فَقَالَ: اللَّهُ يَعْلَمُ أَنَّ أَحَدَكُمَا لَكَاذِبٌ، فَهَلْ مِنْكُمَا تَائِبٌ؟ فَأَبَيَا، فَفَرَّقَ بَيْنَهُمَا، قَالَ أَيُّوبُ: فَقَالَ لِي عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ: إِنَّ فِي الْحَدِيثِ شَيْئًا لَا أَرَاكَ تُحَدِّثُهُ، قَالَ: قَالَ الرَّجُلُ: مَالِي؟ قَالَ: قِيلَ: لَا مَالَ لَكَ، إِنْ كُنْتَ صَادِقًا فَقَدْ دَخَلْتَ بِهَا، وَإِنْ كُنْتَ كَاذِبًا فَهُوَ أَبْعَدُ مِنْكَ۔

ہے ایک تم دونوں میں کا جھوٹا ہے تو وہ توبہ کرتا ہے نہیں ان دونوں نے توبہ سے انکار کیا (اپنے تئیں سچا کہے گئے) اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ جانتا ہے تم دونوں میں ایک جھوٹا ہے تو کیا کوئی توبہ کرتا ہے ان دونوں نے نہ مانا پھر آپؐ نے فرمایا اللہ تعالیٰ جانتا ہے ایک تم دونوں میں جھوٹا ہے سو کوئی توبہ بھی کرتا ہے (یا نہیں) سو کسی نے نہ مانا آخر آپؐ نے ان دونوں کو جدا کر دیا۔ ایوب سختیانی کہتے ہیں عمرو بن دینار نے کہا اس حدیث میں ایک بات اور بھی تھی جس کو تم نہیں نقل کرتے ف۲ وہ یہ ہے کہ جس مرد نے لعان کیا تھا اس نے (لعان کے بعد) یہ کہا میں نے جو مہر کا روپیہ دیا وہ کدھر جائے گا تو اس سے کہا گیا اب وہ روپیہ تجھ کو کیسے مل سکتا ہے دو حال سے خالی نہیں یا تو تو سچا ہے جب بھی تو اس عورت سے صحبت کر چکا ہے ف۳ اگر تو جھوٹا ہے تب تو تجھ کو اور بھی مہر نہ ملنا چاہیے ف۴

ف۱ یعنی عویمر اور اس کی بی بی ہیں ف۲ تم نے اس کو چھوڑ دیا شاید سعید بن جبیر نے تم سے بیان نہیں کیا ف۳ تو مہر صحبت کا معاوضہ ہو گیا ف۴ کیونکہ تو نے اس بے چاری سے صحبت بھی کی اور پھر اس پر طوفان بھی جوڑا (اس کو بدنام کیا۔ ۵ع اپنی بات پر قائم رہے۔

بَابُ قَوْلِ الْإِمَامِ لِلْمُتَلَاعِنَيْنِ: إِنَّ أَحَدَكُمَا كَاذِبٌ، فَهَلْ مِنْكُمَا تَائِبٌ؟

باب حاکم کا لعان کرنے والوں سے یہ کہنا تم میں سے ایک ضرور جھوٹا ہے تو وہ توبہ کرتا ہے۔

۲۳۲۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ: قَالَ عَمْرٌو: سَمِعْتُ سَعِيدَ بْنَ جُبَيْرٍ قَالَ: سَأَلْتُ ابْنَ عُمَرَ عَنِ الْمُتَلَاعِنَيْنِ فَقَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلْمُتَلَاعِنَيْنِ: حِسَابُكُمَا عَلَى اللَّهِ، أَحَدُكُمَا كَاذِبٌ، لَا سَبِيلَ لَكَ عَلَيْهَا، قَالَ: مَالِي؟ قَالَ: لَا مَالَ لَكَ، إِنْ

ہم سے علی بن عبداللہ مدینی نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان ابن عیینہ نے کہ عمرو بن دینار نے کہا میں نے سعید بن جبیر سے سنا وہ کہتے تھے میں نے عبداللہ بن عمرؓ سے دو لعان کرنے والوں کا مسئلہ پوچھا انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے دونوں (جورو خصم) لعان کرنے والوں سے فرمایا اللہ تعالیٰ تم دونوں سے حساب لینے والا ہے ف۱ اور تم میں سے ایک ضرور جھوٹا ہے پھر مرد سے فرمایا اب تیرا تعلق عورت سے نہیں رہا وہ کہنے لگا

كُنْتَ صَدَقْتَ عَلَيْهَا فَهُوَ بِمَا اسْتَحْلَلْتَ مِنْ فَرْجِهَا، وَإِنْ كُنْتَ كَذَبْتَ عَلَيْهَا فَذَاكَ أَبْعَدُ لَكَ، قَالَ سُفْيَانُ: حَفِظْتُهُ مِنْ عَمْرٍو، وَقَالَ أَيُّوبُ: سَمِعْتُ سَعِيدَ بْنَ جُبَيْرٍ قَالَ: قُلْتُ لِابْنِ عُمَرَ: رَجُلٌ لَاعَنَ امْرَأَتَهُ فَقَالَ بِإِصْبَعَيْهِ، وَفَرَّقَ سُفْيَانُ بَيْنَ إِصْبَعَيْهِ السَّبَّابَةِ وَالْوُسْطَى، فَرَّقَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ أَخَوَيْ بَنِي الْعَجْلَانِ، وَقَالَ: اللهُ يَعْلَمُ أَنَّ أَحَدَكُمَا كَاذِبٌ فَهَلْ مِنْكُمَا تَائِبٌ؟ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ، قَالَ سُفْيَانُ: حَفِظْتُهُ مِنْ عَمْرٍو، وَأَيُّوبَ كَمَا أَخْبَرْتُكَ۔

میرا مال کدھر گیا (جو میں نے مہر میں دیا)، آپ نے فرمایا اب مال کہاں سے ملے گا اگر تو سچا ہے تو مال اس کا بدلہ ہو گیا جو تو نے اس کی شرمگاہ سے فائدہ اٹھایا اور اگر جھوٹا ہے تب تو اور زیادہ تجھ کو مال نہ ملنا چاہیے سفیان نے کہا میں نے یہ حدیث عمرو بن دینار سے سن کر یاد رکھی اور ایوب سختیانی نے کہا میں نے سعید بن جبیر سے سنا وہ کہتے تھے میں نے عبداللہ بن عمر رضہ سے کہا اگر کوئی مرد اپنی عورت سے لعان کرے ف۱ یہ سن کر ابن عمر رضہ نے دو انگلیوں سے اشارہ کیا (سفیان نے اس اشارے کو اس طرح بتلایا کہ کلمے کی انگلی اور بیچ کی انگلی کو جدا کر کے دکھلایا) اور کہنے لگے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بنی عجلان کے مرد اور عورت میں جدائی کر دی اور فرمایا اللہ جانتا ہے جو تم دونوں میں جھوٹا ہے پھر جو جھوٹا ہے وہ توبہ کرتا ہے یا نہیں تین بار یہ ارشاد فرمایا علی بن مدینی نے کہا سفیان بن عیینہ نے مجھ سے کہا میں نے جیسے یہ حدیث عمرو بن دینار اور ایوب سے سن کر یاد رکھی تھی ویسی ہی تجھ سے بیان کر دی ف۲

ف۱ یعنی قیامت کے دن جو جھوٹا ہے اس کو سزا ملے گی۔ ف۲ تو کیا دونوں میں جدائی ہو جائے گی۔
ف۳ حاصل یہ ہوا کہ اس حدیث کو سفیان نے عمرو بن دینار اور ایوب سختیانی دونوں سے روایت کیا ہے۔

بَابُ التَّفْرِيقِ بَيْنَ الْمُتَلَاعِنَيْنِ۔

باب لعان کرنیوالوں (جورو مرد) میں جدائی کر دینا۔

۲۳۳۔ حَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْمُنْذِرِ: حَدَّثَنَا أَنَسُ بْنُ عِيَاضٍ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ، عَنْ نَافِعٍ: أَنَّ ابْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا أَخْبَرَهُ: أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَّقَ بَيْنَ رَجُلٍ وَامْرَأَةٍ قَذَفَهَا وَأَحْلَفَهُمَا۔

مجھ سے ابراہیم بن منذر نے بیان کیا کہا ہم سے انس بن عیاض نے انہوں نے عبیداللہ سے انہوں نے نافع سے انہوں نے عبداللہ بن عمر رضہ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس مرد کو اپنی عورت سے جدا کر دیا ف۱ جس نے اپنی عورت کو زنا کی تہمت لگائی تھی اور دونوں کو قسمیں دلوائیں (لعان کرایا)

ف۱ اس حدیث سے ان لوگوں نے دلیل لی ہے جو کہتے ہیں نفس لعان سے جدائی نہیں ہوتی جب تک حاکم جدائی کا حکم

یا مرد طلاق نہ دے۔

۲۳۴- حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ: حَدَّثَنَا يَحْيَى، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ: أَخْبَرَنِي نَافِعٌ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ، لَاعَنَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ رَجُلٍ وَامْرَأَةٍ مِنَ الْأَنْصَارِ وَ فَرَّقَ بَيْنَهُمَا۔

ہم سے مسدد بن مسرہد نے بیان کیا کہا ہم سے یحییٰ بن سعید قطان نے انہوں نے عبید اللہ بن عمر عمری سے کہا مجھ کو نافع نے خبر دی انہوں نے ابن عمرؓ سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے انصاری ایک مرد اور عورت میں (لعان کے بعد) جدائی کر دی وا

وا اب لعان کے بعد وہ عورت مرد پھر کبھی نہیں مل سکتے اکثر علماء کا یہی مذہب ہے یعنی وہ عورت ہمیشہ کے لیے مرد پر حرام ہو جاتی ہے بعضوں نے کہا ہمیشہ کے لیے حرام نہیں ہوتی بلکہ عورت پر ایک طلاق بائن پڑ جاتا ہے تو مرد اس سے پھر نیا نکاح کر سکتا ہے بعضوں نے کہا اگر مرد اپنے تئیں جھٹلا دے تو پھر وہ عورت اس کو مل سکتی ہے۔

بَابُ يُلْحَقُ الْوَلَدُ بِالْمُلَاعِنَةِ۔

باب لعان کے بعد عورت کا بچہ (جس کو مرد کہے میرا بچہ نہیں ہے) ماں سے ملایا جائے گا (اسی کا بچہ کہلائے گا)

۲۳۵- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ، حَدَّثَنَا مَالِكٌ قَالَ: حَدَّثَنِي نَافِعٌ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَاعَنَ بَيْنَ رَجُلٍ وَامْرَأَتِهِ فَانْتَفَى مِنْ وَلَدِهَا، فَفَرَّقَ بَيْنَهُمَا وَأَلْحَقَ الْوَلَدَ بِالْمَرْأَةِ۔

ہم سے یحییٰ بن بکیر نے بیان کیا کہا ہم سے امام مالک نے کہا مجھ سے نافع نے انہوں نے ابن عمرؓ سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک مرد اور اس کی جورو میں لعان کرایا مرد کہنے لگا اس کا بچہ میرا نہیں ہے آخر آپ نے دونوں کو جدا کر دیا اور بچہ کا نسب عورت سے لگا دیا۔

بَابُ قَوْلِ الْإِمَامِ اللّٰهُمَّ بَيِّنْ۔

باب امام یا حاکم لعان کے وقت یوں دعا کرے یا اللہ جو اصل حقیقت ہے وہ کھول دے۔

۲۳۶- حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ، قَالَ: حَدَّثَنِي سُلَيْمَانُ بْنُ بِلَالٍ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ الْقَاسِمِ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّهُ قَالَ: ذُكِرَ الْمُتَلَاعِنَانِ

ہم سے اسمٰعیل بن ابی اویس نے بیان کیا کہا مجھ سے سلیمان بن بلال نے انہوں نے یحییٰ بن سعید انصاری سے انہوں نے کہا مجھ کو عبد الرحمٰن بن قاسم بن محمد نے خبر دی انہوں نے اپنے والد قاسم بن محمد سے انہوں نے ابن عباس سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے لعان

عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ عَاصِمُ بْنُ عَدِيٍّ فِي ذَلِكَ قَوْلًا، ثُمَّ انْصَرَفَ فَأَتَاهُ رَجُلٌ مِنْ قَوْمِهِ فَذَكَرَ لَهُ أَنَّهُ وَجَدَ مَعَ امْرَأَتِهِ رَجُلًا، فَقَالَ عَاصِمٌ: مَا ابْتُلِيتُ بِهَذَا الْأَمْرِ إِلَّا لِقَوْلِي، فَذَهَبَ بِهِ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخْبَرَهُ بِالَّذِي وَجَدَ عَلَيْهِ امْرَأَتَهُ، وَكَانَ ذَلِكَ الرَّجُلُ مُصْفَرًّا قَلِيلَ اللَّحْمِ سَبْطَ الشَّعَرِ، وَكَانَ الَّذِي وَجَدَهُ عِنْدَ أَهْلِهِ آدَمَ خَدْلًا كَثِيرَ اللَّحْمِ جَعْدًا قَطَطًا، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اللَّهُمَّ بَيِّنْ، فَوَضَعَتْ شَبِيهًا بِالرَّجُلِ الَّذِي ذَكَرَ زَوْجُهَا أَنَّهُ وَجَدَ عِنْدَهَا، فَلَاعَنَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَهُمَا، فَقَالَ رَجُلٌ لِابْنِ عَبَّاسٍ فِي الْمَجْلِسِ: هِيَ الَّتِي قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَوْ رَجَمْتُ أَحَدًا بِغَيْرِ بَيِّنَةٍ لَرَجَمْتُ هَذِهِ، فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: لَا تِلْكَ امْرَأَةٌ كَانَتْ تُظْهِرُ السُّوءَ فِي الْإِسْلَامِ۔

کرنے والوں کا ذکر آیا تو عاصم بن عدی رضؓ نے ایک (شیخی کی) بات کہی (میں تو اپنی جورو پاس کسی غیر مرد کو دیکھوں تو تلوار سے اس کا کام تمام کر دوں) یہ کہہ کر عاصم رضؓ لوٹ گئے اتنے میں انہی کی قوم کا ایک شخص (عویمر عجلانی رضؓ) ان کے پاس آیا اور کہنے لگا میں نے اپنی جورو (خولہ) کے پاس ایک غیر مرد کو دیکھا عاصم رضؓ نے کہا یہ بلا جو مجھ پر آئی ف۱ تو (بڑی) بات نکالنے کی وجہ سے جو میں نے نکالی تھی خیر عاصم اس شخص کو لے کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پاس گئے اور آپؐ سے بیان کیا اس نے اپنی جورو پاس ایک غیر مرد کو پایا یہ شخص (یعنے عویمر جورو کا خاوند) تو ایک زرد رنگ دبلا پتلا سیدھے بال والا آدمی تھا لیکن جس شخص سے عورت کو بدنام کیا تھا وہ گندم رنگ موٹی پنڈلیوں والا اچھا موٹا تازہ اور بہت گھونگھر بال والا آدمی تھا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یا اللہ اصل حقیقت کھول دے ف۲ آخر وہ عورت اسی شخص کی صورت کا بچہ جنی جس سے بدنام ہوئی تھی تب آپ نے دونوں جورو خاوند میں لعان کرایا یہ حدیث سن کر ایک شخص (عبداللہ بن شداد) ابن عباس رضؓ سے کہنے لگا کیا یہ عورت وہی تھی جس کے باب میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا اگر میں بن گواہوں کے کسی کو سنگسار کرنیوالا ہوتا تو اس عورت کو کرتا ابن عباس رضؓ نے کہا نہیں یہ عورت دوسری تھی جو اسلام کے زمانے میں علانیہ بدکاری کیا کرتی تھی ف۳

ف۱ میری ہی قوم کا ایک شخص اس آفت میں پھنسا ف۲ یعنی عورت بچہ جنے تاکہ بچے کی صورت سے یہ پتہ لگے کہ بچے کا باپ کون ہے ف۳ مگر گواہوں سے اس پر بدکاری ثابت نہیں ہوئی نہ اس نے اقرار کیا اس وجہ سے حد نہ پڑ سکی۔

بَابٌ إِذَا طَلَّقَهَا ثَلَاثًا ثُمَّ تَزَوَّجَتْ بَعْدَ الْعِدَّةِ زَوْجًا غَيْرَهُ فَلَمْ يَمَسَّهَا۔

باب اگر تین طلاق ہونے پر عورت عدت کر کے دوسرے مرد سے نکاح کر لے لیکن دوسرے مرد نے اس سے صحبت نہ کی ہو تو کیا پہلے خاوند کے لیے حلال ہو سکتی ہے ف۱

ف بعضے نسخوں میں اس باب سے پہلے یہ عبارت ہے کتاب عدت کے بیان میں اور یہی نسخہ صحیح معلوم ہوتا ہے کیوں کہ اس حدیث کو لعان سے کوئی تعلق نہیں ہے

۲۳۷- حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ: حَدَّثَنَا يَحْيَى: حَدَّثَنَا هِشَامٌ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، عَنْ عَائِشَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

ہم سے عمرو بن علی فلاس نے بیان کیا کہا ہم سے یحییٰ بن سعید قطان نے کہا ہم سے ہشام بن عروہ نے کہا مجھ سے میرے والد عروہ بن زبیر نے انہوں نے حضرت عائشہ رض سے انھوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے

۲۳۸- حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا عَبْدَةُ، عَنْ هِشَامٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا: أَنَّ رِفَاعَةَ الْقُرَظِيَّ تَزَوَّجَ امْرَأَةً ثُمَّ طَلَّقَهَا فَتَزَوَّجَتْ آخَرَ، فَأَتَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَتْ لَهُ أَنَّهُ لَا يَأْتِيهَا، وَأَنَّهُ لَيْسَ مَعَهُ إِلَّا مِثْلُ هُدْبَةٍ، فَقَالَ: لَا، حَتَّى تَذُوقِي عُسَيْلَتَهُ، وَيَذُوقَ عُسَيْلَتَكِ۔

دوسری سند اور ہم سے عثمان بن ابی شیبہ نے بیان کیا کہا ہم سے عبدہ بن سلیمان نے انہوں نے ہشام سے ، انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے حضرت عائشہ رض سے انہوں نے کہا رفاعہ قرظی نے ایک عورت (تمیمہ بنت وہب) سے نکاح کیا پھر اس کو تین طلاق دے دیے اس نے دوسرا خاوند (عبدالرحمان بن زبیر رض) کر لیا پھر وہ عورت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پاس آئی کہنے لگی یارسول اللہ یہ دوسرا خاوند مجھ سے صحبت ہی نہیں کرتا اس کے پاس ہے کیا موا ایک کپڑے کا پھندنا ۔ آپ نے فرمایا تو پہلے خاوند پاس اس وقت تک نہیں جا سکتی جب تک دوسرے خاوند سے مزہ نہ اٹھائے اور وہ تجھ سے مزہ نہ پائے ف

ف تمام علماء نے اس پر اجماع کیا ہے کہ حلالہ کے لیے دوسرے خاوند کا صحبت کرنا شرط ہے یعنی حشفہ کا دخول ہو جانا گو انزال نہ ہو اور امام حسن بصری نے انزال کو بھی شرط رکھا اور سعید بن مسیب رح نے صرف نکاح کو حلالہ کیلئے کافی سمجھا ہے اور سعید کے سوا کوئی اس کا قائل نہیں ہوا البتہ خوارج کا مذہب سعید کے موافق ہے اور شاید سعید کو یہ حدیث نہ پہنچی ہوگی۔

بَابٌ- وَاللَّائِي يَئِسْنَ مِنَ الْمَحِيضِ مِنْ نِسَائِكُمْ إِنِ ارْتَبْتُمْ- قَالَ مُجَاهِدٌ: إِنْ لَمْ تَعْلَمُوا يَحِضْنَ أَوْ لَا يَحِضْنَ وَاللَّائِي قَعَدْنَ عَنِ الْحَيْضِ وَاللَّائِي لَمْ يَحِضْنَ فَعِدَّتُهُنَّ ثَلَاثَةُ أَشْهُرٍ۔

باب واللائی یئسن من المحیض من نسائکم ان ارتبتم کی تفسیر مجاہد نے کہا (اس کو فریابی نے وصل کیا) یعنی جن عورتوں کا حال تم کو معلوم نہ ہو کہ ان کو حیض آتا ہے کہ نہیں آتا اسی طرح وہ عورتیں جو حیض سے مایوس ہو گئی ہیں (بڑھاپے کی وجہ سے) اسی طرح وہ عورتیں (جو نابالغ ہیں) جن کو ابھی حیض

آیا ہی نہیں ان سب عورتوں کی عدت تین مہینے ہیں ف

ف اب جس عورت کو حیض آتا ہو لیکن بند ہو گیا اس کی عدت میں اختلاف ہے اکثر فقہا کا یہ قول ہے کہ وہ حیض کی منتظر رہے یہاں تک کہ اس عمر کو پہنچے جس میں حیض موقوف ہو جاتا ہے اس وقت تو مہینے عدت کرے لیکن یہ قول باعث حرج ہے اور آسان امام مالک اور اوزاعی کا قول ہے کہ ایسی عورت نو مہینے تک انتظار کرے اگر حیض آئے تو فبہا ورنہ تین مہینے عدت کر کے دوسرا نکاح کرے بعضوں نے کہا ان ارتبتم کے معنی یہ ہیں کہ باسٹھ برس کی عمر میں خون آئے اور یہ خون حیض کا ہے یا استحاضے کا تو ایسی عورتوں کی عدت تین مہینے ہوگی۔

بَابٌ - وَأُولَاتُ الْأَحْمَالِ أَجَلُهُنَّ أَنْ يَضَعْنَ حَمْلَهُنَّ۔

باب حاملہ عورتوں کی عدت یہ ہے کہ وہ بچہ جنیں (بچہ جنتے ہی ان کی عدت ختم ہو جائے گی)

۲۳۹ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ، حَدَّثَنَا اللَّيْثُ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ رَبِيعَةَ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ هُرْمُزَ الْأَعْرَجِ قَالَ: أَخْبَرَنِي أَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَنَّ زَيْنَبَ ابْنَةَ أَبِي سَلَمَةَ أَخْبَرَتْهُ عَنْ أُمِّهَا أُمِّ سَلَمَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَنَّ امْرَأَةً مِنْ أَسْلَمَ يُقَالُ لَهَا سُبَيْعَةُ كَانَتْ تَحْتَ زَوْجِهَا، تُوُفِّيَ عَنْهَا وَهِيَ حُبْلَى، فَخَطَبَهَا أَبُو السَّنَابِلِ بْنُ بَعْكَكٍ، فَأَبَتْ أَنْ تَنْكِحَهُ، فَقَالَ: وَاللّٰهِ مَا يَصْلُحُ أَنْ تَنْكِحِيهِ حَتَّى تَعْتَدِّي آخِرَ الْأَجَلَيْنِ فَمَكُثَتْ قَرِيبًا مِنْ عَشْرِ لَيَالٍ ثُمَّ جَاءَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: انْكِحِي۔

ہم سے یحییٰ بن بکیر نے بیان کیا کہا ہم سے امام لیث بن سعد نے انہوں نے جعفر بن ربیعہ سے انہوں نے عبدالرحمٰن بن ہرمز اعرج سے انہوں نے کہا مجھ کو ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن نے خبر دی ان کو زینب بنت ابوسلمہ رضہ نے انہوں نے ام المومنین ام سلمہ رض سے کہ اسلم قبیلے کی ایک عورت جس کا نام سبیعہ تھا اس کا خاوند اس وقت مرا جب وہ حاملہ تھی (اپنے خاوند کے مرنے کے چالیس دن بعد وہ جنی) تو ابوالسنابل بن بعکک نے اس کو نکاح کا پیغام بھیجا لیکن عورت نے اس سے نکاح کرنا منظور نہ کیا ف ابوالسنابل کہنے لگا تو نکاح نہیں کر سکتی جب تک دونوں مدتوں میں سے ف۲ جو مدت زیادہ لمبی ہے وہ پوری نہ ہو جائے ف۳ یہ سن کر وہ عورت زچگی کے بعد دس راتوں تک ٹھہری رہی اس کے بعد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پاس آئی اور آپ سے پوچھا آپ نے فرمایا تو نکاح کرلے

ف وہ بوڑھا تھا پھر ابوالبشر بن حارث نے جو جوان تھا اس کو نکاح کا پیغام بھیجا عورت راضی ہو گئی اور بناؤ سنگار کرنے لگی۔
ف۲ چار مہینے اور دس دن اور وضع حمل میں سے ف۳ ابوالسنابل نے عورت کو یہ غلط مسئلہ سمجھا کر اس لیے ٹھہرایا کہ بالفعل وہ اپنا نکاح ملتوی کر دے تو اس کے عزیز و اقارب جو اس وقت موجود نہ تھے آجائیں گے اور وہ اس کو سمجھا بجھا کر مجھ

سے نکاح کرنے پر راضی کر دیں گے

۲۴۰- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ، عَنِ اللَّيْثِ، عَنْ يَزِيدَ، أَنَّ ابْنَ شِهَابٍ كَتَبَ إِلَيْهِ أَنَّ عُبَيْدَ اللَّهِ ابْنَ عَبْدِ اللَّهِ أَخْبَرَهُ عَنْ أَبِيهِ: أَنَّهُ كَتَبَ إِلَى ابْنِ الْأَرْقَمِ أَنْ يَسْأَلَ سُبَيْعَةَ الْأَسْلَمِيَّةَ: كَيْفَ أَفْتَاهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؟ فَقَالَتْ: أَفْتَانِي إِذَا وَضَعْتُ أَنْ أَنْكِحَ-

ہم سے یحییٰ بن بکیر نے بیان کیا کہا انہوں نے لیث بن سعد سے انہوں نے یزید بن ابی حبیب سے ابن شہاب نے ان کو لکھا کہ عبید اللہ بن عبداللہ نے ان کو خبر دی اپنے والد (عبداللہ بن عتبہ بن مسعود) سے انہوں نے عمر بن عبداللہ بن ارقم کو یہ لکھا تم سبیعہ اسلمیہ سے پوچھو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے تجھ کو کیا فتویٰ دیا تھا اس نے کہا آپ نے یہ فتویٰ دیا تھا کہ جب تو جنے تو دوسرا نکاح کر سکتی ہے۔

۲۴۱- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ قَزَعَةَ: حَدَّثَنَا مَالِكٌ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ الْمِسْوَرِ بْنِ مَخْرَمَةَ: أَنَّ سُبَيْعَةَ الْأَسْلَمِيَّةَ نُفِسَتْ بَعْدَ وَفَاةِ زَوْجِهَا بِلَيَالٍ، فَجَاءَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاسْتَأْذَنَتْهُ أَنْ تَنْكِحَ، فَأَذِنَ لَهَا فَنَكَحَتْ-

ہم سے یحییٰ بن قزعہ نے بیان کیا کہا ہم سے امام مالک نے انہوں نے ہشام بن عروہ سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے مسور بن مخرمہ سے کہ سبیعہ اسلمیہ اپنے خاوند کے مرنے پر چند راتوں کے بعد بچہ جنی پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پاس آئی آپ سے دوسرے نکاح کی اجازت مانگی آپ نے اجازت دی اس نے دوسرا نکاح کر لیا ف

ف تو یہ آیت واولات الاحمال اجلھن ان یضعن حملھن مخصص ہے اسی آیت کی والذین یتوفون منکم ویذرون ازواجا یتربصن بانفسھن اربعۃ اشھر وعشرا اور حضرت علیؓ سے یہ منقول ہے کہ ابعد الاجلین تک عدت کرے اور ابن عباس کا بھی یہی قول ہے لیکن باقی صحابہ رضؓ سب اس کے خلاف ہیں اور ابن عباس رضؓ سے رجوع بھی منقول ہے ایسے ہی عبداللہ بن مسعود رضؓ سے وہ کہتے تھے جو چاہے میں اس سے مباہلہ کرنے کو تیار ہوں کہ سورۂ طلاق اخیر میں اتری اور اس سے یہ آیت والذین یتوفون منکم حاملہ عورتوں کے باب میں منسوخ ہو گئی۔

بَابُ قَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى- وَالْمُطَلَّقَاتُ يَتَرَبَّصْنَ بِأَنْفُسِهِنَّ ثَلَاثَةَ قُرُوءٍ-

وَقَالَ إِبْرَاهِيمُ فِيمَنْ تَزَوَّجَ فِي الْعِدَّةِ

باب اللہ تعالیٰ کا یہ فرمانا جن عورتوں کو

طلاق دیا جائے اور وہ حیض والیاں ہوں تو وہ تین طہر (یا تین حیض تک) عدت کریں اور ابراہیم نخعی نے کہا اس کو

تَحَاضَتْ عِنْدَهُ ثَلَاثَ حِيَضٍ: بَانَتْ مِنَ الْأَوَّلِ وَلَا تَحْتَسِبُ بِهِ لِمَنْ بَعْدَهُ، وَقَالَ الزُّهْرِيُّ: تَحْتَسِبُ، وَهٰذَا أَحَبُّ إِلَى سُفْيَانَ، يَعْنِي قَوْلَ الزُّهْرِيِّ، وَقَالَ مَعْمَرٌ: يُقَالُ أَقْرَأَتِ الْمَرْأَةُ إِذَا دَنَا حَيْضُهَا، وَأَقْرَأَتْ إِذَا دَنَا طُهْرُهَا، وَيُقَالُ مَا قَرَأَتْ بِسَلًى قَطُّ، إِذَا لَمْ تَجْمَعْ وَلَدًا فِي بَطْنِهَا۔

ابن ابی شیبہ نے وصل کیا) اگر کوئی شخص عدت میں نکاح کر لے ف۱ پھر اس عورت کو دوسرے خاوند پاس تین حیض جائیں تو اگلے خاوند سے جدا ہو جائے گی اور یہ حیض دوسرے خاوند کی عدت کے لیے کافی نہ ہوں گے (جس کا نکاح فاسد تھا) بلکہ اس کے لیے پوری عدت علیحدہ کرنا ہوگی ف۲ اور زہری نے کہا یہ حیض دوسری عدت میں بھی محسوب ہوں گے ف۳ سفیان ثوری (اور ابو حنیفہ نے) زہری کا قول زیادہ پسند کیا ہے اور معمر بن مثنیٰ نے کہا عرب لوگ کہتے ہیں اقرات المراۃ جب اس کے حیض کا زمانہ قریب آئے اسی طرح جب اس کے طہر (پاکی) کا زمانہ قریب آئے ف۴ اور عرب لوگ کہتے ہیں ماقرات بسلیٰ قط (یعنی اس کو کبھی پیٹ نہیں رہا)

ف۱ حالاں کہ عدت میں نکاح کرنا فاسد ہے ف۲ اور اہل مدینہ نے امام مالک سے یوں نقل کیا ہے اگر اگلے خاوند کی طلاق پر ایک حیض یا دو حیض گذر چکے تھے تو جو عدت باقی رہی تھی وہ پوری کرے اب پھر دوسری عدت شروع کرے شافعی اور امام احمد کا یہی قول ہے ف۳ تو دونوں کے لیے ایک ہی عدت کافی ہے حنفیہ کا بھی یہی قول ہے ف۴ تو قرء حیض اور طہر دونوں معنوں میں آتا ہے اسی لیے امام ابو حنیفہ نے ثلثۃ قروء سے تین حیض مراد رکھے ہیں اور شافعی نے تین طہر مگر امام ابو حنیفہ رح کا مذہب راجح ہے اس لیے کہ طلاق طہر میں مشروع ہے نہ حیض میں اب اگر کسی نے ایک طہر میں طلاق دیا تو یا تو یہ طہر عدت میں محسوب ہوگا جیسے شافعیہ کہتے ہیں تب تو عدت تین طہر سے کم ٹھہرے گی اگر محسوب نہ ہوگا تو عدت تین طہر سے زائد ہو جائے گی شافعیہ جواب دیتے ہیں کہ دو طہر اور تیسرے طہر کے ایک حصے کو تین طہر کہہ سکتے ہیں جیسے فرمایا الحج اشھر معلومات حالاں کہ حقیقت میں حج کے دو مہینے دس دن ہیں

بَابٌ: قِصَّةُ فَاطِمَةَ بِنْتِ قَيْسٍ وَقَوْلِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ - وَاتَّقُوا اللّٰهَ رَبَّكُمْ لَا تُخْرِجُوهُنَّ مِنْ بُيُوتِهِنَّ - الْآيَةَ۔

باب فاطمہ بنت قیس کے قصے کا بیان اور

اللہ تعالیٰ کا یہ فرمانا تم خدا سے ڈرو جو تمہارا پروردگار ہے اور ان عورتوں کو ان کے گھروں سے مت نکالو نہ وہ خود نکلیں ہاں مگر اس حال میں جب کھلی بدکاری کریں یہ اللہ کی حدیں ہیں جو کوئی اللہ کی حدوں سے بڑھ جائے اس نے اپنا اوپر ظلم کیا تم نہیں جانتے شاید اللہ اس کے بعد کوئی نئی صورت پیدا کرے (خاوند کے دل میں محبت پیدا ہو) جہاں تم رہو ان کو بھی رکھو

اپنے مقدور کے موافق اور ان کو تنگ کرنے کے لیے تکلیف مت دو (تاکہ وہ نکل بھاگیں) اور اگر وہ پیٹ سے ہوں تو زچگی تک ان پر خرچ کرو اخیر آیت بعد عسر یسرا تک

ف یہ ضحاک کی بہن تھی جو یزید پلید کی طرف سے عراق کا حاکم ہوا تھا عمر میں ضحاک سے بہت بڑی اور بہت حسین اور سمجھدار عورت تھی اس کا خاوند ابو عمرو بن حفص خالد بن ولید رض کا چچازاد بھائی تھا اس نے یمن سے اس کو تیسرا طلاق کہلا بھیجا جو باقی رہ گیا تھا فاطمہ رض نے آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے مکان اور خرچ کا شکوہ کیا تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نہ تجھ کو مکان ملے گا نہ خرچہ امام احمد اور اہل حدیث نے اسی حدیث سے کہا ہے کہ تیسرے طلاق کے بعد عورت کا مسکن اور خرچہ خاوند پر لازم نہ ہوگا اور حنفیہ کے نزدیک لازم ہوگا۔

٢٤٢- حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ: حَدَّثَنِي مَالِكٌ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ وَسُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ: أَنَّهُ سَمِعَهُمَا يَذْكُرَانِ أَنَّ يَحْيَى بْنَ سَعِيدِ بْنِ الْعَاصِ طَلَّقَ بِنْتَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْحَكَمِ، فَانْتَقَلَهَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ، فَأَرْسَلَتْ عَائِشَةُ أُمُّ الْمُؤْمِنِينَ إِلَى مَرْوَانَ بْنِ الْحَكَمِ وَهُوَ أَمِيرُ الْمَدِينَةِ: اتَّقِ اللَّهَ وَارْدُدْهَا إِلَى بَيْتِهَا، قَالَ مَرْوَانُ فِي حَدِيثِ سُلَيْمَانَ: إِنَّ عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ الْحَكَمِ غَلَبَنِي، وَقَالَ الْقَاسِمُ بْنُ مُحَمَّدٍ: أَوَمَا بَلَغَكِ شَأْنُ فَاطِمَةَ بِنْتِ قَيْسٍ؟ قَالَتْ: لَا يَضُرُّكَ أَنْ لَا تَذْكُرَ حَدِيثَ فَاطِمَةَ، فَقَالَ مَرْوَانُ بْنُ الْحَكَمِ: إِنْ كَانَ بِكِ شَرٌّ فَحَسْبُكِ مَا بَيْنَ هَذَيْنِ مِنَ الشَّرِّ.

ہم سے اسمٰعیل بن ابی اویس نے بیان کیا کہا ہم سے امام مالک نے انہوں نے یحییٰ بن سعید انصاری سے انہوں نے قاسم بن محمد اور سلیمان بن یسار سے وہ دونوں بیان کرتے تھے کہ یحییٰ بن سعید بن عاص نے عبدالرحمٰن بن حکم کی بیٹی (عمرہ) کو طلاق دیا تو اس کا باپ عبدالرحمٰن اپنی بیٹی کو وہاں سے اٹھا لایا ف۱ یہ خبر سن کر حضرت ام المؤمنین عائشہ رض نے مروان (لڑکی کے چچا) کو جو (ان دنوں معاویہ کی طرف سے) مدینہ کا حاکم تھا کہلا بھیجا ارے خدا سے ڈر اور لڑکی کو اسی گھر میں بھیج دے جہاں اس کو طلاق دیا گیا ہے ف۲ اب سلیمان یوں بیان کرتے ہیں کہ مروان نے حضرت عائشہ رض کو یہ جواب دیا کہ عبدالرحمٰن بن حکم (لڑکی کے باپ) نے مجھ کو مجبور کر دیا میرا کہنا نہیں مانتا قاسم بن محمد کہتے ہیں مروان نے یہ جواب دیا ام المؤمنین تم کو فاطمہ بنت قیس کی حدیث نہیں پہنچی ف۳ حضرت عائشہ رض نے کہا فاطمہ کا قصہ اگر تو نہ بیان کرے تو بھی کیا نقصان ہے ف۴ مروان نے کہا اگر فاطمہ کے نکلنے کا یہ سبب تھا کہ اس میں اور خاوند کے عزیزوں میں آئے دن ٹنٹا جھگڑا رہتا تو یہاں بھی میاں بی بی میں جو جھگڑا ہے وہ مکان سے نکلنے کے لیے کافی ہے۔

ف۱ جہاں اس کو طلاق دیا گیا تھا ف۲ عدت گذرنے تک وہیں رکھ ف۳ وہ بھی اپنے خاوند کے گھر سے نکل گئیں تھیں دوسری

بلکہ انہوں نے عدت کی تھی ف۴ حضرت عائشہ رض کا مطلب یہ ہے کہ فاطمہ بنت قیس کی حدیث سے کیوں دلیل لیتا ہے فاطمہ کا اس گھر سے نکل جانا ایک عذر کی وجہ سے تھا اس عذر میں اختلاف ہے کوئی کہتا ہے گھر خوفناک تھا کوئی کہتا ہے فاطمہ بدزبان عورت تھی ف۵ عمرہ اور اس کے خاوند یحییٰ بن سعید۔

۲۴۳- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ: حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْقَاسِمِ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ: أَنَّهَا قَالَتْ: مَا لِفَاطِمَةَ؟ أَلَا تَتَّقِي اللَّهَ؟ يَعْنِي فِي قَوْلِهَا: لَا سُكْنَى وَلَا نَفَقَةَ۔

ہم سے محمد بن بشار نے بیان کیا کہا ہم سے غندر محمد بن جعفر نے کہا ہم سے شعبہ بن حجاج نے انہوں نے عبدالرحمٰن بن قاسم سے انہوں نے اپنے والد قاسم بن محمد سے انہوں نے حضرت عائشہ رض سے انہوں نے کہا فاطمہ بنت قیس خدا سے نہیں ڈرتی جو کہتی ہے طلاق بائن جس عورت پر پڑے اس کو مسکن اور خرچہ نہیں ملنے کا ف

ف لیکن جس عورت کو طلاق رجعی دیا جائے اس کے لیے سب کے نزدیک مسکن اور خرچہ خاوند پر لازم ہو گا یعنی عدت پوری ہونے تک گو حاملہ نہ ہو اور طلاق بائن والی کے لیے بعضے سلف نے مسکن واجب رکھا ہے اس آیت سے اسکنوھن لیکن نفقہ واجب نہیں رکھا اور حاملہ عورتوں کے لیے وضع حمل تک مسکن اور خرچ سب نے لازم رکھا ہے لیکن غیر حاملہ میں جس کو طلاق بائن دیا جائے اختلاف ہے جیسے اوپر گذر چکا حنفیہ نے اس کے لیے بھی مسکن اور نفقہ واجب رکھا ہے کیوں کہ آیت عام ہے اور حضرت عمر رض کے قول سے دلیل لیتے ہیں کہ انہوں نے بنت قیس کی روایت کو رد کیا اور کہا اللہ کی کتاب اور اپنے پیغمبر کی سنت عورت کے کہنے پر نہیں چھوڑ سکتے جو معلوم نہیں اس نے یاد رکھا یا بھول گئی۔ حالاں کہ حضرت عمر رض نے بائنہ عورت کے لیے صرف مسکن کو لازم رکھا نہ نفقہ کو دوسرے امام احمد نے کہا حضرت عمر رض سے یہ قول ثابت نہیں ہے شوکانی نے اہل حدیث کا مذہب یہ رکھا ہے کہ نفقہ اور سکنی صرف مطلقہ رجعی کے لیے واجب ہے مطلقہ بائنہ کے لیے واجب نہیں ہے مگر جب حاملہ ہو اسی طرح وفات کی عدت میں بھی نفقہ اور سکنی واجب نہیں ہے مگر جب حاملہ ہو۔

۲۴۴- حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَبَّاسٍ: حَدَّثَنَا ابْنُ مَهْدِيٍّ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْقَاسِمِ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ: قَالَ عُرْوَةُ لِعَائِشَةَ: أَلَمْ تَرَيْ إِلَى فُلَانَةَ بِنْتِ الْحَكَمِ؟ طَلَّقَهَا زَوْجُهَا الْبَتَّةَ، فَخَرَجَتْ، فَقَالَتْ: بِئْسَ مَا

ہم سے عمرو بن عباس نے بیان کیا کہا ہم سے عبدالرحمٰن بن مہدی نے کہا ہم سے سفیان ثوری نے انہوں نے عبدالرحمٰن بن قاسم سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے کہا عروہ نے حضرت عائشہ رض سے ذکر کیا آپ نے (عمرہ) بنت حکم کو دیکھا اس کے خاوند نے اس کو طلاق بائن دیا تو وہ (عدت کے اندر ہی) اس کے گھر سے نکل گئی حضرت عائشہ نے کہا اس

صَنَعَتْ، قَالَ: أَلَمْ تَسْمَعِي قَوْلَ فَاطِمَةَ؟ قَالَتْ: أَمَا إِنَّهُ لَيْسَ لَهَا خَيْرٌ فِي ذِكْرِ هَذَا الحَدِيثِ، وَزَادَ ابْنُ أَبِي الزِّنَادِ، عَنْ هِشَامٍ، عَنْ أَبِيهِ: عَابَتْ عَائِشَةُ أَشَدَّ العَيْبِ وَقَالَتْ إِنَّ فَاطِمَةَ كَانَتْ فِي مَكَانٍ وَحْشٍ فَخِيفَ عَلَى نَاحِيَتِهَا، فَلِذَلِكَ أَرْخَصَ لَهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

نے برا کیا، عروہ نے کہا آپ نے فاطمہ بنت قیس کی روایت نہیں سنی انہوں نے کہا فاطمہ کے لیے اس حدیث کو بیان کرنا اچھا نہیں (کیوں کہ دوسرے لوگ بھی اس سے نکل جانا جائز سمجھیں گے حالاں کہ فاطمہ کیلئے یہ خاص اجازت تھی) اور عبدالرحمٰن بن ابی الزناد نے ہشام سے انہوں نے اپنے والد (عروہ) سے اس حدیث میں اتنا زیادہ کیا کہ حضرت عائشہ رض نے فاطمہ بنت قیس پر بڑا عیب لگایا وف حضرت عائشہ نے کہا فاطمہ (طلاق کے وقت ایک اجاڑ مکان میں رہتی تھی ڈر ہوا کہیں بدکار لوگ اسے ستائیں نہیں اس لیے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے نقل مکان کی اس کو اجازت دی تھی۔

ف کہ وہ یہ حدیث بیان کرتی پھرتی ہے۔

بَابُ المُطَلَّقَةِ إِذَا خُشِيَ عَلَيْهَا فِي مَسْكَنِ زَوْجِهَا أَنْ يُقْتَحَمَ عَلَيْهَا أَوْ تَبْذُوَ عَلَى أَهْلِهَا بِفَاحِشَةٍ۔

باب جب طلاق والی عورت خاوند کے گھر میں رہنے سے یہ ڈرے کہیں کوئی گھس آئے اور اس کو ستائے یا وہ خاوند کے عزیزوں سے آئے دن بدزبانی کرتی ہو ف تو اس کو (عدت کے اندر) وہاں سے اٹھ جانا درست ہے

ف روز جھگڑے ٹنٹے پیدا ہوں۔

۲۴۵ - حَدَّثَنِي حِبَّانُ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللهِ: أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عُرْوَةَ: أَنَّ عَائِشَةَ أَنْكَرَتْ ذَلِكَ عَلَى فَاطِمَةَ۔

مجھ سے حبان بن موسیٰ مروزی نے بیان کیا کہا ہم کو عبداللہ بن مبارک نے خبر دی کہا ہم کو ابن جریج نے انہوں نے ابن شہاب سے انہوں نے عروہ سے کہ حضرت عائشہ رض نے فاطمہ بنت قیس کی بات کا انکار کیا۔ ف

ف جو وہ کہتی تھی تین طلاق والی کے لیے مسکن ہے نہ خرچہ حدیث سے ترجمۂ باب نہیں نکلتا مگر امام بخاری نے اپنی عادت کے موافق اس کے دوسرے طریق کی طرف اشارہ کیا جس میں یہ مذکور ہے کہ حضرت عائشہ رض نے فاطمہ بنت قیس سے کہا تیری زبان نے تجھ کو نکلوایا تھا۔

بَابُ قَوْلِ اللّٰهِ تَعَالَى - وَلَا يَحِلُّ لَهُنَّ أَنْ يَكْتُمْنَ مَا خَلَقَ اللّٰهُ فِي أَرْحَامِهِنَّ، مِنَ الْحَيْضِ وَالْحَمْلِ -

باب اللہ تعالیٰ کا (سورۂ بقرہ میں) یہ فرمانا عورتوں کو یہ درست نہیں کہ وہ اپنے پیٹ کا حال (حیض آتا ہے یا حمل ہے) چھپا رکھیں ف۱

۲۴۶ - حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنِ الْحَكَمِ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنِ الْأَسْوَدِ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ: لَمَّا أَرَادَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَنْفِرَ إِذَا صَفِيَّةُ عَلَى بَابِ خِبَائِهَا كَئِيبَةً، فَقَالَ لَهَا: عَقْرَى أَوْ حَلْقَى، إِنَّكِ لَحَابِسَتُنَا، أَكُنْتِ أَفَضْتِ يَوْمَ النَّحْرِ؟ قَالَتْ: نَعَمْ، قَالَ: فَانْفِرِي إِذًا -

ہم سے سلیمان بن حرب نے بیان کیا کہا ہم سے شعبہ بن حجاج نے انہوں نے حکم بن عیینہ سے انہوں نے ابراہیم نخعی سے انہوں نے اسود بن یزید سے انہوں نے حضرت عائشہؓ سے انہوں نے کہا جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے (حج وداع سے فارغ ہو کر مکہ سے) کوچ کرنے کا ارادہ کیا تو خیمے کے دروازے پر حضرت صفیہ کو دیکھا رنجیدہ کھڑی ہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو دیکھ کر فرمایا مونڈی کاٹی حلق پکی (یا بانجھ سر منڈی) ف۲ تو شاید ہم کو روک رکھے گی تو نے دسویں تاریخ طواف الزیارۃ کیا تھا انہوں نے کہا جی ہاں کر چکی ہوں آپ نے فرمایا تو پھر کیا غم ہے ف۳ چل کوچ کر ف۴

ف۱ مطلب یہ ہے کہ مثلاً عورت حاملہ ہو اور خاوند سے یہ نہ کہے کہ مجھ کو پیٹ ہے اس خیال سے کہ کہیں خاوند طلاق دینے میں جلدی کرے اور وضع حمل کا انتظار کرے یا حیض آرہا ہے خاوند سے کہہ دے میں پاک ہوں تاکہ خاوند جلد طلاق دے اور حیض سے پاک ہونے کا انتظار نہ کرے ف۲ عرب میں یہ پیار کے کلمے ہیں اس سے بد دعا مقصود نہیں ہے عقرٰی یعنی اللہ تجھ کو زخمی کرے حلقٰی تیرے حلق میں زخم لگے ف۳ طواف الوداع نہ ہوا ہو ف۴ یہ حدیث کتاب الحج میں گذر چکی ہے اس کی مطابقت ترجمۂ باب سے مشکل ہے بعضوں نے کہا مطابقت کی وجہ یہ ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت صفیہ رضؓ کا قول ان کے حائضہ ہونے کے باب میں معتبر رکھا تو معلوم ہوا کہ خاوند کے معاملہ میں بھی یعنی رجعت اور سقوط رجعت اور عدت گزر جانے وغیرہ ان امور میں عورت کے قول کی تصدیق کریں گے۔

بَابٌ - وَبُعُولَتُهُنَّ أَحَقُّ بِرَدِّهِنَّ فِي الْعِدَّةِ، وَكَيْفَ يُرَاجِعُ الْمَرْأَةَ إِذَا طَلَّقَهَا وَاحِدَةً أَوْ ثِنْتَيْنِ؟ وَقَوْلُهُ فَلَا تَعْضُلُوهُنَّ -

باب اللہ تعالیٰ کا (سورۂ بقرہ میں) یہ فرمانا کہ عدت کے اندر عورتوں کے خاوند ان کے زیادہ حقدار ہیں یعنی رجعت کرنے کے اور اس بات کا بیان کہ جب عورت کو ایک یا دو طلاق دیے ہوں تو کیوں کر رجعت کرے اور فلا تعضلوھن کی تفسیر۔

۲۴۷ - حَدَّثَنِي مُحَمَّدٌ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ: حَدَّثَنَا يُونُسُ، عَنِ

مجھ سے محمد بن سلام نے بیان کیا کہا ہم کو عبد الوہاب ثقفی نے خبر دی کہا ہم سے یونس بن عبید نے بیان کیا انہوں نے

الحَسَنِ قَالَ: زَوَّجَ مَعْقِلٌ أُخْتَهُ فَطَلَّقَهَا تَطْلِيقَةً۔

امام حسن بصری سے انہوں نے کہا معقل بن یسار نے اپنی بہن (جمیلہ) کا نکاح ایک شخص ف۱ سے کر دیا اس نے اس کی بہن کو ایک طلاق دے دیا

ف۱ ابوالبداح یا بداح بن عاصم یا عبداللہ بن رواحہ۔

۲۴۸- وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى: حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى: حَدَّثَنَا سَعِيدٌ، عَنْ قَتَادَةَ: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ: أَنَّ مَعْقِلَ بْنَ يَسَارٍ كَانَتْ أُخْتُهُ تَحْتَ رَجُلٍ فَطَلَّقَهَا ثُمَّ خَلَّى عَنْهَا حَتَّى انْقَضَتْ عِدَّتُهَا ثُمَّ خَطَبَهَا، فَحَمِيَ مَعْقِلٌ مِنْ ذَلِكَ أَنَفًا فَقَالَ: خَلَّى عَنْهَا وَهُوَ يَقْدِرُ عَلَيْهَا، ثُمَّ يَخْطُبُهَا، فَحَالَ بَيْنَهُ وَبَيْنَهَا، فَأَنْزَلَ اللَّهُ تَعَالَى - وَإِذَا طَلَّقْتُمُ النِّسَاءَ فَبَلَغْنَ أَجَلَهُنَّ فَلَا تَعْضُلُوهُنَّ - إِلَى آخِرِ الآيَةِ۔ فَدَعَاهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَرَأَ عَلَيْهِ فَتَرَكَ الْحَمِيَّةَ وَاسْتَقَادَ لِأَمْرِ اللَّهِ۔

دوسری سند۔ امام بخاری نے کہا مجھ سے محمد بن مثنیٰ نے بیان کیا کہا ہم سے عبدالاعلیٰ بن عبدالاعلیٰ نے کہا ہم سے سعید بن ابی عروبہ نے انہوں نے قتادہ سے کہا ہم سے امام حسن بصری نے بیان کیا کہ معقل بن یسار کی بہن ایک شخص کے نکاح میں تھی اس نے اس کو طلاق دے دیا پھر الگ رہا یہاں تک کہ اس کی عدت گذر گئی (رجعت نہ کی) عدت گذر جانے کے بعد اس کو نکاح کا پیغام بھیجا معقل نے غیرت اور غصے کی راہ سے یہ پیغام منظور نہیں کیا اور کہنے لگا واہ جب عدت باقی تھی اور وہ رجعت کر سکتا تھا اس وقت تو رجعت نہ کی اب جب عدت گزر گئی تو پیغام دیتا ہے غرض معقل نے یہ نکاح نہ ہونے دیا ف۱ اس وقت یہ آیت اتری واذا طلقتم النساء فبلغن اجلھن فلا تعضلوھن اخیر آیت تک آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے معقل کو بلا کر یہ آیت سنائی اس وقت معقل نے اپنی غیرت اور غصے پر خاک ڈالی اور اللہ کے حکم پر سر جھکا لیا (مان لیا) ف۲

ف۱ حالاں کہ عورت چاہتی تھی پھر نکاح ہو جائے ف۲ سبحان اللہ ایمان کی یہی نشانی ہے غیرت اور قومی رسم اور رسوم سب پر اللہ کے حکم کے سامنے خاک ڈالنا چاہیے بیوہ کا نکاح ثانی کرنا یہ اللہ کا حکم ہے اور پیغمبروں کی سنت ہے اس میں بھی ننگ و عار کرنا مسلمانی کا شیوہ نہیں بلکہ راجپوت وغیرہ کافروں کی تقلید ہے اس حدیث میں جس رجعت کا ذکر ہے وہ عدت گزر جانے کے بعد جو بہ نکاح جدید کی جاتی ہے اور آئندہ حدیث میں اس رجعت کا بیان ہے جو عدت کے اندر ہوتی ہے یہ رجعت عورت کے بے استرضا بھی خاوند کے اختیار میں ہے اب اختلاف ہے کہ رجعت کاہے سے ہوتی ہے امام اوزاعی اور امام مالک اور اسحاق اور امام احمد اور امام ابوحنیفہ اور اہل حدیث کا یہ قول ہے کہ جب عورت سے جماع کرے تو رجعت ہو گئی اگرچہ زبان سے یہ نہ کہے کہ میں نے رجعت کی اور امام شافعی کے نزدیک زبان سے رجعت

کا لفظ کہنا ضروری ہے۔

۲۴۹۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ: حَدَّثَنَا اللَّيْثُ، عَنْ نَافِعٍ: أَنَّ ابْنَ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا طَلَّقَ امْرَأَةً لَهُ وَهِيَ حَائِضٌ تَطْلِيقَةً وَاحِدَةً، فَأَمَرَهُ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يُرَاجِعَهَا ثُمَّ يُمْسِكَهَا حَتَّى تَطْهُرَ ثُمَّ تَحِيضَ عِنْدَهُ حَيْضَةً أُخْرَى، ثُمَّ يُمْهِلَهَا حَتَّى تَطْهُرَ مِنْ حَيْضِهَا، فَإِنْ أَرَادَ أَنْ يُطَلِّقَهَا فَلْيُطَلِّقْهَا حِينَ تَطْهُرُ مِنْ قَبْلِ أَنْ يُجَامِعَهَا، فَتِلْكَ الْعِدَّةُ الَّتِي أَمَرَ اللّٰهُ أَنْ يُطَلَّقَ لَهَا النِّسَاءُ، وَكَانَ عَبْدُ اللّٰهِ إِذَا سُئِلَ عَنْ ذٰلِكَ قَالَ لِأَحَدِهِمْ: إِنْ كُنْتَ طَلَّقْتَهَا ثَلَاثًا فَقَدْ حَرُمَتْ عَلَيْكَ حَتَّى تَنْكِحَ زَوْجًا غَيْرَكَ، وَزَادَ فِيهِ غَيْرُهُ عَنِ اللَّيْثِ: حَدَّثَنِي نَافِعٌ: قَالَ ابْنُ عُمَرَ: لَوْ طَلَّقْتَ مَرَّةً أَوْ مَرَّتَيْنِ، فَإِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَرَنِي بِهٰذَا۔

ہم سے قتیبہ بن سعید نے بیان کیا کہا ہم سے لیث بن سعد نے انہوں نے نافع سے کہ عبداللہ بن عمرؓ نے حیض کی حالت میں اپنی عورت کو ایک طلاق دیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو یہ حکم دیا کہ وہ رجعت کر لیں ف۱ پھر عورت کو رہنے دے جب تک وہ حیض سے پاک نہ ہو پھر دوسرا حیض آئے پھر اس کو رہنے دے یہاں تک کہ دوسرے حیض سے پاک ہو اب اگر چاہے تو اس طہر میں جماع کرنے سے پہلے طلاق دیدے تو یہی طہر کا زمانہ اس کی عدت کا زمانہ ہے جس کا اللہ تعالیٰ نے حکم دیا فرمایا فطلقوھن لعدتھن ف۲ کہ اس وقت پر عورتوں کو طلاق دیا جائے اور عبداللہ بن عمرؓ سے جب کوئی تین طلاق دینے کا مسئلہ پوچھتا تو وہ کہتے اگر تو نے اس کو تین طلاق دیئے ہیں تو اب وہ عورت تجھ پر حرام ہو گئی جب تک دوسرے مرد سے نکاح نہ کرے (اور وہ صحبت کرے پھر طلاق دے) قتیبہ کے سوا اور لوگوں نے (جیسے ابوالجہم نے) اس حدیث میں لیث سے اتنا زیادہ نقل کیا ہے انہوں نے کہا مجھ سے نافع نے بیان کیا کہ ابن عمرؓ نے کہا اگر تو اپنی عورت کو ایک طلاق یا دو طلاق دے تو اس سے رجعت کر سکتا ہے کیونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ کو (ایک طلاق کے بعد) رجعت کا حکم دیا ف۳

ف۱ یہیں سے ترجمۂ باب نکلتا ہے اب حیض کی حالت میں اگر کوئی طلاق دے تو رجعت کرنا حنفیہ کے نزدیک واجب ہے اور مالکیہ نے کہا مستحب ہے اور اہل حدیث کے نزدیک تو حیض کی حالت میں طلاق دینا لغو ہے طلاق نہ پڑے گا جیسے اوپر گذر چکا ہے ف۲ امام شافعی نے اسی سے یہ نکالا ہے کہ قروء کے معنی فعدتھن ثلثة قروء میں طہر کے ہیں کیوں کہ لعدتھن میں لام توقیت کا ہے یعنی وقت عدتھن حنفیہ اور اہل حدیث کہتے ہیں لعدتھن کے معنی یہ ہیں تاکہ ان کی عدت پوری ہو سکے مطلب یہ کہ طہر میں طلاق دو تاکہ تین حیض پورے ہونے تک اس کی عدت ختم ہو جائے ف۳ اس روایت کو ابوالجہم نے اپنی جزء میں وصل کیا ایک روایت میں اتنا زیادہ ہے کہ اگر تو نے اپنی عورت سے

سے کہا تو مجھ پر حرام ہے اور تیری نیت تین طلاقوں کی تھی تو وہ حرام ہو جائے گی جب تک دوسرے مرد سے نکاح نہ کرے یہ مسئلہ اوپر گزر چکا ہے۔

بَابُ مُرَاجَعَةِ الْحَائِضِ۔

٢٥٠۔ حَدَّثَنَا حَجَّاجٌ: حَدَّثَنَا يَزِيدُ ابْنُ إِبْرَاهِيمَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سِيرِينَ: حَدَّثَنِي يُونُسُ بْنُ جُبَيْرٍ: سَأَلْتُ ابْنَ عُمَرَ فَقَالَ: طَلَّقَ ابْنُ عُمَرَ امْرَأَتَهُ وَهِيَ حَائِضٌ، فَسَأَلَ عُمَرُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: مُرْهُ أَنْ يُرَاجِعَهَا ثُمَّ يُطَلِّقَ مِنْ قُبُلِ عِدَّتِهَا، قُلْتُ: أَفَتَعْتَدُّ بِتِلْكَ التَّطْلِيقَةِ؟ قَالَ: أَرَأَيْتَ إِنْ عَجَزَ وَاسْتَحْمَقَ؟

باب حیض والی عورت سے رجعت کرنا

ہم سے حجاج بن منہال نے بیان کیا کہا ہم سے یزید بن ابراہیم نے کہا ہم سے محمد بن سیرین نے کہا مجھ سے یونس بن جبیر نے کہا میں نے عبداللہ بن عمر سے پوچھا ف۱ انہوں نے کہا میں نے اپنی عورت کو حیض کی حالت میں طلاق دیا تھا تو حضرت عمر رض نے یہ مسئلہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا آپ نے فرمایا ابن عمر رض سے کہو رجعت کرے پھر اس وقت طلاق دے جب سے اس کی عدت شروع ہو (یعنی طہر کی حالت میں) میں نے کہا خیر اس طلاق کا شمار ہو گا یا نہیں (جو حیض میں دیا تھا) انہوں نے کہا بتلا اگر طلاق دینے والا شرع کے احکام بجالانے سے عاجز ہو یا احمق بیوقوف ہو ف۲

ف۱ اگر کوئی اپنی عورت کو حیض کی حالت میں طلاق دے تو کیسا ف۲ تو کیا طلاق نہیں پڑے گا مطلب یہ ہے کہ اس طلاق کا شمار ہو گا۔

بَابٌ تُحِدُّ الْمُتَوَفَّى عَنْهَا زَوْجُهَا أَرْبَعَةَ أَشْهُرٍ وَعَشْرًا، وَقَالَ الزُّهْرِيُّ: لَا أَرَى أَنْ تَقْرَبَ الصَّبِيَّةُ الطِّيبَ لِأَنَّ عَلَيْهَا الْعِدَّةَ۔

باب جس عورت کا خاوند مر جائے تو وہ چار مہینے دس تک سوگ کرے

ف۱ اور زہری نے کہا جس کو ابن وہب نے موطا میں وصل کیا، اگر نابالغ لڑکی کا خاوند مر جائے تو وہ بھی سوگ کرے (خوشبو نہ لگائے) کیوں کہ اس پر بھی عدت کرنا واجب ہے۔ ف۲

ف۱ زیب و زینت نہ کرے رنگین پوشاک زینت کی نیت سے نہ پہنے نہ سرمہ اور خوشبو لگائے نہ زعفران یا مہندی اسی طرح جو زیور زینت کے لیے پہنے جاتے ہیں وہ نہ پہنے بس ہماری شریعت میں صرف خاوند کے لیے اس کی جورو کو چار مہینے اور دس دن سوگ منانے کا حکم ہے اور دوسرے مُردوں پر تین دن تک اس سے زیادہ کسی پر سوگ کرنا حرام اور ناجائز ہے ف۲ ائمہ ثلثہ اور اہل حدیث کا یہی قول ہے اور حنفیہ نے اس کے خلاف کہا ہے انہوں نے کہا نابالغ لڑکی پر عدت واجب نہیں ہے۔

٢٥١ ـ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوسُفَ: أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي بَكْرِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ حَزْمٍ، عَنْ حُمَيْدِ بْنِ نَافِعٍ، عَنْ زَيْنَبَ ابْنَةِ أَبِي سَلَمَةَ: أَنَّهَا أَخْبَرَتْهُ هَذِهِ الْأَحَادِيثَ الثَّلَاثَةَ، قَالَتْ زَيْنَبُ: دَخَلْتُ عَلَى أُمِّ حَبِيبَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ تُوُفِّيَ أَبُوهَا أَبُو سُفْيَانَ بْنُ حَرْبٍ، فَدَعَتْ أُمُّ حَبِيبَةَ بِطِيبٍ فِيهِ صُفْرَةٌ خَلُوقٌ أَوْ غَيْرُهُ فَدَهَنَتْ مِنْهُ جَارِيَةً ثُمَّ مَسَّتْ بِعَارِضَيْهَا ثُمَّ قَالَتْ: وَاللّٰهِ مَا لِي بِالطِّيبِ مِنْ حَاجَةٍ غَيْرَ أَنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: لَا يَحِلُّ لِامْرَأَةٍ تُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ أَنْ تُحِدَّ عَلَى مَيِّتٍ فَوْقَ ثَلَاثِ لَيَالٍ إِلَّا عَلَى زَوْجٍ أَرْبَعَةَ أَشْهُرٍ وَعَشْرًا، قَالَتْ زَيْنَبُ، فَدَخَلْتُ عَلَى زَيْنَبَ ابْنَةِ جَحْشٍ حِينَ تُوُفِّيَ أَخُوهَا، فَدَعَتْ بِطِيبٍ فَمَسَّتْ مِنْهُ ثُمَّ قَالَتْ: أَمَا وَاللّٰهِ مَا لِي بِالطِّيبِ مِنْ حَاجَةٍ غَيْرَ أَنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ عَلَى الْمِنْبَرِ: لَا يَحِلُّ لِامْرَأَةٍ تُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ أَنْ تُحِدَّ فَوْقَ ثَلَاثِ لَيَالٍ إِلَّا عَلَى زَوْجٍ أَرْبَعَةَ أَشْهُرٍ وَعَشْرًا. قَالَتْ زَيْنَبُ: وَسَمِعْتُ أُمَّ سَلَمَةَ تَقُولُ: جَاءَتِ امْرَأَةٌ إِلَى رَسُولِ

ہم سے عبداللہ بن یوسف تنیسی نے بیان کیا کہا ہم کو امام مالک نے خبر دی انہوں نے عبداللہ بن ابی بکر بن محمد ابن عمرو بن حزم سے انہوں نے حمید بن نافع سے انہوں نے زینب بنت ابی سلمہ رض سے انہوں نے یہ تین حدیثیں بیان کیں ایک یہ کہ میں ام المومنین ام حبیبہ رض پاس گئی جب ان کے والد ابو سفیان بن حرب (شام کے ملک میں) مر گئے تھے تو انہوں نے (چوتھے دن) کیا کیا زرد خوشبو منگائی اور چھوکری کے لگائی (اس کا نام معلوم نہیں ہوا) پھر اپنے گالوں پر ہاتھ پھیر لیا (وہ ہاتھ میں بچی ہوئی خوشبو اپنے گال پر لگالی) اور کہنے لگیں (میں تو بیوہ ہوں) مجھ کو خوشبو کی کیا ضرورت ہے مگر میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے جو عورت اللہ تعالیٰ اور قیامت پر ایمان رکھتی ہے اس کو تین راتوں سے زیادہ کسی مردے پر سوگ کرنا درست نہیں ہے ہاں خاوند پر چار مہینے دس تک سوگ کرے دوسری یہ کہ میں ام المومنین زینب بنت جحش رض پاس گئی جب ان کے بھائی (عبداللہ یا عبیداللہ بن جحش) مر گئے تھے انہوں نے خوشبو لگائی پھر کہنے لگیں سنو خدا کی قسم (میں بیوہ ہوں) مجھ کو خوشبو کی ضرورت نہیں مگر میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ منبر پر فرماتے تھے جو عورت اللہ تعالیٰ اور قیامت پر یقین رکھتی ہوں وہ کسی میت پر تین رات سے زیادہ سوگ نہ کرے مگر خاوند پر چار مہینے دس دن سوگ کرے ف تیسری یہ کہ میں نے اپنی والدہ بی بی ام سلمہ رض سے سنا وہ کہتی تھیں ایک عورت (اس کا نام معلوم نہیں ہوا) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پاس آئی کہنے لگی یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میری بیٹی (عاتکہ بنت نعیم) کا خاوند (مغیرہ) مر گیا اس کی آنکھیں دکھ رہی ہیں کیا ہم اس کے سرمہ لگا سکتے ہیں آپ نے فرمایا نہیں دوسری بار پوچھا تو فرمایا نہیں تیسری بار پوچھا تو بھی یہی فرمایا نہیں ف اس کے بعد

اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ: إِنَّ ابْنَتِي تُوُفِّيَ عَنْهَا زَوْجُهَا وَقَدِ اشْتَكَتْ عَيْنَهَا أَفَتَكْحُلُهَا؟ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا، مَرَّتَيْنِ أَوْ ثَلَاثًا، كُلَّ ذٰلِكَ يَقُولُ: لَا، ثُمَّ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنَّمَا هِيَ أَرْبَعَةُ أَشْهُرٍ وَعَشْرًا وَقَدْ كَانَتْ إِحْدَاكُنَّ فِي الْجَاهِلِيَّةِ تَرْمِي بِالْبَعَرَةِ عَلَى رَأْسِ الْحَوْلِ، وَقَالَ حُمَيْدٌ، فَقُلْتُ لِزَيْنَبَ: وَمَا تَرْمِي بِالْبَعَرَةِ عَلَى رَأْسِ الْحَوْلِ؟ فَقَالَتْ زَيْنَبُ: كَانَتِ الْمَرْأَةُ إِذَا تُوُفِّيَ عَنْهَا زَوْجُهَا دَخَلَتْ حِفْشًا وَلَبِسَتْ شَرَّ ثِيَابِهَا وَلَمْ تَمَسَّ طِيبًا حَتَّى تَمُرَّ بِهَا سَنَةٌ، ثُمَّ تُؤْتَى بِدَابَّةٍ حِمَارٍ أَوْ شَاةٍ أَوْ طَائِرٍ فَتَفْتَضُّ بِهِ، فَقَلَّمَا تَفْتَضُّ بِشَيْءٍ إِلَّا مَاتَ، ثُمَّ تَخْرُجُ فَتُعْطَى بَعَرَةً فَتَرْمِي بِهَا ثُمَّ تُرَاجِعُ بَعْدُ مَا شَاءَتْ مِنْ طِيبٍ أَوْ غَيْرِهِ، سُئِلَ مَالِكٌ رَحِمَهُ اللّٰهُ: مَا تَفْتَضُّ بِهِ؟ قَالَ: تَمْسَحُ بِهِ جِلْدَهَا۔

آپ نے فرمایا (اسلام میں عدت کا زمانہ ایسا کیا بہت ہے) چار مہینے دس دن ہیں جاہلیت کے زمانے میں تو عورتیں (خاوند کے مرنے پر) ایک سال تک بیٹھی رہتی تھیں پھر سال پورے ہونے پر اونٹ کی مینگنی پھینکتیں حمید نے کہا میں نے زینب سے پوچھا یہ اونٹ کی مینگنی پھینکنے کا کیا قصہ ہے انہوں نے کہا جاہلیت کے زمانے میں یہ (خراب) دستور تھا جب کسی عورت کا خاوند مر جاتا تو وہ ایک جھونپڑے میں گھس جاتی (جو تنگ و تاریک ہوتا) اور برے سے برے کپڑے پہن لیتی نہ خوشبو لگاتی (نہ اور کوئی زینت کرتی یہاں تک کہ ایک سال اسی طرح (تکلیف سے گذارتی جب پورا سال ہوتا تو کوئی جانور اس کے پاس لاتے جیسے گدھا یا بکری یا پرندہ وہ عورت کیا کرتی (کمبخت) اپنی شرمگاہ اس جانور سے رگڑتی اکثر یہ جانور مر جاتا پھر ایک ف۳ وہاں سے باہر آتی اس وقت اونٹ کی ایک مینگنی اس کے ہاتھ میں دیتے وہ اپنے سامنے اس کو پھینک دیتی ف۴ اب عورت خوشبو وغیرہ جو چاہے لگا سکتی ہے ف۵ امام مالک سے پوچھا گیا حدیث میں جو ہے تفتض بہ اس سے کیا مراد ہے انہوں نے کہا اپنا بدن اس جانور سے رگڑنی ف۶۔

ف ہمارے زمانہ میں نصاری نے یہ طریقہ اختیار کیا ہے کہ جب ان کا کوئی رئیس یا بادشاہ مر جاتا ہے تو مہینوں تک سوگ کرتے ہیں اور اپنی رعیت کو بھی سوگ کا حکم دیتے ہیں مسلمانوں کو ان کی پیروی ہرگز نہ کرنا چاہیے بس تین دن سوگ کافی ہے اور شیعوں نے اس صحیح حدیث کے برخلاف اختیار کیا ہے کہ ہر محرم میں دس دن تک امام حسین رضہ پر سوگ کرتے ہیں پان وغیرہ نہیں کھاتے ان کی عورتیں زیور اتار ڈالتی ہیں بعضے گوشت وغیرہ نہیں کھاتیں یہ سب نادانی اور جہالت کے کام ہیں افسوس مسلمان تیرہ سو برس کے آگے کے واقعات پر تو سوگ کرتے ہیں اور اب جو آنکھوں کے سامنے اسلام اور مسلمانوں کی خرابی ہو رہی ہے اس کو دیکھ کر ایک آنسو بھی نہیں نکالتے نہ اپنی قوم کی اصلاح اور فلاح کی کوئی تدبیر کرتے ہیں ہاتھ پر

ہاتھ رکھے بیٹھے رہنا کھانا پینا چین اڑانا آپ خوش تو سارا جہاں خوش یہ مسلمانوں کا شیوہ ہو گیا ہے محنت اور مشقت سے ایسا جی چراتے ہیں تو کچھ نہ پوچھو خالی عیش کرنے اوقات ضائع کرنے دو باوجودیکہ مسلمانوں میں بہت سے انگریزی خواں اور مالدار بھی ہیں مگر ایک کو یہ توفیق نہیں ہوتی کہ قرآن شریف اور حدیث کی صحیح کتابوں کا انگریزی میں ترجمہ کر کے انگلستان اور امریکہ بھیجے تاکہ وہاں کے مسلمان ان کتابوں سے فائدہ اٹھائیں دو تین انگریزوں نے قرآن کا ترجمہ کیا ہے مگر وہ کس کام کا اول تو ترجمہ غلط دوسرے مخالفانہ نظر سے انہوں نے قرآن شریف کے مضامین پر چوٹ کی ہے خیر یہ تو ہوا رونا تو اس پر آتا ہے کہ اگر دوسرا کوئی بندہ خدا کا حدیث یا قرآن کا ترجمہ پھیلائے تو اس کو روکتے ہیں مناع الخیر بن کر اپنے تئیں دوزخ کا کندا بناتے ہیں لا حول ولا قوۃ الا باللہ۔ ف۲ اسی حدیث کی رو سے بعضوں نے معالجہ کے لیے بھی سوگ والی عورت کو سرمہ لگانا ناجائز رکھا ہے لیکن مؤطا کی روایت میں یوں ہے کہ آپ نے فرمایا رات کو لگاوے اور صبح پونچھ ڈالے اس سے بعضوں نے کہا کہ اگر ضرورت ہو تو رات کو سرمہ لگا سکتی ہے لیکن دن کو پونچھ ڈالے ف۳ بھتنی کی صورت میں بال ناخن بڑھے ہوئے میلی کچیلی غلیظ ف۴ گویا اب عدت ختم ہو گئی ف۵ نہاتی کپڑے بدلتی ناخن تراشتی ف۶ کمبخت سال بھر بند اس برے ماحول میں وہ عورت کیا ہوتی ایک بھتنی ہو جاتی اس کے بدن پر تمام زہریلا مادہ میل کچیل جم جاتا اور یہی وجہ تھی کہ بدن رگڑنے کے بعد وہ جانور بے چارہ مر جاتا واہ رے جہالت اپنی جان کو بھی تکلیف اور ایک بے چارے جانور کی اوپر سے جان لینا بعضوں نے یہ معنی کیا ہے کہ اپنی شرمگاہ سے رگڑتی جیسے ہم نے ترجمہ کیا ہے ایک روایت میں تقبص ہے یعنی دوڑ کر اپنے ماں باپ کے گھر چلی جاتی کیوں کہ اس کو اپنا حال دیکھ کر شرم آتی کہیں دوسرے لوگ نہ دیکھ لیں بعضوں نے کہا تفتض بہ کا معنی یہ ہے کہ اپنا سوگ اس جانور سے توڑتی بعضوں نے کہا غسل کر کے پاک صاف ہوتی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاد کا یہ مطلب ہے کہ جاہلیت کے زمانے کی تکلیفیں بھول گئیں اول تو سال بھر کا انتظار کرنا دوسرے ایسے خراب جھونپڑے اور ایسے پھٹے حال میں رہنا اور اسلام کے زمانے میں جو آسانیاں ملیں ان کی قدر نہیں کرتیں اب چار مہینے دس دن بھی تم سے صبر نہیں کیا جاتا اتنے دن کسی حال میں بھی گزر جائیں گے سرمہ نہ لگاؤ گی تو کیا مر جاؤ گی۔

بَابُ الْكُحْلِ لِلْحَادَّةِ۔

باب سوگ والی عورت کو سرمہ لگانا منع ہے

۲۵۲- حَدَّثَنَا آدَمُ بْنُ أَبِي إِيَاسٍ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ: حَدَّثَنَا حُمَيْدُ بْنُ نَافِعٍ، عَنْ زَيْنَبَ ابْنَةِ أُمِّ سَلَمَةَ، عَنْ أُمِّهَا: أَنَّ امْرَأَةً تُوُفِّيَ زَوْجُهَا فَخَشُوا عَلَى عَيْنَيْهَا فَأَتَوْا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاسْتَأْذَنُوهُ فِي الْكُحْلِ، فَقَالَ: لَا

ہم سے آدم بن ابی ایاس نے بیان کیا کہا ہم سے شعبہ نے کہا ہم سے حمید بن نافع نے انہوں نے زینب بنت ام سلمہ رض سے انہوں نے اپنی والدہ ام سلمہ رض سے انہوں نے کہا ایسا ہوا ایک عورت کا خاوند مر گیا اس کی آنکھوں پر لوگ ڈرے ف۱ آخر وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پاس آئے اور آپ سے سرمہ لگانے کی اجازت مانگی آپ نے فرمایا

تَكْتَحِلُ، قَدْ كَانَتْ إِحْدَاكُنَّ تَمْكُثُ فِي شَرِّ أَحْلاَسِهَا أَوْ شَرِّ بَيْتِهَا، فَإِذَا كَانَ حَوْلٌ فَمَرَّ كَلْبٌ رَمَتْ بِبَعْرَةٍ، فَلاَ حَتَّى تَمْضِيَ أَرْبَعَةُ أَشْهُرٍ وَعَشْرٌ، وَ

سَمِعْتُ زَيْنَبَ ابْنَةَ أُمِّ سَلَمَةَ تُحَدِّثُ عَنْ أُمِّ حَبِيبَةَ: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لاَ يَحِلُّ لاِمْرَأَةٍ مُسْلِمَةٍ تُؤْمِنُ بِاللهِ وَالْيَوْمِ الآخِرِ أَنْ تُحِدَّ فَوْقَ ثَلاَثَةِ أَيَّامٍ إِلاَّ عَلَى زَوْجِهَا أَرْبَعَةَ أَشْهُرٍ وَعَشْرًا۔

نہیں لگاسکتی ف۲ (وہ اچھا تھا جب جاہلیت کے زمانہ میں، عورت ایک سال تک خراب سے خراب کپڑے (یا کملی) اور برے سے بُرے جھونپڑے میں پڑی رہتی سال پورا ہونے پر اونٹ کی میگنی اس وقت پھینکتی جب کتا سامنے سے نکلتا اگر کتا نہ نکلے تو پھر کمبخت ٹھہری رہتی) دیکھو چار مہینے دس دن تک سرمہ نہ لگائے حمید کہتے ہیں میں نے زینب بنت ابی سلمہؓ سے یہ بھی سنا وہ ام المومنین امّ حبیبہ رضؓ سے نقل کرتی تھیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کسی مسلمان عورت کو جو اللہ تعالی اور قیامت پر ایمان رکھتی ہو کسی مردے پر تین دن سے زیادہ سوگ کرنا درست نہیں البتہ اپنے خاوند پر چار مہینے دس دن تک سوگ کرے

ف۱ کہیں اندھی نہ ہو جائے اس کی آنکھوں میں درد تھا ف۲ ابن مندہ کی روایت میں یوں ہے اس کو سخت آشوب چشم ہوا اس کی آنکھ جانے کا ڈر ہو گیا ابن حزم کی روایت میں یوں ہے میں ڈرتا ہوں کہ اس کی آنکھ نہ چلی جائے آپؐ نے فرمایا پھوٹ جانے دو مگر سرمہ نہیں لگا سکتی اہلحدیث اور امام مالک نے اسی کو اختیار کیا ہے کہ سوگ والی عورت ضرورت سے بھی سرمہ نہیں لگا سکتی لیکن شافعیہ نے ضرورت سے رات کو لگانا جائز رکھا ہے میں کہتا ہوں آشوب چشم ہو تو سرمہ کی کیا ضرورت ہے اور بہت سی دوائیں ہیں مثلاً ایلوا پھٹکری رسوت وغیرہ

---

۲۵۳ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ: حَدَّثَنَا بِشْرٌ: حَدَّثَنَا سَلَمَةُ بْنُ عَلْقَمَةَ، عَنْ مُحَمَّدِ ابْنِ سِيرِينَ: قَالَتْ أُمُّ عَطِيَّةَ: نُهِينَا أَنْ نُحِدَّ أَكْثَرَ مِنْ ثَلاَثٍ إِلاَّ بِزَوْجٍ۔

ہم سے مسدد بن مسرہد نے بیان کیا کہا ہم سے بشر بن مفضل نے کہا ہم سے سلمہ بن علقمہ نے انہوں نے محمد بن سیرین سے کہ ام عطیہ (نسیبہ) نے کہا ہم کو تین دن سے زیادہ کسی میت پر سوگ کرنا منع ہوا خاوند کے سوا ف۱

ف۱ خاوند پر چار مہینے دس دن سوگ کرنے کا حکم ہوا کیوں کہ خاوند عورت کے لیے بڑی نعمت ہے تو اس کے جدا ہونے پر اللہ تعالیٰ نے اتنی مدت تک رنج کرنا جائز رکھا ہمارے زمانے میں جاہل مسلمانوں نے اپنی شادی بھی سوگ کی طرح کرلی ہے سوگ اس وقت ہوتا ہے جب خاوند مر جاتا ہے اور شادی میں گویا دلہن کو مارنے کی فکر کرتے ہیں اول سے مسلمان لڑکیاں بوجہ رسمی پردے کے بے چاریاں ضعیف و ناتواں رہتی ہیں اور دائم المرض بھی - اوپر سے شادی کی رسمیں اور ان کا علاج کر دیتی ہیں بیچاری غریب اور واجب الرحم لڑکی کو ایک کوٹھری میں بند کر دیتے ہیں پیشاب پاخانہ کو بھی بڑی مشکل سے اوڑھے لپیٹے قدم قدم پہ گرتی ہوئی ٹھوکر بن کھائی ہوئی جاتی ہے اگر قسمت سے یہ مصیبت جھیل گئی اور جان بچ گئی تو آگے چل

کر بیمار بنانے کی اور فکریں کی جاتی ہیں مثلاً ہاتھ پاؤں سارے بدن پر مہندی لتھیڑنا ہلدی لگانا سر سے پاؤں تک عطر میں غرق ہونا پھولوں کے زیور پہنانا بھاری بھاری کپڑوں کا بدن پر لاد دنا ایسا سونا پہنانا جس سے کان کٹ جائیں۔ غرض کیا کیا رسمیں اور خرابیاں کہ پناہ بخدا شاذونادر ہی کوئی مسلمان دلہن شادی کے بعد تندرست ہے ورنہ بخار یا دق یا کھانسی یا زکام میں تو ضرور مبتلا ہوتی ہے لاحول ولا قوۃ الا باللہ

بَابُ الْقُسْطِ لِلْحَادَّةِ عِنْدَ الطُّهْرِ

باب سوگ والی عورت کو حیض سے پاک ہوتے وقت عود کا استعمال درست ہے (یعنی شرمگاہ پر بدبو دور کرنے کیلئے)

٢٥٤ - حَدَّثَنِي عَبْدُ اللهِ بْنُ عَبْدِ الْوَهَّابِ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ، عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ حَفْصَةَ، عَنْ أُمِّ عَطِيَّةَ قَالَتْ: كُنَّا نُنْهَى أَنْ نُحِدَّ عَلَى مَيِّتٍ فَوْقَ ثَلَاثٍ إِلَّا عَلَى زَوْجٍ أَرْبَعَةَ أَشْهُرٍ وَعَشْرًا، وَلَا نَكْتَحِلُ وَلَا نَطَّيَّبُ وَلَا نَلْبَسُ ثَوْبًا مَصْبُوغًا إِلَّا ثَوْبَ عَصْبٍ، وَقَدْ رُخِّصَ لَنَا عِنْدَ الطُّهْرِ إِذَا اغْتَسَلَتْ إِحْدَانَا مِنْ مَحِيضِهَا فِي نُبْذَةٍ مِنْ كُسْتِ أَظْفَارٍ، وَكُنَّا نُنْهَى عَنِ اتِّبَاعِ الْجَنَائِزِ، قَالَ أَبُو عَبْدِ اللهِ: الْقُسْطُ وَالْكُسْتُ مِثْلُ الْكَافُورِ وَالْقَافُورِ، نُبْذَةٌ: قِطْعَةٌ.

مجھ سے عبداللہ بن عبدالوہاب نے بیان کیا کہا ہم سے حماد بن زید نے انہوں نے ایوب سختیانی سے انہوں نے حفصہ بنت سیرین سے انہوں نے ام عطیہؓ سے انہوں نے کہا ہم کو کسی میت پر تین دن سے زیادہ سوگ کرنا منع ہوا تھا۔ مگر خاوند پر چار مہینے دس دن تک سوگ کرنے کا حکم ہوا) اور سوگ میں یہ حکم ہوا کہ سرمہ نہ لگائیں نہ خوشبو نہ رنگین کپڑے پہنیں ہاں یمن کا کپڑا رنگین پہن سکتے ہیں (جو دھاری دار ہوتا ہے) اور حیض سے پاک ہوتے وقت یہ اجازت ملی کہ غسل کے بعد ظفار کا کچھ عود استعمال کریں اور جنازے کے ساتھ جانا بھی ہم عورتوں کو منع ہوا امام بخاری نے کہا کست اور قسط دونوں کہتے ہیں (عود کو) جیسے کافور اور قافور۔

ف تو کاف قاف سے اور تا طا سے بدل جاتی ہے۔ ت ظفار ایک مقام ہے عدن کے ساحل پر۔

بَابٌ: تَلْبَسُ الْحَادَّةُ ثِيَابَ الْعَصْبِ

باب سوگ والی عورت یمن کے دھاری دار کپڑے پہن سکتی ہے۔

٢٥٥ - حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ دُكَيْنٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ السَّلَامِ بْنُ حَرْبٍ، عَنْ هِشَامٍ، عَنْ حَفْصَةَ، عَنْ أُمِّ عَطِيَّةَ

ہم سے فضل بن دکین نے بیان کیا کہا ہم سے عبدالسلام بن حرب نے انہوں نے ہشام بن حسان سے انہوں نے حفصہ بنت سیرین سے انہوں نے ام عطیہ سے انہوں نے کہا آنحضرت

قَالَتْ، قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا يَحِلُّ لِامْرَأَةٍ تُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ أَنْ تُحِدَّ فَوْقَ ثَلَاثٍ إِلَّا عَلَى زَوْجٍ فَإِنَّهَا لَا تَكْتَحِلُ وَلَا تَلْبَسُ ثَوْبًا مَصْبُوغًا إِلَّا ثَوْبَ عَصْبٍ، وَقَالَ الْأَنْصَارِيُّ: حَدَّثَنَا هِشَامٌ، حَدَّثَنَا حَفْصَةُ: حَدَّثَتْنِي أُمُّ عَطِيَّةَ: نَهَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: وَلَا تَمَسَّ طِيبًا إِلَّا أَدْنَى طُهْرِهَا إِذَا طَهُرَتْ نُبْذَةً مِنْ قُسْطٍ وَأَظْفَارٍ، قَالَ أَبُو عَبْدِ اللّٰهِ: الْقُسْطُ وَالْكُسْتُ مِثْلُ الْكَافُورِ وَالْقَافُورِ۔

صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو عورت اللہ تعالیٰ اور قیامت پر ایمان رکھتی ہے اس کو خاوند کے سوا اور کسی میت پر تین دن سے زیادہ سوگ کرنا روا نہیں اور سوگ والی عورت سرمہ لگائے نہ رنگین کپڑا پہنے مگر یمن کا دھاری دار کپڑا پہن سکتی ہے ف اور محمد بن عبداللہ انصاری نے (امام بخاری کے شیخ) کہا (اس کو امام بیہقی نے وصل کیا) ہم سے ہشام (ابن حسان یا دستوائی) نے بیان کیا کہا ہم سے حفصہ بنت سیرین نے کہا مجھ سے ام عطیہ نے بیان کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ف۲ منع کیا اور سوگ میں فرمایا کہ عورت خوشبو نہ لگائے مگر حیض سے پاک ہوتے وقت جب حیض سے پاک ہو تو تھوڑا سا عود یا اظفار ف۳ استعمال کر سکتی ہے۔

ف حدیث میں تو ثوب عصب ہے عصب اس لیے کہتے ہیں کہ اس کا سوت باندھ کر رنگا جاتا ہے پھر بنایا جاتا ہے تو بندھا مقام سفید رہتا ہے باقی رنگین نکلتا ہے اسی کپڑے پر اس چھینٹ کا بھی قیاس کر سکتے ہیں جن کا پختہ ہوتا ہے اور سوسی وغیرہ کا ف۲ کسی میت پر خاوند کے سوا تین دن سے زیادہ سوگ کرنے سے ف۳ ایک قسم کی خوشبو ہے۔

بَابٌ- وَالَّذِينَ يُتَوَفَّوْنَ مِنْكُمْ وَيَذَرُونَ أَزْوَاجًا- إِلَى قَوْلِهِ- خَبِيرٌ۔

باب (سورۂ بقرہ میں) والذین یتوفون منکم ویذرون ازواجا یتربصن بانفسھن اخیر آیت تک کا یعنی وفات کی عدت کا بیان)

۲۵۶- حَدَّثَنِي إِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ: أَخْبَرَنَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ: حَدَّثَنَا شِبْلٌ، عَنِ ابْنِ أَبِي نَجِيحٍ، عَنْ مُجَاهِدٍ- وَالَّذِينَ يُتَوَفَّوْنَ مِنْكُمْ وَيَذَرُونَ أَزْوَاجًا- قَالَ: كَانَتْ هَذِهِ الْعِدَّةُ تَعْتَدُّ عِنْدَ أَهْلِ زَوْجِهَا وَاجِبًا، فَأَنْزَلَ اللّٰهُ- وَالَّذِينَ يُتَوَفَّوْنَ مِنْكُمْ وَيَذَرُونَ أَزْوَاجًا وَصِيَّةً لِأَزْوَاجِهِمْ مَتَاعًا إِلَى الْحَوْلِ

مجھ سے اسحاق بن منصور نے بیان کیا کہا ہم کو روح بن عبادہ نے خبر دی کہا ہم سے شبل بن عباد نے انہوں نے ابن ابی نجیح سے انہوں نے مجاہد سے انہوں نے کہا والذین یتوفون منکم ویذرون ازواجا اس آیت میں وفات کی عدت کا بیان ہے یہ عدت عورت کو خاوند کے گھر والوں پاس کرنا واجب ہے اس کے بعد اللہ تعالیٰ نے یہ آیت اتاری والذین یتوفون منکم ویذرون ازواجا وصیۃ لازواجھم متاعا الی الحول غیر اخراج فان

غَيْرَ إِخْرَاجٍ فَإِنْ خَرَجْنَ فَلَا جُنَاحَ
عَلَيْكُمْ فِيمَا فَعَلْنَ فِي أَنْفُسِهِنَّ مِنْ
مَعْرُوفٍ۔ قَالَ: جَعَلَ اللّٰهُ لَهَا تَمَامَ
السَّنَةِ سَبْعَةَ أَشْهُرٍ وَعِشْرِينَ لَيْلَةً
وَصِيَّةً، إِنْ شَاءَتْ سَكَنَتْ فِي وَصِيَّتِهَا
وَإِنْ شَاءَتْ خَرَجَتْ، وَهُوَ قَوْلُ اللّٰهِ
تَعَالَى۔ غَيْرَ إِخْرَاجٍ، فَإِنْ خَرَجْنَ فَلَا
جُنَاحَ عَلَيْكُمْ۔ فَالْعِدَّةُ كَمَا هِيَ وَاجِبٌ
عَلَيْهَا، زَعَمَ ذَلِكَ عَنْ مُجَاهِدٍ، وَقَالَ
عَطَاءٌ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ نَسَخَتْ هَذِهِ
الآيَةُ عِدَّتَهَا عِنْدَ أَهْلِهَا فَتَعْتَدُّ حَيْثُ
شَاءَتْ، وَقَوْلُ اللّٰهِ تَعَالَى۔ غَيْرَ إِخْرَاجٍ۔
وَقَالَ عَطَاءٌ: إِنْ شَاءَتِ اعْتَدَّتْ عِنْدَ
أَهْلِهَا وَسَكَنَتْ فِي وَصِيَّتِهَا، وَإِنْ شَاءَتْ
خَرَجَتْ لِقَوْلِ اللّٰهِ۔ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ
فِيمَا فَعَلْنَ فِي أَنْفُسِهِنَّ۔ قَالَ عَطَاءٌ:
ثُمَّ جَاءَ الْمِيرَاثُ فَنَسَخَ السُّكْنَى فَتَعْتَدُّ
حَيْثُ شَاءَتْ وَلَا سُكْنَى لَهَا۔

خرجن فلا جناح عیکم فیما فعلن فی
انفسھن من معروف اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے سات
مہینے بیس دن بڑھا کر سال پورا کر دیا یعنی خاوند کے مرنے کے
بعد ایک سال تک عورت کو اختیار ہے چاہے وصیت کے
مطابق ایک سال تک خاوند کے گھر والوں پاس رہے چاہے
وہاں سے ف۱ نکل جائے غیر اخراج کا یہی مطلب ہے کہ
خاوند کے عزیزوں کو عورت کا نکال دینا درست نہیں ف۲
اگر وہ خود نکل جائے تو خاوند کے لوگوں پر کچھ گناہ نہ ہو
گا تو چار مہینے دس دن تک تو سسرال میں عدت کرنا واجب
ہے ۔ اور باقی سات مہینے بیس دن عورت کا اختیار
ہے یہ ابن ابی نجیح نے مجاہد سے نقل کیا ف۳ اور عطاء ابن
ابی رباح نے کہا ابن عباس نے کہا اس آیت نے ف۴ اس
عدت کو منسوخ کر دیا جس کا ذکر متاعًا الی الحول غیر اخراج کی
آیت میں ہے اب اس عورت کو اختیار مل گیا ہے جہاں چاہے،
وہاں عدت کرے ف۵ اور یہ قول غیر اخراج بھی منسوخ ہو
گیا ہے عطاء نے یہ بھی کہا عورت کو اختیار ہے چاہے خاوند
کے گھر میں عدت کرے جیسے اس نے وصیت کی ہو خواہ
وہاں سے نکل جائے اور کہیں عدت کرے ف۶ کیوں کہ اللہ
تعالیٰ نے فرمایا اگر عورتیں دستور کے موافق اپنے فائدے کی
کوئی بات کریں ف۷ تو خاوند کے وارثو! تم پر کوئی گناہ نہ
ہو گا عطاء نے کہا اس کے بعد پھر میراث کی آیت اتری
اس میں بھی خاوند کے گھر میں خواہ مخواہ رہنے کو منسوخ کر دیا
ف۸ اب عورت وفات کی عدت جہاں چاہے وہاں کرے
ف۹ اور ایسی عورت کے مسکن کا خرچ عدت تک خاوند پر
لازم نہ ہو گا۔

ف۱ چار مہینے دس دن پورے کرے ف۲ جب تک ایک سال پورا نہ ہو ف۳ اگر عورت سات مہینے بیس دن اور یعنی ایک سال پورا
ہونے تک اپنے سسرال میں رہنا چاہے تو سسرال والے اس کو نکال نہیں سکتے غیر اخراج کا یہی مطلب ہے یہ مذہب خاص

مجاہد کا ہے انہوں نے یہ خیال کیا کہ ایک سال کی عدت کا حکم بعد میں اترا ہے اور چار مہینے دس دن کا پہلے اور یہ تو ہو نہیں سکتا کہ ناسخ منسوخ سے پہلے اترے اس لیے انہوں نے دونوں آیتوں میں یوں جمع کیا باقی تمام مفسرین کا یہ قول ہے کہ ایک سال کی عدت کی آیت منسوخ ہے اور چار مہینے دس دن کی آیت اس کی ناسخ ہے اور پہلے ایک سال کی عدت کا حکم ہوا تھا پھر اللہ تعالیٰ نے اس کو کم کر کے چار مہینے دس دن رکھے اور دوسری آیت آتاری ف۴ یعنی اربعۃ اشہر وعشرا کی آیت سے ف۵ خواہ سسرال میں خواہ میکے میں ف۶ کیونکہ وفات اسی طرح تین طلاق کے بعد خاوند کے گھر پر رہنے کی کوئی ضرورت نہیں خاوند کے گھر میں عدت کرنا اسی وقت عورت پر واجب ہے جب طلاق رجعی ہو کیوں کہ خاوند کے رجوع کرنے کی امید ہوتی ہے ف۷ تمہارے گھر سے نکل جائیں ف۸ یعنی اس آیت فان خرجن فلا جناح علیکم ف۹ خواہ سسرال میں رہے خواہ میکے میں چلی جاوے۔

۲۵۷۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ، عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي بَكْرِ بْنِ عَمْرِو بْنِ حَزْمٍ: حَدَّثَنِي حُمَيْدُ بْنُ نَافِعٍ، عَنْ زَيْنَبَ ابْنَةِ أُمِّ سَلَمَةَ، عَنْ أُمِّ حَبِيبَةَ ابْنَةِ أَبِي سُفْيَانَ: لَمَّا جَاءَهَا نَعْيُ أَبِيهَا دَعَتْ بِطِيبٍ فَمَسَحَتْ ذِرَاعَيْهَا وَقَالَتْ: مَا لِي بِالطِّيبِ مِنْ حَاجَةٍ، لَوْلَا أَنِّي سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: لَا يَحِلُّ لِامْرَأَةٍ تُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ تُحِدُّ عَلَى مَيِّتٍ فَوْقَ ثَلَاثٍ، إِلَّا عَلَى زَوْجٍ أَرْبَعَةَ أَشْهُرٍ وَعَشْرًا۔

ہم سے محمد بن کثیر نے بیان کیا انہوں نے سفیان ثوری سے انہوں نے عبداللہ بن ابی بکر بن عمرو بن حزم سے کہا مجھ سے حمید ابن نافع نے بیان کیا انہوں نے زینب بنت ام سلمہؓ سے انہوں نے ام المومنین ام حبیبہ بنت ابی سفیان سے ان کو جب ان کے والد (ابوسفیانؓ) کی موت کی خبر آئی کیا کیا خوشبو منگا کر اپنی باہوں پر لگائی پھر کہنے لگیں میں خوشبو لگا کر کیا کروں گی میں تو کبھی نہ لگاتی اگر میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ نہ سنا ہوتا آپ فرماتے تھے جو عورت اللہ تعالیٰ اور قیامت پر ایمان رکھتی ہو اس کو کسی میت پر تین دن سے زیادہ سوگ نہ کرنا چاہیے البتہ خاوند پر چار مہینے دس دن تک سوگ کرے

بَابُ مَهْرِ الْبَغِيِّ وَالنِّكَاحِ الْفَاسِدِ

وَقَالَ الْحَسَنُ: إِذَا تَزَوَّجَ مُحَرَّمَةً وَهُوَ لَا يَشْعُرُ فُرِّقَ بَيْنَهُمَا وَلَهَا مَا أَخَذَتْ، وَلَيْسَ لَهَا غَيْرُهُ، ثُمَّ قَالَ بَعْدُ: لَهَا صَدَاقُهَا۔

باب رنڈی کی خرچی اور نکاح فاسد کا بیان

اور امام حسن بصری نے کہا ف۱ اگر نہ جان کر کسی شخص نے اس عورت سے نکاح کر لیا جو محرم ہے ف۲ تو اس عورت کو خاوند سے جدا کر دیں گے ف۳ اگر عورت مہر میں سے کچھ لے چکی ہے تو بس وہی اس کو ملے گا پھر اسکے بعد امام حسن بصری یوں کہنے لگے اس کو مہر مثل ملے گا۔ ف۴

ف اسکو ابن ابی شیبہ نے وصل کیا ف۲ یعنی جس سے نکاح حرام ہے جیسے ماں بہن وغیرہ، حافظ نے کہا اگر عمداً کوئی محرم عورت مثلاً ماں بہن بیٹی وغیرہ سے اس کو حرام جان کر نکاح کرے تو اس پر حد پڑے گی ائمہ ثلاثہ اور اہل حدیث کا یہی قول ہے اور امام ابوحنیفہ نے ایک عجیب بات کہی ہے کہ محرم عورت سے نکاح کرنے سے حد ساقط ہو جائیگی۔ ف۳ کیونکہ نکاح صحیح نہیں ہوا ف۴ یہی اکثر علماء کا قول ہے بعضوں نے کہا جو مہر ٹھہرایا تھا وہی ملے گا۔

۲۵۸- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنْ أَبِي مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: نَهَى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ ثَمَنِ الْكَلْبِ، وَحُلْوَانِ الْكَاهِنِ وَمَهْرِ الْبَغِيِّ۔

ہم سے علی بن عبداللہ مدینی نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان بن عیینہ نے انہوں نے زہری سے انہوں نے ابوبکر بن عبدالرحمن سے انہوں نے ابومسعود انصاری سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے تین کمائیوں سے منع فرمایا کتے کی قیمت اور نجومی (پنڈت) کی شیرینی ف۱ اور رنڈی فاحشہ کی خرچی سے ف۲

ف۱ جو غیب کی بات بناکر کمائے ف۲ یہ سب کمائیاں حرام ہیں بعضوں نے شکاری کتے کی بیع درست رکھی ہے اب جو مولوی مشائخ رنڈیوں کی دعوتیں کھاتے ہیں یا فال تعویذ گنڈے کرکے رنڈیوں سے پیسہ لیتے ہیں وہ مولوی مشائخ کاہے کو ہیں اچھے خاصے حرام خور ہیں۔

۲۵۹- حَدَّثَنَا آدَمُ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ: حَدَّثَنَا عَوْنُ بْنُ أَبِي جُحَيْفَةَ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ: لَعَنَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْوَاشِمَةَ وَالْمُسْتَوْشِمَةَ، وَآكِلَ الرِّبَا وَمُوكِلَهُ، وَنَهَى عَنْ ثَمَنِ الْكَلْبِ، وَكَسْبِ الْبَغِيِّ، وَلَعَنَ الْمُصَوِّرِينَ۔

ہم سے آدم بن ابی ایاس نے بیان کیا کہا ہم سے شعبہ بن حجاج نے کہا ہم سے عون بن ابی جحیفہ نے انہوں نے اپنے والد ابوجحیفہ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے گودنے والی اور گدانے والی عورت پر اور سود خور پر اور سود کھلانے والے پر لعنت کی اور کتے کی قیمت اور چھنال کی خرچی سے منع فرمایا اور تصویر بنانے والے پر بھی لعنت کی

۲۶۰- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْجَعْدِ: أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جُحَادَةَ، عَنْ أَبِي حَازِمٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ: نَهَى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ كَسْبِ الْإِمَاءِ۔

ہم سے علی بن جعد نے بیان کیا کہا ہم سے شعبہ نے انہوں نے محمد بن جحادہ سے انہوں نے ابو حازم (سلمان اشجعی) سے انہوں نے ابوہریرہ رضہ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے لونڈیوں کی حرام کی کمائی سے (مثلاً زنا کراکر) منع فرمایا

بَابُ الْمَهْرِ لِلْمَدْخُولِ عَلَيْهَا، وَكَيْفَ الدُّخُولُ؟ أَوْ طَلَّقَهَا قَبْلَ الدُّخُولِ وَالْمَسِيسِ۔

باب جس عورت سے صحبت کی اس کا پورا مہر واجب ہو جانا اور صحبت کے کیا معنی ہیں ف اور دخول اور مساس سے پہلے طلاق دینے کا حکم۔

ف جماع کرنا یا خلوت ہو جانا امام ابوحنیفہ امام احمد اور اوزاعی اور اہل کوفہ کا یہ مذہب ہے کہ جب مرد عورت میں خلوت ہو جائے دروازہ بند کر دے پردہ ڈال لے تو بس پورا مہر واجب ہو گیا اگر مرد اور عورت میں کوئی جماع کا مانع نہ ہو مثلاً بیماری یا روزہ یا حیض وغیرہ اور امام شافعی کا یہ قول ہے کہ پورا مہر جب ہی واجب ہو گا جب جماع کرے۔

---

٢٦١ - حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ زُرَارَةَ: أَخْبَرَنَا إِسْمَاعِيلُ، عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ قَالَ: قُلْتُ: لِابْنِ عُمَرَ: رَجُلٌ قَذَفَ امْرَأَتَهُ؟ فَقَالَ: فَرَّقَ نَبِيُّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ أَخَوَيْ بَنِي الْعَجْلَانِ، وَقَالَ: اللَّهُ يَعْلَمُ أَنَّ أَحَدَكُمَا كَاذِبٌ، فَهَلْ مِنْكُمَا تَائِبٌ؟ فَأَبَيَا، فَقَالَ: اللَّهُ يَعْلَمُ أَنَّ أَحَدَكُمَا كَاذِبٌ، فَهَلْ مِنْكُمَا تَائِبٌ؟ فَأَبَيَا، فَفَرَّقَ بَيْنَهُمَا، قَالَ أَيُّوبُ: فَقَالَ لِي عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ: فِي الْحَدِيثِ شَيْءٌ لَا أَرَاكَ تُحَدِّثُهُ، قَالَ: قَالَ الرَّجُلُ: مَالِي، قَالَ: لَا مَالَ لَكَ، إِنْ كُنْتَ صَادِقًا فَقَدْ دَخَلْتَ بِهَا، وَإِنْ كُنْتَ كَاذِبًا فَهُوَ أَبْعَدُ مِنْكَ۔

ہم سے عمرو بن زرارہ نے بیان کیا کہا ہم کو اسمٰعیل بن علیہ نے خبر دی انہوں نے ایوب سختیانی سے انھوں نے سعید بن جبیر سے انہوں نے کہا میں نے ابن عمر سے یہ مسئلہ پوچھا اگر کسی مرد نے اپنی جورو پر زنا کا الزام لگایا تو کیا حکم ہے؟) انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بنی عجلان کے مرد جورو کو علیحدہ کر دیا اور فرمایا اللہ خوب جانتا ہے جو تم دونوں میں جھوٹا ہے پھر کوئی تم میں سے (جو جھوٹا ہے) وہ توبہ کرتا ہے لیکن دونوں نے (توبہ سے) انکار کیا اور فرمایا اللہ خوب جانتا ہے جو تم دونوں میں سے جھوٹا ہے وہ توبہ کرتا ہے یا نہیں لیکن دونوں نے (توبہ سے) انکار کیا ف آخر آپ نے ان دونوں کو جدا کر دیا ایوب سختیانی کہتے ہیں عمرو بن دینار نے مجھ سے کہا میں دیکھتا ہوں تم نے ایک بات اس حدیث میں چھوڑ دی وہ یہ ہے کہ مرد ف۲ کہنے لگا اب میرا مال ف۳ مجھ کو واپس کرا دیجیے آپ نے فرمایا تیرا مال اب تجھ کو واپس کیوں کر ملیگا ف۴ یا تو تو سچا ہے (عورت نے بدکاری کی ہے) جب بھی تو اس عورت پر داخل ہو چکا ہے ف۵ اگر جھوٹا ہے تب تو تجھ کو بطریق اولی کچھ نہ ملنا چاہیے ف۶

ف کہنے لگے ہم سچے ہیں ف۲ جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جورو مرد میں جدائی کر دی ف۳ جو عورت کو میں نے مہر میں دیا

ہے ف۴ دو حال سے خالی نہیں ف۵ یعنی اس عورت سے خلوت کر چکا ہے یہیں سے باب کا پہلا مطلب نکلتا ہے مگر مخالفین یہ کہتے ہیں دخلت بہا سے یہاں جماع مراد ہے کیوں کہ دوسری روایت میں بما استحللت من فرجها ہے اور باب کا دوسرا مطلب حدیث کے مفہوم سے نکلا یعنی اگر وہ مرد اس عورت سے صحبت نہ کر چکا ہوتا تو بیشک اگر اس نے سارا مہر ادا کر دیا ہوتا تو اس کو اس میں سے کچھ یعنی نصف واپس ملتا۔ ف۶ کیوں کہ تو نے اس عورت سے صحبت بھی کی پھر اس کو بدنام بھی کیا۔

بَابُ الْمُتْعَةِ لِلَّتِي لَمْ يُفْرَضْ لَهَا لِقَوْلِهِ تَعَالَى۔ لَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ إِنْ طَلَّقْتُمُ النِّسَاءَ مَا لَمْ تَمَسُّوهُنَّ أَوْ تَفْرِضُوا لَهُنَّ فَرِيضَةً۔ إِلَى قَوْلِهِ بَصِيرٌ۔ وَقَوْلِهِ۔ وَلِلْمُطَلَّقَاتِ مَتَاعٌ بِالْمَعْرُوفِ حَقًّا عَلَى الْمُتَّقِينَ كَذَلِكَ يُبَيِّنُ اللَّهُ لَكُمْ آيَاتِهِ لَعَلَّكُمْ تَعْقِلُونَ۔ وَلَمْ يَذْكُرِ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْمُلَاعَنَةِ مُتْعَةً حِينَ طَلَّقَهَا زَوْجُهَا

باب عورت کو متعہ واجب اس کا مہر نہ ٹھہرا ہو

ف۱ کیوں کہ اللہ تعالیٰ نے (سورۂ بقرہ میں) فرمایا تم پر کچھ گناہ نہیں اگر تم عورتوں کو صحبت سے پہلے اور مہر مقرر کرنے سے پہلے طلاق دے دو تو ان کو کچھ فائدہ پہنچاؤ (متعہ دو) مالدار اپنی مقدور کے موافق اور تنگ دست اپنی مقدور کے موافق دے اخیر آیت ان اللہ بما تعملون بصیر ف۲ تک اور اللہ تعالیٰ نے (اسی سورت میں) فرمایا طلاق والی عورت کے لیے دستور کے موافق دینا پرہیزگاروں پر لازم ہے ف۳ اور لعان میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے متعہ کا ذکر نہیں کیا جب مرد طلاق دے (تو لعان کرنے والی عورت کو متعہ دینا ضرور نہیں)

ف۱ سلوک کے طور پر کچھ دینا کپڑا یا زیور یا نقد ف۲ اور صحبت سے پہلے طلاق دے دی ف۳ اس متعہ میں علماء کا اختلاف ہے حنفیہ اور عطاء اور شعبی اور نخعی کا یہ قول ہے کہ یہ متعہ اس عورت کے لیے واجب ہے جس کا مہر مقرر نہ ہوا اور صحبت سے پہلے اس کو طلاق دے دیا جائے بعضوں نے کہا کسی کے لیے متعہ واجب نہیں امام مالک سے یہی منقول ہے امام بخاری کا میلان دوسرے قول کی طرف معلوم ہوتا ہے ف۴ یہ متعہ مہر کے سوا ہے اس کا کوئی انداز مقرر نہیں ہے جتنا ہو سکے دے سکتے ہیں بعض نے ۲۰ درہم کی مالیت کم سے کم دے اور نصف مہر سے زیادہ نہ دے امام حسن نے دس ہزار درہم متعہ میں دئے۔

۲۶۲۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ عَمْرٍو، عَنْ سَعِيدِ ابْنِ جُبَيْرٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِلْمُتَلَاعِنَيْنِ: حِسَابُكُمَا عَلَى اللَّهِ، أَحَدُكُمَا كَاذِبٌ،

ہم سے قتیبہ بن سعید نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان بن عیینہ نے انہوں نے عمرو بن دینار سے انہوں نے سعید بن جبیر سے انہوں نے ابن عمرؓ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے لعان کرنے والے مرد اور عورت سے فرمایا اب اللہ تم سے حساب لے گا ف مرد سے فرمایا اب عورت سے تیرا کوئی تعلق باقی نہیں رہا

لَا سَبِيلَ لَكَ عَلَيْهَا، قَالَ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ، مَالِي، قَالَ: لَا مَالَ لَكَ، إِنْ كُنْتَ صَدَقْتَ عَلَيْهَا فَهُوَ بِمَا اسْتَحْلَلْتَ مِنْ فَرْجِهَا، وَإِنْ كُنْتَ كَاذِبًا فَذَاكَ أَبْعَدُ وَأَبْعَدُ لَكَ مِنْهَا۔

وہ کہنے لگا یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پھر میرا مال کہاں گیا آپ نے فرمایا اب مال کیسے ملے گا اگر تو سچا ہے تو مال اس کے بدلے میں گیا جو تو نے عورت کی شرمگاہ سے فائدہ اٹھایا اور اگر جھوٹا ہے جب تو اور زیادہ تجھ کو کچھ نہ ملنا چاہیے۔

ف جو جھوٹا ہے اس کو سزا دے گا۔





بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

شروع اللہ کے نام سے جو نہایت مہربان ہے رحم والا

كِتَابُ النَّفَقَاتِ

کتاب نفقہ (جورو بچوں کو خرچ دینے کے بیان میں)

وَفَضْلِ النَّفَقَةِ عَلَى الأَهْلِ، وَقَوْلِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ. ﴿وَيَسْأَلُونَكَ مَاذَا يُنْفِقُونَ قُلِ الْعَفْوَ كَذَلِكَ يُبَيِّنُ اللَّهُ لَكُمُ الآيَاتِ لَعَلَّكُمْ تَتَفَكَّرُونَ فِي الدُّنْيَا وَالآخِرَةِ﴾ وَقَالَ الْحَسَنُ: الْعَفْوُ: الْفَضْلُ.

جورو بچوں پر خرچ کرنے کی فضیلت اور اللہ تعالیٰ نے (سورۂ بقرہ میں) فرمایا اے پیغمبر تجھ سے پوچھتے ہیں کیا خرچ کریں کہدے ف۱ جو بچ رہے اللہ اسی طرح اپنے حکم تم سے بیان کرتا ہے اسی لیے کہ تم دنیا اور آخرت دونوں کے کاموں کی فکر کرو ف۲ اور امام حسن بصری نے کہا (اس آیت میں) عفو سے وہ مال مراد ہے (جو اپنے ضروری خرچ کے بعد) بچ رہے ف۳

ف۱ جورو بال بچوں کے خرچ سے ف۲ دونوں کی اصلاح کرو سبحان اللہ ہمارا دین عجیب جامع اور فضیلت والا دین ہے جس میں دنیا اور آخرت دونوں کی تکمیل کا حکم ہے جورو بچوں اور عزیزوں کو کھلانا پلانا آپ کھانا پینا یہ دنیا کا دھندا ہے اس کے بعد جو مال بچ رہے اس سے آخرت کی تکمیل کرو یعنی اللہ تعالیٰ کی راہ میں دو افسوس کہ جس دین میں دنیا اور آخرت دونوں کی اصلاح کا حکم ہے وہ دین والے تو خراب ہو جائیں نہ دنیا درست رکھیں اور نہ دین اور جن دینوں میں دنیا کی ذرا سی اصلاح کا ذرا بھی حکم نہ تھا نری فقری اور درویشی تھی وہ دین والے ساری دنیا کے حاکم بن جائیں ہمارے زمانے میں بعضے مسلمانوں سے کہو بھائیو زراعت اور تجارت اور صنعت و حرفت اور تحصیل علوم اور کمالات اور ہنر میں ترقی کرو تو وہ کیا جواب دیتے ہیں اجی یہ دنیا کے دھندے ہیں مسلمان کو آخرت کی فکر کرنا چاہیئے ارے بے وقوفو ہمارے دین میں تو دونوں کی اصلاح کا برابر حکم ہے اللہ تعالیٰ نے فرمایا لعلکم تتفکرون فی الدنیا والاٰخرۃ لطف یہ ہے کہ ایدی مسلمان محنت سے دل چرا کر گویا یوں ٹالتے ہیں کہ ہم کو آخرت کی فکر کرنا چاہیئے اور ان ایدیوں سے آخرت کی فکر بھی ذرا نہیں ہوتی ان مسلمانوں نے آخرت کو بھی برباد کر رکھا ہے دیکھو جہاں جہاں نصاریٰ کی حکومت ہے انہوں نے اپنے دین کا بھی کیسا عمدہ انتظام کر رکھا ہے یہ ممکن نہیں کہ ایک جاہل ناخواندہ شخص ان کے چرچ میں لوگوں کی امامت کرے مگر مسلمانوں میں ماشاء اللہ جیسے دنیا خراب ہے دین اس سے بھی زیادہ خراب ہے مسلمانی حکومتوں میں نہ نماز کا بند و بست ہے نہ روزے کا مسلمان بادشاہ اور رئیس عید یا جمعہ تک کی نماز کے لیے مسجد میں نہیں آتے قاضی اور مہتمم اور پیش امام وہ لوگ کیئے جاتے ہیں جو الف کا نام بھالا نہیں جانتے مسجدوں میں عالموں کے موجود ہوتے ہوئے جاہل امام بن جاتے ہیں جو اپنی بھی نماز خراب کرتے ہیں اور دوسروں کی بھی کیا آخرت کی یہی

اصلاح ہے مسلمانو! تمہارے لیے ڈوب مرنے کا مقام ہے نہ دین درست رہا اور نہ دنیا ملی خسر الدنیا والآخرۃ اس پر یہ دعویٰ کہ ہمارے برابر دنیا میں کوئی عقلمند نہیں کیا زیب دیتا ہے ف۳ اس کو عبد بن حمید اور عبداللہ بن احمد نے وصل کیا۔

---

۲۶۳ - حَدَّثَنَا آدَمُ بْنُ أَبِي إِيَاسٍ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ عَدِيِّ بْنِ ثَابِتٍ، قَالَ: سَمِعْتُ عَبْدَ اللهِ بْنَ يَزِيدَ الأَنْصَارِيَّ، عَنْ أَبِي مَسْعُودٍ الأَنْصَارِيِّ: فَقُلْتُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؟ فَقَالَ: عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: إِذَا أَنْفَقَ الْمُسْلِمُ نَفَقَةً عَلَى أَهْلِهِ وَهُوَ يَحْتَسِبُهَا كَانَتْ لَهُ صَدَقَةً۔

ہم سے آدم بن ابی ایاس نے بیان کیا کہا ہم سے شعبہ نے انہوں نے عدی بن ثابت سے کہا میں نے عبداللہ بن یزید انصاری سے سنا انہوں نے ابومسعود انصاری سے (شعبہ یا عبداللہ بن یزید نے کہا) تم اس حدیث کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہو؟ ابومسعود نے کہا ہاں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا جب مسلمان آدمی اپنی جورو بال بچوں پر اللہ کا حکم ادا کرنے کی نیت سے خرچ کرے تو اس میں اس کو صدقے کا ثواب ملے گا

---

۲۶۴ - حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ قَالَ: حَدَّثَنِي مَالِكٌ، عَنْ أَبِي الزِّنَادِ، عَنِ الأَعْرَجِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: قَالَ اللهُ: أَنْفِقْ يَا ابْنَ آدَمَ أُنْفِقْ عَلَيْكَ۔

ہم سے اسمٰعیل بن ابی اویس نے بیان کیا کہا ہم سے امام مالک نے انہوں نے ابوالزناد سے انہوں نے اعرج سے انہوں نے ابوہریرہ رضی سے کہ آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ فرماتا ہے آدم کے بیٹے تو خرچ کرتا رہ میں تجھ کو دیئے جاؤں گا ف۱

ف۱ میرے خزانوں میں کوئی کمی نہیں ہے۔

---

۲۶۵ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ قَزَعَةَ: حَدَّثَنَا مَالِكٌ، عَنْ ثَوْرِ بْنِ زَيْدٍ، عَنْ أَبِي الْغَيْثِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ السَّاعِي عَلَى الأَرْمَلَةِ وَالْمِسْكِينِ كَالْمُجَاهِدِ فِي سَبِيلِ اللهِ، أَوِ الْقَائِمِ اللَّيْلَ الصَّائِمِ النَّهَارَ۔

ہم سے یحییٰ بن قزعہ نے بیان کیا کہا ہم سے امام مالک نے انہوں نے ثور بن زید سے انہوں نے ابوالغیث (سالم) سے انہوں نے ابوہریرہ رضی سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص بیواؤں اور محتاجوں کی پرورش کے لیے کوشش کرے ف۱ اس کا ثواب اتنا ہے جیسے کوئی اللہ کی راہ میں جہاد کر رہا ہے یا رات بھر نماز میں کھڑا دن کو روزہ رکھ رہا ہے ف۲

ف یتیم خانہ بنوائے یا محتاج خانہ بنوائے بیوہ فنڈ جمع کرے ف۲ یتیموں اور بیواؤں اور محتاجوں کی پرورش بھی مسلمانوں نے بالکل چھوڑ دی ہے نصاریٰ نے اپنے ملکوں میں اس کا انتظام خوب کیا ہے ان کی قوم کا کوئی شخص محتاجی کی وجہ سے دوسری قوموں میں جا کر نہیں ملتا لیکن مسلمانوں کی وجہ لاپرواہی کی وجہ سے ان کی بیوائیں اور یتیم بچے مجبور ہو کر عیسائیوں میں جا کر مل جاتے ہیں مسلمانی ریاستوں میں جا کر دیکھو تو عجیب منظر نظر آتا ہے بڑے بڑے امراء اور رئیس اور ان کے عالی شان محلوں اور مکانات اور پر تکلف سواریوں پر سوار ہو کر نکلتے ہیں کوئی رئیس اور امیر دن بھر چار جوڑے بدلتے ہیں رات اور دن گانے بجانے اور ناچ کے جلسوں میں اور شادی بیاہ میں ہزارہا روپیہ اڑاتے ہیں مگر خود انہی کے محلوں میں یتیم لڑکے اور مسلمانوں کی بیوائیں بھوکی مرتی ہیں ان کی خبر تک نہیں لیتے جس اسلامی ریاست میں جا کر دیکھو نہ کوئی محتاج خانہ نظر آتا ہے نہ کوئی یتیم خانہ نہ کہیں بیوہ فنڈ کا سراغ ملتا ہے غرض اندھا دھند ہے یہ اللہ کا قہر نہیں تو اور کیا ہے ان کی عقل اوندھی ہو گئی ہے

٢٦٦- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ، أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ، عَنْ سَعْدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدٍ، عَنْ سَعْدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعُودُنِي وَأَنَا مَرِيضٌ بِمَكَّةَ، فَقُلْتُ: لِي مَالٌ، أُوصِي بِمَالِي كُلِّهِ؟ قَالَ: لَا، قُلْتُ: فَالشَّطْرِ؟ قَالَ: لَا، قُلْتُ: فَالثُّلُثُ؟ قَالَ: الثُّلُثُ، وَالثُّلُثُ كَثِيرٌ، أَنْ تَدَعَ وَرَثَتَكَ أَغْنِيَاءَ خَيْرٌ مِنْ أَنْ تَدَعَهُمْ عَالَةً يَتَكَفَّفُونَ النَّاسَ فِي أَيْدِيهِمْ، وَمَهْمَا أَنْفَقْتَ فَهُوَ لَكَ صَدَقَةٌ حَتَّى اللُّقْمَةَ تَرْفَعُهَا فِي فِي امْرَأَتِكَ، وَلَعَلَّ اللَّهَ يَرْفَعُكَ، يَنْتَفِعُ بِكَ نَاسٌ، وَيُضَرُّ بِكَ آخَرُونَ۔

ہم سے محمد بن کثیر نے بیان کیا کہا ہم کو سفیان ثوری نے خبر دی انہوں نے سعد بن ابراہیم سے انہوں نے عامر بن سعد سے انہوں نے (اپنے والد) سعد بن ابی وقاص رضہ سے انہوں نے کہا میں مکہ میں ف بیمار ہو گیا تھا آپ میرے پوچھنے کو تشریف لائے میں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں مالدار ہوں ف۲ کیا میں اپنا سارا مال اللہ کی راہ میں دینے کی وصیت کر جاؤں آپ نے فرمایا نہیں میں نے کہا آدھے مال کی آپ نے فرمایا نہیں میں نے کہا اچھا تہائی مال آپ نے فرمایا بس تہائی مال کی تہائی مال بھی بہت ہے بات یہ ہے اگر تو اپنے (مرے پیچھے) وارثوں کو مالدار چھوڑ جائے تو یہ اس سے بہتر ہے کہ تو ان کو محتاج بھک منگا چھوڑ جائے لوگوں کے سامنے ہاتھ پسارتے پھریں اور دیکھ جو تو ف۳ خرچ کرے اس میں تجھ کو صدقے کا ثواب ملے گا اس لقمے میں بھی ثواب ملے گا جو تو اٹھا کر اپنی جورو کے منہ میں ڈالے اور ف۴ اللہ تیرا درجہ بلند کرے (تجھ کو حاکم بنائے) تیری وجہ سے کچھ لوگوں کو (مسلمانوں کو) فائدہ ہو اور کچھ لوگوں کو (کافروں کو) نقصان پہنچے ف۵۔

ف جب حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم حج وداع میں تشریف لے گئے تھے ف۲ میری صرف ایک بیٹی ہے اور کوئی وارث نہیں ف۳ اللہ کا حکم بجالانے کی نیت سے ف۴ تو ابھی گھبراتا کیوں ہے شاید تو زندہ رہے ف۵ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جیسی امید ظاہر فرمائی تھی اللہ تعالیٰ نے اسی کو پورا کیا سعد بن ابی وقاص آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد مدت دراز تک زندہ رہے عراق کا ملک انہوں ہی نے فتح کیا کافروں کو زیر کیا مدتوں عراق کے حاکم رہے رضی اللہ عنہ۔

بَابُ وُجُوبِ النَّفَقَةِ عَلَى الأَهْلِ وَالعِيَالِ۔

باب اپنی جورو بال بچوں کا خرچ دینا واجب ہے ف

ف اسی طرح ماں باپ دادا دادی نانا نانی کا جب وہ محتاج ہوں اسی طرح اپنے لونڈی غلام کا لیکن جو دن گذر جائیں ان کا خرچ دینا واجب نہیں یہاں تک کہ بی بی کا بھی گذشتہ دنوں کا خرچ دینا واجب نہیں حنفیہ کا بھی قول ہے

٢٦٧ - حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصٍ: حَدَّثَنَا أَبِي: حَدَّثَنَا الأَعْمَشُ۔

٢٦٨ - حَدَّثَنَا أَبُو صَالِحٍ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبُو هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَفْضَلُ الصَّدَقَةِ مَا تَرَكَ غِنًى، وَاليَدُ العُلْيَا خَيْرٌ مِنَ اليَدِ السُّفْلَى، وَابْدَأْ بِمَنْ تَعُولُ، تَقُولُ المَرْأَةُ: إِمَّا أَنْ تُطْعِمَنِي، وَإِمَّا أَنْ تُطَلِّقَنِي، وَيَقُولُ العَبْدُ: أَطْعِمْنِي وَاسْتَعْمِلْنِي، وَيَقُولُ الابْنُ: أَطْعِمْنِي، إِلَى مَنْ تَدَعُنِي؟ فَقَالُوا: يَا أَبَا هُرَيْرَةَ، سَمِعْتَ هَذَا مِنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؟ قَالَ: لَا، هَذَا مِنْ كِيسِ أَبِي هُرَيْرَةَ۔

ہم سے عمر بن حفص بن غیاث نے بیان کیا کہا ہم سے والد نے کہا ہم سے اعمش نے کہا ہم سے ابوصالح (ذکوان) نے کہا ہم سے ابوہریرہ رضہ نے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا صدقہ وہ افضل ہے جس کو دے کر صدقہ دینے والا مالدار ف رہے اور (ہر حال میں) اوپر والا ہاتھ نیچے والے ہاتھ سے افضل ہے ف۲ اور پہلے ان لوگوں کا خرچ دے جس کا تو نگہبان ہے ف۳ جورو کہتی ہے مجھ کو خرچ دے نہیں تو طلاق دے غلام کہتا ہے میاں پیٹ کو روٹی دو مجھ سے کام کراؤ بیٹا کہتا ہے باوا مجھ کو کھانے کو دو تم مجھ کو کس پر چھوڑے جاتے ہو ف۴ لوگوں نے کہا ابوہریرہ رضہ تم نے یہ کلام (یعنی جورو کہتی ہے) اخیر تک آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے انہوں نے کہا نہیں یہ میں نے اپنی طرف سے بڑھا دیا ہے ف۵

ف یعنی اعتدال کے ساتھ خیرات کرے یہ نہیں کہ سارا مال لٹا دے اور پھر محتاج ہو کر بیٹھے اور ایک ایک سے مانگتا پھرے اور یہ جو امام حسن رضہ سے منقول ہے کہ انہوں نے کئی بار اپنا سارا مال اسباب خیرات کر دیا تھا اس کی وجہ یہ تھی کہ ان کو آئندہ دوسری آمدنی کی امید تھی تو گویا مالدار رہے ف۲ اوپر والا دینے والے کا ہاتھ اور نیچے والا مانگنے والے کا ہاتھ ف۳ یعنی اپنے بال بچوں کا ان کی ضروریات سے جو فارغ ہو وہ دوسرے محتاجوں کو دے مثل مشہور ہے اول خویش بعدہٗ درویش اصل ولیشی

فقیری یہی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت پر چلے محنت مزدوری سے روپیہ کمائے اور اپنے بال بچوں کی پرورش کرے دوسرے محتاجوں کو بھی کھلائے یہ درویشی نہیں ہے کہ ایک سونٹا لے کر لنگوٹا باندھ کر ایک پہاڑ پر جا کر بیٹھ جائے جورو بچوں کو بھوکا چھوڑ جائے ان کی کچھ پرواہ نہ کرے ولہ مطلب یہ ہے کہ سب لوگوں کو خرچ دینا خیرات پر مقدم ہے اس حدیث سے یہ نکلتا ہے کہ اگر مرد اپنی جورو کا خرچہ نہ دے سکے تو قاضی جورو مرد میں تفریق کرا دے ائمہ ثلاثہ اور اہلحدیث کا یہی قول ہے لیکن امام ابوحنیفہ رح نے ایک عجیب بات کہی ہے کہ عورت صبر کرے ہائے بیٹھے بیٹھے پر صبر کیوں کر ہو نامردی کی صورت میں تو حنفیہ تفریق کراتے ہیں حالاں کہ اس پر صبر ہو سکتا ہے حدیث سے یہ بھی نکلا کہ بیٹے کا خرچہ باپ پر ہے جب بیٹا نابالغ اور محتاج ہو یا بالغ ہو مگر محتاج ہو اسی طرح باپ کا بیٹے پر اہلحدیث کا یہی قول ہے ف تو اتنی عبارت مدرج ہو گی گویا حدیث وہاں تک ختم ہو گئی وابدا بمن تعول تک بعضوں نے کہا ابوہریرہ رض نے یہ انکار کی راہ سے کہا یعنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا کلام نہیں تو کیا میں نے اپنی طرف سے بڑھا دیا ہے

---

۲۶۹ - حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عُفَيْرٍ قَالَ: حَدَّثَنِي اللَّيْثُ حَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ خَالِدِ بْنِ مُسَافِرٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنِ ابْنِ الْمُسَيَّبِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ: أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: خَيْرُ الصَّدَقَةِ مَا كَانَ عَنْ ظَهْرِ غِنًى، وَ ابْدَأْ بِمَنْ تَعُولُ۔	ہم سے سعید بن عفیر نے بیان کیا کہا مجھ سے لیث بن سعد نے کہا مجھ سے عبدالرحمٰن بن خالد بن مسافر نے انہوں نے ابن شہاب سے انہوں نے سعید بن مسیب سے انہوں نے ابوہریرہ رض سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بہتر خیرات وہ ہے جس کو دینے سے آدمی مالدار رہے اور پہلے ان لوگوں کو دے جو تیری پرورش میں ہیں۔

بَابُ حَبْسِ الرَّجُلِ قُوتَ سَنَةٍ عَلَى أَهْلِهِ، وَكَيْفَ نَفَقَاتُ الْعِيَالِ؟	**باب آدمی اپنی جورو بچوں کا ایک سال کا خرچ** رکھ لے سکتا ہے اور جورو بچوں پر کیوں کر خرچ کرے ولہ

ولہ باب کا دوسرا مطلب حدیث سے نہیں نکلتا یہ جو باب کی حدیث میں ہے کہ آپ سال بھر کا خرچ رکھ لیتے یہ اس حدیث کے خلاف نہیں ہے جس میں یہ ہے کہ آپ کل کے لیے کچھ نہ رکھتے کیوں کہ دوسری حدیث کا مطلب یہ ہے کہ خاص اپنے نفس کے لیے کچھ نہ رکھتے اب جو روایت ہے کہ وفات کے وقت آپ کی زرہ کچھ جو کے بدلے ایک یہودی پاس گرو تھی۔ تو اس کی وجہ یہ تھی کہ آپ سال بھر کا خرچہ اہل و عیال کا نکال رکھتے مگر غیر معمولی مہمانوں کے آجانے سے وہ سال سے پیشتر ہی اٹھ جاتا تو قرض لینے کی ضرورت پڑتی قسطلانی نے کہا بال بچوں کے واسطے سال کا خرچ یا غلہ فراہم کرنا اور رکھ چھوڑنا توکل کے خلاف نہیں ہے کیوں کہ سید المتوکلین صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسا کیا ہے اور اسباب کا ترک کرنا توکل کے لیے ضرور نہیں ہے بلکہ توکل یہ ہے اسباب حاصل کر کے بھروسہ اللہ پر رکھے جو مسبب الاسباب ہے یہی توکل ہے۔

٢٧٠- حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ سَلَامٍ: أَخْبَرَنَا وَكِيعٌ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ قَالَ: قَالَ لِي مَعْمَرٌ: قَالَ لِي الثَّوْرِيُّ: هَلْ سَمِعْتَ فِي الرَّجُلِ يَجْمَعُ لِأَهْلِهِ قُوتَ سَنَتِهِمْ أَوْ بَعْضَ السَّنَةِ؟ قَالَ مَعْمَرٌ: فَلَمْ يَحْضُرْنِي، ثُمَّ ذَكَرْتُ حَدِيثًا حَدَّثَنَاهُ ابْنُ شِهَابٍ الزُّهْرِيُّ، عَنْ مَالِكِ ابْنِ أَوْسٍ، عَنْ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَبِيعُ نَخْلَ بَنِي النَّضِيرِ وَيَحْبِسُ لِأَهْلِهِ قُوتَ سَنَتِهِمْ۔

مجھ سے محمد بن سلام بیکندی نے بیان کیا کہا ہم کو وکیع نے خبر دی انہوں نے سفیان بن عیینہ سے کہا مجھ سے معمر نے کہا مجھ سے سفیان ثوری نے پوچھا تو نے اس شخص کے باب میں کچھ سنا ہے جو اپنے بال بچوں کے لیے ایک سال یا کچھ کم کا خرچ رکھ چھوڑے ۔ معمر نے کہا مجھے اس وقت کوئی حدیث کا خیال نہیں آیا پھر مجھ کو وہ حدیث یاد آئی جو ابن شہاب نے مجھ سے بیان کی۔ انہوں نے مالک بن اوس سے انہوں نے حضرت عمر رض سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بنی نضیر (یہودیوں) کے باغ ف۱ بیچ کر اس کی آمدنی سے اپنی بی بیوں کی ایک سال کی خوراک رکھ چھوڑتے ف۲

ف۱ جو خاص آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے حصے میں آئے تھے ف۲ باقی جہاد وغیرہ کے سامان میں صرف کرتے۔

٢٧١- حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عُفَيْرٍ قَالَ: حَدَّثَنِي اللَّيْثُ قَالَ: حَدَّثَنَا عُقَيْلٌ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي مَالِكُ بْنُ أَوْسِ ابْنِ الْحَدَثَانِ، وَكَانَ مُحَمَّدُ بْنُ جُبَيْرِ ابْنِ مُطْعِمٍ ذَكَرَ لِي ذِكْرًا مِنْ حَدِيثِهِ فَانْطَلَقْتُ حَتَّى دَخَلْتُ عَلَى مَالِكِ بْنِ أَوْسٍ فَسَأَلْتُهُ فَقَالَ مَالِكٌ: انْطَلَقْتُ حَتَّى أَدْخُلَ عَلَى عُمَرَ إِذْ أَتَاهُ حَاجِبُهُ يَرْفَا فَقَالَ: هَلْ لَكَ فِي عُثْمَانَ وَعَبْدِ الرَّحْمٰنِ وَالزُّبَيْرِ وَسَعْدٍ يَسْتَأْذِنُونَ؟ قَالَ: نَعَمْ، فَأَذِنَ لَهُمْ، قَالَ: فَدَخَلُوا وَسَلَّمُوا فَجَلَسُوا، ثُمَّ لَبِثَ يَرْفَا قَلِيلًا، فَقَالَ لِعُمَرَ: هَلْ لَكَ فِي عَلِيٍّ وَعَبَّاسٍ؟ قَالَ: نَعَمْ، فَأَذِنَ لَهُمَا، فَلَمَّا دَخَلَا

ہم سے سعید بن عفیر نے بیان کیا کہا مجھ سے امام لیث بن سعد نے کہا مجھ سے عقیل نے انہوں نے ابن شہاب زہری سے کہا مجھ سے مالک بن اوس بن حدثان نے بیان کیا (زہری نے کہا) ایسا ہوا کہ پہلے محمد بن جبیر بن مطعم نے مجھ سے امام مالک کی یہ حدیث کچھ بیان کی تھی پھر میں خود مالک بن اوس رض پاس گیا ان سے پوچھا تو انہوں نے کہا ایک بار ایسا ہوا میں گھر میں تھا اتنے میں حضرت عمر رض کی طرف سے ایک شخص مجھ کو بلانے کو آیا میں چلا اور حضرت عمر رض پاس پہنچا اتنے میں ان کا دربان یرفا نامی آیا اور کہنے لگا آپ عثمان بن عفان اور عبدالرحمٰن بن عوف اور زبیر اور سعد بن ابی وقاص (رضی اللہ عنہم) سے ملنا چاہتے ہیں یہ لوگ آنے کی اجازت چاہتے ہیں انہوں نے کہا ہاں یہ سن کر یرفا نے ان کو اجازت دی یہ چاروں شخص آئے اور حضرت عمر رض کو سلام کیا اور بیٹھ گئے یرفا نے

لما وجلسا، فقال عباس: يا أمير
المؤمنين، اقض بيني وبين هذا،
قال الرهط عثمان وأصحابه: يا أمير
المؤمنين: اقض بينهما وأرح أحدهما
من الآخر، فقال عمر: اتئدوا،
أنشدكم بالله الذي به تقوم السماء
والأرض، هل تعلمون أن رسول الله
صلى الله عليه وسلم قال: لا نورث، ما
تركنا صدقة، يريد رسول الله صلى الله
عليه وسلم نفسه؟ قال الرهط: قد
قال ذلك، فأقبل عمر على علي وعباس
فقال: أنشدكما بالله، هل تعلمان
أن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال
ذلك؟ قالا: قد قال ذلك، قال عمر: فإني
أحدثكم عن هذا الأمر، إن الله
كان خص رسوله صلى الله عليه وسلم
في هذا المال بشيء لم يعطه أحدا
غيره، قال الله: ما أفاء الله على رسوله
منهم فما أوجفتم عليه من خيل
ولا ركاب - إلى قوله - قدير. فكانت
هذه خالصة لرسول الله صلى الله
عليه وسلم، والله ما احتازها دونكم
ولا استأثر بها عليكم، لقد أعطاكموها
وبثها فيكم حتى بقي منها هذا
المال، فكان رسول الله صلى الله عليه
وسلم ينفق على أهله نفقة سنتهم
من هذا المال، ثم يأخذ ما بقي،

دیر ٹھہر کر پھر آیا اور کہنے لگا آپ علی رضؓ اور عباس رضؓ سے ملنا
چاہتے ہیں انہوں نے کہا ہاں یرفا نے ان کو بھی اجازت دی
وہ بھی اندر آئے اور سلام کر کے بیٹھ گئے اس وقت حضرت
عباس رضؓ نے کہا امیر المومنین میرا اور علیؓ کا فیصلہ کر دیجیے
یہ سن کر دوسرے مصاحبوں یعنی حضرت عثمانؓ اور ان کے
دوسرے ساتھیوں نے بھی کہا امیر المومنین (بہتر ہے) ان کا فیصلہ
کر دیجیے دونوں کو آرام ہو جائے حضرت عمر رضؓ نے کہا ٹھہرو
(جلدی نہ کرو) میں تم کو اس خداوند کی قسم دیتا ہوں جس کے حکم
سے زمین اور آسمان قائم ہیں تم یہ جانتے ہو کہ آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم نے فرمایا ہم پیغمبر لوگوں کا کوئی وارث نہیں ہوتا جو مال
اسباب) ہم چھوڑ جائیں وہ اللہ کی راہ میں خیرات ہے آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے تئیں (اور دوسرے پیغمبروں کو) مراد
لیا حضرت عثمان رضؓ اور ان کے ساتھیوں نے کہا بیشک ف
پھر حضرت عمر رضؓ علی رضؓ اور عباسؓ کی طرف مخاطب ہوئے،
کہنے لگے میں تم دونوں کو بھی خدا کی قسم دیتا ہوں تم جانتے ہو کہ
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسا فرمایا ہے ان دونوں نے کہا بیشک تب
حضرت عمر رضؓ نے کہا (تو سنو) اب میں تم سے اس جائیداد کی حقیقت بیان کرتا
ہوں (جس میں تم دونوں جھگڑ رہے ہو) ہے یہ کہ اللہ تعالیٰ نے
اپنے پیغمبر کے لیے یہ حکم رکھا تھا کہ جو جائیداد کافروں کی بن لڑے
بھڑے ہاتھ آئے (یعنی فئی) وہ پیغمبر کی ہوگی دوسرے کسی کے لیے
یہ حکم نہیں دیا ف۲ اللہ تعالیٰ نے (سورۂ حشر میں) فرمایا فما
اوجفتم علیہ من خیل ولا رکاب (اخیر آیت) واللہ
علی کل شیئ قدیر تک تو یہ جائدادیں ف۳ خاص آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم کی تھیں (اور کسی مسلمان کا اس میں حق نہ تھا)
مگر آپ نے اس پر بھی ان جائدادوں میں سے کوئی دولت اپنی
ذات کے لیے نہیں جوڑی نہ ان کی آمدنی خاص اپنے لیے رکھی
بلکہ ف۴ اس کو تم ہی لوگوں پر خرچ کرتے تھے تم ہی لوگوں کو

فَيَجْعَلُهُ مَجْعَلَ مَالِ اللهِ، فَعَمِلَ بِذٰلِكَ
رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَيَاتَهُ
أَنْشُدُكُمْ بِاللهِ، هَلْ تَعْلَمُونَ ذٰلِكَ؟
قَالُوا: نَعَمْ، قَالَ لِعَلِيٍّ وَعَبَّاسٍ:
أَنْشُدُكُمَا بِاللهِ، هَلْ تَعْلَمَانِ ذٰلِكَ؟
قَالَا: نَعَمْ، ثُمَّ تَوَفَّى اللهُ نَبِيَّهُ صَلَّى اللهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ: أَنَا وَلِيُّ رَسُولِ
اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَبَضَهَا أَبُو بَكْرٍ
فَعَمِلَ فِيهَا بِمَا عَمِلَ بِهِ فِيهَا رَسُولُ
اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنْتُمَا حِينَئِذٍ
وَأَقْبَلَ عَلَى عَلِيٍّ وَعَبَّاسٍ، تَزْعُمَانِ
أَنَّ أَبَا بَكْرٍ كَذَا وَكَذَا؟ وَاللهُ يَعْلَمُ
أَنَّهُ فِيهَا صَادِقٌ بَارٌّ رَاشِدٌ تَابِعٌ لِلْحَقِّ،
ثُمَّ تَوَفَّى اللهُ أَبَا بَكْرٍ، فَقُلْتُ: أَنَا وَلِيُّ
رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبِي بَكْرٍ
فَقَبَضْتُهَا سَنَتَيْنِ أَعْمَلُ فِيهَا بِمَا عَمِلَ
رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبُو بَكْرٍ
ثُمَّ جِئْتُمَانِي وَكَلِمَتُكُمَا وَاحِدَةٌ وَ
أَمْرُكُمَا جَمِيعٌ، جِئْتَنِي تَسْأَلُنِي نَصِيبَكَ
مِنِ ابْنِ أَخِيكَ وَأَتَى هٰذَا يَسْأَلُنِي نَصِيبَ
امْرَأَتِهِ مِنْ أَبِيهَا فَقُلْتُ: إِنْ شِئْتُمَا
دَفَعْتُهُ إِلَيْكُمَا عَلَى أَنَّ عَلَيْكُمَا عَهْدَ
اللهِ وَمِيثَاقَهُ لَتَعْمَلَانِ فِيهَا بِمَا عَمِلَ
بِهِ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَ
بِمَا عَمِلَ بِهِ فِيهَا أَبُو بَكْرٍ، وَبِمَا عَمِلْتُ
بِهِ فِيهَا مُنْذُ وَلِيتُهَا، وَإِلَّا فَلَا تُكَلِّمَانِي
فِيهَا، فَقُلْتُمَا: ادْفَعْهَا إِلَيْنَا بِذٰلِكَ،

دیتے تھے یہ وہی جائدادیں ہیں جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پاس بچ رہی تھیں آپ ایسا کرتے کہ اپنی بی بیوں کا سال بھر کا خرچ ان میں سے نکال لیتے اور جو بچ جاتا وہ مسلمانوں کے عام کاموں میں خرچ کیا کرتے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اپنی زندگی بھر ایسا ہی کرتے رہے عثمان اور ان کے ساتھ والو میں تم کو خدا کی قسم دیتا ہوں یہ تم کو معلوم ہے کہ نہیں، انہوں نے کہا بیشک معلوم ہے (اس کے بعد) حضرت عمر رضؓ نے کہا علی رضؓ اور عباس رضؓ میں تم کو بھی خدا کی قسم دیتا ہوں تم کو یہ معلوم ہے یا نہیں انہوں نے کہا بیشک معلوم ہے خیر پھر اللہ تعالیٰ نے اپنے پیغمبر کو (دنیا سے) اٹھا لیا تو ابوبکر رضؓ نے کہا اب میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا قائم مقام ہوں ابوبکر رضؓ ان جائدادوں کو اپنے قبضے میں رکھ کر اسی طرح خرچ کرتے رہے جیسے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اپنی زندگی میں خرچ کیا کرتے تھے اس وقت علی رضؓ اور عباس رضؓ تم دونوں یہ خیال کرتے تھے کہ ابوبکر رضؓ نے ایسا ایسا کیا ف۵ مگر اللہ اس بات سے خوب آگاہ ہے کہ ابوبکر رضؓ نے جو کچھ اس جائداد کی نسبت کیا (وہ بجا کیا) وہ راست باز نیک بخت انصاف پسند حق پر چلنے والے تھے پھر اللہ تعالیٰ نے ابوبکر رضؓ کو دنیا سے اٹھا لیا میں نے کہا اب میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور ابوبکر رضؓ دونوں کا جانشین ہوں میں نے بھی شروع شروع دو برس تک اس جائداد کو اپنے قبضے میں رکھا اور جو جو خرچ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور ابوبکر کیا کرتے تھے انہی میں خرچ کیا اس کے بعد (علی رضؓ اور عباس رضؓ) تم دونوں میرے پاس آئے اس وقت تم دونوں ملے جلے اور تم دونوں کی بات ایک تھی ف۶ عباس تم نے تو یہ کہا تھا میرے بھتیجے یعنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے مال میں سے میرا حصہ دلاؤ اور علی رضؓ تم نے یہ دعویٰ کیا کہ میری بی بی (یعنی حضرت فاطمہ رضؓ) کا حصہ انکے والد کے مال میں سے مجھ کو دلاؤ میں نے تم کو یہی جواب دیا تھا اگر تم چاہتے ہو تو میں یہ جائیداد اس

قَدْ دَفَعْتُهَا إِلَيْكُمَا بِذٰلِكَ، أُنْشُدُكُمْ بِاللّٰهِ هَلْ دَفَعْتُهَا إِلَيْهِمَا بِذٰلِكَ؟ فَقَالَ الرَّهْطُ: نَعَمْ، قَالَ: فَأَقْبَلَ عَلٰى عَلِيٍّ وَعَبَّاسٍ فَقَالَ: أَنْشُدُكُمَا بِاللّٰهِ هَلْ دَفَعْتُهَا إِلَيْكُمَا بِذٰلِكَ؟ قَالَا: نَعَمْ، قَالَ: أَفَتَلْتَمِسَانِ مِنِّي قَضَاءً غَيْرَ ذٰلِكَ؟ فَوَالَّذِي بِإِذْنِهِ تَقُومُ السَّمَاءُ وَالْأَرْضُ لَا أَقْضِي فِيهَا قَضَاءً غَيْرَ ذٰلِكَ حَتّٰى تَقُومَ السَّاعَةُ، فَإِنْ عَجَزْتُمَا عَنْهَا فَادْفَعَاهَا فَأَنَا أَكْفِيكُمَاهَا۔

شرط پر تمہارے حوالے کیے دیتا ہوں کہ تم اللہ کا نام لے کر مضبوط عہد و پیمان کرو کہ تم اس کو انہی کاموں پر خرچ کرو گے جن میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور ابوبکر صدیق خرچ کرتے رہے اور جن میں میں خود شروع خلافت میں خرچ کرتا رہا اگر یہ اقرار کرتے ہو تب تو میں یہ جائیداد تمہارے سپرد کیے دیتا ہوں ورنہ اس جائیداد کی گفتگو چھوڑ دو تم دونوں نے کہا نہیں اسی شرط پر یہ جائیداد ہم دونوں کے حوالے کردو۔ میں نے یہ جائداد تم دونوں کے حوالے کردی کیوں عثمان اور ان کے ساتھیو تم کو خدا کی قسم میں نے اسی شرط ہی پر جائیداد علی رضا اور عباس رضا کے مقابلے میں دی تھی؟ انہوں نے کہا بیشک پھر علیؓ اور عباسؓ کی طرف مخاطب ہوئے کہنے لگے تم کو خدا کی قسم میں نے تم دونوں کو اسی شرط پر یہ جائداد دی تھی نا انہوں نے کہا بیشک حضرت عمر رضا نے کہا تو اب پھر مجھ سے کیا چاہتے ہو اور کچھ فیصلہ کرانا چاہتے ہو ف قسم اس پروردگار کی جس کے حکم سے زمین آسمان قائم ہیں میں قیامت تک اور کوئی دوسرا فیصلہ اس جائداد کی نسبت کرنے والا نہیں البتہ یہ ہو سکتا ہے کہ اگر تم سے اس جائداد کا انتظام نہیں ہو سکتا تو بہتر ف ہے جائداد پھر میرے حوالے کردو میں اس کا بھی بندو بست آپ ہی کر لوں گا ف۹۔

ف۱ ہم جانتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسا فرمایا ہے ف۲ آپ کے بعد اور کسی خلیفہ یا بادشاہ کو یہ حق حاصل نہیں ہے ف۳ جو میں نے تم دونوں کے سپرد کردی ہیں بنی نضیر فدک خیبر وغیرہ کی ف۴ اپنی بی بیوں وغیرہ کا خرچ نکالکر جو بچ رہتا تھا ف۵ یعنی برا کیا سو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ترکہ ہمارے حوالے نہیں کیا ف۶ آپس میں کوئی تکرار نہ تھی ف۷ میں ذاتی ملک املاک کی طرح یہ جائداد تم دونوں میں تقسیم کردوں یہ نہیں ہو سکتا ف۸ اور آپس میں دونوں لڑتے جھگڑتے رہو ف۹ جہاں اور خلافت کے سینکڑوں کام کرتا ہوں اس حدیث کی شرح اوپر گزر چکی ہے باب الخمس میں۔

بَابٌ ۔ وَالْوَالِدَاتُ يُرْضِعْنَ أَوْلَادَهُنَّ حَوْلَيْنِ كَامِلَيْنِ لِمَنْ أَرَادَ أَنْ يُتِمَّ الرَّضَاعَةَ ـ إِلٰى قَوْلِهِ ـ بَصِيرٌ ـ

باب اللہ تعالیٰ نے (سورۂ بقرہ میں) فرمایا مائیں اپنی اولاد کو پورے دو برس دودھ پلائیں جو شخص دودھ کی مدت پورا کرنا چاہے اور (سورۂ احقاف میں) فرمایا اس کا پیٹ میں رہنا

وَقَالَ: وَحَمْلُهُ وَفِصَالُهُ ثَلَاثُونَ شَهْرًا. وَقَالَ: وَإِنْ تَعَاسَرْتُمْ فَسَتُرْضِعُ لَهُ أُخْرَى، لِيُنْفِقْ ذُو سَعَةٍ مِنْ سَعَتِهِ، وَمَنْ قُدِرَ عَلَيْهِ رِزْقُهُ - إِلَى قَوْلِهِ - بَعْدَ عُسْرٍ يُسْرًا. وَقَالَ يُونُسُ عَنِ الزُّهْرِيِّ: نَهَى اللَّهُ تَعَالَى أَنْ تُضَارَّ وَالِدَةٌ بِوَلَدِهَا، وَذَلِكَ أَنْ تَقُولَ الْوَالِدَةُ: لَسْتُ مُرْضِعَتَهُ، وَهِيَ أَمْثَلُ لَهُ غِذَاءً وَأَشْفَقُ عَلَيْهِ أَرْفَقُ بِهِ مِنْ غَيْرِهَا، فَلَيْسَ لَهَا أَنْ تَأْبَى بَعْدَ أَنْ يُعْطِيَهَا مِنْ نَفْسِهِ مَا جَعَلَ اللَّهُ عَلَيْهِ، وَلَيْسَ لِلْمَوْلُودِ لَهُ أَنْ يُضَارَّ بِوَلَدِهِ وَالِدَتَهُ، فَيَمْنَعَهَا أَنْ تُرْضِعَهُ ضِرَارًا لَهَا إِلَى غَيْرِهَا، فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِمَا أَنْ يَسْتَرْضِعَا عَنْ طِيبِ نَفْسِ الْوَالِدِ وَالْوَالِدَةِ، فَإِنْ أَرَادَا فِصَالًا عَنْ تَرَاضٍ مِنْهُمَا وَتَشَاوُرٍ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِمَا بَعْدَ أَنْ يَكُونَ ذَلِكَ عَنْ تَرَاضٍ مِنْهُمَا وَتَشَاوُرٍ. فِصَالُهُ: فِطَامُهُ.

اور دودھ چھوٹنا سب تیس مہینوں میں ہوتا ہے اور (سورۂ طلاق میں) فرمایا اور اگر تم دونوں جورو خاوند دودھ پلانے میں ضد اور تنگی کرو گے تو کوئی دوسری عورت اس بچے کو دودھ پلا دے گی جس کو اللہ نے گنجائش دی ہو وہ اپنی گنجائش کے موافق خرچ کرے اخیر آیت بعد عسر یسرا تک ف۱ اور یونس نے زہری سے نقل کیا ف۲ اللہ تعالیٰ نے فرمایا لا تضار والدۃ بولدھا یعنی عورت اپنے بچے کی وجہ سے باپ کو نقصان نہ پہنچائے اس کی صورت یہ ہے مثلاً عورت اپنے بچہ کو دودھ پلانے سے انکار کرے ف۳ حالاں کہ ماں کا دودھ بچہ کی اچھی غذا ہے اور ماں کو جو اپنے بچہ پر شفقت اور محبت ہوتی ہے وہ دوسری عورت کو کہاں سے ہونے لگی تو ماں کو دودھ پلانے سے انکار کا حق نہیں پہنچتا جب بچہ کا باپ اس کا حق ادا کرے (روٹی کپڑا دے) اسی طرح فرمایا ولا مولود له بولده یعنی باپ بچہ کی وجہ سے ماں کو نقصان نہ پہنچائے اس کی صورت یہ ہے مثلاً باپ بچہ کی ماں کو دودھ پلانے سے روکے اور خواہ مخواہ دوسری عورت کو دودھ پلانے کے لیے مقرر کرے البتہ اگر ماں باپ دونوں خوشی سے کسی دوسری عورت کو دودھ پلانے کے لیے مقرر کریں تو دونوں پر کچھ گناہ نہ ہوگا اگر ماں اور باپ دونوں اپنی خوشی سے مشورہ کر کے بچہ کا دودھ چھڑانا چاہیں تو بھی ان پر کچھ گناہ نہ ہوگا گو ابھی مدت رضاعت باقی ہو (فصاله کا معنی دودھ چھڑائے (یہ طبری نے ابن عباس رضی اللہ عنہ سے نقل کیا)

ف۱ پہلی آیت سے امام بخاری نے یہ دلیل لی کہ ماں کو اپنے بچہ کو دودھ پلانا واجب ہے یہ اس صورت میں ہے جب بچہ کسی دوسری عورت کا دودھ نہ پیئے یا کوئی انا نہ ملے یا باپ محتاج ہو انا کا مقدور نہ رکھتا ہو اس آیت سے وہ مائیں مراد ہیں جن کو خاوند نے طلاق دے دیا ہو تو ایسی عورتوں کو دودھ پلائی کی اجرت خاوند کو دینا ہوگی دوسری آیت میں دودھ پلانے کی مدت مذکور ہے اس آیت کو اور سورۂ لقمان کی اس آیت وفصاله فی عامین دونوں کو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ملا کر یہ نکالا ہے کہ حمل کی مدت کم سے کم چھ مہینے ہیں تیسری آیت میں یہ مذکور ہے کہ خاوند دودھ پلائی کی اجرت اپنے مقدور کے موافق دے۔ ف۲ اس کو عبداللہ بن وہب نے اپنی جامع میں وصل کیا ف۳ یا اتنی اجرت طلب کرے جو خاوند کے مقدور میں نہیں۔

بَابُ نَفَقَةِ الْمَرْأَةِ إِذَا غَابَ عَنْهَا زَوْجُهَا، وَنَفَقَةِ الْوَلَدِ.

باب اگر خاوند غائب ہو تو عورت کیونکر خرچ کرے اور اولاد کے خرچے کا بیان ف۱

ف۱ اگر خاوند کہیں چل دیا ہو اور اس کا پتہ معلوم ہو تو عورت اپنے شہر کے قاضی کے پاس جائے وہ اس شہر کے قاضی کو لکھ کر جہاں اس کا خاوند ہو عورت کا خرچہ منگوا دے اگر یہ امر ممکن نہ ہو تو جیسے ہمارے زمانے میں ہے کہ ہر ایک ملک پر کافر مسلط ہیں اور بیچارے قاضیوں کو ایک دمڑی برابر اختیار ان کافروں نے نہیں دیا ہے تو عورت اپنے شہر کے قاضی کو اطلاع دے اور وہ نکاح فسخ کر دے رویانی نے کہا اسی پر فتویٰ ہے اگر خاوند کا بالکل پتہ نہ ہو جب بھی قاضی نکاح کو فسخ کر سکتا ہے اسی طرح اگر خاوند مفلس ہو اور نان نفقہ نہ دے سکتا ہو شافعیہ اور اہل حدیث کا یہی قول ہے اور حنفیہ نے جو مذہب اختیار کیا ہے وہ صریح ظلم ہے عورتوں پر اور تکلیف مالایطاق ہے اور اس زمانے میں کوئی عورت اس پر چل نہیں سکتی وہ کہتے ہیں خاوند مفلس ہو یا غائب ہر حالت میں عورت صبر کیے بیٹھی رہے البتہ اس کے نام پر قرض لے کر کھا سکتی ہے بتلایئے مفلس یا غائب کو کون قرض دے گا اس زمانہ میں تو مالداروں کو بھی بغیر گروی کے کوئی قرض نہیں دیتا۔

۲۷۲- حَدَّثَنَا ابْنُ مُقَاتِلٍ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللهِ: أَخْبَرَنَا يُونُسُ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ: أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ: أَنَّ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ: جَاءَتْ هِنْدُ بِنْتُ عُتْبَةَ فَقَالَتْ: يَا رَسُولَ اللهِ، إِنَّ أَبَا سُفْيَانَ رَجُلٌ مِسِّيكٌ، فَهَلْ عَلَيَّ حَرَجٌ أَنْ أُطْعِمَ مِنَ الَّذِي لَهُ عِيَالَنَا؟ قَالَ: لَا، إِلَّا بِالْمَعْرُوفِ.

ہم سے محمد بن مقاتل نے بیان کیا کہا ہم کو عبداللہ بن مبارک نے خبر دی کہا ہم کو یونس بن یزید ایلی نے انہوں نے ابن شہاب سے کہا مجھ کو عروہ بن زبیر نے خبر دی کہ حضرت عائشہ رض نے کہا ف۱ ہندہ رض آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پاس آئی کہنے لگی یا رسول اللہ! ابو سفیان ایک بہت ہی بخیل آدمی ہے میں (اس کے پیٹھ پیچھے) اس کے مال میں سے اپنے بچوں کو کھلاؤں تو کیسا؟ آپ نے فرمایا نہیں البتہ دستور کے موافق اس کے مال میں سے لے سکتی ہے۔ ف۲

ف۱ جو عتبہ بن ربیعہ کی بیٹی معاویہ رض کی والدہ تھی ف۲ اس حدیث سے یہ نکلا کہ ضرورت کے وقت عورت خاوند کا مال بے اس کی اجازت کے خرچ کر سکتی ہے شافعیہ کے اس میں دو قول ہیں بعضوں نے کہا قاضی سے اجازت لے کر خرچ کرے۔

۲۷۳- حَدَّثَنَا يَحْيَى: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ هَمَّامٍ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

ہم سے یحییٰ (بن موسیٰ یا یحییٰ بن جعفر) نے بیان کیا کہا ہم سے عبدالرزاق نے انہوں نے معمر بن راشد سے انہوں نے ہمام بن منبہ سے انہوں نے کہا میں نے ابو ہریرہ رض سے سنا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر عورت اپنے

إِذَا أَنْفَقَتِ الْمَرْأَةُ مِنْ كَسْبِ زَوْجِهَا مِنْ غَيْرِ أَمْرِهِ فَلَهُ نِصْفُ أَجْرِهِ.

خاوند کی کمائی میں سے بے اس کی اجازت کے (معمولی خیرات) کرے تو خاوند کو بھی آدھا ثواب ملے گا ف۱

ف۱ یہ حدیث اوپر کتاب البیوع میں گزر چکی ہے مراد وہی خیرات ہے جو معمولی ہوتی ہے مثلاً فقیر کو ایک آدھ پیسہ یا روٹی دینا۔

بَابُ عَمَلِ الْمَرْأَةِ فِي بَيْتِ زَوْجِهَا — باب عورت کا اپنے گھر میں کام کاج کرنا ف۱

ف۱ یعنی وہی کام کاج جو عورتوں کے معمول میں جیسے آٹا گوندھنا پیسنا گھر میں جھاڑو دینا گھر صاف رکھنا کھانا پکانا وغیرہ بعضوں نے کہا یہ کام بھی عورت پر اس وقت لازم ہیں جب خاوند محتاج ہو گو عورت اپنے گھرانہ میں امیر ہو بعضوں نے کہا جو کام عورت اپنے ماں باپ کے گھرانہ میں کیا کرتی تھی وہی خاوند کے گھر میں بھی کرے امام مالکؒ نے کہا عورت گھر کے کام کاج پر مجبور کی جائے گی گو وہ اپنے خاندان کی امیر اور مالدار ہو بشرطیکہ اس کا خاوند محتاج ہو۔

۲۷۴- حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ: حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ شُعْبَةَ قَالَ: حَدَّثَنِي الْحَكَمُ عَنِ ابْنِ أَبِي لَيْلَى: حَدَّثَنَا عَلِيٌّ أَنَّ فَاطِمَةَ عَلَيْهَا السَّلَامُ أَتَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَشْكُو إِلَيْهِ مَا تَلْقَى فِي يَدِهَا مِنَ الرَّحَى وَبَلَغَهَا أَنَّهُ جَاءَهُ رَقِيقٌ، فَلَمْ تُصَادِفْهُ فَذَكَرَتْ ذَلِكَ لِعَائِشَةَ، فَلَمَّا جَاءَ أَخْبَرَتْهُ عَائِشَةُ، قَالَ: فَجَاءَنَا وَقَدْ أَخَذْنَا مَضَاجِعَنَا، فَذَهَبْنَا نَقُومُ فَقَالَ: عَلَى مَكَانِكُمَا، فَجَاءَ فَقَعَدَ بَيْنِي وَبَيْنَهَا حَتَّى وَجَدْتُ بَرْدَ قَدَمَيْهِ عَلَى بَطْنِي فَقَالَ: أَلَا أَدُلُّكُمَا عَلَى خَيْرٍ مِمَّا سَأَلْتُمَا: إِذَا أَخَذْتُمَا مَضَاجِعَكُمَا أَوْ أَوَيْتُمَا إِلَى فِرَاشِكُمَا فَسَبِّحَا ثَلَاثًا وَثَلَاثِينَ، وَاحْمَدَا ثَلَاثًا وَثَلَاثِينَ، وَكَبِّرَا أَرْبَعًا وَثَلَاثِينَ، فَهُوَ خَيْرٌ لَكُمَا مِنْ خَادِمٍ

ہم سے مسدد بن مسرہد نے بیان کیا کہا ہم سے یحییٰ بن سعید قطان نے انہوں نے شعبہ سے کہا مجھ سے حکم بن عتیبہ نے بیان کیا انہوں نے ابن ابی لیلیٰ سے کہا ہم سے حضرت علیؓ نے انہوں نے کہا حضرت سیدۃ النساء جناب فاطمہ زہراؑ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پاس آئیں چکی پیستے پیستے جو ہاتھوں کا حال ہو گیا تھا اس کی شکایت کرنے کو ان کو یہ خبر پہنچی تھی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پاس لونڈی غلام آئے ہیں ف۱ اتفاق سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نہیں ملے انہوں نے حضرت عائشہؓ سے یہ سب حال کہہ دیا جب آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے تو حضرت عائشہؓ نے آپؐ سے ذکر کیا حضرت علیؓ کہتے ہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے پاس اس وقت (رات کو) تشریف لائے جب ہم اپنے بستروں پر سونے کیلئے جا چکے تھے ہم نے چاہا اٹھ کھڑے ہوں لیکن آپؐ نے فرمایا نہیں اپنی جگہ پر رہو پھر آپ آن کر میرے اور حضرت فاطمہؓ کے بیچ میں بیٹھ گئے۔ یہاں تک کہ آپ کے پاؤں کی ٹھنڈک میری پیٹھ کو لگی آپ نے فرمایا لونڈی غلام جو تم چاہتے ہو اس سے بہتر بات میں تم کو بتلاؤں جب تم اپنے بستر پر سونے لگو یا بستر پر جا کر پڑو تو ۳۳ بار سبحان اللہ کہو ۳۳ بار الحمد للہ کہو اور ۳۴ بار اللہ اکبر کہہ لو یہ لونڈی غلام سے تمہارے

لیے بہتر ہے ف۲

ف تو آپ سے ایک لونڈی یا غلام لیں گے ف۲ اللہ تم کو کام کاج کی طاقت دے گا اور خادم کی احتیاج نہ رہے گی سبحان اللہ ہماری بادشاہ زادیوں نے دنیا میں اس طرح سے بسر کی یوں تکلیف سے کاٹی کہ اپنے ہاتھ سے چکی پیس لیتیں پانی بھر لیتیں کھانا پکا لیتیں پھر دوسری عورتوں کی کیا حقیقت ہے جو اپنے تئیں بڑی خاندانی سمجھ کر ان کاموں سے ننگ و عار کریں ہمارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم بازار سے سودا لے کر اپنے ہاتھ میں اٹھا لاتے حالاں کہ صدہا خادم آپ پر اپنی جانیں نثار کرنے کو موجود تھے اگر ان حدیثوں کو بھی دیکھ کر آپ کے سچے پیغمبر ہونے میں شبہ رہے تو وہ بڑا بدبخت اور بدنصیب ہے۔

بَابُ خَادِمِ الْمَرْأَةِ۔

باب کیا خاوند پر گھر کے کاموں کے لیے کوئی ماما رکھنا ضرور ہے۔

٢٧٥- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ: حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ أَبِي يَزِيدَ سَمِعَ مُجَاهِدًا: سَمِعْتُ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ ابْنَ أَبِي لَيْلَى يُحَدِّثُ عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ أَنَّ فَاطِمَةَ عَلَيْهَا السَّلَامُ أَتَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَسْأَلُهُ خَادِمًا فَقَالَ: أَلَا أُخْبِرُكِ مَا هُوَ خَيْرٌ لَكِ مِنْهُ؟ تُسَبِّحِينَ اللهَ عِنْدَ مَنَامِكِ ثَلَاثًا وَثَلَاثِينَ، وَتَحْمَدِينَ اللهَ ثَلَاثًا وَثَلَاثِينَ، وَتُكَبِّرِينَ اللهَ أَرْبَعًا وَثَلَاثِينَ ثُمَّ قَالَ سُفْيَانُ إِحْدَاهُنَّ أَرْبَعٌ وَثَلَاثُونَ فَمَا تَرَكْتُهَا بَعْدُ، قِيلَ: وَلَا لَيْلَةَ صِفِّينَ؟ قَالَ: وَلَا لَيْلَةَ صِفِّينَ۔

ہم سے عبداللہ بن زبیر حمیدی نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان بن عیینہ نے کہا ہم سے عبیداللہ بن ابی یزید نے انہوں نے مجاہد سے سنا انہوں نے کہا میں نے عبدالرحمن بن ابی لیلی سے سنا وہ حضرت علی رض سے روایت کرتے تھے انہوں نے کہا جناب خاتون جنت حضرت فاطمہ زہرا رض آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پاس تشریف لائیں ایک خادم چاہتی تھیں (جو گھر کا کام کاج کرے) آپ نے فرمایا میں تجھ کو وہ بات نہ بتلاؤں جو تیرے لیے خادم سے بہتر ہے جب تو سونے لگے تو ۳۳ بار سبحان اللہ اور ۳۳ بار الحمد للہ اور ۳۴ بار اللہ اکبر کہہ لے پھر سفیان بن عیینہ (اس حدیث میں) یوں کہنے لگے ان تینوں کلموں میں سے کوئی کلمہ ۳۴ بار کہہ لے حضرت علی رض کہتے ہیں میں ہر رات کو یہ کلمے (سوتے وقت) کہتا رہا کبھی نہیں چھوڑے لوگوں نے کہا صفین کی رات میں بھی نہیں چھوڑے ف۱ انہوں نے کہا صفین کی رات میں بھی نہیں چھوڑے ف۲

ف۱ جہاں معاویہ بن ابی سفیان رض سے بڑی جنگ ہوئی تھی ف۲ حالاں کہ وہ ایسی پریشانی کا وقت تھا ابن بطال نے بعضے شیوخ سے نقل کیا کہ عورت پر گھر کے کام کاج کے لیے جبر نہیں ہو سکتا اور اس پر علماء کا اجماع ہے کہ خاوند پر ان کاموں کا بندوبست لازم ہے اور طحاوی نے اس پر بھی اجماع نقل کیا ہے کہ مرد عورت کے خادم کو گھر سے نہیں نکال سکتا اور شافعیہ اور اہل کوفہ نے کہا ہے کہ مرد پر عورت کا اور عورت کے خادم کا دونوں کا نفقہ لازم ہے اگر مرد اتنا مقدور رکھتا ہو اور اہل ظاہر نے اس کا انکار کیا ہے وہ کہتے ہیں مرد پر عورت کے خادم کا بندوبست کرنا ضرور نہیں گو عورت بادشاہ وقت کی بیٹی ہو، اہل کوفہ اور جمہور علماء اس آیت سے

دلیل لیتے ہیں وعاشروھن بالمعروف۔

بَابُ خِدْمَةِ الرَّجُلِ فِي أَهْلِهِ۔

۲۷۶۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَرْعَرَةَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْحَكَمِ بْنِ عُتَيْبَةَ عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنِ الْأَسْوَدِ بْنِ يَزِيدَ سَأَلْتُ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا: مَا كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصْنَعُ فِي الْبَيْتِ؟ قَالَتْ: كَانَ يَكُونُ فِي مِهْنَةِ أَهْلِهِ فَإِذَا سَمِعَ الْأَذَانَ خَرَجَ۔

باب مرد اپنے گھر کے کام کاج کرے تو کیسا

ہم سے محمد بن عرعرہ نے بیان کیا کہا ہم سے شعبہ نے انہوں نے حکم بن عتیبہ سے انہوں نے ابراہیم نخعی سے انہوں نے اسود بن یزید سے انہوں نے کہا میں نے حضرت عائشہؓ سے پوچھا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جب گھر میں رہتے تو کیا کرتے؟ انہوں نے کہا گھر کے کام کاج کرتے رہتے آذان کی آواز سن کر باہر نکلتے ف

ف گھر کے کام کاج کرنا اور اپنے گھر والوں کی مدد کرنا ہمارے پیغمبر صاحب کی سنت ہے اور جو لوگ گھروں میں اپاہج بنے بیٹھے رہتے ہیں کوئی کام اپنے ہاتھ سے نہیں کرتے ہر کام کے لیے لونڈی چھوکری غلام چھوکرے کو بلاتے ہیں یہاں تک کہ اٹھ کر اپنے آپ پانی بھی نہیں پی سکتے پاخانہ میں پانی لے جا نہیں سکتے، نہ وضو خود کر سکتے ہیں یہ محض بیوقوف اور احمق ہیں ان کی صحت ہمیشہ خراب رہے گی اور جب کوئی سفر یا واقعہ درپیش ہوگا تو سخت ذلیل اور خوار و دشمنوں کے ہاتھ میں گرفتار ہونگے

بَابُ إِذَا لَمْ يُنْفِقِ الرَّجُلُ فَلِلْمَرْأَةِ أَنْ تَأْخُذَ بِغَيْرِ عِلْمِهِ مَا يَكْفِيهَا وَوَلَدَهَا بِالْمَعْرُوفِ۔

۲۷۷۔ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى: حَدَّثَنَا يَحْيَى، عَنْ هِشَامٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي أَبِي عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ هِنْدَ ابْنَتَ عُتْبَةَ قَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ أَبَا سُفْيَانَ رَجُلٌ شَحِيحٌ، وَلَيْسَ يُعْطِينِي مَا يَكْفِينِي وَوَلَدِي إِلَّا مَا أَخَذْتُ مِنْهُ وَهُوَ لَا يَعْلَمُ فَقَالَ: خُذِي مَا يَكْفِيكِ وَوَلَدَكِ، بِالْمَعْرُوفِ۔

باب اگر مرد اپنی عورت کا خرچہ نہ دے تو عورت بے اس کے خبر کیے اپنا اور اپنی اولاد کا خرچہ اس کے مال میں سے لے سکتی ہے۔

ہم سے محمد بن مثنی نے بیان کیا کہا ہم سے یحییٰ بن سعید قطان نے انہوں نے ہشام بن عروہ سے کہا مجھ کو میرے والد نے خبر دی انہوں نے حضرت عائشہؓ سے انہوں نے کہا ہندہ عتبہ کی بیٹی نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا ابوسفیانؓ (میرا خاوند) ایک بخیل آدمی ہے اور میری ضرورت کے موافق بھی میرا اور میری اولاد کا خرچہ نہیں دیتا مگر میں اس کے بے خبر کیے کچھ لیتی ہوں آپ نے فرمایا دستور کے موافق اتنا لے لے جو تجھ کو اور تیری اولاد کو کافی ہو

بَابُ حِفْظِ الْمَرْأَةِ زَوْجَهَا فِي ذَاتِ يَدِهِ وَالنَّفَقَةِ۔

باب عورت اپنے خاوند کے مال کا اور جو وہ خرچ کے لیے دے اس کا اچھی طرح بند وبست کرے (بے فائدہ نہ اڑانے دے)

۲۷۸۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللهِ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ: حَدَّثَنَا ابْنُ طَاوُسٍ عَنْ أَبِيهِ، وَأَبُو الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ: أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: خَيْرُ نِسَاءٍ رَكِبْنَ الْإِبِلَ نِسَاءُ قُرَيْشٍ، وَقَالَ الْآخَرُ: صَالِحُ نِسَاءِ قُرَيْشٍ: أَحْنَاهُ عَلَى وَلَدٍ فِي صِغَرِهِ، وَأَرْعَاهُ عَلَى زَوْجٍ فِي ذَاتِ يَدِهِ، وَيُذْكَرُ عَنْ مُعَاوِيَةَ وَابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

ہم سے علی بن عبداللہ نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان بن عیینہ نے کہا ہم سے عبداللہ بن طاؤس نے انہوں نے اپنے والد سے اور ابو الزناد نے اعرج سے انہوں نے ابوہریرہؓ سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا عقلمنی عورتیں اونٹ کی سواری کرتی ہیں ان میں (یعنی عرب کی عورتوں میں) قریش کی عورتیں بہت عمدہ ہیں یہ چھٹپنے میں اپنی اولاد پر مہربان اور خاوند کے مال و اسباب کی بخوبی نگہبان ہوتی ہیں اور معاویہؓ اور ابن عباسؓ نے بھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے ایسی ہی روایت کی ہے۔ ف

ف معاویہ رضؓ کی روایت کو امام احمد اور طبرانی نے اور ابن عباسؓ کی روایت کو امام احمد نے وصل کیا۔

بَابُ كِسْوَةِ الْمَرْأَةِ بِالْمَعْرُوفِ۔

باب عورتوں کو دستور کے موافق کپڑا دینا چاہیئے

۲۷۹۔ حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مِنْهَالٍ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ: أَخْبَرَنِي عَبْدُ الْمَلِكِ ابْنُ مَيْسَرَةَ قَالَ: سَمِعْتُ زَيْدَ بْنَ وَهْبٍ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: أَتَى إِلَيَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حُلَّةً سِيَرَاءَ فَلَبِسْتُهَا، فَرَأَيْتُ الْغَضَبَ فِي وَجْهِهِ فَشَقَقْتُهَا بَيْنَ نِسَائِي۔

ہم سے حجاج بن منہال نے بیان کیا کہا ہم سے شعبہ بن حجاج نے بیان کیا کہا مجھ سے عبدالملک بن میسرہ نے خبر دی کہا میں نے زید بن وہب سے سنا انہوں نے حضرت علی رضؓ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پاس کسی نے ایک ریشمی جوڑا (تحفہ کے طور پر) بھیجا ف میں نے پہن لیا پھر کیا دیکھتا ہوں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے مبارک چہرے پر غصہ ہے میں نے اس کو پھاڑ کر اپنی عورتوں میں تقسیم کر دیا ۲ف

ف آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ کو عنایت فرمایا ف۲ یعنی اپنی رشتہ دار عورتوں کو کیونکہ حضرت علی رضؓ کی بی بی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی حیات میں سوائے فاطمہ زہرا رضؓ کے اور کوئی دوسری عورت نہ تھی دوسری روایت میں یوں ہے میں نے فاطموں کو بانٹ دیا یعنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی صاحبزادی اور فاطمہ بنت اسد حضرت علی رضؓ کی والدہ اور فاطمہ بنت حمزہ رضی اللہ عنہن۔

بَابُ عَوْنِ الْمَرْأَةِ زَوْجَهَا فِي وَلَدِهِ۔ باب عورت اپنے خاوند کی مدد اس کی اولاد کی پرورش میں کر سکتی ہے ف۱

ف۱ یعنی اس اولاد کی تعلیم و تربیت جو اس کے پیٹ سے نہ ہو حالاں کہ باب کی حدیث میں جابر کی بی بی کی جابر کی بہنوں کی تعلیم و تربیت میں مدد کرتی ہے مگر اولاد کو بھی بہنوں پر قیاس کیا یہ خدمت کچھ عورت پر واجب نہیں ہے جیسے ابن بطال نے کہا بلکہ اگر عورت ایسا کرے تو اس کی مروت اور خوش خلقی ہے

۲۸۰ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ، حَدَّثَنَا حَمَّادُ ابْنُ زَيْدٍ، عَنْ عَمْرٍو، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: هَلَكَ أَبِي وَتَرَكَ سَبْعَ بَنَاتٍ أَوْ تِسْعَ بَنَاتٍ، فَتَزَوَّجْتُ امْرَأَةً ثَيِّبًا، فَقَالَ لِي رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: تَزَوَّجْتَ يَا جَابِرُ؟ فَقُلْتُ: نَعَمْ، فَقَالَ: أَبِكْرًا أَمْ ثَيِّبًا؟ قُلْتُ: بَلْ ثَيِّبًا، قَالَ فَهَلَّا جَارِيَةً تُلَاعِبُهَا وَتُلَاعِبُكَ، وَتُضَاحِكُهَا وَتُضَاحِكُكَ؟ قَالَ: فَقُلْتُ لَهُ: إِنَّ عَبْدَ اللهِ هَلَكَ وَتَرَكَ بَنَاتٍ، وَإِنِّي كَرِهْتُ أَنْ أَجِيئَهُنَّ بِمِثْلِهِنَّ، فَتَزَوَّجْتُ امْرَأَةً تَقُومُ عَلَيْهِنَّ وَتُصْلِحُهُنَّ، فَقَالَ: بَارَكَ اللهُ لَكَ، أَوْ خَيْرًا۔

ہم سے مسدد بن مسرہد نے بیان کیا کہا ہم سے حماد بن زید نے انہوں نے عمرو بن دینار سے انہوں نے جابر بن عبداللہ انصاری سے انہوں نے کہا میرے باپ مر گئے (جنگ احد میں شہید ہوئے) اور سات یا نو بیٹیاں (میری بہنیں) چھوڑ گئے میں نے ایک ایسی عورت سے نکاح کیا جو خاوند کر چکی تھی۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے پوچھا جابر کیا تو نے نکاح کیا ہے میں نے عرض کیا جی ہاں آپؐ نے فرمایا کنواری سے یا بیوہ سے میں نے کہا بیوہ سے آپ نے فرمایا کنواری سے کیوں نہ کیا وہ تجھ سے کھیلتی تو اس سے کھیلتا وہ تجھ سے ہنسی دل لگی کرتی تو اس سے ہنسی دل لگی کرتا میں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرے باپ مر گئے اور چھوٹی چھوٹی بیٹیاں چھوڑ گئے ف۱ میں نے ایک لڑکی انہی کی طرح کی بیاہ کر لانا مناسب نہ سمجھا بلکہ میں نے ایسی عورت کی جو ان کی خبر رکھے اور ان کو درست کرے (آداب سکھائے) آپ نے فرمایا اللہ تجھ کو برکت یا بھلائی عطا فرمائے ف۲

ف۱ ان کی تعلیم و تربیت کے لیے ایک جہاں دیدہ عورت ضرور تھی ف۲ جابر رضؓ کو اللہ تعالیٰ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی دعا سے بہت برکت دی ان کا قرضہ بھی سب ادا ہو گیا ہمیشہ خوش و خرم رہے اور سب سے بڑی برکت یہ ہوئی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمیشہ منظور نظر رہے ایک بار میں نے خواب میں دیکھا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ رضوان اللہ علیہم کے ساتھ ایک پہاڑ کی چوٹی پر تشریف رکھتے ہیں اور میں اور ایک اور آدمی اس پہاڑ کے نیچے وضو کر رہے ہیں۔ میں نے اس سے پوچھا تم کون شخص ہو؟ انہوں نے کہا میں جابر بن عبداللہ انصاری ہوں میں نے کہا کیا خوب تم تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو خوب پہچانتے ہو بھلا بتلاؤ تو یہ لوگ پہاڑ کی چوٹی پر نظر آ رہے ہیں ان میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کون سے

ہیں جابر رضؓ نے آپ کی طرف اشارہ کیا آپ اس وقت سپید عمامہ باندھے ہوئے تھے۔ میں نے دور سے آپ کو دیکھا پھر یہ خواب ختم ہوگیا۔

بَابُ نَفَقَةِ الْمُعْسِرِ عَلَى أَهْلِهِ

باب مفلس آدمی کو بھی (جب کچھ ملے) تو اپنی بی بی کو کھلانا واجب ہے ف

ف کیوں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے باب کی حدیث میں اس مفلس شخص سے فرمایا جس پر رمضان کا کفارہ واجب تھا۔ جا تم میاں بی بی اس کھجور کے زیادہ حق دار ہو۔ دوسری روایت میں یوں ہے تو بھی کھا اور اپنے گھر والوں کو بھی کھلا۔ تو آپ نے کفارہ کی ادائگی پر اس کے گھر والوں کا کھانا مقدم سمجھا، یا اس شخص نے کفارہ کے وجوب کے ساتھ اپنے گھر والوں کے خرچ کا اہتمام کیا اور ان کی محتاجی ظاہر کی اگر گھر والوں کو کھلانا ضروری نہ ہوتا تو وہ اس کھجور کو خیرات کرنا مقدم سمجھتا۔

٢٨١ - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ: حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ: حَدَّثَنَا ابْنُ شِهَابٍ، عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلٌ فَقَالَ: هَلَكْتُ، قَالَ: وَلِمَ؟ قَالَ: وَقَعْتُ عَلَى أَهْلِي فِي رَمَضَانَ، قَالَ: فَأَعْتِقْ رَقَبَةً، قَالَ: لَيْسَ عِنْدِي، قَالَ: فَصُمْ شَهْرَيْنِ مُتَتَابِعَيْنِ، قَالَ: لَا أَسْتَطِيعُ، قَالَ: فَأَطْعِمْ سِتِّينَ مِسْكِينًا، قَالَ: لَا أَجِدُ، فَأُتِيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِعَرَقٍ فِيهِ تَمْرٌ فَقَالَ: أَيْنَ السَّائِلُ؟ قَالَ: هَا أَنَا ذَا، قَالَ: تَصَدَّقْ بِهَذَا، قَالَ: عَلَى أَحْوَجَ مِنَّا يَا رَسُولَ اللَّهِ، فَوَالَّذِي بَعَثَكَ بِالْحَقِّ مَا بَيْنَ لَابَتَيْهَا أَهْلُ بَيْتٍ أَحْوَجُ مِنَّا، فَضَحِكَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى بَدَتْ أَنْيَابُهُ

ہم سے احمد بن یونس نے بیان کیا کہا ہم سے ابراہیم بن سعد نے کہا ہم سے ابن شہاب نے انہوں نے حمید بن عبدالرحمن بن عوف سے انھوں نے ابوہریرہ رضؓ سے انھوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک آدمی آیا (سلمہ یا سلمان بن صخر یا اور کوئی) اور کہنے لگا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں تو تباہ ہوگیا۔ آپؐ نے فرمایا کیوں کیا ہوا؟ کہہ تو۔ وہ کہنے لگا میں رمضان میں اپنی بی بی پر چڑھ بیٹھا (یعنی دن کو روزے میں) آپؐ نے فرمایا تو پھر (کفارہ دے) ایک بردہ آزاد کر۔ وہ کہنے لگا بردے کا تو مجھ کو مقدور نہیں۔ آپ نے فرمایا اچھا دو مہینے لگاتار روزے رکھ وہ کہنے لگا یہ بھی مجھ سے نہیں ہوسکتا آپ نے فرمایا اچھا ساٹھ مسکینوں کو کھانا کھلا وہ کہنے لگا اس کا بھی مجھ کو مقدور نہیں ہے پھر ایسا ہوا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پاس کھجور کا ایک تھیلا آیا ول آپ نے (لوگوں سے) پوچھا وہ فتوی پوچھنے والا کہاں گیا؟ اس نے عرض کیا حاضر ہوں یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! آپؐ نے فرمایا لے یہ کھجور لے جا اور (کفارہ میں) خیرات کر دے وہ کہنے لگا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس کو خیرات کروں نا جو مجھ سے بڑھ کر محتاج ہو قسم اس پروردگار کی جس نے آپ کو

قَالَ: فَأَنْتُمْ إِذًا۔

سچا پیغمبر بنا کر بھیجا مدینہ کے دونوں پتھریلے میدانوں میں کوئی گھر والا ہم سے زیادہ محتاج نہیں ہے یہ سن کر آپ ہنس دیے اتنا ہنسے کہ آپ کی کچلیاں کھل اٹھیں اور فرمایا پھر تو تم ہی میاں بی بی اس کے زیادہ حقدار ہوئے

ف۱ اس میں پندرہ صاع کھجور ہوتی ہے ف۲ یہ حدیث کتاب الصوم میں گزر چکی ہے۔

بَابٌ۔ وَعَلَى الْوَارِثِ مِثْلُ ذٰلِكَ۔ وَهَلْ عَلَى الْمَرْأَةِ مِنْهُ شَيْءٌ؟۔ وَضَرَبَ اللّٰهُ مَثَلًا رَجُلَيْنِ أَحَدُهُمَا أَبْكَمُ۔ الْآيَةَ۔

باب اللہ تعالیٰ کا (سورۃ بقرہ میں) یہ فرمانا ف تو بچے کے وارث (مثلاً بھائی چچا وغیرہ) پر بھی یہی لازم ہے ف۱ اور اللہ تعالیٰ نے (سورۂ نحل میں) فرمایا اللہ دو مردوں کی مثال بیان کرتا ہے ایک تو گونگا ہے جو کچھ قدرت نہیں رکھتا۔ اخیر آیت صراط مستقیم تک)

ف اگر بچہ کا باپ مر جائے ف۱ یعنی دودھ پلانے والی کا نان و نفقہ خرچ وغیرہ دینا اس مسئلہ میں اختلاف ہے یعنی جب بچہ کا مال کچھ نہ ہو تو اس کی پرورش کا خرچہ کون دے گا امام احمد رح کے نزدیک اس بچہ کے وارث دیں گے اور حنفیہ کے نزدیک ہر ایک محرم رشتہ دار اور جمہور کے نزدیک وارثوں کو یہ خرچہ دینا ضرور نہیں اور علی الوارث مثل ذالک کے معنی انھوں نے یہ کیے ہیں کہ وارث بھی کسی کو نقصان نہ پہنچائے زید بن ثابت نے کہا ہے اگر بچہ کی ماں اور چچا دونوں ہوں تو ہر ایک بقدر اپنے حصۂ وراثت کے اس کا خرچہ اٹھائے گا یہ باب لا کر امام بخاری نے زید کا قول رد کر دیا ہے کہ عورت کی مثال گونگے کی سی ہے اور گونگے کی نسبت اللہ تعالیٰ نے سورۂ نحل میں فرمایا لا یقدر علی شیء تو عورت پر کوئی خرچہ واجب نہیں ہو سکتا

۲۸۲۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ: حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ: أَخْبَرَنَا هِشَامٌ عَنْ أَبِيهِ، عَنْ زَيْنَبَ بِنْتِ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ: قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ، هَلْ لِي مِنْ أَجْرٍ فِي بَنِي أَبِي سَلَمَةَ أَنْ أُنْفِقَ عَلَيْهِمْ وَلَسْتُ بِتَارِكَتِهِمْ هٰكَذَا وَهٰكَذَا، إِنَّمَا هُمْ بَنِيَّ، قَالَ: نَعَمْ، لَكِ أَجْرُ مَا أَنْفَقْتِ عَلَيْهِمْ۔

ہم سے موسیٰ بن اسمعیل نے بیان کیا کہا ہم سے وہیب بن خالد نے کہا ہم کو ہشام بن عروہ نے خبر دی انھوں نے اپنے والد سے انھوں نے زینب بنت ابی سلمہ رض سے انھوں نے ام المومنین ام سلمہؓ سے انھوں نے کہا میں نے عرض کیا یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اگر میں ابو سلمہ (اگلے خاوند) کے بیٹوں پر کچھ خرچ کروں تو مجھ کو ثواب ملے گا اور میں ان کی خبر گیری کیسے چھوڑ دوں آخر وہ میرے ہی پیٹ کی اولاد ہیں آپؐ نے فرمایا بیشک تو جو ان پر خرچ کرے گی اس کا تجھ کو ثواب ملے گا ف۱

ف تو حدیث سے یہ نکلا کہ ماں پر اپنی اولاد کا خرچہ واجب نہیں ہے اگر تبرع کے طور پر خرچ کرے تو ثواب ہے

۲۸۳- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا: قَالَتْ هِنْدُ: يَا رَسُولَ اللهِ، إِنَّ أَبَا سُفْيَانَ رَجُلٌ شَحِيحٌ فَهَلْ عَلَيَّ جُنَاحٌ أَنْ آخُذَ مِنْ مَالِهِ مَا يَكْفِينِي وَبَنِيَّ؟ قَالَ: خُذِي بِالْمَعْرُوفِ۔

ہم سے محمد بن یوسف بیکندی نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان بن عیینہ نے انہوں نے ہشام بن عروہ سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے حضرت عائشہؓ سے انہوں نے کہا ہندہ کہنے لگی یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ابوسفیانؓ امیرا خاوند) ایک ہی بخیل آدمی ہے۔ اگر میں اپنے اور بیٹوں کی ضرورت کے موافق اس کے مال میں سے لوں تو مجھ پر کچھ گناہ تو نہ ہوگا آپؐ نے فرمایا دستور کے موافق تو لے سکتی ہے ف

ف اس حدیث سے امام بخاری نے یہ نکالا کہ اولاد کا خرچ باپ پر ہے ورنہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہندہ کو یہ حکم دیتے کہ بیٹوں کا آدھا خرچہ تو دے اور آدھا سفیان کے مال میں سے لے۔ ع اس کے دل سے پیسہ نہیں نکلتا۔

بَابُ قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ تَرَكَ كَلًّا أَوْ ضِيَاعًا فَإِلَيَّ۔

باب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمانا جو شخص مرجائے اور قرض کا بوجھ یا بال ع بچے چھوڑ جائے تو ان کا بندوبست مجھ پر (یعنی میرے ذمہ) ہے۔

ع جن کی خبر نہ لی جائے تو ہلاک ہو جائیں

۲۸۴- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ: حَدَّثَنَا اللَّيْثُ، عَنْ عُقَيْلٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُؤْتَى بِالرَّجُلِ الْمُتَوَفَّى عَلَيْهِ الدَّيْنُ، فَيَسْأَلُ: هَلْ تَرَكَ لِدَيْنِهِ فَضْلًا؟ فَإِنْ حُدِّثَ أَنَّهُ تَرَكَ وَفَاءً صَلَّى، وَإِلَّا قَالَ لِلْمُسْلِمِينَ: صَلُّوا عَلَى صَاحِبِكُمْ، فَلَمَّا فَتَحَ اللهُ عَلَيْهِ الْفُتُوحَ قَالَ: أَنَا أَوْلَى بِالْمُؤْمِنِينَ مِنْ أَنْفُسِهِمْ

ہم سے یحییٰ بن بکیر نے بیان کیا کہا ہم سے لیث بن سعد نے انہوں نے عقیل سے انہوں نے ابن شہاب سے انہوں نے ابوسلمہ سے انہوں نے ابوھریرہ رضؓ سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پاس جب ایسے شخص کا جنازہ لایا جاتا جو قرض دار مرتا تو آپ پوچھتے اس نے قرض ادا ہونے کے موافق جائیداد چھوڑی ہے یا نہیں اگر لوگ کہتے چھوڑی ہے تو آپؐ اس پر (جنازے کی) نماز پڑھتے ورنہ صحابہ رضؓ سے فرما دیتے تم اپنے ساتھی پر نماز پڑھ لو (آپؐ نہ پڑھتے ف) پھر جب اللہ تعالیٰ نے آپ کو ملک کے ملک فتح کرا دیے (اور روپیہ آنے لگا) تو آپ نے فرمایا مومنوں کا خیال مجھ کو ان کی ذات

فَمَنْ تُوُفِّيَ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ فَتَرَكَ دَيْنًا فَعَلَيَّ قَضَاؤُهُ، وَمَنْ تَرَكَ مَالًا فَلِوَرَثَتِهِ۔

سے زیادہ ہے اب اگر کوئی مومن مر جائے اور قرضہ چھوڑ جائے (جائیداد نہ چھوڑے) تو اس کا قرضہ میرے ذمہ اور جو مومن جائیداد چھوڑ جائے وہ اس کے وارثوں کی ہے ؎ ؎۲

؎ اس سے مقصود یہ تھا کہ لوگ قرضہ کی فکر کریں اور زندگی ہی میں اس کو ادا کر جائیں اگر زندگی میں نہ ادا کر سکیں تو قرضہ کے ادائی کے موافق جائیداد چھوڑ جائیں اس باب کے یہاں لانے سے امام بخاری کا یہ مطلب ہے اگر کوئی مسلمان اولاد چھوڑ جائے اور ان کی پرورش کے لیے کوئی جائداد نہ ہو تو حاکم اسلام بیت المال میں سے ان کی پرورش کرے۔ ؎۲ یہ حدیث اوپر گزر چکی ہے اور یہ بیان ہو چکا ہے کہ مسلمان لوگ اگلے زمانے میں جو اسلامی سلطنت کی دل وجان سے خیر خواہی کرتے تھے اس کو بچانے کے لیے خون سب بے دریغ بہاتے تھے تو اس کی وجہ یہ تھی کہ ان کو معلوم تھا کہ ہمارے بال بچوں کی پرورش خزانہ سلطنت سے ہوگی اور ہمارا قرضہ بھی خزانہ سلطنت ادا کرے گا پھر کیا فکر ہے اللہ کی راہ میں جان دینا اور غازی اور شہید کا ثواب حاصل کرنا اس سے بڑھ کر کون سی سعادت ہوگی مگر بعد کے زمانے میں مسلمان بادشاہوں نے یہ ستم کیا کہ سلطنت کے خزانے کو اپنی ملک سمجھ لیا لگے اپنی عیش وعشرت میں اڑانے اب لوگوں نے کہا جب بادشاہ سلامت خود تو عیش کرتے ہیں اور ہماری راحت وتکلیف کی ان کو ذرا بھی پرواہ نہیں ہے تو ایسے بادشاہ سے ہم کیوں ہمدردی کریں اب بادشاہ صاحب کا ساتھ مصیبت میں صرف ان کی نوکر فوج دینے لگی عام رعیت نے مدد چھوڑ دی جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ دشمن ان پر غالب ہو گئے سارا ملک غنیم کے قبضہ میں آگیا اور بادشاہ سلامت قید خانہ بھیجے گئے وہ اپنے اعمال کا خمیازہ بھگت رہے ہیں۔

بَابُ الْمَرَاضِعِ مِنَ الْمَوَالِيَاتِ وَغَيْرِهِنَّ۔

باب آزاد اور لونڈی دونوں انا ہو سکتی ہیں (دودھ پلا سکتی ہیں)

۲۸۵- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ: حَدَّثَنَا اللَّيْثُ، عَنْ عُقَيْلٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ: أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ: أَنَّ زَيْنَبَ بِنْتَ أَبِي سَلَمَةَ أَخْبَرَتْهُ: أَنَّ أُمَّ حَبِيبَةَ زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ: قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللهِ، انْكِحْ أُخْتِي ابْنَةَ أَبِي سُفْيَانَ، قَالَ: وَتُحِبِّينَ ذَلِكِ؟ قُلْتُ: نَعَمْ: لَسْتُ لَكَ بِمُخْلِيَةٍ، وَأُحِبُّ مَنْ شَارَكَنِي فِي الْخَيْرِ أُخْتِي،

ہم سے یحییٰ بن بکیر نے بیان کیا کہا ہم سے لیث بن سعد نے انہوں نے عقیل سے انہوں نے ابن شہاب سے انہوں نے کہا مجھ کو عروہ بن زبیر نے خبر دی ان کو زینب بنت ابی سلمہؓ نے ان سے ام المومنین ام حبیبہؓ نے بیان کیا کہ میں نے کہا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپؐ میری بہن (عزہ) سے نکاح کر لیجئے جو ابوسفیان کی بیٹی ہے آپ نے فرمایا تجھ کو یہ پسند لگے گا میں نے کہا جی ہاں میں کچھ اکیلی آپ کے پاس تھوڑی ہوں ؎ پھر اگر میری بہن کو فائدہ پہنچے تو غیروں سے تو مجھ کو اچھا لگے گا آپ نے فرمایا یہ تو نہیں

فَقَالَ: إِنَّ ذَلِكَ لَا يَحِلُّ لِي، فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللهِ، فَوَاللهِ إِنَّا نَتَحَدَّثُ أَنَّكَ تُرِيدُ أَنْ تَنْكِحَ دُرَّةَ بِنْتَ أَبِي سَلَمَةَ، فَقَالَ: ابْنَةَ أُمِّ سَلَمَةَ؟ فَقُلْتُ نَعَمْ، قَالَ: فَوَاللهِ لَوْ لَمْ تَكُنْ رَبِيبَتِي فِي حَجْرِي مَا حَلَّتْ لِي إِنَّهَا ابْنَةُ أَخِي مِنَ الرَّضَاعَةِ، أَرْضَعَتْنِي وَأَبَا سَلَمَةَ ثُوَيْبَةُ فَلَا تَعْرِضْنَ عَلَيَّ بَنَاتِكُنَّ وَلَا أَخَوَاتِكُنَّ، وَقَالَ شُعَيْبٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ: قَالَ عُرْوَةُ: ثُوَيْبَةُ أَعْتَقَهَا أَبُو لَهَبٍ

مگر عزہ (تیری بہن) سے نکاح کرنا مجھ کو درست کہاں ہے ف۲ پھر میں نے کہا پروردگار کی قسم ہم لوگ تو یہ باتیں کر رہے تھے کہ آپ درہ ابوسلمہ رض کی بیٹی سے نکاح کرنے والے ہیں آپ نے فرمایا ام سلمہ رض کی بیٹی سے میں نے کہا جی ہاں، آپؐ نے فرمایا وہ تو میری ربیبہ ہے (اگر میری ربیبہ نہ ہوتی جب بھی وہ میرے لیے درست نہ ہوتی وہ تو میرے دودھ بھائی کی بیٹی ہے مجھ کو اور ابوسلمہ دونوں کو ثویبہ نے دودھ پلایا ہے (جو ابولہب کی لونڈی تھی) تو ایسا مت کیا کرو اپنی بیٹیوں یا بہنوں کا ذکر مجھ سے نہ کیا کرو عروہ نے کہا ثویبہ کو ابولہب نے (آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت کی خوشی میں آزاد کر دیا تھا) ف۳

ف۱ کہ دوسری سوت آنا گوارہ نہ کروں ف۲ جب تو میرے نکاح میں ہے ف۳ بعضوں نے اس سے یہ دلیل لی ہے کہ آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے میلاد کی محفل جس میں آپ کی ولادت کی خوشی کی جائے درست ہے کیونکہ ابولہب نے یہ خوشی کی اور ثویبہ کو آزاد کر دیا البتہ آپ کی وفات کی محفل کرنا درست نہیں ہے کیونکہ رنج کی محفل ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کسی میت پر تین دن سے زیادہ سوگ کرنے سے منع کیا ہے جیسے اوپر گزر چکا ہے ہم کہتے ہیں کہ ابولہب کا فعل کیوں کہ حجت ہو سکتا ہے وہ تو کافر تھا اور کفر ہی پر مرا اور اللہ تعالیٰ نے اس کی ہجو قرآن پاک میں اتاری جو قیامت تک پڑھی جائیگی اس حدیث سے امام بخاری نے باب کا مطلب نکالا کہ لونڈی انا ہو سکتی ہے یعنی آزاد مردوں کو دودھ پلا سکتی ہے۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

شروع اللہ کے نام سے جو نہایت مہربان ہے رحم والا

كتاب الاطعمة

کتاب کھانوں کے بیان میں

(یعنی کھلانے کے آداب اور اقسام کے بیان میں) ف

ف اطعمہ طعام کی جمع ہے طعام ہر کھانے کو کہتے ہیں اور کبھی خاص گیہوں کو بھی کہتے ہیں طعم بالفتح مزہ اور ذائقہ اور طعم بالضم طعام۔

وَقَوْلِ اللّٰهِ تَعَالَى۔ كُلُوا مِنْ طَيِّبَاتِ مَا رَزَقْنَاكُمْ۔ الْآيَةَ۔ وَقَوْلِهِ۔ أَنْفِقُوا مِنْ طَيِّبَاتِ مَا كَسَبْتُمْ۔ وَقَوْلِهِ۔ كُلُوا مِنَ الطَّيِّبَاتِ وَاعْمَلُوا صَالِحًا إِنِّي بِمَا تَعْمَلُونَ عَلِيمٌ۔

اور اللہ تعالیٰ نے (سورۂ بقرہ میں) فرمایا مسلمانو! ہم نے جو پاکیزہ چیزیں تم کو دی ہیں ان کو کھاؤ اور (اسی سورت میں فرمایا) تم جو پاکیزہ مال کماؤ ان میں سے خرچ کرو (کھاؤ اور کھلاؤ) اور (سورۂ مومنون) میں فرمایا پیغمبرو پاکیزہ چیزیں کھاؤ اور اچھے اعمال بجالاؤ میں تمہارے کام خوب جانتا ہوں۔

۲۸۶۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ أَبِي وَائِلٍ، عَنْ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: أَطْعِمُوا الْجَائِعَ، وَعُودُوا الْمَرِيضَ، وَفُكُّوا الْعَانِيَ، قَالَ سُفْيَانُ: وَالْعَانِي: الْأَسِيرُ۔

ہم سے محمد بن کثیر نے بیان کیا کہا ہم کو سفیان ثوری نے خبر دی انہوں نے منصور سے انہوں نے ابو وائل سے انہوں نے ابو موسیٰ اشعری رضؓ سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا بھوکے کو کھانا کھلاؤ (پیاسے کو پانی پلاؤ) بیمار کی خبر لو (عیادت کو جاؤ) قیدی کو قید سے چھڑاؤ سفیان نے کہا حدیث میں عانی سے مراد قیدی ہے۔

۲۸۷۔ حَدَّثَنَا يُوسُفُ بْنُ عِيسَى: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي حَازِمٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: مَا شَبِعَ آلُ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ طَعَامٍ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ حَتَّى قُبِضَ، وَعَنْ أَبِي حَازِمٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ:

ہم سے یوسف بن عیسیٰ مروزی نے بیان کیا کہا ہم سے محمد بن فضیل نے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے ابو حازم (سلمان اشجعی) سے انہوں نے ابو ہریرہ رضؓ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی آل پر آپ کی وفات تک ایسا زمانہ نہیں گزرا کہ تین دن برابر کھانا پیٹ بھر کر کھایا ہو ف (اور اسی سند سے) ابو حازم سے روایت ہے انہوں نے کہا

مَا بِنِي جَهْدٌ شَدِيدٌ فَلَقِيتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ، فَاسْتَقْرَأْتُهُ آيَةً مِنْ كِتَابِ اللهِ، فَدَخَلَ دَارَهُ وَفَتَحَهَا عَلَيَّ فَمَشَيْتُ غَيْرَ بَعِيدٍ، فَخَرَرْتُ لِوَجْهِي مِنَ الْجَهْدِ وَالْجُوعِ، فَإِذَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَائِمٌ عَلَى رَأْسِي فَقَالَ: يَا أَبَا هُرَيْرَةَ، فَقُلْتُ: لَبَّيْكَ يَا رَسُولَ اللهِ وَسَعْدَيْكَ، فَأَخَذَ بِيَدِي فَأَقَامَنِي وَعَرَفَ الَّذِي بِي، فَانْطَلَقَ بِي إِلَى رَحْلِهِ فَأَمَرَ لِي بِعُسٍّ مِنْ لَبَنٍ فَشَرِبْتُ مِنْهُ ثُمَّ قَالَ: عُدْ فَاشْرَبْ يَا أَبَا هِرٍّ، فَعُدْتُ فَشَرِبْتُ ثُمَّ قَالَ: عُدْ فَعُدْتُ فَشَرِبْتُ حَتَّى اسْتَوَى بَطْنِي فَصَارَ كَالْقِدْحِ، قَالَ: فَلَقِيتُ عُمَرَ وَذَكَرْتُ لَهُ الَّذِي كَانَ مِنْ أَمْرِي وَقُلْتُ لَهُ: تَوَلَّى ذٰلِكَ مَنْ كَانَ أَحَقَّ بِهِ مِنْكَ يَا عُمَرُ، وَاللهِ لَقَدِ اسْتَقْرَأْتُكَ الْآيَةَ وَلَأَنَا أَقْرَأُ لَهَا مِنْكَ قَالَ عُمَرُ: وَاللهِ لَأَنْ أَكُونَ أَدْخَلْتُكَ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ أَنْ يَكُونَ لِي مِثْلُ حُمْرِ النَّعَمِ۔

ابوہریرہ رض سے انہوں نے کہا مجھے بہت بھوک لگی تو میں حضرت عمر رض سے ملا میں نے ان سے کہا قرآن کی فلاں آیت مجھ کو پڑھ کر سنا دو وہ اپنے گھر میں گئے اور وہ آیت مجھ کو پڑھ کر سنائی سمجھائی ف۳ آخر میں وہاں سے چلا تھوڑی دور نہیں گیا تھا کہ بھوک کے مارے اوندھے منہ گر پڑا کیا دیکھتا ہوں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم میرے سرہانے کھڑے ہیں آپ نے فرمایا ابوہریرہ میں نے عرض کیا حاضر ہوں یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ کی خدمت کے لیے مستعد ہوں آپ نے میرا ہاتھ پکڑ کر اٹھایا آپ پہچان گئے کہ بھوک کے مارے میری یہ حالت ہو رہی ہے آپ اپنے گھر مجھ کو لے گئے اور دودھ کا پیالہ میرے لیے لانے کا حکم دیا میں نے دودھ پیا پھر فرمایا ابوہریرہ رض اور پی میں نے اور پیا پھر فرمایا ابوہریرہ اور پی میں نے اور پیا اتنا کہ میرا پیٹ تن کر تیر کی طرح برابر ہو گیا ف۵ ابوہریرہ کہتے ہیں اس کے بعد میں پھر حضرت عمر رض سے ملا اور میں نے اپنا حال بیان کیا ف۶ میں نے ان سے یہ بھی کہا کہ اللہ تعالیٰ نے میری بھوک دور کرنے کے لیے ایسے شخص کو بھیجا جو تم سے زیادہ اس بات کے لائق تھے ف۷ پروردگار کی قسم میں نے جو تم سے کہا یہ آیت مجھ کو پڑھ کر سنا دو یہ ف۸ آیت تم سے زیادہ مجھ کو یاد ہے حضرت عمر رض یہ سن کر کہنے لگے ابوہریرہ رض خدا کی قسم اگر میں اس وقت تم کو اپنے گھر لے جا کر کھانا کھلاتا (تمہاری ضیافت کرتا) تو لال لال (عمدہ) اونٹ ملنے سے بھی زیادہ مجھ کو خوشی ہوتی ف۹۔

ف۱ فضیل بن غزوان بن جریر کوفی ف۲ بلکہ فقر و فاقہ میں گزری ایک دن پیٹ بھر کر ملا تو دوسرے دن فاقہ ہوا دوسری روایت میں یوں ہے کہ گیہوں کی روٹی تین دن برابر پیٹ بھر کر نہیں کھائی ایک روایت میں یوں ہے کہ جو کی روٹی دو دن برابر پیٹ بھر کر نہیں کھائی بعضوں نے کہا اس کی وجہ یہ تھی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کی آل پیٹ بھر کر کھانا پسند نہیں کرتے تھے حذیفہ کی حدیث میں ہے جو شخص کم کھائے اس کا پیٹ اچھا رہے گا اس کا قلب روشن ہو گا اندرون از طعام خالی دار، تا دروے نور معرفت بینی۔ حضرات صوفیہ نے لکھا ہے کہ سارے تصوف کا خلاصہ تین باتیں ہیں کم کھانا، کم سونا، کم بات کرنا ف۳ لیکن میرا مطلب نہ سمجھے میری غرض یہ تھی کہ مجھ کو کچھ کھانا کھلائیں۔ ف۴ یعنی پہلے بھوک کی حالت میں پیٹ سکڑ کر گڑھے کی طرح ہو گیا

تھا اب بھول کر برا آگیا کہ کھانہ ریاف کہ میں نے تم سے یہ آیت صرف اس لیے پوچھی تھی کہ تم سمجھ جاؤ اور مجھ کو کھانا کھلاؤ ف یعنی محتاجوں کو کھانا کھلانے اور ان کا پیٹ بھرنے کے یعنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو ف تو اس وجہ سے یہ نہیں کہا تھا کہ میں اس آیت کو بھول گیا تھا ________ ف مگر افسوس ہے کہ میں اس وقت تمہارا مطلب نہیں سمجھا اور تم نے بھی کچھ نہیں کہا بلکہ یہ کہا کہ ایک آیت بھول گئے ہو اس کو پوچھنا چاہتے ہو اس حدیث سے یہ نکلا کہ پیٹ بھر کر کھانا درست ہے کیوں کہ ابو ہریرہ رضؓ نے پیٹ بھر کر دودھ پیا۔

بَابُ التَّسْمِيَةِ عَلَى الطَّعَامِ وَالْأَكْلِ بِالْيَمِينِ۔

باب کھانا شروع کرتے وقت بسم اللہ کہنا اور داہنے ہاتھ سے کھانا ف

ف گو جنابت یا حیض کی حالت ہو ف اگر شروع میں بھول جائے تو جب یاد آئے اس وقت یوں کہے بسم اللہ اولہ وآخرہ اگر بہت سے آدمی کھانے پر ہوں تو پکار کر بسم اللہ کہے تاکہ اور لوگوں کو بھی یاد آجائے شافعی نے کہا اگر کھانے والوں میں سے ایک بھی بسم اللہ کہہ لے تو اوروں کو کفایت کرے گی اب علمائے ظاہر کے نزدیک کھانے کے شروع میں بسم اللہ کہنا اسی طرح دائیں ہاتھ سے کھانا کھانا واجب ہے اکثر علماء اس کو سنت کہتے ہیں لیکن ایک حدیث میں ہے کہ ایک شخص بائیں ہاتھ سے کھا رہا تھا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا داہنے ہاتھ سے کھا اس نے کہا میں داہنے ہاتھ سے نہیں کھا سکتا آپ نے فرمایا اچھا داہنے ہاتھ سے نہیں کھا سکے گا پھر اس کا داہنا ہاتھ بالکل رہ گیا (مفلوج ہو گیا) اٹھ ہی نہ سکا بے ادبی کی سزا ملی۔ ہمارے زمانے میں نصاریٰ کی حکومت اکثر ملکوں میں پھیل گئی ہے وہ کیا کرتے ہیں داہنے ہاتھ میں چھری لیتے ہیں اور بائیں ہاتھ سے کھاتے ہیں بعضے مسلمان بھی ان کی تقلید کرتے ہیں کم بخت بائیں ہاتھ سے کھاتے ہیں یہ نہیں جانتے کہ ہماری شریعت میں بائیں ہاتھ سے کھانا منع ہے اگر تم کو چھری کانٹے سے ہی کھانا منظور ہے تو خیر کھاؤ لیکن چھری بائیں ہاتھ میں رکھو اور کانٹا دائیں ہاتھ میں اور داہنے ہاتھ سے کھاؤ۔

٢٨٨- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ: أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ: قَالَ الْوَلِيدُ بْنُ كَثِيرٍ: أَخْبَرَنِي أَنَّهُ سَمِعَ وَهْبَ بْنَ كَيْسَانَ: أَنَّهُ سَمِعَ عُمَرَ بْنَ أَبِي سَلَمَةَ يَقُولُ: كُنْتُ غُلَامًا فِي حَجْرِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَانَتْ يَدِي تَطِيشُ فِي الصَّحْفَةِ، فَقَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: يَا غُلَامُ سَمِّ اللَّهَ وَكُلْ

ہم سے علی بن عبداللہ مدینی نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان بن عیینہ نے کہ ولید بن کثیر نے مجھ کو خبر دی انہوں نے وہب ابن کیسان سے سنا انہوں نے عمر بن ابی سلمہ سے وہ کہتے ہیں میں (ابو سلمہ رضؓ کے مر جانے کے بعد) بچہ تھا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پرورش میں کھانے کے وقت میرا ہاتھ رکابی کے چاروں طرف گھومتا (کبھی ادھر سے کھاتا کبھی ادھر سے) آپ نے فرمایا ارے بچے بسم اللہ کہہ اور داہنے

بِيَمِينِكَ وَكُلْ مِمَّا يَلِيكَ، فَمَا زَالَتْ تِلْكَ طِعْمَتِي بَعْدُ۔

ہاتھ سے اپنے نزدیک سے کھا اس کے بعد میں پھر ہمیشہ اسی طرح کھاتا رہا۔

بَابُ الْأَكْلِ مِمَّا يَلِيهِ، وَقَالَ أَنَسٌ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اُذْكُرُوا اسْمَ اللهِ، وَلْيَأْكُلْ رَجُلٌ مِمَّا يَلِيهِ۔

باب اپنے نزدیک سے کھانا (دوسروں کی طرف ہاتھ نہیں بڑھانا) اور انس رض نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ کا نام لو اور ہر شخص اپنے نزدیک سے کھائے وا۔

یہ حدیث اوپر مطلقاً کتاب النکاح میں حضرت زینب کے ولیمہ کے ذکر میں گزر چکی ہے اس کو امام مسلم اور ابونعیم نے مستخرج میں وصل کیا۔

۲۸۹۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ اللهِ قَالَ: حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ حَلْحَلَةَ الدِّيلِيِّ، عَنْ وَهْبِ بْنِ كَيْسَانَ أَبِي نُعَيْمٍ، عَنْ عُمَرَ بْنِ أَبِي سَلَمَةَ وَهُوَ ابْنُ أُمِّ سَلَمَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: أَكَلْتُ يَوْمًا مَعَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طَعَامًا فَجَعَلْتُ آكُلُ مِنْ نَوَاحِي الصَّحْفَةِ، فَقَالَ لِي رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: كُلْ مِمَّا يَلِيكَ۔

مجھ سے عبدالعزیز بن عبداللہ اویسی نے بیان کیا کہا مجھ سے محمد بن جعفر نے انہوں نے محمد بن عمرو بن حلحلہ دیلی سے انہوں نے ابونعیم وہب ابن کیسان سے انہوں نے عمر بن ابی سلمہ رض سے جو ام المومنین ام سلمہ رض کے (ابوسلمہ رض سے) بیٹے تھے انہوں نے کہا ایسا ہوا ایک دن میں نے (لڑکپن میں) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ کھانا کھایا۔ تو میں کیا کرتا رکابی کے چاروں طرف ہاتھ بڑھاتا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ارے اپنے نزدیک سے کھا۔

۲۹۰۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يُوسُفَ: أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ وَهْبِ بْنِ كَيْسَانَ أَبِي نُعَيْمٍ قَالَ: أُتِيَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِطَعَامٍ وَمَعَهُ رَبِيبُهُ عُمَرُ ابْنُ أَبِي سَلَمَةَ فَقَالَ: سَمِّ اللهَ وَكُلْ مِمَّا يَلِيكَ۔

ہم سے عبداللہ بن یوسف تنیسی نے بیان کیا کہا ہم کو امام مالک نے خبر دی انہوں نے ابونعیم وہب بن کیسان سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے کھانا رکھا گیا اس وقت آپکے ساتھ آپ کے ربیب عمر بن ابی سلمہ رض بھی تھے آپ نے ان سے فرمایا اللہ کا نام لے اور اپنے نزدیک سے کھا۔

بَابُ مَنْ تَتَبَّعَ حَوَالِي الْقَصْعَةِ مَعَ صَاحِبِهِ إِذَا لَمْ يَعْرِفْ مِنْهُ كَرَاهِيَةً۔

باب پیالے کے دوسری طرف بھی ہاتھ بڑھانا

جب یہ معلوم ہو کہ ساتھ کھانے والے کو اس سے کراہت نہ ہوگی

ف یہ اس شخص کے لیے جائز ہے جو اپنے گھر والوں کے ساتھ کھائے یا ان لوگوں کے ساتھ جو اس کا ہاتھ بڑھانا برا نہ جانیں۔ جیسے صحابہ رضؓ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا۔ کیوں کہ آپ کا ہاتھ لگنا تو باعث برکت تھا صحابہ رضؓ اس کو غنیمت جانتے تھے اور متبرک سمجھتے تھے یہاں تک کہ آپ کا تھوک بھی متبرک سمجھ کر بدن پر مل لیتے تھے

۲۹۱۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ عَنْ مَالِكٍ، عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ: أَنَّهُ سَمِعَ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَقُولُ: إِنَّ خَيَّاطًا دَعَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِطَعَامٍ صَنَعَهُ، قَالَ أَنَسٌ: فَذَهَبْتُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَأَيْتُهُ يَتَتَبَّعُ الدُّبَّاءَ مِنْ حَوَالِي الْقَصْعَةِ، قَالَ: فَلَمْ أَزَلْ أُحِبُّ الدُّبَّاءَ مِنْ يَوْمَئِذٍ۔ قَالَ عُمَرُ بْنُ أَبِي سَلَمَةَ: قَالَ لِي النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: كُلْ بِيَمِينِكَ۔

ہم سے قتیبہ بن سعید نے بیان کیا انہوں نے امام مالک سے انہوں نے اسحاق بن عبداللہ بن ابی طلحہ رضؓ سے انہوں نے اپنے چچا انس رضؓ بن مالک سے انہوں نے کہا ایک درزی نے (جس کا نام معلوم نہیں ہو سکا) کھانا تیار کر کے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو دعوت دی میں بھی آپ کے ساتھ اس دعوت میں گیا میں نے دیکھا آپ کھانے وقت پیالے کے چاروں طرف ہاتھ بڑھاتے آپ ڈھونڈ ڈھونڈ کر اس میں سے کدو کے قتلے نکال کر کھاتے۔ انس رضؓ کہتے ہیں اس دن سے کدو مجھ کو بہت بھانے لگا۔ ف عمر بن ابی سلمہ رضؓ نے کہا مجھ سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اپنے داہنے ہاتھ سے کھا۔

ف کیوں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو بھاتا تھا ایمان کی یہی نشانی ہے کہ جو چیز پیغمبر صاحب پسند کرتے تھے اس کو مسلمان بھی پسند کرے امام ابو یوسف سے منقول ہے کہ ایک شخص نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کدو پسند کرتے تھے مجھ کو تو کدو پسند نہیں ہے انہوں نے کہا گردن مارنے کا سامان لاؤ میں اس شخص کی گردن ماروں یہ مرتد ہو گیا ہے یہاں سے مقلدوں کو سبق لینا چاہیے کہ ان کے امام ابو یوسف نے کھانے پینے کی سنتوں میں بھی ایسا کلمہ کہنا باعث کفر قرار دیا تو عبادات کی سنتوں میں جیسے آمین بالجہر، رفع یدین وغیرہ ہیں اگر کوئی شخص ایسا کلمہ کہے جس سے سنت نبوی کی تحقیر ہو تو وہ کس قدر واجب القتل ہوگا پھر بعضے چند جاہل غیر مقلد مجتہدین امت کی نسبت جہالت سے جو بے ادبی کے کلمے کہہ بیٹھتے ہیں وہ بھی مذموم ہیں پھر ان کی خطا بہت کم درجہ کی ہے امام ابو حنیفہ یا شافعی کی تحقیر سے یا توہین سے آدمی کافر نہیں ہو جاتا۔ لیکن معاذ اللہ پیغمبر صاحب کی ایک ذرہ سی تحقیر بھی کفر ہے اور جب تم نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت پر چلنے والوں کی تحقیر کی تو گویا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی تحقیر کی اور بجائے اس طرح جب تم نے "درمختار یا ہدایہ

کی بات کی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث پر مقدم رکھا یا تم نے یوں کہا مرا قال قال درکار نیست قال ابوحنیفہ درکار ست تو بھی تم نے تحقیر کی اور تم کافر ہو گئے ہزار در مختار اور ہزار ہدایے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک حدیث پر سے تصدق ہیں۔

بَابُ التَّيَمُّنِ فِي الأَكْلِ وَغَيْرِهِ۔

۲۹۲۔ حَدَّثَنَا عَبْدَانُ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللهِ: أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ، عَنْ أَشْعَثَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ مَسْرُوقٍ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ: كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُحِبُّ التَّيَمُّنَ مَا اسْتَطَاعَ فِي طُهُورِهِ وَتَنَعُّلِهِ وَتَرَجُّلِهِ، وَكَانَ قَالَ بِوَاسِطٍ قَبْلَ هَذَا فِي شَأْنِهِ كُلِّهِ۔

باب کھانے پینے وغیرہ میں داہنے ہاتھ کا استعمال

ہم سے عبدان نے بیان کیا کہا ہم کو عبداللہ بن مبارک نے خبر دی کہا ہم کو شعبہؓ نے انہوں نے اشعث بن سلیم سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے مسروق سے انہوں نے حضرت عائشہؓ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم داہنے ہاتھ سے کام لیتے (یا داہنی طرف سے شروع کرتے) جہاں تک ہو سکتا طہارت (وضو غسل) اور جوتا پہننے اور کنگھی کرنے میں۔ شعبہ نے کہا اشعث اس حدیث کا راوی جب واسط میں تھا ف۱ تو اس نے اس حدیث میں یوں کہا تھا ہر ایک کام میں ف۲

ف۱ جو ایک بستی ہے بصرے کے قریب ف۲ یعنی ہر ایک کام میں آپ داہنی جانب سے شروع کرتے قسطلانی نے کہا مشکل ان کاموں میں جن میں بائیں طرف سے شروع کرنا مستحب ہے مثلاً پاخانہ میں جب جائے تو پہلے بایاں پاؤں اندر رکھے اسی طرح مسجد سے نکلتے وقت پہلے بایاں پاؤں باہر نکالے اس کا جواب یہ ہے کہ ہر کام سے وہ کام مراد ہیں جن میں داہنے طرف سے شروع کرنا مستحب ہے مثلاً کپڑے پہننا جوتا یا موزہ یا جراب پہننے یا مسجد میں داخل ہونے یا سرمہ لگانے یا ناخون تراشنے وغیرہ میں۔

بَابُ مَنْ أَكَلَ حَتَّى شَبِعَ۔

۲۹۳۔ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ: قَالَ حَدَّثَنِي مَالِكٌ، عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ: أَنَّهُ سَمِعَ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَقُولُ: قَالَ أَبُو طَلْحَةَ لِأُمِّ سُلَيْمٍ لَقَدْ سَمِعْتُ صَوْتَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ضَعِيفًا أَعْرِفُ فِيهِ الْجُوعَ، فَهَلْ عِنْدَكِ شَيْءٌ؟ فَأَخْرَجَتْ أَقْرَاصًا مِنْ

باب پیٹ بھر کھانا درست ہے

ہم سے اسمٰعیل بن ابی اویس نے بیان کیا کہا مجھ سے امام مالک نے انہوں نے اسحٰق بن عبداللہ بن ابی طلحہ سے انہوں نے انس بن مالک سے سنا وہ کہتے تھے ابوطلحہؓ نے اپنی بی بی ام سلیم سے (آن کر) کہا (آج) میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی جو آواز سنی اس میں ناتوانی معلوم ہوتی تھی میں سمجھتا ہوں آپ بھوکے ہیں (کھانا نہیں کھایا) تیرے پاس کچھ کھانے کو ہے ام سلیم نے جو کی چند روٹیاں نکالیں پھر اپنے سربندھن کو نکال کر روٹیاں تلے اوپر اس میں لپیٹ کر انسؓ کہتے ہیں مجھ کو

شَعِيرٍ، ثُمَّ أَخْرَجَتْ خِمَارًا لَهَا فَلَفَّتِ
الْخُبْزَ بِبَعْضِهِ، ثُمَّ دَسَّتْهُ تَحْتَ ثَوْبِي
وَرَدَّتْنِي بِبَعْضِهِ، ثُمَّ أَرْسَلَتْنِي إِلَى
رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ:
فَذَهَبْتُ بِهِ فَوَجَدْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْمَسْجِدِ وَمَعَهُ النَّاسُ
فَقُمْتُ عَلَيْهِمْ، فَقَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَرْسَلَكَ أَبُو طَلْحَةَ؟
فَقُلْتُ: نَعَمْ، قَالَ: بِطَعَامٍ؟ قَالَ:
فَقُلْتُ: نَعَمْ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِمَنْ مَعَهُ: قُومُوا، فَانْطَلَقَ
وَانْطَلَقْتُ بَيْنَ أَيْدِيهِمْ حَتَّى جِئْتُ أَبَا
طَلْحَةَ، فَقَالَ أَبُو طَلْحَةَ: يَا أُمَّ سُلَيْمٍ قَدْ
جَاءَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالنَّاسِ
وَلَيْسَ عِنْدَنَا مِنَ الطَّعَامِ مَا نُطْعِمُهُمْ،
فَقَالَتْ: اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ، قَالَ
فَانْطَلَقَ أَبُو طَلْحَةَ حَتَّى لَقِيَ رَسُولَ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَقْبَلَ أَبُو
طَلْحَةَ وَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
حَتَّى دَخَلَا، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: هَلُمِّي يَا أُمَّ سُلَيْمٍ مَا عِنْدَكِ،
فَأَتَتْ بِذَلِكَ الْخُبْزِ، فَأَمَرَ بِهِ فَفُتَّ
وَعَصَرَتْ عَلَيْهِ أُمُّ سُلَيْمٍ عُكَّةً لَهَا
فَأَدَمَتْهُ، ثُمَّ قَالَ فِيهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا شَاءَ اللَّهُ أَنْ يَقُولَ، ثُمَّ قَالَ
ائْذَنْ لِعَشَرَةٍ، فَأَذِنَ لَهُمْ فَأَكَلُوا حَتَّى
شَبِعُوا، ثُمَّ خَرَجُوا، ثُمَّ قَالَ: ائْذَنْ

دیں میرے کپڑے کے تلے دبا دیں (تاکہ دوسرے لوگ نہ دیکھیں) اور کچھ کپڑا مجھ کو اوڑھا دیا اس حال میں مجھ کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پاس بھیجا ف۱ خیر میں چلا میں نے دیکھا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مسجد میں تشریف رکھتے ہیں آپ کے پاس لوگ بیٹھے ہوئے ہیں میں (چپکا) کھڑا رہ گیا (حیران ہوا کہ یاالٰہی اب کیا کروں) اتنے میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے خود ہی فرمایا کیا تجھ کو ابوطلحہ رض نے بھیجا ہے میں نے کہا جی ہاں، آپ نے فرمایا کھانا دے کر میں نے کہا جی ہاں آپ نے یہ سن کر جتنے لوگ آپ پاس بیٹھے تھے سب سے کہا اٹھو ابوطلحہ رض کے پاس تمہاری دعوت ہے، اور آپ چلے (لوگ بھی آپ کے پیچھے) میں دوڑ کر ان کے آگے نکل گیا اور (ان سے پہلے) آکر ابوطلحہ رض کو خبر دی ف۲ ابوطلحہ رض ام سلیم رض سے کہنے لگے اجی ام سلیم رض آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم لوگوں کو لیے آرہے ہیں اور ہمارے پاس تو اتنا کھانا نہیں ہے جو سب کو کافی ہو (اب کیا ہوگا بڑی ندامت ہوگی) ام سلیم رض نے کہا ف۳ اللہ اور اس کا رسول (ہر کام کی مصلحت) خوب جانتے ہیں ف۴ انس رض کہتے ہیں ف۵ تو ابوطلحہ رض (استقبال کے لیے) آگے بڑھے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے ملے پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور ابوطلحہ رض دونوں مل کر اندر آئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ام سلیم سے فرمایا جو کھانا تیرے پاس ہے وہ لا۔ ام سلیم رض نے وہی روٹیاں (جو انس رض کو دی تھیں) سامنے رکھیں آپ نے فرمایا ان روٹیوں کو توڑ کر چورا کرو اوپر سے ام سلیم رض نے گھی کی کپی اس پر نچوڑ دی وہی گویا سالن تھا اب آپ نے زبان سے وہ کلمے فرمائے جو اللہ کو منظور تھا (برکت کی دعا کی) بعد اس کے ابوطلحہ رض سے فرمایا باہر سے دس آدمیوں کو بلاؤ انہوں نے بلایا وہ پیٹ بھر کر کھا کر چلے گئے پھر اور دس آدمیوں کو بلانے کو کہا (وہ بھی آئے) پھر کھایا اور شکم

لِعَشَرَةٍ فَأَذِنَ لَهُمْ فَأَكَلُوا حَتَّى شَبِعُوا ثُمَّ خَرَجُوا، ثُمَّ قَالَ: ائْذَنْ لِعَشَرَةٍ، فَأَذِنَ لَهُمْ فَأَكَلُوا حَتَّى شَبِعُوا ثُمَّ خَرَجُوا، ثُمَّ أَذِنَ لِعَشَرَةٍ فَأَكَلَ الْقَوْمُ كُلُّهُمْ وَشَبِعُوا، وَالْقَوْمُ ثَمَانُونَ رَجُلًا۔

سیر ہو کر چلے گئے پھر اور دس آدمیوں کو بلایا وہ بھی آئے پس کھایا اور شکم سیر ہو کر چلے گئے پھر اور دس کو بلایا اسی طرح سب لوگوں نے کھایا اور شکم سیر ہو کر چلے گئے۔ یہ سب اسی (۸۰) آدمی تھے ف۔

ف کہ میں چپکے سے آپ کو یہ روٹیاں دے آؤں کیوں کہ آپ کے پاس بہت سے لوگ بیٹھے تھے ان سب کو یہ روٹیاں کافی نہ تھیں ف کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم معہ اتنے ہمراہیوں کے تشریف لا رہے ہیں ف جو بڑی عاقلہ اور فرزانہ تھیں تم کو کیا فکر ہے ف ام سلیم رض سمجھ گئیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جو اتنے لوگوں کو لا رہے ہیں تو اس وقت اللہ کی مدد ضرور آئے گی اور کھانے میں برکت ہوگی کہتے ہیں جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ابوطلحہ رض کے گھر پہنچے تو ابوطلحہ رض نے چپکے سے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں نے تو صرف آپ کو بلایا تھا آپ اتنے آدمیوں کو لے آئے اب کیا ہوگا آپ نے فرمایا چل اندر چل اللہ برکت دے گا۔ ف۵ جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ابوطلحہ رض کے مکان کے قریب پہنچے ف۶ اس کے بعد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور گھر والوں نے کھایا تب بھی کھانا بچ رہا (سبحان اللہ) یہ حدیث اوپر علامات نبوت میں گزر چکی ہے۔ امام بخاری رح اس باب میں اس لیے لائے کہ اس میں شکم سیر ہو کر کھانا مذکور ہے۔

۲۹٤۔ حَدَّثَنَا مُوسَى: حَدَّثَنَا مُعْتَمِرٌ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ: وَحَدَّثَ أَبُو عُثْمَانَ أَيْضًا عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ: كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلَاثِينَ وَمِائَةً، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: هَلْ مَعَ أَحَدٍ مِنْكُمْ طَعَامٌ، فَإِذَا مَعَ رَجُلٍ صَاعٌ مِنْ طَعَامٍ أَوْ نَحْوُهُ فَعُجِنَ، ثُمَّ جَاءَ رَجُلٌ مُشْرِكٌ مُشْعَانٌّ طَوِيلٌ بِغَنَمٍ يَسُوقُهَا، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَبَيْعٌ أَمْ عَطِيَّةٌ؟ أَوْ قَالَ هِبَةٌ؟ قَالَ: لَا، بَلْ بَيْعٌ، قَالَ: فَاشْتَرَى

ہم سے موسیٰ بن اسمٰعیل نے بیان کیا کہا ہم سے معتمر بن سلیمان بن طرخان نے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے کہا ف اور ابوعثمان نہدی نے بھی عبدالرحمٰن بن ابی بکر سے انہوں نے کہا ایسا ہوا ہم لوگ ایک سو تیس آدمی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے آپ نے فرمایا تمہارے پاس کچھ کھانا بھی ہے تو ایک شخص نے ع ایک صاع یا اس کے قریب آٹا نکالا آخر وہی گوندھا گیا پھر سامنے سے ایک لمبا تڑنگا مشرک نمودار ہوا (اس کا نام معلوم نہیں ہوا) وہ بکریاں ہانکتا ہوا لے جا رہا تھا آپ نے اس سے فرمایا ان میں سے ایک بکری ہم کو یونہی مفت دیتا ہے یا بیچتا ہے اس نے کہا بیچتا ہوں (مفت نہیں دیتا) آپ نے ایک بکری اس سے مول لی وہ کاٹی گئی پھر یہ حکم دیا کہ اس کی کلیجی بھونیں عبدالرحمٰن کہتے ہیں واس

مِنْهُ شَاةً فَصُنِعَتْ، فَأَمَرَ نَبِيُّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِسَوَادِ الْبَطْنِ يُشْوَى وَأَيْمُ اللَّهِ مَا مِنَ الثَّلَاثِينَ وَمِائَةٍ إِلَّا قَدْ حَزَّ لَهُ حُزَّةً مِنْ سَوَادِ بَطْنِهَا، إِنْ كَانَ شَاهِدًا أَعْطَاهَا إِيَّاهُ، وَإِنْ كَانَ غَائِبًا خَبَأَهَا لَهُ، ثُمَّ جَعَلَ فِيهَا قَصْعَتَيْنِ فَأَكَلْنَا أَجْمَعُونَ وَشَبِعْنَا وَفَضَلَ فِي الْقَصْعَتَيْنِ، فَحَمَلْتُهُ عَلَى الْبَعِيرِ أَوْ كَمَا قَالَ

کلیجی میں ایسی برکت ہوئی) خدا کی قسم ان ایک سو تیس آدمیوں میں سے ایک بھی ایسا نہیں رہا جس کو آپ نے اس کلیجی میں سے ایک ٹکڑا کاٹ کر نہ دیا ہو جو موجود تھا اس کو اسی وقت دیا گیا اور جو اس وقت موجود نہ تھا اس کا حصہ اٹھا کر رکھا گیا پھر بکری کا گوشت دو کونڈوں میں نکالا گیا ہم سب نے پیٹ بھر کر کھایا پھر بھی کونڈوں میں گوشت بچ رہا۔ میں نے اس کو اونٹ پر لاد لیا عبدالرحمٰن نے ایسا ہی کوئی کلمہ کہا۔ (یہ راوی کا شک ہے ف۲)

ف۱ مجھ سے فلاں شخص نے بیان کیا ف۲ یہ حدیث اوپر بیع اور ہبہ میں گزر چکی ہے۔ عہ اس کا نام معلوم نہیں ہوا

۲۹۵- حَدَّثَنَا مُسْلِمٌ، حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ: حَدَّثَنَا مَنْصُورٌ، عَنْ أُمِّهِ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا: تُوُفِّيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ شَبِعْنَا مِنَ الْأَسْوَدَيْنِ: التَّمْرِ وَالْمَاءِ۔

ہم سے مسلم بن ابراہیم قصاب نے بیان کیا کہا ہم سے وہیب بن خالد نے کہا ہم سے منصور بن عبدالرحمٰن نے انھوں نے اپنی والدہ (صفیہ بنت شیبہ) سے انھوں نے حضرت عائشہ سے انھوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی جب وفات ہوئی ہم پانی اور کھجور سے سیر ہو گئے تھے ف۱

ف۱ مطلب یہ ہے کہ شروع زمانہ میں تو غذا کی ایسی قلت تھی کہ کھجور بھی پیٹ بھر کر نہ ملتی تھی پھر اللہ تعالیٰ نے خیبر فتح کرا دیا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات اس وقت ہوئی کہ ہم کو کھجور بافراط پیٹ بھر کر ملنے لگی۔

بَابُ- لَيْسَ عَلَى الْأَعْمَى حَرَجٌ۔

باب اللہ تعالیٰ کا (سورۂ نور میں) فرمانا اندھے پر کوئی گناہ نہیں ہے نہ لنگڑے پر نہ بیمار پر اخیر آیت لعلکم تعقلون تک ف۱

ف۱ اس آیت کی مناسبت باب کی حدیث سے یہ ہے کہ باب کی حدیث میں سب کا ایک ساتھ مل کر ستو کھانا ثابت ہوتا ہے اور آیت کا بھی یہی مطلب ہے کہ تمہارے ساتھ اندھے لنگڑے بیمار مل کر کھائیں تو تم پر کچھ گناہ نہیں ہے ہوا یہ تھا کہ عرب لوگ ایسے اندھوں بیماروں وغیرہ کے ساتھ کھانے میں تامل کرتے تھے اس لیے کہ یہ لوگ معذوری کی وجہ سے دیر میں کھاتے تھے اور تندرست لوگ جلدی جلدی کھا لیتے تھے تو ان کو برا معلوم ہوتا کہیں ان کی حق تلفی کی وجہ سے ہم گناہ گار نہ ہوں بعضوں نے کہا امام بخاری کا مقصد اس آیت کا یہ فقرہ ہے لاجناح علیکم ان تاکلوا جمیعا او اشتاتا اور حدیث سے بھی ایک جائے اکٹھا ہو کر کھانا ثابت کیا بعضے نسخوں میں ترجمۂ باب میں اتنی عبارت اور زاید ہے والنھد والاجتماع

علی الطعام یعنی اس باب میں نہد کا اور کھانے پر جمع ہونے کا بھی بیان ہے نہد کا معنی اوپر گزر چکا ہے کتاب الشرکۃ میں یعنی سب ساتھی مل کر برابر برابر روپیہ خرچ کے لیے اکٹھا کر دیں اس میں سے خرچ ہوتا رہے۔

۲۹۶- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ: قَالَ يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ: سَمِعْتُ بُشَيْرَ بْنَ يَسَارٍ يَقُولُ: حَدَّثَنَا سُوَيْدُ بْنُ النُّعْمَانِ قَالَ: خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى خَيْبَرَ فَلَمَّا كُنَّا بِالصَّهْبَاءِ، قَالَ يَحْيَى: وَهِيَ مِنْ خَيْبَرَ عَلَى رَوْحَةٍ، دَعَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِطَعَامٍ فَمَا أُتِيَ إِلَّا بِسَوِيقٍ فَلُكْنَاهُ فَأَكَلْنَا مِنْهُ، ثُمَّ دَعَا بِمَاءٍ فَمَضْمَضَ وَمَضْمَضْنَا، فَصَلَّى بِنَا الْمَغْرِبَ وَلَمْ يَتَوَضَّأْ، قَالَ سُفْيَانُ: سَمِعْتُهُ مِنْهُ عَوْدًا وَبَدْءًا۔

ہم سے علی بن عبداللہ مدینی نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان بن عیینہ نے کہ یحییٰ بن سعید انصاری نے کہا میں نے بُشیر بن یسار سے سنا وہ کہتے تھے ہم سے سوید ابن نعمان نے بیان کیا انہوں نے کہا ہم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ خیبر کی طرف نکلے (یعنی ۷ھ ہجری میں) جب صہبا میں پہنچے یحییٰ نے کہا صہبا خیبر سے دوپہر کے راہ پر ہے تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کھانا منگوایا لیکن صرف ستو آیا اور کوئی کھانا نہ تھا ہم نے اسی کو سوکھا پھانک لیا پھر آپ نے پانی منگوایا اور کلی کی اور ہم نے بھی کلی کی اور مغرب کی نماز پڑھائی اور وضو نہیں کیا سفیان نے کہا میں نے یحییٰ سے اس حدیث میں یوں سنا کہ آپ نے نہ ستو کھانے وقت وضو کیا نہ کھانے سے فارغ ہو کر ف

ف بعضوں نے کہا وضو سے ہاتھ دھونا مراد ہے۔

بَابُ الْخُبْزِ الْمُرَقَّقِ وَالْأَكْلِ عَلَى الْخِوَانِ وَالسُّفْرَةِ۔

باب (میدہ کی) باریک چپاتیاں اور خوان (میز) اور دسترخوان پر کھانا

۲۹۷- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سِنَانٍ: حَدَّثَنَا هَمَّامٌ عَنْ قَتَادَةَ قَالَ: كُنَّا عِنْدَ أَنَسٍ وَعِنْدَهُ خَبَّازٌ لَهُ فَقَالَ: مَا أَكَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خُبْزًا مُرَقَّقًا وَلَا شَاةً مَسْمُوطَةً حَتَّى لَقِيَ اللَّهَ۔

ہم سے محمد بن سنان نے بیان کیا کہا ہم سے ہمام نے انہوں نے قتادہ سے انہوں نے کہا ہم انسؓ کے پاس تھے اس وقت ان کا نانبائی بھی موجود تھا (اس کا نام معلوم نہیں ہوا) انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کبھی باریک چپاتی (میدہ کی) نہیں کھائی اور نہ سموچی بکری دم پخت کی ہوئی یہاں تک کہ آپ اللہ تعالیٰ سے مل گئے ف

ف حدیث میں شاہ مسموطہ ہے یعنی وہ بکری جس کے بال گرم پانی سے دور کیے جائیں پھر چمڑے سمیت بھون لی جائے یہ حلوان کے ساتھ کرتے ہیں چونکہ اس کا گوشت نرم ہوتا ہے اور یہ دنیا دار مغروروں کا فعل ہے اول تو

جانور کو کم عمری میں ذبح کرنا دوسرے اس کی کھال کو ضائع کرنا جس سے دوسرے مسلمان فائدہ اٹھا سکتے تھے ابوہریرہ کے سامنے چپاتی آئی تو وہ رو دیئے اور کہنے لگے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جب تک زندہ رہے ہمیشہ غریبی کھانا تناول کرتے رہے یعنی گیہوں یا جو کی روٹیاں وہ بھی موٹے بے چھنے آٹے کی اور آپؐ کا سالن کبھی سرکہ ہوتا کبھی شہد کبھی گوشت کبھی گھی آپ نے ہمیشہ ایک ہی سالن پر اکتفا کیا اور شیرینی میں کھجور یا شہد پر قناعت کی اب بھی جو لوگ صاحب علم اور معرفت ہیں وہ ایسی سادہ غذا کو پسند کرتے ہیں اور ایسی ہی غذا سے صحت قائم رہتی ہے آٹے کا چھاننا اس کا میدہ نکالنا اور میدے کی روٹی کھانا مورث قبض ہے اس سے ہزاروں طرح کی بیماریاں پیدا ہوتی ہیں۔

۲۹۸- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ: حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، عَنْ يُونُسَ. قَالَ عَلِيٌّ هُوَ الإِسْكَافُ، عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: مَا عَلِمْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَكَلَ عَلَى سُكُرُجَةٍ قَطُّ، وَلَا خُبِزَ لَهُ مُرَقَّقٌ قَطُّ، وَلَا أَكَلَ عَلَى خِوَانٍ قَطُّ، قِيلَ لِقَتَادَةَ: فَعَلَامَ كَانُوا يَأْكُلُونَ؟ قَالَ: عَلَى السُّفَرِ.

ہم سے علی بن عبداللہ مدینی نے بیان کیا کہا ہم سے معاذ بن ہشام نے کہا مجھ سے والد (ہشام دستوائی) نے انہوں نے یونس بن ابی الفرات سے علی بن مدینی نے کہا یہ یونس اسکاف ہیں ف۱ انہوں نے قتادہ سے انہوں نے انسؓ سے انہوں نے کہا میں تو نہیں جانتا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے طشتری میں رکھ کر کھانا کھایا ہو ف۲ اور نہ آپ نے کبھی باریک چپاتی کھائی (مانڈے) اور نہ آپ نے کبھی میز پر کھانا کھایا ف۳ لوگوں نے قتادہ سے پوچھا پھر کھانا کس چیز پر رکھ کر کھاتے تھے انہوں نے کہا دسترخوانوں پر۔

ف۱ نہ یونس بن عبید بصری ف۲ اس طشتری میں چٹنی جوارش اچار رکھا کرتے تاکہ کھانا جلدی ہضم ہو ف۳ یہ میز فرش پر رکھی جاتی ہے لوگ بھی فرش پر بیٹھتے ہیں اس سے یہ غرض ہوتی ہے کہ کھانے میں جھکنا نہ پڑے مکہ مکرمہ میں امیر لوگ اب بھی اسی طرح کھاتے ہیں اور نصاریٰ چونکہ کرسیوں پر بیٹھتے ہیں اس لیے وہ بھی میز پر کھاتے ہیں مگر ان کی میز اور زیادہ بلند ہوتی ہے میز پر کھانا طریقہ سنت کے برخلاف ہے مگر جائز ہے۔

۲۹۹- حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي مَرْيَمَ: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ: أَخْبَرَنِي حُمَيْدٌ أَنَّهُ سَمِعَ أَنَسًا يَقُولُ: قَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَبْنِي بِصَفِيَّةَ فَدَعَوْتُ الْمُسْلِمِينَ إِلَى وَلِيمَتِهِ، أَمَرَ بِالأَنْطَاعِ فَبُسِطَتْ فَأُلْقِيَ عَلَيْهَا التَّمْرُ

ہم سے سعید بن ابی مریم نے بیان کیا کہا ہم کو محمد بن جعفر نے خبر دی کہا مجھ کو حمید طویل نے خبر دی انہوں نے انس سے سنا انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم (خیبر سے مدینہ کو آتے تھے) حضرت صفیہؓ سے صحبت کی میں نے مسلمانوں کو ولیمہ کھانے کے لیئے بلایا چمڑے کے دسترخوان بچھائے گئے ان پر کھجور پنیر گھی ڈالدیا گیا عمرو بن ابی عمرو نے کہا انسؓ

وَالْأَقِطُ وَالسَّمْنُ، وَقَالَ عَمْرٌو عَنْ أَنَسٍ: بَنَى بِهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ صَنَعَ حَيْسًا فِي نِطَعٍ۔

نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ام المومنین صفیہؓ سے صحبت کی۔ پھر ایک چمڑے کے دسترخوان پر حلوہ بنایا (کھجور پنیر گھی ملا کر)

۳۰۰۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ: أَخْبَرَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ: حَدَّثَنَا هِشَامٌ، عَنْ أَبِيهِ وَعَنْ وَهْبِ بْنِ كَيْسَانَ قَالَ: كَانَ أَهْلُ الشَّامِ يُعَيِّرُونَ ابْنَ الزُّبَيْرِ، يَقُولُونَ يَا ابْنَ ذَاتِ النِّطَاقَيْنِ، فَقَالَتْ لَهُ أَسْمَاءُ يَا بُنَيَّ إِنَّهُمْ يُعَيِّرُونَكَ بِالنِّطَاقَيْنِ هَلْ تَدْرِي مَا كَانَ النِّطَاقَيْنِ؟ إِنَّمَا كَانَ نِطَاقِي شَقَقْتُهُ نِصْفَيْنِ، فَأَوْكَيْتُ قِرْبَةَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِأَحَدِهِمَا وَجَعَلْتُ فِي سُفْرَتِهِ آخَرَ، قَالَ: فَكَانَ أَهْلُ الشَّامِ إِذَا عَيَّرُوهُ بِالنِّطَاقَيْنِ يَقُولُ إِيهًا وَالْإِلَهِ، تِلْكَ شَكَاةٌ ظَاهِرٌ عَنْكَ عَارُهَا۔

ہم سے محمد بن سلام نے بیان کیا کہا ہم سے ابومعاویہ نے کہا ہم سے ہشام بن عروہ نے انہوں نے اپنے والد (عروہ بن زبیر) اور وہب بن کیسان سے انہوں نے کہا شام کے لوگ ف عبداللہ بن زبیرؓ پر طعنہ مارتے تھے ان کو کہتے تھے دو کمر بندوالی کے بیٹے، اس وقت ان کی والدہ (اسماء بنت ابی بکرؓ) نے کہا بیٹا شام والے تجھ پر یہ طعنہ کرتے ہیں کہ تو دو کمر بند والی کا بیٹا ہے تو جانتا ہے اس کا کیا مطلب ہے ہوا یہ تھا کہ جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہجرت کرنے لگے میں نے اپنی کمر بند پھاڑ کر دو ٹکڑے کیا ایک ٹکڑے سے تو آپکا مشکیزہ (پانی کا) باندھا اور ایک ٹکڑے کو آپکا دسترخوان بنایا (اس میں توشہ لپیٹا) وہب نے کہا اس کے بعد میں (مردود) شام والے عبداللہ بن زبیرؓ پر طعنہ مارتے کہ وہ دو کمر بند والی کا بیٹا ہے تو وہ کہتے بے شک سچ ہے پروردگار کی قسم اور یہ مصرع پڑھتے یہ تو ایسا طعنہ ہے جس میں نہیں کچھ عیب ہے ف۲

ف عبدالملک بن مروان کے طرف دار یا یزید پلید کے طرف دار ف۲ یہ ایک مصرع ہے بڑے قصیدے کا جو ابوذؤیب شاعر کی تصنیف ہے اس کا پہلا مصرع یہ ہے "وعیرنی الواشون أنی أحبھا" مردود شام والے عبداللہ بن زبیرؓ پر اس بات کا عیب کرتے جو سراسر شرف اور فخر ہے ان شام والوں مردودوں کی ہفتاد پشت کو بھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اس خدمت گزاری کا شرف حاصل نہیں ہوا۔ گل است سعدی و در چشم دشمنان خار است۔ امام بخاری نے یہ حدیث لا کر ثابت کیا کہ دسترخوان کپڑے کا بھی ہوسکتا ہے۔

۳۰۱۔ حَدَّثَنَا أَبُو النُّعْمَانِ: حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ، عَنْ أَبِي بِشْرٍ، عَنْ سَعِيدِ ابْنِ جُبَيْرٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ: أَنَّ أُمَّ حُفَيْدٍ بِنْتَ الْحَارِثِ بْنِ حَزْنٍ خَالَةَ ابْنِ

ہم سے ابوالنعمان نے بیان کیا کہا ہم سے ابوعوانہ نے انہوں نے ابوبشر سے انہوں نے سعید بن جبیر سے انہوں نے ابن عباس رضؓ سے کہ ام حفید بنت حارث بن حزن نے جو ابن عباس رضؓ کی خالہ ہوتی تھیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بیٹے

عَبَّاسٍ أَهْدَتْ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَمْنًا وَأَقِطًا وَأَضُبًّا، فَدَعَا بِهِنَّ فَأُكِلْنَ عَلَى مَائِدَتِهِ وَتَرَكَهُنَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَالْمُسْتَقْذِرِ لَهُنَّ، وَلَوْ كُنَّ حَرَامًا مَا أُكِلْنَ عَلَى مَائِدَةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَا أَمَرَ بِأَكْلِهِنَّ۔

گھی پنیر اور تلے ہوئے گوہوں کا حصہ بھیجا آپ کے دسترخوان پر لوگوں نے ان گوہوں کو کھایا لیکن آپ نے نہیں کھایا آپ کو نفرت آئی (چونکہ آپ کے ملک میں ان کے کھانے کی عادت نہ تھی) اگر گوہ حرام ہوتا تو آپ کے دسترخوانوں پر لوگ کیوں کھاتے نہ آپ لوگوں کو ان کے کھانے کا حکم دیتے ف۱

ف۱ بلکہ منع کرتے اس سے حنفیہ کا رد ہوتا ہے جو گوہ یعنی گھوڑ پھوڑ کو حرام جانتے ہیں پورا بیان اس کا آگے آئے گا (انشاء اللہ) یہاں یہ حدیث اس لیے لائے کہ اس میں دسترخوان پر کھانے کا بیان ہے۔

بَابُ السَّوِيقِ۔

باب ستو کھانے کا بیان

۳۰۲۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ، حَدَّثَنَا حَمَّادٌ، عَنْ يَحْيَى، عَنْ بُشَيْرِ بْنِ يَسَارٍ، عَنْ سُوَيْدِ بْنِ النُّعْمَانِ أَنَّهُ أَخْبَرَهُ أَنَّهُمْ كَانُوا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالصَّهْبَاءِ وَهِيَ عَلَى رَوْحَةٍ مِنْ خَيْبَرَ، فَحَضَرَتِ الصَّلَاةُ فَدَعَا بِطَعَامٍ فَلَمْ يَجِدْهُ إِلَّا سَوِيقًا فَلَاكَ مِنْهُ فَلُكْنَا مَعَهُ، ثُمَّ دَعَا بِمَاءٍ فَمَضْمَضَ، ثُمَّ صَلَّى وَصَلَّيْنَا وَلَمْ يَتَوَضَّأْ۔

ہم سے سلیمان بن حرب نے بیان کیا کہا ہم سے حماد بن زید نے انہوں نے یحییٰ بن سعید انصاری سے انہوں نے بشیر بن یسار سے انہوں نے سوید بن نعمان سے وہ صہبا میں جو خیبر سے ایک منزل پر ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے نماز کا وقت آگیا تھا اس وقت آپ نے کھانا منگا بجز ستو کے اور کوئی کھانا نہ ملا آخر آپ نے اسی کو پھانک لیا ہم نے بھی پھانکا پھر آپ نے پانی منگوایا کلی کی نماز پڑھائی۔ ہم نے بھی آپ کے ساتھ نماز پڑھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے (ستو کھا کر) وضو نہیں لیا۔

بَابُ مَا كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَأْكُلُ حَتَّى يُسَمَّى لَهُ فَيَعْلَمَ مَا هُوَ۔

باب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کوئی کھانا (جو پہچانا نہ جاتا) نہ کھاتے جب تک لوگ بیان نہ کرتے کہ فلانا کھانا ہے اور آپ کو معلوم نہ ہو جاتا۔

۳۰۳۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُقَاتِلٍ، أَبُو الْحَسَنِ، أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللهِ: أَخْبَرَنَا يُونُسُ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ: أَخْبَرَنِي أَبُو أُمَامَةَ بْنُ سَهْلِ بْنِ حُنَيْفٍ الْأَنْصَارِيُّ

ہم سے ابوالحسن محمد بن مقاتل نے بیان کیا کہا ہم کو عبداللہ بن مبارک نے خبر دی کہا ہم کو یونس نے انہوں نے زہری سے کہا مجھ کو ابو امامہ بن سہل بن حنیف انصاری نے ان کو ابن عباس رضی نے ان کو خالد بن ولید رضی نے جن کا لقب سیف اللہ

أَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ أَخْبَرَهُ أَنَّ خَالِدَ بْنَ الْوَلِيدِ الَّذِي يُقَالُ لَهُ سَيْفُ اللهِ أَخْبَرَهُ أَنَّهُ دَخَلَ مَعَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى مَيْمُونَةَ وَهِيَ خَالَتُهُ وَخَالَةُ ابْنِ عَبَّاسٍ، فَوَجَدَ عِنْدَهَا ضَبًّا مَحْنُوذًا قَدِمَتْ بِهِ أُخْتُهَا حُفَيْدَةُ بِنْتُ الْحَارِثِ مِنْ نَجْدٍ، فَقَدَّمَتِ الضَّبَّ لِرَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَانَ قَلَّمَا يُقَدِّمُ يَدَهُ لِطَعَامٍ حَتَّى يُحَدَّثَ بِهِ وَيُسَمَّى لَهُ، فَأَهْوَى رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدَهُ إِلَى الضَّبِّ، فَقَالَتِ امْرَأَةٌ مِنَ النِّسْوَةِ الْحُضُورِ: أَخْبِرْنَ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا قَدَّمْتُنَّ لَهُ، هُوَ الضَّبُّ يَا رَسُولَ اللهِ، فَرَفَعَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدَهُ عَنِ الضَّبِّ فَقَالَ خَالِدُ بْنُ الْوَلِيدِ: أَحَرَامٌ الضَّبُّ يَا رَسُولَ اللهِ؟ قَالَ لَا وَلَكِنْ لَمْ يَكُنْ بِأَرْضِ قَوْمِي، فَأَجِدُنِي أَعَافُهُ، قَالَ خَالِدٌ: فَاجْتَرَرْتُهُ فَأَكَلْتُهُ، وَرَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْظُرُ إِلَيَّ.

تھا بیان کیا وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ام المومنین میمونہ رضؓ پاس گئے۔ میمونہ رضؓ خالدؓ اور ابن عباسؓ دونوں کی خالہ تھیں ف۱ وہاں دیکھا تو تلے ہوئے گوہ رکھے ہیں جو میمونہ رضؓ کی بہن حفیدہ بنت حارث نجد سے لے کر آئی تھیں۔ میمونہؓ نے یہ گوہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے رکھے آپ کی اکثر عادت تھی جب تک لوگ بیان نہ کرتے یہ فلانا کھانا ہے تو آپ ہاتھ نہ بڑھاتے غرض آپ نے اپنا ہاتھ گوہ پر (کھانے کے لیے) بڑھایا اس وقت جو عورتیں موجود تھیں ان میں سے ایک نے کہہ دیا آپ کو بتلا تو دو کیا چیز آپ کے سامنے (کھانے کو) رکھ دی ہے۔ یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یہ گوہ ہے۔ آپ نے یہ سنتے ہی ہاتھ کھینچ لیا خالد بن ولید رضؓ نے پوچھا کیا گوہ حرام ہے یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم؟ آپ نے فرمایا حرام تو نہیں ہے لیکن میرے ملک میں یہ جانور نہیں ہوتا (لوگ نہیں کھاتے) اس وجہ سے مجھ کو نفرت ہوتی ہے۔ خالد رضؓ نے کہا میں نے ان کو اپنی طرف کھینچ لیا۔ اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم دیکھ رہے تھے۔ میں نے ان کو کھایا ف۲

ف۱ خالد رضؓ کی والدہ لبابہ صغریٰ تھیں اور ابن عباس رضؓ کی والدہ لبابہ کبریٰ دونوں حارث کی بیٹیاں تھیں اور میمونہ کی بہنیں

ف۲ اس سے صاف گوہ کی حلت نکلتی ہے قسطلانی نے کہا ائمہ اربعہ اس کی حلت کے قائل ہیں اور طحاوی نے جو حنفی ہیں اس کی حلت کو ترجیح دی ہے مگر متاخرین حنفیہ (جیسے) صاحب ہدایہ نے اس کو مکروہ کہا ہے اور دلیل لی ہے ابوداؤد کی حدیث سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے گوہ کھانے سے منع کیا ہے مگر یہ حدیث ضعیف ہے استدلال کے لائق نہیں۔

بَابٌ طَعَامُ الْوَاحِدِ يَكْفِي — باب ایک آدمی کا پورا کھانا دو آدمیوں کو

الإِثْنَيْنِ۔ | کفایت کرسکتا ہے

۳۰۴۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوسُفَ: أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، وَحَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ: حَدَّثَنِي مَالِكٌ، عَنْ أَبِي الزِّنَادِ، عَنِ الْأَعْرَجِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: طَعَامُ الإِثْنَيْنِ كَافِي الثَّلَاثَةِ، وَطَعَامُ الثَّلَاثَةِ كَافِي الْأَرْبَعَةِ۔

ہم سے عبداللہ بن یوسف تنیسی نے بیان کیا کہا ہم کو امام مالک نے خبر دی دوسری سند امام بخاری نے کہا ہم سے اسمٰعیل بن ابی اویس نے بیان کیا کہا مجھ سے امام مالک نے انہوں نے ابوالزناد سے انہوں نے اعرج سے انہوں نے ابوہریرہ رضی سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دو آدمیوں کا (پورا) کھانا تین آدمیوں کو بس کرتا ہے اور تین آدمیوں کا (پورا) کھانا چار کو بس کرتا ہے ف

ف یعنی دو کے کھانے پر تین آدمی اور تین آدمی کے کھانے پر چار آدمی قناعت کر سکتے ہیں بظاہر حدیث ترجمۂ باب کے مطابق نہیں ہے مگر امام بخاری نے اپنی عادت کے موافق حدیث کے دوسرے طریق کی طرف اشارہ کیا ہے جس کو امام مسلم نے نکالا اس میں صاف یوں ہے کہ ایک آدمی کا کھانا دو کو کفایت کرتا ہے۔

بَابُ الْمُؤْمِنُ يَأْكُلُ فِي مِعًى وَاحِدٍ

باب مسلمان ایک آنت میں کھاتا ہے

(یعنی کم کھاتا ہے) اور کافر سات آنتوں میں ف

ف یعنی خوب پیٹ بھر کر ٹھنسا ٹھنس۔

۳۰۵۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ وَاقِدِ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ نَافِعٍ قَالَ: كَانَ ابْنُ عُمَرَ لَا يَأْكُلُ حَتَّى يُؤْتَى بِمِسْكِينٍ يَأْكُلُ مَعَهُ فَأَدْخَلْتُ رَجُلًا يَأْكُلُ مَعَهُ فَأَكَلَ كَثِيرًا فَقَالَ: يَا نَافِعُ: لَا تُدْخِلْ هٰذَا عَلَيَّ، سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: الْمُؤْمِنُ يَأْكُلُ فِي مِعًى وَاحِدٍ، وَالْكَافِرُ يَأْكُلُ فِي سَبْعَةِ أَمْعَاءٍ۔

ہم سے محمد بن بشار نے بیان کیا کہا ہم سے عبدالصمد بن عبدالوارث نے کہا ہم سے شعبہ بن حجاج نے انہوں نے واقد بن محمد سے انہوں نے نافع سے انہوں نے کہا عبداللہ بن عمر رضی کی عادت تھی وہ اس وقت تک کھانا نہیں کھاتے تھے جب تک ایک محتاج شخص ان کے ساتھ کھانے میں شریک نہ ہوتا ف نافع کہتے ہیں ایک روز ایسا ہوا میں ان کے کھانے کے لیے ایک (محتاج شخص کو لے گیا (ابونہیک کو) اس نے بہت کھایا عبداللہ بن عمر رضی نے کہا نافع اب اس کو نہ لائیو میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے مومن ایک آنت میں کھاتا ہے اور کافر سات آنتوں میں کھاتا ہے ف۲

ف سبحان اللہ کیا عمدہ عادت تھی ف۲ تو پرخوری کافروں کی صفت ہے کمبخت یہ کافر اتنا نہیں سمجھتے کہ پرخوری

سے فائدہ کیا ہے ہزاروں بیماریاں پیٹ بھر کر کھانے سے پیدا ہوتی ہیں میں نے ایک ڈاکٹر صاحب سے کہا کہ باوجودیکہ میری عمر پچاس سال سے متجاوز ہے مگر میں نے کبھی کوئی چورن یا ہاضمہ کے لیے کوئی دوا نہیں کھائی انہوں نے کہا شاید آپ کم کھاتے ہیں جو شخص بھوک سے کم کھایا کرے اس کو کسی دوا کا احتیاج نہیں ہے نہ کھانا کھانے کے بعد اس میں سستی پیدا ہوتی ہے نہ آرام طلبی کو جی چاہتا ہے مجھ کو کھانا کھانے کے بعد چستی ہو جاتی ہے اور ایسا معلوم ہوتا ہے جیسے آنکھوں میں روشنی آگئی میں ہمیشہ اتنا کھاتا ہوں اگر چاہوں تو اتنا اور کھا لوں۔

بَابٌ الْمُؤْمِنُ يَأْكُلُ فِي مِعًى وَاحِدٍ، فِيهِ أَبُو هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

باب: مومن ایک آنت میں کھاتا ہے

اس باب میں حضرت ابوہریرہ کی بھی ایک مرفوع حدیث آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے ہے۔

٣٠٦ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَامٍ: أَخْبَرَنَا عَبْدَةُ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا: قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنَّ الْمُؤْمِنَ يَأْكُلُ فِي مِعًى وَاحِدٍ، وَإِنَّ الْكَافِرَ أَوِ الْمُنَافِقَ - فَلَا أَدْرِي أَيَّهُمَا قَالَ عُبَيْدُ اللهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، يَأْكُلُ فِي سَبْعَةِ أَمْعَاءٍ، وَقَالَ ابْنُ بُكَيْرٍ: حَدَّثَنَا مَالِكٌ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِهِ.

ہم سے محمد بن سلام نے بیان کیا کہا ہم سے عبدہ بن سلیمان نے انہوں نے عبید اللہ عمری سے انہوں نے نافع سے انہوں نے عبداللہ بن عمرؓ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مسلمان ایک آنت میں کھاتا ہے (چھ آنتیں خالی رکھتا ہے) اور کافر یا منافق عبدہ کہتے ہیں مجھے یاد نہیں عبید اللہ نے کون سا لفظ کہا ساتوں آنتیں بھر لیتا ہے اور یحییٰ بن بکیر نے کہا مجھ سے امام مالک نے بیان کیا انہوں نے نافع سے انہوں نے ابن عمرؓ سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے پھر یہی حدیث نقل کیف

ف اس کو ابونعیم نے مستخرج میں وصل کیا۔

٣٠٧ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللهِ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ عَمْرٍو قَالَ: كَانَ أَبُو نَهِيكٍ رَجُلًا أَكُولًا، فَقَالَ: لَهُ ابْنُ عُمَرَ: إِنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: إِنَّ الْكَافِرَ يَأْكُلُ فِي سَبْعَةِ أَمْعَاءٍ

ہم سے علی بن عبداللہ نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان بن عیینہ نے انہوں نے عمرو بن دینار سے انہوں نے کہا ابونہیک (مکہ کا ایک شخص) بڑا کھانے والا تھا تو عبداللہ بن عمرؓ نے اس سے بیان کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کافر سات آنتوں میں (بھر کر) کھاتا

فَقَالَ: فَأَنَا أُومِنُ بِاللّٰهِ وَرَسُولِهِ۔

ہے تو ابو نہیک نے کہا میں تو اللہ اور اس کے رسول پر ایمان رکھتا ہوں ف

ف باوجود اس کے بہت کھاتا ہوں تو معلوم ہوا کہ حدیث میں جو مذکور ہے وہ بطور اکثر کے ہے نہ یہ کہ کل بہت کھانے والے کافر ہی ہوتے ہیں بعضے مومن بھی زیادہ کھاتے ہیں حافظ نے کہا علماء نے اتفاق کیا ہے کہ یہ حدیث اپنے ظاہر پر محمول نہیں ہے بعضوں نے کہا سات آنتوں سے سات خواہشیں مراد ہیں طبیعت کی خواہش نفس کی خواہش، آنکھ کی خواہش منہ کی خواہش، کان کی خواہش، ناک کی خواہش پیٹ کی خواہش، کافر سب خواہشوں کو پورا کرتا ہے اور مومن تمام خواہشوں کو مار کر ضروری خواہش یعنی پیٹ کی خواہش پوری کرتا ہے کیونکہ حیات اس پر موقوف ہے میں کہتا ہوں حدیث کا مطلب یہ ہو سکتا ہے کہ کافر ان ساتوں خواہشات پر عمل کرتا ہے اور مومن ان ساتوں خواہشات کو مار کر ایک خواہش پوری کرتا ہے یعنی اللہ کی رضامندی کا حاصل ہونا تو گویا کافر نے سات آنتوں میں کھایا اور مومن نے ایک آنت میں۔ تمام مذہبوں میں تزکیہ نفس پر مکت یعنی نجات کا دارو مدار رکھا ہے اور یہ تزکیہ بغیر اس کے حاصل نہیں ہوتا کہ ان ساتوں خواہشوں کو مار کر عقل اور شریعت کے تابع کر دے ایک آٹھویں خواہش بھی ہے یعنی زبان کی خواہش یعنی باتیں کرنے کی غرض خواہش اور غصہ ان دونوں کو جس نے دبا دیا وہ انسانیت کے مرتبہ کو پہنچ گیا اور جس نے خواہش اور غصے کو سردار بنایا عقل کو دبایا وہ درحقیقت جانور ہے۔

۳۰۸۔ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ: حَدَّثَنِي مَالِكٌ، عَنْ أَبِي الزِّنَادِ، عَنِ الْأَعْرَجِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: يَأْكُلُ الْمُسْلِمُ فِي مِعًى وَاحِدٍ، وَالْكَافِرُ يَأْكُلُ فِي سَبْعَةِ أَمْعَاءٍ۔

ہم سے اسمٰعیل بن ابی اویس نے بیان کیا کہا مجھ سے امام مالک نے انہوں نے ابو الزناد سے انہوں نے اعرج سے انہوں نے ابو ہریرہ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مسلمان ایک آنت میں کھاتا ہے اور کافر سات آنتوں میں۔

۳۰۹۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ عَدِيِّ بْنِ ثَابِتٍ، عَنْ أَبِي حَازِمٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ: أَنَّ رَجُلًا كَانَ يَأْكُلُ أَكْلًا كَثِيرًا، فَأَسْلَمَ فَكَانَ يَأْكُلُ أَكْلًا قَلِيلًا، فَذُكِرَ ذٰلِكَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ:

ہم سے سلیمان بن حرب نے بیان کیا کہا ہم سے شعبہ نے انہوں نے عدی بن ثابت سے انہوں نے ابو حازم سے انہوں نے ابو ہریرہؓ سے انہوں نے کہا ایک شخص وہ کفر کی حالت میں بہت کھایا کرتا تھا پھر مسلمان ہو گیا تو کم کھانے لگا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کا ذکر آیا ف آپ

إِنَّ الْمُؤْمِنَ يَأْكُلُ فِي مِعًى وَاحِدٍ وَالْكَافِرُ يَأْكُلُ فِي سَبْعَةِ أَمْعَاءٍ۔

نے فرمایا مسلمان ایک آنت میں کھاتا ہے اور کافر سات آنتوں میں

ف جہجاہ غفاری یا ابونضرہ غفاری یا ثمامہ بن اثال ف۲ کہتے ہیں کفر کی حالت میں سات بکریوں کا دودھ پی گیا مسلمان ہونے کے بعد دوسری بکری کا دودھ پورا نہ پی سکا۔

بَابُ الْأَكْلِ مُتَّكِئًا۔

باب تکیہ لگا کر کھانا کیسا ہے ف

ف اکثر علماء نے اس کو مکروہ کہا ہے لیکن ابن ابی شیبہ نے ابن عباس اور خالد بن ولید اور ابو عبیدہ سلمانی اور ابن سیرین اور عطاء بن یسار اور زہری سے اس کا جواز نقل کیا ہے اور صحیح حدیثوں میں اس کی ممانعت نہیں آئی اس لیے امام بخاری نے ترجمہ باب میں یہ نہیں کہا کہ یہ منع ہے ابن شاہین نے مرسلاً نکالا کہ جبریل علیہ السلام نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو تکیہ لگا کر کھاتے دیکھا تو منع کیا ابن ابی شیبہ سے مجاہد نے نقل کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے سوا ایک بار کے کبھی تکیہ لگا کر نہیں کھایا ایک روایت میں ہے آپ نے فرمایا میں اس طرح کھاتا ہوں جیسے غلام کھاتا ہے اور اس طرح بیٹھتا ہوں جیسے غلام بیٹھتا ہے علماء نے کہا ہے کر کھاتے وقت دونوں گھٹنوں اور قدموں کی پشت پر بیٹھے یا داہنا پاؤں کھڑا رکھیں

۳۱۰۔ حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ: حَدَّثَنَا مِسْعَرٌ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْأَقْمَرِ: سَمِعْتُ أَبَا جُحَيْفَةَ يَقُولُ، قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنِّي لَا آكُلُ مُتَّكِئًا۔

ہم سے ابو نعیم نے بیان کیا کہا ہم سے مسعر بن کدام نے انہوں نے علی بن اقمر سے انہوں نے کہا میں نے ابو جحیفہ (وہب بن عبداللہ سوائی) سے سنا وہ کہتے تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں تکیہ لگا کر نہیں کھاتا۔ (جیسے مغرور لوگ کھاتے ہیں)

۳۱۱۔ حَدَّثَنِي عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: أَخْبَرَنَا جَرِيرٌ، عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْأَقْمَرِ، عَنْ أَبِي جُحَيْفَةَ، قَالَ: كُنْتُ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لِرَجُلٍ عِنْدَهُ: لَا آكُلُ وَأَنَا مُتَّكِئٌ۔

ہم سے عثمان بن ابی شیبہ نے بیان کیا کہا ہم سے جریر بن عبدالحمید نے انہوں نے منصور سے انہوں نے علی بن اقمر سے انہوں نے ابو جحیفہ سے انہوں نے کہا میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پاس تھا اتنے میں آپ نے ایک شخص سے فرمایا جو آپ کے پاس بیٹھا تھا میں تکیہ لگا کر نہیں کھاتا۔

بَابُ الشِّوَاءِ، وَقَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى - فَجَاءَ بِعِجْلٍ حَنِيذٍ۔ أَيْ مَشْوِيٍّ۔

باب بھنا ہوا گوشت کھانا

۳۱۲- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللهِ: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ يُوسُفَ: أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ أَبِي أُمَامَةَ بْنِ سَهْلٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، عَنْ خَالِدِ بْنِ الْوَلِيدِ قَالَ: أُتِيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِضَبٍّ مَشْوِيٍّ، فَأَهْوَى إِلَيْهِ لِيَأْكُلَ فَقِيلَ لَهُ إِنَّهُ ضَبٌّ، فَأَمْسَكَ يَدَهُ، فَقَالَ خَالِدٌ: أَحَرَامٌ هُوَ؟ قَالَ: لَا، وَلَكِنَّهُ لَا يَكُونُ بِأَرْضِ قَوْمِي، فَأَجِدُنِي أَعَافُهُ، فَأَكَلَ خَالِدٌ وَرَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْظُرُ، قَالَ مَالِكٌ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، بِضَبٍّ مَحْنُوذٍ-

ہم سے علی بن عبداللہ مدینی نے بیان کیا کہا ہم سے ہشام بن یوسف نے کہا ہم کو معمر نے خبر دی انہوں نے زہری سے انہوں نے ابو امامہ بن سہل بن حنیف سے انہوں نے ابن عباس رضی اللہ عنہ سے انہوں نے خالد بن ولید رضی اللہ عنہ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پاس بھنا ہوا گوہ لایا گیا آپ نے اس کے کھانے کو ہاتھ بڑھایا اتنے میں کسی نے کہدیا یا رسول اللہ وہ گوہ ہے آپ نے یہ سن کر ہاتھ کھینچ لیا خالد نے پوچھا کیا گوہ حرام ہے آپ نے فرمایا نہیں مگر میرے ملک میں یہ جانور نہیں ہوتا اس سبب سے مجھ کو کچھ نفرت سی معلوم ہوتی ہے پھر خالد رضی اللہ عنہ نے اس کو کھایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم دیکھ رہے تھے ف۱ امام مالک نے زہری سے مشوی کی جگہ محنوذ کا لفظ نقل کیا ف۲۔

ف۱ باب کا مطلب امام بخاری نے اس حدیث سے یوں نکالا کہ گوہ ہونے سے چھوڑ دیا ورنہ کھاتے۔ تو بھنا ہوا گوشت کھانا ثابت ہوا ف۲ معنی دونوں لفظوں کا ایک ہے

بَابُ الْخَزِيرَةِ، قَالَ النَّضْرُ: الْخَزِيرَةُ مِنَ النُّخَالَةِ، وَالْحَرِيرَةُ مِنَ اللَّبَنِ-

باب خزیرہ کا بیان ف۱ نضر بن شمیل نے کہا خزیرہ بھوسی سے بنایا جاتا ہے اور حریرہ دودھ سے (اکثر نے کہا) حریرہ آٹے سے بنایا جاتا ہے۔

ف۱ خزیرہ جو آٹے اور گوشت کے ٹکڑوں سے پتلا پتلا حریرہ کی طرح بنایا جاتا ہے اگر گوشت نہ ہو نرے آٹے سے بنایا جائے تو اس کو عصیدہ کہتے ہیں یعنی حریرہ۔

۳۱۳- حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ: حَدَّثَنَا اللَّيْثُ، عَنْ عُقَيْلٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي مَحْمُودُ بْنُ الرَّبِيعِ الْأَنْصَارِيُّ: أَنَّ عِتْبَانَ بْنَ مَالِكٍ، وَكَانَ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِمَّنْ شَهِدَ بَدْرًا مِنَ الْأَنْصَارِ أَنَّهُ أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ:

مجھ سے یحییٰ بن بکیر نے بیان کیا کہا ہم سے امام لیث بن سعد نے انہوں نے عقیل سے انہوں نے ابن شہاب سے انہوں نے کہا مجھ سے محمود بن ربیع انصاری نے بیان کیا انہوں نے عتبان بن مالک رضی اللہ عنہ سے وہ ان انصاری صحابیوں میں سے تھے جو بدر کی لڑائی میں شریک تھے وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پاس آئے اور کہنے لگے یا رسول اللہ میں بینائی میں فرق پاتا ہوں (اندھا ہو گیا ہوں) یا کم سوجھتا ہے

يَارَسُولَ اللهِ، إِنِّي أَنْكَرْتُ بَصَرِي وَأَنَا أُصَلِّي لِقَوْمِي، فَإِذَا كَانَتِ الْأَمْطَارُ سَالَ الْوَادِي الَّذِي بَيْنِي وَبَيْنَهُمْ لَمْ أَسْتَطِعْ أَنْ آتِيَ مَسْجِدَهُمْ فَأُصَلِّيَ لَهُمْ، فَوَدِدْتُ يَارَسُولَ اللهِ أَنَّكَ تَأْتِي فَتُصَلِّيَ فِي بَيْتِي فَأَتَّخِذَهُ مُصَلًّى، فَقَالَ: سَأَفْعَلُ إِنْ شَاءَ اللهُ، قَالَ عِتْبَانُ. فَغَدَا عَلَيَّ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبُوبَكْرٍ حِينَ ارْتَفَعَ النَّهَارُ، فَاسْتَأْذَنَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَذِنْتُ لَهُ فَلَمْ يَجْلِسْ حَتَّى دَخَلَ الْبَيْتَ ثُمَّ قَالَ لِي: أَيْنَ تُحِبُّ أَنْ أُصَلِّيَ مِنْ بَيْتِكَ؟ فَأَشَرْتُ إِلَى نَاحِيَةٍ مِنَ الْبَيْتِ فَقَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكَبَّرَ وَصَفَفْنَا فَصَلَّى رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ سَلَّمَ وَحَبَسْنَاهُ عَلَى خَزِيرٍ صَنَعْنَاهُ، فَثَابَ فِي الْبَيْتِ رِجَالٌ مِنْ أَهْلِ الدَّارِ ذَوُو عَدَدٍ فَاجْتَمَعُوا فَقَالَ قَائِلٌ مِنْهُمْ أَيْنَ مَالِكُ بْنُ الدُّخْشُنِ؟ فَقَالَ بَعْضُهُمْ: ذٰلِكَ مُنَافِقٌ لَا يُحِبُّ اللهَ وَرَسُولَهُ، قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا تَقُلْ، أَلَا تَرَاهُ قَالَ: لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ، يُرِيدُ بِذٰلِكَ وَجْهَ اللهِ؟ قَالَ: اللهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ، قَالَ: قُلْنَا فَإِنَّا نَرَى وَجْهَهُ وَنَصِيحَتَهُ إِلَى الْمُنَافِقِينَ، فَقَالَ: فَإِنَّ اللهَ حَرَّمَ عَلَى النَّارِ مَنْ قَالَ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ، يَبْتَغِي بِذٰلِكَ وَجْهَ اللهِ، قَالَ ابْنُ شِهَابٍ: ثُمَّ

اور میں اپنی قوم کا پیش امام ہوں لیکن جب مینہ برستا ہے تو میرے گھر اور ان کے گھروں کے بیچ میں ایک نالہ ہے اس میں پانی بہنے لگتا ہے اسوقت میں ان کی مسجد میں جا نہیں سکتا کہ ان کی امامت کروں میری آرزو یہ ہے کہ ایک بار آپ تشریف لا کر میرے گھر میں نماز پڑھ دیجئے تو میں اسی جگہ کو نماز گاہ بنا لوں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا انشاء اللہ میں آؤں گا عتبان کہتے ہیں دوسرے روز دن چڑھے پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم معہ ابوبکر رضؓ تشریف لائے اور مجھ سے اندر آنے کی اجازت مانگی میں نے اجازت دی اندر آتے ہی آپ بیٹھے بھی نہیں مجھ سے پوچھنے لگے کہ تو کہاں چاہتا ہے میں تیرے گھر میں کہاں نماز پڑھوں۔ میں نے گھر کا ایک کونہ بتا دیا آپ (نماز کے لیے) کھڑے ہوئے اور اللہ اکبر کہا ہم نے آپ کے پیچھے صف باندھی آپ نے دو رکعتیں (نفل) پڑھ کر سلام پھیر دیا ہم نے آپ سے کہا ٹھہرے رہیے ایک خزیرہ جو ہم نے بنایا تھا اس کے پینے کے لیے آپ کو روک لیا اتنے میں محلہ کے اور بہت سے لوگ بھی میرے گھر میں جمع ہو گئے ان میں سے ایک نے کہا آج مالک بن دخشن نہیں آیا دوسرا بولا وہ تو منافق ہے اس کو اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول سے کچھ الفت نہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایسا مت کہہ کیا وہ لا الہ الا اللہ کہہ کر اللہ کی رضا مندی نہیں چاہتا اس نے کہا اللہ تعالیٰ اور اس کا رسول خوب جانتے ہیں (اصل حال کیا ہے) مگر ہم لوگ تو ظاہر میں یہی دیکھتے ہیں کہ اس کی توجہ منافقوں ہی کی طرف رہتی ہے انہی کی بھلائی کا طالب ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا (کچھ ہی ہو) اللہ تعالیٰ نے دوزخ کو اس شخص پر حرام کر دیا ہے جو اللہ تعالیٰ کی رضا مندی کے لیے خالص نیت سے لا الہ الا اللہ کہے۔ ابن شہاب

سَأَلْتُ الْحُصَيْنَ بْنَ مُحَمَّدٍ الأَنْصَارِيَّ أَحَدَ بَنِي سَالِمٍ وَكَانَ مِنْ سَرَاتِهِمْ عَنْ حَدِيثِ مَحْمُودٍ فَصَدَّقَهُ۔

نے کہا میں نے محمود سے یہ حدیث سن کر حصین بن محمد انصاری سے جو بنی سالم کے شریف لوگوں میں سے تھا اس کو پوچھا تو انہوں نے کہا محمود سچا ہے۔

ف یہ حدیث اوپر گزر چکی ہے دوزخ کے حرام ہونے کا یہ مطلب ہے کہ وہ طبقہ مومن پر حرام ہے جس میں کافر اور منافق رہیں گے یا دوزخ میں ہمیشہ کے لیے رہنا مسلمان پر حرام ہے۔

بَابُ الأَقِطِ، وَقَالَ حُمَيْدٌ:

سَمِعْتُ أَنَسًا: بَنَى النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِصَفِيَّةَ، فَأَلْقَى التَّمْرَ وَالأَقِطَ وَالسَّمْنَ، وَقَالَ عَمْرُو بْنُ أَبِي عَمْرٍو عَنْ أَنَسٍ: صَنَعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَيْسًا۔

باب پنیر کا بیان اور حمید نے کہا میں نے انس رضی اللہ عنہ سے

سنا وہ کہتے تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت صفیہ سے صحبت کی تو (ولیمہ کی دعوت میں) کھجور، پنیر، گھی (دستر خوان پر) رکھا ف اور عمرو بن ابی عمرو نے انس سے روایت کی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حیس (حلوا) بنایا (یہ حدیث کتاب المغازی میں موصولاً گذر چکی ہے۔

ف اسکو امام بخاری نے باب الخبز المرقق میں وصل کیا

۳۱۴۔ حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ أَبِي بِشْرٍ، عَنْ سَعِيدٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: أَهْدَتْ خَالَتِي إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ضِبَابًا وَأَقِطًا وَلَبَنًا، فَوُضِعَ الضَّبُّ عَلَى مَائِدَتِهِ، فَلَوْ كَانَ حَرَامًا لَمْ يُوضَعْ، وَشَرِبَ اللَّبَنَ وَأَكَلَ الأَقِطَ۔

ہم سے مسلم بن ابراہیم نے بیان کیا کہا ہم سے شعبہ نے انہوں نے ابو بشر سے انہوں نے سعید بن جبیر سے انہوں نے ابن عباس رض سے انہوں نے کہا میری خالہ میمونہ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو گوہ اور پنیر اور دودھ کا حصہ بھیجا تو گوہ آپ کے دستر خوان پر رکھا گیا۔ (صحابہ رض نے کھایا) اگر حرام ہوتا تو کبھی نہ رکھا جاتا آپ نے دودھ پیا پنیر بھی تناول فرمایا۔

بَابُ السِّلْقِ وَالشَّعِيرِ

باب چقندر اور جو کا بیان

۳۱۵۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ: حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنْ أَبِي حَازِمٍ، عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ: إِنْ كُنَّا لَنَفْرَحُ بِيَوْمِ الْجُمُعَةِ، كَانَتْ لَنَا

ہم سے یحییٰ بن بکیر نے بیان کیا کہا ہم سے یعقوب بن عبدالرحمٰن نے انہوں نے ابو حازم سے انہوں نے سہل بن سعد سے انہوں نے کہا ف ہم جمعہ کا دن آنے سے خوش ہو جاتے وجہ یہ تھی کہ ایک بڑھیا (جس کا نام معلوم نہیں ہوا)

عَجُوزٌ تَأْخُذُ أُصُولَ السِّلْقِ، فَتَجْعَلُهُ فِي قِدْرٍ لَهَا فَتَجْعَلُ فِيهِ حَبَّاتٍ مِنْ شَعِيرٍ، إِذَا صَلَّيْنَا زُرْنَاهَا فَقَرَّبَتْهُ إِلَيْنَا، وَكُنَّا نَفْرَحُ بِيَوْمِ الْجُمُعَةِ مِنْ أَجْلِ ذَلِكَ وَمَا كُنَّا نَتَغَدَّى وَلَا نَقِيلُ إِلَّا بَعْدَ الْجُمُعَةِ، وَاللَّهِ مَا فِيهِ شَحْمٌ وَلَا وَدَكٌ۔

چقندر کی جڑیں لے کر ایک ہانڈی میں پکاتی اوپر سے جَو کے کچھ دانے ڈال دیتی اور جب ہم جمعہ کی نماز پڑھ کر آتے تو اس کے پاس جاتے وہ یہی چقندر اور جَو ہمارے سامنے رکھتی جمعہ کے دن ہم کو اسی کھانے کی خوشی ہوتی اور جمعہ کے دن ہم کھانا اور سونا سب نماز کے بعد کرتے پروردگار کی قسم اس چقندر اور جَو میں گھی اور چربی کا نام نہ ہوتا (جب بھی مزے سے ہم اس کو کھاتے ف۱)

ف شروع شروع جب ہم مدینہ میں آئے تھے اور لوگوں میں محتاجی تھی ف۱ کو فتنہ را نان تہی کو فتنہ است۔ مسلمانو! رونے کا مقام ہے ہمارے پیشواؤں نے اس طرح تکلیف سے زندگی بسر کی ہے اور بجز شکر کے کوئی شکایت کا کلمہ زبان پر نہیں لائے اور ہم ہیں کہ ہزاروں طرح کی نعمتیں روز اڑاتے ہیں پھر بھی خدا کا شکر نہیں بجا لاتے نہ اس کے دین کی کچھ مدد کرتے ہیں۔ صحابہ رضی اللہ عنہم نے سوکھی روٹیاں کھا کر فقر اور فاقہ کے ساتھ جتنے ملک فتح کیے تھے اور اسلام کا ڈنکا وہاں بجایا تھا ہم ان کو ایک کے بعد ایک کو کھوتے جاتے ہیں اور بیٹھے تماشا دیکھتے ہیں اللہ اکبر کہاں وہ مسلمان تھے جو شمار میں صرف چوبیس ہزار تھے اور انہوں نے روم اور ایران کی سی زور دار سلطنتوں کو جڑ سے اکھاڑ کر پھینک دیا اور ہم کہاں کہ شمار میں کروڑوں ہیں پر بے فائدہ اپنا گھر بھی دشمنوں کے ڈر کے مارے حوالے کر رہے ہیں اور چوں تک نہیں کرتے۔

بَابُ النَّهْشِ وَانْتِشَالِ اللَّحْمِ۔

باب گوشت پکنے سے پہلے ہانڈی سے نکال کر اور منہ سے نوچ کر کھانا۔

۳۱۶۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ الْوَهَّابِ: حَدَّثَنَا حَمَّادٌ: حَدَّثَنَا أَيُّوبُ، عَنْ مُحَمَّدٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: تَعَرَّقَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَتِفًا، ثُمَّ قَامَ فَصَلَّى وَلَمْ يَتَوَضَّأْ، وَعَنْ أَيُّوبَ وَعَاصِمٍ عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: انْتَشَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَرْقًا مِنْ قِدْرٍ فَأَكَلَ ثُمَّ صَلَّى وَلَمْ يَتَوَضَّأْ۔

ہم سے عبداللہ بن عبدالوہاب نے بیان کیا کہا ہم سے حماد ابن زید نے کہا ہم سے ایوب سختیانی نے انہوں نے محمد بن سیرین سے انہوں نے ابن عباس رضی اللہ عنہ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے دست کا گوشت نوچ کر کھایا پھر کھڑے ہو کر نماز پڑھائی وضو نہیں کیا (اور اسی سند سے) ایوب سختیانی اور عاصم بن سلیمان احول سے منقول ہے ان دونوں نے عکرمہ سے انہوں نے ابن عباس سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک ہانڈی سے گوشت کی ہڈی نکال لی (ابھی گوشت گلا نہیں تھا) اور اس کو کھایا پھر نماز پڑھائی اور وضو نہیں کیا۔

بَابُ تَعَرُّقِ الْعَضُدِ-

٣١٧- حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى قَالَ: حَدَّثَنِي عُثْمَانُ بْنُ عُمَرَ: حَدَّثَنَا فُلَيْحٌ: حَدَّثَنَا أَبُو حَازِمٍ الْمَدَنِيُّ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ أَبِي قَتَادَةَ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ: خَرَجْنَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَ مَكَّةَ-

باب بازو کا گوشت نوچ کر کھانا

مجھ سے محمد بن مثنیٰ نے بیان کیا کہا ہم سے عثمان بن عمر نے کہا ہم سے فلیح بن سلیمان نے کہا ہم سے ابو حازم (سلمہ بن دینار) نے کہا ہم سے عبداللہ ابن ابی قتادہ نے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے کہا ہم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ (حدیبیہ کے سال) مکہ کی طرف نکلے۔

٣١٨- وَحَدَّثَنِي عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ اللهِ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ، عَنْ أَبِي حَازِمٍ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي قَتَادَةَ السَّلَمِيِّ، عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ قَالَ: كُنْتُ يَوْمًا جَالِسًا مَعَ رِجَالٍ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي مَنْزِلٍ فِي طَرِيقِ مَكَّةَ وَرَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَازِلٌ أَمَامَنَا، وَالْقَوْمُ مُحْرِمُونَ وَأَنَا غَيْرُ مُحْرِمٍ، فَأَبْصَرُوا حِمَارًا وَحْشِيًّا وَأَنَا مَشْغُولٌ أَخْصِفُ نَعْلِي فَلَمْ يُؤْذِنُونِي لَهُ، وَأَحَبُّوا لَوْ أَنِّي أَبْصَرْتُهُ، فَالْتَفَتُّ فَأَبْصَرْتُهُ فَقُمْتُ إِلَى الْفَرَسِ فَأَسْرَجْتُهُ ثُمَّ رَكِبْتُ وَنَسِيتُ السَّوْطَ وَالرُّمْحَ فَقُلْتُ لَهُمْ نَاوِلُونِي السَّوْطَ وَالرُّمْحَ، فَقَالُوا لَا، وَاللهِ لَا نُعِينُكَ عَلَيْهِ بِشَيْءٍ، فَغَضِبْتُ فَنَزَلْتُ فَأَخَذْتُهُمَا ثُمَّ رَكِبْتُ فَشَدَدْتُ عَلَى الْحِمَارِ فَعَقَرْتُهُ ثُمَّ جِئْتُ بِهِ وَقَدْ مَاتَ فَوَقَعُوا فِيهِ يَأْكُلُونَهُ، ثُمَّ

ہم سے عبدالعزیز ابن عبداللہ اویسی نے بیان کیا کہا ہم سے محمد بن جعفر نے انہوں نے ابو حازم سے انہوں نے عبداللہ بن ابی قتادہ سلمی سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے کہا کیا ہوا ایک دن میں اور اصحاب کے ساتھ بیٹھا تھا یہ واقعہ ایک منزل کا ہے مکہ کے رستے میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہم سے آگے بڑھ کر ایک مقام میں اترے ہوئے تھے ف۱ میرے سب ساتھی احرام باندھے ہوئے تھے لیکن میں احرام نہیں باندھے تھا ان لوگوں نے ایک گورخر دیکھا اس وقت میں اپنا جوتا ٹانکنے میں مشغول تھا انہوں نے مجھ کو خبر نہیں دی ف۲ لیکن وہ دل سے چاہتے تھے کاش میں اس گورخر کو دیکھ لیتا ف۳ ایک بارگی جو میں نے آنکھ پھرائی تو گورخر دکھلائی دیا میں (جھٹ پٹ) اٹھا گھوڑے پر زین لگایا سوار ہو گیا لیکن کوڑا اور بھالا لینا بھول گیا میں نے اپنے ساتھیوں سے کہا (یارو) ذرا میرا کوڑا اور بھالا تو اٹھا دو وہ کہنے لگے واہ واہ اللہ کی قسم ہم تو کبھی تمہاری کمک کچھ بھی (جانور کے شکار کرنے میں) نہیں کرنے کے ف۴ مجھ کو (ان کی بات پر) غصہ آیا آخر میں نے خود گھوڑے سے اتر کر کوڑا اور بھالا لے لیا اور سوار ہو کر گورخر کا پیچھا کیا اس کو زخمی کر ڈالا پھر ان کے پاس لے آیا اس وقت وہ مر گیا

إِنَّهُمْ شَكُّوا فِي أَكْلِهِمْ إِيَّاهُ وَهُمْ حُرُمٌ، فَرُحْنَا وَخَبَّأْتُ الْعَضُدَ مَعِي، فَأَدْرَكْنَا رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَأَلْنَاهُ عَنْ ذَلِكَ فَقَالَ: مَعَكُمْ مِنْهُ شَيْءٌ؟ فَنَاوَلْتُهُ الْعَضُدَ فَأَكَلَهَا حَتَّى تَعَرَّقَهَا وَهُوَ مُحْرِمٌ، قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ: وَحَدَّثَنِي زَيْدُ بْنُ أَسْلَمَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ، عَنْ أَبِي قَتَادَةَ مِثْلَهُ۔

تھا جب اس کا گوشت پکایا گیا تو لگے سب کے سب کھانے پھر ان کو شک پیدا ہوئی کہ احرام کی حالت میں ایسا گوشت کھانا درست ہے یا نہیں اور ہم اس منزل سے روانہ ہوئے میں نے اس کا بازو اپنے پاس چھپا رکھا جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے ہم جا کر ملے تو آپ سے مسئلہ پوچھا آپ نے فرمایا اس کا کچھ گوشت تمہارے پاس باقی ہے میں نے وہی بازو (جو چھپا کر رکھا تھا) نکال کر آپ کو دیا۔ آپ نے اس وقت اس کو دانتوں سے نوچ نوچ کر صاف کر دیا ۵ اور آپ اس وقت احرام باندھے ہوئے تھے محمد بن جعفر نے کہا مجھ سے یہ حدیث زید بن اسلم نے بھی بیان کی انہوں نے عطاء بن یسار سے انہوں نے ابوقتادہؓ سے

ف۱ ہم لوگ پیچھے اترے تھے ف۲ چونکہ احرام کی حالت میں شکار کا بتلانا بھی درست نہیں ف۳ تو اس کا شکار کرتا وہ بھی کھاتے ف۴ کیونکہ وہ احرام باندھے ہوئے تھے ف۵ گوشت کھا لیا ہڈی رہ گئی۔

بَابُ قَطْعِ اللَّحْمِ بِالسِّكِّينِ۔ باب گوشت چھری سے کاٹ کر کھانا ف۱

ف۱ گوشت چھری سے کاٹ کر کھانے کی ممانعت ایک حدیث میں مروی ہے مگر ابوداؤد نے کہا وہ حدیث ضعیف ہے حافظ نے کہا اس کا ایک شاہد اور ہے جس کو ترمذی نے صفوان بن امیہ سے نکالا کہ گوشت کو منہ سے نوچ کر کھاؤ۔ وہ جلدی ہضم ہوگا اس کی سند بھی ضعیف ہے اور علاوہ اس کے اس میں یہ ممانعت کہاں ہے کہ چھری سے کاٹ کر نہ کھاؤ تو چھری سے کاٹ کر کھانا درست ہوگا اسی طرح کانٹے سے کھانا بھی درست ہوگا اسی طرح چمچہ سے غایتہ مافی الباب یہ ہے کہ منہ سے کاٹ کر کھانا اولیٰ ہوگا میں کہتا ہوں کہ جب گوشت چھری سے کاٹ کر کھانا درست ہوا تو روٹی بھی چھری سے کاٹ کر کھانا درست ہوگی۔ اور جن لوگوں نے ان باتوں پر تشدد اور غلو کیا ہے اور ذری ذری سی باتوں پر مسلمانوں کو کافر بنایا ہے میں ان کا یہ تشدد ہرگز پسند نہیں کرتا کافروں کی مشابہت کرنا گو منع ہے مگر یہ وہی مشابہت ہے جو ان کی قوم یا مذہب کی خاص نشانی ہو جیسے صلیب لٹکانا یا انگریزی ٹوپی پہننا لیکن جب کسی کی نیت مشابہت کی نہ ہو وہ امر لباس مسلمانوں میں بھی رائج ہو مثلاً ترک یا ایران کے مسلمانوں میں تو اس کو ممنوع مشابہت میں داخل نہیں کر سکتے اور نہ ایسی کھانے پینے لباس فروعی باتوں کی وجہ سے مسلمانوں کے کفر کا فتویٰ دے سکتے ہیں افسوس ہے کہ مسلمانوں نے جو اہم کام تھے ان کو تو چھوڑ دیا مثلاً وعظ و نصیحت سے اسلام کے عقاید پھیلانا دینی کتابوں کے ترجمہ ہر ایک زبان میں شائع کرنا دینی مدارس قائم کرنا بچوں کو جمع کر کے ہر روز مذہبی عقائد کی ان کو تعلیم کرنا اور ایسی چھوٹی چھوٹی باتوں میں پڑ کر آپس میں نا اتفاقی اور پھوٹ ڈال دی ہے

مسلمانوں کے اس کرتوت پر ہمارے مخالفین خوشی کے مارے پھولے نہیں سماتے ان کا تو دلی مطلب یہ ہے کہ دو مسلمان مل کر بھی نہ رہیں اور بیٹا باپ سے اور باپ بیٹے سے مخالف بن کر رہے۔

---

۳۱۹ - حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ: أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ: أَخْبَرَنِي جَعْفَرُ بْنُ عَمْرِو بْنِ أُمَيَّةَ: أَنَّ أَبَاهُ عَمْرَو بْنَ أُمَيَّةَ أَخْبَرَهُ أَنَّهُ رَأَى النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَحْتَزُّ مِنْ كَتِفِ شَاةٍ فِي يَدِهِ فَدُعِيَ إِلَى الصَّلَاةِ فَأَلْقَاهَا وَالسِّكِّينَ الَّتِي يَحْتَزُّ بِهَا ثُمَّ قَامَ، فَصَلَّى وَلَمْ يَتَوَضَّأْ۔

ہم سے ابوالیمان نے بیان کیا کہا ہم کو شعیب نے خبر دی زہری سے کہا مجھ کو جعفر بن عمرو بن امیہ ضمری نے انہوں نے اپنے والد عمرو بن امیہ ضمری سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا آپ بکری کے دست میں سے گوشت کاٹ رہے تھے (کھانے کے لیے) اتنے میں نماز کی طرف بلائے گئے آپ نے گوشت اور چھری ہاتھ سے پھینک دی جس سے گوشت کاٹ رہے تھے اور کھڑے ہو کر نماز پڑھائی، وضو نہیں کیا ف۔

ف دوسری روایت میں یوں ہے آپ گوشت کاٹ رہے تھے اتنے میں بلال نے آذان دی آپ نے فرمایا بلال رض کو کیا ہو گیا ہے اس کے ہاتھوں میں مٹی لگے اور چھری پھینک دی نماز کو تشریف لے گئے اس حدیث کے راوی عمرو بن امیہ ضمری مشہور صحابی ہیں اور بعضے کم بخت اور جھوٹے لوگوں نے ان صحابی پر کیا کیا اتہام کیا ہے ان کو عیار بنایا ہے اور حضرت امیر حمزہ رض کا رفیق اور یار غار قرار دے کر جھوٹ جھوٹ عجب اف نے بیان کیے ہیں۔ لعنۃ اللہ علی الکاذبین۔

بَابُ مَا عَابَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طَعَامًا۔

باب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کسی کھانے کو برا نہیں کہا (یا کھایا یا چھوڑ دیا)

۳۲۰ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ: أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ أَبِي حَازِمٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: مَا عَابَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طَعَامًا قَطُّ، إِنِ اشْتَهَاهُ أَكَلَهُ، وَإِنْ كَرِهَهُ تَرَكَهُ۔

ہم سے محمد بن کثیر نے بیان کیا کہا ہم کو سفیان ثوری نے خبر دی انہوں نے اعمش سے انہوں نے ابوحازم (سلمان اشجعی) سے انہوں نے ابوہریرہ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کسی کھانے کو کبھی برا نہیں کہا اگر جی چاہا تو کھایا جی نہ چاہا تو چھوڑ دیا (خاموش رہے ف)۔

ف بعضوں نے اسی حدیث سے کھانے کا عیب بیان کرنا مطلق کروہ رکھا ہے نووی نے کہا جیسے یوں کہنا اس میں نمک نہیں ہے پھیکا ہے یا نرا نمک زہر ہے بعضوں نے کہا اس قسم کے عیب کرنا درست ہے جو انسان کی کاری گری یعنی پخت اور ترکیب سے متعلق ہوں۔

بَابُ النَّفْخِ فِي الشَّعِيرِ۔

باب جو کو پیس کر منہ سے پھونک کر اس کا بھوسہ اڑا دینا۔

۳۲۱۔ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي مَرْيَمَ حَدَّثَنَا أَبُو غَسَّانَ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبُو حَازِمٍ أَنَّهُ سَأَلَ سَهْلًا: هَلْ رَأَيْتُمْ فِي زَمَانِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ النَّقِيَّ؟ قَالَ: لَا، فَقُلْتُ كُنْتُمْ تَنْخُلُونَ الشَّعِيرَ قَالَ: لَا، وَلَكِنْ كُنَّا نَنْفُخُهُ۔

ہم سے سعید بن ابی مریم نے بیان کیا کہا ہم سے ابوغسان (محمد بن مطرف لیثی) نے کہا مجھ سے ابوحازم (سلمہ بن دینار) نے انہوں نے سہل بن سعد ساعدی رضؓ سے پوچھا کیا تم نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں میدہ (مائدہ) دیکھا تھا انہوں نے کہا نہیں، میں نے کہا آخر تم جو کو (پلیں کر چھلنی میں) چھانتے تھے یا نہیں انہوں نے کہا ہم چھلنی میں نہیں چھانتے تھے (پیس کر) منہ سے پھونک کر ف

ف بھوسی اڑا دیتے تھے موٹا موٹا بھوسا اڑ جاتا اور باریک بھوسا آٹے میں شریک رہتا اسی قسم کا آٹا کھانا مفید اور باعث صحت ہے لیکن چھان چھان کر اس کا میدہ (مائدہ) نکالنا نری نادانی ہے میدہ قبض کرتا ہے اور بواسیر کا باعث ہوتا ہے۔

بَابُ مَا كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَصْحَابُهُ يَأْكُلُونَ۔

باب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے صحابہؓ کی خوراک کا بیان۔

۳۲۲۔ حَدَّثَنَا أَبُو النُّعْمَانِ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ، عَنْ عَبَّاسٍ الْجُرَيْرِيِّ، عَنْ أَبِي عُثْمَانَ النَّهْدِيِّ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَسَمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمًا بَيْنَ أَصْحَابِهِ تَمْرًا، فَأَعْطَى كُلَّ إِنْسَانٍ سَبْعَ تَمَرَاتٍ، فَأَعْطَانِي سَبْعَ تَمَرَاتٍ إِحْدَاهُنَّ حَشَفَةٌ، فَلَمْ يَكُنْ فِيهِنَّ تَمْرَةٌ أَعْجَبَ إِلَيَّ مِنْهَا، شَدَّتْ فِي مَضَاغِي۔

ہم سے ابوالنعمان (محمد بن عارم ابوالفضل سدوسی) نے بیان کیا کہا ہم سے حماد بن زید نے انہوں نے عباس (بن فروخ) جریری سے انہوں نے ابوعثمان (عبدالرحمٰن بن نہدی) سے انہوں نے ابوہریرہ رضؓ سے انہوں نے کہا ایسا ہوا ایک دن آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے اصحاب کو کھجوریں بانٹیں تو ہر شخص کو سات سات کھجوریں دیں، مجھ کو بھی سات کھجوریں عنایت فرمادیں ان میں ایک کھجور خراب قسم کی بڑی سخت تھی عجیب کھجور تھی اس کا چبانا مجھ کو مشکل ہو گیا ف

ف ابوہریرہ رضؓ کا یہ مطلب ہے کہ اس وقت مسلمانوں پر ایسی تنگی تھی کہ سات کھجوریں ایک آدمی کو کھانے کو ملتیں ان میں بھی خراب اور سخت کھجوریں ملی ہوئی۔

۳۲۳۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ: حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيرٍ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ، عَنْ قَيْسٍ، عَنْ سَعْدٍ قَالَ: رَأَيْتُنِي سَابِعَ سَبْعَةٍ مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا لَنَا طَعَامٌ إِلَّا وَرَقُ الْحُبْلَةِ أَوِ الْحَبَلَةِ حَتَّى يَضَعَ أَحَدُنَا مَا تَضَعُ الشَّاةُ، ثُمَّ أَصْبَحَتْ بَنُو أَسَدٍ تُعَزِّرُنِي عَلَى الْإِسْلَامِ خَسِرْتُ إِذًا وَضَلَّ سَعْيِي۔

ہم سے عبداللہ بن محمد مسندی نے بیان کیا کہا ہم سے وہب بن جریر رہ نے کہا ہم سے شعبہ نے انہوں نے اسمٰعیل بن ابی خالد سے انہوں نے قیس بن ابی حازم سے انہوں نے سعد بن ابی وقاص سے انہوں نے کہا میں نے وہ زمانہ دیکھا ہے جب (مسلمان کل سات تھے) ف۱ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ساتواں آدمی تھا ہم کو کھانے کے لیے بھی کیکر کے پھل یا پتے کے سوا اور کچھ میسر نہ ہوتا یہ کھاتے کھاتے ہم لوگوں کا پاخانہ بکری کی مینگنیوں کی طرح ہوگیا تھا یا اب یہ زمانہ ہے کہ بنی اسد کے قبیلے کے لوگ مجھ کو شریعت کے احکام سکھلاتے ہیں ف۲ اگر میں ابھی تک اس حال میں ہوں کہ بنی اسد کے لوگ مجھ کو شریعت کے احکام سکھلائیں تب تو میں تباہ ہوگیا میری محنت برباد ہوگئی ف۳

ف۱ یعنی ابوبکر رضؓ عثمان رضؓ اور علی رضؓ اور زید بن حارث رضؓ اور زبیر رضؓ اور عبدالرحمٰن بن عوف رضؓ اور سعد بن ابی وقاص رضؓ۔
ف۲ یہ حدیث اوپر گزر چکی ہے ہوا یہ تھا کہ سعد بن ابی وقاص رضؓ حضرت عمر رضؓ کی طرف سے کوفہ کے حاکم تھے وہاں بنی اسد کے لوگوں نے حضرت عمر رضؓ سے ان کی شکایت کی منجملہ اور شکایتوں کے ایک یہ بھی تھی کہ سعد رضؓ کو نماز پڑھنی بھی اچھی طرح نہیں آتی سعد رضؓ نے اس کا رد کیا کہ اگر مجھ کو اب تک نماز پڑھنی نہ آئی حالانکہ میں اتنا قدیم الاسلام ہوں کہ جب میں مسلمان ہوا تھا تو کل چھ مسلمان تھے ساتواں میں تھا تو تم کو نماز پڑھنا کیسا آگیا تم تو کل مسلمان ہوئے ہو۔ بنو اسد کی سب شکایتیں غلط تھیں اور سعد پران کا اعتراض کرنا ایسا تھا کہ چھوٹا منہ بڑی بات۔ خطائے بزرگاں گرفتن خطا است ف۳ بقول شخصے دس برس دہلی میں رہے بھاڑ جھونکا نہ آیا یعنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ جو میں نے اتنی عمر گزاری وہ سب بیکار ہوئی کہ دین کے احکام تک مجھ کو نہ آئے اور بنو اسد کی تعلیم کا میں محتاج ہوا۔

۳۲۴۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ: حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ، عَنْ أَبِي حَازِمٍ قَالَ: سَأَلْتُ سَهْلَ بْنَ سَعْدٍ فَقُلْتُ: هَلْ أَكَلَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ النَّقِيَّ؟ فَقَالَ سَهْلٌ: مَا رَأَى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ النَّقِيَّ مِنْ حِينَ

ہم سے قتیبہ بن سعید نے بیان کیا کہا ہم سے یعقوب نے انہوں نے ابوحازم سے کہا میں نے سہل بن سعد رضؓ سے پوچھا کیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے میدہ کھایا انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے تو جب سے اللہ تعالیٰ نے ان کو پیغمبر بنایا اپنی وفات تک میدہ دیکھا تک نہیں۔ میں نے پوچھا کیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں تمہارے

ابْتَعَثَهُ اللَّهُ حَتَّى قَبَضَهُ اللَّهُ، قَالَ: فَقُلْتُ: هَلْ كَانَتْ لَهُمْ فِي عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنَاخِلُ؟ قَالَ: مَا رَأَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُنْخُلًا مِنْ حِينَ ابْتَعَثَهُ اللَّهُ حَتَّى قَبَضَهُ اللَّهُ، قَالَ، قُلْتُ: كَيْفَ كُنْتُمْ تَأْكُلُونَ الشَّعِيرَ غَيْرَ مَنْخُولٍ؟ قَالَ: كُنَّا نَطْحَنُهُ وَنَنْفُخُهُ، فَيَطِيرُ مَا طَارَ وَمَا بَقِيَ ثَرَّيْنَاهُ فَأَكَلْنَاهُ۔

پاس چھلنیاں تھیں انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے تو جب سے اللہ نے آپ کو پیغمبر بنایا تو اپنی وفات تک چھلنی دیکھی تک نہیں ف۔ میں نے کہا پھر تم جب چھلنی نہ تھی تو جو کی روٹی کیسے کھاتے تھے (اس کا بھوسا کیسے الگ کرتے تھے) انہوں نے کہا جو کو پیس کر ہم منہ سے پھونکتے تھے جو اڑ جاتا وہ اڑ جاتا (موٹا بھوسہ) اور جو رہ جاتا (یعنی آٹا اور باریک بھوسہ) اس کو گوندھ کر (روٹی پکاتے) پھر کھاتے۔

ف یہ قید اس واسطے لگائی کہ پیغمبری سے پہلے تو آپ تجارت اور سوداگری کیلئے شام کے ملک کو تشریف لے گئے شام کے لوگ اس وقت بہت آسودہ تھے وہاں شاید میدہ اور چھلنی کو دیکھا ہوگا لیکن پیغمبری کے بعد تو مکہ اور مدینہ اور طائف میں رہے تبوک کی طرف ایک بار گئے تھے لیکن وہاں ٹھہرے نہیں ان ملکوں میں میدہ اور چھلنی وغیرہ کا رواج نہ تھا

۳۲۵۔ حَدَّثَنِي إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، أَخْبَرَنَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي ذِئْبٍ، عَنْ سَعِيدٍ الْمَقْبُرِيِّ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنَّهُ مَرَّ بِقَوْمٍ بَيْنَ أَيْدِيهِمْ شَاةٌ مَصْلِيَّةٌ فَدَعَوْهُ فَأَبَى أَنْ يَأْكُلَ، قَالَ: خَرَجَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الدُّنْيَا وَلَمْ يَشْبَعْ مِنَ الْخُبْزِ الشَّعِيرِ۔

مجھ سے اسحاق بن ابراہیم نے بیان کیا کہا ہم کو روح بن عبادہ نے خبر دی کہا ہم سے ابن ابی ذئب نے بیان کیا کہا انہوں نے سعید مقبری سے انہوں نے ابو ہریرہ رضی سے وہ کچھ لوگوں پر سے گزرے جن کے سامنے بھنی ہوئی بکری رکھی تھی۔ انہوں نے ابو ہریرہ رضی کو بھی کھانے کو بلایا۔ لیکن ابو ہریرہ رضی نے انکار کیا ف کہنے لگے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تو دنیا سے تشریف لے گئے اور جو کی روٹی بھی پیٹ بھر کر نہیں کھائی۔

ف ابو ہریرہ رضی نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا حال یاد کر کے اس کا کھانا گوارہ نہ کیا اور چونکہ یہ ولیمہ کی دعوت نہ تھی اس لیے اس کا قبول کرنا ضروری نہ تھا۔

۳۲۶۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي الْأَسْوَدِ: حَدَّثَنَا مُعَاذٌ: حَدَّثَنِي أَبِي،

ہم سے عبد اللہ بن ابی الاسود نے بیان کیا کہا ہم سے معاذ بن ہشام نے کہا مجھ سے میرے والد نے انھوں نے یونس

عَنْ يُونُسَ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ أَنَسِ ابْنِ مَالِكٍ قَالَ: مَا أَكَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى خِوَانٍ وَلَا فِي سُكُرُّجَةٍ وَلَا خُبِزَ لَهُ مُرَقَّقٌ، قُلْتُ لِقَتَادَةَ: عَلَى مَا يَأْكُلُونَ؟ قَالَ: عَلَى السُّفَرِ۔

بن ابی الفرات سے انہوں نے قتادہ رضؓ سے انہوں نے انس بن مالکؓ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کبھی میز پر کھانا نہیں کھایا اور نہ طشتری میں (اچار وغیرہ رکھ کر) اور نہ کبھی مانڈے کھائے (باریک چپاتیاں) یونس نے کہا میں نے قتادہؓ سے پوچھا پھر کاہے پر کھاتے تھے انہوں نے کہا دستر خوان پر ف۱

ف۱ جو چمڑے کا ہوتا زمین پر بچھا کر۔

٣٢٧- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ: حَدَّثَنَا جَرِيرٌ، عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنِ الْأَسْوَدِ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ: مَا شَبِعَ آلُ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُنْذُ قَدِمَ الْمَدِينَةَ مِنْ طَعَامِ الْبُرِّ ثَلَاثَ لَيَالٍ تِبَاعًا حَتَّى قُبِضَ

ہم سے قتیبہ بن سعید نے بیان کیا کہا ہم سے جریر بن عبدالحمید نے انہوں نے منصور سے انہوں نے ابراہیم نخعی سے انہوں نے اسود بن یزید سے انہوں نے حضرت عائشہ رضؓ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے گھر والوں نے جب سے آپ مدینہ تشریف لائے تین دن تک برابر گیہوں کی روٹی پیٹ بھر کر نہیں کھائی یہاں تک کہ آپ دنیا سے تشریف لے گئے ف۱

ف۱ بلکہ ایک دن گیہوں کی روٹی ملی تو دوسرے دن جو کی کبھی جو کی بھی نہ ملی تو صرف کھجور اور پانی پر گزارہ کرتے۔

بَابُ التَّلْبِينَةِ۔

٣٢٨- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ: حَدَّثَنَا اللَّيْثُ، عَنْ عُقَيْلٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهَا كَانَتْ إِذَا مَاتَ الْمَيِّتُ مِنْ أَهْلِهَا فَاجْتَمَعَ لِذٰلِكَ النِّسَاءُ ثُمَّ تَفَرَّقْنَ إِلَّا أَهْلَهَا وَخَاصَّتَهَا أَمَرَتْ بِبُرْمَةٍ مِنْ تَلْبِينَةٍ فَطُبِخَتْ، ثُمَّ صُنِعَ ثَرِيدٌ، فَصُبَّتِ التَّلْبِينَةُ عَلَيْهَا ثُمَّ قَالَتْ: كُلْنَ مِنْهَا، فَإِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ

باب تلبینہ (یعنی حریرہ) کے بیان میں ف۱

ہم سے یحییٰ بن بکیر نے بیان کیا کہا ہم سے لیث بن سعد نے انہوں نے عقیل بن خالد سے انہوں نے ابن شہاب زہری سے انہوں نے عروہ بن زبیر سے انہوں نے حضرت عائشہ رضؓ ام المومنین سے ان کی عادت تھی جب ان کے عزیزوں میں کوئی مر جاتا اور عورتیں جمع ہوتیں پھر چلی جاتیں گھر والے رہ جاتے اور خاص خاص لوگ تو وہ حکم دیتیں تلبینہ کی ایک ہانڈی پکائی جاتی پھر ثرید بنا کر تلبینہ اس پر ڈال دیا جاتا حضرت عائشہ رضؓ عورتوں سے کہتیں یہ کھاؤ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے

صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: التَّلْبِينَةُ مَجَمَّةٌ لِفُؤَادِ الْمَرِيضِ تَذْهَبُ بِبَعْضِ الْحُزْنِ۔

آپ فرماتے تھے تلبینہ سے بیمار کے دل کو تسکین ہوتی ہے اس کا غم کسی قدر غلط ہوتا ہے

ف تلبینہ آٹے اور دودھ یا بھوسی اور دودھ سے بنایا جاتا ہے اس میں شہد بھی ڈالتے ہیں

بَابُ الثَّرِيدِ۔ باب ثرید کے بیان میں ف

ف گوشت کے شوربے میں روٹی کے ٹکڑے ڈال کر پکائیں تو اس کو ثرید کہتے ہیں کبھی اس میں گوشت بھی شریک رہتا ہے۔

۳۲۹۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ: حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ الْجَمَلِيِّ، عَنْ مُرَّةَ الْهَمْدَانِيِّ، عَنْ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: كَمَلَ مِنَ الرِّجَالِ كَثِيرٌ، وَلَمْ يَكْمُلْ مِنَ النِّسَاءِ إِلَّا مَرْيَمُ بِنْتُ عِمْرَانَ، وَآسِيَةُ امْرَأَةُ فِرْعَوْنَ، وَفَضْلُ عَائِشَةَ عَلَى النِّسَاءِ كَفَضْلِ الثَّرِيدِ عَلَى سَائِرِ الطَّعَامِ۔

ہم سے محمد بن بشار نے بیان کیا کہا ہم سے غندر محمد بن جعفر نے کہا ہم سے شعبہ نے انہوں نے عمرو بن مرہ جملی سے انہوں نے مرہ ہمدانی سے انہوں نے ابوموسیٰ اشعری سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا مردوں میں تو بہت کامل لوگ گزرے ہیں مگر عورتوں میں مریم بنت عمرانؑ اور آسیہ فرعون کی جورو کے سوا اور کوئی کامل نہیں گزری اور عائشہؓ کی فضیلت دوسری عورتوں پر ایسی ہے جیسے ثرید کی فضیلت دوسرے کھانوں پر ف

ف ثرید بہترین کھانا ہے کیوں کہ سریع الہضم اور جید الکیموس اور مقوی ہے اس کے علاوہ قابض نہیں دوسرے کھانے گو زیادہ مزے دار ہوں مگر قابض اور بطیّ الہضم ہوتے ہیں۔

۳۳۰۔ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَوْنٍ: حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ، عَنْ أَبِي طُوَالَةَ، عَنْ أَنَسٍ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: فَضْلُ عَائِشَةَ عَلَى النِّسَاءِ كَفَضْلِ الثَّرِيدِ عَلَى سَائِرِ الطَّعَامِ۔

ہم سے عمرو بن عون نے بیان کیا کہا ہم سے خالد بن عبداللہ نے انہوں نے ابوطوالہ (عبداللہ بن عبدالرحمٰن بن حزم انصاری) سے انہوں نے انسؓ سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا عائشہؓ کی فضیلت دوسری عورتوں پر ایسی ہے جیسے ثرید کی دوسرے کھانوں پر

۳۳۱- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُنِيرٍ: سَمِعَ أَبَا حَاتِمٍ الْأَشْهَلَ بْنَ حَاتِمٍ: حَدَّثَنَا ابْنُ عَوْنٍ، عَنْ ثُمَامَةَ بْنِ أَنَسٍ، عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: دَخَلْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى غُلَامٍ لَهُ خَيَّاطٍ فَقَدَّمَ إِلَيْهِ قَصْعَةً فِيهَا ثَرِيدٌ، قَالَ: وَأَقْبَلَ عَلَى عَمَلِهِ، قَالَ: فَجَعَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَتَبَّعُ الدُّبَّاءَ، قَالَ: فَجَعَلْتُ أَتَتَبَّعُهُ فَأَضَعُهُ بَيْنَ يَدَيْهِ، قَالَ: فَمَا زِلْتُ بَعْدُ أُحِبُّ الدُّبَّاءَ۔

ہم سے عبداللہ بن منیر نے بیان کیا انہوں نے ابوحاتم اشہل بن حاتم سے سنا کہا ہم سے عبداللہ بن عون نے بیان کیا انہوں نے ثمامہ بن انس رضؓ سے انہوں نے انس رضؓ سے انہوں نے کہا میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ آپ کے ایک غلام پاس گیا جو درزی کا پیشہ کرتا تھا ف اس نے ایک ثرید کا کٹورہ آپ کے سامنے رکھا (کھانے کے لیے) اور اپنے کام میں (سینے پرونے میں) مشغول ہو گیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اس کٹورے میں (چاروں طرف) کدو کے قتلے ڈھونڈ ڈھونڈ کر کھانے لگے انس رضؓ کہتے ہیں میں نے یہ حال دیکھ کر کیا کیا کٹورے میں سے کدو کے قتلے سب چن چن کر آپ کے سامنے رکھے ف۲ انس رضؓ کہتے ہیں اس دن سے برابر مجھ کو کدو پسند ہے۔ ف۳

ف اس کا نام معلوم نہیں ہوا ف۲ تاکہ آپ فراغت سے کھائیں۔ ف۳ کیونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو پسند کیا کہ وہ ایک نہایت عمدہ ترکاری ہے اور گرم ملکوں میں تو جیسے عرب کا ملک ہے اس کا کھانا نہایت مفید ہے حرارت جگر اور تشنگی کو رفع کرتا ہے اور قابض بھی نہیں نہ مولد ریاح بلکہ سریع الہضم اور جید الغذا ہے۔

بَابُ شَاةٍ مَسْمُوطَةٍ وَالْكَتِفِ وَالْجَنْبِ۔

باب کھال سمیت بھنی ہوئی بکری اور دست اور پسلی کے گوشت کا بیان

۳۳۲- حَدَّثَنَا هُدْبَةُ بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا هَمَّامُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ قَتَادَةَ قَالَ: كُنَّا نَأْتِي أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ وَخَبَّازُهُ قَائِمٌ، قَالَ: كُلُوا فَمَا أَعْلَمُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأَى رَغِيفًا مُرَقَّقًا حَتَّى لَحِقَ بِاللّٰهِ، وَلَا رَأَى شَاةً سَمِيطَةً بِعَيْنِهِ قَطُّ۔

ہم سے ہدبہ بن خالد نے بیان کیا کہا ہم سے ہمام بن یحییٰ نے انہوں نے قتادہ سے انہوں نے کہا ہم انس بن مالک پاس جاتے ان کا نانبائی سامنے کھڑا ہوتا (اس کا نام معلوم نہیں ہوا) انس رضؓ (لوگوں سے کہتے) کھاؤ میں تو نہیں جانتا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کبھی وفات تک پتلی چپاتی دیکھی بھی ہو اور نہ کبھی سموچی دم پخت بکری دیکھی۔

۳۳۳- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُقَاتِلٍ:

ہم سے محمد بن مقاتل نے بیان کیا کہا ہم کو عبداللہ بن

أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ: أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ عَمْرِو بْنِ أُمَيَّةَ الضَّمْرِيِّ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ: رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَحْتَزُّ مِنْ كَتِفِ شَاةٍ فَأَكَلَ مِنْهَا، فَدُعِيَ إِلَى الصَّلَاةِ فَقَامَ فَطَرَحَ السِّكِّينَ فَصَلَّى وَلَمْ يَتَوَضَّأْ۔

مبارک نے خبر دی کہا ہم کو معمر نے انہوں نے زہری سے انہوں نے جعفر بن عمرو بن امیہ ضمری سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے کہا میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا آپ نے بکری کے دست کا گوشت (چھری سے) کاٹ کر کھایا پھر نماز کے لیے بلائے گئے تو چھری ڈال دی اور نماز پڑھائی وضو نہیں کیا ف

ف باب میں پسلی کا بھی ذکر ہے لیکن حدیث میں پسلی کا ذکر نہیں ہے حافظ نے کہا شاید امام بخاری نے ام سلمہ رض کی حدیث کی طرف اشارہ کیا جس کو ترمذی نے نکالا کہ انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے بھنی ہوئی پسلی رکھی آپ نے اس میں سے کھایا پھر نماز کے لیے کھڑے ہوئے ترمذی نے کہا یہ حدیث صحیح ہے۔

بَابُ مَا كَانَ السَّلَفُ يَدَّخِرُونَ فِي بُيُوتِهِمْ وَأَسْفَارِهِمْ مِنَ الطَّعَامِ وَاللَّحْمِ وَغَيْرِهِ، وَقَالَتْ عَائِشَةُ وَأَسْمَاءُ: صَنَعْنَا لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبِي بَكْرٍ سُفْرَةً۔

باب اگلے لوگ سفر میں یا اپنے گھروں میں جو کھانا گوشت وغیرہ جمع رکھتے اس کا بیان اور حضرت عائشہ رض اور اسماء ابو بکر رض صدیق کی صاحبزادیوں نے کہا ہم نے (ہجرت کے وقت) ابو بکر رض اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے توشہ تیار کیا۔

۴۳۳ - حَدَّثَنَا خَلَّادُ بْنُ يَحْيَى: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَابِسٍ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ: قُلْتُ لِعَائِشَةَ: أَنَهَى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ تُؤْكَلَ لُحُومُ الْأَضَاحِي فَوْقَ ثَلَاثٍ؟ قَالَتْ: مَا فَعَلَهُ إِلَّا فِي عَامٍ جَاعَ النَّاسُ فِيهِ، فَأَرَادَ أَنْ يُطْعِمَ الْغَنِيُّ الْفَقِيرَ، وَإِنْ كُنَّا لَنَرْفَعُ الْكُرَاعَ فَنَأْكُلُهُ بَعْدَ خَمْسَ عَشْرَةَ، قِيلَ: مَا اضْطَرَّكُمْ إِلَيْهِ؟ فَضَحِكَتْ، قَالَتْ: مَا شَبِعَ آلُ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ خُبْزِ

ہم سے خلاد بن یحیٰی نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان ثوری نے انہوں نے عبد الرحمٰن بن عابس سے انہوں نے اپنے والد (عابس بن ربیعہ) سے انہوں نے کہا میں نے حضرت عائشہ رض سے پوچھا کیا قربانی کا گوشت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے تین دن سے زیادہ تک کھانے سے منع کیا ہے انہوں نے کہا آپ نے اُس سال ایسا کرنے سے منع کیا تھا جب لوگ محتاج تھے (ان کو کھانا میسر نہ ہوتا) آپ کا مطلب ایسا حکم دینے سے یہ تھا کہ مالدار لوگ محتاجوں کو (یہ گوشت) کھلا دیں (جوڑ نہ رکھیں) اور ہم تو بکری کے پائے اٹھا رکھتے پندرہ پندرہ دن بعد اس کو کھاتے عابس نے کہا کیوں ایسی کیا ضرورت تھی ف یہ سن کر حضرت عائشہ رض ہنس

بُرٍّ مَادُوْمٍ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ حَتَّى لَحِقَ بِاللّٰهِ، وَقَالَ ابْنُ كَثِيْرٍ: أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَابِسٍ بِهٰذَا۔

دیں ف۲ پھر کہنے لگیں حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے گھر والوں کو کبھی برابر تین دن تک گیہوں کی روٹی سالن کھانے کو نہیں ملا یہاں تک کہ آپ کی وفات ہوگئی امام بخاری نے کہا محمد بن کثیر نے اس حدیث میں یوں کہا ہے کہ ہم کو سفیان ثوری نے خبر دی کہا ہم کو عبدالرحمٰن بن عابس نے ف۳

ف۱ جو پندرہ دن تک پایہ رکھ چھوڑیں ف۲ ان کو عابس کے پوچھنے کے بعد تعجب آیا حالاں کہ وہ جانتے تھے کہ اس زمانے میں لوگوں پر تنگی تھی ف۳ اس سند کے بیان کرنے سے امام بخاری کی یہ غرض تھی کہ سفیان کا سماع عبدالرحمٰن سے ثابت ہو جائے ابن کثیر کی روایت کو طبرانی نے وصل کیا۔

۳۳۵- حَدَّثَنِي عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ عَمْرٍو، عَنْ عَطَاءٍ، عَنْ جَابِرٍ قَالَ: كُنَّا نَتَزَوَّدُ لُحُوْمَ الْهَدْيِ عَلَى عَهْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى الْمَدِيْنَةِ، تَابَعَهُ مُحَمَّدٌ عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، وَقَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: أَقَالَ حَتَّى جِئْنَا الْمَدِيْنَةَ؟ قَالَ: لَا۔

مجھ سے عبداللہ بن محمد مسندی نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان بن عیینہ نے انہوں نے عمرو بن دینار سے انہوں نے عطاء بن ابی رباح سے انہوں نے جابر بن عبداللہ انصاری سے انہوں نے کہا ہم تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں جو قربانیاں مکہ میں لے جاتے ان کا گوشت رکھ کر مدینہ تک آتے عبداللہ بن محمد کے ساتھ اس حدیث کو محمد بن سلام نے بھی سفیان بن عیینہ سے روایت کیا ہے ف۱ اور ابن جریج نے کہا میں نے عطاء سے پوچھا کیا آپ نے یوں کہا ہے ہم مدینہ تک آنے انہوں نے کہا نہیں ف۲

ف۱ اس کو ابن ابی عمر نے اپنی مسند میں نکالا ف۲ حالاں کہ عمرو بن دینار کی روایت میں یہ موجود ہے تو شاید عطاء سے یہ حدیث بیان کرنے میں غلطی ہوئی کبھی انہوں نے اس لفظ کو یاد رکھا کبھی انکار کیا مسلم کی روایت میں یوں ہے میں نے عطاء سے پوچھا کیا جابر نے یہ کہا ہے حتی جئنا المدینۃ انہوں نے کہا ہاں۔

بَابُ الْحَيْسِ۔

باب حیس کا بیان ف۱

ف۱ حلوا جو کھجور گھی پنیر یا آٹے سے بنایا جاتا ہے۔

۳۳۶- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيْلُ بْنُ جَعْفَرٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ أَبِي عَمْرٍو مَوْلَى الْمُطَّلِبِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ

ہم سے قتیبہ بن سعید نے بیان کیا کہا ہم سے اسمٰعیل بن جعفر نے انہوں نے عمرو بن ابی عمرو سے جو مطلب بن عبداللہ بن حنطب کے غلام تھے انہوں نے انس بن مالکؓ سے سنا وہ

عن حنطب: أنه سمع أنس بن مالك يقول: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لأبي طلحة: التمس غلاما من غلمانكم يخدمني، فخرج بي أبو طلحة يردفني وراءه، فكنت أخدم رسول الله صلى الله عليه وسلم كلما نزل، فكنت أسمعه يكثر أن يقول: اللهم إني أعوذ بك من الهم والحزن، والعجز والكسل، والبخل والجبن، وضلع الدين، وغلبة الرجال، فلم أزل أخدمه حتى أقبلنا من خيبر وأقبل بصفية بنت حيي قد حازها فكنت أراه يحوي لها وراءه بعباءة أو بكساء ثم يردفها وراءه حتى إذا كنا بالصهباء صنع حيسا في نطع، ثم أرسلني فدعوت رجالا فأكلوا، وكان ذلك بناءه بها، ثم أقبل حتى إذا بدا له أحد، قال: هذا جبل يحبنا ونحبه، فلما أشرف على المدينة قال: اللهم إني أحرم ما بين جبليها مثل ما حرم به إبراهيم مكة، اللهم بارك لهم في مدهم وصاعهم۔

کہتے تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ابو طلحہؓ سے (جو میری والدہ ام سلیم کے شوہر تھے) فرمایا اپنے لڑکوں میں سے ایک لڑکا ہماری خدمت کے لیے تلاش کرو ابو طلحہ مجھ کو اپنے پیچھے سواری پر بٹھا کر لے گئے (اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں دے دیا) میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت کرتا۔ جب آپ (منزل میں) اترتے میں نے سنا آپ اکثر یہ دعا کرتے یا اللہ میں تیری پناہ چاہتا ہوں فکر اور غم سے ف۱ اور ماندگی اور سستی (کاہلی ایدی پنے) سے بخیلی اور نامردی سے اور قرضداری کے بوجھ اور قرض خواہوں کے تقاضوں (یا دشمنوں کے غلبے) سے خیر میں (سفر میں برابر) آپ کی خدمت کرتا رہا یہاں تک کہ ہم لوگ (خیبر سے) مدینہ میں آئے آپ صفیہ کو لے کر آئے جن کو جنگ خیبر میں پکڑ لیا تھا میں (راستے میں) دیکھتا تھا آپ ان کے لیے اپنے پیچھے (اونٹ پر) ایک گول کردہ چادر یا کمل سے بنا دیتے جب ہم صہبا میں پہنچے (خیبر سے ایک منزل پر) تو آپ نے ایک چمڑے کے دستر خوان پر حلیس تیار کیا اور مجھ کو (دعوت دینے کے لیے) بھیجا میں نے کئی لوگوں کو دعوت دی انہوں نے بھی حلیس کھایا اور یہی صفیہ کا ولیمہ تھا پھر آپ (مدینہ میں) آئے جب احد پہاڑ دکھلائی دیا تو فرمایا ہم اس پہاڑ سے محبت رکھتے ہیں اور یہ پہاڑ ہم سے محبت رکھتا ہے ف۲ جب مدینہ کا شہر دکھلائی دینے لگا تو فرمایا اللہ میں مدینہ کو حرم کرتا ہوں دونوں پہاڑوں کے درمیان جیسے ابراہیم پیغمبر نے مکہ کو حرم کیا تھا یا اللہ مدینہ والوں کے مد اور صاع میں برکت دے۔ ف۳

ف۱ حدیث میں من الہم والحزن ہے دونوں کا ایک معنے ہے بعضوں نے کہا ہم یہ ہے کہ ایک آفت آنے والی ہو اس کی فکر اور تشویش اور حزن یہ ہے کہ جو آفت گزر چکی اس کا رنج۔ ف۲ پہاڑ کو بھی ادراک اور عقل ہے اللہ تعالیٰ نے پہاڑوں سے فرمایا یٰجبال اوبی معہ ایک حدیث میں ہے کہ آپ مع ابو بکرؓ اور عمرؓ اور عثمانؓ کے احد پہاڑ پر چڑھے تو وہ خوشی سے جھوم گیا (اترنے لگا) ف۳ یہ دعا آپ کی اللہ تعالیٰ نے قبول فرمائی مدینہ ایک مدت تک دار السلطنت رہا اور روم اور ایران

اور توران اور مصر اور حبش وغیرہ سب اس کے ماتحت رہے اور میں نے تجربہ کیا ہے کہ مدینہ منورہ میں ایک روٹی سے پیٹ بھر جاتا ہے دوسرے شہروں میں ویسی دو روٹیوں سے بھی پیٹ نہیں بھرتا یہ سب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی دعا کی برکت ہے۔

بَابُ الْأَكْلِ فِي إِنَاءٍ مُفَضَّضٍ۔ باب جس برتن پر چاندی چڑھی ف ہو اس میں کھانا (پینا) کیسا ہے۔

ف چاندی کا پتر لگا ہو یا ملمع ہو بعضوں نے چاندی سونے کا اگر ملمع ہو تو اس میں کھانا پینا جائز رکھا ہے اسی طرح اگر برتن جوڑنے کے لیے چاندی کا تار لگایا ہو تو اس میں کھانا پینا حرام نہیں۔

۳۳۸- حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ: حَدَّثَنَا سَيْفُ بْنُ أَبِي سُلَيْمَانَ قَالَ: سَمِعْتُ مُجَاهِدًا يَقُولُ: حَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ ابْنُ أَبِي لَيْلَى أَنَّهُمْ كَانُوا عِنْدَ حُذَيْفَةَ فَاسْتَسْقَى فَسَقَاهُ مَجُوسِيٌّ، فَلَمَّا وَضَعَ الْقَدَحَ فِي يَدِهِ رَمَاهُ بِهِ، وَقَالَ: لَوْلَا أَنِّي نَهَيْتُهُ غَيْرَ مَرَّةٍ وَلَا مَرَّتَيْنِ، كَأَنَّهُ يَقُولُ لَمْ أَفْعَلْ هَذَا، وَلَكِنِّي سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: لَا تَلْبَسُوا الْحَرِيرَ وَلَا الدِّيبَاجَ، وَلَا تَشْرَبُوا فِي آنِيَةِ الذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ، وَلَا تَأْكُلُوا فِي صِحَافِهَا فَإِنَّهَا لَهُمْ فِي الدُّنْيَا وَلَنَا فِي الْآخِرَةِ۔

ہم سے ابو نعیم نے بیان کیا کہا ہم سے سیف بن ابی سلیمان نے کہا میں نے مجاہد سے سنا وہ کہتے تھے مجھ سے عبدالرحمن بن ابی لیلیٰ نے بیان کیا ہم لوگ حذیفہ بن یمان صحابی پاس بیٹھے ہوئے تھے اتنے میں انہوں نے پینے کا پانی مانگا ایک پارسی ف پانی لایا حذیفہ کے ہاتھ میں دیا انہوں نے ہاتھ میں لیتے ہی وہ گلاس اسی پارسی پر پھینک مارا اور کہنے لگے اگر میں کئی بار منع نہ کر چکا ہوتا تو میں یہ گلاس اس کے منہ پر نہ مارتا ف۲ بات یہ ہے میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے حریر اور دیبا (ریشمی کپڑے) نہ پہنو نہ سونے چاندی کے برتن میں پانی پیو نہ سونے چاندی کی رکابیوں میں کھانا کھاؤ کیوں کہ سونے چاندی کے برتن دنیا میں کافروں کے لیے ہیں اور ہمارے لیے آخرت میں ہیں ف۳

ف نام معلوم نہیں ہوا۔ چاندی کے برتن میں ف۲ حذیفہ رض کئی بار اس کو چاندی کے گلاس میں پانی لانے سے منع کر چکے تھے پر اس نے وہی کیا آخر انہوں نے غصے میں آن کر وہ گلاس اس پر پھینک مارا۔

ف۳ خالص چاندی اور خالص سونے کے برتن میں تو کھانا پینا بالاتفاق حرام ہے مرد اور عورت سب کے لیے اور جس میں چاندی اور تانبا یا سونا اور پیتل مخلوط ہو یا چاندی سونے کا ملمع ہو اس میں اختلاف ہے اور راجح اس کی حرمت ہے مسلمانوں کو جو آپ نے ریشمی کپڑے اور چاندی سونے کے برتن کے استعمال سے منع کیا اس سے اصل غرض یہ تھی کہ مسلمان کافروں کی طرح آرائش طلب نہ ہو جائیں اور عیش و عشرت میں نہ پڑ جائیں اور مسلمان کے پاس اگر سونا چاندی ہو تو اپنے بھائیوں

کی مدد کرے جہاد کے سامان میں خرچ کرے بھوکوں کو کھلائے ننگوں کو کپڑا پہنائے پہننے کو سوتی اور ادنی کپڑا اور کھانے پینے کو تانبے اور پیتل اور ٹین اور چینی اور شیشہ کے برتن کافی ہیں مسلمانوں کی ابتداء سپاہگری سے ہوئی ہے اور ان کے باپ دادا سب سپاہی گزرے ہیں سپاہی کو عورتوں کی طرح تکلفات اور تنعمات سے کیا واسطہ۔ افسوس ہے کہ مسلمانوں نے اپنے پیغمبر کے ارشاد کا کچھ خیال نہ رکھا اور مسلمان بادشاہوں اور امیروں نے کافروں سے بھی زیادہ بڑھ کر تکلفات شروع کیے کافروں سے کئی حصے زیادہ عیش و عشرت کرنے لگے جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ ان کی دولت اور حکومت خاک میں مل گئی اب وہی مسلمان جو چاندی سونے کے برتنوں میں کھاتے پیتے تھے نان شبینہ کو محتاج ہیں اور کافروں کی خدمت گزاری سائیسی کر کے اپنا پیٹ بھرتے ہیں یہ خود انہی کے افعال کی سزا ہے اپنے تئیں آپ ملامت کریں جو قوم علم حاصل کر کے سادی اور بے تکلفانہ سپاہیانہ زندگی بسر کرے گی وہی دنیا میں غالب آئے گی عیش پسند اور جاہل قوم کبھی اس پر غالب نہیں ہو سکتی۔

بَابُ ذِكْرِ الطَّعَامِ

٣٣٨- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ: حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ أَنَسٍ، عَنْ أَبِي مُوسَى الأَشْعَرِيِّ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَثَلُ الْمُؤْمِنِ الَّذِي يَقْرَأُ الْقُرْآنَ كَمَثَلِ الأُتْرُجَّةِ رِيحُهَا طَيِّبٌ، وَطَعْمُهَا طَيِّبٌ، وَمَثَلُ الْمُؤْمِنِ الَّذِي لاَ يَقْرَأُ الْقُرْآنَ كَمَثَلِ التَّمْرَةِ، لاَ رِيحَ لَهَا وَطَعْمُهَا حُلْوٌ، وَمَثَلُ الْمُنَافِقِ الَّذِي يَقْرَأُ الْقُرْآنَ كَمَثَلِ الرَّيْحَانَةِ رِيحُهَا طَيِّبٌ وَطَعْمُهَا مُرٌّ، وَمَثَلُ الْمُنَافِقِ الَّذِي لاَ يَقْرَأُ الْقُرْآنَ كَمَثَلِ الْحَنْظَلَةِ لَيْسَ لَهَا رِيحٌ وَطَعْمُهَا مُرٌّ۔

باب کھانے کا بیان

ہم سے قتیبہ بن سعید نے بیان کیا کہا ہم سے ابو عوانہ وضاح یشکری نے انہوں نے قتادہ بن دعامہ سے انہوں نے انس بن مالکؓ سے انہوں نے ابو موسیٰ اشعری رضؓ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو مومن قرآن پڑھتا ہے (اس پر عمل کرتا ہے) اس کی مثال ترنج (میٹھے لیموں) کی سی ہے بو بھی اچھی لطیف مزہ بھی عمدہ شیریں اور جو مومن قرآن نہیں پڑھتا (اس کے احکامات پر عمل نہیں کرتا) اس کی مثال کھجور کی سی ہے خوشبو تو اس میں نہیں مگر مزہ میٹھا ہے ف۱ اور جو منافق ہے (زبان سے) قرآن پڑھتا ہے اس کی مثال ریحان کی سی ہے جس میں خوشبو ہے مگر مزا کڑوا ف۲ اور جو منافق (نفاق کے ساتھ کمبخت) قرآن بھی نہیں پڑھتا (وہ سب سے بدتر) اس کی مثال اندرائن کے پھل کی سی ہے خوشبو بھی نہیں (بلکہ بدبو) اور مزہ بھی کڑوا ف۳

ف۱ اسی طرح ایمان کی شیرینی اس میں موجود ہے گو ظاہری رنگ و روپ نہیں ف۲ خراب ایسے ہی منافق قرآن کا قاری ظاہر میں اچھا معلوم ہوتا ہے مگر اندر نفاق کی تلخی بھری ہوئی ہے ف۳ یہ حدیث اوپر گزر چکی ہے اس باب میں لا کر امام بخاری نے یہ نکالا کہ مزیدار اور خوشبودار کھانا درست ہے کیونکہ مومن کی مثال آپ نے اس سے دی حدیث سے یہ

بھی نکلا کہ اگر حلال طور پر سے اللہ تعالیٰ ... مزیدار کھانا عنایت فرمائے تو اس کو خوشی سے کھائے حق تعالیٰ کا شکر بجا لائے۔ اور مزیدار کھانا زہد و درویشی کے خلاف نہیں ہے اور جو بعضے جاہل فقیر مزیدار کھانے کو پانی یا نمک ملا کر بدمزہ بنا کر کھاتے ہیں یہ خوب نہیں ہے بعضے بزرگوں نے کہا کہ خوش ذائقہ کھانے پر تجلی الٰہی ہے اس کو بدمزہ کرنا حماقت اور نادانی ہے

۳۳۹۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ: حَدَّثَنَا خَالِدٌ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ أَنَسٍ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: فَضْلُ عَائِشَةَ عَلَى النِّسَاءِ كَفَضْلِ الثَّرِيدِ عَلَى سَائِرِ الطَّعَامِ۔

ہم سے مسدد بن مسرہد نے بیان کیا کہا ہم سے خالد ابن عبداللہ طحان نے کہا ہم سے ابو طوالہ عبداللہ بن عبدالرحمٰن نے انہوں نے انس رضؓ سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپؐ نے فرمایا عائشہ رضؓ کی فضیلت دوسری عورتوں پر ایسی ہے جیسے ثرید کی فضیلت دوسرے کھانوں پر

۳۴۰۔ حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ: حَدَّثَنَا مَالِكٌ، عَنْ سُمَيٍّ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: السَّفَرُ قِطْعَةٌ مِنَ الْعَذَابِ يَمْنَعُ أَحَدَكُمْ نَوْمَهُ وَطَعَامَهُ، فَإِذَا قَضَى نَهْمَتَهُ مِنْ وَجْهِهِ فَلْيُعَجِّلْ إِلَى أَهْلِهِ۔

ہم سے ابو نعیم (فضل بن دکین) نے بیان کیا کہا ہم سے امام مالک رحؒ نے انہوں نے سمی سے ف انہوں نے ابو صالح ذکوان روغن فروش سے انہوں نے ابو ہریرہ رضؓ سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا سفر گیا ہے ایک طرح کا عذاب ہے نہ سفر میں سونا اچھی طرح ملتا نہ کھانا پھر جب کوئی تم سے اپنا مطلب (جو سفر سے رکھتا ہو) پورا کرے تو جلدی سے گھر چلا آوے۔

ف جو ابو بکر بن عبدالرحمٰن کے غلام تھے

بَابُ الْأُدُمِ۔

باب سالنوں کے بیان میں

۳۴۱۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ جَعْفَرٍ، عَنْ رَبِيعَةَ أَنَّهُ سَمِعَ الْقَاسِمَ بْنَ مُحَمَّدٍ يَقُولُ: كَانَ فِي بَرِيرَةَ ثَلَاثُ سُنَنٍ: أَرَادَتْ عَائِشَةُ أَنْ تَشْتَرِيَهَا فَتُعْتِقَهَا فَقَالَ أَهْلُهَا: وَلَنَا الْوَلَاءُ، فَذَكَرَتْ ذٰلِكَ لِرَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: لَوْ شِئْتِ

ہم سے قتیبہ بن سعید نے بیان کیا کہا ہم سے اسمٰعیل بن جعفر (مدنی) نے انہوں نے ربیعہ سے انہوں نے قاسم بن محمد ابن ابی بکرؓ سے سنا وہ کہتے تھے بریرہ (لونڈی) کی وجہ سے دین کی تین باتیں معلوم ہوئیں حضرت عائشہ رضؓ نے اس کو خریدنا چاہا اور آزاد کرنا تو اس کے مالک کہنے لگے اچھا اس شرط پر ہم بیچتے ہیں کہ اس کا ترکہ (ولا) ہم لیں گے حضرت عائشہ رضؓ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کا ذکر کیا آپ نے فرمایا تو اگر چاہتی ہے تو ولا کی

شَرَطْتِيهِ لَهُمْ، فَإِنَّمَا الْوَلَاءُ لِمَنْ أَعْتَقَ، قَالَ: وَأُعْتِقَتْ فَخُيِّرَتْ فِي أَنْ تَقِرَّ تَحْتَ زَوْجِهَا أَوْ تُفَارِقَهُ، وَدَخَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمًا بَيْتَ عَائِشَةَ وَعَلَى النَّارِ بُرْمَةٌ تَفُورُ، فَدَعَا بِالْغَدَاءِ فَأُتِيَ بِخُبْزٍ وَأُدْمٍ مِنْ أُدْمِ الْبَيْتِ فَقَالَ: أَلَمْ أَرَ لَحْمًا؟ قَالُوا: بَلَى يَا رَسُولَ اللَّهِ وَلَكِنَّهُ لَحْمٌ تُصُدِّقَ بِهِ عَلَى بَرِيرَةَ فَأَهْدَتْهُ لَنَا، فَقَالَ: هُوَ صَدَقَةٌ عَلَيْهَا وَهَدِيَّةٌ لَنَا۔

شرط انہی کے لیے کرے ف۲ کیونکہ ولا تو اسی کو ملے گی جو لونڈی غلام آزاد کرے قاسم نے کہا دوسری بات یہ ہے کہ بریرہ جب آزاد ہو گئی تو اس کو اختیار ملا چاہے اپنے اگلے خاوند (مغیث) کی بی بی رہے چاہے اس سے الگ ہو جائے تیسری بات یہ ہے کہ ایک دن آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم حضرت عائشہ رضہ کے گھر میں آئے دیکھا تو ہانڈی آگ پر چڑھی ابل رہی ہے آپ نے کھانا مانگا تو حضرت عائشہ رضہ روٹی اور گھر میں کا کچھ (باسی) سالن لے آئیں آپؐ نے فرمایا واہ میں نے تو خود دیکھا ہے گوشت پک رہا تھا (ہانڈی میں) انہوں نے عرض کیا بجا ارشاد ہوا یا رسول اللہ مگر وہ خیرات کا گوشت ہے جو بریرہ کو کسی نے للہ دیا تھا وہ تحفہ کے طور پر ہمارے پاس لے آئی ف۳ آپؐ نے فرمایا بریرہ کے لیے یہ گوشت خیرات تھا اور ہمارے لیے تو تحفہ ہے (ہم اس کو کھا سکتے ہیں)

ف یعنی اس شرط کو منظور کرلے کہ ولا وہی لیں گے ف۲ اس شرط سے ہوگا ف۳ اور آپ خیرات نہیں کھاتے -

بَابُ الْحَلْوَى وَالْعَسَلِ۔

باب میٹھے اور شہد کا بیان

۲ - حَدَّثَنِي إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْحَنْظَ ـــ، عَنْ أَبِي أُسَامَةَ، عَنْ هِشَامٍ قَالَ: أَخْ ـــنِي أَبِي عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَ ـــ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُحِبُّ الْحَلْوَى وَالْعَسَلَ۔

مجھ سے اسحاق بن ابراہیم حنظلی نے بیان کیا انہوں نے ابو اسامہ سے انہوں نے ہشام بن عروہ سے کہا مجھ کو میرے باپ نے خبر دی انہوں نے حضرت عائشہ رضہ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم میٹھے اور شہد کو پسند کرتے تھے۔ ف۱

ف کہتے ہیں آپ کا میٹھا کھانا یہ تھا شیر خرمایہ ثعالبی نے فقہ اللغت میں نقل کیا قسطلانی نے کہا اگر یہ نقل صحیح ہو تو خیر ورنہ حلوا ہر میٹھے کھانے کو شامل ہے حالاں کہ شہد بھی مٹھائی میں آگیا مگر پھر شہد کا ذکر کیا کیونکہ وہ تمام میٹھوں میں افضل ہے ہم دوا ہم غذا اللہ تعالیٰ نے فرمایا فِيهِ شِفَاءٌ لِلنَّاسِ

۳۴۳ - حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ شَيْبَةَ قَالَ: أَخْبَرَنِي ابْنُ أَبِي الْفُدَيْكِ،

ہم سے عبد الرحمٰن بن شیبہ نے بیان کیا کہا مجھ کو محمد بن اسمٰعیل بن ابی فدیک نے انہوں نے محمد بن عبد الرحمٰن بن ابی

عَنِ ابْنِ أَبِي ذِئْبٍ، عَنِ الْمَقْبُرِيِّ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: كُنْتُ أَلْزَمُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِشِبَعِ بَطْنِي حِينَ لَا آكُلُ الْخَمِيرَ وَلَا أَلْبَسُ الْحَرِيرَ، وَلَا يَخْدُمُنِي فُلَانٌ وَلَا فُلَانَةُ، وَأُلْصِقُ بَطْنِي بِالْحَصْبَاءِ، وَأَسْتَقْرِئُ الرَّجُلَ الْآيَةَ وَهِيَ مَعِي كَيْ يَنْقَلِبَ بِي فَيُطْعِمَنِي، وَخَيْرُ النَّاسِ لِلْمَسَاكِينِ جَعْفَرُ بْنُ أَبِي طَالِبٍ، يَنْقَلِبُ بِنَا فَيُطْعِمُنَا مَا كَانَ فِي بَيْتِهِ، حَتَّى إِنْ كَانَ لَيُخْرِجُ إِلَيْنَا الْعُكَّةَ لَيْسَ فِيهَا شَيْءٌ فَنَشْتَقُّهَا فَنَلْعَقُ مَا فِيهَا۔

ذئب سے انہوں نے سعید بن ابو سعید مقبری سے انہوں نے ابو ہریرہ رضؓ سے انہوں نے کہا میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ اسی لئے لگا رہتا تھا کہ پیٹ بھر (آپ کی طفیل سے کہیں) کھانا مل جائے ف۱ یہ زمانہ وہ تھا جب خمیری روٹی کھانے کو نہ تھی، اور نہ ریشمی کپڑا پہننے کو ملتا تھا نہ کوئی غلام تھا میرے پاس نہ کوئی لونڈی ہی (اپنا کام آپ کر لیتا) اور (بھوک کے مارے وقت) میں اپنا پیٹ کنکریوں سے لگا دیتا ف۲ اور کسی شخص سے کہتا تم ذرا فلانی آیت تو مجھ کو سناؤ حالاں کہ وہ مجھ کو یاد ہوتی اس سے میری غرض یہ ہوتی کہ وہ مجھ کو ساتھ لے کر اپنے گھر کو لوٹے اور کھانا کھلاوے سب سے زیادہ محتاجوں سے سلوک کرنے والے جعفر بن ابی طالبؓ تھے وہ کیا کرتے ہم لوگوں کو اپنے گھر لے جاتے اور جو کچھ ان کے گھر میں ہوتا وہ کھلاتے کبھی ایسا ہوتا وہ (اندر سے) خالی کپی اٹھا لاتے ہم اس کو پھاڑ کر جو کچھ اس میں ہوتا چاٹ لیتے ف۳

ف۱ یہ جب ہے کہ حدیث میں "لشبع بطنی" ہو لام سے اور اگر بشبع بطنی ہو جائے موحدہ سے تو ترجمہ یہ ہو گا کہ پیٹ بھر کر میں آپ کے ساتھ لگا رہتا یعنی جب کہیں سے کھانا مل جاتا اور پیٹ بھر جاتا تو اب دوسرا کوئی کام مجھ کو نہ تھا نہ کوئی دھندا بس آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر رہتا۔ ف۲ تاکہ ان کی ٹھنڈک سے پیٹ کی گرمی کم ہو ف۳ اس حدیث کی مناسبت ترجمہ باب سے مشکل ہے ابن منیر نے کہا چونکہ اکثر کپیوں میں شہد ہی ہوتا ہے اور ایک طریق میں اس کی صراحت آئی ہے (یعنی شہد کی کپی) تو باب کی مناسبت حاصل ہو گئی امام بخاری نے اس طریق کی طرف گویا اشارہ کیا ہے۔

بَابُ الدُّبَّاءِ۔

۳۴۴ - حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ: حَدَّثَنَا أَزْهَرُ بْنُ سَعْدٍ، عَنِ ابْنِ عَوْنٍ، عَنْ ثُمَامَةَ بْنِ أَنَسٍ، أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَتَى مَوْلًى لَهُ خَيَّاطًا، فَأُتِيَ بِدُبَّاءٍ فَجَعَلَ يَأْكُلُهُ فَلَمْ أَزَلْ أُحِبُّهُ مُنْذُ رَأَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ

باب کدو کے بیان میں

ہم سے عمرو بن علی فلاس نے بیان کیا کہا ہم سے ازہر بن سعد نے انہوں نے عبداللہ بن عون سے انہوں نے ثمامہ بن انس سے انہوں نے اپنے دادا انس بن مالک سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اپنے ایک غلام کے پاس تشریف لے گئے جس کو آزاد کر دیا تھا وہ درزی کا پیشہ کرتا تھا آپ کے سامنے کدو لایا گیا تو آپ اس کو کھانے لگے انس کہتے ہیں

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْكُلُهُ۔

جب سے میں نے آپ کو دیکھا آپ کدو اس طرح شوق سے کھاتے ہیں تو مجھ کو کدو سے محبت ہو گئی ف ۲

ف اس کا نام معلوم نہیں ہوا ف ۲ ایک روایت میں ہے کہ انس رض کدو کھاتے اور کہتے تو وہ درخت ہے جو مجھ کو بہت محبوب ہے کیونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تجھ سے محبت رکھتے تھے امام احمد نے روایت کیا کہ سب کھانوں میں کدو آپ کو بہت پسند تھا حضرت عائشہ رض نے روایت کی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے ہانڈی میں کدو بہت ڈالو اس سے آدمی کا رنج دفع ہوتا ہے ایک حدیث میں ہے کدو اور خربوزہ دونوں بہشت کے میوے ہیں ایک حدیث میں ہے کہ کدو سے دماغ کو قوت ہوتی ہے عقل بڑھتی ہے ایک حدیث میں ہے کہ بصارت کو قوی کرتا ہے قلب کو روشن کرتا ہے۔

بَابُ الرَّجُلِ يَتَكَلَّفُ الطَّعَامَ لِإِخْوَانِهِ۔

۳۴۵۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ أَبِي وَائِلٍ، عَنْ أَبِي مَسْعُودٍ الْأَنْصَارِيِّ قَالَ: كَانَ مِنَ الْأَنْصَارِ رَجُلٌ يُقَالُ لَهُ أَبُو شُعَيْبٍ، وَكَانَ لَهُ غُلَامٌ لَحَّامٌ فَقَالَ: اصْنَعْ لِي طَعَامًا أَدْعُو رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَامِسَ خَمْسَةٍ، فَدَعَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَامِسَ خَمْسَةٍ، فَتَبِعَهُمْ رَجُلٌ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنَّكَ دَعَوْتَنَا خَامِسَ خَمْسَةٍ وَهٰذَا رَجُلٌ قَدْ تَبِعَنَا، فَإِنْ شِئْتَ أَذِنْتَ لَهُ، وَإِنْ شِئْتَ تَرَكْتَهُ، قَالَ: بَلْ أَذِنْتُ لَهُ، قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ: سَمِعْتُ مُحَمَّدَ بْنَ إِسْمَاعِيلَ يَقُولُ: إِذَا كَانَ الْقَوْمُ عَلَى الْمَائِدَةِ لَيْسَ لَهُمْ أَنْ يُنَاوِلُوا مِنْ مَائِدَةٍ إِلَى

باب (اپنے دوستوں اور) مسلمان بھائیوں کی دعوت کے لیے کھانا تکلف سے تیار کرانا۔

ہم سے محمد بن یوسف بیکندی نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان بن عیینہ نے انہوں نے اعمش سے انہوں نے ابو وائل سے انہوں نے ابو مسعود انصاری سے انہوں نے کہا انصاری لوگوں میں ایک شخص تھا ابو شعیب اس کا ایک غلام تھا جو قصائی کا پیشہ کرتا تھا (اس کا نام معلوم نہیں ہوا) خیر ابو شعیب نے اس غلام سے کہا تو پانچ آدمیوں کا کھانا تیار کر دے چار صحابی اور پانچویں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا (میں نے دیکھا آپ کے چہرے پر بھوک کا نشان تھا) پھر اس نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سمیت پانچ آدمیوں کو دعوت دی لیکن ایک چھٹا شخص بھی ہمارے ساتھ چلا گیا جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ابو شعیب کے مکان پر پہنچے تو فرمایا ابو شعیب تو نے ہم پانچ آدمیوں کو دعوت دی تھی لیکن یہ (چھٹا) شخص بھی ہمارے ساتھ چلا آیا ہے اب تیرا اختیار ہے چاہے اس کو اذن دے چاہے نہ دے (اس کو لوٹا دے) ابو شعیب نے کہا میں نے اس کو اذن دیا۔ ف محمد بن یوسف نے کہا میں نے امام بخاری سے سنا اگر کئی دسترخوان الگ الگ بچھے ہوں تو ایک دسترخوان والے دوسرے دستر

مَائِدَةٍ أُخْرَى، وَلٰكِنْ يُنَاوِلُ بَعْضُهُمْ بَعْضًا فِي تِلْكَ الْمَائِدَةِ أَوْ يَدَعُوا۔

خوان والے کو کوئی کھانا اٹھا کر نہیں دے سکتے البتہ ایک خوان والے آپس میں ایک دوسرے کو دیں یا چھوڑیں۔

ف باب کی مطابقت اس سے نکلتی ہے کہ اس نے خاص پانچ آدمیوں کا کھانا تیار کروایا تو ضرور اس میں تکلف کیا ہوگا۔ معلوم ہوا کہ میزبان کو اختیار ہے طفیلی شخص کو یعنی جو بن بلائے چلا آئے اجازت دے یا نہ دے بن بلائے دعوت میں جانا حرام ہے لیکن جب یقین ہو کہ میزبان اس کے جانے سے خوش ہوگا اور دونوں میں بے تکلفی ہو تو درست ہے اسی طرح عام دعوت ہو تو اس میں بھی بن بلائے جانا درست ہے مثلاً ساری بستی والوں کی یا سارے محلے والوں کی دعوت ہو۔

بَابُ مَنْ أَضَافَ رَجُلًا إِلَى طَعَامٍ وَأَقْبَلَ هُوَ عَلَى عَمَلِهِ۔

باب صاحب خانہ کو یہ ضرور نہیں کہ مہمان کے ساتھ آپ بھی کھائے۔

۳۴۶۔ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُنِيرٍ: سَمِعَ النَّضْرَ: أَخْبَرَنَا ابْنُ عَوْنٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي ثُمَامَةُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَنَسٍ عَنْ أَنَسٍ قَالَ: كُنْتُ غُلَامًا أَمْشِي مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَدَخَلَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى غُلَامٍ لَهُ خَيَّاطٍ، فَأَتَاهُ بِقَصْعَةٍ فِيهَا طَعَامٌ وَعَلَيْهِ دُبَّاءٌ، فَجَعَلَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَتَبَّعُ الدُّبَّاءَ، قَالَ: فَلَمَّا رَأَيْتُ ذٰلِكَ جَعَلْتُ أَجْمَعُهُ بَيْنَ يَدَيْهِ، قَالَ: فَأَقْبَلَ الْغُلَامُ عَلَى عَمَلِهِ، قَالَ أَنَسٌ: لَا أَزَالُ أُحِبُّ الدُّبَّاءَ

مجھ سے عبداللہ بن منیر نے بیان کیا انہوں نے نضر بن شمیل سے سنا کہا ہم کو عبداللہ بن عون نے خبر دی کہا مجھ کو ثمامہ بن عبداللہ بن انس سے انہوں نے اپنے دادا انس بن مالک سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں میں چھوکرا ہوا کرتا تھا اور آپ کے ساتھ (دعوت وغیرہ میں) چلا جاتا تھا ایک بار ایسا ہوا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اپنے ایک غلام پاس گئے جو درزی کا پیشہ کرتا تھا وہ ایک کھانے کا کٹورہ آپ کے سامنے لایا اس میں ثرید تھا اور کدو کے قتلے کٹے ہوئے تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کدو کے قتلے (چاروں طرف کٹورے میں) ڈھونڈنے لگے اس نے کہا میں یہ حال دیکھ کر سب قتلے (کٹورے میں سے) جمع کر کے آپ کے سامنے کرنے لگا اور غلام اپنے کام میں (سینے پرونے میں) لگ گیا۔ ف انس کہتے ہیں جب سے میں آنحضرت

بَعْدَ مَا رَأَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَنَعَ مَا صَنَعَ۔

صلی اللہ علیہ وسلم کو کدو اس شوق سے کھاتے دیکھا تو مجھ کو کدو پسند ہو گیا آج تک برابر پسند ہے۔

ف اس سے نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نہیں کھایا۔

بَابُ الْمَرَقِ۔

باب شوربے کا بیان

۳۴۷۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ، عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ أَبِي طَلْحَةَ أَنَّهُ سَمِعَ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ أَنَّ خَيَّاطًا دَعَا النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِطَعَامٍ صَنَعَهُ، فَذَهَبْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَرَّبَ خُبْزَ شَعِيرٍ وَمَرَقًا فِيهِ دُبَّاءٌ وَقَدِيدٌ، فَرَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَتَبَّعُ الدُّبَّاءَ مِنْ حَوَالِي الْقَصْعَةِ، فَلَمْ أَزَلْ أُحِبُّ الدُّبَّاءَ بَعْدَ يَوْمَئِذٍ۔

ہم سے عبداللہ بن مسلمہ قعنبی نے بیان کیا انہوں نے امام مالک سے انہوں نے اسحاق بن عبداللہ ابن ابی طلحہ سے انہوں نے اپنے چچا انس بن مالکؓ سے کہ ایک درزی نے کھانا تیار کرکے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو دعوت دی میں بھی آپ کے ساتھ گیا وہاں کھانا کیا تھا جو کی روٹی اور کدو کا شوربا اور سوکھا گوشت۔ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا۔ آپ پیالے کے کناروں سے کدو کے قتلے ڈھونڈ ڈھونڈ کر کھا رہے تھے اس روز سے برابر مجھ کو کدو سے محبت ہو گئی۔

بَابُ الْقَدِيدِ۔

باب سوکھائے ہوئے گوشت کا بیان

۳۴۸۔ حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ: حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ، عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُتِيَ بِمَرَقَةٍ فِيهَا دُبَّاءٌ وَقَدِيدٌ، فَرَأَيْتُهُ يَتَتَبَّعُ الدُّبَّاءَ يَأْكُلُهَا۔

ہم سے ابونعیم نے بیان کیا کہا ہم سے امام مالک نے انہوں نے اسحاق بن عبداللہ بن ابی طلحہ سے انہوں نے انس بن مالک رضی اللہ عنہم سے انہوں نے کہا میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا آپ کے سامنے شوربا آیا اس میں کدو تھا اور سوکھا یا ہوا گوشت آپ کدو ڈھونڈ ڈھونڈ کر کھاتے۔

۳۴۹۔ حَدَّثَنَا قَبِيصَةُ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَابِسٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا

ہم سے قبیصہ بن عقبہ نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان ثوری نے انہوں نے عبدالرحمٰن بن عابس سے انہوں نے اپنے والد (عابس بن ربیعہ نخعی) سے انہوں نے حضرت عائشہؓ سے انہوں نے

قالت: ما فعله إلا في عام جاع الناس أراد أن يطعم الغني الفقير، وإن كنا لنرفع الكراع بعد خمس عشرة، وما شبع آل محمد صلى الله عليه وسلم من خبز بر مادوم ثلاثا

کہا آپ نے جو منع فرمایا تو یہ اس سال منع فرمایا جب لوگ بھوکے تھے آپ کا مطلب یہ تھا کہ مالدار لوگ محتاجوں کو گوشت کھلا دیں (جوڑ نہ رکھیں) اور ہم تو بکری کا پایہ اٹھا رکھتے پندرہ پندرہ دن کے بعد کھاتے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے گھر والوں نے کبھی تین دن برابر گیہوں کی روٹی اور سالن پیٹ بھر کر نہیں کھایا۔

ف قربانی کا گوشت سکھانے اور تین دن سے زیادہ رکھ چھوڑنے سے۔

باب من ناول أو قدم إلى صاحبه على المائدة شيئا، قال: وقال ابن المبارك: لا بأس أن يناول بعضهم بعضا، ولا يناول من هذه المائدة إلى مائدة أخرى۔

باب اگر دسترخوان پر ایک شخص دوسرے شخص کو کوئی چیز اٹھا کر دے (تو اس میں کوئی قباحت نہیں، اور عبداللہ بن مبارک نے کہا ف کچھ قباحت نہیں اگر ایک دسترخوان والے دوسرے کو (جو اسی دسترخوان پر ہوں) کوئی چیز دیں لیکن دوسرے دسترخوان والوں کو نہیں دے سکتے۔

ف اس کو خود امام بخاری نے کتاب البر والصلہ میں وصل کیا۔

۳۵۰۔ حدثنا إسماعيل قال، حدثنا مالك، عن إسحاق بن عبد الله بن أبي طلحة: أنه سمع أنس بن مالك يقول: إن خياطا دعا رسول الله صلى الله عليه وسلم لطعام صنعه، قال أنس: فذهبت مع رسول الله صلى الله عليه وسلم إلى ذلك الطعام فقرب إلى رسول الله صلى الله عليه وسلم خبزا من شعير، ومرقا فيه دباء وقديد، قال أنس: فرأيت رسول الله صلى الله عليه وسلم يتتبع الدباء من حول القصعة، فلم أزل أحب الدباء من يومئذ، وقال ثمامة عن أنس: فجعلت أجمع

ہم سے اسمٰعیل بن ابی اویس نے بیان کیا کہا مجھ سے امام مالک نے انہوں نے اسحاق بن عبداللہ بن ابی طلحہ سے انہوں نے انس بن مالک سے سنا وہ کہتے تھے ایک درزی نے کھانا تیار کر کے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دعوت دی انس کہتے ہیں میں بھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ گیا اس نے جو کی روٹی اور شوربا کدو کا اور سوکھا گوشت سامنے رکھا انس نے کہا میں نے دیکھا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کٹورے کے کناروں سے کدو کے قتلے ڈھونڈ ڈھونڈ کر لے رہے ہیں اس روز سے کدو مجھ کو پسند آ گیا برابر اب تک پسند ہے ثمامہ کی روایت میں انسؓ سے یہ بھی ہے میں کدو کے قتلے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے اکھٹے کرنے لگا ف

الدُّبَّاءَ بَيْنَ يَدَيْهِ۔

ف امام بخاری نے اسی ثمامہ کی روایت سے ترجمہ باب نکالا کیونکہ اس سے ثابت ہوا کہ ایک دسترخوان والے دوسرے شخص کو جو اسی دسترخوان پر بیٹھا ہو کھانا دے سکتے ہیں کھانا خواہ ایک ہی برتن میں ہو یا علیحدہ برتنوں میں۔

بَابُ الْقِثَّاءِ بِالرُّطَبِ۔

باب کھجور ککڑی (یا کھیرا) ملا کر کھانا ف

ف یہ بڑی حکمت اور دانائی کی بات ہے ایک دوسرے کی مصلح ہیں کھجور کی گرمی ککڑی توڑ دیتی ہے جو ٹھنڈی ہے۔

۳۵۱۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ جَعْفَرِ بْنِ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْكُلُ الرُّطَبَ بِالْقِثَّاءِ۔

ہم سے عبد العزیز بن عبد اللہ اویسی نے بیان کیا کہا ہم سے ابراہیم ابن سعد نے انہوں نے اپنے والد سعد بن ابراہیم بن عبد الرحمٰن بن عوف سے انہوں نے عبد اللہ بن جعفر بن ابی طالب سے وہ کہتے تھے میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا آپ تر کھجور اور ککڑی ملا کر کھا رہے تھے

بَابُ الْحَشَفِ:۔

باب خراب ردی کھجور کھانے کے بیان میں

۳۵۲۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ، عَنْ عَبَّاسٍ الْجُرَيْرِيِّ، عَنْ أَبِي عُثْمَانَ قَالَ: تَضَيَّفْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ سَبْعًا، فَكَانَ هُوَ وَامْرَأَتُهُ وَخَادِمُهُ يَعْتَقِبُونَ اللَّيْلَ أَثْلَاثًا، يُصَلِّي هَذَا ثُمَّ يُوقِظُ هَذَا، وَسَمِعْتُهُ يَقُولُ: قَسَمَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ أَصْحَابِهِ تَمْرًا فَأَصَابَنِي سَبْعُ تَمَرَاتٍ إِحْدَاهُنَّ حَشَفَةٌ۔

ہم سے مسدد نے بیان کیا کہا ہم سے حماد بن زید نے انہوں نے عباس بن فروخ جریری سے انہوں نے ابو عثمان نہدی سے انہوں نے کہا میں ابو ہریرہ کے پاس سات راتوں تک مہمان رہا وہ اور ان کی بی بی (بسرہ بنت غزوان) اور ان کا غلام (اس کا نام معلوم نہیں ہوا) رات کو باری باری بیدار رہتے ہر ایک تہائی رات تک جاگتا رہتا نماز پڑھا کرتا پھر دوسرے کو جگا دیتا اور میں نے ابو ہریرہ رضہ سے سنا وہ کہتے تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے اصحاب کو کھجوریں تقسیم کیں تو میرے حصے میں بھی سات کھجوریں آئیں ان میں ایک خراب (سخت) کھجور تھی۔

۳۵۳۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ زَكَرِيَّا، عَنْ

ہم سے محمد بن صباح نے بیان کیا کہا ہم سے اسمٰعیل بن زکریا نے انہوں نے عاصم احول سے انہوں نے ابو عثمان

عَاصِمٍ، عَنْ أَبِي عُثْمَانَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَسَمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَنَا تَمْرًا فَأَصَابَنِي مِنْهُ خَمْسٌ، أَرْبَعُ تَمْرٍ وَحَشَفَةٌ، ثُمَّ رَأَيْتُ الْحَشَفَةَ هِيَ أَشَدُّهُنَّ لِضِرْسِي

نہدی سے انہوں نے ابوہریرہ رض سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم لوگوں کو کھجوریں تقسیم کیں میرے حصے میں پانچ کھجوریں آئیں ان میں بھی ایک خراب ردی کھجور تھی وہ ردی کھجور ایسی سخت تھی کہ میرے دانتوں کو اس کا چبانا دشوار ہوگیا ف

ف اگلی روایت میں سات کھجور مذکور ہیں اور اس میں پانچ شاید ایک روایت میں راوی سے غلطی ہوئی بعضوں نے کہا شاید یہ واقعہ کئی بار ہوا ہوگا۔

بَابُ الرُّطَبِ وَالتَّمْرِ وَقَوْلِ اللّٰهِ تَعَالَى - وَهُزِّي إِلَيْكِ بِجِذْعِ النَّخْلَةِ

باب تر اور خشک کھجور کھانا اور اللہ تعالیٰ نے

تُسَاقِطْ عَلَيْكِ رُطَبًا جَنِيًّا - وَقَالَ مُحَمَّدُ ابْنُ يُوسُفَ، عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ مَنْصُورِ ابْنِ صَفِيَّةَ: حَدَّثَتْنِي أُمِّي، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ: تُوُفِّيَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَدْ شَبِعْنَا مِنَ الْأَسْوَدَيْنِ: التَّمْرِ وَالْمَاءِ

(سورۂ مریم میں) فرمایا کھجور کی جڑ پکڑ کر ہلا تجھ پر تازہ تازہ پکی کھجوریں گر پڑیں گی ف اور محمد بن یوسف فریابی نے بیان کیا انہوں نے سفیان ثوری سے انہوں نے منصور بن صفیہ سے کہا مجھ کو میری والدہ نے انہوں نے حضرت عائشہ رض سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات سے پہلے ہم کھجور اور پانی سے سیر ہو گئے تھے ف۲

ف جو عورت بچہ جنے اس کے لیے تازہ کھجور سے بہتر کوئی غذا نہیں اگر تازہ کھجور نہ مل سکے تو خشک کھجور ہی سہی کھجور سے نفاس کا خون خوب بہتا ہے اور عورت کے مزاج میں گرمی پیدا ہوتی ہے اور قوت آتی ہے کھجور رگوں کو نرم کر دیتی ہے اور جننے سے جو رگوں میں کھچاوٹ پیدا ہوتی ہے اس کا درد رفع کر دیتی ہے ف۲ کیونکہ خیبر آپ کی وفات سے پہلے تین برس فتح ہوگیا تھا وہاں سے بہت کھجور آنے لگی تھی۔

---

۳۵۴ - حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي مَرْيَمَ: حَدَّثَنَا أَبُو غَسَّانَ قَالَ، حَدَّثَنِي أَبُو حَازِمٍ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ابْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي رَبِيعَةَ، عَنْ جَابِرِ ابْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ: كَانَ بِالْمَدِينَةِ يَهُودِيٌّ وَكَانَ يُسْلِفُنِي

ہم سے سعید بن ابی مریم نے بیان کیا کہا ہم سے ابوغسان (محمد بن مطرف) نے کہا مجھ سے ابوحازم (سلمہ بن دینار) نے انہوں نے ابراہیم بن عبدالرحمٰن بن عبداللہ بن ابی ربیعہ سے انہوں نے جابر بن عبداللہ انصاری رض سے انہوں نے کہا مدینہ میں ایک یہودی تھا (شاید اس کا نام ابوالشحم ہو) وہ میرے باغ کی کھجوریں اترنے تک مجھ کو قرض دیا کرتا ف میرے پاس

فِي تَمْرِي إِلَى الْجِدَادِ، وَكَانَتْ لِجَابِرٍ الْأَرْضُ الَّتِي بِطَرِيقِ رُومَةَ فَجَلَسَتْ فَخَلَا عَامًا فَجَاءَنِي الْيَهُودِيُّ عِنْدَ الْجِدَادِ وَلَمْ أَجِدْ مِنْهَا شَيْئًا فَجَعَلْتُ أَسْتَنْظِرُهُ إِلَى قَابِلٍ فَيَأْبَى، فَأُخْبِرَ بِذَلِكَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لِأَصْحَابِهِ: امْشُوا نَسْتَنْظِرْ لِجَابِرٍ مِنَ الْيَهُودِيِّ، فَجَاءُونِي فِي نَخْلِي، فَجَعَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُكَلِّمُ الْيَهُودِيَّ فَيَقُولُ: أَبَا الْقَاسِمِ، لَا أُنْظِرُهُ فَلَمَّا رَأَى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَامَ فَطَافَ فِي النَّخْلِ ثُمَّ جَاءَهُ فَكَلَّمَهُ فَأَبَى فَقُمْتُ فَجِئْتُ بِقَلِيلِ رُطَبٍ فَوَضَعْتُهُ بَيْنَ يَدَيِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَكَلَ ثُمَّ قَالَ: أَيْنَ عَرِيشُكَ يَا جَابِرُ؟ فَأَخْبَرْتُهُ فَقَالَ: افْرُشْ لِي فِيهِ، فَفَرَشْتُهُ فَدَخَلَ فَرَقَدَ ثُمَّ اسْتَيْقَظَ فَجِئْتُهُ بِقَبْضَةٍ أُخْرَى فَأَكَلَ مِنْهَا ثُمَّ قَامَ فَكَلَّمَ الْيَهُودِيَّ فَأَبَى عَلَيْهِ، فَقَامَ فِي الرِّطَابِ فِي النَّخْلِ الثَّانِيَةَ ثُمَّ قَالَ: يَا جَابِرُ، جُدَّ وَاقْضِ، فَوَقَفَ فِي الْجِدَادِ فَجَدَدْتُ مِنْهَا مَا قَضَيْتُهُ وَفَضَلَ مِنْهُ، فَخَرَجْتُ حَتَّى جِئْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَبَشَّرْتُهُ فَقَالَ: أَشْهَدُ أَنِّي رَسُولُ اللَّهِ، عُرُوشٌ وَعَرِيشٌ: بِنَاءٌ، وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: مَعْرُوشَاتٍ: مَا يُعَرَّشُ مِنَ الْكُرُومِ وَغَيْرِ ذَلِكَ،

وہ زمین تھی جو بئر رومہ کے رستہ پر واقع ہے وہ ایک سال خالی گزرا اس زمین میں کھجور پیدا نہ ہوئی وہ میوہ کٹنے کے وقت وہ یہودی حسب معمول اپنا قرض وصول کرنے کو آیا لیکن میں کاٹتا کیا وہاں تھا کیا؟ آخر میں اس سے سال آئندہ تک کی مہلت مانگنے لگا لیکن اس نے نہ مانا (کہا میرا قرض ابھی دو تمہارا وعدہ ہو گیا) یہ خبر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو پہنچی (کہ یہودی جابرؓ کو اس طرح مجبور کر رہا ہے) آپ نے اپنے اصحابؓ کو فرمایا چلو ہم یہودی سے کہیں جابر کو مہلت دے (اتنا جبر نہ کر) آپ مع اصحابؓ میرے باغ پر تشریف لائے اور یہودی سے گفتگو کرنے لگے وہ کہنے لگا ابوالقاسم میں تو جابرؓ کو مہلت دینے کا نہیں (تمہاری سفارش نہیں سننے کا) جب آپ نے اس یہودی کی یہ (بیہودی) گفتگو سنی تو آپ کھڑے ہوئے اور کھجور کے درختوں میں ایک چکر لگایا پھر اس یہودی سے آن کر فرمایا مہلت دے اس نے نہ مانا آخر جابر کہتے ہیں میں کھڑا ہوا اور باغ میں سے تھوڑی تازہ کھجور لا کر آپ کے سامنے رکھی آپ نے تناول فرمایا اس کے بعد پوچھا۔ جابر اس باغ میں تیرا منڈوہ کہاں ہے (جس میں تو بیٹھتا ہے آرام کرتا ہے) میں نے عرض کیا وہ ہے آپ نے فرمایا جاؤ وہاں میرے لیے بچھونا کرو میں نے بچھونا بچھایا آپ جا کر اس میں سو رہے پھر بیدار ہوئے تو میں اور ایک مٹھی بھر کھجور لے کر آیا آپؐ نے وہ بھی کھائی پھر کھڑے ہوئے اور یہودی کو سمجھایا لیکن اس (خبیث) نے نہ ماننا تھا نہ مانا آخر آپ (مجبور ہو کر) دوسری بار ان درختوں کے تلے کھڑے ہوئے اور مجھ سے فرمایا جابرؓ تو کھجور کاٹنا شروع کر اور یہودی کا قرضہ ادا کر دے میں نے کھجور کاٹنا شروع کی آپ وہیں ٹھہرے رہے اور یہودی کا سارا قرضہ ادا کر دیا پھر کھجور بچ رہی میں لوٹ کر آپ پاس آیا آپ کو یہ خوشخبری سنائی کہ یہودی کا سارا قرضہ چک گیا بلکہ کھجور بچ رہی، آپ نے

يُقَالُ عُرُوشُهَا: أَبْنِيَتُهَا،

فرمایا میں گواہی دیتا ہوں کہ میں اللہ کا رسول ہوں ف۵ امام بخاری نے کہا (حدیث میں جو عریش کا لفظ ہے تو) عروش اور عریش چھت کو کہتے ہیں اور ابن عباس نے کہا (جیسے سورۂ انعام کی تفسیر میں گزرا) معروشات یعنی ٹٹیوں پر انگور وغیرہ چڑھائے ہوئے دوسری آیت میں (سورہ بقرہ میں) خاویة علی عروشها یعنی اپنی چھتوں پر گرے ہوئے۔

ف۱ یعنی کھانے کے لیے
کھجور قرض دیتا پھر باغ کی کھجور نکلنے پر اپنا قرض وصول کر دیتا ف۲ جس کو حضرت عثمان رض نے خرید کر کے وقف کر دیا تھا جابر کا باغ تھا ف۳ یا زمین نے اس سال دغا دی یعنی کچھ میوہ نہیں نکالی پہلا معنی اس صورت میں ہے جب حدیث میں فجلست فخلا عاما ہو اور دوسرا معنی اس صورت میں ہے جب فجاست فخلا عاما ہو جیسے ابوذر کی روایت میں ہے شھیمنی سے۔ ف۴ کو ناپ کر دی ف۵ ایسا کھلا معجزہ بدون تائید خداوندی کے کسی بشر سے ظاہر نہیں ہو سکتا۔

بَابُ أَكْلِ الْجُمَّارِ

٣٥٥ - حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصِ بْنِ غِيَاثٍ: حَدَّثَنَا أَبِي، حَدَّثَنَا الأَعْمَشُ قَالَ: حَدَّثَنِي مُجَاهِدٌ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: بَيْنَا نَحْنُ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جُلُوسٌ إِذْ أُتِيَ بِجُمَّارِ نَخْلَةٍ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنَّ مِنَ الشَّجَرِ لَمَا بَرَكَتُهُ كَبَرَكَةِ الْمُسْلِمِ، فَظَنَنْتُ أَنَّهُ يَعْنِي النَّخْلَةَ، فَأَرَدْتُ أَنْ أَقُولَ: هِيَ النَّخْلَةُ يَا رَسُولَ اللَّهِ، ثُمَّ الْتَفَتُّ فَإِذَا أَنَا عَاشِرُ عَشَرَةٍ أَنَا أَحْدَثُهُمْ فَسَكَتُّ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: هِيَ النَّخْلَةُ.

باب کھجور کا گابھ کھانا۔

ہم سے عمر بن حفص بن غیاث نے بیان کیا کہا ہم سے والد نے کہا ہم سے اعمش نے کہا مجھ سے مجاہد نے انہوں نے عبداللہ بن عمر رض سے انہوں نے کہا ایسا ہوا ہم ایک مرتبہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھے ہوئے تھے اتنے میں کھجور کا گابھ کوئی لے کر آیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دیکھو درختوں میں ایک درخت مسلمان آدمی کی طرح برکت وار ہے ف۱ میرے دل میں آیا وہ کھجور کا درخت ہے میں نے ارادہ کیا کہ کہوں یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وہ کھجور کا درخت ہے پھر کیا دیکھتا ہوں دس آدمی جو وہاں بیٹھے ہوئے تھے ان سب میں میں کم عمر ہوں ف۲ آخر آپ نے خود ہی فرمایا وہ کھجور کا درخت ہے ف۳

ف۱ اس کی ہر چیز سے لوگ فائدہ اٹھاتے ہیں ف۲ بزرگوں کے ہوتے ہوئے بات کرنا خلاف ادب سمجھا ف۳ یہ حدیث اوپر پہلے پارے میں گزر چکی ہے کھجور کا درخت آدمی سے بہت مشابہت رکھتا ہے اس کے گابھ میں ایسی بو ہوتی ہے جیسے آدمی کے نطفے میں اور اس کا سر کاٹ ڈالو تو آدمی کی طرح مر جاتا ہے اور درخت نہیں مرتے پھر اگ آتے ہیں۔

بَابُ الْعَجْوَةِ۔

باب عجوہ کھجور کا بیان (جو مدینہ میں ایک عمدہ قسم کی کھجور ہے)

۳۵۶۔ حَدَّثَنَا جُمْعَةُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ: حَدَّثَنَا مَرْوَانُ: أَخْبَرَنَا هَاشِمُ بْنُ هَاشِمٍ: أَخْبَرَنَا عَامِرُ بْنُ سَعْدٍ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ تَصَبَّحَ كُلَّ يَوْمٍ سَبْعَ تَمَرَاتٍ عَجْوَةٍ لَمْ يَضُرَّهُ فِي ذٰلِكَ الْيَوْمِ سُمٌّ وَلَا سِحْرٌ۔

ہم سے جمعہ بن عبداللہ نے بیان کیا ف۱ کہا ہم سے مروان بن معاویہ فزاری نے کہا ہم کو ہاشم بن ہاشم نے خبر دی کہا ہم کو عامر بن سعد نے انہوں نے اپنے والد (سعد بن ابی وقاص) سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو کوئی صبح کے وقت سات عجوہ کھجوریں کھا لے اس دن کوئی زہر یا جادو اس پر اثر نہ کرے گا۔

ف۱ ان کی کنیت ابو بکر بلخی ہے اور نام یحییٰ جمعہ ان کا لقب ہے ابو خاقان بھی ان کی کنیت ہے ان سے ایک یہی حدیث مروی ہے اس کتاب میں۔ اور صحاح ستہ کی کتابوں میں ان سے کوئی روایت نہیں ہے۔

بَابُ الْقِرَانِ فِي التَّمْرِ۔

باب دو دو کھجوریں ایک ساتھ ملا کر کھانا (منع ہے جب دوسرے لوگوں کے ساتھ کھا رہا ہو) ف۱

ف۱ اگر اکیلا کھا رہا ہو تو مضائقہ نہیں دس دس ملا کر کھائے بعض ظاہر اہل حدیث نے مطلقاً اس کو حرام کیا ہے

۳۵۷۔ حَدَّثَنَا آدَمُ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ: حَدَّثَنَا جَبَلَةُ بْنُ سُحَيْمٍ قَالَ: أَصَابَنَا عَامُ سَنَةٍ مَعَ ابْنِ الزُّبَيْرِ فَرَزَقَنَا تَمْرًا، فَكَانَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ يَمُرُّ بِنَا وَنَحْنُ نَأْكُلُ وَيَقُولُ لَا تُقَارِنُوا، فَإِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنِ الْإِقْرَانِ، ثُمَّ يَقُولُ: إِلَّا أَنْ يَسْتَأْذِنَ الرَّجُلُ أَخَاهُ، قَالَ شُعْبَةُ: الْإِذْنُ مِنْ قَوْلِ

ہم سے آدم بن ابی ایاس نے بیان کیا کہا ہم سے شعبہ نے کہا ہم سے جبلہ بن سحیم نے انہوں نے کہا ابن زبیر رضی کی خلافت میں ایک سال ہم پر قحط آیا وہ ہم کو کھانے کے لیے کھجور دیا کرتے تھے تو عبداللہ بن عمر ہمارے سامنے سے گزرتے ہم کھجوریں کھاتے ہوتے وہ کہتے دیکھو دو دو کھجوریں ملا کر نہ کھاؤ اس لیے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسا کرنے سے منع فرمایا ہے ف شعبہ نے کہا اس حدیث کے بعد عبداللہ بن عمر رضی یوں کہتے البتہ دو دو کھجوریں

ابْنِ عُمَرَ۔

ملا کر اس وقت کھا سکتا ہے جب اپنے بھائی سے (جو ساتھ کھا رہا ہو) اجازت لے لے۔

ف: کیوں کہ یہ ہوکا پن ہے دوسرے اپنے بھائیوں کو نقصان دینا ہے۔

بَابُ الْقِثَّاءِ۔

۳۵۸۔ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَبْدِ اللهِ قَالَ: حَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ، سَمِعْتُ عَبْدَ اللهِ بْنَ جَعْفَرٍ قَالَ: رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْكُلُ الرُّطَبَ بِالْقِثَّاءِ۔

باب ککڑی کھانے کا بیان

ہم سے اسمٰعیل بن عبداللہ نے بیان کیا کہا مجھ سے ابراہیم بن سعد نے انہوں نے اپنے والد (سعد بن ابراہیم) سے انہوں نے کہا میں نے عبداللہ بن جعفر سے سنا وہ کہتے تھے میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا آپ تازہ کھجور اور ککڑی ملا کر کھاتے۔

بَابُ بَرَكَةِ النَّخْلَةِ۔

۳۵۹۔ حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ طَلْحَةَ عَنْ زُبَيْدٍ عَنْ مُجَاهِدٍ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مِنَ الشَّجَرِ شَجَرَةٌ تَكُونُ مِثْلَ الْمُسْلِمِ، وَهِيَ النَّخْلَةُ۔

باب کھجور کا درخت بڑی برکت کا درخت ہے

ہم سے ابونعیم نے بیان کیا کہا ہم سے محمد بن طلحہ نے انہوں نے زبید بن حارث سے انہوں نے مجاہد سے انہوں نے کہا میں نے عبداللہ بن عمرؓ سے سنا انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ فرماتے تھے درختوں میں ایک درخت ایسا ہے جو مسلمان آدمی کی طرح (برکت والا) ہے وہ کھجور کا درخت ہے۔

بَابُ جَمْعِ اللَّوْنَيْنِ أَوِ الطَّعَامَيْنِ بِمَرَّةٍ۔

۳۶۰۔ حَدَّثَنَا ابْنُ مُقَاتِلٍ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللهِ: أَخْبَرَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ جَعْفَرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: رَأَيْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْكُلُ

باب دو طرح کا میوہ یا دو طرح کا کھانا ملا کر کھانا درست ہے ف

ہم سے محمد بن مقاتل نے بیان کیا کہا ہم کو عبداللہ بن مبارک نے خبر دی کہا ہم کو ابراہیم بن سعد نے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے عبداللہ بن جعفرؓ سے انہوں نے کہا میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا آپ تازہ کھجور اور ککڑی ملا کر کھا رہے تھے۔

الرُّطَبَ بِالْقِثَّاءِ۔

ف یہ باب لاکر امام بخاری نے اس حدیث کے ضعف کی طرف اشارہ کیا ہے جس کو طبرانی نے انس رضہ سے نکالا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پاس ایک برتن لایا گیا جس میں دودھ اور شہد ملا ہوا تھا آپ نے فرمایا دو سالن ملے ہوئے میں نہ میں کھاتا ہوں نہ حرام کہتا ہوں اس کی سند میں ایک راوی مجہول ہے باب کی حدیث میں گو صرف دو میوؤں کو ملا کر کھانے کا ذکر ہے مگر سالن اور کھانوں کو ان پر قیاس کر لیا

بَابُ مَنْ أَدْخَلَ الضِّيفَانَ عَشَرَةً عَشَرَةً وَالْجُلُوسِ عَلَى الطَّعَامِ عَشَرَةً عَشَرَةً۔

باب دس دس مہمانوں کو ایک ایک بار بلانا کھانے پر بٹھانا۔

۳۶۱۔ حَدَّثَنِي الصَّلْتُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ، عَنِ الْجَعْدِ أَبِي عُثْمَانَ، عَنْ أَنَسٍ وَعَنْ هِشَامٍ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ أَنَسٍ، وَعَنْ سِنَانٍ أَبِي رَبِيعَةَ عَنْ أَنَسٍ: أَنَّ أُمَّ سُلَيْمٍ أُمَّهُ عَمَدَتْ إِلَى مُدٍّ مِنْ شَعِيرٍ جَشَّتْهُ وَجَعَلَتْ مِنْهُ خَطِيفَةً وَعَصَرَتْ عُكَّةً عِنْدَهَا، ثُمَّ بَعَثَتْنِي إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَتَيْتُهُ وَهُوَ فِي أَصْحَابِهِ فَدَعَوْتُهُ، قَالَ: وَمَنْ مَعِي فَجِئْتُ فَقُلْتُ: إِنَّهُ يَقُولُ وَمَنْ مَعِي، فَخَرَجَ إِلَيْهِ أَبُو طَلْحَةَ قَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّمَا هُوَ شَيْءٌ صَنَعَتْهُ أُمُّ سُلَيْمٍ، فَدَخَلَ فَجِيءَ بِهِ وَقَالَ، أَدْخِلْ عَلَيَّ عَشَرَةً، فَأُدْخِلُوا فَأَكَلُوا حَتَّى شَبِعُوا، ثُمَّ قَالَ، أَدْخِلْ عَلَيَّ عَشَرَةً حَتَّى عَدَّ أَرْبَعِينَ، ثُمَّ أَكَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ قَامَ، فَجَعَلْتُ أَنْظُرُ هَلْ نَقَصَ مِنْهَا شَيْءٌ؟

ہم سے صلت بن محمد نے بیان کیا کہا ہم سے حماد بن زید نے انہوں نے ابو عثمان جعد بن دینار یشکری سے انہوں نے انس بن مالکؓ سے دوسری سند اور حماد بن زید نے اس حدیث کو ہشام بن حسان ازدی سے اس نے محمد بن سیرین سے اس نے انس سے بھی روایت کیا ہے تیسری سند اور حماد نے اس کو ابو ربیعہ سے سنا اس نے انس رضہ سے بھی روایت کیا ہے کہ ام سلیم ان کی ماں نے ایک مُد جَو لیے ان کو موٹا موٹا پیس کر آش بنایا اس پر گھی کی کپی جو ان کے پاس تھی نچوڑ دی پھر مجھ کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پاس بھیجا (آپ کو بلانے کے لیے) میں جو پہنچا تو کیا دیکھتا ہوں کہ آپ کئی اور صحابہ کے ساتھ بیٹھے ہیں۔ میں نے آپ کو دعوت دی آپ نے پوچھا اور میرے ساتھ جو لوگ ہیں ان کی بھی دعوت ہے یا نہیں میں لوٹ کر والدہ پاس آیا ان سے یہ کہا آپ یہ فرماتے ہیں میں بھی آؤں اور کیا میرے ساتھ جو لوگ ہیں وہ بھی آئیں یہ سن کر ابو طلحہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس گیا اور آپ سے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وہاں تو تھوڑا سا کھانا ہے جو ام سلیم رضہ نے تیار کیا ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے اور وہ کھانا سامنے لایا گیا آپ نے فرمایا دس آدمیوں کو اندر بلا لے وہ اندر آئے اور پیٹ بھر کھا کر چلتے

ہوئے پھر فرمایا اور دس آدمیوں کو بلا لے اسی طرح چالیس ۴۰ آدمیوں کا شمار کیا اس کے بعد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پھر آپ اٹھے انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں کھانے کو دیکھنے لگا دیکھوں کھانا کچھ کم ہوا ہے یا نہیں؟ ف۲

ف۱ میرے ساتھیوں میں سے ف۲ مذ تین پاؤ یا سیر بھر کا ہوتا ہے اتنے سے کھانے میں چالیس آدمیوں کا کھانا اور پیٹ بھر کر کھانا صریح معجزہ ہے آپ نے دس دس آدمیوں کو اس لیے بلایا کہ مکان میں زیادہ آدمیوں کے بیٹھنے کی گنجائش نہ ہو گی دوسرے ایک برتن میں اتنے بہت سے آدمی ایک مرتبہ کیسے کھا سکتے تھے۔

بَابُ مَا يُكْرَهُ مِنَ الثُّومِ وَالْبُقُولِ فِيهِ ابْنُ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

باب لہسن اور دوسری بدبو دار ترکاریاں (جیسے پیاز مولی وغیرہ) کھانے کی کراہت اس باب میں ابن عمر رضی اللہ عنہ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہے ف۱

ف۱ یہ روایت موصولاً صفۃ الصلوٰۃ میں گزر چکی ہے طبرانی نے جامع صغیر میں مولی کی بھی کراہت نقل کی یہ حدیثیں کچی اور کچی سب کو شامل ہیں بعضوں نے کہا پکا کر کھانے میں قباحت نہیں کیونکہ پکانے سے ان کی بو دور ہو جاتی ہے ابو داؤد کی روایت ان کی دلیل ہے اس میں یوں ہے کہ آپ نے لہسن کھانے سے منع فرمایا مگر پکا کر۔

---

۳۶۲ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ، عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ قَالَ: قِيلَ لِأَنَسٍ: مَا سَمِعْتَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ فِي الثُّومِ؟ فَقَالَ: مَنْ أَكَلَ فَلَا يَقْرَبَنَّ مَسْجِدَنَا.

ہم سے مسدد نے بیان کیا کہا ہم سے عبدالوارث بن سعید صنائی نے انہوں نے عبدالعزیز بن صہیب سے انہوں نے کہا انس رضی اللہ عنہ سے پوچھا گیا تم نے لہسن کے باب میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے کیا سنا ہے انہوں نے کہا آپ نے فرمایا جو شخص (لہسن) کھائے وہ ہماری مسجد میں نہ آئے ف۱

ف۱ ہمارے ساتھ نماز نہ پڑھے بعضوں نے اس حدیث سے یہ نکالا ہے کہ یہ ممانعت مسجد نبوی سے خاص تھی کیونکہ وہاں وحی اترتی تھی فرشتے آتے جاتے تھے ان کو لہسن کی بو سے تکلیف ہوتی اور صحیح یہ ہے کہ ممانعت عام ہے ہر مسجد کو شامل ہے کیوں کہ سب مسجدیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ہی ہیں۔

---

۳۶۳ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ: حَدَّثَنَا أَبُو صَفْوَانَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سَعِيدٍ: أَخْبَرَنَا يُونُسُ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ:

ہم سے علی بن عبداللہ مدینی نے بیان کیا کہا ہم سے ابو صفوان عبداللہ ابن سعید نے کہا ہم کو یونس نے خبر دی انہوں نے ابن شہاب سے کہا مجھ سے عطا ابن ابی رباح نے بیان

حَدَّثَنِي عَطَاءٌ: أَنَّ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا زَعَمَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَنْ أَكَلَ ثُومًا أَوْ بَصَلًا فَلْيَعْتَزِلْنَا أَوْ لِيَعْتَزِلْ مَسْجِدَنَا۔

کیا جابر بن عبداللہ انصاری کہتے ہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ سلم نے فرمایا جو شخص لہسن یا پیاز کھائے وہ ہم سے الگ رہے یایوں فرمایا (ابن شہاب کو شک ہے) ہماری مسجد سے الگ رہے۔

بَابُ الْكَبَاثِ وَهُوَ وَرَقُ الْأَرَاكِ۔

باب پیلوں کے پھلوں کا بیان

۳۶۴۔ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عُفَيْرٍ: حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ، عَنْ يُونُسَ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي أَبُو سَلَمَةَ قَالَ: أَخْبَرَنِي جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللهِ قَالَ: كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَرِّ الظَّهْرَانِ نَجْنِي الْكَبَاثَ فَقَالَ: عَلَيْكُمْ بِالْأَسْوَدِ مِنْهُ فَإِنَّهُ أَيْطَبُ، فَقِيلَ: أَكُنْتَ تَرْعَى الْغَنَمَ؟ قَالَ: نَعَمْ، وَهَلْ مِنْ نَبِيٍّ إِلَّا رَعَاهَا۔

ہم سے سعید بن عفیر نے بیان کیا کہا ہم سے عبداللہ بن وہب نے انہوں نے یونس بن یزید ایلی سے انہوں نے ابن شہاب سے کہا مجھ کو ابوسلمہ بن عبدالرحمن بن عوف نے خبر دی کہا مجھ کو جابر بن عبداللہ انصاری نے انہوں نے کہا ہم مرالظہران میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے (جو ایک مقام ہے مکہ سے ایک منزل پر) پیلو کے پھل چن رہے تھے آپ نے فرمایا کالے کالے دیکھ کر چنو وہ خوش مزہ ہوتے ہیں۔ لوگوں نے کہا (یا جابرؓ نے کہا) یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیا آپ نے بکریاں بھی چرائی ہیں؟ ف آپ نے فرمایا ہاں کیوں نہیں۔ کوئی پیغمبر ایسا گزرا ہے جس نے بکریاں نہ چرائی ہوں ف۲

ف۱ جنگل جنگل پھرتے رہے ہیں جب تو جنگلی پھلوں کو پہچانتے ہیں۔ ف۲ یہ حدیث احادیث الانبیاء میں اوپر گزر چکی ہے اللہ تعالیٰ نے پہلے ہر پیغمبر سے بکریاں چروائیں اس میں بڑی بڑی حکمتیں تھیں جیسے پیغمبری کی وجہ سے غرور نہ آنا۔ دل میں شفقت پیدا ہونا بکریاں چرا کر آدمی چرانے کی لیاقت پیدا کرنا۔ درحقیقت ہر بادشاہ راعی ہے یعنی چرواہا اور رعایا اس کی بکریاں ہیں

بَابُ الْمَضْمَضَةِ بَعْدَ الطَّعَامِ۔

باب کھانے کے بعد کلی کرنا

۳۶۵۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللهِ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ: سَمِعْتُ يَحْيَى بْنَ سَعِيدٍ، عَنْ بُشَيْرِ بْنِ يَسَارٍ، عَنْ

ہم سے علی بن عبداللہ مدینی نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان بن عیینہ نے کہا میں نے یحییٰ بن سعید انصاری سے سنا انہوں نے بشیر بن یسار سے انہوں نے سوید بن نعمان سے

سُوَيْدِ بْنِ النُّعْمَانِ قَالَ: خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى خَيْبَرَ، فَلَمَّا كُنَّا بِالصَّهْبَاءِ دَعَا بِطَعَامٍ، فَمَا أُتِيَ إِلَّا بِسَوِيقٍ فَأَكَلْنَا، فَقَامَ إِلَى الصَّلَاةِ فَتَمَضْمَضَ وَمَضْمَضْنَا، قَالَ يَحْيَى: سَمِعْتُ بُشَيْرًا يَقُولُ: أَخْبَرَنَا سُوَيْدٌ: خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى خَيْبَرَ، فَلَمَّا كُنَّا بِالصَّهْبَاءِ قَالَ يَحْيَى: وَهِيَ مِنْ خَيْبَرَ عَلَى رَوْحَةٍ، دَعَا بِطَعَامٍ فَمَا أُتِيَ إِلَّا بِسَوِيقٍ، فَلُكْنَاهُ فَأَكَلْنَا مِنْهُ، ثُمَّ دَعَا بِمَاءٍ فَمَضْمَضَ وَمَضْمَضْنَا مَعَهُ، ثُمَّ صَلَّى بِنَا الْمَغْرِبَ وَلَمْ يَتَوَضَّأْ، وَقَالَ سُفْيَانُ: كَأَنَّكَ تَسْمَعُهُ مِنْ يَحْيَى.

انہوں نے کہا ہم جنگ خیبر میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نکلے جب صہبا میں پہنچے (جو خیبر کے قریب ہے) تو آپ نے کھانا منگوایا لیکن صرف ستو آئے (اور کوئی کھانا نہ تھا) ہم نے اسی کو کھایا پھر آپ نماز کے لیے کھڑے ہوئے آپ نے کلی کی ہم نے بھی کلی کی ف۱ یحیٰی نے کہا میں نے بشیر سے سنا وہ کہتے تھے ہم سے سوید نے بیان کیا ف۲ ہم خیبر کی طرف آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نکلے جب صہبا میں پہنچے (یحیٰی نے کہا صہبا خیبر سے دوپہر کی راہ ہے) تو آپ نے کھانا منگوایا لیکن فقط ستو آئے ہم نے اسی کو پھانک لیا اور کھایا پھر آپ نے پانی منگوایا کلی کی ہم نے بھی کلی کی اس کے بعد مغرب کی نماز پڑھائی اور وضو نہیں کیا سفیان نے علی بن مدینی سے کہا ف۳ گویا تم نے خود یحیٰی سے (بلا واسطہ) سنی۔

ف۱ ہاتھ اس لیے نہ دھوئے کہ بھرے نہ ہوں گے ف۲ اس سند کو لا کر امام بخاریؒ نے یحیٰی کا سماع بشیر سے اور بشیر کا سوید سے ثابت کیا ف۳ میں نے تم سے یہ حدیث اسی طرح ہو بہو نقل کی جیسے میں نے یحیٰی سے سنی تھی۔

بَابُ لَعْقِ الْأَصَابِعِ وَمَصِّهَا قَبْلَ أَنْ تُمْسَحَ بِالْمِنْدِيلِ.

باب انگلیوں کا چاٹنا چوسنا اس کے بعد رومال سے پونچھنا ف۱

ف۱ رومال سے یہاں وہ تولیہ مراد نہیں جس سے غسل یا وضو کے بعد بدن پونچھتے ہیں بلکہ وہ کپڑا مراد ہے جو کھانے کے بعد ہاتھ کی چکنائی دور کرنے کے لیے استعمال کیا جاتا ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے انگلیاں چاٹ کر اس رومال سے پونچھنے کا حکم اس لیے دیا کہ عرب لوگ ہاتھ سے کھانا کھاتے تھے اگر بن چاٹے اس رومال سے پوچھیں گے تو سارا رومال لتھڑ کر غلیظ ہو جائے گا اب یہ اشکال ہوتا ہے کہ باب کی حدیث میں تو رومال کا ذکر ہے ہی نہیں - پھر امام بخاری نے ترجمہ باب میں رومال سے پونچھنا کیسے بیان کیا اس کا جواب یہ ہے کہ امام بخاری نے اپنی عادت کے موافق حدیث کے دوسرے طریق کی طرف اشارہ کیا جس کو امام مسلم نے نکالا اس میں یوں ہے فلا یمسح یدہ المندیل اور جس نے انگلیوں کا چاٹنا مکروہ اور غلیظ خیال کیا وہ نادان ہے اگر انگلیاں غلیظ ہوں تو بار بار کھانے میں کیوں ڈالتا ہے دوسرے انگلیاں منہ میں ڈال کر کیوں دھوتا ہے اور حدیث کی تعمیل یوں بھی ہو سکتی ہے کہ انگلیاں غلام لونڈی یا بچے

السَّوْدَاءَ عَلَى سِتْرِ الْكَعْبَةِ۔

ام زفر تھی کعبے کے پردے کے پاس دیکھا ایک لنبی کالی عورت تھی ف

ف بزاز کی روایت میں یوں ہے کہ وہ عورت کہنے لگی میں شیطان خبیث سے ڈرتی ہوں کہیں مجھ کو ننگا نہ کرے آپ نے فرمایا جب تم کو یہ ڈر ہو تو کعبے کے کپڑے کو آن کر پکڑ لیا کرو جب ڈرتی تو آن کر کعبے کے پردوں سے لٹک جاتی۔ بعضوں نے کہا اس عورت کے سینے پر آپ نے ہاتھ مارا وہ اچھی نہ ہوئی باقی جس مجنون کے سینے پر آپ ہاتھ مار دیتے وہ اچھا ہو جاتا اس عورت کو جن کے لپٹنے سے مرگی کا عارضہ ہوتا ہو گا اور یہ لاعلاج ہے امام ابن قیم نے کہا جب پچیس برس کی عمر میں دماغی وجہ سے مرگی کا عارضہ پیدا ہو تو وہ لاعلاج ہے، مولوی عبدالحیّ صاحب مرحوم جو فرنگی محل کے علماء میں علم حدیث کا بہت شوق رکھتے تھے اسی عارضہ میں مبتلا ہوئے آخر عین جوانی ۳۵ سال کی عمر میں انتقال کیا۔ اناللہ وانا الیہ راجعون۔

بَابُ فَضْلِ مَنْ ذَهَبَ بَصَرُهُ۔

باب جس کی بینائی جاتی رہے اس کا ثواب

۵۵۷۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ: أَخْبَرَنَا اللَّيْثُ قَالَ: حَدَّثَنِي ابْنُ الْهَادِ: عَنْ عَمْرٍو مَوْلَى الْمُطَّلِبِ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: إِنَّ اللَّهَ تَعَالَى قَالَ: إِذَا ابْتَلَيْتُ عَبْدِي بِحَبِيبَتَيْهِ فَصَبَرَ عَوَّضْتُهُ مِنْهُمَا الْجَنَّةَ، يُرِيدُ عَيْنَيْهِ، تَابَعَهُ أَشْعَثُ بْنُ جَابِرٍ، وَأَبُو ظِلَالٍ بْنُ هِلَالٍ، عَنْ أَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

ہم سے عبداللہ بن یوسف تنیسی نے بیان کیا کہا ہم سے لیث بن سعد نے کہا مجھ سے یزید بن عبداللہ بن ہاد نے انہوں نے عمرو سے جو مطلب بن عبداللہ بن خطب کے غلام تھے انہوں نے انس بن مالکؓ سے انہوں نے کہا میں نے آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ جب میں اپنے (مسلمان) بندے کی دونوں آنکھیں لے لیتا ہوں وہ صبر کرتا ہے تو اس کے بدل اس کو بہشت دیتا ہوں۔ عمرو کے ساتھ اس حدیث کو اشعث بن جابر نے (اس کو امام احمد نے وصل کیا) اور ظلال بن ہلال نے بھی انس رضؓ سے روایت کیا انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے

بَابُ عِيَادَةِ النِّسَاءِ الرِّجَالَ،

باب عورتیں مردوں کو بیماری میں پوچھنے کے لیے جا سکتی ہیں

وَعَادَتْ أُمُّ الدَّرْدَاءِ رَجُلًا مِنْ أَهْلِ الْمَسْجِدِ مِنَ الْأَنْصَارِ۔

اور ام درداء (ہجیمہ) نے مسجد والوں میں سے ایک انصاری کی عیادت کی (اس کو امام بخاری نے ادب مفرد میں وصل کیا)

۵۵۸۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ، عَنْ مَالِكٍ،

ہم سے قتیبہ بن سعید نے بیان کیا انہوں نے امام مالک

عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا قَالَتْ: لَمَّا قَدِمَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِينَةَ وُعِكَ أَبُو بَكْرٍ وَبِلَالٌ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا، قَالَتْ فَدَخَلْتُ عَلَيْهِمَا فَقُلْتُ: يَا أَبَتِ، كَيْفَ تَجِدُكَ؟ وَيَا بِلَالُ كَيْفَ تَجِدُكَ، قَالَتْ: وَكَانَ أَبُو بَكْرٍ إِذَا أَخَذَتْهُ الْحُمَّى يَقُولُ:-

كُلُّ امْرِئٍ مُصَبَّحٌ فِي أَهْلِهِ
وَالْمَوْتُ أَدْنَى مِنْ شِرَاكِ نَعْلِهِ

وَكَانَ بِلَالٌ إِذَا أَقْلَعَتْ عَنْهُ يَقُولُ:-

أَلَا لَيْتَ شِعْرِي هَلْ أَبِيتَنَّ لَيْلَةً
بِوَادٍ وَحَوْلِي إِذْخِرٌ وَجَلِيلُ؟
وَهَلْ أَرِدَنْ يَوْمًا مِيَاهَ مَجَنَّةٍ
وَهَلْ تَبْدُوَنْ لِي شَامَةٌ وَطَفِيلُ؟

قَالَتْ عَائِشَةُ: فَجِئْتُ إِلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخْبَرْتُهُ، فَقَالَ: اللَّهُمَّ حَبِّبْ إِلَيْنَا الْمَدِينَةَ كَحُبِّنَا مَكَّةَ أَوْ أَشَدَّ، اللَّهُمَّ وَصَحِّحْهَا، وَبَارِكْ لَنَا فِي مُدِّهَا وَصَاعِهَا، وَانْقُلْ حُمَّاهَا فَاجْعَلْهَا بِالْجُحْفَةِ-

سے انہوں نے ہشام بن عروہ سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے حضرت عائشہ رضؓ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جب مدینہ میں تشریف لائے تو ابوبکر رضؓ اور بلال کو بخار آیا حضرت عائشہ رضؓ کہتی ہیں میں ان کے دیکھنے کو گئی میں نے والد سے کہا باوا کیوں کیسا مزاج ہے بلال کیوں تم کیسے ہو حضرت عائشہ رضؓ نے کہا ابوبکر صدیق رضؓ کو جب بخار آتا تو وہ یہ شعر پڑھتے

اپنے گھر میں صبح کرتا ہے ہر اک فرد بشر
موت اس کی جوتی کے تسمے سے ہے نزدیک تر

اور بلال رضؓ کو جب بخار آتا تو یہ شعر پڑھتے۔

کب الٰہی مجھ کو مکہ میں ملے گی ایک رات
جب اُگے ہوگی میرے چاروں طرف اذخر جلیل
کب مجنہ پانی دیکھوں گا جو ہے آب حیات
یا الٰہی کب میں شامہ دیکھوں گا کب میں طفیل ؎

حضرت عائشہ رضؓ نے کہا پھر میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئی آپ کو خبر دی (کہ بلال کا یہ حال ہے) مکہ (لوٹ جانے کی آرزو کر رہے ہیں) آپ نے دعا فرمائی یا اللہ مدینہ کی محبت ہمارے دلوں میں ایسی ڈال دے جیسی مکہ کی تھی یا اس سے بھی زیادہ یا اللہ مدینہ کی ہوا صحت خیز کر دے اور اس کے مد اور صاع میں برکت دے اور مدینہ کا بخار جحفہ میں بھیج دے۔

؎ شامہ اور طفیل دونوں مکہ کی پہاڑیاں ہیں۔

بَابُ عِيَادَةِ الصِّبْيَانِ-

باب بچوں کی بیمار پرسی کو جانا

٥٥٩- حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مِنْهَالٍ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ: أَخْبَرَنِي عَاصِمٌ قَالَ:

ہم سے حجاج بن منہال نے بیان کیا کہا ہم سے شعبہ نے کہا مجھ کو عاصم بن سلیمان نے خبر دی کہا میں نے ابوعثمان

سَمِعْتُ أَبَا عُثْمَانَ، عَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا: أَنَّ ابْنَةً لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرْسَلَتْ إِلَيْهِ وَهُوَ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَسَعْدٌ وَأُبَيُّ بْنُ كَعْبٍ نَحْسِبُ أَنَّ ابْنَتِي قَدْ حُضِرَتْ فَاشْهَدْنَا، فَأَرْسَلَ إِلَيْهَا السَّلَامَ وَيَقُولُ: إِنَّ لِلَّهِ مَا أَخَذَ وَمَا أَعْطَى، وَكُلُّ شَيْءٍ عِنْدَهُ مُسَمًّى فَلْتَحْتَسِبْ وَلْتَصْبِرْ، فَأَرْسَلَتْ تُقْسِمُ عَلَيْهِ، فَقَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقُمْنَا، فَرُفِعَ الصَّبِيُّ فِي حَجْرِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنَفْسُهُ تَقَعْقَعُ، فَفَاضَتْ عَيْنَا النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ لَهُ سَعْدٌ: مَا هَذَا يَا رَسُولَ اللَّهِ؟ قَالَ: هَذِهِ الرَّحْمَةُ وَضَعَهَا اللَّهُ فِي قُلُوبِ مَنْ شَاءَ مِنْ عِبَادِهِ، وَلَا يَرْحَمُ اللَّهُ مِنْ عِبَادِهِ إِلَّا الرُّحَمَاءَ۔

نہدی سے سنا وہ اسامہ بن زید سے روایت کرتے تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی صاحبزادی (علیا حضرت زینبؓ) نے آپ کے پاس کہلا بھیجا کہ میری بچی مرنے کے قریب ہے آپ تشریف لایئے اس وقت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس میں تھا اور سعد بن عبادہ اور ابی بن کعب تھے آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے (جواب میں) سلام کہلا بھیجا اور فرمایا اللہ کا مال ہے جو لے چاہے، وہ لے جو چاہے دے اور ہر شخص کی زندگی کی ایک میعاد اس نے ٹھہرا رکھی ہے تو صبر کرو اور اللہ سے ثواب مانگو صاحبزادی صاحبہ نے پھر قسم دے کر کہلا بھیجا کہ نہیں تشریف لایئے آخر آپ کھڑے ہوئے ہم بھی آپ کے ساتھ ہی کھڑے ہوئے (علیا حضرت زینب کے مکان پر پہنچے) بچی کو اٹھا کر آپ کی گود میں ڈال دیا۔ (اس کا اخیر وقت تھا) سانس اٹک رہی تھی یہ حال دیکھ کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی آنکھوں سے آنسو بہنے لگے سعد بن عبادہ رضؓ نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یہ رونا کیسا؟ آپ نے فرمایا یہ تو اس رحم کا اثر ہے جو اللہ تعالیٰ نے جن بندوں کے دل میں چاہا رکھا اور اللہ ان ہی بندوں پر (زیادہ) رحم کرے گا جو اس کے بندوں پر رحم کرتے ہیں

بَابُ عِيَادَةِ الْأَعْرَابِ۔

باب گنواروں کی بیمار پرسی کرنا

۵۶۰۔ حَدَّثَنَا مُعَلَّى بْنُ أَسَدٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُخْتَارٍ: حَدَّثَنَا خَالِدٌ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ عَلَى أَعْرَابِيٍّ يَعُودُهُ، قَالَ: وَكَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا دَخَلَ عَلَى مَرِيضٍ يَعُودُهُ فَقَالَ

ہم سے معلیٰ بن اسد نے بیان کیا کہا ہم سے عبدالعزیز بن مختار نے کہا ہم سے خالد حذاء نے انہوں نے عکرمہ سے انہوں نے ابن عباس رضؓ سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ایک گنوار (قیس بن ابی حازم) کے پوچھنے کو تشریف لے گئے (وہ بیمار تھے) آپ کی عادت تھی جب کسی بیمار کے پاس تشریف لے جاتے اس کے پوچھنے کو تو فرماتے کچھ فکر نہیں انشاءاللہ اچھے ہو جاؤ گے (اس گنوار سے بھی آپ نے یہی فرمایا) وہ

لَهُ: لَا بَأْسَ، طَهُورٌ إِنْ شَاءَ اللّٰهُ تَعَالٰى قَالَ: قُلْتَ طَهُورٌ؟ كَلَّا، بَلْ هِيَ حُمَّى تَفُورُ أَوْ تَثُورُ عَلٰى شَيْخٍ كَبِيرٍ، تُزِيرُهُ الْقُبُورَ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: فَنَعَمْ إِذًا۔

(کمبخت) کیا کہنے لگا آپ نے کیا فرمایا اچھے ہوجائے گے ہرگز اچھا نہیں ہوں گا یہ تو ایک (سخت) بخار ہے (جانے والا نہیں) جو ایک بوڑھے پر جس کو قبر تک پہنچا کر رہے گا۔ جوش ہورہا ہے یا حملہ کر رہا ہے آپ نے فرمایا اچھا ایسا ہی سہی (یعنی مر جائے گا)

بَابُ عِيَادَةِ الْمُشْرِكِ۔

باب مشرک کی بیمار پرسی کرنا۔

۵۶۱۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ، عَنْ ثَابِتٍ، عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ غُلَامًا لِيَهُودَ كَانَ يَخْدُمُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَمَرِضَ، فَأَتَاهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعُودُهُ فَقَالَ: أَسْلِمْ فَأَسْلَمَ وَقَالَ سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ، عَنْ أَبِيهِ: لَمَّا حُضِرَ أَبُو طَالِبٍ جَاءَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

ہم سے سلیمان بن حرب نے بیان کیا کہا ہم سے حماد بن زید نے انہوں نے ثابت سے انہوں نے انس رضؓ سے ایک یہودی کا لڑکا (عبدوس نامی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت کیا کرتا تھا اتفاق سے وہ بیمار ہوگیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اس کو پوچھنے کو تشریف لائے اور فرمایا ارے مسلمان ہوجا وہ مسلمان ہوگیا ف اور سعید بن مسیب نے اپنے والد (مسیب بن حزن) سے نقل کیا جب ابوطالب مرنے لگے تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ان کو دیکھنے کو تشریف لائے ف۲

ف دوسری روایت میں یوں ہے اس نے اپنے باپ کی طرف دیکھا باپ نے کہا ابوالقاسم صلی اللہ علیہ وسلم جو فرماتے ہیں وہ مان لے آخر وہ مسلمان ہوگیا یہ حدیث اوپر گذر چکی ہے امام بخاری نے یہ حدیثیں لاکر یہ ثابت کیا کہ اپنے نوکروں اور غلاموں تک کی اگر وہ بیمار رہوں عیادت کرنا سنت ہے چہ جائیکہ غریب مسلمانوں کی افسوس ہمارے زمانہ میں نہ جانے مسلمانوں میں کیا فرعونیت پیدا ہوگئی ہے کہ غریب لوگوں کی عیادت کو نہیں جاتے نہ ان کے جنازے میں شریک ہوتے ہیں۔ عیادت بھی کرتے ہیں تو اپنے برابر والے دنیا داروں کی جن سے یہ ڈرتے ہیں کہ اگر ان کی عیادت نہ کریں گے تو وہ ہم کو ضرر پہنچائیں گے حاصل کلام یہ کہ اللہ کے لیے کوئی کام نہیں کرتے محض دنیا کی مصلحت پر چلتے ہیں ایسے مسلمانوں کا اسلام میں کیا حصہ ہے یہ صرف نام کے مسلمان ہیں اور حقیقی اسلام کی ان میں بو تک نہیں ہے اس پر یہ شکایت کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں پر سے نظر عنایت اٹھالی ہے اور ساری حکومت نصاریٰ کو دے رکھی ہے کہیئے آپ مسلمان کہاں سے ہوئے کیا باپ دادا کے مسلمان ہونے سے کوئی مسلمان ہوجاتا ہے اسلام کے معنے تو گردن رکھ دینے کے ہیں جیسے فرمایا بلٰی من اسلم وجهه لله یعنی شریعت کے تمام احکام بدل و جان مان لینا اور ان پر چلنا باپ دادا خاندان کی ہر ایک رسم جو شریعت کے خلاف ہو اس پر خاک ڈالنا تب اسلام

پورا ہوتا ہے ۔ ف۲ یہ حدیث تفسیر سورۂ قصص میں موصولاً گزر چکی ہے

بَابٌ إِذَا عَادَ مَرِيضًا فَحَضَرَتِ الصَّلَاةُ فَصَلَّى بِهِمْ جَمَاعَةً.

٥٦٢ - حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى: حَدَّثَنَا يَحْيَى: حَدَّثَنَا هِشَامٌ قَالَ: أَخْبَرَنِي أَبِي، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ عَلَيْهِ نَاسٌ يَعُودُونَهُ فِي مَرَضِهِ فَصَلَّى بِهِمْ جَالِسًا فَجَعَلُوا يُصَلُّونَ قِيَامًا، فَأَشَارَ إِلَيْهِمْ أَنِ اجْلِسُوا، فَلَمَّا فَرَغَ قَالَ: إِنَّ الْإِمَامَ لَيُؤْتَمَّ بِهِ، فَإِذَا رَكَعَ فَارْكَعُوا، وَإِذَا رَفَعَ فَارْفَعُوا، وَإِنْ صَلَّى جَالِسًا فَصَلُّوا جُلُوسًا، قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ: قَالَ الْحُمَيْدِيُّ: هَذَا الْحَدِيثُ مَنْسُوخٌ لِأَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ آخِرَ مَا صَلَّى صَلَّى قَاعِدًا وَالنَّاسُ خَلْفَهُ قِيَامٌ.

باب اگر کسی بیمار کو پوچھنے جائیں اور نماز کا وقت آجائے بیمار نماز پڑھائے تو کیا؟

ہم سے محمد بن مثنیٰ نے بیان کیا کہا ہم سے یحییٰ بن سعید قطان نے کہا ہم سے ہشام بن عروہ نے خبر دی کہا ہم کو والد نے انہوں نے حضرت عائشہ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بیمار تھے آپ کے اصحاب پوچھنے کو گئے (نماز کا وقت آگیا تو) آپ نے بیٹھے بیٹھے نماز پڑھائی لیکن صحابہ آپ کے پیچھے کھڑے ہو کر پڑھنے لگے آپ نے اشارے سے فرمایا بیٹھ جاؤ جب نماز سے فارغ ہوئے تو فرمایا امام اس لیے ہے کہ اس کی پیروی کی جائے جب وہ رکوع کرے تم بھی رکوع کرو اور جب وہ (رکوع سے) سر اٹھائے تم بھی سر اٹھاؤ۔ اگر وہ بیٹھ کر نماز پڑھے تو تم بھی سب بیٹھ کر نماز پڑھو۔ امام بخاری نے کہا عبداللہ بن زبیر حمیدی کہتے تھے کہ یہ حدیث منسوخ ہے کس لیے کہ مرض موت میں اخیر نماز جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے پڑھائی اس میں آپ بیٹھے تھے اور صحابہ آپ کے پیچھے کھڑے تھے ف۱

ف۱ اس کی بحث کتاب الصلوٰۃ میں گزر چکی ہے اور یہ بیان ہو چکا ہے کہ مرض موت کی حدیث اس قولی حدیث کی ناسخ نہیں ہو سکتی کیوں کہ احتمال ہے کہ غلبہ بیماری میں آپ کو یہ خیال نہ رہا ہو کہ صحابہ کو بیٹھ کر پڑھنے کا حکم دیں دوسری اس حدیث کے بعض طریق میں یہ ہے کہ ابوبکر صدیق امام تھے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم صرف ان کے بازو بٹھلا دیے گئے تھے بعضوں میں یوں ہے کہ صحابہ ابوبکرؓ کی اقتدا کر رہے تھے ابوبکر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اب اگر کوئی کہے کہ پھر ابوبکرؓ کو بیٹھ کر پڑھنا لازم تھا تو اس کا جواب یہ ہے کہ ابوبکرؓ کھڑے رہ کر نماز شروع کر چکے تھے اس لیے نہیں بیٹھے۔

بَابُ وَضْعِ الْيَدِ عَلَى الْمَرِيضِ

باب بیمار پر ہاتھ رکھنا

٥٦٣ - حَدَّثَنَا الْمَكِّيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ:

ہم سے مکی بن ابراہیم نے بیان کیا کہا ہم سے جعید بن

أَخْبَرَنَا الْجُعَيْدُ، عَنْ عَائِشَةَ بِنْتِ سَعْدٍ أَنَّ أَبَاهَا قَالَ: تَشَكَّيْتُ بِمَكَّةَ شَكْوَى شَدِيدَةً، فَجَاءَنِي النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعُودُنِي، فَقُلْتُ يَا نَبِيَّ اللهِ إِنِّي أَتْرُكُ مَالًا، وَإِنِّي لَمْ أَتْرُكْ إِلَّا ابْنَةً وَاحِدَةً، فَأُوصِي بِثُلُثَيْ مَالِي وَأَتْرُكُ الثُّلُثَ؟ فَقَالَ: لَا، فَقُلْتُ: فَأُوصِي بِالنِّصْفِ وَأَتْرُكُ النِّصْفَ؟ قَالَ: لَا، قُلْتُ: فَأُوصِي بِالثُّلُثِ وَأَتْرُكُ لَهَا الثُّلُثَيْنِ؟ قَالَ: الثُّلُثُ، وَالثُّلُثُ كَثِيرٌ، ثُمَّ وَضَعَ يَدَهُ عَلَى جَبْهَتِهِ، ثُمَّ مَسَحَ يَدَهُ عَلَى وَجْهِي وَبَطْنِي ثُمَّ قَالَ: اللَّهُمَّ اشْفِ سَعْدًا وَأَتْمِمْ لَهُ هِجْرَتَهُ فَمَا زِلْتُ أَجِدُ بَرْدَهُ عَلَى كَبِدِي فِيمَا يُخَالُ إِلَيَّ حَتَّى السَّاعَةِ۔

عبدالرحمٰن نے خبر دی انہوں نے عائشہ بنت سعد سے ان کے والد سعد بن ابی وقاص نے کہا میں مکہ میں سخت بیمار ہو گیا (جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم حج وداع میں تشریف لے گئے تھے) تو آپ میرے پوچھنے کو تشریف لائے میں نے عرض کیا یا نبی اللہ میں مالدار ہوں اور ایک بچی (ام حکم کبریٰ) کے سوا میرا کوئی وارث نہیں ہے آپ فرمایئے تو میں دو تہائی اپنے مال (اللہ کی راہ میں دینے کی) وصیت کر جاؤں ایک تہائی بچی کے لیے چھوڑ جاؤں آپ نے فرمایا نہیں میں نے کہا اچھا آدھے مال کی وصیت کر جاؤں آدھا بچی کے لیے چھوڑ جاؤں آپ نے فرمایا نہیں میں نے کہا اچھا ایک تہائی مال کی وصیت کر جاؤں دو تہائی بچی کے لیے چھوڑ جاؤں آپ نے فرمایا ہاں تہائی کی وصیت کر سکتا ہے تہائی بہت ہے پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے میری پیشانی پر ہاتھ رکھا اور میرے منہ اور پیٹ پر ہاتھ پھیرا اس کے بعد یوں دعا کی یا اللہ سعدؓ کو شفا دے اس کی ہجرت پوری کر دے (مکہ میں اس کو موت نہ دے جہاں سے ہجرت کر چکا تھا) سعد کہتے ہیں اب تک جب مجھے خیال آتا ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاتھ کی ٹھنڈک اپنے جگر پر پاتا ہوں ف

ف سبحان اللہ زہے قسمت سعد کی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ایک بار ہاتھ پھرانا ساری عمر تک کلیجہ ٹھنڈا رہنے کا باعث ہوا۔

۵۶۴۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ، حَدَّثَنَا جَرِيرٌ، عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ التَّيْمِيِّ، عَنِ الْحَارِثِ بْنِ سُوَيْدٍ قَالَ: قَالَ عَبْدُ اللهِ بْنُ مَسْعُودٍ: دَخَلْتُ عَلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يُوعَكُ وَعْكًا شَدِيدًا فَمَسِسْتُهُ بِيَدِي

ہم سے قتیبہ نے بیان کیا کہا ہم سے جریر بن عبدالحمید نے انہوں نے اعمش سے انہوں نے ابراہیم تیمی سے انہوں نے حارث بن سوید سے انہوں نے کہا عبداللہ بن مسعود نے بیان کیا۔ کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو سخت تپ چڑھی ہوئی تھی میں آپ کے پاس گیا اور ہاتھ لگایا میں نے عرض کیا یارسول اللہ آپ کو (جب تپ آتی ہے) بہت سخت تپ آتی

فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ، إِنَّكَ لَتُوعَكُ وَعْكًا شَدِيدًا، فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَجَلْ، إِنِّي أُوعَكُ كَمَا يُوعَكُ رَجُلَانِ مِنْكُمْ، فَقُلْتُ: ذٰلِكَ أَنَّ لَكَ أَجْرَيْنِ، فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَجَلْ، ثُمَّ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَا مِنْ مُسْلِمٍ يُصِيبُهُ أَذًى مِنْ مَرَضٍ فَمَا سِوَاهُ إِلَّا حَطَّ اللّٰهُ لَهُ سَيِّئَاتِهِ كَمَا تَحُطُّ الشَّجَرَةُ وَرَقَهَا۔

ہے آپ نے فرمایا ہاں (صحیح ہے) مجھ پر اتنی سخت تپ آتی ہے جتنی تم میں سے دو آدمیوں کی تپ ملاؤ (یعنی تمہاری دُونی) میں نے عرض کیا آپ کو ثواب بھی دوہرا ملتا ہوگا آپ نے فرمایا ہاں اس کے بعد ارشاد فرمایا جس مسلمان کو کوئی تکلیف بیماری وغیرہ ہو تو اللہ تعالیٰ اس کے گناہ جھاڑ دے گا جیسے درخت (خزاں کے موسم میں) اپنے پتے جھاڑ دیتا ہے۔

بَابُ مَا يُقَالُ لِلْمَرِيضِ وَمَا يُجِيبُ

۵۶۵۔ حَدَّثَنَا قَبِيصَةُ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنِ الأَعْمَشِ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ التَّيْمِيِّ، عَنِ الحَارِثِ بْنِ سُوَيْدٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: أَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي مَرَضِهِ فَمَسِسْتُهُ وَهُوَ يُوعَكُ وَعْكًا شَدِيدًا فَقُلْتُ: إِنَّكَ لَتُوعَكُ وَعْكًا شَدِيدًا وَذٰلِكَ أَنَّ لَكَ أَجْرَيْنِ، قَالَ: أَجَلْ، وَمَا مِنْ مُسْلِمٍ يُصِيبُهُ أَذًى إِلَّا حَاتَّتْ عَنْهُ خَطَايَاهُ كَمَا تَحَاتُّ وَرَقُ الشَّجَرِ۔

باب بیمار سے باتیں کرنا اور بیمار کا جواب دینا۔

ہم سے قبیصہ نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان ثوری نے انہوں نے اعمش سے انہوں نے ابراہیم تیمی سے انہوں نے حارث بن سوید سے انہوں نے عبداللہ بن مسعودؓ سے انہوں نے کہا میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا آپ بیمار تھے میں نے کہا آپ کو بہت سخت بخار چڑھا کرتا ہے اس کی وجہ یہ معلوم ہوتی ہے کہ حق تعالیٰ کو یہ منظور ہے کہ آپ کو دوہرا ثواب ملے آپ نے فرمایا ہاں جس مسلمان کو کوئی تکلیف پہنچے اس کے گناہ اس طرح جھڑ جاتے ہیں جیسے (خزاں میں) درخت کے پتے جھڑ جاتے ہیں۔

۵۶۶۔ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ: حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ، عَنْ خَالِدٍ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا: أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ عَلَى رَجُلٍ يَعُودُهُ فَقَالَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا بَأْسَ طَهُورٌ إِنْ شَاءَ اللّٰهُ، فَقَالَ

ہم سے اسحاق بن شاہین واسطی نے بیان کیا کہا ہم سے خالد بن عبداللہ طحان نے انہوں نے خالد سے انہوں نے عکرمہ سے انہوں نے ابن عباسؓ سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ایک شخص (گنوار قیس بن ابی حازم) کے پاس اس کے پوچھنے کو گئے (وہ بیمار تھا) آپ نے (عادت کے موافق) فرمایا کچھ فکر نہیں ان شاء اللہ اچھا ہو جائے گا وہ (کم بخت) کیا کہنے لگا واہ اچھا

كَلَّا بَلْ هِيَ حُمَّى تَفُورُ عَلَى شَيْخٍ كَبِيرٍ حَتَّى تُزِيرَهُ الْقُبُورَ، قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: فَنَعَمْ إِذًا۔

ہونے کی ایک ہی کہی یہ تو بخار کا جوش یا حملہ ہے ایک بڈھے (فرتوت) پر اس کو قبروں کی زیارت کرا کر رہے گا آپ نے فرمایا ہاں ایسا ہے تو خیر یہی سہی (تیری قسمت میں مرنا ہے تو مر)

بَابُ عِيَادَةِ الْمَرِيضِ رَاكِبًا وَمَاشِيًا وَرِدْفًا عَلَى الْحِمَارِ۔

باب پیدل یا سوار ہو کر یا گدھے پر دوسرے کے ساتھ بیٹھ کر بیمار پرسی کرنا۔

۵۶۷۔ حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ: حَدَّثَنَا اللَّيْثُ، عَنْ عُقَيْلٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عُرْوَةَ: أَنَّ أُسَامَةَ بْنَ زَيْدٍ أَخْبَرَهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَكِبَ عَلَى حِمَارٍ عَلَى إِكَافٍ عَلَى قَطِيفَةٍ فَدَكِيَّةٍ، وَأَرْدَفَ أُسَامَةَ وَرَاءَهُ يَعُودُ سَعْدَ بْنَ عُبَادَةَ قَبْلَ وَقْعَةِ بَدْرٍ، فَسَارَ حَتَّى مَرَّ بِمَجْلِسٍ فِيهِ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ أُبَيِّ بْنِ سَلُولٍ، وَذٰلِكَ قَبْلَ أَنْ يُسْلِمَ عَبْدُ اللّٰهِ، وَفِي الْمَجْلِسِ أَخْلَاطٌ مِنَ الْمُسْلِمِينَ وَالْمُشْرِكِينَ عَبَدَةِ الْأَوْثَانِ وَالْيَهُودِ، وَفِي الْمَجْلِسِ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ رَوَاحَةَ، فَلَمَّا غَشِيَتِ الْمَجْلِسَ عَجَاجَةُ الدَّابَّةِ خَمَّرَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ أُبَيٍّ أَنْفَهُ بِرِدَائِهِ، قَالَ: لَا تُغَبِّرُوا عَلَيْنَا، فَسَلَّمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَوَقَفَ وَنَزَلَ فَدَعَاهُمْ إِلَى اللّٰهِ فَقَرَأَ عَلَيْهِمُ الْقُرْآنَ، فَقَالَ لَهُ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ أُبَيٍّ: يَا أَيُّهَا الْمَرْءُ، إِنَّهُ لَا أَحْسَنَ مِمَّا تَقُولُ إِنْ كَانَ حَقًّا فَلَا تُؤْذِنَا بِهِ فِي مَجْلِسِنَا

مجھ سے یحییٰ بن بکیر نے بیان کیا کہا ہم سے امام لیث بن سعد نے انہوں نے عقیل سے انہوں نے ابن شہاب سے انہوں نے عروہ سے ان کو اسامہ نے خبر دی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ایک گدھے پر سوار ہوئے پہلے اس پر پالان لگائی پھر فدک کی چادر اس پر ڈالی ف اور اسامہ کو پیچھے اپنے (گدھے پر) بٹھلایا آپ سعد بن عبادہ رضؓ کو پوچھنے گئے (وہ بیمار تھے) یہ واقعہ بدر کی لڑائی سے پہلے کا ہے رستے میں ایک مجلس پر سے گزرے جس میں عبداللہ بن ابی بن سلول (مشہور منافق) بیٹھا ہوا تھا اس وقت تک عبداللہ ظاہر میں بھی مسلمان نہیں ہوا تھا اس مجلس میں سب قسم کے لوگ تھے کچھ مشرک بت پرست کچھ یہودی، عبداللہ بن رواحہ (مشہور صحابی) بھی وہیں بیٹھے تھے خیر جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا گدھا اس مجلس کے قریب پہنچا اور گرد اڑ کر مجلس والوں پر پڑنے لگی تو عبداللہ بن ابی نے چادر سے اپنی ناک ڈھانپ لی اور کہنے لگا بھائی ہم پر گرد مت اڑاؤ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم (کا اخلاق دیکھیے آپ) نے مجلس والوں پر سلام کیا (حالانکہ ان میں کافر بھی تھے) اور گدھا ٹھہرا کر اترے ان کو اللہ کے (سچے دین) کی طرف بلایا قرآن پڑھ کر سنایا اس وقت عبداللہ کہنے لگا بھلے آدمی اس سے بہتر کیا کلام ہوگا (مردود نے ٹھٹھے سے کہا) اگر یہ حق ہے تو بھی ہماری

ارْجِعْ إِلَى رَحْلِكَ، فَمَنْ جَاءَكَ مِنَّا
فَاقْصُصْ عَلَيْهِ، قَالَ ابْنُ رَوَاحَةَ :
بَلَى يَارَسُولَ اللّٰهِ، فَاغْشَنَا بِهِ فِي مَجَالِسِنَا
فَإِنَّا نُحِبُّ ذٰلِكَ، فَاسْتَبَّ الْمُسْلِمُونَ
وَالْمُشْرِكُونَ وَالْيَهُودُ حَتَّى كَادُوا
يَتَثَاوَرُونَ، فَلَمْ يَزَلِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُخَفِّضُهُمْ حَتَّى سَكَنُوا،
فَرَكِبَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَابَّتَهُ
حَتَّى دَخَلَ عَلَى سَعْدِ بْنِ عُبَادَةَ فَقَالَ
لَهُ: أَيْ سَعْدُ، أَلَمْ تَسْمَعْ مَا قَالَ
أَبُو حُبَابٍ؟ يُرِيدُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ أُبَيٍّ
قَالَ سَعْدٌ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ، اعْفُ عَنْهُ
وَاصْفَحْ، فَلَقَدْ أَعْطَاكَ اللّٰهُ مَا
أَعْطَاكَ، وَلَقَدِ اجْتَمَعَ أَهْلُ هٰذِهِ الْبُحَيْرَةِ
عَلَى أَنْ يُتَوِّجُوهُ فَيُعَصِّبُوهُ، فَلَمَّا رَدَّ
ذٰلِكَ بِالْحَقِّ الَّذِي أَعْطَاكَ اللّٰهُ شَرِقَ
بِذٰلِكَ، فَذٰلِكَ الَّذِي فَعَلَ بِهِ مَا رَأَيْتَ

مجلسوں میں ہم کو مت چھیڑو اپنے گھر جا کر بیٹھو وہاں تمہارے پاس کوئی آئے تو اس کو یہ کہانی سناؤ یہ سن کر عبداللہ بن رواحہ نے کہا نہیں یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہماری مجلسوں میں ضرور آ کر سنایا کیجیے ہم کو یہ کلام (قرآن شریف بہت پسند ہے اب آپس میں بحث ہو کر گالی گلوچ ہونے لگی مسلمان مشرک یہود لڑنے لگے قریب تھا ایک دوسرے پر حملہ کر بیٹھیں (ہتھیار چلنے لگیں) آپ ان کو سمجھانے ف۳ لگے یہاں تک کہ وہ خاموش ہو گئے اس وقت آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم اپنے جانور پر (گدھے پر) سوار ہوئے اور سعد بن عبادہ رض کے پاس پہنچے (جو خزرج کے رئیس تھے) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے سعد سے فرمایا (آج) تم نے ابو حباب یعنی عبداللہ بن ابی کی باتیں نہیں سنیں ف۴ سعد رض نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جانے دیجئے درگزر فرمائیے اللہ نے جو آپ کو دیا ہے۔ وہ دیا ہے (کہ آپ کو ہم سب کا سردار بنایا) ہوا یہ تھا کہ (آپ کے تشریف لانے سے پہلے) اس بستی کے لوگوں نے یہ چاہا تھا کہ عبداللہ کو اپنا بادشاہ بنائیں اس کے سر پر بادشاہی کا تاج اور عمامہ رکھیں مگر خدا کو یہ منظور نہ تھا آپ سچا دین لے کر آئے یہ تجویز موقوف رہی تو وہ جل گیا (اس کو حسد ہو گیا ہے) اسی حسد کی وجہ سے اس نے آپ سے (بے ادبی کی) باتیں کیں ف۵

ف۱ فدک ایک مشہور بستی ہے وہاں چادریں بنتی تھیں ف۲ مردود بڑا نفیس مزاج بنا یہ نہ سمجھا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سواری کی گرد مشک اور عنبر سے بدرجہا عمدہ ہے ف۳ بھائی لڑتے کیوں ہو اس میں لڑنے کی کیا بات ہے ف۴ اس نے کیسی شرارت اور تکبر کی باتیں کیں ف۵ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا رحم و کرم ملاحظہ فرمائیے سعد رض کے ایسا کہنے پر آپ نے عبداللہ کا قصور معاف کر کے اس سے کوئی مواخذہ نہیں کیا مردود نے وہ شرارتیں کیں ہیں کہ خدا کی پناہ جنگ احد میں عین وقت پر اپنے ساتھیوں کو لے کر بھاگ آیا حضرت عائشہ پر سخت طوفان لگایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی نسبت اذل کا لفظ کہا جس کا ذکر اس آیت میں ہے لیخرجن الاعز منها الاذل مگر آپ نے اس کے مرنے تک ہمیشہ چشم پوشی کی مردود مر گیا تو اس کے جنازے پر تشریف لے گئے نماز ادا کی اپنا کرتہ اس کو پہنایا قدرت

رکھ کر ایسے اخلاق بجز پیغمبر کے اور کوئی کر سکتا ہے اگر ذرا اشارہ کرتے تو صحابہ کرام اس منافق کے ٹکڑے ٹکڑے اڑا دیتے خود اس کا بیٹا جو پکا مسلمان تھا اپنے باپ کا سر کاٹ لانے پر مستعد تھا۔

۵۶۸۔ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَبَّاسٍ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ مُحَمَّدٍ هُوَ ابْنُ الْمُنْكَدِرِ، عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: جَاءَنِي النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعُودُنِي لَيْسَ بِرَاكِبِ بَغْلٍ وَلاَ بِرْذَوْنٍ۔

ہم سے عمرو بن عباس رحمۃ نے بیان کیا کہا ہم سے عبدالرحمن بن مہدی نے کہا ہم سے سفیان بن عیینہ نے محمد بن منکدر سے انہوں نے جابر رض سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بیماری میں میرے پوچھنے کو تشریف لائے نہ خچر پر سوار تھے نہ گھوڑے پر (بلکہ پاپیادہ تشریف لائے تھے)

بَابُ مَا رُخِّصَ لِلْمَرِيضِ أَنْ يَقُولَ إِنِّي وَجِعٌ، أَوْ وَارَأْسَاهْ، أَوِ اشْتَدَّ بِي الْوَجَعُ، وَقَوْلِ أَيُّوبَ عَلَيْهِ السَّلاَمُ: أَنِّي مَسَّنِيَ الضُّرُّ وَأَنْتَ أَرْحَمُ الرَّاحِمِينَ۔

باب بیمار یوں کہہ سکتا ہے میں بیمار ہوں یا ہائے سر ٹکڑے ٹکڑے ہوا جاتا ہے پھٹا جاتا ہے یا بھائی بہت تکلیف ہے

اس کی دلیل یہ ہے کہ حضرت ایوب (پیغمبر) علیہ السلام نے فرمایا پروردگار مجھ کو بیماری لگ گئی ہے اور تو سب رحم کرنے والوں سے بڑھ کر رحم کرنے والا ہے۔

۵۶۹۔ حَدَّثَنَا قَبِيصَةُ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنِ ابْنِ أَبِي نَجِيحٍ وَأَيُّوبَ، عَنْ مُجَاهِدٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى، عَنْ كَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: مَرَّ بِي النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنَا أُوقِدُ تَحْتَ الْقِدْرِ فَقَالَ: أَيُؤْذِيكَ هَوَامُّ رَأْسِكَ؟ قُلْتُ: نَعَمْ، فَدَعَا الْحَلاَّقَ فَحَلَقَهُ ثُمَّ أَمَرَنِي بِالْفِدَاءِ۔

ہم سے قبیصہ بن عقبہ نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان بن عیینہ نے انہوں نے ابن ابی نجیح اور ایوب سختیانی سے انہوں نے مجاہد سے انہوں نے عبدالرحمن بن ابی لیلیٰ سے انہوں نے کعب بن عجرہ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مجھ پر سے گذرے میں ہانڈی کے تلے آگ سلگا رہا تھا آپ نے فرمایا تجھے جوؤں سے تکلیف ہے میں نے کہا جی ہاں (بڑی تکلیف ہے) آپ نے حجام کو بلایا اس نے میرا سر مونڈ ڈالا اور آپ نے مجھ کو فدیہ دینے کا حکم دیا (یہ حدیث کتاب الحج میں گزر چکی ہے)

ف جوئیں میرے سر سے ٹپ ٹپ گر رہی تھیں۔

۵۷۰۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى،

ہم سے ابوزکریا یحییٰ بن یحییٰ نے بیان کیا کہا ہم کو سلیمان

زَكَرِيَّا: أَخْبَرَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ بِلَالٍ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ قَالَ: سَمِعْتُ الْقَاسِمَ بْنَ مُحَمَّدٍ قَالَ: قَالَتْ عَائِشَةُ: وَارَأْسَاهُ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ذَاكِ لَوْ كَانَ وَأَنَا حَيٌّ فَأَسْتَغْفِرَ لَكِ وَأَدْعُوَ لَكِ، فَقَالَتْ عَائِشَةُ: وَاثُكْلِيَاهْ، وَاللهِ إِنِّي لَأَظُنُّكَ تُحِبُّ مَوْتِي وَلَوْ كَانَ ذَاكَ لَظَلِلْتَ آخِرَ يَوْمِكَ مُعَرِّسًا بِبَعْضِ أَزْوَاجِكَ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: بَلْ أَنَا وَارَأْسَاهُ، لَقَدْ هَمَمْتُ أَوْ أَرَدْتُ أَنْ أُرْسِلَ إِلَى أَبِي بَكْرٍ وَابْنِهِ فَأَعْهَدَ أَنْ يَقُولَ الْقَائِلُونَ أَوْ يَتَمَنَّى الْمُتَمَنُّونَ، ثُمَّ قُلْتُ: يَأْبَى اللهُ وَيَدْفَعُ الْمُؤْمِنُونَ، أَوْ يَدْفَعُ اللهُ وَيَأْبَى الْمُؤْمِنُونَ۔

بن بلال نے خبر دی انہوں نے یحییٰ بن سعید انصاری سے سنا انہوں نے کہا میں نے قاسم بن محمد سے وہ کہتے تھے حضرت عائشہ رضؓ کے سر میں درد تھا وہ کہہ رہی تھیں ہائے سر پھٹا جاتا ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا (تجھ کو کیا فکر ہے) اگر تو میری زندگی میں مرجائے گی میں تیرے لیے دعا اور استغفار کروں گا تب وہ کہنے لگیں ہائے مصیبت اللہ کی سوں آپ میری موت چاہتے ہیں میرے مرتے ہی (آپ کا کیا بگڑے گا آپ) اسی دن شام کو مزے سے ایک بی بی سے صحبت کریں گے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا (تیری بیماری کیا ہے کچھ نہیں) میں کہہ رہا ہوں ہائے سر وف عائشہ رضؓ دیکھ میں نے یہ قصد کیا کہ کسی کو بھیج کر ابو بکر رضؓ اور ان کے بیٹے عبدالرحمٰن کو بلا بھیجوں اور ابو بکر رضؓ کو اپنا جانشین کر جاؤں ایسا نہ ہو کہ میرے بعد کہنے والے کچھ اور کہیں (کہ خلافت ہمارا حق ہے) یا آرزو کرنے والے کسی اور بات کی آرزو کریں (ہم خلیفہ ہو جائیں) پھر میں نے (اپنے جی میں) کہا (اس کی ضرورت ہی کیا ہے) خود اللہ تعالیٰ (ابو بکر کے سوا) اور کسی کو خلیفہ نہ ہونے دے گا نہ مسلمان اور کسی کی خلافت قبول کریں گے ف۲

ف۱ پھٹا جاتا ہے یعنی مجھ کو بہت تکلیف ہے یہ آپ کی وفات کی بیماری تھی ف۲ جیسا حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا ویسا ہی ہوا مسلمانوں نے ابو بکر صدیق رضؓ ہی کو خلیفہ کیا گو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے صاف و صریح سب لوگوں کے سامنے ان کو اپنا جانشین نہیں کیا تھا مگر منشاء خداوندی یہی تھا کہ ابو بکرؓ خلیفہ ہوں ان کے بعد عمر رضؓ ان کے بعد عثمان رضؓ ان کے بعد علی رضؓ وہ پورا ہوا رافضی جل کر مرجائیں۔

---

۵۷۱ - حَدَّثَنَا مُوسَى: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُسْلِمٍ: حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ التَّيْمِيِّ، عَنِ الْحَارِثِ بْنِ سُوَيْدٍ، عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: دَخَلْتُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ

ہم سے موسیٰ بن اسمٰعیل نے بیان کیا کہا ہم سے عبدالعزیز بن مسلم نے کہا ہم سے سلیمان اعمش نے انہوں نے ابراہیم بن یزید تیمی سے انہوں نے حارث بن سوید سے انہوں نے عبداللہ بن مسعود رضؓ سے انہوں نے کہا میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پاس گیا آپ پر تپ چڑھی تھی میں نے ہاتھ پھیرا

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يُوعَكُ فَمَسِسْتُهُ فَقُلْتُ: إِنَّكَ لَتُوعَكُ وَعْكًا شَدِيدًا قَالَ: أَجَلْ، كَمَا يُوعَكُ رَجُلَانِ مِنْكُمْ، قَالَ: لَكَ أَجْرَانِ، قَالَ: نَعَمْ: مَا مِنْ مُسْلِمٍ يُصِيبُهُ أَذًى مَرَضٌ فَمَا سِوَاهُ إِلَّا حَطَّ اللَّهُ سَيِّئَاتِهِ كَمَا تَحُطُّ الشَّجَرَةُ وَرَقَهَا۔

اور عرض کیا آپ کو (ہمیشہ) بہت سخت تپ آیا کرتی ہے آپ نے فرمایا (ہاں) جتنی تم میں سے دو شخصوں کو ملا کر میں نے کہا آپ کو اجر بھی دونا ملے گا فرمایا ہاں (مجھ پر کیا موقوف ہے) جس مسلمان کو کوئی تکلیف پہنچے بیماری کی یا اور کچھ اللہ اس کی برائیاں اس طرح جھاڑ دے گا جیسے درخت اپنے پتے جھاڑ دیتا ہے۔

۵۷۲۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي سَلَمَةَ: أَخْبَرَنَا الزُّهْرِيُّ، عَنْ عَامِرِ ابْنِ سَعْدٍ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ: جَاءَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعُودُنِي مِنْ وَجَعٍ اشْتَدَّ بِي زَمَنَ حَجَّةِ الْوَدَاعِ، فَقُلْتُ بَلَغَ بِي مِنَ الْوَجَعِ مَا تَرَى، وَأَنَا ذُو مَالٍ وَلَا يَرِثُنِي إِلَّا ابْنَةٌ لِي، أَفَأَتَصَدَّقُ بِثُلُثَيْ مَالِي؟ قَالَ: لَا، قُلْتُ: بِالشَّطْرِ؟ قَالَ: لَا، قُلْتُ: الثُّلُثُ؟ قَالَ: الثُّلُثُ كَثِيرٌ، أَنْ تَدَعَ وَرَثَتَكَ أَغْنِيَاءَ خَيْرٌ مِنْ أَنْ تَذَرَهُمْ عَالَةً يَتَكَفَّفُونَ النَّاسَ، وَلَنْ تُنْفِقَ نَفَقَةً تَبْتَغِي بِهَا وَجْهَ اللَّهِ إِلَّا أُجِرْتَ عَلَيْهَا حَتَّى مَا تَجْعَلُ فِي فِي امْرَأَتِكَ۔

ہم سے موسیٰ بن اسمٰعیل نے بیان کیا کہا ہم سے عبدالعزیز بن عبداللہ بن ابی سلمہ نے کہا ہم کو زہری نے خبر دی انہوں نے عامر بن سعد بن ابی وقاص رضہ سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم (مکہ میں) جب میں بیمار ہوا تو میری عیادت کو تشریف لائے (یہ حجۃ الوداع کا واقعہ ہے) میں نے عرض کیا یا رسول اللہ آپ دیکھتے ہیں میری بیماری کس حد تک پہنچ گئی ہے (جینے کی توقع نہیں) اور میں مالدار آدمی ہوں میری وارث ایک لڑکی ہے (ام حکم) میں اپنا دو تہائی مال خیرات کر جاؤں آپ نے فرمایا نہیں میں نے عرض کیا اچھا آدھا مال آپ نے فرمایا نہیں۔ میں نے کہا اچھا تہائی مال۔ آپ نے فرمایا بس تہائی بہت ہے بات یہ ہے کہ اگر تو اپنے وارثوں کو مالدار چھوڑ جائے تو یہ اس سے بہتر ہے کہ تو ان کو نادار قلاش چھوڑ جائے لوگوں کے سامنے ہاتھ پھیلاتے (پلو پسارتے) پھریں اور اللہ کے لیے جو خرچ کرے بس اس پر تجھ کو خیرات ہی کا سا ثواب ملے گا۔ یہاں تک کہ اس لقمے پر بھی جو تو اپنی جورو کے منہ میں ڈالے ف

ف کیونکہ انما الاعمال بالنیات جو شخص شریعت محمدی کی پیروی کی نیت کر کے اپنے جورو بچوں کو پالے اور ان کو کھانا کھلائے اس کو اس میں بھی صدقہ کا سا ثواب ملے گا ایک اس پر کیا موقوف ہے جو شخص دن کو اس لیے سوئے

...ات کو تہجد اور عبادت کے لیے آنکھ کھلے اس لیے کھلائے کہ عبادت کی طاقت ہو اس لیے کسرت کرے کہ نماز ...قیام اور قعود اچھی طرح ادا ہو اس کا کھانا، پینا سونا کسرت کرنا سب عبادت ہو گا۔

بَابُ قَوْلِ الْمَرِيضِ قُومُوا عَنِّي،

۵۷۳۔ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى: ...دَّثَنَا هِشَامٌ، عَنْ مَعْمَرٍ ح، وَحَدَّثَنَا ...عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ ...خْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ ...عُبَيْدِ اللّٰهِ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ ...عَنْهُمَا قَالَ: لَمَّا حُضِرَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى ...اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَفِي الْبَيْتِ رِجَالٌ، ...فِيهِمْ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ، قَالَ النَّبِيُّ ...صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: هَلُمَّ أَكْتُبْ لَكُمْ ...كِتَابًا لَا تَضِلُّوا بَعْدَهُ، فَقَالَ عُمَرُ: ...إِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ غَلَبَ ...عَلَيْهِ الْوَجَعُ وَعِنْدَكُمُ الْقُرْآنُ، حَسْبُنَا ...كِتَابُ اللّٰهِ، فَاخْتَلَفَ أَهْلُ الْبَيْتِ فَاخْتَصَمُوا ...مِنْهُمْ مَنْ يَقُولُ قَرِّبُوا يَكْتُبْ لَكُمُ ...النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كِتَابًا لَنْ ...تَضِلُّوا بَعْدَهُ، وَمِنْهُمْ مَنْ يَقُولُ مَا ...قَالَ عُمَرُ، فَلَمَّا أَكْثَرُوا اللَّغْوَ ...وَالِاخْتِلَافَ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ ...سَلَّمَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ ...سَلَّمَ قُومُوا، قَالَ عُبَيْدُ اللّٰهِ: وَكَانَ ...ابْنُ عَبَّاسٍ يَقُولُ: إِنَّ الرَّزِيَّةَ كُلَّ ...الرَّزِيَّةِ مَا حَالَ بَيْنَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى ...اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَبَيْنَ أَنْ يَكْتُبَ لَهُمْ

باب بیمار لوگوں سے کہے چلو اٹھو جاؤ

ہم سے ابراہیم بن موسیٰ نے بیان کیا کہا ہم سے ہشام بن یوسف صنعانی نے انہوں نے معمر بن راشد سے دوسری سند اور ہم سے عبداللہ بن محمد مسندی نے بیان کیا کہا ہم سے عبدالرزاق نے کہا ہم کو معمر نے خبر دی انہوں نے زہری سے انہوں نے عبیداللہ بن عبداللہ سے انہوں نے ابن عباس رضہ سے انہوں نے کہا جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی حالت غیر ہو گئی (وفات کی نوبت آن پہنچی) اس وقت کوٹھڑی میں کئی آدمی بیٹھے ہوئے تھے ان میں حضرت عمر رضہ بھی تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا آؤ میں تمہارے لیے ایک وصیت نامہ لکھوں جس کے بعد تم گمراہ نہ ہو اس پر عمر رضہ (دوسرے حاضرین سے) کہنے لگے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر بیماری کی شدت ہے اور تم لوگوں کے پاس عمل کرنے کے لیے قرآن (اللہ کی کتاب) موجود ہے ہم لوگوں کو اللہ کی کتاب کافی ہے کوٹھڑی میں جو لوگ موجود تھے انہوں نے اس رائے سے اختلاف کیا اور جھگڑنے لگے کوئی کہتا تھا لکھنے کا سامان لاؤ (قلم دوات کاغذ وغیرہ) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ایک وصیت نامہ لکھوا دیں گے جس کے بعد (اچھا ہے) تم گمراہ نہ ہوں گے اور کوئی حضرت عمر رضہ کے ساتھ متفق ہوا انہی کی رائے دینے لگا) جب بہت گلخپ ہونے لگی اور جھگڑا بڑھ گیا تو آپ نے (ان لوگوں سے جو حجرے میں موجود تھے) فرمایا چلو اُٹھ جاؤ (پیغمبر کے پاس لڑائی جھگڑا مناسب نہیں) عبیداللہ اس حدیث کے راوی کہتے ہیں ابن عباس رضہ (یہ حدیث

ذٰلِكَ الْكِتَابَ مِنِ اخْتِلَافِهِمْ وَلَغَطِهِمْ

بیان کرکے (کہا کرتے تھے افسوس صد افسوس ان لوگوں نے گلخپ کرکے اور بک بک کرکے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو وصیت نامہ نہ لکھوانے دیا ف۱

ف۱ الخیر فیما وقع مرضی الٰہی یہی تھی شیعہ کا یہ خیال کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم حضرت علی رضؓ کی خلافت لکھوانے والے تھے مگر لوگوں کے اختلاف اور بک بک کی وجہ سے آپ نہ لکھوا سکے محض لغو ہے کس لیے کہ آپ اس واقعہ کے بعد تین روز تک زندہ رہے اگر آپ کو یہی منظور تھا کہ وصیت نامہ لکھا جائے تو اس کے بعد کسی وقت لکھوا دیتے دوسرے آپ کو اس سے کون سا امر مانع تھا کہ اس وقت زجر سے فرما دیتے نہیں قلم دوات لاؤ وصیت نامہ ضرور لکھوایا جائے گا اگر آپ اسطرح سے قطعی حکم دیتے تو حضرت عمر رضؓ یا اور کسی کی کیا مجال تھی کہ اس کا خلاف کرتا بالفرض اگر حضرت عمر رضؓ پیغمبر صاحب صلی اللہ علیہ وسلم کی مخالفت کرتے تو صدہا انصاری لوگ موجود تھے وہ حضرت عمر کے ٹکڑے اڑا دیتے اس کے علاوہ اگر آپ کو بھی لکھوانا منظور تھا کہ میرے بعد علی رضؓ خلیفہ ہوں گے تو زبان سے فرما دینے میں کیا تامل تھا اس وقت بہت سے صحابہ حاضر تھے سب گواہ ہو جاتے اور جب آپ حضرت علی رضی اللہ عنہ کی خلافت پر نص کر جاتے تو ایک بچہ بھی ابوبکر صدیق رضؓ سے بیعت نہ کرتا چہ جائیکہ تمام مہاجرین اور انصار۔

بَابُ مَنْ ذَهَبَ بِالصَّبِيِّ الْمَرِيضِ لِيُدْعَى لَهُ۔

باب بچے کو کسی بزرگ پاس لے جانا کہ اس کی صحت کے لیے دعا کریں۔

٥٧٤ - حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ حَمْزَةَ: حَدَّثَنَا حَاتِمٌ هُوَ ابْنُ إِسْمَاعِيلَ، عَنِ الْجُعَيْدِ قَالَ: سَمِعْتُ السَّائِبَ يَقُولُ: ذَهَبَتْ بِي خَالَتِي إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، إِنَّ ابْنَ أُخْتِي وَجِعٌ، فَمَسَحَ رَأْسِي وَدَعَا لِي بِالْبَرَكَةِ، ثُمَّ تَوَضَّأَ فَشَرِبْتُ مِنْ وَضُوئِهِ وَقُمْتُ خَلْفَ ظَهْرِهِ فَنَظَرْتُ إِلَى خَاتَمِ النُّبُوَّةِ بَيْنَ كَتِفَيْهِ مِثْلَ زِرِّ الْحَجَلَةِ۔

ہم سے ابراہیم بن حمزہ نے بیان کیا کہا ہم سے حاتم ابن اسمٰعیل نے انہوں نے جعید بن عبدالرحمٰن سے انہوں نے کہا میں نے سائب بن یزیدؓ (صحابی) سے سنا وہ کہتے تھے میری خالہ (نام نامعلوم) مجھ کو بچپن ہی میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لے گئی اور کہنے لگی یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یہ میرا بھانجا بیمار ہے (سائب کی ماں کا نام علبہ بنت شریح تھا) آپ نے میرے سر پر ہاتھ پھیرا اور برکت کی دعا دی پھر آپ نے وضو کیا تو آپ کے وضو سے بچا ہوا پانی میں پی گیا اور آپ کی پیٹھ کے پیچھے جا کھڑا ہوا میں نے آپ کے دونوں مونڈھوں کے بیچ میں نبوت کی مہر دیکھی جیسے چھپر کھٹ کی گھنڈی ہوتی ہے۔ ف۱

ف۱ یا جیسے حجلہ ایک پرندہ ہوتا ہے اس کا انڈا۔

بَابُ تَمَنِّی الْمَرِیضِ الْمَوْتَ۔ باب بیمار موت کی خواہش نہ کرے۔

۵۷۵ - حَدَّثَنَا آدَمُ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ: حَدَّثَنَا ثَابِتُ الْبُنَانِيُّ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا يَتَمَنَّيَنَّ أَحَدُكُمُ الْمَوْتَ مِنْ ضُرٍّ أَصَابَهُ، فَإِنْ كَانَ لَا بُدَّ فَاعِلًا فَلْيَقُلْ: اللّٰهُمَّ أَحْيِنِي مَا كَانَتِ الْحَيَاةُ خَيْرًا لِي، وَتَوَفَّنِي إِذَا كَانَتِ الْوَفَاةُ خَيْرًا لِي۔

ہم سے آدم بن ابی ایاس نے بیان کیا کہا ہم سے شعبہ نے کہا ہم سے ثابت بنانی نے انہوں نے انس بن مالک سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیسی ہی تکلیف ہو (بیماری وغیرہ کی) لیکن آدمی کو موت کی آرزو نہ کرنا چاہیے اگر ایسی ہی مجبوری ہو آدمی سے نہ رہا جائے، تو یوں دعا کرے یا اللہ جب تک زندگی میرے لیے بہتر ہو مجھ کو زندہ رکھ اور جب مرنا میرے لیے بہتر ہو تو مجھ کو اٹھا لے۔

---

۵۷۶ - حَدَّثَنَا آدَمُ قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أَبِي خَالِدٍ، عَنْ قَيْسِ بْنِ أَبِي حَازِمٍ قَالَ: دَخَلْنَا عَلَى خَبَّابٍ نَعُودُهُ وَقَدِ اكْتَوَى سَبْعَ كَيَّاتٍ فَقَالَ: إِنَّ أَصْحَابَنَا الَّذِينَ سَلَفُوا مَضَوْا وَلَمْ تَنْقُصْهُمُ الدُّنْيَا، وَإِنَّا أَصَبْنَا مَا لَا نَجِدُ لَهُ مَوْضِعًا إِلَّا التُّرَابَ، وَلَوْلَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَانَا أَنْ نَدْعُوَ بِالْمَوْتِ لَدَعَوْتُ بِهِ، ثُمَّ أَتَيْنَاهُ مَرَّةً أُخْرَى وَهُوَ يَبْنِي حَائِطًا لَهُ فَقَالَ: إِنَّ الْمُسْلِمَ لَيُؤْجَرُ فِي كُلِّ شَيْءٍ يُنْفِقُهُ إِلَّا فِي شَيْءٍ يَجْعَلُهُ فِي هٰذَا التُّرَابِ۔

ہم سے آدم بن ابی ایاس نے بیان کیا کہا ہم سے شعبہ نے انہوں نے اسمٰعیل بن ابی خالد سے انہوں نے قیس بن ابی حازم سے انہوں نے کہا جب ہم خباب بن ارت (صحابی کے پوچھنے کو گئے) انہوں نے (سخت بیماری کی وجہ سے) پیٹ میں سات داغ لگوائے تھے وہ کہنے لگے ہمارے ساتھی دوسرے صحابہ تو دنیا سے رخصت ہو گئے اور دنیا ان کا اجر اور ثواب کچھ گھٹا نہ سکی (کیوں کہ وہ دنیا میں مشغول نہیں ہوئے) اور ہم نے تو دنیا کی دولت اتنی پائی کہ اس کو خرچ کرنے کے لیے مٹی (اور پانی) کے سوا اور کوئی محل نہیں پاتے اور اگر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم کو موت کی دعا کرنے سے منع نہ کیا ہوتا تو میں موت کی دعا کرتا پھر ہم دوبارہ خباب کے پاس آئے وہ دیوار بنوا رہے تھے کہنے لگے مسلمان کو ہر خرچ میں ثواب ملتا ہے (گو اپنی جورو بچوں پر خرچ کرے) مگر اس (کم بخت) عمارت میں خرچ کرنے کا ثواب نہیں ملتاف

ف یعنی ضرورت سے زیادہ بے فائدہ عمارتیں بنواتے۔

٥٧٧ - حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ قَالَ، أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، أَخْبَرَنِي أَبُو عُبَيْدٍ مَوْلَى عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ: أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: لَنْ يُدْخِلَ أَحَدًا عَمَلُهُ الْجَنَّةَ، قَالُوا: وَلَا أَنْتَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ؟ قَالَ: وَلَا أَنَا إِلَّا أَنْ يَتَغَمَّدَنِي اللّٰهُ بِفَضْلٍ وَرَحْمَةٍ، فَسَدِّدُوا وَقَارِبُوا، وَلَا يَتَمَنَّى أَحَدُكُمُ الْمَوْتَ، إِمَّا مُحْسِنًا فَلَعَلَّهُ أَنْ يَزْدَادَ خَيْرًا، وَإِمَّا مُسِيئًا فَلَعَلَّهُ أَنْ يَسْتَعْتِبَ۔

ہم سے ابوالیمان نے بیان کیا کہا ہم کو شعیب نے خبر دی انہوں نے زہری سے کہا مجھ سے ابوعبید نے خبر دی جو عبدالرحمٰن بن عوف کے غلام تھے کہ ابوہریرہؓ نے کہا میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے کسی شخص کو اس کا عمل بہشت میں نہیں لے جانے کا (بلکہ اللہ تعالیٰ کا فضل وکرم درکار ہے) لوگوں نے عرض کیا یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) آپ کے اعمال بھی آپ نے فرمایا ہاں میرے اعمال بھی مجھ کو بہشت میں نہیں لے جانے کے مگر یہ کہ اللہ اپنا فضل وکرم کرے جب یہ حال ہے تو جو اعمال کرو وہ اخلاص کیساتھ کرو ف۲ اور اعتدال سے محنت کرو ف۳ اور کوئی تم میں سے موت کی آرزو نہ کرے کیوں کہ اگر وہ نیک ہے تو (زندہ رہنے میں فائدہ ہے) اور نیکیاں کرے گا اور اگر بد ہے تو (بھی زندہ رہنے میں) یہ امید ہے کہ شاید اللہ کی درگاہ میں توبہ کرے۔

ف کہ اعمال سے بہشت نہیں ملتی جب تک خدا کا فضل نہ ہو ف۲ سنت کے مطابق گو تھوڑا ہی ہو ف۳ یہ نہیں کہ بے حد عبادت کرنے لگے پھر چند ہی روز میں تھک کر چھوڑ دے سبحان اللہ کیا عمدہ تعلیم ہے جو کوئی دوڑ کر چلتا ہے وہ گر پڑتا ہے سنت کے مطابق تھوڑا سا عمل کرنا اس مجاہدے اور ریاضت سے کہیں بہتر ہے جو ہمیشہ نبھ نہ سکے آدمی اگر پانچ نمازوں کو جماعت سے پڑھ لے اگر ہو سکے تو رات کو اُٹھ کر کسی وقت تہجد کی آٹھ رکعتیں پڑھ لے وظیفہ اتنا ہی کافی ہے کہ قرآن مجید کے ایک دو رکوع روز سمجھ کر پڑھے خدا کے فضل سے اب تفسیر وحیدی چھپ گئی ہے جو ہندوستان کے مسلمانوں کے لیے ایک نعمت غیر مترقبہ ہے اور اس سے قرآن شریف کا صحیح مطلب خوب سمجھ میں آجاتا ہے اور صحیح بخاری کے دو چار ورق دیکھ لیا کرے بس اتنی عبادت کافی ہے رمضان کے روزے رکھے مقدور ہو تو زکوٰۃ دے حج بھی کرے۔

---

٥٧٨ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَ، حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ، عَنْ هِشَامٍ، عَنْ عَبَّادِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الزُّبَيْرِ قَالَ، سَمِعْتُ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ مُسْتَنِدٌ إِلَيَّ يَقُولُ: اللّٰهُمَّ

ہم سے عبداللہ بن ابی شیبہ نے بیان کیا کہا ہم سے ابواسامہ نے انہوں نے ہشام بن عروہ سے انہوں نے عباد بن عبداللہ بن زبیر سے انہوں نے کہا میں نے حضرت عائشہؓ سے سنا وہ کہتی تھیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم (اخیر وقت مرض موت میں) میرے سینے پر ٹیکا دیے ہوئے فرما رہے تھے یا اللہ مجھ کو بخش دے مجھ پر رحم کر اور مجھ کو

کا یہ قول ہے کہ مسلمان اگر عمداً بسم اللہ ترک کرے جب بھی وہ جانور حلال ہے تو دوسرے کتے سے یہ مراد ہوگی کہ اس کو کسی کافر نے چھوڑا ہو یعنی بت پرست کافر نے اس لیے کہ یہود و نصاریٰ کا ذبیحہ درست ہے ان کا چھوڑا ہوا کتا مسلمان کے کتے کی طرح ہوگا۔ حافظ نے کہا باز اور شکرے اور تمام شکاری پرندوں کا بھی وہی حکم ہے جو کتے کا ہے ان کا بھی شکار کھانا درست ہے جب اللہ کا نام لے کر ان کو جانور پر چھوڑے۔

بَابُ صَيْدِ الْمِعْرَاضِ، وَقَالَ ابْنُ عُمَرَ فِي الْمَقْتُولَةِ بِالْبُنْدُقَةِ: تِلْكَ الْمَوْقُوذَةُ، وَكَرِهَهُ سَالِمٌ وَالْقَاسِمُ وَمُجَاهِدٌ وَإِبْرَاهِيمُ وَعَطَاءٌ وَالْحَسَنُ وَكَرِهَ الْحَسَنُ رَمْيَ الْبُنْدُقَةِ فِي الْقُرَى وَالْأَمْصَارِ وَلَا يَرَى بِهِ بَأْسًا فِيمَا سِوَاهُ

باب بے پر کے تیر (یعنی لکڑی گز وغیرہ) کے شکار کا بیان اور عبداللہ بن عمرؓ نے کہا ف جو جانور غلہ سے مارا جائے وہ موقوذہ (حرام) ہے اور سالم اور قاسم اور مجاہد اور ابراہیم اور عطا بن ابی رباح اور امام حسن بصری نے اسکو مکروہ کہا ہے ف۲ اور امام حسن بصری نے گاؤں اور شہر میں غلہ چلانا مکروہ رکھا ہے ف۳ اور جگہ (جنگل وغیرہ میں) مضائقہ نہیں۔

ف اس کو امام بیہقی نے وصل کیا ف۲ کیونکہ غلہ اپنے بوجھ سے جانور کو مارتا ہے وہ گوشت کو نہیں چیرتا مراد وہ غلہ ہے جو غلیل میں رکھ کر مارا جاتا ہے لیکن بندوق کی گولی کا شکار بالاتفاق درست ہے کیوں کہ بندوق کی گولی بوجھ سے نہیں مارتی بلکہ گوشت کو چیر ڈالتی ہے اندر گھس جاتی ہے اور جس شخص نے بندوق کی گولی کا شکار حرام کہا ہے وہ نادان ہے اس کو یہ معلوم نہیں کہ بندوق تو ہمارے زمانے میں اعلیٰ سے اعلیٰ ہتھیار ہے بلکہ اب تیر کا رواج بھی نہیں رہا اس کی جگہ بندوق قائم ہو گئی ہے جو تیر سے بڑھ کر ہے اب اگر اس کا شکار حرام ہو تو بڑی مشکل ہوگی ان سب اثروں کو سوا عطا کے اثر کے ابن ابی شیبہ نے وصل کیا ہے عطاء کا اثر عبدالرزاق نے وصل کیا۔ ف۳ کہیں آدمی کے نہ لگ جائے۔

۳۸۵۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي السَّفَرِ، عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ: سَمِعْتُ عَدِيَّ بْنَ حَاتِمٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: سَأَلْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْمِعْرَاضِ فَقَالَ: إِذَا أَصَبْتَ بِحَدِّهِ فَكُلْ، فَإِذَا أَصَابَ بِعَرْضِهِ فَقَتَلَ فَإِنَّهُ وَقِيذٌ فَلَا تَأْكُلْ، فَقُلْتُ: أُرْسِلُ كَلْبِي؟ قَالَ: إِذَا أَرْسَلْتَ كَلْبَكَ

ہم سے سلیمان بن حرب نے بیان کیا کہا ہم سے شعبہ نے انہوں نے عبداللہ بن ابی السفر سے انہوں نے عامر شعبی سے انہوں نے کہا میں نے عدی بن حاتم سے سنا وہ کہتے تھے میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے بن پر کے تیر کو پوچھا ف آپ نے فرمایا اگر نوک (انی) کی طرف سے لگے تب تو اس جانور کو کھا اور جو عرض کی طرف سے پڑے (اور صدمے سے) جانور مر جائے تو وہ موقوذہ (مردار) ہے اس کو مت کھا پھر میں نے عرض کیا یا رسول اللہ میں اپنا کتا شکار پر چھوڑتا ہوں (اس کا کیا حکم ہے) آپ نے فرمایا جب تو اپنا کتا اللہ کا نام لے

وَسَمَّيْتَ فَكُلْ، قُلْتُ: فَإِنْ أَكَلَ؟ قَالَ: فَلَا تَأْكُلْ، فَإِنَّهُ لَمْ يُمْسِكْ عَلَيْكَ إِنَّمَا أَمْسَكَ عَلَى نَفْسِهِ، قُلْتُ: أُرْسِلُ كَلْبِي فَأَجِدُ مَعَهُ كَلْبًا آخَرَ؟ قَالَ: لَا تَأْكُلْ، فَإِنَّكَ إِنَّمَا سَمَّيْتَ عَلَى كَلْبِكَ وَلَمْ تُسَمِّ عَلَى الْآخَرِ۔

کر چھوڑے تو اس کا شکار کھا میں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم، اگر کتا اس جانور سے کچھ کھا لے۔ آپ نے فرمایا۔ تب اس جانور کو مت کھا کیوں کہ ف۲ اس نے اس جانور کو تیرے لیے نہیں پکڑا بلکہ اپنے کھانے کے لیے پکڑا میں نے عرض کیا ف۳ میں اپنا کتا شکار پر چھوڑتا ہوں پھر ف۴ دوسرا کتا اس کے ساتھ شریک پاتا ہوں ف۵ آپ نے فرمایا ایسے جانور کو مت کھا کیوں کہ تو نے اپنے کتے پر بسم اللہ کہی تھی دوسرے کتے پر بسم اللہ نہیں کہی تھی ف۶

ف شکار کے جانور پر پھینک دیا جاتا ہے اس میں لوہے کی انی لگی ہوتی ہے ف۲ کتے نے اس میں سے کھایا تو معلوم ہوا کہ ف۳ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کبھی ایسا ہوتا ہے ف۴ وہاں جا کے دیکھتا ہوں تو ف۵ دونوں نے مل کر اس جانور کو پکڑا ہوتا ہے ف۶ جمہور علماء کا عمل اسی حدیث پر ہے کہ جب دوسرا کتا اس میں شریک ہو جائے اس شکار کا کھانا درست نہیں اور شافعی کا ایک قول اور امام مالک کا قول یہ ہے کہ وہ درست ہے انہوں نے ابوداؤد کی حدیث سے دلیل لی اور ثعلبہ نے کہا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس شکاری کتے ہیں آپ ان کے شکار میں کیا فتویٰ دیتے ہیں۔ آپ نے فرمایا جو شکار وہ پکڑیں انکو کھا۔ انہوں نے کہا اگرچہ کتا اس میں سے کھا لے۔ آپ نے فرمایا گو کھا لے مگر یہ حدیث ضعیف ہے۔ عدی کی حدیث قوی ہے۔ اس پر عمل کرنا اولیٰ ہے۔

بَابُ مَا أَصَابَ الْمِعْرَاضُ بِعَرْضِهِ۔

باب اگر بے پر کا تیر عرض سے جانور پر پڑے

۳۸۶ - حَدَّثَنَا قَبِيصَةُ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ هَمَّامِ بْنِ الْحَارِثِ، عَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللهِ، إِنَّا نُرْسِلُ الْكِلَابَ الْمُعَلَّمَةَ، قَالَ: كُلْ مَا أَمْسَكْنَ عَلَيْكَ قُلْتُ: وَإِنْ قَتَلْنَ؟ قَالَ: وَإِنْ قَتَلْنَ قُلْتُ: وَإِنَّا نَرْمِي بِالْمِعْرَاضِ؟ قَالَ: كُلْ مَا خَزَقَ وَمَا أَصَابَ بِعَرْضِهِ فَلَا تَأْكُلْ۔

ہم سے قبیصہ بن عقبہ نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان ثوری نے انہوں نے منصور بن معتمر سے انہوں نے ابراہیم نخعی سے انہوں نے ہمام بن حارث سے انہوں نے عدی سے انہوں نے کہا میں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہم تعلیم یافتہ کتے شکار پر چھوڑتے ہیں ف آپ نے فرمایا جس جانور کو وہ پکڑ لیں اس کو کھا میں نے کہا اگر وہ اس جانور کو مار ڈالیں جب بھی کھائیں آپ نے فرمایا اگر وہ اس جانور کو مار ڈالیں جب بھی کھا میں نے کہا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہم شکار بن پر کے تیر سے مارتے ہیں (کانٹی سے) آپ نے فرمایا جو چیز زخمی کرے (گوشت چیر پھاڑ ڈالے) اس کا شکار کھا اور جو عرض سے لگے ف۲ اس کا شکار مت کھا (وہ مردار ہے ف۳)

ف ان کا شکار کھائیں یا نہ کھائیں ف۲ بوجھ کے صدمے سے مارے ف۳ اسی حدیث سے یہ نکلتا ہے کہ بندوق یا توپ یا تفنگ کا شکار درست ہے جب بسم اللہ کہہ کر ماری کیونکہ بارود کی گولی گوشت چیر پھاڑ ڈالتی ہے اندر گھس جاتی ہے ورنہ گولی یا پتھر کے بوجھ سے کوئی نہیں مرتا اگر خالی گولی یا پتھرہ بغیر بارود کے پھینک مارے اور اس سے کوئی جاندار مر جائے تو بیشک وہ مردار ہوگا اس کا کھانا درست نہیں ۔

بَابُ صَيْدِ الْقَوْسِ، وَقَالَ الْحَسَنُ وَإِبْرَاهِيمُ: إِذَا ضَرَبَ صَيْدًا فَبَانَ مِنْهُ يَدٌ أَوْ رِجْلٌ لَا تَأْكُلِ الَّذِي بَانَ وَكُلْ سَائِرَهُ، وَقَالَ إِبْرَاهِيمُ: إِذَا ضَرَبْتَ عُنُقَهُ أَوْ وَسَطَهُ فَكُلْهُ، وَقَالَ الْأَعْمَشُ عَنْ زَيْدٍ: اسْتَعْصَى عَلَى رَجُلٍ مِنْ آلِ عَبْدِ اللَّهِ حِمَارٌ، فَأَمَرَهُمْ أَنْ يَضْرِبُوهُ حَيْثُ تَيَسَّرَ، دَعُوا مَا سَقَطَ مِنْهُ وَكُلُوهُ۔

باب تیر کمان سے شکار کرنے کا بیان

اور امام حسن بصری اور ابراہیم نخعی نے کہا ف اگر کوئی شخص شکار کے جانور کو (بسم اللہ کہہ کر تیر یا تلوار سے) مارے اور اس کا ہاتھ یا پاؤں کٹ کر بالکل جدا ہو جائے تو اس ہاتھ یا پاؤں کو (جو جدا ہو گیا) نہ کھائے ف۲ باقی سارا جانور کھائے اور ابراہیم نخعی نے کہا اگر اس کی گردن کاٹ ڈالی یا بیچ میں سے دو ٹکڑے کر دیے تو سارا جانور کھائے ف۳ اور اعمش نے زید بن وہب سے روایت کی کہ عبد اللہ بن مسعودؓ کی اولاد سے (اولاد) ایک گورخر نے شرارت کی (بھاگ نکلا) تو عبد اللہ بن مسعودؓ نے یہ حکم دیا اس کو جہاں پاؤ جس طرح ہو سکے مار ڈالو اور جو عضو اس کا (کٹ کر) گر جائے اس کو چھوڑ دو باقی کھاؤ ف۴

ف اس کو ابن ابی شیبہ نے وصل کیا ف۲ کس لیے کہ وہ زندہ جانور سے جدا کر لیا گیا اور دوسری حدیث میں ہے کہ زندہ جانور سے جو عضو کاٹ لیا جائے وہ مردار ہے بعضوں نے کہا اگر وہ ایسا عضو ہے جس کے کٹنے کے بعد جانور زندہ نہیں رہ سکتا تو اس عضو کا کھانا درست ہے ورنہ نہیں ۔ ابو حنیفہ رح نے کہا اگر اس کے دو ٹکڑے کر دیے تو وہ نہ کھائے جائیں اسی طرح اگر وہ تہائی کاٹے جو سر کی طرف ہے تب بھی دونوں کھائے جائیں اگر وہ تہائی کاٹے جو پاؤں کی طرف ہے تو اس کو نہ کھائے لیکن سر کی طرف دو تہائیاں کھائے بعضوں نے کہا اگر جانور اس عضو کے کاٹے سے مر گیا تب تو سارا جانور حلال رہا ورنہ وہ ٹکڑا جو کاٹا گیا ہے ۔ حرام ہو گیا عکرمہ سے ایسا ہی منقول ہے شافعی کا بھی یہی قول ہے ف۳ حافظ نے یہ بیان نہیں کیا کہ اس اثر کو کس نے وصل کیا ۔ ف۴ اس کو ابن ابی شیبہ نے وصل کیا ۔

---

۳۸۷ ۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يَزِيدَ: حَدَّثَنَا حَيْوَةُ قَالَ: أَخْبَرَنِي رَبِيعَةُ بْنُ يَزِيدَ الدِّمَشْقِيُّ، عَنْ أَبِي إِدْرِيسَ، عَنْ

ہم سے عبد اللہ بن یزید مقری نے بیان کیا کہا ہم سے حیوہ بن شریح نے کہا مجھ کو ربیعہ بن یزید دمشقی نے بیان کیا انہوں نے ابو ادریس (عائذ اللہ خولانی) سے روایت کی انہوں

أَبِي ثَعْلَبَةَ الْخُشَنِيِّ قَالَ: قُلْتُ: يَا نَبِيَّ اللَّهِ، إِنَّا بِأَرْضِ قَوْمٍ أَهْلِ كِتَابٍ، أَفَنَأْكُلُ فِي آنِيَتِهِمْ؟ وَبِأَرْضِ صَيْدٍ أَصِيدُ بِقَوْسِي وَبِكَلْبِي الَّذِي لَيْسَ بِمُعَلَّمٍ، وَبِكَلْبِي الْمُعَلَّمِ فَمَا يَصْلُحُ لِي؟ قَالَ: أَمَّا مَا ذَكَرْتَ مِنْ أَهْلِ الْكِتَابِ فَإِنْ وَجَدْتُمْ غَيْرَهَا فَلَا تَأْكُلُوا فِيهَا، وَإِنْ لَمْ تَجِدُوا فَاغْسِلُوهَا وَكُلُوا فِيهَا وَمَا صِدْتَ بِقَوْسِكَ فَذَكَرْتَ اسْمَ اللَّهِ فَكُلْ، وَمَا صِدْتَ بِكَلْبِكَ الْمُعَلَّمِ فَذَكَرْتَ اسْمَ اللَّهِ فَكُلْ، وَمَا صِدْتَ بِكَلْبِكَ غَيْرِ مُعَلَّمٍ فَأَدْرَكْتَ ذَكَاتَهُ فَكُلْ۔

نے ابو ثعلبہ خشنی رضی اللہ عنہ سے انہوں نے کہا میں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہم اہل کتاب (یہود و نصاریٰ) کے ملک میں رہتے ہیں کیا ان کے برتنوں میں کھانا کھائیں ف۱ اور ہم اس سرزمین میں رہتے ہیں یہاں شکار (بہت) ہوتا ہے کیا میں تیر کمان سے اور اس کتے سے شکار کروں جو تعلیم یافتہ نہیں ہے یا تعلیم یافتہ کتے سے۔ فرمایئے ان میں کیا درست ہے اور کیا درست نہیں آپ نے فرمایا اگر تم کو دوسرے برتن مل سکیں تب تو اہل کتاب کے برتنوں میں نہ کھاؤ۔ اگر دوسرے برتن نہ ملیں تو ان کو دھو کر ان میں کھا سکتے ہیں ف۲ اور تیر کمان سے جو تم بسم اللہ کہہ کر شکار کرے اس کو کھا اور تعلیم یافتہ کتے کا شکار جب تو نے بسم اللہ کہہ کر اس کو چھوڑا ہو کھا ف۳ اور غیر تعلیم یافتہ کتے کا شکار اس وقت کھا جب ف۴ تو اس کو ذبح کر لے۔

ف۱ دوسری روایت میں اتنا زیادہ ہے جن میں وہ سؤر پکاتے ہیں شراب بھی پیتے ہیں ف۲ قسطلانی نے کہا دھونے کا حکم استحباباً ہے کیوں کہ فقہاء یہ کہتے ہیں کہ کافروں کے برتنوں کا استعمال مکروہ نہیں ہے جب وہ نجاست میں مستعمل نہ ہوں گو ان کو نہ دھوئے میں کہتا ہوں ہم کو فقہاء کے قول سے غرض نہیں کافروں کے برتن جب ہی استعمال کیے جائیں جب ضرورت ہو دوسرے برتن نہ مل سکیں وہ بھی خوب دھو کر کے گو ہمارے زمانے میں عموماً نصاریٰ کی حکومت کی وجہ سے یہ بلا عام ہو گئی ہے کہ لوگ ان کے برتنوں میں بلا غل و غش کھاتے ہیں ان کے گلاسوں میں پانی پیتے ہیں۔ ف۳ گو وہ جانور کو مار ڈالے اور ذبح کرنے کا موقع نہ ملے ف۴ وہ جانور کو مار نہ ڈالے۔

بَابُ الْخَذْفِ وَالْبُنْدُقَةِ

باب انگلی سے چھوٹے چھوٹے سنگریزے اور غلہ مارنا۔

۳۸۸۔ حَدَّثَنِي يُوسُفُ بْنُ رَاشِدٍ: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ وَيَزِيدُ بْنُ هَارُونَ وَاللَّفْظُ لِيَزِيدَ عَنْ كَهْمَسِ بْنِ الْحَسَنِ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ بُرَيْدَةَ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُغَفَّلٍ: أَنَّهُ رَأَى رَجُلًا يَخْذِفُ فَقَالَ

ہم سے یوسف بن راشد نے بیان کیا کہا ہم سے وکیع اور یزید بن ہارون نے اور یہاں جو الفاظ (حدیث کے) بیان ہوئے ہیں وہ یزید کے ہیں ان دونوں نے کہمس بن حسن سے انہوں نے عبداللہ ابن بریدہ سے انہوں نے عبداللہ بن مغفل سے انہوں نے ایک شخص کو دیکھا ف انگلیوں سے چھوٹے

لَهُ: لَا تَخْذِفْ، فَإِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنِ الْخَذْفِ، أَوْ كَانَ يَكْرَهُ الْخَذْفَ، وَقَالَ: إِنَّهُ لَا يُصَادُ بِهِ صَيْدٌ وَلَا يُنْكَأُ بِهِ عَدُوٌّ وَلَكِنَّهَا قَدْ تَكْسِرُ السِّنَّ، وَتَفْقَأُ الْعَيْنَ، ثُمَّ رَآهُ بَعْدَ ذَلِكَ يَخْذِفُ فَقَالَ لَهُ: أُحَدِّثُكَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ نَهَى عَنِ الْخَذْفِ أَوْ كَرِهَ الْخَذْفَ وَأَنْتَ تَخْذِفُ؟ لَا أُكَلِّمُكَ كَذَا وَكَذَا۔

چھوٹے پتھر (یا گٹھلیاں) پھینک رہا ہے انہوں نے کہا ایسا مت کرو۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے منع کیا ہے یا آپ اس کو برا جانتے تھے ف۲ فرمایا اس سے فائدہ ہی کیا) نہ تو کوئی شکار ہوتا ہے نہ دشمن کو صدمہ پہنچتا ہے یہ تو ہوتا ہے کہ کسی ف۳ کا دانت ٹوٹ جاتا ہے ف۴ یا آنکھ پھوٹ جاتی ہے عبداللہ بن مغفل نے دوبارہ اسی کو یہی کام کرتے دیکھا تو کہا میں تجھ سے حدیث بیان کرتا ہوں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے منع فرمایا یا آپ اس کو ناپسند کرتے تھے لیکن (تو باز نہیں آتا) تو وہی کام کیے جاتا ہے میں تجھ سے اتنی مدت تک بات نہیں کرنے کا ف۵

ف۱ جو عبداللہ بن مغفل کا عزیز تھا اس کا نام معلوم نہیں ہو سکا ف۲ یہ راوی کا شک ہے امام احمد کی روایت میں بغیر شک کے یوں ہے آپ نے اس سے منع کیا ہے ف۳ بچارے کے دانت میں لگا تو اس ف۴ کسی کی آنکھ میں لگا تو ف۵ گویا ترک ملاقات کی دوسری حدیث میں جو مومن سے تین دن سے زیادہ ترک ملاقات کرنا منع ہے وہ اسی صورت میں ہے جب بلا وجہ شرعی ترک ملاقات کرے لیکن جو شخص حدیث کو نہ مانے اس کے خلاف کرنے پر اصرار کرے اس سے ترک ملاقات کرنا ہمیشہ کے لیے جائز ہے جب تک توبہ نہ کرے عبداللہ بن مغفل نے ایسا ہی کیا امام مسلم کی روایت میں صاف یوں ہے میں تجھ سے کبھی بات نہیں کرنے کا یعنی ہمیشہ کے لیے ترک ملاقات کی۔ اس حدیث سے صاف نکلتا ہے کہ جو شخص آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث سن کر بھی اس کا خلاف کرے کسی پیر یا مرشد یا مجتہد کے قول پر جار ہے اس سے بھی ترک ملاقات کرنی چاہیے۔ جب تک توبہ نہ کرے یا اللہ ان مقلدوں کو ہدایت کر۔ کہ وہ پیغمبر اور مجتہد اور پیر اور مرشدوں کے مرتبوں میں تمیز کریں اور ہر ایک کو اپنے درجے پر رکھیں مجتہد صرف اس کام کے ہیں کہ اگر کسی مسئلہ میں صاف قرآن و حدیث کا حکم معلوم نہ ہو اور تم کو ان مجتہد صاحب سے حسن عقیدت ہو تو اپنے قیاس پر مقدم رکھو باقی جس مسئلہ میں اللہ اور اس کے رسول کا ارشاد مل جائے اس میں سارے مجتہد اگر خلاف ہوں تو رہیں ہمیں ان سے کام نہیں ہماری جان ہمارا تن ہمارا بدن ہمارا مال واسباب ہماری عزت آبرو سب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاد پر سے تصدق ہیں جبھی تک ہم آپ کی حدیث نہیں چھوڑیں اور حشر کے دن بھی یہی کہیں گے ہم حدیث پر چلنے والے ہیں حدیث ہی ہماری ذریعۂ نجات ہے۔

بَابُ مَنِ اقْتَنَى كَلْبًا لَيْسَ بِكَلْبِ صَيْدٍ أَوْ مَاشِيَةٍ۔

باب جو کوئی (بلا ضرورت) ایسا کتا رکھے جو نہ شکاری ہو نہ ریوڑ کی نگہبانی کرتا ہو

٣٨٩- حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ:

ہم سے موسیٰ بن اسمٰعیل نے بیان کیا کہا ہم سے عبدالعزیز

حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُسْلِمٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ دِينَارٍ قَالَ: سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَنِ اقْتَنَى كَلْبًا لَيْسَ بِكَلْبِ مَاشِيَةٍ أَوْ ضَارِيَةٍ نَقَصَ كُلَّ يَوْمٍ مِنْ عَمَلِهِ قِيرَاطَانِ۔

ابن مسلم نے کہا ہم سے عبداللہ بن دینار نے کہا میں نے عبداللہ بن عمر رض سے سنا انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ فرماتے تھے جو کوئی ایسا کتا پالے جو نہ بکریوں کی حفاظت کے لیے ہو اور نہ شکاری ہو تو اس کے اعمال کا ثواب ہر روز دو قیراط برابر کم ہوتا رہے گا ف

ف روز کہ ہر یک یک ذریعہ آور د پیش رسول + من ہمیں تیسیر باری را بیارم کن قبول - اس حدیث کی شرح اوپر کتاب المزارعہ میں گذر چکی ہے اس قیراط کا وزن اللہ ہی جانتا ہے ایک قیراط وزن دنیا میں آدھے دانق کا ہوتا ہے

۳۹۰- حَدَّثَنَا الْمَكِّيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ: أَخْبَرَنَا حَنْظَلَةُ بْنُ أَبِي سُفْيَانَ قَالَ: سَمِعْتُ سَالِمًا يَقُولُ: سَمِعْتُ عَبْدَ اللَّهِ ابْنَ عُمَرَ يَقُولُ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: مَنِ اقْتَنَى كَلْبًا إِلَّا كَلْبًا ضَارِيًا لِصَيْدٍ أَوْ كَلْبَ مَاشِيَةٍ فَإِنَّهُ يَنْقُصُ مِنْ أَجْرِهِ كُلَّ يَوْمٍ قِيرَاطَانِ۔

ہم سے مکی بن ابراہیم بلخی نے بیان کیا کہا ہم سے حنظلہ بن ابی سفیان نے کہا میں نے سالم بن عبداللہ بن عمر رض سے انہوں نے عبداللہ بن عمر رض سے انہوں نے کہا میں نے آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے جو کوئی کتا پالے بشرطیکہ وہ شکاری کتا یا ریوڑ کا کتا نہ ہو تو اس کے ثواب میں سے ہر روز دو قیراط گھٹتے رہیں گے۔

۳۹۱- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ: أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ نَافِعٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنِ اقْتَنَى كَلْبًا إِلَّا كَلْبَ مَاشِيَةٍ أَوْ ضَارِيًا نَقَصَ مِنْ عَمَلِهِ كُلَّ يَوْمٍ قِيرَاطَانِ۔

ہم سے عبداللہ بن یوسف تنیسی نے بیان کیا کہا ہم کو امام مالک نے خبر دی انہوں نے نافع سے انہوں نے ابن عمر رض سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو کوئی ریوڑ یا شکار کے سوا کتا پالے تو اس کے عمل کا ثواب ہر روز دو قیراط برابر گھٹتا رہے گا ف

ف ابوہریرہ کی روایت میں اتنا زیادہ ہے او کلب حرث یعنی کھیت کا کتا بھی مستثنیٰ ہے ان پر قیاس کیا گیا ہے وہ کتا جو گھر کی حفاظت کے لیے ہو مثلاً کہیں چوروں کا ڈر ہو یا اور کوئی ضرورت ہو مثلاً درندے سے جانوروں کا خوف ہو حاصل یہ کہ بلا ضرورت کتا پالنا منع اور باعث نقصان ثواب ہے افسوس کہ ہمارے زمانے میں مسلمانوں نے نصاریٰ کی تقلید سے بلا ضرورت کتے پالنا شروع کیے ہیں اور اپنا ثواب کم کر رہے ہیں۔

بَابٌ إِذَا أَكَلَ الْكَلْبُ، وَقَوْلُهُ تَعَالَى- يَسْأَلُونَكَ مَاذَا أُحِلَّ لَهُمْ- مُكَلِّبِينَ: الْكَوَاسِبُ، اجْتَرَحُوا: اكْتَسَبُوا: تُعَلِّمُونَهُنَّ مِمَّا عَلَّمَكُمُ اللهُ فَكُلُوا مِمَّا أَمْسَكْنَ عَلَيْكُمْ- إِلَى قَوْلِهِ- سَرِيعُ الْحِسَابِ- وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: إِنْ أَكَلَ الْكَلْبُ فَقَدْ أَفْسَدَهُ، إِنَّمَا أَمْسَكَ عَلَى نَفْسِهِ وَاللهُ يَقُولُ: تُعَلِّمُونَهُنَّ مِمَّا عَلَّمَكُمُ اللهُ- فَتُضْرَبُ وَتُعَلَّمُ حَتَّى يَتْرُكَ، وَكَرِهَهُ ابْنُ عُمَرَ وَقَالَ عَطَاءٌ: إِنْ شَرِبَ الدَّمَ وَلَمْ يَأْكُلْ فَكُلْ-

باب جب کتا شکار کے جانور میں سے کچھ کھا لے تو کیا حکم ہے اور اللہ تعالیٰ نے (سورۂ مائدہ میں) فرمایا تجھ سے پوچھتے ہیں کیا کیا حلال ہے؟ ان کے لیے کہہ دے تم کو پاکیزہ جانور حلال ہیں اور ان جانوروں (کتوں یا پرندوں) کا شکار جن کو تم نے شکار کرنا سکھایا یا تعلیم دیا ان کو شکار کے لیے سدھا رکھا ہو- مکلبین کے معنی کمانے والے اجترحوا یعنی کمایا تم اس کو سکھاتے ہو (یعنی شکار کرنا) جو اللہ نے تم کو سکھلایا- اخیر آیت سریع الحساب تک اور ابن عباسؓ نے کہا (اس کو سعید بن منصور نے وصل کیا) اگر کتے نے شکار کے جانور میں سے کچھ کھا لیا تب اس کو خراب کر دیا (اب وہ حلال نہیں رہا) اس جانور کو کتے نے اپنے کھانے کے لیے پکڑا (نہ تمہارے لیے) اللہ تعالیٰ فرماتا ہے تم ان کو سکھلاتے رہو جو اللہ نے تم کو سکھایا ایسے کتے کو مارنا چاہیئے اور تعلیم دینا تاکہ یہ عادت (شکار میں سے کھا لینے کی) چھوڑ دے اور ابن عمرؓ نے اس کو مکروہ کہا ہے اور عطا بن ابی رباح نے کہا ل اگر کتا اس جانور کا صرف خون پی لے اس کا گوشت نہ کھائے تب وہ جانور کھا سکتا ہے (حلال ہے)

ل اس کو ابن ابی شیبہ نے وصل کیا ٢ اور سب نے مل کر اس جانور کو مارا۔

٣٩٢- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ، عَنْ بَيَانٍ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، عَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ قَالَ: سَأَلْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُلْتُ: إِنَّا قَوْمٌ نَصِيدُ بِهَذِهِ الْكِلَابِ، قَالَ: إِذَا أَرْسَلْتَ كِلَابَكَ الْمُعَلَّمَةَ وَذَكَرْتَ اسْمَ اللهِ فَكُلْ مِمَّا أَمْسَكْنَ عَلَيْكَ وَإِنْ قَتَلْنَ، إِلَّا أَنْ يَأْكُلَ الْكَلْبُ فَإِنِّي أَخَافُ أَنْ يَكُونَ إِنَّمَا

ہم سے قتیبہ بن سعید نے بیان کیا کہا ہم سے محمد بن فضیل نے انہوں نے بیان بن بشر سے انہوں نے عامر شعبی سے انہوں نے عدی بن حاتم سے انہوں نے کہا میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا ہم لوگ کتوں سے شکار کرتے ہیں کیا یہ شکار حلال ہے؟ آپ نے فرمایا جب تو سدھائے ہوئے تعلیم یافتہ کتے پر اللہ کا نام لے کر (شکار پر) چھوڑے تو ان کا پکڑا ہوا شکار کھا سکتا ہے اگرچہ وہ جانور کو مار ڈالیں البتہ جب کتا اس جانور میں سے کچھ کھا لے (تب اس کو نہ کھا) کیوں کہ اس میں یہ گمان ہوتا ہے کہ اس جانور کو کتے نے اپنے کھانے کے لیے

أَمْسَكَهُ عَلَى نَفْسِهِ، وَإِنْ خَالَطَهَا كِلَابٌ مِنْ غَيْرِهَا فَلَا تَأْكُلْ۔

پکڑا۔ اسی طرح اگر تیرے کتے کے ساتھ اور کتے شامل ہوگئے ہوں ف تب بھی مت کھا۔

ف اور سب نے مل کر اس جانور کو مارا۔

بَابُ الصَّيْدِ إِذَا غَابَ عَنْهُ يَوْمَيْنِ أَوْ ثَلَاثَةً۔

باب اگر شکار کا جانور (زخمی ہوکر) دو تین دن کے بعد مردہ ملے تو کیا حکم ہے۔

۳۹۳۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ: حَدَّثَنَا ثَابِتُ بْنُ يَزِيدَ: حَدَّثَنَا عَاصِمٌ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، عَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: إِذَا أَرْسَلْتَ كَلْبَكَ وَسَمَّيْتَ فَأَمْسَكَ وَقَتَلَ فَكُلْ، وَإِنْ أَكَلَ فَلَا تَأْكُلْ فَإِنَّمَا أَمْسَكَ عَلَى نَفْسِهِ، وَإِذَا خَالَطَ كِلَابًا لَمْ يُذْكَرِ اسْمُ اللهِ عَلَيْهَا فَأَمْسَكْنَ فَقَتَلْنَ فَلَا تَأْكُلْ، فَإِنَّكَ لَا تَدْرِي أَيُّهَا قَتَلَ، وَإِنْ رَمَيْتَ الصَّيْدَ فَوَجَدْتَهُ بَعْدَ يَوْمٍ أَوْ يَوْمَيْنِ لَيْسَ بِهِ إِلَّا أَثَرُ سَهْمِكَ فَكُلْ، وَإِنْ وَقَعَ فِي الْمَاءِ فَلَا تَأْكُلْ، وَقَالَ عَبْدُ الْأَعْلَى، عَنْ دَاوُدَ عَنْ عَامِرٍ، عَنْ عَدِيٍّ أَنَّهُ قَالَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: يَرْمِي الصَّيْدَ فَيَقْتَفِرُ أَثَرَهُ الْيَوْمَيْنِ وَالثَّلَاثَةَ ثُمَّ يَجِدُهُ مَيِّتًا وَفِيهِ سَهْمُهُ، قَالَ: يَأْكُلُ إِنْ شَاءَ۔

ہم سے موسیٰ بن اسمٰعیل نے بیان کیا کہا ہم سے ثابت بن یزید نے کہا ہم سے عاصم بن سلیمان نے انہوں نے عامر بن شعبی سے انہوں نے عدی بن حاتم سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا جب تو اللہ کا نام لے کر اپنا کتا (شکار پر) چھوڑے اور وہ جانور کو پکڑ کر مار ڈالے تو اس کو کھا اگر وہ اس میں سے کھالے تو اس کو نہ کھا کیوں کہ اس نے اپنے لیے پکڑا نہ تیرے لیے اسی طرح اگر وہ غیر کتوں کے ساتھ جن پر اللہ کا نام نہیں لیا گیا۔ مگر جانور کو پکڑے اور مار ڈالے تب بھی اس کو مت کھا کیوں کہ تجھ کو معلوم نہیں ہوسکتا کہ کس کتے نے اس جانور کو مارا اور اگر تو شکار کے جانور پر تیر لگائے پھر وہ چوٹ کھا کر ایک دن یا دو دن کے بعد (مردہ) ملے مگر اس پر سوا تیرے تیر کے اور کسی چوٹ کا نشان نہ ہو تب اس کو کھا سکتا ہے اگر وہ تیرا تیر کھا کر پانی میں گر جائے تو اس کو مت کھا ف۲ اور عبدالاعلیٰ بن عبدالاعلیٰ راوی نے اس حدیث کو داؤد بن ابی ہند سے روایت کیا ف۳ انہوں نے عامر بن شعبی سے انہوں نے عدی بن حاتم سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا اگر جانور تیر کھا کر غائب ہوجائے میں دو تین دن اسی کی تلاش میں رہوں پھر اس کو مرا ہوا پاؤں اور تیر اس میں لگا ہوا ہو؟ آپ نے فرمایا چاہے تو کھا سکتا ہے۔

ف جب کھا لیا تو معلوم ہوا کہ ف۲ کیوں کہ شاید پانی میں ڈوب جانے کی وجہ سے مرا ہو ف۳ اس کو ابوداؤد نے وصل کیا۔

بَابٌ إِذَا وَجَدَ مَعَ الصَّيْدِ كَلْبًا آخَرَ.

باب اگر شکاری جانور کو جا کر دیکھے وہاں دوسرا کتا بھی پائے۔

۳۹٤ - حَدَّثَنَا آدَمُ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي السَّفَرِ، عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ قَالَ: قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللهِ، إِنِّي أُرْسِلُ كَلْبِي وَ أُسَمِّي، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَرْسَلْتَ كَلْبَكَ وَسَمَّيْتَ، فَأَخَذَ فَقَتَلَ فَأَكَلَ فَلَا تَأْكُلْ، فَإِنَّمَا أَمْسَكَ عَلَى نَفْسِهِ، قُلْتُ: إِنِّي أُرْسِلُ كَلْبِي أَجِدُ مَعَهُ كَلْبًا آخَرَ لَا أَدْرِي أَيُّهُمَا أَخَذَهُ، فَقَالَ: لَا تَأْكُلْ فَإِنَّمَا سَمَّيْتَ عَلَى كَلْبِكَ وَلَمْ تُسَمِّ عَلَى غَيْرِهِ، وَسَأَلْتُهُ عَنْ صَيْدِ الْمِعْرَاضِ فَقَالَ: إِذَا أَصَبْتَ بِحَدِّهِ فَكُلْ، وَإِذَا أَصَبْتَ بِعَرْضِهِ فَقَتَلَ فَإِنَّهُ وَقِيذٌ فَلَا تَأْكُلْ.

ہم سے آدم بن ابی ایاس نے بیان کیا کہا ہم سے شعبہ نے انہوں نے عبداللہ بن ابی السفر سے انہوں نے عامر شعبی سے انہوں نے عدی بن حاتم سے انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ میں بسم اللہ کہہ کر اپنا کتا شکار پر چھوڑتا ہوں (تو اس کا کیا حکم ہے) آپ نے فرمایا جب تو اللہ کا نام لے کر کتا چھوڑے وہ جانور کو پکڑ کر مار ڈالے اور اس میں سے کچھ کھالے تو اس جانور کو مت کھا کیوں کہ کتے نے (جب کھا لیا) تو معلوم ہوا۔ اس نے اپنے کھانے کے لیے جانور کو پکڑا میں نے کہا میں اپنا کتا چھوڑتا ہوں پھر جا کر دیکھتا ہوں تو وہاں (شکار کے پاس) دوسرا غیر کتا بھی موجود ہے اب مجھ کو معلوم نہیں ہو سکتا اس جانور کو کس کتے نے پکڑا ف آپ نے فرمایا ایسا جانور مت کھا۔ کیونکہ تو نے اپنے کتے پر اللہ کا نام لیا تھا نہ دوسرے کتے پر۔ عدی کہتے ہیں میں نے آپ سے بے پر کے تیر کے شکار کو پوچھا آپ نے فرمایا اگر وہ نوک (انی) کی طرف جانور پر پڑے جب تو اس کو کھا اگر چوڑان (عرض) کی طرف سے پڑے تو مردار ہے (موقوذہ) مت کھا۔

ف میرے کتے نے یا غیر کتے نے۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي التَّصَيُّدِ.

باب شکار کرنا کیسا ہے ف

ف اس باب کو لا کر امام بخاری نے شکار کی اباحت ثابت کی اور اس پر اتفاق ہے مگر جو شخص صرف کھیل کے لیے شکار کرے اس میں اختلاف ہے۔

۳۹٥ - حَدَّثَنِي مُحَمَّدٌ: أَخْبَرَنِي ابْنُ فُضَيْلٍ، عَنْ بَيَانٍ، عَنْ عَامِرٍ، عَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: سَأَلْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

مجھ سے محمد بن سلام نے بیان کیا کہا مجھ کو محمد بن فضیل نے خبر دی انہوں نے بیان بن بشر سے انہوں نے عامر شعبی سے انہوں نے عدی بن حاتم سے انہوں نے کہا میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا ہم لوگ تو کتوں سے شکار

فَقُلْتُ: إِنَّا قَوْمٌ نَتَصَيَّدُ بِهَذِهِ الْكِلَابِ، فَقَالَ: إِذَا أَرْسَلْتَ كِلَابَكَ الْمُعَلَّمَةَ وَذَكَرْتَ اسْمَ اللهِ فَكُلْ مِمَّا أَمْسَكْنَ عَلَيْكَ إِلَّا أَنْ يَأْكُلَ الْكَلْبُ فَلَا تَأْكُلْ فَإِنِّي أَخَافُ أَنْ يَكُونَ إِنَّمَا أَمْسَكَ عَلَى نَفْسِهِ، وَإِنْ خَالَطَهَا كَلْبٌ مِنْ غَيْرِهَا فَلَا تَأْكُلْ۔

کیا کرتے ہیں (آپ اس میں کیا فرماتے ہیں یہ درست ہے یا نادرست) آپ نے فرمایا جب تو سدھائے ہوئے کتے (تعلیم یافتہ) اللہ کا نام لے کر چھوڑے اور وہ جانور کو پکڑ لیں (گو مار ڈالیں) تو اس کو کھا اگر وہ جانور میں سے کچھ کھا لیں تب اس کو مت کھا کیوں کہ میں ڈرتا ہوں کہیں ان کتوں نے اس جانور کو اپنے کھانے کے لیے نہ پکڑا ہو اسی طرح اگر تیرے کتے کے ساتھ غیر کتا شریک ہو جائے (جب بھی مت کھا)

۳۹۶۔ حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ، عَنْ حَيْوَةَ ابْنِ شُرَيْحٍ، وَحَدَّثَنِي أَحْمَدُ بْنُ أَبِي رَجَاءٍ: حَدَّثَنَا سَلَمَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ، عَنِ ابْنِ الْمُبَارَكِ، عَنْ حَيْوَةَ بْنِ شُرَيْحٍ قَالَ: سَمِعْتُ رَبِيعَةَ بْنَ يَزِيدَ الدِّمَشْقِيَّ قَالَ: أَخْبَرَنِي أَبُو إِدْرِيسَ عَائِذُ اللهِ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا ثَعْلَبَةَ الْخُشَنِيَّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ يَقُولُ: أَتَيْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللهِ إِنَّا بِأَرْضِ قَوْمٍ أَهْلِ الْكِتَابِ نَأْكُلُ فِي آنِيَتِهِمْ، وَأَرْضِ صَيْدٍ أَصِيدُ بِقَوْسِي وَأَصِيدُ بِكَلْبِي الْمُعَلَّمِ وَالَّذِي لَيْسَ مُعَلَّمًا، فَأَخْبِرْنِي: مَا الَّذِي يَحِلُّ لَنَا مِنْ ذَلِكَ؟ فَقَالَ: أَمَّا مَا ذَكَرْتَ مِنْ أَنَّكَ بِأَرْضِ قَوْمٍ أَهْلِ الْكِتَابِ تَأْكُلُ فِي آنِيَتِهِمْ، فَإِنْ وَجَدْتُمْ غَيْرَ آنِيَتِهِمْ فَلَا تَأْكُلُوا فِيهَا، وَإِنْ لَمْ تَجِدُوا فَاغْسِلُوهَا ثُمَّ كُلُوا فِيهَا، وَأَمَّا مَا ذَكَرْتَ مِنْ أَنَّكَ بِأَرْضِ صَيْدٍ، فَمَا صِدْتَ

ہم سے ابو عاصم نبیل نے بیان کیا انہوں نے حیوہ بن شریح سے دوسری سند امام بخاری نے کہا اور مجھ سے احمد بن ابی رجاء نے بیان کیا کہا ہم سے سلمہ بن سلیمان نے انہوں نے عبداللہ بن مبارک سے انہوں نے حیوہ بن شریح سے کہا میں نے ربیعہ بن یزید دمشقی سے سنا وہ کہتے تھے مجھ کو ابوادریس عائذ اللہ نے خبر دی انہوں نے کہا میں نے ابو ثعلبہ خشنیؓ (صحابی) سے سنا وہ کہتے تھے میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پاس آیا میں نے عرض کیا یا رسول اللہ ہم ایسے ملک میں رہتے ہیں جہاں اہل کتاب (یہود اور نصاریٰ) بستے ہیں ہم ان کے برتنوں میں کھا لیتے ہیں اور اس سرزمین میں تیر کمان اور کتوں سے بھی شکار کیا جاتا ہے فرمایئے ان میں کیا درست ہے اور کیا نادرست؟ آپ نے فرمایا اہل کتاب کے برتنوں کا جو تو نے ذکر کیا تو اگر تم کو دوسرے برتن مل سکیں تو ان کے برتنوں میں مت کھاؤ۔ اگر دوسرے برتن نہ مل سکیں (مجبوری ہو) تب ان کو دھو کر ان میں کھا سکتے ہو۔ شکار کی سرزمین کا جو تو نے ذکر کیا تو تیر کمان سے اللہ کا نام لے کر اگر شکار کرے وہ کھا سکتا ہے اسی طرح سدھائے ہوئے کتے کا شکار جب اللہ کا نام لے کر اس کو چھوڑے اگر کتا سدھایا ہوا نہ ہو اور جانور پکڑ لے پھر تو اس جانور کو زندہ پا کر ذبح کر لے جب کھا سکتا ہے (اگر

بِقَوْسِكَ فَاذْكُرِ اسْمَ اللَّهِ ثُمَّ كُلْ وَمَا صِدْتَ بِكَلْبِكَ الْمُعَلَّمِ فَاذْكُرِ اسْمَ اللَّهِ ثُمَّ كُلْ، وَمَا صِدْتَ بِكَلْبِكَ الَّذِي لَيْسَ مُعَلَّمًا فَأَدْرَكْتَ ذَكَاتَهُ فَكُلْ۔

مار ڈالے تو اس کا کھانا درست نہیں)

۳۹۷۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ: حَدَّثَنَا يَحْيَى، عَنْ شُعْبَةَ قَالَ: حَدَّثَنِي هِشَامُ ابْنُ زَيْدٍ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: أَنْفَجْنَا أَرْنَبًا بِمَرِّ الظَّهْرَانِ فَسَعَوْا عَلَيْهَا حَتَّى لَغِبُوا، فَسَعَيْتُ عَلَيْهَا حَتَّى أَخَذْتُهَا فَجِئْتُ بِهَا إِلَى أَبِي طَلْحَةَ فَبَعَثَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِوَرِكِهَا وَفَخِذَيْهَا فَقَبِلَهُ۔

ہم سے مسدد بن مسرہد نے بیان کیا کہا ہم سے یحییٰ بن سعید قطان نے انہوں نے شعبہ سے کہا مجھ سے ہشام بن زید نے انہوں نے انس بن مالکؓ سے انہوں نے کہا ہم نے مرالظہران میں (جو ایک مقام کا نام ہے مکہ کے قریب) ایک خرگوش اسکایا ابھارا لوگ اس کے پیچھے دوڑے مگر نہ پایا تھک گئے پھر میں اس کے پیچھے لگا اور پکڑ کر ابوطلحہؓ کے پاس لایا انہوں نے اس کو کاٹا اس کی رانیں اور سرین آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو تحفہ بھیجیں آپ نے قبول کیا ف

ف معلوم ہوا خرگوش کھانا درست ہے اکثر علماء کا یہی قول ہے لیکن امامیہ نے اس کو حرام کیا ہے امام بیہقی نے ابن عمرؓ سے روایت کی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے خرگوش لایا گیا آپ نے اس کو نہیں کھایا نہ اس کے کھانے سے منع فرمایا اور فرمایا اس کو حیض آتا ہے میں کہتا ہوں یہ روایت ان صحیح حدیثوں کا مقابلہ نہیں کر سکتی جن سے خرگوش کی اباحت ثابت ہے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا نہ کھانا اگر ثابت بھی ہو تو ایسا ہوگا جیسے آپ نے گوہ نہیں کھایا کراہت طبعی اور بات ہے اور حلت اور حرمت دوسری شے ہے۔

۳۹۸۔ حَدَّثَنِي إِسْمَاعِيلُ قَالَ: حَدَّثَنِي مَالِكٌ، عَنْ أَبِي النَّضْرِ مَوْلَى عُمَرَ بْنِ عُبَيْدِ اللَّهِ، عَنْ نَافِعٍ مَوْلَى أَبِي قَتَادَةَ عَنْ أَبِي قَتَادَةَ أَنَّهُ كَانَ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى إِذَا كَانَ بِبَعْضِ طَرِيقِ مَكَّةَ تَخَلَّفَ مَعَ أَصْحَابٍ لَهُ مُحْرِمِينَ وَهُوَ غَيْرُ مُحْرِمٍ، فَرَأَى حِمَارًا وَحْشِيًّا فَاسْتَوَى عَلَى فَرَسِهِ ثُمَّ سَأَلَ أَصْحَابَهُ أَنْ يُنَاوِلُوهُ

ہم سے اسمٰعیل بن ابی اویس نے بیان کیا کہا مجھ سے امام مالک نے انہوں نے ابوالنضر (سالم بن ابی امیہ) سے جو عمر بن عبیداللہ کے غلام تھے انہوں نے نافع سے جو ابوقتادہ کے غلام تھے انہوں نے ابوقتادہؓ سے وہ مکہ کے رستے آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ تھے جس سال حدیبیہ کی صلح ہوئی ایک جگہ اپنے کئی ساتھیوں سمیت پیچھے رہ گئے (آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم آگے بڑھ گئے) ابوقتادہ کے ساتھی سب احرام باندھے ہوئے تھے لیکن ابوقتادہ احرام نہیں باندھے ہوئے

سَوْطًا فَأَبَوْا، فَسَأَلَهُمْ رُمْحَهُ فَأَبَوْا فَأَخَذَهُ ثُمَّ شَدَّ عَلَى الْحِمَارِ فَقَتَلَهُ فَأَكَلَ مِنْهُ بَعْضُ أَصْحَابِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبَى بَعْضُهُمْ، فَلَمَّا أَدْرَكُوا رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَأَلُوهُ عَنْ ذٰلِكَ، فَقَالَ: إِنَّمَا هِيَ طُعْمَةٌ أَطْعَمَكُمُوهَا اللّٰهُ۔

تھے انہوں نے ایک گورخر جاتے ہوئے دیکھا گھوڑے پر چڑھ کر اس کے پیچھے ہوئے اپنے ساتھیوں سے کہا (بھائیو) ذرا کوڑا اٹھادو انہوں نے انکار کیا پھر کہا ذرا بھالا اٹھادو جب بھی انہوں نے انکار کر دیا آخر ابوقتادہ نے (گھوڑے سے) اتر کر خود لے لیا اور اس گورخر پر حملہ کر دیا اس کو مار ڈالا اب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعض صحابہ نے (جو احرام باندھے تھے) اس کا گوشت کھایا۔ بعضوں نے نہیں کھایا ف جب آگے بڑھ کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے جا ملے تو آپ سے یہ مسئلہ پوچھا آپ نے فرمایا یہ تو اللہ کا دیا ہوا کھانا تھا جو اس نے تم کو کھلایا ف۲

ف وہ سمجھے محرم پر شکار کا گوشت کھانا حرام ہے ف۲ بن محنت اور مشقت ہاتھ آیا اس کے کھانے میں کیا تامل ہے اس حدیث کی شرح کتاب الحج میں گزر چکی ہے یہاں اس لیے لائے کہ اس سے شکار کرنا ثابت ہوتا ہے۔

۳۹۹۔ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ قَالَ: حَدَّثَنِي مَالِكٌ، عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ، عَنْ عَطَاءِ ابْنِ يَسَارٍ، عَنْ أَبِي قَتَادَةَ مِثْلَهُ، إِلَّا أَنَّهُ قَالَ: هَلْ مَعَكُمْ مِنْ لَحْمِهِ شَيْءٌ؟

ہم سے اسمٰعیل بن ابی اویس نے بیان کیا کہا مجھ سے امام مالک نے انہوں نے زید بن اسلم سے انہوں نے عطاء بن یسار سے انہوں نے ابوقتادہ رضی سے یہی حدیث جو اوپر گزری اس میں اتنا زیادہ ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا اس کا گوشت تمہارے پاس باقی ہے۔

بَابُ التَّصَيُّدِ عَلَى الْجِبَالِ۔

باب پہاڑوں (اور دشوار گزار مقامات) میں شکار کرنا ف۱

۴۰۰۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سُلَيْمَانَ الْجُعْفِيُّ قَالَ: حَدَّثَنِي ابْنُ وَهْبٍ، أَخْبَرَنَا عَمْرٌو: أَنَّ أَبَا النَّضْرِ حَدَّثَهُ، عَنْ نَافِعٍ مَوْلَى أَبِي قَتَادَةَ وَأَبِي صَالِحٍ مَوْلَى التَّوْأَمَةِ: سَمِعْتُ أَبَا قَتَادَةَ قَالَ: كُنْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيمَا بَيْنَ مَكَّةَ وَالْمَدِينَةِ وَهُمْ مُحْرِمُونَ،

ہم سے یحییٰ بن سلیمان جعفی نے بیان کیا کہا مجھ سے عبدالرحمٰن بن وہب نے کہا ہم کو عمرو بن حارث نے خبر دی ان کو ابوالنضر (سالم) نے انھوں نے نافع سے جو ابوقتادہ رضی کے غلام تھے اور ابوصالح سے جو توامہ کے غلام تھے ف۲ انہوں نے کہا ہم نے ابوقتادہ سے سنا انہوں نے کہا میں مدینہ کے رستے میں ان حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھا میرے سوا سب لوگ احرام باندھے ہوئے تھے لیکن میں احرام نہیں باندھے تھا ایک گھوڑے

وَأَنَا رَجُلٌ حِلٌّ عَلَى فَرَسِي وَكُنْتُ رَقَّاءً عَلَى الْجِبَالِ، فَبَيْنَا أَنَا عَلَى ذَلِكَ، إِذْ رَأَيْتُ النَّاسَ مُتَشَوِّفِينَ لِشَيْءٍ، فَذَهَبْتُ أَنْظُرُ فَإِذَا هُوَ حِمَارُ وَحْشٍ، فَقُلْتُ لَهُمْ: مَا هَذَا؟ قَالُوا: لَا نَدْرِي، قُلْتُ: هُوَ حِمَارٌ وَحْشِيٌّ، فَقَالُوا: هُوَ مَا رَأَيْتَ، وَكُنْتُ نَسِيتُ سَوْطِي فَقُلْتُ لَهُمْ: نَاوِلُونِي سَوْطِي، فَقَالُوا: لَا نُعِينُكَ عَلَيْهِ، فَنَزَلْتُ فَأَخَذْتُهُ ثُمَّ ضَرَبْتُ فِي أَثَرِهِ فَلَمْ يَكُنْ إِلَّا ذَاكَ، حَتَّى عَقَرْتُهُ، فَأَتَيْتُ إِلَيْهِمْ فَقُلْتُ لَهُمْ: قُومُوا فَاحْتَمِلُوا، قَالُوا: لَا نَمَسُّهُ فَحَمَلْتُهُ حَتَّى جِئْتُهُمْ بِهِ، فَأَبَى بَعْضُهُمْ وَأَكَلَ بَعْضُهُمْ، فَقُلْتُ: أَنَا أَسْتَوْقِفُ لَكُمُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَدْرَكْتُهُ فَحَدَّثْتُهُ الْحَدِيثَ فَقَالَ لِي: أَبَقِيَ مَعَكُمْ شَيْءٌ مِنْهُ؟ قُلْتُ: نَعَمْ، فَقَالَ: كُلُوا فَهُوَ طُعْمٌ أَطْعَمَكُمُوهُ اللهُ۔

پر سوار تھا میں پہاڑوں پر بڑا اچھا چڑھنے والا تھا ف۳ خیر اسی حال میں میں نے دیکھا لوگ کسی چیز کو دیکھ رہے تھے میں نے ان لوگوں سے پوچھا یہ کیا ہے انہوں نے کہا ہم نہیں جانتے ف۴ میں نے کہا گورخر معلوم ہوتا ہے انہوں نے کہا جو تم نے کہا وہی ہوگا۔ میں گھوڑے پر چڑھتے وقت اپنا کوڑا لینا بھول گیا میں نے کہا بھائی ذرا کوڑا تو اٹھا دو انہوں نے کہا ہم تو نہیں اٹھاتے آخر میں نے خود اتر کر اٹھایا اور گورخر کے پیچھے گھوڑا دوڑایا۔ تھوڑی ہی دیر میں اس کو زخمی کر ڈالا (ایک جگہ گرا دیا) پھر میں اپنے ساتھیوں پاس آیا۔ میں نے کہا اب تو چلو اس کو اٹھا لاؤ انہوں نے کہا نہیں ہم تو ہاتھ بھی نہیں لگانے کے (تم جو جی چاہے کرو) آخر میں خود ہی جا کر اس کو اٹھا کر ان کے پاس لایا بعضوں نے تو اس کا گوشت کھایا بعضوں نے نہیں کھایا۔ میں نے ان سے کہا (جنہوں نے نہیں کھایا تھا) میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ مسئلہ پوچھے آتا ہوں۔ میں آگے بڑھا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے جا کر ملا آپ سے یہ قصہ بیان کیا آپ نے فرمایا اس کا گوشت تمہارے پاس باقی ہے میں نے کہا جی ہاں ہے۔ آپ نے فرمایا (مزے سے) کھاؤ یہ کھانا اللہ نے تم کو بھیجا ہے۔

ف۱ اس باب کو لانے سے امام بخاری کی یہ غرض ہے کہ شکار کے لیے جو ایک امر مباح ہے پہاڑوں پر چڑھنا محنت اٹھانا گھوڑے کو وہاں لے جانا دوڑانا درست ہے یہ جانور کا عذاب دینا نہیں ہے جو منع ہے ف۲ توامہ وہ لڑکی جو جڑواں پیدا ہو یہ امیہ بن خلف کی بیٹی تھی جو اپنے بھائی کے ساتھ پیدا ہوئی تھی اس کا یہی نام پڑ گیا ف۳ یہیں سے ترجمہ باب نکلتا ہے اس جگہ بہت پہاڑ تھے ف۴ چونکہ احرام باندھے ہوئے تھے اس لیے نام لے کر بتانا بھی انہوں نے برا سمجھا۔

بَابُ قَوْلِ اللهِ تَعَالَى - أُحِلَّ لَكُمْ صَيْدُ الْبَحْرِ وَطَعَامُهُ مَتَاعًا لَكُمْ - وَقَالَ

باب اللہ کا (سورہ مائدہ میں) یہ فرمانا تم کو دریا ف۱ کا شکار کرنا ف۲ درست ہے اور حضرت عمرؓ نے کہا

عُمَرُ: صَيْدُهُ مَا اصْطِيدَ وَطَعَامُهُ مَا
رُمِيَ بِهِ، وَقَالَ أَبُو بَكْرٍ: الطَّافِي حَلاَلٌ.
وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: طَعَامُهُ مَيْتَتُهُ إِلاَّ
مَا قَذِرْتَ مِنْهَا، وَالْجِرِّيُّ لاَ تَأْكُلُهُ
الْيَهُودُ وَنَحْنُ نَأْكُلُهُ، وَقَالَ شُرَيْحٌ
صَاحِبُ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: كُلُّ
شَيْءٍ فِي الْبَحْرِ مَذْبُوحٌ، وَقَالَ عَطَاءٌ:
أَمَّا الطَّيْرُ فَأَرَى أَنْ تَذْبَحَهُ، وَقَالَ
ابْنُ جُرَيْجٍ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: صَيْدُ الأَنْهَارِ
وَقِلاَتِ السَّيْلِ، أَصَيْدُ بَحْرٍ هُوَ؟ قَالَ:
نَعَمْ، ثُمَّ تَلاَ- هَذَا عَذْبٌ فُرَاتٌ سَائِغٌ
شَرَابُهُ وَهَذَا مِلْحٌ أُجَاجٌ وَمِنْ كُلٍّ
تَأْكُلُونَ لَحْمًا طَرِيًّا- وَرَكِبَ الْحَسَنُ
عَلَى سَرْجٍ مِنْ جُلُودِ كِلاَبِ الْمَاءِ، وَقَالَ
الشَّعْبِيُّ: لَوْ أَنَّ أَهْلِي أَكَلُوا الضَّفَادِعَ
لَأَطْعَمْتُهُمْ، وَلَمْ يَرَ الْحَسَنُ بِالسُّلَحْفَاةِ
بَأْسًا، وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: كُلْ مِنْ صَيْدِ
الْبَحْرِ نَصْرَانِيٍّ أَوْ يَهُودِيٍّ أَوْ مَجُوسِيٍّ
وَقَالَ أَبُو الدَّرْدَاءِ فِي الْمُرِي: ذَبَحَ
الْخَمْرَ النِّينَانُ وَالشَّمْسُ.

ف۲ صید البحر وہ دریائی جانور ہے جو تدبیر سے (مثلاً کل یا جال
سے) پکڑا جائے اور طعامہ سے وہ جانور مراد ہے جس کو دریا
کنارے پر پھینک دیں اور ابوبکر صدیق رضؓ نے کہا ف۴
جو جانور دریا میں مرکر تیر آئے وہ حلال ہے ف۵ اور ابن عباس
نے کہا ف۶ طعامہ سے دریا کا مرا ہوا جانور مراد ہے ف۷ مگر
جس کو تو پلید سمجھے ف۸ اور بام مچھلی ف۹ اس کو یہودی لوگ
نہیں کھاتے لیکن ہم مسلمان (فراغت سے) کھاتے ہیں
اور شریح صحابی نے کہا (اس کو امام بخاری نے تاریخ میں
وصل کیا) دریا کا ہر جانور ذبح کیا ہوا ہے (یعنی حلال ہے) اور
عطاء بن ابی رباح نے کہا ف۱۰ پرندہ تو میں سمجھتا ہوں ذبح کیا
جائے اور ابن جریج نے کہا ف۱۱ میں نے عطاء بن ابی رباح
سے پوچھا کیا ندیوں اور کنڈوں کے جانور بھی صید البحر میں داخل
ہیں انہوں نے کہا ہاں (تو ان کا کھانا جائز ہے) پھر عطاء نے
یہ آیت پڑھی (سورہ نحل کی) ھذا عذب فرات سائغ
شرابہ وھذا ملح اجاج ومن کل تاکلون لحما طریا
ف۱۲ اور امام حسن علیہ السلام دریائی کتے کی کھال سے جو زین تیار
کرتے تھے ان پر سوار ہوئے ف۱۳ اور عامر شعبی نے کہا اگر میرے
گھر والے مینڈک کھائیں تو میں (فراغت سے) ان کو کھلاؤں اور
ف۱۴ امام حسن بصری نے کہا کچھوا کھانے میں قباحت نہیں ف۱۵ اور
ابن عباس رضؓ نے کہا دریا کا شکار (فراغت سے) کھا گو یہودی
یا نصرانی یا پارسی (یا ہندو یا بودھ) نے وہ شکار کیا ہو ف۱۶ اور
ابو درداء صحابی نے کہا شراب میں مچھلی ڈال دیں اور سورج کی
دھوپ اس پر پڑے تو پھر وہ شراب نہیں رہتا ف۱۷

ف۱ سمندر یا ندی یا تالاب کا ف۲ احرام اور غیر احرام دونوں حالتوں میں ف۳ اس کو امام بخاری نے تاریخ میں اور عبد بن حمید نے وصل کیا ف۴ اس کو ابن ابی شیبہ نے طحاوی اور دار قطنی نے وصل کیا ف۵ لیکن حنفیہ نے اس میں خلاف کیا ہے انہوں نے کہا جو مچھلی خود بخود مر کر اوپر تیر آئے اس کا کھانا درست نہیں ف۶ اس کو طبری نے وصل کیا ف۷ کوئی جانور ہو ف۸ جیسے دریائی کتا یا سور۔ اہل حدیث کے نزدیک دریا کا ہر ایک جانور حلال ہے مچھلی ہو یا کچھوا یا کیکڑا یا مینڈک بعضوں نے حرام کہا

ہے امام شافعی کا یہی قول ہے لیکن امام ابوحنیفہؒ نے صرف مچھلی کو حلال کہا ہے اور اس تخصیص پر کوئی شرعی دلیل نہیں ہے ف۹ جو سانپ کی طرح بن چھلکے ہوتی ہے ف۱۰ اس کو ابن مندہ نے کتاب الصحابہ میں وصل کیا دریا کا ف۱۱ اس کو عبدالرزاق نے تفسیر میں وصل کیا۔ ف۱۲ یعنی میٹھے اور کھارے پانی دونوں میں سے تم تازہ تازہ گوشت کھاتے ہو ف۱۳ حافظ نے یہ نہیں بیان کیا کہ اس کو کس نے وصل کیا قسطلانی نے کہا دریائی کتا یا سور بھی مچھلی میں داخل ہے اس کا کھانا درست ہے میں کہتا ہوں دریائی آدمی کا کھانا بھی درست ہے کیونکہ وہ درحقیقت آدمی نہیں ہے بلکہ وہ مچھلی ہے جس کا چہرہ آدمی کی طرح ہوتا ہے۔ میں نے یہ مچھلی بچشم خود ایک عجائب خانہ میں دیکھی ہے ف۱۴ مگر شعبی نے یہ نہیں کہا کہ مینڈک کو کاٹ کر کھائیں یعنی ذبح کر کے یا یوں ہی کھا لیں امام مالک کا یہ قول ہے کہ یوں ہی کھانا درست ہے اور بعضوں نے کہا جو مینڈک دریائی ہو اس کا کھانا درست ہے اور خشکی کا مینڈک درست نہیں ہے اور حنفیہ اور شافعیہ سے یہ منقول ہے کہ مینڈک کا ذبح کرنا ضرور ہے کذا قال الحافظ۔ میں کہتا ہوں حنابلہ اور حنفیہ سے تو مینڈک کی حرمت منقول ہے اور دلیل یہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو قتل کرنے سے منع کیا ہے (واللہ اعلم) ف۱۵ اس کو ابن ابی شیبہ نے وصل کیا اور سفیان ثوری نے کہا مجھے امید ہے کیکڑا کھانے میں بھی کوئی قباحت نہ ہوگی قسطلانی نے کہا شافعیہ کا مفتی بہ قول یہ ہے کہ دریائی ہر ایک جانور حلال ہے مگر کیکڑا اور مینڈک اور نگر مچھ اور کچھوا کیونکہ یہ خبیث ہیں۔ میں کہتا ہوں خبث پر دلیل کیا ہے؟ ابوحنیفہ تو مچھلی کے سوا سب کو خبیث کہتے ہیں اور شافعیہ کیکڑے مینڈک، کچھوے کو خبیث کہتے ہیں اہلحدیث کسی کو خبیث نہیں کہتے اور خبیث کیونکر ہوں گے کیکڑے کا گوشت تو سل کے مرض میں اکسیر ہے اور کچھوے کا شوربا نہایت خوش ذائقہ اور مقوی اور بے نظیر ہوتا ہے ف۱۶ اس کو امام بیہقی نے وصل کیا امام حسن بصری نے کہا میں نے ستر صحابیوں کو دیکھا وہ پارسی کا شکار کھاتے تھے ان کے دلوں میں کوئی وہم نہ ہوتا لیکن ابن ابی شیبہ نے عطا اور سعید اور حضرت علی رض سے اس کی کراہت نقل کی ہے ف۱۷ بلکہ ایک ہاضم دوا بن جاتا ہے اس کو حافظ ابو موسیٰ نے اپنی مسند میں وصل کیا امام بخاری اس اثر کو اس لیے لائے کہ مچھلی جو حلال ہے اس کو شراب میں ڈالنے سے وہی اثر ہوتا ہے جو نمک ڈالنے سے یعنی شراب حلال ہو جاتا ہے کیوں کہ شراب کی صفت اس میں باقی نہیں رہتی یہ ان لوگوں کے مذہب پر مبنی ہے جو شراب کا سرکہ بنانا درست جانتے ہیں بعضوں نے مری کو مکروہ رکھا ہے مری اسی کو کہتے ہیں کہ شراب میں نمک اور مچھلی ڈال کر دھوپ میں رکھ دیں عمر بن عبدالعزیز خلیفہ نے اس کو کھایا اور ابوہریرہ رض نے کہا کہ اس میں کوئی قباحت نہیں یعنی مری میں جس کو مشرک بنائیں کیوں کہ نمک ڈالنے سے وہ شراب نہ رہا قسطلانی نے کہا یہاں امام بخاری نے شافعیہ کے خلاف کیا کیونکہ امام بخاری کسی خاص مجتہد کے پیرو نہیں ہیں بلکہ جس قول کی دلیل قوی ہوتی ہے اسی کو اختیار کرتے ہیں مترجم کہتا ہے اس صورت میں نان پاؤ جس کے خمیر میں بینڈھی یا شراب ڈالیں اس کا کھانا حلال ہوگا کیوں کہ شراب جب جل گیا تو شراب نہ رہا اب رہی یہ بات کہ شراب یا بینڈھی نجس ہے تو اس کی نجاست میں کوئی دلیل نہیں اور تعجب ہے ان علماء سے جنہوں نے نان پاؤ کھانا ناجائز رکھا ہے اس وجہ سے کہ اس کی خمیر میں شراب پڑتا ہے مترجم کہتا ہے اس طرح ان دواؤں کا پینا درست ہوگا جو شراب میں بھگو کر ان کا عرق نکالا جاتا ہے کیوں کہ وہ شراب نہیں رہا اور ڈاکٹری ٹنچر سب شراب سے

بنائے جاتے ہیں اسی طرح انگریزی لونڈا یا سینٹ کا لگانا درست ہوگا کیونکہ ان میں شراب کا جوہر الکحل شراب نہیں ہے بلکہ شراب کی روح اور ایک زہر ہے اس کی نجاست پر کوئی دلیل نہیں ہے۔

۴۰۱۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ: حَدَّثَنَا يَحْيَى، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي عَمْرٌو أَنَّهُ سَمِعَ جَابِرًا رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَقُولُ: غَزَوْنَا جَيْشَ الْخَبَطِ وَأُمِّرَ أَبُو عُبَيْدَةَ فَجُعْنَا جُوعًا شَدِيدًا، فَأَلْقَى الْبَحْرُ حُوتًا مَيِّتًا لَمْ يُرَ مِثْلُهُ يُقَالُ لَهُ الْعَنْبَرُ فَأَكَلْنَا مِنْهُ نِصْفَ شَهْرٍ، فَأَخَذَ أَبُو عُبَيْدَةَ عَظْمًا مِنْ عِظَامِهِ فَمَرَّ الرَّاكِبُ تَحْتَهُ۔

ہم سے مسدد بن مسرہد نے بیان کیا کہا ہم سے یحییٰ بن سعید قطان نے انہوں نے ابن جریج سے کہا مجھ کو عمرو بن دینار نے خبر دی انہوں نے جابر بن عبداللہ انصاری سے سنا وہ کہتے تھے ہم جیش الخبط ف۱ میں شریک تھے ف۲ ہمارے سردار ابوعبیدہ بن جراح تھے (اس سفر میں) ہم کو ایسی بھوک لگی خدا کی پناہ ف۳ لیکن سمندر نے ایک مری مچھلی کنارے پر پھینکی ویسی مچھلی کبھی دیکھنے میں نہیں آئی اس کو عنبر کہتے ہیں ف۴ ہم برابر آدھے مہینے تک وہی مچھلی کھاتے رہے (چلتے وقت) ابوعبیدہ نے اس کی ایک ہڈی لی (وہ اتنی اونچی تھی) کہ سوار اس کے تلے سے نکل گیا۔

ف۱ یعنی پتوں کا لشکر ف۲ جو ۸ھ میں گیا تھا مارے بھوک کے مسلمانوں نے اس میں پتے کھائے تھے اس لیے اس کو جیش الخبط کہتے ہیں ف۳ اور کچھ کھانے کو نہ ملا ف۴ اس کی کھال سے ڈھالیں بناتے ہیں

۴۰۲۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ: أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ، عَنْ عَمْرٍو قَالَ: سَمِعْتُ جَابِرًا يَقُولُ: بَعَثَنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلَاثَمِائَةِ رَاكِبٍ وَأَمِيرُنَا أَبُو عُبَيْدَةَ نَرْصُدُ عِيرًا لِقُرَيْشٍ، فَأَصَابَنَا جُوعٌ شَدِيدٌ حَتَّى أَكَلْنَا الْخَبَطَ فَسُمِّيَ جَيْشَ الْخَبَطِ، وَأَلْقَى الْبَحْرُ حُوتًا يُقَالُ لَهُ الْعَنْبَرُ، فَأَكَلْنَا نِصْفَ شَهْرٍ وَادَّهَنَّا بِوَدَكِهِ حَتَّى صَلَحَتْ أَجْسَامُنَا، قَالَ: فَأَخَذَ أَبُو عُبَيْدَةَ ضِلَعًا مِنْ أَضْلَاعِهِ فَنَصَبَهُ فَمَرَّ الرَّاكِبُ

ہم سے عبداللہ بن محمد مسندی نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان بن عیینہ نے انہوں نے عمرو بن دینار سے انہوں نے کہا میں نے جابر بن عبداللہ انصاری سے سنا وہ کہتے تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم تین سو سواروں کو بھیجا قریش کا قافلہ لوٹنے کیلئے ف۱ ابوعبیدہ بن جراح ہمارے سردار تھے وہاں ہم کو ایسی سخت بھوک ہوئی (خدا کی پناہ) ہم درختوں سے پتے (جھاڑ جھاڑ کر) کھا گئے اسی لیے اس لشکر کا نام جیش الخبط ہو گیا ف۲ اتفاق سے سمندر نے ہماری طرف ایک (مری) مچھلی پھینکی جس کو عنبر کہتے ہیں ف۳ ہم برابر پندرہ دن تک وہی مچھلی کھاتے اور اس کی چربی بدن پر لگاتے رہے ہمارے جسم خوب موٹے تازے ہو گئے۔ (اس کے کولہوں میں سے تیل کے گھڑے بھرتے) جابر کہتے

ختہ وَكَانَ فِينَا رَجُلٌ، فَلَمَّا اشْتَدَّ الْجُوعُ نَحَرَ ثَلَاثَ جَزَائِرَ ثُمَّ ثَلَاثَ جَزَائِرَ ثُمَّ نَهَاهُ أَبُو عُبَيْدَةَ -

ہیں ابو عبیدہؓ نے اس کی ایک پسلی لے کر کھڑی کی تو (اونٹ کا) سوار اس کے تلے سے نکل گیا اس وقت لشکر میں ایک شخص تھا (قیس بن سعد بن عبادہ) جب (یہ مچھلی ملنے سے پہلے) ہم کو بھوک لگی تو اس نے تین اونٹ کاٹے پھر بھوک لگی تو تین اور اونٹ کاٹے اس کے بعد ابو عبیدہؓ نے اونٹ کاٹنے سے منع کر دیا

ف۱ ان میں حضرت عمرؓ بھی تھے ف۲ خبط کہتے ہیں سلم کے پتوں کو ف۳ شاید عنبر اس کے پیٹ سے نکلتا ہے۔

بَابُ أَكْلِ الْجَرَادِ -

باب ٹڈی کھانا

٤٠٣ - حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي يَعْفُورٍ قَالَ: سَمِعْتُ ابْنَ أَبِي أَوْفَى رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: غَزَوْنَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَبْعَ غَزَوَاتٍ أَوْ سِتًّا كُنَّا نَأْكُلُ مَعَهُ الْجَرَادَ، قَالَ سُفْيَانُ وَأَبُو عَوَانَةَ وَإِسْرَائِيلُ، عَنْ أَبِي يَعْفُورٍ، عَنِ ابْنِ أَبِي أَوْفَى: سَبْعَ غَزَوَاتٍ -

ہم سے ابوالولید نے بیان کیا کہا ہم سے شعبہ بن حجاج نے انہوں نے ابو یعفور (وقدان یا واقد) سے انہوں نے عبداللہ بن ابی اوفیٰؓ سے وہ کہتے تھے ہم نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ چھ سات جہاد کیے ہم ٹڈیاں آپ کے ساتھ کھایا کرتے تھے سفیان ثوری اور ابو عوانہ اور اسرائیل نے بھی اس حدیث کو ابو یعفور سے انہوں نے عبداللہ بن ابی اوفیٰ سے روایت کیا ان کی روایتوں میں سات جہاد مذکور ہیں۔

بَابُ آنِيَةِ الْمَجُوسِ وَالْمَيْتَةِ -

باب پارسیوں کے برتن کا اور مردار کا بیان ف۱

٤٠٤ - حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ، عَنْ حَيْوَةَ بْنِ شُرَيْحٍ قَالَ: حَدَّثَنِي رَبِيعَةُ بْنُ يَزِيدَ الدِّمَشْقِيُّ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبُو إِدْرِيسَ الْخَوْلَانِيُّ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبُو ثَعْلَبَةَ الْخُشَنِيُّ قَالَ: أَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، إِنَّا بِأَرْضِ أَهْلِ الْكِتَابِ فَنَأْكُلُ فِي آنِيَتِهِمْ

ہم سے ابو عاصم نبیل نے بیان کیا انہوں نے حیوہ بن شریح سے کہا مجھ سے ربیعہ بن یزید دمشقی نے بیان کیا کہا مجھ سے ابو ادریس خولانی نے کہا مجھ سے ابو ثعلبہ خشنی نے بیان کیا انہوں نے کہا میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا یا رسول اللہ ہم اہل کتاب (یہود و نصاریٰ) کے ملک میں رہتے ہیں ان کے برتنوں میں کھاتے ہیں اور ہمارا ملک شکار کا ملک ہے میں تیر اور تعلیم یافتہ

وَبِأَرْضِ صَيْدٍ أَصِيدُ بِقَوْسِي، وَأَصِيدُ بِكَلْبِي الْمُعَلَّمِ، وَبِكَلْبِي الَّذِي لَيْسَ بِمُعَلَّمٍ؟ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَمَّا مَا ذَكَرْتَ أَنَّكَ بِأَرْضِ أَهْلِ كِتَابٍ فَلَا تَأْكُلُوا فِي آنِيَتِهِمْ إِلَّا أَنْ لَا تَجِدُوا بُدًّا، فَإِنْ لَمْ تَجِدُوا بُدًّا فَاغْسِلُوهَا وَكُلُوا فِيهَا، وَأَمَّا مَا ذَكَرْتَ أَنَّكُمْ بِأَرْضِ صَيْدٍ فَمَا صِدْتَ بِقَوْسِكَ فَاذْكُرِ اسْمَ اللّٰهِ وَكُلْ، وَمَا صِدْتَ بِكَلْبِكَ الْمُعَلَّمِ فَاذْكُرِ اسْمَ اللّٰهِ وَكُلْ، وَمَا صِدْتَ بِكَلْبِكَ الَّذِي لَيْسَ بِمُعَلَّمٍ فَأَدْرَكْتَ ذَكَاتَهُ فَكُلْ۔

بن تعلیمیافتہ ہر طرح کے کتوں سے شکار کیا کرتا ہوں آپ نے فرمایا اہل کتاب کا جو تو نے ذکر کیا تو ان کے برتنوں میں نہ کھاؤ البتہ جب ضرورت ہو اور دوسرے برتن نہ ملیں، تو ان کو دھو کر ان میں کھاؤ پیو اور شکار کا جو تو نے پوچھا تو جو اللہ کا نام لے کر تیر کمان سے شکار کرے اس کو کھا اسی طرح جو تعلیم یافتہ کتے سے شکار کرے بن تعلیمیافتہ کتے کا شکار اس وقت کھا جب شکار کا جانور تو زندہ پالے اور اس کو ذبح کر لے۔

ف باب کی حدیث میں اہل کتاب کا ذکر ہے تو امام بخاری نے پارسیوں کو اہل کتاب کی طرح سمجھا بعضوں نے کہا حدیث کی دوسرے طریق کی طرف اشارہ کیا جس کو ترمذی نے نکالا اس میں مجوس کی صراحت ہے۔

۴۰۵۔ حَدَّثَنِي الْمَكِّيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ: حَدَّثَنِي يَزِيدُ بْنُ أَبِي عُبَيْدٍ، عَنْ سَلَمَةَ ابْنِ الْأَكْوَعِ قَالَ: لَمَّا أَمْسَوْا يَوْمَ فَتَحُوا خَيْبَرَ أَوْقَدُوا النِّيرَانَ، قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: عَلَامَ أَوْقَدْتُمْ هٰذِهِ النِّيرَانَ؟ قَالُوا: لُحُومَ الْحُمُرِ الْإِنْسِيَّةِ، قَالَ: أَهْرِيقُوا مَا فِيهَا، وَاكْسِرُوا قُدُورَهَا، فَقَامَ رَجُلٌ مِنَ الْقَوْمِ فَقَالَ: نُهَرِيقُ مَا فِيهَا وَنَغْسِلُهَا؟ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَوْ ذَاكَ۔

ہم سے مکی بن ابراہیم بلخی نے بیان کیا کہا مجھ سے یزید ابن ابی عبید نے انہوں نے سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ سے انہوں نے کہا ایسا ہوا جس روز خیبر فتح ہوا شام کو لوگوں نے آگ روشن کی۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا یہ آگ روشن کر کے کیا پکا رہے ہیں لوگوں نے عرض کیا بستی کے گدھوں کا گوشت پکا رہے ہیں — آپ نے فرمایا (ہائیں) ہانڈیوں میں جو کچھ ہے سب بہا دو اور ہانڈیوں کو بھی توڑ ڈالو۔ یہ سن کر ایک شخص نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہم ہانڈیوں میں جو کچھ ہے وہ بہا دیں اور ہانڈیاں دھو ڈالیں تو کیسا؟ آپ نے فرمایا اچھا ایسا ہی کرو ف

ف اس حدیث سے امام بخاری نے باب کا مطلب نکالا کہ گدھا چونکہ حرام تھا تو ذبح کرنے سے کچھ فائدہ نہ ہوا اور

مردار ہی رہا اور مردار کا حکم معلوم ہوا جس ہانڈی میں مردار پکایا جائے اس کو توڑ کر پھینک دے یا دھو ڈالے۔

باب التَّسْمِيَةِ عَلَى الذَّبِيحَةِ وَمَنْ تَرَكَ مُتَعَمِّدًا، وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ مَنْ نَسِيَ فَلاَ بَأْسَ، وَقَالَ اللَّهُ تَعَالَى - وَلاَ تَأْكُلُوا مِمَّا لَمْ يُذْكَرِ اسْمُ اللَّهِ عَلَيْهِ وَإِنَّهُ لَفِسْقٌ - وَالنَّاسِي لاَ يُسَمَّى فَاسِقًا، وَقَوْلُهُ تَعَالَى - وَإِنَّ الشَّيَاطِينَ لَيُوحُونَ إِلَى أَوْلِيَائِهِمْ لِيُجَادِلُوكُمْ وَإِنْ أَطَعْتُمُوهُمْ إِنَّكُمْ لَمُشْرِكُونَ -

باب جانور کو ذبح کرتے وقت بسم اللہ کہنا

اور جو عمداً (جان بوجھ کر) ذبح کے وقت بسم اللہ نہ کہے تو کیا حکم ہے ف اور ابن عباس رضی اللہ عنہ نے کہا (اس کو دارقطنی نے وصل کیا) اور کوئی ذبح کے وقت بسم اللہ بھول جائے تو کوئی قباحت نہیں ف اور اللہ تعالیٰ نے (سورۂ انعام میں) فرمایا جس جانور پر ذبح کے وقت اللہ کا نام نہ لیا جائے اس کو نہ کھاؤ اس کو کھانے والا فاسق ہے اور یہ ظاہر ہے کہ بھول جانے والے کو فاسق نہیں کہہ سکتے ف۲ اور اللہ تعالیٰ نے (اسی سورت میں اس آیت کے بعد) فرمایا بیشک شیطان اپنے دوستوں کے دلوں میں باتیں ڈالتے ہیں تم سے جھگڑنے کے لیے اگر تم ان کا کہا مانو گے تو مشرک بن جاؤ گے ف۳

ف اس مسئلہ میں کئی قول ہیں ایک قول امام احمد سے ایک روایت ابن سیرین اور شعبی کی ہے کہ بسم اللہ کے بھولے سے یا عمداً ترک کرنے سے ہر حال میں جانور حرام ہوگا دوسرا قول حنفیہ اور مالکیہ اور حنابلہ کا ہے کہ عمداً ترک کرے تو ذبیحہ حرام ہوگا بھولے سے ترک کرے تو حلال رہے گا اہل حدیث اور محققین نے اسی کو اختیار کیا ہے تیسرا قول یہ ہے کہ مسلمان کا ذبیحہ ہر حال میں درست ہے گو عمداً بھی بسم اللہ ترک کر دے شافعی کا یہی قول ہے اور اس قول کی وجہ سے شافعی پر بہت طعن ہوا ہے کہ انہوں نے قیاس سے اللہ کی کتاب ترک کی کیونکہ قرآن میں صاف موجود ہے۔ ولا تاکلوا مما لم یذکر اسم اللہ علیہ شافعیہ اس کا جواب دیتے ہیں کہ آیت سے مراد وہ ہے جب اس جانور پر سوا خدا کے کسی اور کا نام پکارا جائے اور اس کے بعد کے الفاظ وَإِنَّ الشياطين ليوحون الى اولیاءھم لیجادلوکم وان اطعتموھم انکم لمشرکون سے معلوم ہوتا ہے کہ مالم یذکر اسم اللہ سے مردار یا وہ جانور جس پر غیر خدا کا نام لیا جائے مراد ہے اور حدیث میں ہے کہ مسلمان اللہ ہی کے نام پر ذبح کرتا ہے بسم اللہ کہے یا نہ کہے۔ پس شافعی نے قیاس سے کتاب اللہ کی مخالفت نہیں کی جیسے حنفیہ نے گمان کیا ہے ف۲ اس سے یہ نکلا کہ عمداً ترک کرے تو جانور مردار ہو جائے گا جیسے محققین کا قول ہے امام بخاری نے بھی اسی کو اختیار کیا ہے ایسا معلوم ہوتا ہے ف۳ تو معلوم ہوا کہ آیت میں وہ جانور مراد ہیں جس پر عمداً بسم اللہ ترک کر دی جائے ف۴ گویا امام بخاری نے یہ آیت لا کر اس قول کو قوت دی کہ اگر بھولے سے بسم اللہ رہ جائے تو جانور حلال رہے گا کیوں کہ بھولنے سے ترک کرنے والا شیطان کا دوست ہو نہیں سکتا حنفیہ نے کہا کہ اگر شافعیہ کے مذہب کے موافق یہ آیت مشرکوں کے ذبیحہ پر محمول کی جائے تو مطلب درست نہ ہوگا کیوں کہ مشرک

کا ذبیحہ تو ہر حال میں حرام ہے گو وہ اللہ کا نام لے کر بھی کاٹے ۔ میں کہتا ہوں اگر حنفیہ کے قول کے موافق یہ آیت اس مسلمان کے حق میں ہے جو عمداً بسم اللہ ترک کرے جب بھی مطلب درست نہ ہوگا کیونکہ عمداً بسم اللہ ترک کرنے والا کافر اور مشرک اور شیطان کا دوست نہیں ہو سکتا پس ضرور ہوا کہ ولا تاکلوا مما لم یذکر اسم اللہ علیہ سے وہ جانور مراد ہوں جو بتوں کے نام پر کاٹے جائیں یا مردار۔

---

٤٠٦ - حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ: حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ مَسْرُوقٍ، عَنْ عَبَايَةَ بْنِ رِفَاعَةَ بْنِ رَافِعٍ، عَنْ جَدِّهِ رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ قَالَ: كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِذِي الحُلَيْفَةِ فَأَصَابَ النَّاسَ جُوعٌ فَأَصَبْنَا إِبِلًا وَغَنَمًا، وَكَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي أُخْرَيَاتِ النَّاسِ فَعَجِلُوا فَنَصَبُوا القُدُورَ وَدُفِعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَيْهِمْ فَأَمَرَ بِالقُدُورِ فَأُكْفِئَتْ، ثُمَّ قَسَمَ فَعَدَلَ عَشَرَةً مِنَ الغَنَمِ بِبَعِيرٍ، فَنَدَّ مِنْهَا بَعِيرٌ، وَكَانَ فِي القَوْمِ خَيْلٌ يَسِيرَةٌ فَطَلَبُوهُ فَأَعْيَاهُمْ، فَأَهْوَى إِلَيْهِ رَجُلٌ بِسَهْمٍ فَحَبَسَهُ اللهُ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنَّ لِهَذِهِ البَهَائِمِ أَوَابِدَ كَأَوَابِدِ الوَحْشِ، فَمَا نَدَّ عَلَيْكُمْ مِنْهَا فَاصْنَعُوا بِهِ هَكَذَا، قَالَ: وَقَالَ جَدِّي: إِنَّا لَنَرْجُو أَوْ نَخَافُ أَنْ نَلْقَى العَدُوَّ غَدًا وَلَيْسَتْ مَعَنَا مُدًى، أَفَنَذْبَحُ بِالقَصَبِ؟ فَقَالَ: مَا أَنْهَرَ الدَّمَ وَذُكِرَ اسْمُ اللهِ فَكُلْ، لَيْسَ السِّنَّ وَالظُّفُرَ، وَسَأُحَدِّثُكُمْ عَنْ ذَلِكَ، أَمَّا

ہم سے موسیٰ بن اسمٰعیل نے بیان کیا کہا ہم سے ابوعوانہ نے انہوں نے سعید بن مسروق سے انہوں نے عبایہ بن رافع بن خدیج سے انہوں نے اپنے دادا رافع بن خدیج سے انہوں نے کہا ہم ذوالحلیفہ میں (جو مدینہ کے قریب ایک مقام ہے یا مکہ اور طائف کے بیچ میں) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے لوگوں کو بھوک لگی پھر لوٹ میں اونٹ ملے بکریاں ملیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم لشکر کے اخیر میں تھے (لوگوں نے آپ کے آنے کا انتظار نہ کیا) جلدی سے جانور کاٹ کر ہانڈیاں چڑھا دیں (ابھی تقسیم نہیں ہوئی تھیں) پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم آن پہنچے آپ نے حکم دیا وہ ہانڈیاں الٹ دی گئیں اس کے بعد آپ نے لوٹ کے جانور تقسیم کیے اور تقسیم میں ایک اونٹ کے برابر دس بکریاں رکھیں اتفاق سے ان اونٹوں میں ایک اونٹ (چمک کر) بھاگ نکلا اور ہم لوگوں میں اس وقت گھوڑے سوار بہت کم تھے (ورنہ وہ اونٹ پکڑ لیتے) لوگ اس کے پیچھے پکڑنے کو گئے مگر اس نے تھکا مارا (ہاتھ نہ آیا) آخر ایک شخص (نامعلوم) نے ایک تیر مارا۔ تیر مارتے ہی اللہ نے اس کو روک دیا (کھڑا ہو گیا) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ان چوپایوں میں بھی بعض جنگلی جانوروں کی طرح وحشی ہو جاتے ہیں (آدمیوں سے بھاگنے لگتے ہیں) اگر کوئی جانور اس طرح بھاگ نکلے (اس کو پکڑ نہ سکو) تو ایسا ہی کرو (تیر وغیرہ مار کر اس کو گرا دو) عبایہ نے کہا میرے دادا (رافع بن خدیج) نے کہا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہم کو ڈر ہے

السِّنُّ فَعَظْمٌ، وَأَمَّا الظُّفُرُ فَمُدَى الْحَبَشَةِ۔

یا امید ہے کہ کل کافروں سے مڈبھیڑ ہوگی (ان کے جانور لوٹیں گے، لیکن ہمارے پاس چھریاں تو ہیں نہیں پھر کاہے سے ذبح کریں) بانس کے کھپانچ سے ذبح کرلیں آپ نے فرمایا جو چیز جانور کا لہو بہا دے اور اللہ کا نام اس پر (کاٹتے وقت) لیا جائے وہ کھا مگر دانت اور ناخون کے سوا اس کی وجہ میں تم سے بیان کرتا ہوں دانت تو ہڈی ہے ف اور ناخن حبشی لوگوں کی چھریاں ہیں ف

ف اور ہڈی سے ذبح کرنا درست نہیں ف وہ کمبخت کافر اور وحشی ہیں تم کو ناخونوں سے کاٹنا ان کی مشابہت کرنا درست نہیں یہ حدیث اوپر گذر چکی ہے۔ ترجمہ باب اس حدیث سے نکلتا ہے وذکر اسم اللہ علیہ حنفیہ نے اس حدیث کے خلاف ناخون اور دانت سے ذبح کرنا جائز رکھا ہے جو آدمی کے بدن سے جدا ہو

بَابُ مَا ذُبِحَ عَلَى النُّصُبِ وَالْأَصْنَامِ

باب جو جانور تھانوں پر اور بتوں کے ناموں پر ذبح کیا جائے۔

٤٠٧۔ حَدَّثَنَا مُعَلَّى بْنُ أَسَدٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ الْمُخْتَارِ: أَخْبَرَنَا مُوسَى ابْنُ عُقْبَةَ قَالَ: أَخْبَرَنِي سَالِمٌ أَنَّهُ سَمِعَ عَبْدَ اللَّهِ يُحَدِّثُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، أَنَّهُ لَقِيَ زَيْدَ بْنَ عَمْرِو بْنِ نُفَيْلٍ بِأَسْفَلِ بَلْدَحٍ، وَذَاكَ قَبْلَ أَنْ يُنْزَلَ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْوَحْيُ، فَقَدَّمَ إِلَيْهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سُفْرَةً لَحْمٍ فَأَبَى أَنْ يَأْكُلَ مِنْهَا، ثُمَّ قَالَ: إِنِّي لَا آكُلُ مِمَّا تَذْبَحُونَ عَلَى أَنْصَابِكُمْ، وَلَا آكُلُ إِلَّا مِمَّا ذُكِرَ اسْمُ اللَّهِ عَلَيْهِ۔

ہم سے معلی بن اسد نے بیان کیا کہا ہم سے عبدالعزیز بن مختار نے کہا ہم سے موسیٰ بن عقبہ نے کہا مجھ کو سالم نے خبر دی انہوں نے اپنے والد (عبداللہ بن عمرؓ) سے سنا وہ نقل کرتے تھے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم زید بن عمرو بن نفیل سے بلدح کے نشیب میں ملے ف یہ اس وقت کا ذکر ہے جب آپ پر وحی نہیں اتری تھی (پیغمبر نہیں ہوئے تھے) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے زید کے سامنے ایک دسترخوان رکھا جس پر گوشت تھا زید نے اس کے کھانے سے انکار کیا پھر کہنے لگے میں ان جانوروں کا گوشت نہیں کھاتا جن کو تم بتوں کے تھانوں پر ذبح کرتے ہو میں تو اسی جانور کا گوشت کھاتا ہوں جو اللہ کے نام پر ذبح کیا جائے ف

ف بلدح ایک مقام کا نام ہے ملک حجاز میں مکہ کے قریب یہ زید بن سعید بن زید کے والد تھے جو عشرہ مبشرہ میں سے تھے اور جاہلیت کے زمانے میں بھی حضرت ابراہیم کے دین پر چلتے تھے بت پرستی نہیں کرتے تھے۔ ف حدیث میں یہ مذکور نہیں ہے کہ

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس گوشت میں سے کھایا اور یقین ہے کہ آپ نے کبھی نہ کھایا ہوگا کیوں کہ آپ نبوت سے پہلے بھی بتوں سے متنفر تھے البتہ آپ اس گوشت سے کھایا کرتے جو عرب کے مشرک اپنے کھانے کے لیے ذبح کرتے کیوں کہ اس وقت آپ پیغمبر نہیں ہوئے تھے اور نہ مشرکوں کا ذبیحہ حرام ہوا تھا۔

بَابُ قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: فَلْيَذْبَحْ عَلَى اسْمِ اللهِ۔

٤٠٨ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ: حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ، عَنِ الْأَسْوَدِ بْنِ قَيْسٍ، عَنْ جُنْدُبِ بْنِ سُفْيَانَ الْبَجَلِيِّ قَالَ: ضَحَّيْنَا مَعَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُضْحَاةً ذَاتَ يَوْمٍ فَإِذَا أُنَاسٌ قَدْ ذَبَحُوا ضَحَايَاهُمْ قَبْلَ الصَّلَاةِ، فَلَمَّا انْصَرَفَ رَآهُمُ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُمْ قَدْ ذَبَحُوا قَبْلَ الصَّلَاةِ فَقَالَ: مَنْ ذَبَحَ قَبْلَ الصَّلَاةِ فَلْيَذْبَحْ مَكَانَهَا أُخْرَى، وَمَنْ كَانَ لَمْ يَذْبَحْ حَتَّى صَلَّيْنَا فَلْيَذْبَحْ عَلَى اسْمِ اللهِ۔

باب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمانا اپنی قربانی اللہ کے نام پر ذبح کرے

ہم سے قتیبہ بن سعید نے بیان کیا کہا ہم سے ابوعوانہ نے انہوں نے اسود بن قیس سے انہوں نے جندب بن سفیان سے انہوں نے کہا ہم نے ایک بقرہ عید آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ کی۔ اس دن ایسا ہوا۔ بعضے لوگوں نے عید کی نماز سے پہلے ہی قربانی کر لی جب آپ نماز پڑھ کر لوٹے تو دیکھا ان لوگوں نے نماز سے پہلے ہی قربانی کر لی ہے آپ نے فرمایا جس شخص نے نماز سے پہلے ہی قربانی کی ہو وہ دوسری قربانی کرے اور جس نے قربانی نہ کی ہو وہ اب اللہ کا نام لے کر ذبح کرے۔

بَابُ مَا أَنْهَرَ الدَّمَ مِنَ الْقَصَبِ وَالْمَرْوَةِ وَالْحَدِيدِ۔

٤٠٩ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي بَكْرٍ الْمُقَدَّمِيُّ: حَدَّثَنَا مُعْتَمِرٌ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ، عَنْ نَافِعٍ، سَمِعَ ابْنَ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ يُخْبِرُ ابْنَ عُمَرَ أَنَّ أَبَاهُ أَخْبَرَهُ أَنَّ جَارِيَةً لَهُمْ كَانَتْ تَرْعَى غَنَمًا بِسَلْعٍ، فَأَبْصَرَتْ بِشَاةٍ مِنْ غَنَمِهَا مَوْتًا فَكَسَرَتْ حَجَرًا فَذَبَحَتْهَا بِهِ، فَقَالَ

باب جو چیز خون بہا دے جیسے کھپانچ سفید دھار دار پتھر یا لوہا اس سے ذبح کرنا جائز ہے۔

ہم سے محمد بن ابی بکر مقدمی نے بیان کیا کہا ہم سے معتمر بن سلیمان نے انھوں نے عبیداللہ عمری سے انہوں نے نافع سے انہوں نے (عبدالرحمن یا عبداللہ) بن کعب بن مالک سے سنا وہ عبداللہ بن عمرؓ سے کہہ رہے تھے کہ ان کے والد نے ان کو خبر دی ان کی ایک لونڈی سلع پہاڑ پر (جو مدینہ میں ہے) بکریاں چرایا کرتی تھی ایک دن اس نے ایک بکری کو دیکھا وہ مر رہی ہے اس نے کیا کیا ایک پتھر توڑ کر اس سے وہ بکری ذبح کر ڈالی کعب نے اپنے لوگوں سے کہا

أَهْلِهِ: لَا تَأْكُلُوا حَتَّى آتِيَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَسْأَلَهُ، أَوْ حَتَّى أُرْسِلَ إِلَيْهِ مَنْ يَسْأَلُهُ، فَأَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَوْ بَعَثَ إِلَيْهِ، فَأَمَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِأَكْلِهَا۔

اس کا گوشت ابھی نہ کھاؤ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پاس جاتا ہوں آپ سے پوچھ لوں یا میں ایک شخص کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بھیج کر پوچھوا لوں (یہ راوی کی شک ہے) غرض کعب خود آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے یا کسی کو بھیج کر پوچھوا بھیجا آپ نے فرمایا اس بکری کو کھاؤ۔

ف اس کا نام معلوم نہیں ہوا۔

۴۱۰۔ حَدَّثَنَا مُوسَى: حَدَّثَنَا جُوَيْرِيَةُ، عَنْ نَافِعٍ، عَنْ رَجُلٍ مِنْ بَنِي سَلِمَةَ: أَخْبَرَ عَبْدَ اللّٰهِ أَنَّ جَارِيَةً لِكَعْبِ بْنِ مَالِكٍ تَرْعَى غَنَمًا لَهُ بِالْجُبَيْلِ الَّذِي بِالسُّوقِ وَهُوَ بِسَلْعٍ فَأُصِيبَتْ بِشَاةٍ فَكَسَرَتْ حَجَرًا فَذَبَحَتْهَا بِهِ، فَذَكَرُوا لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَمَرَهُمْ بِأَكْلِهَا۔

ہم سے موسیٰ بن اسمٰعیل نے بیان کیا کہا ہم سے جویریہ نے انہوں نے نافع سے انہوں نے بنی سلمہ کے ایک شخص سے ف انہوں نے عبداللہ بن عمرؓ کو خبر دی کہ کعب بن مالک کی ایک لونڈی (نامعلوم) مدینہ کے بازار میں جو پہاڑی ہے یعنی سلع کی پہاڑی اس پر بکریاں چرایا کرتی تھی اتفاقاً ایک بکری کو کچھ صدمہ پہنچا وہ مرنے لگی تو اس لونڈی نے ایک پتھر توڑا اس سے بکری کو ذبح کر ڈالا۔ پھر لوگوں نے یہ حال آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کیا تو آپ نے اس کا گوشت کھانے کی اجازت دی۔

ف ان کا نام معلوم نہیں ہوا شاید کعب بن مالک رضؓ کے بیٹے ہوں۔

۴۱۱۔ حَدَّثَنَا عَبْدَانُ قَالَ: أَخْبَرَنِي أَبِي، عَنْ شُعْبَةَ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ مَسْرُوقٍ عَنْ عَبَايَةَ بْنِ رِفَاعَةَ، عَنْ جَدِّهِ أَنَّهُ قَالَ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ، لَيْسَ لَنَا مُدًى، فَقَالَ: مَا أَنْهَرَ الدَّمَ وَذُكِرَ اسْمُ اللّٰهِ فَكُلْ، لَيْسَ الظُّفُرَ وَالسِّنَّ: أَمَّا الظُّفُرُ فَمُدَى الْحَبَشَةِ، وَأَمَّا السِّنُّ فَعَظْمٌ وَنَدَّ بَعِيرٌ فَحَبَسَهُ فَقَالَ: إِنَّ لِهَذِهِ الْإِبِلِ أَوَابِدَ كَأَوَابِدِ الْوَحْشِ فَمَا غَلَبَكُمْ

ہم سے عبدان نے بیان کیا کہا مجھ سے میرے والد (عثمان بن جبلہ) نے انہوں نے شعبہ بن حجاج سے انہوں نے سعید بن مسروق سے (جو سفیان ثوری کے والد ہیں) انہوں نے عبایہ بن رفاعہ سے انہوں نے اپنے دادا (رافع بن خدیج) سے انہوں نے کہا یا رسول اللہ ہمارے پاس چھریاں نہیں ہیں (ہم فنرح کاہے سے کریں) آپ نے فرمایا جب تو ایسی چیز سے ذبح کرے جو خون بہا دے (پتھر ہو یا دھار دار لکڑی) اور اللہ کا نام لے تو وہ جانور کھا۔ ناخون اور دانت کے سوا (جو چیز ہو) کیوں کہ ناخون تو حبشیوں کی چھریاں ہیں اور دانت ہڈی ہے (ہڈی سے

مِنْهَا فَاصْنَعُوا بِهِ هٰكَذَا۔

ذبح کرنا درست نہیں) اور ایسا ہوا کہ ایک اونٹ ف بھاگ نکلا پھر اللہ تعالیٰ نے اس کو ٹھہرا دیا ف۲ اس کے بعد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ان گھر یلو جانوروں میں بھی بعض جانور جنگلی جانوروں کی طرح بھڑک جاتے ہیں پھر جب کوئی گھریلو جانور (بھڑک کر تم کو تھکا مارے تم اس کو پکڑ نہ سکو) تو ایسا ہی کرو۔ (تیر وغیرہ مار کر گرا دو)

ف ہمارے اونٹوں میں سے بھڑک کر ف۲ ایک شخص کے تیر مارنے سے۔

بَابُ ذَبِيحَةِ الْمَرْأَةِ وَالْأَمَةِ۔

باب عورت اور باندی کا ذبیحہ

۴۱۲ - حَدَّثَنَا صَدَقَةُ: أَخْبَرَنَا عَبْدَةُ، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنٍ لِكَعْبِ بْنِ مَالِكٍ، عَنْ أَبِيهِ أَنَّ امْرَأَةً ذَبَحَتْ شَاةً بِحَجَرٍ، فَسُئِلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ ذٰلِكَ فَأَمَرَ بِأَكْلِهَا، وَقَالَ اللَّيْثُ، حَدَّثَنَا نَافِعٌ: أَنَّهُ سَمِعَ رَجُلًا مِنَ الْأَنْصَارِ يُخْبِرُ عَبْدَ اللّٰهِ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَنَّ جَارِيَةً لِكَعْبٍ بِهٰذَا

ہم سے صدقہ بن فضل نے بیان کیا کہا ہم کو عبدہ بن سلیمان نے خبر دی انہوں نے عبید اللہ عمری سے انہوں نے نافع سے انہوں نے کعب بن مالک کے بیٹے (عبدالرحمن یا عبداللہ) سے انہوں نے اپنے والد سے کہ ایک عورت (کعب کی لونڈی) نے ایک بکری پتھر سے کاٹ ڈالی پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ مسئلہ پوچھا آپ نے فرمایا اس بکری کا گوشت کھاؤ لیث بن سعد نے کہا ف ہم سے نافع نے بیان کیا انہوں نے ایک انصاری مرد (شاید کعب کے بیٹے) سے سنا وہ عبداللہ بن عمرؓ کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث سنا تے تھے کہ کعب کی ایک لونڈی نے اخیر تک (وہی قصہ جو اوپر گزرا)

ف اس کو اسمٰعیلی نے وصل کیا۔

۴۱۳ - حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ: حَدَّثَنِي مَالِكٌ، عَنْ نَافِعٍ، عَنْ رَجُلٍ مِنَ الْأَنْصَارِ، عَنْ مُعَاذِ بْنِ سَعْدٍ أَوْ سَعْدِ ابْنِ مُعَاذٍ أَخْبَرَهُ: أَنَّ جَارِيَةً لِكَعْبِ ابْنِ مَالِكٍ كَانَتْ تَرْعَى غَنَمًا بِسَلْعٍ فَأُصِيبَتْ شَاةٌ مِنْهَا فَأَدْرَكَتْهَا فَذَبَحَتْهَا بِحَجَرٍ، فَسُئِلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

ہم سے اسمٰعیل بن ابی اویس نے بیان کیا کہا مجھ سے امام مالک نے انہوں نے نافع سے انہوں نے ایک انصاری مرد سے انہوں نے معاذ بن سعد یا سعد بن معاذ سے انہوں نے کہا کعب بن مالک کی ایک لونڈی سلع پہاڑ پر بکریاں چرا تی تھی ایک بکری کو صدمہ پہنچا (مرنے لگی) تو اس لونڈی نے (مرنے سے پہلے) اس کو ایک پتھر سے ذبح کر دیا پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ مسئلہ پوچھا گیا تو آپ نے فرمایا اس کو کھاؤ۔

فَقَالَ: كُلُوهَا۔

بَابُ لَا يُذَكَّى بِالسِّنِّ وَالْعَظْمِ وَالظُّفُرِ۔

باب دانت اور ہڈی اور ناخون سے ذبح کرنا درست نہیں ف

ف باب کی حدیث میں صرف دانت اور ناخون کا ذکر ہے ہڈی امام بخاری نے اس حدیث کے دوسرے طریق سے نکالی ہے جس سے دانت سے ذبح جائز نہ ہونے کی وجہ یہ مذکور ہے کہ وہ ہڈی ہے۔

٤١٤۔ حَدَّثَنَا قَبِيصَةُ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَبَايَةَ بْنِ رِفَاعَةَ، عَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: كُلْ، يَعْنِي مَا أَنْهَرَ الدَّمَ، إِلَّا السِّنَّ وَالظُّفُرَ۔

ہم سے قبیصہ بن عقبہ نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان ثوری نے انہوں نے اپنے والد (سعید ابن مسروق) سے انہوں نے عبایہ بن رفاعہ سے انہوں نے اپنے دادا (رافع بن خدیج) سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر ایسی چیز سے ذبح کرے جو خون بہا دے تو وہ جانور کھا دانت اور ناخون کے سوا (کوئی چیز ہو)

بَابُ ذَبِيحَةِ الْأَعْرَابِ وَنَحْوِهِمْ۔

باب گنواروں اور ان کے مانند (نادان) لوگوں کے ذبیحہ کا حکم*

٤١٥۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدِ اللهِ: حَدَّثَنَا أُسَامَةُ بْنُ حَفْصٍ الْمَدَنِيُّ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا: أَنَّ قَوْمًا قَالُوا لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنَّ قَوْمًا يَأْتُونَنَا بِلَحْمٍ لَا نَدْرِي أَذُكِرَ اسْمُ اللهِ عَلَيْهِ أَمْ لَا؟ فَقَالَ: سَمُّوا عَلَيْهِ أَنْتُمْ وَكُلُوهُ۔ قَالَتْ: وَكَانُوا حَدِيثِي عَهْدٍ بِالْكُفْرِ۔ تَابَعَهُ عَلِيٌّ عَنِ الدَّرَاوَرْدِيِّ، وَتَابَعَهُ أَبُو خَالِدٍ وَالطُّفَاوِيُّ۔

مجھ سے محمد بن عبید اللہ بن زید نے بیان کیا کہا ہم سے اسامہ بن حفص مدنی نے انہوں نے ہشام بن عروہ سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے حضرت عائشہؓ سے انہوں نے کہا کچھ لوگوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا بعضے (گنوار) لوگ ہمارے پاس گوشت لاتے ہیں (بیچنے کو) ہم نہیں جانتے کہ انہوں نے (ذبح کے وقت بسم اللہ کہی تھی یا نہیں آپ نے فرمایا کچھ مضائقہ نہیں تم بسم اللہ کہہ کر کھالو ف حضرت عائشہ رضی نے کہا یہ پوچھنے والے لوگ نومسلم تھے۔ اسامہ بن حفص کے ساتھ اس حدیث کو علی بن مدینی نے بھی عبدالعزیز دراوردی سے روایت کیا اور اسامہ کے ساتھ اس حدیث کو ابو خالد ؒ نے بھی روایت کیا ف اور طفاوی ؒ نے بھی ف

ف حدیث سے یہ نکلا کہ ذبح کے وقت بسم اللہ کہنا واجب نہیں ہے بلکہ سنت ہے طحاوی کی روایت میں یوں ہے اللہ

نے جو حرام کیا ہے اس سے باز رہو اور جس سے سکوت فرمایا وہ تم کو معاف ہے اور اللہ بھولنے والا نہیں۔ حدیث سے یہ بھی نکلا کہ مسلمان جو گوشت لائے اس کو کھا سکتے ہیں اب یہ تحقیق کرنا ضروری نہیں کہ ذبح کے وقت بسم اللہ کہی تھی یا نہیں ف۲ انہوں نے ہشام بن عروہ سے اس کو اسمٰعیلی نے وصل کیا ف۳ سلیمان بن حبان ف۴ اس کو خود امام بخاری نے کتاب التوحید میں وصل کیا ف۵ محمد بن عبدالرحمٰن ف۶ اس کو خود امام بخاری نے کتاب البیوع میں وصل کیا۔

بَابُ ذَبَائِحِ أَهْلِ الْكِتَابِ وَشُحُومِهَا مِنْ أَهْلِ الْحَرْبِ وَغَيْرِهِمْ، وَقَوْلِهِ تَعَالَى. أُحِلَّ لَكُمُ الطَّيِّبَاتُ. وَقَالَ الزُّهْرِيُّ: لَا بَأْسَ بِذَبِيحَةِ نَصَارَى الْعَرَبِ وَإِنْ سَمِعْتَهُ يُسَمِّي لِغَيْرِ اللّٰهِ فَلَا تَأْكُلْ، وَإِنْ لَمْ تَسْمَعْهُ فَقَدْ أَحَلَّهُ اللّٰهُ وَعَلِمَ كُفْرَهُمْ، وَيُذْكَرُ عَنْ عَلِيٍّ نَحْوُهُ، وَقَالَ الْحَسَنُ وَإِبْرَاهِيمُ لَا بَأْسَ بِذَبِيحَةِ الْأَقْلَفِ، وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: طَعَامُهُمْ ذَبَائِحُهُمْ۔

باب اہل کتاب یعنی یہود اور نصاریٰ کا ذبیحہ اور ان کی لائی ہوئی چربی کھانا درست ہے گو وہ حربی ہوں ف۱ اور اللہ تعالیٰ نے (سورۂ مائدہ میں) فرمایا آج جو ستھری چیزیں ہیں وہ تم کو حلال ہوئیں اور اہل کتاب کا کھانا تمہارے لیے حلال ہے تمہارا کھانا ان کے لیے حلال ہے اور زہری نے کہا ف۲ عرب کے نصاریٰ کا ذبیحہ کھانے میں کوئی قباحت نہیں البتہ اگر تو سن لے کہ اس نے ذبح کے وقت اللہ کے سوا کسی اور کا نام لیا مثلاً عیسیٰ مسیح کا یا مریم کا تب تو اس کو مت کھا اور اگر تو نے یہ نہیں سنا تو اللہ نے ان کا کھانا حلال رکھا ہے اور اللہ کو معلوم تھا کہ وہ کافر ہیں ف۳ اور حضرت علی رضؓ سے بھی ایسا ہی منقول ہے ف۴ اور حسن بصری اور ابراہیم نخعی نے کہا جس کا ختنہ نہ ہوا ہو اس کا ذبیحہ درست ہے ف۵ اور ابن عباس نے کہا طعامہم سے مراد ان کے ذبیحے ہیں۔

ف۱ اس میں امام مالک اور امام احمد کا اختلاف ہے وہ کہتے ہیں اللہ تعالیٰ نے اہل کتاب پر چربی حرام کی تھی تو ان سے چربی لینا درست نہیں کیونکہ یہ ان کا طعام نہیں اللہ تعالیٰ نے صرف ان کا طعام یعنی کھانا حلال کیا ہے ابن عباس رضؓ نے کہا طعام سے ان کا ذبیحہ مراد ہے ف۲ اس کو عبدالرزاق نے وصل کیا ف۳ کفر کے ساتھ ان کا کھانا درست رکھا ف۴ حافظ نے کہا مجھ کو معلوم نہیں ہوا کہ اس روایت کو کس نے وصل کیا حضرت علی رضؓ سے تو اس کے خلاف باسانید صحیحہ مروی ہے اس کو شافعی اور عبدالرزاق نے نکالا کہ انہوں نے بھی تغلب کے نصاریٰ کا ذبیحہ کھانے سے منع کیا اور کہنے لگے انہوں نے نصرانی دین سے بس اتنا لیا ہے کہ شراب پیتے ہیں۔ میں کہتا ہوں زہری کے قول سے یہ بھی نکلا کہ اگر مسلمان کو یہ معلوم ہو جائے کہ نصاریٰ نے اس جانور کو گلا گھونٹ کر پکایا ہے تب اس کا کھانا درست نہ ہوگا۔ ف۵ حسن کے اثر کو عبدالرزاق نے اور ابراہیم کے اثر کو ابو بکر خلال نے وصل کیا لیکن ابن منذر نے ابن عباس رضؓ سے نکالا کہ اس کا ذبیحہ کھانا درست نہیں نہ اس کی نماز قبول ہے نہ شہادت۔ ابن منذر نے کہا علماء کا اجماع ہے کہ اسکا ذبیحہ جائز ہے پر کیوں کہ اللہ تبارک وتعالیٰ نے اہل کتاب کا ذبیحہ حلال رکھا ہے وہ بے ختنہ ہوتے ہیں امامیہ اس مسئلہ میں ہمارے خلاف ہیں وہ ابن عباس رضؓ کے

ال پر چلتے ہیں اور غیر مختون کا ذبیحہ اور حج وغیرہ جائز نہیں رکھتے اور اہل کتاب کے طعام کے حلال ہونے کا جو ذکر آیا ہے اس کی نسبت کہتے ہیں کہ طعام سے گیہوں مراد ہے اور گو لغت میں طعام بمعنے گیہوں کے بھی آیا ہے مگر جو آیت میں گیہوں مراد ہو تو پھر اہل کتاب کی تخصیص بیکار ہو جاتی ہے گیہوں تو مشرک کا بھی کھانا درست ہے۔

٤١٦- حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ حُمَيْدِ بْنِ هِلَالٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُغَفَّلٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: كُنَّا مُحَاصِرِينَ قَصْرَ خَيْبَرَ فَرَمَى إِنْسَانٌ بِجِرَابٍ فِيهِ شَحْمٌ فَنَزَوْتُ لِآخُذَهُ فَالْتَفَتُّ فَإِذَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاسْتَحْيَيْتُ مِنْهُ۔

ہم سے ابوالولید ہشام بن عبدالملک نے بیان کیا کہا ہم سے شعبہ بن حجاج نے انہوں نے حمید بن ھلال سے انہوں نے عبداللہ بن مغفل سے انہوں نے کہا ہم خیبر کا قلعہ گھیرے ہوئے تھے اتنے میں قلعہ کے اندر سے کسی آدمی نے ف۱ تھیلا پھینکا اس میں چربی تھی میں اس کو لینے کے لیے لپکا پھر کیا دیکھتا ہوں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سامنے ہیں مجھ کو شرم آگئی (آپ کہیں گے کیسا ندیدہ ہے ف۲)

ف۱ جو یہودی ہوگا کیونکہ خیبر میں سب یہودی آباد تھے ف۲ حدیث سے یہ نکلا کہ اہل کتاب کی چربی لینا درست ہے اسی طرح اس کا استعمال جائز ہے حالاں کہ ان جانوروں کو جن کی چربی ہے معلوم نہیں اہل کتاب نے ذبح کیا یا نہیں کیا۔ اگر ذبح کیا تو کس کے نام پر بہرحال مسلمانوں کو جب تک اس کا یقین نہ ہو کہ یہ چربی مردار ہی کی ہے یا سور وغیرہ کی اس وقت صرف گمان پر وہ حرام نہیں ہو سکتی جب چربی کا استعمال درست ہوا تو صابون وغیرہ کا بھی درست ہوگا جس میں چربی ڈالی جاتی ہے۔

بَابُ مَا نَدَّ مِنَ الْبَهَائِمِ فَهُوَ بِمَنْزِلَةِ الْوَحْشِ، وَأَجَازَهُ ابْنُ مَسْعُودٍ وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: مَا أَعْجَزَكَ مِنَ الْبَهَائِمِ مِمَّا فِي يَدَيْكَ فَهُوَ كَالصَّيْدِ وَفِي بَعِيرٍ تَرَدَّى فِي بِئْرٍ مِنْ حَيْثُ قَدَرْتَ عَلَيْهِ فَذَكِّهِ، وَرَأَى ذَلِكَ عَلِيٌّ وَابْنُ عُمَرَ وَعَائِشَةُ۔

باب جو گھر یلو جانور بھاگ نکلے وہ مثل وحشی (جنگلی) جانور کے ہو جاتا ہے ف۱ ابن مسعودؓ نے ان کا زخمی کرنا جائز رکھا ف۲ اور ابن عباسؓ نے کہا تیرے ہاتھ میں جو جانور ہے اگر وہ بھڑک کر تجھ کو تھکا مارے تو اس کا حکم شکاری جانور کا ہو گا ف۳ اور ابن عباس رضؓ نے کہا اونٹ کنوے میں گر پڑے تو جس جگہ ہو سکے اس کو زخم مارنا درست ہے ف۴ اور حضرت علی رضؓ اور ابن عمر رضؓ اور حضرت عائشہ رضؓ کا بھی یہی قول ہے ف۵

ف۱ اگر اللہ کا نام لے کر اس کو مار دے وہ مر جائے تو اس کا کھانا درست ہوگا ف۲ اس کو ابن ابی شیبہ نے وصل کیا ف۳ اس کو ابن ابی شیبہ نے وصل کیا ف۴ اس کو عبدالرزاق نے وصل کیا ف۵ حضرت علی رضؓ کے اثر کو ابن ابی شیبہ نے اور ابن عمر رضؓ کے اثر کو عبدالرزاق نے وصل کیا حضرت عائشہ کا اثر حافظ صاحب نے کہا مجھ کو موصولاً نہیں ملا۔

٤١٧ - حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ: حَدَّثَنَا يَحْيَى: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ: حَدَّثَنَا أَبِي، عَنْ عَبَايَةَ بْنِ رِفَاعَةَ بْنِ خَدِيجٍ، عَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ قَالَ: قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، إِنَّا لَاقُوا الْعَدُوِّ غَدًا وَلَيْسَتْ مَعَنَا مُدًى، فَقَالَ اعْجَلْ أَوْ أَرِنْ، مَا أَنْهَرَ الدَّمَ وَذُكِرَ اسْمُ اللَّهِ فَكُلْ، لَيْسَ السِّنَّ وَالظُّفُرَ، وَسَأُحَدِّثُكَ أَمَّا السِّنُّ فَعَظْمٌ، وَأَمَّا الظُّفُرُ فَمُدَى الْحَبَشَةِ، وَأَصَبْنَا نَهْبَ إِبِلٍ وَغَنَمٍ فَنَدَّ مِنْهَا بَعِيرٌ، فَرَمَاهُ رَجُلٌ بِسَهْمِهِ فَحَبَسَهُ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنَّ لِهَذِهِ الْإِبِلِ أَوَابِدَ كَأَوَابِدِ الْوَحْشِ، فَإِذَا غَلَبَكُمْ مِنْهَا شَيْءٌ فَافْعَلُوا بِهِ هَكَذَا۔

ہم سے عمرو بن علی فلاس نے بیان کیا کہا ہم سے یحییٰ بن سعید قطان نے کہا ہم سے سفیان ثوری نے کہا ہم سے والد "سعید بن مسروق" نے انہوں نے عبایہ بن رفاعہ بن رافع بن خدیج رضؓ سے انہوں نے اپنے دادا (رافع بن خدیج) سے انہوں نے کہا میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا یا رسول اللہ کل دشمنوں سے ہماری مڈبھیڑ ہو گی ف۱ پر ہمارے پاس چھریاں نہیں آپ نے فرمایا دیکھ جلدی کیجیو یا پھرتی سے مار ڈالیو (یہ خیال رکھیو) کچھ بھی ہو جو چیز خون بہا دے اور اللہ کا نام لے تو اس جانور کو کھا دانت اور ناخون کے سوا میں اس کی وجہ بیان کرتا ہوں دانت تو ایک ہڈی ہے ف۲ اور ناخون (کمبخت) حبشیوں کی چھریاں ہیں ف۳ رافع کہتے ہیں لڑائی میں ہم کو لوٹ کے اونٹ ملے اور بکریاں بھی ملیں اتفاق سے ایک اونٹ ان میں سے بھاگ نکلا ف۴ ایک شخص نے تیر مارا تو تھم گیا اس وقت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ان اونٹوں میں بھی بعضے جنگلی جانوروں کی طرح وحشی ہو جاتے ہیں پھر جب کوئی اونٹ اس طرح سے بگڑ جائے (ہاتھ نہ آئے) اس کا علاج بھی کر دو (مار کر گرا دو)

ف۱ بہت سے جانور لوٹ کے ہاتھ آئیں گے ف۲ اور ہڈی سے ذبح کرنا جائز نہیں ف۳ مسلمان کو ان کی مشابہت نہ کرنی چاہیئے ف۴ اختیار سے باہر ہو گیا۔

بَابُ النَّحْرِ وَالذَّبْحِ، وَقَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ عَنْ عَطَاءٍ: لَا ذَبْحَ وَلَا نَحْرَ إِلَّا فِي الْمَذْبَحِ وَالْمَنْحَرِ، قُلْتُ: أَيَجْزِي مَا يُذْبَحُ أَنْ أَنْحَرَهُ؟ قَالَ: نَعَمْ، ذَكَرَ اللَّهُ ذَبْحَ الْبَقَرَةِ، فَإِنْ ذَبَحْتَ شَيْئًا يُنْحَرُ جَازَ، وَالنَّحْرُ أَحَبُّ إِلَيَّ، وَالذَّبْحُ

باب نحر اور ذبح کا بیان ف۱ اور ابن جریج نے عطاء بن ابی رباح سے نقل کیا ذبح اور نحر اپنے اپنے مقام سے کرنا چاہیے ف۲ ابن جریج نے کہا میں نے عطاء سے پوچھا ذبح کے جانور کو اگر میں نحر کروں تو یہ جائز ہے انہوں نے کہا ہاں اللہ تعالیٰ نے (سورۂ بقرہ میں) گائے کے لیے ذبح کا لفظ ف۳ فرمایا پھر اگر نحر کے جانور کو ذبح کرے (یا ذبح کے جانو

قَطْعُ الأَوْدَاجِ، قُلْتُ: فَيُخَلِّفُ الأَوْدَاجَ حَتَّى يَقْطَعَ النُّخَاعَ؟ قَالَ: لاَ إِخَالُ، وَأَخْبَرَنِي نَافِعٌ: أَنَّ ابْنَ عُمَرَ نَهَى عَنِ النَّخْعِ، يَقُولُ: يَقْطَعُ مَا دُونَ العَظْمِ، ثُمَّ يَدَعُ حَتَّى يَمُوتَ، وَإِذْ قَالَ مُوسَى لِقَوْمِهِ إِنَّ اللَّهَ يَأْمُرُكُمْ أَنْ تَذْبَحُوا بَقَرَةً - إِلَى - فَذَبَحُوهَا وَمَا كَادُوا يَفْعَلُونَ - وَقَالَ سَعِيدُ بْنُ جُبَيْرٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ: الذَّكَاةُ فِي الحَلْقِ وَاللَّبَّةِ، وَقَالَ ابْنُ عُمَرَ وَابْنُ عَبَّاسٍ وَأَنَسٌ: إِذَا قَطَعَ الرَّأْسَ فَلاَ بَأْسَ۔

کو نحر تو جائز ہے لیکن ذبح کے جانور کو نحر ہی کرنا مجھ کو زیادہ پسند ہے ذبح کہتے ہیں گردن کی رگیں کاٹنے کو ابن جریج کہتے ہیں میں نے عطاء سے کہا ذبح کرنے والا رگوں کو کاٹ کر سفید دھاگے تک جو گردن میں ہوتا ہے پہنچ جائے اس کو بھی کاٹ ڈالے انہوں نے کہا میں نہیں سمجھتا کہ یہاں تک کاٹنا ضرور ہو ابن جریج نے کہا مجھ سے نافع نے بیان کیا کہ عبداللہ بن عمرؓ نے اتنا کاٹنے سے منع کیا کہ ہڈی تک کاٹتا چلا جائے بلکہ ہڈی کے اس طرف ف۴ کاٹ ف۵ دے پھر مرنے تک جانور کو چھوڑ دے ف۶ اور اللہ تعالیٰ نے (سورۂ بقرہ میں) فرمایا جب موسیٰ نے اپنی قوم سے کہا اللہ تم کو ایک گائے ذبح کرنے کا حکم دیتا ہے اخیر آیت فَذَبَحُوهَا وَمَا كَادُوا يَفْعَلُونَ تک (تو گائے میں ذبح وارد ہے) اور سعید بن جبیر نے ابن عباسؓ سے نقل کیا ف۷ ذبح حلق اور سینہ کے بیچ میں کرنا چاہیئے اور عبداللہ بن عمرؓ نے کہا ف۸ اور ابن عباسؓ ف۹ نے اور انسؓ نے کہا ف۱۰ اگر ذبح کرنے میں سر کٹ جائے (الگ ہو جائے) تو ایسے جانور کو کھانے میں کوئی قباحت نہیں۔

ف نحر خاص اونٹ میں ہوتا ہے دوسرے جانور ذبح کیے جاتے ہیں حافظ نے کہا اونٹ کا ذبح کئی حدیثوں سے ثابت ہے گائے کا ذبح قرآن میں ہے اور جمہور علماء کے نزدیک نحر اور ذبح دونوں جائز ہیں یعنی نحر کرنا ذبح کے جانور کا اور ذبح کرنا نحر کے جانور کا لیکن ابن قاسم نے اس میں خلاف کیا ہے۔ ف۲ یعنی ذبح حلق میں اور نحر ہدگی میں اس کو عبدالرزاق نے وصل کیا ف۳ اور حدیث میں گائے کا نحر مذکور ہے۔ ف۴ اپنی اور صرف رگیں ف۵ یعنی حلق نرخرہ اور سانس آنے کی نلی اور دونوں شہ رگیں یہ دونوں بازو میں ہوتی ہیں جن کو عربی میں ودجین کہتے ہیں ف۶ حنفیہ نے کہا ہے اگر گردن کی چار رگوں میں سے تین بھی کٹ جائیں تو ذبح پورا ہو جائے گا چار رگیں یہ ہیں حلقوم اور مری اور دو رگیں دونوں جانب سے یعنی ودجین۔ ابن منذر نے امام محمد سے نقل کیا کہ حلقوم اور مری اور اوداج میں سے نصف سے زیادہ کٹ جائے تو کافی ہے اور شافعی نے کہا صرف حلقوم اور مری ہی کاٹنا کافی ہے اور سفیان ثوری نے کہا ودجین کا کاٹنا کافی ہے گو حلقوم اور مری نہ کٹے اور مالک اور لیث نے کہا ودجین اور حلقوم کا کاٹنا ضرور ہے۔ ف۷ اس کو سعید بن منصور اور بیہقی نے وصل کیا ف۸ اس کو ابو موسیٰ زمن نے وصل کیا ف۹ اس کو ابن ابی شیبہ نے وصل کیا۔ ف۱۰ اس کو بھی ابن ابی شیبہ نے وصل کیا۔

۴۱۸۔ حَدَّثَنَا خَلَّادُ بْنُ يَحْيَى: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ قَالَ: أَخْبَرَتْنِي فَاطِمَةُ بِنْتُ الْمُنْذِرِ امْرَأَتِي، عَنْ أَسْمَاءَ بِنْتِ أَبِي بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَتْ: نَحَرْنَا عَلَى عَهْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَسًا فَأَكَلْنَاهُ۔

ہم سے خلاد بن یحییٰ نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان ثوری نے انہوں نے ہشام بن عروہ سے کہا مجھ کو فاطمہ بنت منذر نے خبر دی جو میری جورو تھی انہوں نے اسماء بنت ابی بکرؓ سے سنا انہوں نے کہا ہم نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں ایک گھوڑا نحر کیا اس کا گوشت کھایا۔

۴۱۹۔ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ: سَمِعَ عَبْدَةَ، عَنْ هِشَامٍ، عَنْ فَاطِمَةَ، عَنْ أَسْمَاءَ قَالَتْ: ذَبَحْنَا عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَسًا وَنَحْنُ بِالْمَدِينَةِ فَأَكَلْنَاهُ۔

ہم سے اسحاق بن راہویہ نے بیان کیا انہوں نے عبدہ بن سلیمان سے سنا انہوں نے ہشام بن عروہ سے انہوں نے اپنی بی بی فاطمہ بنت منذر ف سے کہ اسماء بنت ابی بکرؓ (ان کی دادی) نے کہا ہم نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں ایک گھوڑا ذبح کیا اس کو کھایا اس وقت ہم مدینہ میں تھے ف۲

ف جو ان کی چچازاد بہن بھی تھیں ف۲ اگلی روایت میں نحر کا لفظ ہے اس میں ذبح کا لفظ ہے ان دونوں روایتوں کو لاکر امام بخاری نے اس طرف اشارہ کیا کہ نحر اور ذبح کا ایک ہی حکم ہے کیونکہ ایک کا اطلاق دوسرے پر ہوتا ہے حدیث سے یہ بھی نکلا کہ گھوڑے کا گوشت حلال ہے بعضوں نے اس کو مکروہ کہا ہے اور حنفیہ سے اس کی حرمت منقول ہے اس کا ذکر آگے چل کر آئے گا۔

۴۲۰۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ: حَدَّثَنَا جَرِيرٌ، عَنْ هِشَامٍ، عَنْ فَاطِمَةَ بِنْتِ الْمُنْذِرِ: أَنَّ أَسْمَاءَ بِنْتَ أَبِي بَكْرٍ قَالَتْ: نَحَرْنَا عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَسًا فَأَكَلْنَاهُ، تَابَعَهُ وَكِيعٌ وَابْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ هِشَامٍ فِي النَّحْرِ

ہم سے قتیبہ بن سعید نے بیان کیا کہا ہم سے جریر بن عبدالحمید نے انہوں نے ہشام بن عروہ سے انہوں نے فاطمہ بنت منذر (اپنی بی بی) سے کہ اسماء بنت ابی بکرؓ نے کہا ہم نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں ایک گھوڑا نحر کیا اس کو کھایا جریر کے ساتھ اس حدیث کو وکیع اور ابن عیینہ نے بھی روایت کیا انہوں نے بھی نحر کا لفظ کہا ف دونوں نے ہشام سے روایت کی۔

ف وکیع کی روایت کو امام احمد نے اور مسلم نے اور ابن عیینہ کی روایت کو خود امام بخاری نے آگے چل کر وصل کیا

بَابُ مَا يُكْرَهُ مِنَ الْمُثْلَةِ وَالْمَصْبُورَةِ وَالْمُجَثَّمَةِ۔

باب مثلہ کا مکروہ ہونا اسی طرح چرند یا پرند جانور کو باندھ کر نشانہ بنانا (اس پر تیر یا گولیاں مارنا ف۱)

ف۱ مثلہ کہتے ہیں زندہ جاندار کے ہاتھ پاؤں یا کان ناک کاٹنا۔

٤٢١ - حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ هِشَامِ بْنِ زَيْدٍ قَالَ: دَخَلْتُ مَعَ أَنَسٍ عَلَى الْحَكَمِ بْنِ أَيُّوبَ فَرَأَى غِلْمَانًا أَوْ فِتْيَانًا نَصَبُوا دَجَاجَةً يَرْمُونَهَا فَقَالَ أَنَسٌ: نَهَى النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ تُصْبَرَ الْبَهَائِمُ۔

ہم سے ابوالولید نے بیان کیا کہا ہم سے شعبہ نے انہوں نے ہشام بن زید سے اُنہوں نے کہا میں انس رضؓ (اپنے دادا) کے ساتھ حکم بن ایوب پاس گیا ف۱ وہاں چند لڑکوں یا جوانوں کو دیکھا انہوں نے ایک مرغی (بیچاری) کو باندھ دیا ہے اور اس پر تیر برسا رہے ہیں انس رضؓ نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جانوروں کو اس طرح نشانہ بنانے سے منع فرمایا ہے ف۲

ف۱ جو حجاج ظالم کا چچا زاد بھائی اور بصرے میں اس کا نائب تھا یہ بھی حجاج کی طرح ظالم تھا ف۲ کیونکہ یہ نہایت بیرحمی اور شقاوت ہے جیسے تمہاری جان ویسے دوسرے کی جان۔ قسطلانی نے کہا اگر یہ جانور نشانہ لگاتے لگاتے مر جائے تب تو مردار ہوگا اگر زندہ ہو اور اس کو ذبح کرے تب حلال ہوگا۔

---

٤٢٢ - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يَعْقُوبَ: حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ سَعِيدِ بْنِ عَمْرٍو، عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ سَمِعَهُ يُحَدِّثُ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا أَنَّهُ دَخَلَ عَلَى يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ، وَغُلَامٌ مِنْ بَنِي يَحْيَى رَابِطٌ دَجَاجَةً يَرْمِيهَا فَمَشَى إِلَيْهَا ابْنُ عُمَرَ حَتَّى حَلَّهَا ثُمَّ أَقْبَلَ بِهَا وَبِالْغُلَامِ مَعَهُ، فَقَالَ: ازْجُرُوا غُلَامَكُمْ عَنْ أَنْ يَصْبِرَ هَذَا الطَّيْرَ لِلْقَتْلِ، فَإِنِّي سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى أَنْ تُصْبَرَ بَهِيمَةٌ أَوْ غَيْرُهَا لِلْقَتْلِ۔

ہم سے احمد بن یعقوب نے بیان کیا کہا ہم سے اسحاق بن سعید بن عمرو نے انہوں نے اپنے والد سے وہ عبداللہ بن عمرؓ سے روایت کرتے تھے عبداللہ بن عمر رضؓ یحییٰ بن سعید بن عاص پاس گئے اس وقت اس کا ایک بیٹا (معلوم نہیں کونسا بیٹا) ف۱ ایک مرغی باندھے ہوئے اس کو تیروں کا نشانہ بنا رہا تھا عبداللہ بن عمر رضؓ نے جا کر اس مرغی (بیچاری) کو کھول دیا (بڑا ثواب کمایا) پھر اس مرغی کو لے کر مع اس لڑکے کے (یحییٰ کے پاس) آئے اور کہنے لگے اپنے لڑکے کو اس طرح جانور کو باندھ کر مارنے سے منع کرو کیونکہ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے کوئی جانور چوپایہ وغیرہ قتل کے لیے باندھا نہ جائے ف۲

ف اس یحییٰ کے کئی بیٹے تھے عثمان اور عنبہ اور ابان اور اسمٰعیل اور سعید اور محمد اور ہشام اور عمرو ف شداد بن اوس کی حدیث میں جس کو امام مسلم نے نکالا یوں ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم کسی کو قتل کرنا چاہو تو اچھی طرح قتل کرو (یعنی اس طرح کہ اس کو بے فائدہ تکلیف نہ ہو۔ اور جب جانور کو ذبح کرنا چاہو تو اچھی طرح ذبح کرو اپنی چھری تیز کر لو اور جانور کو آرام دو۔ جلدی سے اس کا گلا کٹ جائے یہ نہیں کہ کند چھری اس کے گلے پر چلا کر اس کو تکلیف دو بڑے بے رحم ہیں وہ لوگ جو جاندار پر رحم نہیں کرتے میں سمجھتا ہوں نصاریٰ کی حکومت جو ساری دنیا میں پھیلتی جاتی ہے اس کی حکمتیں اللہ ہی خوب جانتا ہے مگر ایک ظاہری سبب بھی ہے کہ نصاریٰ علانیہ ظلم کو پسند نہیں کرتے اور جانور اور آدمی کو ناحق تکلیف نہیں دینا چاہتے انہوں نے جانوروں کے آرام کے لیے بھی قانون بنائے ہیں بہر حال رحم اور انصاف یہ دو ستون سلطنت کے ستون ہیں جہاں یہ گرے سلطنت بھی گئی گزری۔

---

٤٢٣ - حَدَّثَنَا أَبُو النُّعْمَانِ: حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ، عَنْ أَبِي بِشْرٍ، عَنْ سَعِيدِ ابْنِ جُبَيْرٍ قَالَ: كُنْتُ عِنْدَ ابْنِ عُمَرَ فَمَرُّوا بِفِتْيَةٍ أَوْ بِنَفَرٍ نَصَبُوا دَجَاجَةً يَرْمُونَهَا فَلَمَّا رَأَوْا ابْنَ عُمَرَ تَفَرَّقُوا عَنْهَا، وَقَالَ ابْنُ عُمَرَ: مَنْ فَعَلَ هَذَا؟ إِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَعَنَ مَنْ فَعَلَ هَذَا، تَابَعَهُ سُلَيْمَانُ عَنْ شُعْبَةَ.

ہم سے ابو نعمان (محمد بن فضل سدوسی) نے بیان کیا کہا ہم سے ابو عوانہ (وضاح یشکری) نے انہوں نے ابو بشر (جعفر بن ابی وحشیہ) سے انہوں نے سعید بن جبیر سے انہوں نے کہا میں عبد اللہ بن عمرؓ کے پاس تھا وہ چند جوانوں یا چند آدمیوں پر سے (یہ راوی کا شک ہے) گذرے انہوں نے کیا کیا تھا ایک مرغی (بیچاری) کو باندھ کر نشانہ بنایا تھا ف جب انہوں نے عبد اللہ بن عمرؓ کو دیکھا تو مرغی چھوڑ کر چل دیئے عبد اللہ نے وہاں آکر کہا اس مرغی بیچاری کو کس نے باندھا ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے تو ایسا کرنے والے پر لعنت کی ہے ابو بشر کے ساتھ اس حدیث کو سلیمان بن حرب نے بھی شعبہ سے روایت کیا (اس کو بیہقی نے وصل کیا)

ف اس پر تیر مار رہے تھے۔

---

٤٢٤ - حَدَّثَنَا الْمِنْهَالُ، عَنْ سَعِيدٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ: لَعَنَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ مَثَّلَ بِالْحَيَوَانِ وَقَالَ عَدِيٌّ، عَنْ سَعِيدٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

ہم سے منہال بن عمرو نے بیان کیا انہوں نے سعید بن جبیر سے روایت کیا انہوں نے ابن عمرؓ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس شخص پر لعنت کی جو جانور کا مثلہ کرے اور عدی بن ثابت نے سعید بن جبیر سے انہوں نے ابن عباس سے روایت کی انہوں نے آنحضرت صلی اللہ

علیہ وسلم سے (اس کو امام مسلم اور نسائی نے نکالا) ف

ف اس روایت میں یوں ہے کہ کسی جاندار چیز کو نشانہ نہ بناؤ۔

---

۴۲۵ - حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مِنْهَالٍ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ: أَخْبَرَنِي عَدِيُّ بْنُ ثَابِتٍ قَالَ: سَمِعْتُ عَبْدَ اللهِ بْنَ يَزِيدَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ نَهَى عَنِ النُّهْبَى وَالْمُثْلَةِ۔

ہم سے حجاج بن منہال نے بیان کیا کہا ہم سے شعبہ بن حجاج نے کہا مجھ کو عدی بن ثابت نے خبر دی کہا میں نے عبداللہ بن یزید خطمی سے سنا انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے لوٹ پوٹ اور مثلہ سے منع فرمایا ف

ف لوٹ یہ ہے کہ کسی کا مال زبردستی لے لے اسی حدیث سے بعضوں نے نکاح میں کھجور مصری لٹانے کو منع کیا ہے۔ اور کہا ہے کہ تقسیم کر دینا مناسب ہے۔

بَابُ لَحْمِ الدَّجَاجِ۔

باب مرغی کا گوشت کھانا

۴۲۶ - حَدَّثَنَا يَحْيَى: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ أَبِي قِلَابَةَ، عَنْ زَهْدَمٍ الْجَرْمِيِّ عَنْ أَبِي مُوسَى، يَعْنِي الْأَشْعَرِيَّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْكُلُ دَجَاجًا۔

ہم سے یحییٰ بن موسیٰ بلخی نے بیان کیا کہا ہم سے وکیع نے انہوں نے سفیان سے انہوں نے ایوب سے انہوں نے ابو قلابہ سے انہوں نے زہدم بن مضرب جرمی سے انہوں نے ابوموسیٰ اشعری سے انہوں نے کہا میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو مرغی کھاتے دیکھا۔

---

۴۲۷ - حَدَّثَنَا أَبُو مَعْمَرٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ: حَدَّثَنَا أَيُّوبُ بْنُ أَبِي تَمِيمَةَ، عَنِ الْقَاسِمِ، عَنْ زَهْدَمٍ قَالَ: كُنَّا عِنْدَ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ وَكَانَ بَيْنَنَا وَبَيْنَهُ هَذَا الْحَيُّ مِنْ جَرْمٍ إِخَاءٌ فَأُتِيَ بِطَعَامٍ فِيهِ لَحْمُ دَجَاجٍ، وَفِي الْقَوْمِ رَجُلٌ جَالِسٌ أَحْمَرُ فَلَمْ يَدْنُ مِنْ طَعَامِهِ، فَقَالَ: ادْنُ فَقَدْ رَأَيْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْكُلُ مِنْهُ

ہم سے ابومعمر نے بیان کیا کہا ہم سے عبدالوارث بن سعید نے کہا ہم سے ایوب بن ابی تمیمہ نے انہوں نے قاسم بن عاصم کلیبی سے انہوں نے زہدم بن مضرب سے انہوں نے کہا ہمارے قبیلے جرم اور ابوموسیٰ کے قبیلے اشعر میں دوستی اور برادری تھی ایک بار ایسا ہوا ابوموسیٰ کے پاس کھانا لایا گیا اس میں مرغی تھی جو لوگ وہاں حاضر تھے ان میں ایک سرخ رنگ کا شخص بھی تھا ف وہ بیٹھا رہا کھانے کے قریب نہ آیا ابوموسیٰ نے اس سے کہا نزدیک آ کھانا کھا کیونکہ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو مرغی کھاتے دیکھا ہے وہ شخص کہنے لگا مجھے

قَالَ: إِنِّي رَأَيْتُهُ يَأْكُلُ شَيْئًا فَقَذِرْتُهُ، فَحَلَفْتُ أَنْ لَا آكُلَهُ، فَقَالَ: ادْنُ أُخْبِرْكَ أَوْ أُحَدِّثْكَ: إِنِّي أَتَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي نَفَرٍ مِنَ الْأَشْعَرِيِّينَ فَوَافَقْتُهُ وَهُوَ غَضْبَانُ وَهُوَ يَقْسِمُ نَعَمًا مِنْ نَعَمِ الصَّدَقَةِ فَاسْتَحْمَلْنَاهُ فَحَلَفَ أَنْ لَا يَحْمِلَنَا، قَالَ: مَا عِنْدِي مَا أَحْمِلُكُمْ عَلَيْهِ، ثُمَّ أُتِيَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِنَهْبٍ مِنْ إِبِلٍ، فَقَالَ: أَيْنَ الْأَشْعَرِيُّونَ؟ أَيْنَ الْأَشْعَرِيُّونَ؟ قَالَ: فَأَعْطَانَا خَمْسَ ذَوْدٍ غُرَّ الذُّرَى، فَلَبِثْنَا غَيْرَ بَعِيدٍ فَقُلْتُ لِأَصْحَابِي: نَسِيَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَمِينَهُ فَوَاللَّهِ لَئِنْ تَغَفَّلْنَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَمِينَهُ لَا نُفْلِحُ أَبَدًا، فَرَجَعْنَا إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْنَا: يَا رَسُولَ اللَّهِ: إِنَّا اسْتَحْمَلْنَاكَ فَحَلَفْتَ أَنْ لَا تَحْمِلَنَا فَظَنَنَّا أَنَّكَ نَسِيتَ يَمِينَكَ، فَقَالَ: إِنَّ اللَّهَ هُوَ حَمَلَكُمْ، إِنِّي وَاللَّهِ إِنْ شَاءَ اللَّهُ لَا أَحْلِفُ عَلَى يَمِينٍ فَأَرَى غَيْرَهَا خَيْرًا مِنْهَا إِلَّا أَتَيْتُ الَّذِي هُوَ خَيْرٌ وَتَحَلَّلْتُهَا۔

مرغی سے گھن آتی ہے میں نے اس کو پلیدی کھاتے دیکھا اس لیے قسم کھائی کہ مرغی کبھی نہ کھاؤں گا اب کیسے کھاؤں ابو موسیٰ نے کہا (ارے نزدیک آ) میں تجھ کو (قسم کا علاج) بتاتا ہوں ہوا یہ کہ میں اور کئی اشعری لوگوں کیساتھ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اتفاق سے آپ اس وقت غصے میں تھے اور خیرات کے جانور لوگوں میں تقسیم کر رہے تھے ہم نے بھی آپ سے سواری کے اونٹ مانگے آپ نے قسم کھائی میں تم کو سواری نہیں دوں گا فرمایا میرے پاس سواری نہیں ہے پھر ایسا ہوا آپ کے پاس کچھ اونٹ جو لوٹ کے آئے تھے آئے آپ نے (ان کو دیکھ کر) پوچھا اشعری لوگ کہاں گئے اشعری لوگ کہاں گئے۔ ابو موسیٰ نے کہا پھر ہم کو آپ نے (ایک نہیں) پانچ اونٹ مرحمت فرمائے وہ بھی کیسے عمدہ سفید کوہان کے ہم تھوڑی دیر خاموش رہے ف۲ اس کے بعد میں نے اپنے ساتھیوں سے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اپنی قسم بھول گئے ف۳ خدا کی قسم اگر ہم آپ کو غفلت میں رہنے دیں قسم یاد نہ دلائیں تو کبھی ہماری بھلائی نہیں ہونے کی آخر ہم لوگ لوٹ کر آپ کے پاس آئے اور عرض کیا یا رسول اللہ پہلے ہم نے آپ سے سواری مانگی تھی تو آپ نے قسم کھائی تھی کہ میں تم کو سواری نہیں دوں گا۔ ہم سمجھتے ہیں آپ نے اپنی قسم بھول کر ہم کو یہ اونٹ دیئے ہیں آپ نے فرمایا ف۴ اللہ نے دیئے ہیں (اس کے علاوہ) میں تو خدا کی قسم اگر وہ چاہے جب کوئی قسم کھا لیتا ہوں پھر اس کے خلاف کرنا بہتر سمجھتا ہوں تو جو بات بہتر معلوم ہوتی ہے وہ کر لیتا ہوں قسم کا کفارہ دے دیتا ہوں ف۵

ف۱ مرغی بالاتفاق حلال ہے گو وہ جلالہ ہو یعنی نجاست کھاتی ہو بعضوں نے کہا اگر جلالہ ہو تو تین دن تک اس کو نجاست کھانے سے روک دے پھر کھا کھاؤ اسے ابن ابی شیبہ نے ابن عمرؓ سے ایسا ہی نقل کیا ہے اور جس حدیث میں جلالہ کے کھانے کی ممانعت آئی ہے اس کو کراہت تنزیہی پر محمول کیا ہے اور بعضوں نے حرمت پر بھی قول کیا ہے حنابلہ کا، ابن دقیق العید نے اسی کو ترجیح دی ہے جب جلالہ کا گوشت کھانا منع ہوا تو اس کا انڈا بھی کھانا منع ہو گا اسی طرح اس جانور کا دودھ پینا جو نجاست

کھاتا ہوا یسے جانور کو چند روز تک گھاس کھلانا چاہیے بعضوں نے کہا ۳ دن تک بعضوں نے کہا یہاں تک کہ اس کے دودھ اور گوشت میں سے نجاست کی بو دور ہو جائے اس وقت اس کا دودھ پینا یا گوشت کھانا درست ہے ۲ سمجھے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنی قسم کا خیال نہیں رہا ۳ بھول کر آپ نے ہم کو اونٹ دیئے ہیں ۴ میری قسم اب بھی سچی رہی کیوں کہ میں نے یہ سواری تم کو نہیں دی ۵ اسی طرح تو نے بھی مرغی نہ کھانے کی قسم کھائی ہے تو مرغی کھا کر قسم کا کفارہ دیجیو۔

بَابُ لُحُومِ الْخَيْلِ۔ باب گھوڑے کا گوشت کھانا کیسا ہے ف۱

ف اکثر علماء اور امام ابو یوسف اور محمد کے نزدیک گھوڑا حلال ہے مالکیہ سے اس کی کراہت اور امام ابو حنیفہ رح سے اس کی حرمت منقول ہے لیکن گدھا اور خچر تو اکثر علماء کے نزدیک حرام ہے لیکن ابن عباس رض سے ان کی اباحت منقول ہے اور مالکیہ بھی اباحت کے قائل ہیں اور شوکانی نے اہل حدیث کا مذہب خچر کی اباحت اور گدھے کی حرمت کا قرار دیا ہے یہ اختلاف اس گدھے میں ہے جو بستی کا ہو لیکن جنگل کا گدھا گورخر وہ تو بالاتفاق حلال ہے۔

۴۲۸۔ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ: حَدَّثَنَا هِشَامٌ، عَنْ فَاطِمَةَ عَنْ أَسْمَاءَ قَالَتْ: نَحَرْنَا فَرَسًا عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَكَلْنَاهُ۔

ہم سے عبد اللہ بن زبیر حمیدی نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان بن عیینہ نے کہا ہم سے ہشام بن عروہ نے انہوں نے اپنی بی بی فاطمہ بنت منذر سے انہوں نے اسماء بنت ابی بکر سے انہوں نے کہا ہم نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں ایک گھوڑا نحر کیا اور اس کا گوشت کھایا۔

۴۲۹۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ: حَدَّثَنَا حَمَّادٌ، عَنْ عَمْرٍو، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ: نَهَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ خَيْبَرَ عَنْ لُحُومِ الْحُمُرِ، وَرَخَّصَ فِي لُحُومِ الْخَيْلِ۔

ہم سے مسدد نے بیان کیا کہا ہم سے حماد بن زید نے انہوں نے عمرو بن دینار سے انہوں نے محمد بن علی رض سے انہوں نے جابر بن عبد اللہ انصاری سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے خیبر کے دن گدھے کے گوشت سے منع کیا اور گھوڑے کا گوشت کھانے کی اجازت دی۔

بَابُ لُحُومِ الْحُمُرِ الْإِنْسِيَّةِ، فِيهِ عَنْ سَلَمَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

باب بستی کے گدھوں کا گوشت کھانا کیسا ہے
اس باب میں سلمہ بن اکوع رض سے روایت ہے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے ف

ف یہ حدیث کتاب المغازی میں موصولاً گزر چکی ہے۔

٤٣٠۔ حَدَّثَنَا صَدَقَةُ: أَخْبَرَنَا عَبْدَةُ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ، عَنْ سَالِمٍ وَ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا: نَهَى النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ لُحُومِ الْحُمُرِ الْأَهْلِيَّةِ يَوْمَ خَيْبَرَ۔

ہم سے صدقہ بن فضل نے بیان کیا کہا ہم کو عبدہ بن سلیمان نے خبر دی انہوں نے عبید اللہ عمری سے انہوں نے سالم اور نافع سے ان دونوں نے ابن عمرؓ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے خیبر کے دن گدھوں کے گوشت سے منع کیا ف

ف جو لوگ گدھے کا گوشت حلال جانتے ہیں وہ یہ جواب دیتے ہیں کہ لوگوں نے ان گدھوں کو تقسیم سے پہلے ہی کاٹ کر ان کا گوشت پکنے کے لیے چڑھا دیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو پھینکوا دیا اس لیے کہ تقسیم سے پہلے اس کا لینا درست نہ تھا نہ اس وجہ سے کہ گدھا حرام تھا اب بعضے صحابہ کو دھوکہ ہوگیا وہ یہ سمجھے کہ گدھا حرام ہے اس وجہ سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے گوشت پھینکوا دیا۔ حافظ نے کہا گدھے میں حرمت کے قول کو ترجیح ہے جیسے گھوڑے میں حلت کے قول کو۔

٤٣١۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ: حَدَّثَنَا يَحْيَى، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ: حَدَّثَنِي نَافِعٌ، عَنْ عَبْدِ اللهِ قَالَ: نَهَى النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ لُحُومِ الْحُمُرِ الْأَهْلِيَّةِ تَابَعَهُ ابْنُ الْمُبَارَكِ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ عَنْ نَافِعٍ، وَقَالَ أَبُو أُسَامَةَ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ عَنْ سَالِمٍ۔

ہم سے مسدد نے بیان کیا کہا ہم سے یحییٰ بن سعید نے انہوں نے عبید اللہ عمری سے کہا مجھ سے نافع نے بیان کیا انہوں نے عبد اللہ بن عمرؓ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بستی کے گدھوں کے گوشت سے منع فرمایا یحییٰ قطان کے ساتھ اس حدیث کو عبد اللہ بن مبارک نے بھی عبید اللہ سے انہوں نے نافع سے روایت کیا ہے ف اور ابو اسامہ (حماد) نے اس کو عبید اللہ سے انہوں نے سالم سے روایت کیا ف۲

ف اس کو امام بخاری نے مغازی سے وصل کیا ف۲ یہ بھی مغازی میں امام بخاری نے وصل کیا۔

٤٣٢۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يُوسُفَ: أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عَبْدِ اللهِ وَالْحَسَنِ بَنِي مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ عَنْ أَبِيهِمَا عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمْ

ہم سے عبد اللہ بن یوسف تنیسی نے بیان کیا کہا ہم کو امام مالک نے خبر دی انہوں نے شہاب سے انہوں نے امام عبد اللہ اور امام حسن سے جو امام محمد بن حنفیہ کے صاحبزادے تھے انہوں نے امام محمد بن حنفیہ سے انہوں نے اپنے والد

قَالَ: نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْمُتْعَةِ عَامَ خَيْبَرَ وَلُحُومِ حُمُرِ الْإِنْسِيَّةِ۔

ماجد حضرت علی مرتضیٰ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جس سال خیبر کی جنگ ہوئی متعہ سے اور بستی کے گدھوں کے گوشت سے منع فرمایا۔

---

٤٣٣ - حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ: حَدَّثَنَا حَمَّادٌ، عَنْ عَمْرٍو، عَنْ مُحَمَّدِ ابْنِ عَلِيٍّ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ: نَهَى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ خَيْبَرَ عَنْ لُحُومِ الْحُمُرِ وَرَخَّصَ فِي لُحُومِ الْخَيْلِ۔

ہم سے سلیمان بن حرب نے بیان کیا کہا ہم سے حماد بن زید نے انہوں نے عمرو بن دینار سے انہوں نے محمد بن علی سے انہوں نے جابر بن عبداللہ انصاری رضؓ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے خیبر کے دن گدھوں کے گوشت سے منع فرمایا اور گھوڑے کا گوشت کھانے کی اجازت دی۔

---

٤٣٤ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ: حَدَّثَنَا يَحْيَى، عَنْ شُعْبَةَ قَالَ: حَدَّثَنِي عَدِيٌّ، عَنِ الْبَرَاءِ وَابْنِ أَبِي أَوْفَى رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ قَالَا: نَهَى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ لُحُومِ الْحُمُرِ۔

ہم سے مسدد نے بیان کیا کہا ہم سے یحییٰ بن سعید قطان نے انہوں نے شعبہ سے کہا مجھ سے عدی بن ثابت نے انہوں نے براء بن عازبؓ عبداللہ بن ابی اوفیٰ رضؓ صحابیوں سے ان دونوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے گدھوں کے گوشت سے منع فرمایا۔

---

٤٣٥ - حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ: أَخْبَرَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ: حَدَّثَنَا أَبِي، عَنْ صَالِحٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ: أَنَّ أَبَا إِدْرِيسَ أَخْبَرَهُ: أَنَّ أَبَا ثَعْلَبَةَ قَالَ: حَرَّمَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لُحُومَ الْحُمُرِ الْأَهْلِيَّةِ، تَابَعَهُ الزُّبَيْدِيُّ وَعُقَيْلٌ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، وَقَالَ مَالِكٌ وَمَعْمَرٌ وَالْمَاجِشُونُ وَيُونُسُ وَابْنُ إِسْحَاقَ عَنِ الزُّهْرِيِّ: نَهَى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ كُلِّ ذِي نَابٍ مِنَ السِّبَاعِ۔

ہم سے اسحاق بن راہویہ نے بیان کیا کہا ہم کو یعقوب بن ابراہیم نے خبر دی کہا مجھ کو والد (ابراہیم بن سعد) نے انہوں نے صالح بن کیسان سے انہوں نے ابن شہاب سے ان کو ابو ادریس خولانی نے خبر دی ان سے ابو ثعلبہ خشنی نے بیان کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بستی کے گدھوں کا گوشت حرام کیا صالح کے ساتھ اس حدیث کو زبیدی نے بھی روایت کیا ف۱ اور عقیل نے بھی ابن شہاب سے ف۲ اور امام مالکؒ نے کہا ف۳ اور معمر ف۴ نے اور یوسف بن یعقوب ماجشون ف۵ نے اور یونس بن یزید ف۶ نے اور محمد بن اسحاق ف نے ان سبھوں نے زہری سے روایت کی انہوں نے

کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ہر دانت والے درندے کے گوشت سے منع فرمایا ف

ف۱ اس کو نسائی نے وصل کیا ف۲ اس کو امام احمد نے اپنی مسند میں وصل کیا ف۳ یہ حدیث آگے موصولاً آتی ہے ف۴ اس کو حسن بن سفیان نے وصل کیا ف۵ اس کو امام مسلم نے وصل کیا ف۶ اس کو حسن بن سفیان نے وصل کیا ف اس کو اسحاق بن راہویہ نے وصل کیا ف۸ ان روایتوں میں گدھے کا ذکر نہیں ہے۔

۴۳۶- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَامٍ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ الثَّقَفِيُّ، عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ مُحَمَّدٍ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَاءَهُ جَاءٍ فَقَالَ: أُكِلَتِ الْحُمُرُ، ثُمَّ جَاءَهُ جَاءٍ فَقَالَ: أُكِلَتِ الْحُمُرُ، ثُمَّ جَاءَهُ جَاءٍ فَقَالَ: أُفْنِيَتِ الْحُمُرُ، فَأَمَرَ مُنَادِيًا فَنَادَى فِي النَّاسِ: إِنَّ اللّٰهَ وَرَسُولَهُ يَنْهَيَانِكُمْ عَنْ لُحُومِ الْحُمُرِ الْأَهْلِيَّةِ فَإِنَّهَا رِجْسٌ، فَأُكْفِئَتِ الْقُدُورُ وَإِنَّهَا لَتَفُورُ بِاللَّحْمِ۔

ہم سے محمد بن سلام بیکندی نے بیان کیا کہا ہم کو عبدالوہاب ثقفی نے خبر دی انہوں نے ایوب سختیانی سے انہوں نے محمد بن سیرین سے انہوں نے انس بن مالک سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک شخص آیا (نام نامعلوم) کہنے لگا یا رسول اللہ! گدھوں کو تو لوگ چٹ کر گئے ف پھر ایک شخص اور آیا (نام نامعلوم) وہ بھی یہی کہنے لگا۔ پھر ایک اور شخص آیا (نام نامعلوم) اس نے بھی کہا گدھے فنا ہو گئے ف۲ آپ نے اس وقت ایک شخص کو حکم دیا اس نے یوں منادی کی اللہ اور اس کے رسول تم کو گدھوں کے گوشت سے منع کرتے ہیں وہ ناپاک ہیں اس وقت دیگیں اوندھائی گئیں جن میں (گدھوں کا) گوشت اُبل رہا تھا۔

ف۱ اب سوار کاہے پر ہوں گے بوجھ کس پر لادیں گے ف۲ لوگ کاٹ کاٹ کر کھا گئے۔

۴۳۷- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ: قَالَ عَمْرٌو: قُلْتُ لِجَابِرِ بْنِ زَيْدٍ: يَزْعُمُونَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنْ حُمُرِ الْأَهْلِيَّةِ، فَقَالَ: قَدْ كَانَ يَقُولُ ذَاكَ الْحَكَمُ بْنُ عَمْرٍو الْغِفَارِيُّ عِنْدَنَا بِالْبَصْرَةِ وَلٰكِنْ أَبَى ذَاكَ الْبَحْرُ ابْنُ عَبَّاسٍ وَقَرَأَ- قُلْ لَا أَجِدُ فِيمَا

ہم سے علی بن عبداللہ مدینی نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان بن عیینہ نے کہ عمرو بن دینار نے کہا میں نے جابر بن زید سے کہا لوگ کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے گدھوں کے گوشت سے منع فرما دیا انہوں نے کہا حکم بن عمرو غفاری صحابی بھی بصرے میں ایسا ہی کہتے تھے لیکن علم کے دریا اور عالم ابن عباس رض نے اس کو نہیں مانا اور یہ آیت (سورۂ مائدہ کی) پڑھی اے پیغمبر کہہ دے میں تو کسی کھانے والے پر کوئی کھانا حرام نہیں پاتا مگر یہ کہ مردار ہوا اخیر تک ف

أُوحِيَ إِلَيَّ مُحَرَّمًا۔

ف امام مالک اور بعضے علماء نے اسی آیت سے دلیل لے کر باقی سب جانوروں کو حلال قرار دیا ہے یہاں تک کہ قفال نے ایک شاذ قول یہ بھی نقل کیا ہے کہ کتا بھی حلال ہے لیکن جمہور علماء یہ کہتے ہیں کہ ان چیزوں کے سوا بھی وہ چیزیں جن کی حرمت حدیثوں سے معلوم ہوئی ہے وہ بھی حرام ہیں جیسے گدھے درندے بلی کتا پنجہ سے شکار کرنے والا پرندہ جلالہ اور جو جانور خبیث ہوں اس کے سوا باقی سب جانور حلال ہیں امام شوکانی نے اہل حدیث کا یہی مذہب قرار دیا ہے اہل حدیث کے نزدیک حشرات الارض حرام نہیں ہو سکتے اسی طرح گھوڑ پھوڑ۔ کوا وغیرہ بعضوں نے کہا آپ نے کوے اور چھپکلی کے مارنے کا اسی طرح چوہے کے مارنے کا حکم دیا اس لیے وہ بھی حرام ہیں

بَابُ أَكْلِ كُلِّ ذِي نَابٍ مِنَ السِّبَاعِ۔

باب ہر دانت والا پرندہ حرام ہے

۴۳۸ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ: أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ أَبِي إِدْرِيسَ الْخَوْلَانِيِّ، عَنْ أَبِي ثَعْلَبَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنْ أَكْلِ كُلِّ ذِي نَابٍ مِنَ السِّبَاعِ، تَابَعَهُ يُونُسُ وَمَعْمَرٌ وَابْنُ عُيَيْنَةَ وَالْمَاجِشُونَ عَنِ الزُّهْرِيِّ۔

ہم سے عبداللہ بن یوسف تنیسی نے بیان کیا کہا ہم کو امام مالک نے خبر دی انہوں نے ابن شہاب سے انہوں نے ابو ادریس خولانی سے انہوں نے ابو ثعلبہ سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ہر دانت والے پرندے کا گوشت کھانے سے منع فرمایا امام مالک کے ساتھ اس حدیث کو یونس اور معمر اور ابن عیینہ اور ماجشون نے بھی زہری سے روایت کیا ہے۔ ف

ف ابن عیینہ کی روایت کو امام بخاری نے کتاب الطب میں وصل کیا باقی روایتوں کا ذکر اگلے باب میں ہو چکا ہے۔

بَابُ جُلُودِ الْمَيْتَةِ۔

باب مردار کی کھال کا بیان ف

ف اہل حدیث نے سور اور کتے کو بھی مردار پر قیاس کیا ہے اور کہا ہے کہ حدیث عام ہے پس ان کی کھال بھی دباغت سے پاک ہو جاتی ہے جیسے بلی، ریچھ بھیڑیا شیر بور بچہ لومڑی چیتا وغیرہ جب ان کی دباغت نہ ہوئی ہو۔

۴۳۹ - حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ: حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ: حَدَّثَنَا أَبِي، عَنْ صَالِحٍ: حَدَّثَنِي ابْنُ شِهَابٍ: أَنَّ عُبَيْدَ اللَّهِ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ أَخْبَرَهُ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا

ہم سے زہیر بن حرب نے بیان کیا کہا ہم سے یعقوب بن ابراہیم نے کہا ہم سے والد نے انہوں نے صالح بن کیسان سے کہا مجھ سے ابن شہاب نے بیان کیا ان کو عبیداللہ بن عبداللہ نے خبر دی۔ ان کو عبداللہ بن عباس نے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے (رستے میں) ایک مری بکری دیکھی فرمایا تم اس

أَخْبَرَهُ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّ بِشَاةٍ مَيِّتَةٍ فَقَالَ: هَلَّا اسْتَمْتَعْتُمْ بِإِهَابِهَا؟ قَالُوا: إِنَّهَا مَيِّتَةٌ قَالَ: إِنَّمَا حَرُمَ أَكْلُهَا۔

کی کھال کیوں کام میں نہیں لائے لوگوں نے کہا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وہ مردار ہے۔ آپ نے فرمایا مردار کا صرف کھانا حرام ہے ف

ف نہ اس کی کھال کا کام میں لانا۔ ہر جانور کی کھال دباغت سے پاک ہو جاتی ہے لیکن زہری نے کہا دباغت نہ ہوئی ہو جب بھی پاک ہے اس سے نفع اٹھانا جائز ہے اور امام بخاری کا میلان بھی اسی طرف معلوم ہوتا ہے لیکن دباغت سے پاک ہو جانا یہ جمہور کا قول ہے اور کسی کھال کا انہوں نے استثناء نہیں کیا یہاں تک کہ سؤر اور کتے کا بھی۔ اہلحدیث کا یہی قول ہے۔ امام شوکانی نے اسی کو ترجیح دی اور شافعی نے کتے اور سؤر کو مستثنیٰ کیا ہے اور حنفیہ نے سؤر کو اور امام احمد نے فرمایا کہ مردار کی کھال بھی دباغت سے پاک نہیں ہوتی۔

٤٤٠۔ حَدَّثَنَا خَطَّابُ بْنُ عُثْمَانَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حِمْيَرَ، عَنْ ثَابِتِ ابْنِ عَجْلَانَ قَالَ: سَمِعْتُ سَعِيدَ بْنَ جُبَيْرٍ قَالَ: سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا يَقُولُ: مَرَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِعَنْزٍ مَيِّتَةٍ فَقَالَ: مَا عَلَى أَهْلِهَا لَوِ انْتَفَعُوا بِإِهَابِهَا؟

ہم سے خطاب بن عثمان نے بیان کیا کہا ہم سے محمد بن حمیر نے انہوں نے ثابت بن عجلان سے کہا میں نے سعید بن جبیر سے سنا وہ کہتے تھے میں نے ابن عباس رضہ سے سنا وہ کہتے تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ایک مری ہوئی بکری پر سے گزرے فرمایا اس بکری کے مالکوں کو کیا ہوا اس کی کھال ان کو کام میں لانا تھی۔

بَابُ الْمِسْكِ۔

باب مشک کے بیان میں ف

ف مشک کے ذکر کی مناسبت اس مقام پر یہ ہے کہ جیسے کھال دباغت سے پاک ہو جاتی ہے ایسی ہی مشک بھی پہلے ایک گندا خون ہوتی ہے پھر سوکھ کر پاک ہو جاتی ہے مشک باجماع اہل اسلام پاک اور طاہر ہے مگر ایک شاذ قول علماء سے یہ منقول ہے کہ مشک کا استعمال منع ہے اور یہ صریح غفلت ہے احادیث سے ثابت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مشک کا استعمال کرتے تھے اور آپ نے بہشت کی مٹی کو فرمایا کہ وہ مشک کی طرح خوشبودار ہے اور قرآن میں ہے ختامہٗ مسك اور مسلم نے ابوسعید سے روایت کیا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مشک سب خوشبوؤں سے بڑھ کر عمدہ خوشبو ہے اس باب سے یہ بھی ثابت ہوا کہ کسی چیز کی جب حالت بدل جائے تو اس کا حکم بھی بدل جاتا ہے خون نجس ہے مگر مشک پاک اور طاہر ہے حالاں کہ بموجب فان المسك بعض دم الغزال وہ بھی ایک وقت میں گندہ خون تھی کہتے ہیں تازہ مشک خون کی طرح بدبودار ہوتی ہے پھر سوکھ کر ایسی معطر ہو جاتی ہے سبحان اللہ قادر مطلق کی

قدرت اور جب حالت بدلنے سے حکم بدل گیا شراب بھی جب شراب نہ رہے بلکہ کوئی اور چیز ہو جائے جیسے عطر یا دوا یا سرکہ تو اس کا حکم شراب کا نہ رہے گا جیسے اوپر گذر چکا۔

---

٤٤١ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ: حَدَّثَنَا عُمَارَةُ بْنُ الْقَعْقَاعِ، عَنْ أَبِي زُرْعَةَ بْنِ عَمْرِو بْنِ جَرِيرٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَا مِنْ مَكْلُومٍ يُكْلَمُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ إِلَّا جَاءَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَكَلْمُهُ يَدْمَى، اللَّوْنُ لَوْنُ دَمٍ، وَالرِّيحُ رِيحُ مِسْكٍ۔

ہم سے مسدد بن مسرہد نے بیان کیا کہا ہم سے عبدالواحد بن زیاد نے کہا ہم سے عمارہ بن قعقاع نے انہوں نے ابوزرعہ بن عمرو بن جریر سے انہوں نے ابوہریرہ سے انہوں نے کہا آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص اللہ کی راہ میں زخمی ہو وہ قیامت کے دن زخمی ہی اٹھے گا اس کے زخم میں سے خون بہہ رہا ہوگا جس کا رنگ تو خون کا ہوگا مگر خوشبو مشک کی سی ف

ف اس حدیث سے باب کا مطلب یوں نکالا کہ جب شہید کے خون کو مشک سے تشبیہ دی تو معلوم ہوا کہ وہ پاک اور طاہر اور عمدہ چیز ہے ورنہ ناپاک اور گندی چیز سے تشبیہ دینا کوئی فضیلت نہیں۔

---

٤٤٢ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ: حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ، عَنْ بُرَيْدٍ، عَنْ أَبِي بُرْدَةَ، عَنْ أَبِي مُوسَى رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَثَلُ الْجَلِيسِ الصَّالِحِ وَالسَّوْءِ كَحَامِلِ الْمِسْكِ وَنَافِخِ الْكِيرِ، فَحَامِلُ الْمِسْكِ إِمَّا أَنْ يُحْذِيَكَ، وَإِمَّا أَنْ تَبْتَاعَ مِنْهُ، وَإِمَّا أَنْ تَجِدَ مِنْهُ رِيحًا طَيِّبَةً، وَنَافِخُ الْكِيرِ إِمَّا أَنْ يُحْرِقَ ثِيَابَكَ، وَإِمَّا أَنْ تَجِدَ رِيحًا خَبِيثَةً۔

ہم سے محمد بن علاء نے بیان کیا کہا ہم سے ابواسامہ نے انہوں نے برید بن عبداللہ سے انہوں نے ابوبردہ سے انہوں نے ابوموسیٰ رضی سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا اچھے نیک دوست اور برے بدکار دوست ان کی مثال ایسی ہے جیسے مشک بردار اور لوہار کی جو بھٹی پھونکتا ہے مشک بردار (عطر فروش) تحفہ کے طور پر کچھ خوشبو تجھ کو دے گا یا تو اس سے خوشبو خرید کر لے گا یا دونوں نہ سہی تو تھوڑی دیر) عمدہ خوشبو سونگھے گا یہی کیا کم ہے اور لوہار بھٹی پھونکنے والا یا تو آگ اڑا کر تیرا کپڑا جلا دے گا اگر یہ نہ ہو بچ جائے تو بدبو تو ضرور سونگھے گا۔

بَابُ الْأَرْنَبِ۔

باب خرگوش کا بیان ف

ف اس کی حلت پر ہمارے علماء کا اتفاق ہے مگر امامیہ کے نزدیک حرام ہے کیونکہ اس کو حیض آتا ہے عبداللہ بن عمرؓ

اور عکرمہ اور ابن ابی لیلے سے بھی اس کی کراہت منقول ہے اور نووی نے غلطی کی امام ابوحنیفہ رح سے اس کی حرمت نقل کی حنفیہ کے نزدیک بھی خرگوش حلال ہے اور خزیمہ کی حدیث کہ نہ میں اس کو کھاتا ہوں نہ حرام کہتا ہوں کراہت پر دلالت نہیں کرتی اس کے علاوہ اس کی سند ضعیف ہے اور حدیثوں سے آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا خرگوش کھانا نکلتا ہے

٤٤٣ - حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ هِشَامِ بْنِ زَيْدٍ، عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: أَنْفَجْنَا أَرْنَبًا وَنَحْنُ بِمَرِّ الظَّهْرَانِ، فَسَعَى الْقَوْمُ فَلَغِبُوا، فَأَخَذْتُهَا فَجِئْتُ بِهَا إِلَى أَبِي طَلْحَةَ فَذَبَحَهَا، فَبَعَثَ بِوَرِكَيْهَا، أَوْ قَالَ بِفَخِذَيْهَا إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَبِلَهَا۔

ہم سے ابوالولید نے بیان کیا کہا ہم سے شعبہ نے انہوں نے ہشام بن زید سے انہوں نے انس سے انہوں نے کہا ہم نے ایک خرگوش کو مرالظہران میں چھیڑا لوگ اس کے پیچھے دوڑے مگر تھک کر رہ گئے (پکڑ نہ سکے) آخر میں اس کو پکڑ کر ابوطلحہؓ پاس لے آیا انہوں نے اس کو ذبح کیا اور اس کے سرین یا رانیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پاس بھیجیں آپ نے قبول کیں ف ۲

ف۱ وہ ایک مقام ہے مکہ سے ایک منزل پر ف ۲ خرگوش درحقیقت حشرات الارض میں سے ہے پھر اس کو حنفیہ کیوں جائز کہتے ہیں۔

بَابُ الضَّبِّ۔ باب گوہ (سوسمار) کا بیان

ف۱ یہ حلال ہے اہل حدیث اور شافعی اور امام احمد اور مالک اور اکثر علماء کے نزدیک نووی نے اس کی حلت پر اجماع نقل کیا ہے اور گوہ کھانا عربوں میں ہمیشہ سے رائج تھا چنانچہ فردوسی کہتا ہے۔ ز شیر شتر خوردن و سوسمار۔ عرب را بجائے رسیدت کار۔ اور تعجب ہے احادیث صحیحہ اس کی حلت پر دلالت کرتے ہوئے حنفیہ نے اس کو حرام کہا ہے حافظ نے کہا ابوداؤد کی حدیث کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے گوہ سے منع فرمایا حنفیہ کی دلیل ہے اور گو خطابی اور ابن حزم اور بیہقی نے اس کو ضعیف کہا ہے مگر اس کی سند حسن ہے تو نہی کی حدیث اسی طرح دوسری حدیث کہ آپ نے گوہ کی ہانڈیاں الٹ دینے کا حکم دیا جس کو امام احمد اور طحاوی نے نکالا محمول ہے اس پر کہ پہلے آپؐ کو گمان تھا اس کے ممسوخ ہونے کا پھر یہ گمان جاتا رہا اور آپ نے اس کے کھانے کی صحابہ کو اجازت دے دی۔

٤٤٤ - حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُسْلِمٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ دِينَارٍ قَالَ: سَمِعْتُ ابْنَ

ہم سے موسیٰ بن اسمٰعیل نے بیان کیا کہا ہم سے عبدالعزیز بن مسلم نے کہا ہم سے عبداللہ بن دینار نے کہا میں نے عبداللہ ابن عمرؓ سے سنا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے گوہ (گوڑپھوڑ)

عمر رضي الله عنهما يقول: قال النبي صلى الله عليه وسلم: الضب لست آكله ولا أحرمه.

کے باب میں فرمایا میں اس کو نہ کھاتا ہوں اور نہ حرام کہتا ہوں۔

٤٤٥ - حدثنا عبد الله بن مسلمة، عن مالك، عن ابن شهاب، عن أبي أمامة بن سهل، عن عبد الله بن عباس رضي الله عنهما، عن خالد بن الوليد أنه دخل مع رسول الله صلى الله عليه وسلم بيت ميمونة، فأتي بضب محنوذ، فأهوى إليه رسول الله صلى الله عليه وسلم بيده، فقال بعض النسوة: أخبروا رسول الله صلى الله عليه وسلم بما يريد أن يأكل. فقالوا: هو ضب يا رسول الله، فرفع يده، فقلت: أحرام هو يا رسول الله؟ فقال: لا، ولكن لم يكن بأرض قومي، فأجدني أعافه. قال خالد: فاجتررته فأكلته ورسول الله صلى الله عليه وسلم ينظر.

ہم سے عبداللہ بن مسلمہ قعنبی نے بیان کیا انہوں نے امام مالک سے انہوں نے ابن شہاب سے انہوں نے ابوامامہ بن سہل سے انہوں نے عبداللہ بن عباس رض سے انہوں نے خالد بن ولید سے وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ام المومنین میمونہ رض کے گھر گئے (جو خالد کی خالہ تھیں) وہاں بھنا ہوا گوہ آیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس پر ہاتھ بڑھایا بعضے عورتوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جس چیز کو کھانے لگیں وہ آپ کو بتلا دینا چاہیئے ف آخر انہوں نے کہہ دیا یارسول اللہ یہ گوہ ہے یہ سنتے ہی آپ نے ہاتھ کھینچ لیا۔ خالد رض کہتے ہیں۔ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کیا گوہ حرام ہے یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ نے فرمایا حرام تو نہیں ہے مگر میری قوم کی سرزمین میں نہیں ہوتا اس لیے مجھ کو نفرت سی معلوم ہوتی ہے یہ سن کر خالد رض نے اس کو اپنی طرف گھسیٹ لیا اور کھایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم دیکھتے رہے۔

ف کیونکہ آپ کی عادت تھی نئی چیز کو جب تک معلوم نہ کر لیتے کیا چیز ہے نہ کھاتے۔

باب إذا وقعت الفأرة في السمن الجامد أو الذائب.

باب اگر جمے ہوئے یا پتلے گھی میں چوہا گر جائے (تو ناپاک نہ ہوگا)

٤٤٦ - حدثنا الحميدي: حدثنا سفيان: حدثنا الزهري قال: أخبرني عبيد الله بن عبد الله بن عتبة: أنه

ہم سے عبداللہ بن زبیر حمیدی نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان بن عیینہ نے کہا ہم سے زہری نے کہا مجھ کو عبیداللہ بن عبداللہ بن عتبہ نے خبر دی انہوں نے ابن عباس رض سے سنا وہ ام المومنین میمونہ

سَمِعَ ابْنَ عَبَّاسٍ يُحَدِّثُهُ عَنْ مَيْمُونَةَ أَنَّ فَارَةً وَقَعَتْ فِي سَمْنٍ، فَمَاتَتْ، فَسُئِلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْهَا فَقَالَ: أَلْقُوهَا وَمَا حَوْلَهَا وَكُلُوهُ، قِيلَ لِسُفْيَانَ فَإِنَّ مَعْمَرًا يُحَدِّثُهُ عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: مَا سَمِعْتُ الزُّهْرِيَّ يَقُولُ إِلَّا عَنْ عُبَيْدِ اللهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ مَيْمُونَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَلَقَدْ سَمِعْتُهُ مِنْهُ مِرَارًا۔

سے روایت کرتے تھے ایسا ہوا ایک چوہا گھی میں گر پڑا اور مر گیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا گیا اب کیا کریں؟ آپ نے فرمایا ایسا کرو چوہا اور آس پاس کا گھی پھینک دو باقی گھی کھالو۔ لوگوں نے سفیان سے کہا معمر تو اس حدیث کو زہری سے انہوں نے سعید بن مسیب سے وہ ابوہریرہؓ سے یوں روایت کرتے ہیں۔ سفیان نے کہا میں نے تو زہری سے یہی سنا ہے انہوں نے عبیداللہ سے انہوں نے ابن عباس رضؓ سے انہوں نے ام المومنین میمونہ رضؓ سے ف۲ انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے کئی دفعہ سنا۔

ف۱ امام بخاری اور بعض مالکیہ کا یہی قول ہے لیکن جمہور علماء کے نزدیک پتلا گھی ناپاک ہو جائے گا۔ ف۲ معمر کی روایت کو ابوداؤد نے نکالا اسمٰعیل نے سفیان سے نقل کیا انہوں نے زہری سے یہ حدیث کئی بار یوں ہی سنی۔ عن عبد اللہ عن ابن عباس عن میمونہ رضؓ

٤٤٧- حَدَّثَنَا عَبْدَانُ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللهِ، عَنْ يُونُسَ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنِ الدَّابَّةِ تَمُوتُ فِي الزَّيْتِ وَالسَّمْنِ وَهُوَ جَامِدٌ أَوْ غَيْرُ جَامِدٍ، الْفَارَةِ أَوْ غَيْرِهَا، قَالَ: بَلَغَنَا أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَرَ بِفَارَةٍ مَاتَتْ فِي سَمْنٍ فَأَمَرَ بِمَا قَرُبَ مِنْهَا فَطُرِحَ ثُمَّ أُكِلَ عَنْ حَدِيثِ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ عَبْدِ اللهِ۔

ہم سے عبدان نے بیان کیا کہا ہم کو عبداللہ بن مبارک نے خبر دی انہوں نے یونس سے انہوں نے زہری سے ان سے پوچھا گیا کہ اگر جانور چوہا وغیرہ تیل یا گھی میں جو جما ہوا ہو یا پتلا ہو گر کر مر جائے تو کیا کریں انہوں نے کہا ہم کو یہ حدیث پہنچی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم دیا جب چوہا گھی میں گر گیا تھا کہ اس کے نزدیک نزدیک کا گھی پھینک دو وہ پھینک دیا گیا باقی گھی لوگوں نے کھا لیا یہ حدیث ہم کو عبیداللہ بن عبداللہ کے ذریعے سے پہنچی

٤٤٨- حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ اللهِ: حَدَّثَنَا مَالِكٌ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ عَبْدِ اللهِ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، عَنْ مَيْمُونَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمْ

ہم سے عبدالعزیز بن عبداللہ اویسی نے بیان کیا کہا ہم سے امام مالک نے انہوں نے ابن شہاب سے انہوں نے عبیداللہ بن عبداللہ سے انہوں نے ابن عباس رضؓ سے انہوں نے ام المومنین میمونہ رضؓ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا

[ق]الت: سُئِلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ [عَ]نْ فَارَةٍ سَقَطَتْ فِي سَمْنٍ فَقَالَ: [أَ]لْقُوهَا وَمَا حَوْلَهَا وَكُلُوهُ۔

گیا۔ اگر چوہا گھی میں گر جائے (اور مر جائے) آپ نے فرمایا چوہے کو اور اس کے آس پاس کے گھی کو نکال ڈالو اور (باقی) کھالو ف۱

ف۱ کسی حدیث میں یہ صراحت نہیں ہے کہ آس پاس کا کتنی دور تک نکالیں تو یہ آدمی کی رائے پر منحصر ہے اگر پتلا گھی یا تیل ہو تو ایک روایت میں یوں ہے تین چلو نکالے مگر یہ روایت ضعیف ہے اب جو گھی یا تیل کھانے کے کام کا نہ رہا اس کا جلانا درست ہے قسطلانی نے کہا مسجد کے سوا اور مقاموں میں۔ مسجد میں اس کا جلانا بھی درست نہیں۔ ابن عمرؓ سے منقول ہے اگر گھی پتلا ہو تو اس کو اور کام میں لاؤ کھاؤ نہیں۔ حافظ نے کہا اس سے یہ نکلا کہ چوہے کا بدن پاک ہے اور ابن عربی نے شافعی اور ابو حنیفہ رحمہما اللہ سے اس کا ناپاک ہونا نقل کیا یہ عجیب بات ہے امام احمد سے ایک روایت یہ ہے کہ پتلی چیز میں پلیدی نہیں ہوتی جب تک بگڑ نہ جائے امام بخاری کے نزدیک بھی یہی مختار ہے۔

بَابُ الْوَسْمِ وَالْعَلَمِ فِي الصُّورَةِ۔

باب جانور کے منہ میں داغ دینا یا نشان کرنا کیسا ہے

۴۴۹۔ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُوسَى، عَنْ حَنْظَلَةَ، عَنْ سَالِمٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّهُ كَرِهَ أَنْ تُعْلَمَ الصُّورَةُ، وَقَالَ ابْنُ عُمَرَ: نَهَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ تُضْرَبَ، تَابَعَهُ قُتَيْبَةُ قَالَ: حَدَّثَنَا الْعَنْقَزِيُّ، عَنْ حَنْظَلَةَ وَقَالَ: تُضْرَبُ الصُّورَةُ۔

ہم سے عبید بن موسیٰ نے بیان کیا انہوں نے حنظلہ بن سفیان سے انہوں نے سالم سے انہوں نے ابن عمرؓ سے انہوں نے منہ میں نشان کرنا مکروہ جانا اور ابن عمرؓ نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے (منہ پر) مارنے سے منع کیا ہے ف۱ عبید اللہ بن موسیٰ کے ساتھ اس حدیث کو قتیبہ بن سعید نے بھی روایت کیا کہا ہم کو عمرو بن محمد عنقری نے خبر دی انہوں نے حنظلہ سے اس روایت میں صراحت ہے کہ منہ پر مارنے سے منع کیا ہے۔

ف۱ یعنی آدمی اور جانور دونوں کے اور جب منہ پر مارنا منع ہوا تو داغ دینا یا نشان کرنا بہ طریق اولیٰ منع ہوگا۔ بعضے جاہل معلموں کی عادت ہوتی ہے کہ بچوں کے منہ مارا کرتے ہیں ان کو اس حدیث سے نصیحت لینا چاہیئے

۴۵۰۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ هِشَامِ بْنِ زَيْدٍ، عَنْ أَنَسٍ قَالَ: دَخَلْتُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِأَخٍ لِي يُحَنِّكُهُ وَهُوَ فِي مِرْبَدٍ لَهُ فَرَأَيْتُهُ يَسِمُ شَاةً، حَسِبْتُهُ قَالَ

ہم سے ابوالولید نے بیان کیا کہا ہم سے شعبہ نے انہوں نے ہشام بن زید سے انہوں نے انس رضؓ سے انہوں نے کہا میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پاس اپنے بھائی کو (عبداللہ بن ابی طلحہ کو جو نومولود تھے) لے گیا کہ آپ کھجور چبا کر اس کے منہ میں دیں اس وقت آپ اونٹوں کے تھان میں

فِي آذَانِهَا۔

تھے۔ میں نے دیکھا آپ ایک بکری کو داغ دے رہے تھے۔ شعبہ نے کہا میں سمجھتا ہوں ہشام نے یوں کہا اس کے کانوں پر۔

بَابٌ إِذَا أَصَابَ قَوْمٌ غَنِيمَةً فَذَبَحَ بَعْضُهُمْ غَنَمًا أَوْ إِبِلًا بِغَيْرِ أَمْرِ أَصْحَابِهِمْ لَمْ تُؤْكَلْ لِحَدِيثِ رَافِعٍ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَقَالَ طَاوُسٌ وَعِكْرِمَةُ فِي ذَبِيحَةِ السَّارِقِ: اطْرَحُوهُ۔

باب اگر لڑائی میں بعضے لشکر والوں کو لوٹ میں

بکریاں اونٹ ملیں تو بغیر اپنے ساتھیوں کی اجازت کے (یا جب تک تقسیم نہ ہولیں) ان کا کھانا درست نہیں کیونکہ رافع بن خدیج نے اس باب میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہے ف۱ اور طاؤس اور عکرمہ نے کہا ف۲ اگر چور جانور چرا کر اس کو ذبح کرے تو اس جانور کو پھینک دو۔ وہ حرام ہو گیا ف۳

ف۱ یہ حدیث موصولاً اوپر گذر چکی ہے ف۲ اس کو عبدالرزاق نے وصل کیا ف۳ اس جانور کے مالکوں کو بھی اس کا کھانا درست نہیں رہا یہ خاص زہری کا اور عکرمہ کا مذہب ہے جمہور کے نزدیک اس کا مالک کھا سکتا ہے۔

---

۴۵۱ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ: حَدَّثَنَا أَبُو الْأَحْوَصِ: حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ مَسْرُوقٍ، عَنْ عَبَايَةَ بْنِ رِفَاعَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ قَالَ: قُلْتُ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنَّا نَلْقَى الْعَدُوَّ غَدًا وَلَيْسَ مَعَنَا مُدًى، فَقَالَ: مَا أَنْهَرَ الدَّمَ وَذُكِرَ اسْمُ اللَّهِ فَكُلُوهُ، مَا لَمْ يَكُنْ سِنٌّ وَلَا ظُفُرٌ، وَسَأُحَدِّثُكُمْ عَنْ ذَلِكَ: أَمَّا السِّنُّ فَعَظْمٌ، وَأَمَّا الظُّفُرُ فَمُدَى الْحَبَشَةِ، وَتَقَدَّمَ سَرَعَانُ النَّاسِ فَأَصَابُوا مِنَ الْغَنَائِمِ وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي آخِرِ النَّاسِ، فَنَصَبُوا قُدُورًا فَأَمَرَ بِهَا فَأُكْفِئَتْ، وَقَسَمَ بَيْنَهُمْ، وَعَدَلَ بَعِيرًا بِعَشْرِ شِيَاهٍ، ثُمَّ

ہم سے مسدد بن مسرہد نے بیان کیا کہا ہم سے ابوالاحوص سلام بن سلیم نے کہا ہم سے سعید بن مسروق نے انہوں نے عبایہ بن رفاعہ سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے اپنے دادا رافع بن خدیج سے انہوں نے کہا میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا یا رسول اللہ کل ہمارا مقابلہ دشمن سے ہونے والا ہے ف۱ لیکن ہمارے پاس چھریاں نہیں ہیں آپ نے فرمایا جس چیز سے (چاہو ذبح کر لو) جو خون بہا دے جانور پر اللہ کا نام لو تو اس کو کھاؤ بشرطیکہ دانت سے اور یا ناخن سے نہ ہوا اور میں اس کی وجہ تم سے بیان کرتا ہوں دانت تو ہڈی ہے (ہڈی سے ذبح کرنا جائز نہیں ہے) ناخن تو وہ حبشیوں کی چھریاں ہیں اور ایسا ہوا کہ اس دن جلدباز لوگوں نے آگے بڑھ کر جانور لوٹے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم لشکر کے اخیر میں تھے انہوں نے کیا کیا ف۲ دیگیں چڑھا دیں (جب آپ آئے تو آپ نے یہ

نَدَّ مِنْهَا بَعِيرٌ مِنْ أَوَائِلِ الْقَوْمِ وَلَمْ يَكُنْ مَعَهُمْ خَيْلٌ، فَرَمَاهُ رَجُلٌ بِسَهْمٍ فَحَبَسَهُ اللّٰهُ فَقَالَ: إِنَّ لِهَذِهِ الْبَهَائِمِ أَوَابِدَ كَأَوَابِدِ الْوَحْشِ، فَمَا فَعَلَ مِنْهَا هَذَا فَافْعَلُوا مِثْلَ هَذَا۔

حکم دیا کہ ان دیگوں کو اوندھا دو وہ الٹ دی گئیں اور آپ نے لوٹ کا مال تقسیم کیا ایک اونٹ دس بکریوں کے برابر رکھا ان اونٹوں میں سے ایک اونٹ بھاگ نکلا اور لشکر والوں پاس گھوڑے نہ تھے (جن پر چڑھ کر اونٹ کو پکڑ لیتے) آخر ایک شخص نے اس کو تیر لگایا تو اللہ نے اس کو ٹھہرا دیا اس وقت آپ نے فرمایا دیکھو ان اونٹوں میں بھی بعضے اونٹ جنگلی جانوروں کی طرح بھڑک جاتے ہیں پھر جو جانور اس طرح بھڑک اٹھے (اور ہاتھ نہ آئے) اس سے یہی کرو (تیر وغیرہ مار کر گرا دو)

ف جانور لوٹ میں ملیں گے وہ تقسیم سے پہلے ہی ان جانوروں کو کاٹ دیا۔

بَابٌ إِذَا نَدَّ بَعِيرٌ لِقَوْمٍ فَرَمَاهُ بَعْضُهُمْ بِسَهْمٍ فَقَتَلَهُ فَأَرَادَ صَلَاحَهُمْ فَهُوَ جَائِزٌ لِخَبَرِ رَافِعٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

باب اگر کسی قوم کا اونٹ بھاگ نکلے اور ان میں کوئی شخص تیر مار کر اس کو مار ڈالے اس کی نیت فائدہ پہنچانے کی ہو نہ نقصان پہنچانے کی (خواہ مخواہ اونٹ قتل کرنے کی) تو یہ جائز ہے بدلیل رافع کی حدیث کے جو انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی۔

۴۵۲۔ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ سَلَامٍ: أَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ عُبَيْدٍ الطَّنَافِسِيُّ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ مَسْرُوقٍ، عَنْ عَبَايَةَ بْنِ رِفَاعَةَ، عَنْ جَدِّهِ رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سَفَرٍ، فَنَدَّ بَعِيرٌ مِنَ الْإِبِلِ، قَالَ: فَرَمَاهُ رَجُلٌ بِسَهْمٍ فَحَبَسَهُ، قَالَ: ثُمَّ قَالَ: إِنَّ لَهَا أَوَابِدَ كَأَوَابِدِ الْوَحْشِ، فَمَا غَلَبَكُمْ مِنْهَا فَاصْنَعُوا بِهِ هَكَذَا، قَالَ: قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنَّا نَكُونُ فِي الْمَغَازِي وَالْأَسْفَارِ فَنُرِيدُ أَنْ نَذْبَحَ فَلَا يَكُونُ

ہم سے محمد بن سلام نے بیان کیا کہا ہم کو عمر بن عبید نے خبر دی انہوں نے سعید بن مسروق سے انہوں نے عبایہ بن رفاعہ سے انہوں نے اپنے دادا رافع بن خدیج سے انہوں نے کہا ہم ایک سفر میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے اتفاق سے ایک اونٹ بھاگ نکلا ایک شخص (نامعلوم) نے اس کو ایک تیر لگایا تو وہ ٹھہر گیا اس وقت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ان اونٹوں میں بعضے جنگلی جانوروں کی طرح آدمی سے بھاگنے لگتے ہیں پھر جو کوئی تم کو عاجز کر دے (قابو میں نہ آئے) اس کو اسی طرح مارو۔ رافع کہتے ہیں میں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہم لڑائیوں میں اور سفروں میں جاتے ہیں اور جانور ذبح کرنا چاہتے ہیں لیکن ہمارے پاس چھریاں نہیں ہوتیں تو کیا کریں آپ نے فرمایا دیکھ جو چیز خون بہادے

مُدًی، قَالَ: أَرِنْ مَا أَنْهَرَ أَوْ أَنْهَرَ الدَّمَ وَذُكِرَ اسْمُ اللّٰهِ فَكُلْ غَيْرَ السِّنِّ وَالظُّفُرِ، فَإِنَّ السِّنَّ عَظْمٌ، وَالظُّفُرُ مُدَى الْحَبَشَةِ۔

اور تو ذبح کرتے وقت اللہ کا نام لے تو اس جانور کو کھا۔ دانت اور ناخون کے سوا کیونکہ دانت ہڈی ہے اور ناخن حبشیوں کی چھریاں ہیں۔

بَابُ أَكْلِ الْمُضْطَرِّ، لِقَوْلِهِ تَعَالَى۔

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا كُلُوا مِنْ طَيِّبَاتِ مَا رَزَقْنَاكُمْ۔ إِلَى قَوْلِهِ۔ فَلَا إِثْمَ عَلَيْهِ وَقَالَ۔ فَمَنِ اضْطُرَّ فِي مَخْمَصَةٍ غَيْرَ مُتَجَانِفٍ لِإِثْمٍ فَإِنَّ اللّٰهَ غَفُورٌ رَحِيمٌ۔ وَقَوْلُهُ۔ فَكُلُوا مِمَّا ذُكِرَ اسْمُ اللّٰهِ عَلَيْهِ إِنْ كُنْتُمْ بِآيَاتِهِ مُؤْمِنِينَ۔ وَقَوْلُهُ جَلَّ وَعَلَا۔ قُلْ لَا أَجِدُ فِيمَا أُوحِيَ إِلَيَّ مُحَرَّمًا۔ وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: مُهْرَاقًا۔ وَقَوْلُهُ۔ فَكُلُوا مِمَّا رَزَقَكُمُ اللّٰهُ حَلَالًا طَيِّبًا۔

باب جو شخص بھوک سے بیقرار ہو (صبر نہ کر سکے)

وہ مردار کھا سکتا ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ نے (سورۂ بقرہ) میں فرمایا مسلمانو! ہم نے جو پاکیزہ روزیاں تم کو دی ہیں۔ ان میں سے کھاؤ اور اگر تم خاص اللہ کو پوجنے والے ہو تو (ان نعمتوں پر) اس کا شکر کرو اللہ نے تو بس تم پر مردار اور خون اور سور کا گوشت اور وہ جانور جس پر اللہ کے سوا اور کسی کا نام پکارا جائے حرام کیا ہے ف۱ پھر جو کوئی بھوک سے بیقرار ہو جائے بشرطیکہ بے حکمی نہ کرے نہ زیادتی تو اس پر کچھ گناہ نہیں ف۲ اور اللہ تعالیٰ نے (سورۂ مائدہ) میں فرمایا پھر جو بھوک سے لاچار ہو گیا اور اس کو گناہ کی خواہش نہ ہو ف۳ اور (سورۂ انعام میں) فرمایا جن جانوروں پر اللہ کا نام لیا جائے ان کو کھاؤ اگر تم اس کی آیتوں پر ایمان رکھتے ہو اور تم کو کیا ہو گیا ہے جو تم ان جانوروں کو نہ کھاؤ جس پر اللہ کا نام لیا گیا ہو اور اللہ نے صاف صاف ان چیزوں کو بیان کر دیا جن کا کھانا تم پر حرام ہے وہ بھی جب لاچار ہو جاؤ (لاچار ہو جاؤ تو ان کو بھی کھا سکتے ہو) اور بہت لوگ ایسے ہیں جو بن جانے بوجھے اپنے من مانے لوگوں کو گمراہ کرتے ہیں ف۴ اور تیرا مالک ایسے حد سے بڑھ جانے والوں کو خوب جانتا ہے اور اللہ تعالیٰ نے (سورۂ انعام میں) فرمایا اے پیغمبر کہہ دے میں تو جو مجھ پر وحی بھیجی گئی اس میں کھانے والے پر کوئی کھانا حرام نہیں جانتا البتہ اگر مردار ہو یا بہتا خون یا سور کا گوشت تو وہ حرام ہے کیونکہ وہ پلید ہے یا اللہ کی نافرمانی ہو مثلاً جانور پر اللہ کے سوا کسی اور کا نام پکارا جائے پھر جو کوئی بھوک سے لاچار ہو جائے بشرطیکہ بے

حکمی نہ کرے نہ زیادتی تو تیرا مالک بخشنے والا مہربان ہے ف۵
ابن عباس رض نے کہا ف٦ مسفوحًا کے معنے بہتا ہوا اور (سورۃ
نحل میں) فرمایا اللہ نے جو تم کو پاکیزہ روزی دی ہے حلال
اس کو کھاؤ اور جو تم خاص اللہ کو پوجنے والے ہو تو اس کی نعمت
کا شکر کرو اللہ نے تو بس تم پر مردار حلال کیا ہے اور بہتا خون
اور سور کا گوشت اور وہ جانور جس پر اللہ کے سوا اور کسی کا نام
پکارا جائے پھر جو کوئی بے حکمی اور زیادتی کی نیت نہ رکھتا ہو
لیکن بھوک سے لاچار ہو جائے (وہ ان چیزوں کو بھی کھا لے)
تو اللہ بخشنے والا مہربان ہے۔ ف

ف اس مسئلہ میں علماء کا اختلاف ہے کہ وما اھل بہ لغیر اللہ سے کیا مراد ہے مولانا شاہ عبدالعزیز صاحب اور ایک جماعت کا قول یہ ہے کہ جس جانور پر تقرب لغیر اللہ کی نیت سے اللہ کے سوا دوسرے کسی کا نام پکارا جائے مثلاً کہیں یہ گائے سید احمد کبیر کی ہے یا یہ مرغہ اوجالے شاہ کا ہے یا یہ بکرا شیخ سدو کا ہے وہ حرام ہو گیا گو اس پر اللہ کا نام لیں۔ اور ایک جماعت علماء یہ کہتی ہے کہ وما اھل بہ لغیر اللہ سے یہ مراد ہے کہ ذبح کے وقت اس پر اللہ کے سوا اور کسی کا نام لیا جائے مثلاً پیر پیغمبر جھاڑ یا پہاڑ کا اگر ذبح سے پہلے اس پر غیر اللہ کا نام پکارا جائے لیکن اللہ کے نام پر ذبح کیا گیا تو وہ جانور حلال ہے اور طرفین سے اس باب میں رسائل اور کتابیں مرتب ہوئی ہیں اور یہ موقع اس مسئلہ کی تفصیل کا نہیں ہے ف۲ اگر وہ ان چیزوں میں سے بھی کھا لے ف۳ اگر وہ ان چیزوں کو بھی کھا لے تو اللہ بخشنے والا مہربان ہے ف۴ جس چیز کو وہ چاہتے ہیں حرام کہتے ہیں جس کو چاہتے ہیں حلال کہہ دیتے ہیں ف۵ وہ اگر ان چیزوں کو بھی کھائے گا تو اس پر عذاب نہ ہوگا ف٦ اس کو طبری نے وصل کیا۔ ف۷ اس باب میں امام بخاری نے صرف قرآن مجید کی آیتیں ذکر کیں کوئی حدیث بیان نہیں کی شاید کوئی حدیث ان کی شرط پر نہ ملی ہو یا کوئی حدیث لکھنا چاہتے ہوں گے مگر موقع نہ ملا۔

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

شروع اللہ کے نام سے جو مہربان ہے نہایت رحم والا

کتاب الأضاحی — قربانی کا بیان

بَابُ سُنَّةِ الْأُضْحِيَةِ، وَقَالَ ابْنُ عُمَرَ: هِيَ سُنَّةٌ وَمَعْرُوفٌ۔

باب:۔ قربانی کرنا سنت ہے ف ابن عمر رضی اللہ عنہما نے کہا قربانی سنت ہے اور مشہور ہے۔

ف جمہور کا یہی مذہب ہے کہ قربانی سنتِ مؤکدہ ہے بعضے شافعیہ نے اس کو فرض کفایہ کہا ہے۔ حنفیہ نے کہا واجب ہے اس شخص پر جو وسعت والا ہو ابن حزم نے کہا اس کا وجوب کسی صحابی سے مذکور نہیں ہے۔

۵۴۵۳۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ: حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ زُبَيْدٍ الْأَيَامِيِّ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، عَنِ الْبَرَاءِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنَّ أَوَّلَ مَا نَبْدَأُ بِهِ فِي يَوْمِنَا هٰذَا أَنْ نُصَلِّيَ، ثُمَّ نَرْجِعُ فَنَنْحَرُ، مَنْ فَعَلَهُ فَقَدْ أَصَابَ سُنَّتَنَا، وَمَنْ ذَبَحَ قَبْلُ فَإِنَّمَا هُوَ لَحْمٌ قَدَّمَهُ لِأَهْلِهِ، لَيْسَ مِنَ النُّسُكِ فِي شَيْءٍ، فَقَامَ أَبُو بُرْدَةَ بْنُ نِيَارٍ وَقَدْ ذَبَحَ فَقَالَ: إِنَّ عِنْدِي جَذَعَةً، فَقَالَ: اذْبَحْهَا وَلَنْ تَجْزِيَ عَنْ أَحَدٍ بَعْدَكَ، قَالَ مُطَرِّفٌ، عَنْ عَامِرٍ، عَنِ الْبَرَاءِ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ

مجھ سے محمد بن بشار نے بیان کیا کہا ہم سے غندر نے کہا ہم سے شعبہ نے انہوں نے زبید ایامی سے انہوں نے شعبی سے انہوں نے براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے (بقر عید کے دن) فرمایا اس دن پہلا کام جو ہم کرتے ہیں وہ نماز ہے پھر نماز سے لوٹ کر قربانی کرتے ہیں جو شخص ایسا کرے (یعنی نماز پڑھ کر قربانی کرے) اس نے تو ہماری سنت پر عمل کیا ف اور جس شخص نے نماز سے پہلے قربانی کر لی تو وہ قربانی نہ ہوئی بلکہ اس نے اپنے گھر والوں کے لیے گوشت کاٹا وہ عبادت میں داخل نہ ہو گی یہ سن کر ابو بردہ بن نیار کھڑے ہوئے، انہوں نے (نماز سے پہلے) قربانی کر لی تھی کہنے لگے یا رسول اللہ میرے پاس ایک برس کی بکری ہے ف۲ آپ نے فرمایا اسی کی قربانی کرے اور تیرے بعد کسی کو ایسی بکری کی قربانی کرنا درست نہ ہو گی ف۳ اور مطرف نے عامر شعبی سے روایت

ذَبَحَ بَعْدَ الصَّلَاةِ تَمَّ نُسُكُهُ وَأَصَابَ سُنَّةَ الْمُسْلِمِينَ۔

کی انہوں نے براء بن عازب ؓ سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے نماز کے بعد ذبح کیا اس کی قربانی پوری ہوئی اور مسلمانوں کی سنت پر چلا ف۵

ف۱ یہیں سے ترجمہ باب نکلتا ہے ف۲ جو دوسرے برس میں لگی ہے ف۳ بلکہ دو برس کی بکری چاہیے جو تیسرے میں لگی ہو ف۴ یہ روایت عیدین میں موصولاً گذر چکی ہے ف۵ سنت میں اس حدیث سے طریق مراد ہے نہ سنت اصطلاحی اس لیے اس سے یہ دلیل لینا کہ قربانی سنت ہے درست نہیں ہو سکتا ہے۔ حافظ نے کہا امام بخاری کا مطلب یہ ہے گو یہاں سنت طریق کے معنوں میں ہوں مگر طریق واجب اور سنت دونوں کو شامل ہے۔ جب وجوب کی کوئی دلیل نہ ہوئی تو معلوم ہوا کہ طریق سے سنت اصطلاحی مراد ہے وہو المطلوب۔

٤٥٤۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ، عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ مُحَمَّدٍ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ ذَبَحَ قَبْلَ الصَّلَاةِ فَإِنَّمَا ذَبَحَ لِنَفْسِهِ، وَمَنْ ذَبَحَ بَعْدَ الصَّلَاةِ فَقَدْ تَمَّ نُسُكُهُ وَأَصَابَ سُنَّةَ الْمُسْلِمِينَ۔

ہم سے مسدد نے بیان کیا کہا ہم سے اسمٰعیل بن علیہ نے انہوں نے ایوب سختیانی سے انہوں نے محمد بن سیرین سے انہوں نے انس بن مالک ؓ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص نماز سے پہلے (بقرعید کے دن) ذبح کرے وہ ذبح تو اپنے کھانے کے لیے ہوا (نہ عبادت کے طور پر) البتہ جو نماز کے بعد ذبح کرے اس کی قربانی ہوئی اور وہ مسلمانوں کی سنت پر چلا۔

بَابُ قِسْمَةِ الْأَضَاحِيِّ بَيْنَ النَّاسِ۔

باب امام یا بادشاہ کا لوگوں کو قربانی کے جانور بانٹنا

٤٥٥۔ حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ فَضَالَةَ: حَدَّثَنَا هِشَامٌ، عَنْ يَحْيَى، عَنْ بَعْجَةَ الْجُهَنِيِّ، عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ الْجُهَنِيِّ، قَالَ: قَسَمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ أَصْحَابِهِ ضَحَايَا فَصَارَتْ لِعُقْبَةَ جَذَعَةٌ، فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، صَارَتْ لِي جَذَعَةٌ، قَالَ: ضَحِّ بِهَا۔

ہم سے معاذ بن فضالہ نے بیان کیا کہا ہم سے ہشام دستوائی نے انہوں نے یحییٰ بن ابی کثیر سے انہوں نے بعجہ بن عبداللہ جہنی سے انہوں نے عقبہ بن عامر جہنی سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے اصحاب کو قربانی کے جانور تقسیم کیے تو عقبہ کے حصے میں ایک برس کی بکری آئی آپ نے فرمایا اسی کی قربانی کر۔

ف عید الاضحیٰ میں بکریاں بانٹنا سنت ہے رسول کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم کی۔ افسوس ہے کہ حیدرآباد میں جو ایک اسلامی ریاست ہے قدیم سے یہ سنت جاری تھی مگر حال میں غلبۂ تنصر ایسا ہو گیا کہ یہ رسم بھی جو ایک اسلامی رسم ہے موقوف کر دی گئی۔ ہم

کس کس بات پر رو ئیں مسلمان ہی اپنی شریعت کو خراب کرتے ہیں اور نصاریٰ ان کو مجبور نہ کریں جب بھی اپنے دین کی باتیں چھوڑ دیتے ہیں معلوم نہیں ان مسلمانوں پر ابھی کیا قہر خداوندی آنے والا ہے۔

بَابُ الْأُضْحِيَةِ لِلْمُسَافِرِ وَالنِّسَاءِ۔ باب کیا مسافر اور عورت بھی قربانی کرے؟

ف یہ باب لا کر امام بخاری نے اس کا رد کیا ہے جو کہتا ہے عورت کو اپنی علیحدہ قربانی کرنا ضرور ہے جمہور علماء کا یہ قول ہے کہ مرد کی قربانی اس کی اور اس کے گھر والوں کی طرف سے کافی ہے حنفیہ نے اس کا خلاف کیا ہے۔

۴۵۶۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْقَاسِمِ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ عَلَيْهَا وَحَاضَتْ بِسَرِفَ قَبْلَ أَنْ تَدْخُلَ مَكَّةَ وَهِيَ تَبْكِي، فَقَالَ: مَا لَكِ؟ أَنَفِسْتِ؟ قَالَتْ: نَعَمْ، قَالَ: إِنَّ هٰذَا أَمْرٌ كَتَبَهُ اللّٰهُ عَلَى بَنَاتِ آدَمَ فَاقْضِي مَا يَقْضِي الْحَاجُّ، غَيْرَ أَنْ لَا تَطُوفِي بِالْبَيْتِ، فَلَمَّا كُنَّا بِمِنًى أُتِيتُ بِلَحْمِ بَقَرٍ، فَقُلْتُ: مَا هٰذَا؟ قَالُوا: ضَحَّى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ أَزْوَاجِهِ بِالْبَقَرِ۔

ہم سے مسدد نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان بن عیینہ نے انہوں نے عبدالرحمٰن بن قاسم سے انہوں نے اپنے والد (قاسم بن محمد) سے انہوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ان کے پاس تشریف لے گئے جب وہ سرف میں تھیں ف۱ ان کو مکہ میں پہنچنے سے پہلے وہیں حیض آ گیا تھا وہ رو رہی تھیں ف۲ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا کیوں کیا ہوا؟ کیا تجھ کو حیض آ گیا انہوں نے کہا جی ہاں آپ نے فرمایا یہ تو اللہ تعالیٰ نے آدم کی ساری بیٹیوں کی قسمت میں لکھ دیا ہے ف۳ تو سب کام کر جو حاجی کرتے ہیں لیکن خانہ کعبہ کا طواف نہ کر (جب تک پاک نہ ہو) حضرت عائشہ کہتی ہیں جب ہم منا میں تھے تو گائے کا گوشت لایا گیا میں نے پوچھا یہ کہاں سے آیا ہے لوگوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی بیبیوں کی طرف سے ایک گائے قربانی کی ف۴

ف۱ جو مکہ کے قریب ایک مقام ہے ف۲ اب میں حج اور طواف کیسے کروں گی ف۳ سب کو حیض آتا ہے ف۴ اور ظاہر ہے کہ آپ نے ہر ایک بی بی کو علیحدہ علیحدہ قربانی کرنے کا حکم نہیں دیا تو جمہور کا مذہب ثابت ہو گیا امام مالک اور ابن ماجہ اور ترمذی نے عطاء بن یسار سے نکالا میں نے ابو ایوبؓ سے پوچھا آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں قربانی کا کیا دستور تھا انہوں نے کہا آدمی اپنے اور اپنے گھر والوں کی طرف سے ایک بکری قربانی کرتا کھاتا کھلاتا پھر لوگوں نے فخر کی راہ سے وہ شروع کر دیا جو تو دیکھتا ہے (یعنی ہر گھر میں دو دو چار چار اس سے بھی زیادہ بکریاں قربانی کرنا اختیار کر لیا جو خلاف سنت ہے)۔

بَابُ مَا يُشْتَهَى مِنَ اللَّحْمِ يَوْمَ النَّحْرِ

۴۵۷ - حَدَّثَنَا صَدَقَةُ: أَخْبَرَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ، عَنْ أَيُّوبَ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ النَّحْرِ: مَنْ كَانَ ذَبَحَ قَبْلَ الصَّلَاةِ فَلْيُعِدْ فَقَامَ رَجُلٌ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللهِ، إِنَّ هَذَا يَوْمٌ يُشْتَهَى فِيهِ اللَّحْمُ، وَذَكَرَ جِيرَانَهُ وَعِنْدِي جَذَعَةٌ خَيْرٌ مِنْ شَاتَيْ لَحْمٍ، فَرَخَّصَ لَهُ فِي ذَلِكَ، فَلَا أَدْرِي أَبَلَغَتِ الرُّخْصَةُ مَنْ سِوَاهُ أَمْ لَا، ثُمَّ انْكَفَأَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى كَبْشَيْنِ فَذَبَحَهُمَا وَقَامَ النَّاسُ إِلَى غُنَيْمَةٍ فَتَوَزَّعُوهَا، أَوْ قَالَ فَتَجَزَّعُوهَا

باب بقر عید کے دن گوشت کھانے کی خواہش

ہم سے صدقہ بن فضل نے بیان کیا کہا ہم کو اسمٰعیل بن علیہ نے خبر دی انہوں نے ایوب سختیانی سے انہوں نے ابن سیرین سے انہوں نے انس بن مالک رضؓ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بقر عید کے دن فرمایا جس نے نماز سے پہلے ذبح کر لیا ہو وہ دوسرا جانور ذبح کرے یہ سن کر ایک شخص (ابو بردہ بن نیار) کھڑا ہوا کہنے لگا یا رسول اللہ آج تو وہ دن ہے جس دن گوشت کھانے کی خواہش ہوتی اور اپنے ہمسایوں کا حال بیان کیا (وہ بیچارے محتاج ہیں تو میں نے صبح سویرے ہی ذبح کر کے اپنے گھروں اور ہمسایوں کو گوشت بھیج دیا) اب میرے پاس ایک برس کی پٹھیا ہے جو گوشت کے لحاظ سے دو بکریوں سے بہتر ہے ف آپ نے اس کو اجازت دی انس رضؓ کہتے ہیں اب مجھ کو معلوم نہیں اوروں کو بھی ایسی اجازت ہے یا یہ خاص اسی شخص کے لیے تھی اور (نماز خطبہ پڑھ کر) لوٹے دو مینڈھے ذبح کیے ادھر لوگ بکریوں کے گلے کی طرف گئے ان کو تتر بتر کر دیا یا بانٹ بونٹ دیا۔

ف کیا میں اس کی قربانی کروں

بَابُ مَنْ قَالَ الْأَضْحَى يَوْمَ النَّحْرِ

باب اس شخص کی دلیل جو کہتا ہے قربانی دسویں تاریخ کو کرنا چاہیے۔ ف

ف اس کے بعد درست نہیں حمید بن عبدالرحمٰن اور محمد بن سیرین اور امام ابوداؤد ظاہری کا قول یہی ہے اور امام مالک اور سفیان ثوری اور امام احمد اور امام ابوحنیفہ اور اکثر اہل حدیث کا یہ قول ہے کہ قربانی بارھویں تاریخ تک کرنا درست ہے اور شافعی اور اوزاعی کے نزدیک تیرھویں تاریخ تک۔

۴۵۸ - حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ سَلَامٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ: حَدَّثَنَا أَيُّوبُ،

ہم سے محمد بن سلام نے بیان کیا کہا ہم سے عبدالوہاب نے کہا ہم سے ایوب سختیانی نے انہوں نے محمد بن سیرین

عَنْ مُحَمَّدٍ، عَنِ ابْنِ أَبِي بَكْرَةَ، عَنْ أَبِي بَكْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: إِنَّ الزَّمَانَ قَدِ اسْتَدَارَ كَهَيْئَتِهِ يَوْمَ خَلَقَ اللّٰهُ السَّمٰوَاتِ وَالْأَرْضَ، السَّنَةُ اثْنَا عَشَرَ شَهْرًا مِنْهَا أَرْبَعَةٌ حُرُمٌ، ثَلَاثٌ مُتَوَالِيَاتٌ، ذُو الْقَعْدَةِ، وَذُو الْحِجَّةِ، وَالْمُحَرَّمُ وَرَجَبُ مُضَرَ الَّذِي بَيْنَ جُمَادَى وَشَعْبَانَ، أَيُّ شَهْرٍ هٰذَا؟ قُلْنَا: اللّٰهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ، فَسَكَتَ حَتَّى ظَنَنَّا أَنَّهُ سَيُسَمِّيهِ بِغَيْرِ اسْمِهِ، قَالَ: أَلَيْسَ ذَا الْحِجَّةِ؟ قُلْنَا: بَلَى، قَالَ: أَيُّ بَلَدٍ هٰذَا؟ قُلْنَا: اللّٰهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ، فَسَكَتَ حَتَّى ظَنَنَّا أَنَّهُ سَيُسَمِّيهِ بِغَيْرِ اسْمِهِ، قَالَ: أَلَيْسَ الْبَلْدَةَ؟ قُلْنَا: بَلَى، قَالَ: فَأَيُّ يَوْمٍ هٰذَا؟ قُلْنَا: اللّٰهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ، فَسَكَتَ حَتَّى ظَنَنَّا أَنَّهُ سَيُسَمِّيهِ بِغَيْرِ اسْمِهِ، قَالَ: أَلَيْسَ يَوْمَ النَّحْرِ؟ قُلْنَا: بَلَى، قَالَ: فَإِنَّ دِمَاءَكُمْ وَأَمْوَالَكُمْ قَالَ مُحَمَّدٌ: وَأَحْسِبُهُ قَالَ: وَأَعْرَاضَكُمْ عَلَيْكُمْ حَرَامٌ كَحُرْمَةِ يَوْمِكُمْ هٰذَا، فِي بَلَدِكُمْ هٰذَا، فِي شَهْرِكُمْ هٰذَا، وَسَتَلْقَوْنَ رَبَّكُمْ فَيَسْأَلُكُمْ عَنْ أَعْمَالِكُمْ، أَلَا فَلَا تَرْجِعُوا بَعْدِي ضُلَّالًا يَضْرِبُ بَعْضُكُمْ رِقَابَ بَعْضٍ، أَلَا لِيُبَلِّغِ الشَّاهِدُ الْغَائِبَ، فَلَعَلَّ بَعْضَ مَنْ يَبْلُغُهُ أَنْ يَكُونَ أَوْعَى لَهُ مِنْ

سے انہوں نے عبدالرحمٰن بن ابی بکرہ سے انہوں نے اپنے والد ابوبکرہ رضؓ سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپؐ نے (دسویں ذوالحجہ کو منا میں) فرمایا دیکھو زمانہ گھوم کر اسی حالت پر آ گیا جیسا اس دن تھا جس دن اللہ تعالیٰ نے آسمان زمین بنائے تھے ف۱ برس بارہ مہینے کا ہوتا ہے ف۲ ان مہینوں میں چار مہینے حرمت والے ہیں تین تو پے درپے ذی قعدہ، ذی الحجہ، محرم اور ایک مضر کا رجب جو جمادی الاخریٰ اور شعبان کے بیچ میں ہوتا ف۳ ہے بتلاؤ یہ مہینہ کونسا ہے ہم نے کہا اللہ اور اس کا رسول بہتر جانتا ہے آپ خاموش ہو رہے اتنا کہ ہم سمجھے کہ شاید آپ اس مہینے کا کچھ اور نام رکھیں گے پھر آپ نے فرمایا کیا ذی الحجہ کا مہینہ نہیں ہے؟ ہم نے کہا بیشک ذی الحجہ کا مہینہ ہے پھر آپ نے پوچھا یہ کونسا شہر ہے ہم نے کہا اللہ اور اس کا رسول خوب جانتا ہے پھر آپ خاموش ہو رہے اتنا کہ ہم کو گمان ہوا شاید آپ اس شہر کا کوئی اور نام رکھیں گے آپ نے فرمایا کیا یہ (مکہ کا) شہر نہیں ہے ہم نے کہا بیشک یہ مکہ کا شہر ہے پھر آپ نے پوچھا یہ دن کونسا دن ہے ہم نے کہا اللہ اور اس کا رسول خوب جانتا ہے اس کے بعد آپ خاموش رہے ہم سمجھے شاید آپ اس دن کا کوئی اور نام رکھیں گے پھر فرمایا کیا یہ یوم النحر نہیں ہے؟ ہم نے کہا بیشک یوم النحر ہے ف۴ آپ نے فرمایا تو یہ سمجھ لو کہ تمہاری جانیں تمہارے مال واسباب ابن سیرین نے کہا میں سمجھتا ہوں ابوبکرہ نے یہ بھی کہا تمہاری عزت آبروئیں سب ایک کی دوسرے پر حرام ہیں جیسے اس دن کی حرمت ہے اس شہر میں اس مہینے میں اور تم عنقریب اپنے پروردگار کو ملنے والے ہو وہ تمہارے مال کی پرسش کرے گا دیکھو سن رکھو میرے بعد ایک دوسرے کی گردنیں مار کر (آپس میں لڑ کر) گمراہ نہ ہو جانا ف۵ دیکھو جو لوگ یہاں موجود ہیں وہ میری اس حدیث کی خبر ان لوگوں کو کر

بَعْضِ مَنْ سَمِعَهُ، وَكَانَ مُحَمَّدٌ إِذَا ذَكَرَهُ قَالَ: صَدَقَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ قَالَ: أَلَا هَلْ بَلَّغْتُ؟ أَلَا هَلْ بَلَّغْتُ؟

دیں جو یہاں موجود نہیں ہیں کبھی ایسا ہوگا جس کو خبر پہنچائی جائے گی وہ پہنچانے والے سے جس نے مجھ سے سنی ہے زیادہ اس کو یاد رکھے گا ابن سیرین جب اس حدیث کو بیان کرتے تو کہتے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے سچ فرمایا ف اس کے بعد آپ نے فرمایا۔ دیکھو خبردار میں نے خدا کا حکم پہنچا دیا۔

ف اس حدیث کی شرح اوپر گذر چکی ہے خلاصہ یہ ہے کہ عرب لوگوں نے تاریخ کا حساب سب گول مول کر دیا تھا ایک مہینے کو پیچھے ڈال کر دوسرا مہینہ کر دیتے کبھی سال تیرہ مہینہ کا کرتے آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اس سال یعنی حجۃ الوداع میں اللہ تعالیٰ نے بتلادیا کہ یہ مہینہ حقیقت میں ذی الحجہ کا ہے اب سے حساب رکھو اور جاہلوں کی طرح گول مول نہ رکھو کہ ذی الحجہ کو محرم کر دیا محرم کو صفر لاحول ولاقوۃ الا باللہ ف۲ کبھی تیرہ مہینے کا نہیں ہوتا ف۳ مضر ایک قبیلہ تھا عرب کا وہ رجب کے مہینے کا بہت احترام کیا کرتے تو رجب ان کے نام سے موسوم ہو گیا ہندوستان کی جاہل عورتیں بھی مہینوں کے نام یاد نہیں کرتیں مدار سلار خواجہ معین الدین۔ یہ ان کے یہاں مہینوں کے نام ہوتے ہیں ہائے جہالت کی حد ہو گئی کہ عورت کو سال کے بارہ مہینوں کے نام بھی نہ بتلائے جائیں نہ دین دنیا کی ضروری باتیں سکھلائی جائیں جو لوگ اپنی عورتوں کو ایسا جاہل رکھتے ہیں قیامت کے دن ان سے مواخذہ ہوگا دینی تعلیم مرد اور عورت دونوں کو دینا واجب ہے اور جس قوم کی عورتیں تعلیم یافتہ ہوں گی وہیں کے مرد بھی عمدہ نکلیں گے اور لائق اور ہوشیار اور محنتی ہوں گے ورنہ اٹھارہ برس کی عمر اور دوائی گود کیا زیب دیتی ہے مسلمانوں کو اس جہالت پر شرم کرنا چاہیئے ف۴ ترجمہ باب یہیں سے نکلتا ہے ف۵ ہائے اگر مسلمان اس نصیحت پر جو آپ نے اس زور کے ساتھ کی تھی قائم رہتے تو یہ برادن ان کو کاہے کا نصیب ہوتا خیر جو مقدر میں تھا وہ ہوا اب تو ذلت اور رسوائی کی انتہا ہو چکی ہمارے مخالفین نے ہماری حکومت چھین لی مال و دولت لوٹ لیا عزت برباد کر دی ہم سے غلاموں کی طرح سلوک کرتے ہیں اب تو ہوشیار ہو جائیں اور اپنے پیارے پیغمبر کی نصیحت پر سب مل کر قائم ہو جاؤ کوئی مسلمان سے جو کلمہ گو ہو اور اصل اسلام کا انکار نہ کرے یعنی اللہ اور اس کے رسول اور قیامت اور فرشتوں اور کتابوں اور حشر نشر دوزخ بہشت کو مانتا ہو ہرگز نہ لڑے ہمارے مخالفین ہم کو ہزار ہزار اکسائیں پر ہم ہرگز ان کا کہنا نہ سنیں جو کوئی حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی آخری پیغمبری کا قائل ہو اس کی حمایت اور ہمدردی غیروں کے مقابلے میں فرض اور لازم سمجھیں تو ابھی مسلمانوں کی حالت بدل جاتی ہے اگر ہم مسلمانوں میں دوسرے فروع میں اختلاف رہے تو رہنے دو اس پر عداوت اور دشمنی اور لڑائی بھڑائی کی کوئی ضرورت نہیں ہے آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں آپس میں لڑے کہ گمراہ ہوئے دوسری روایت میں یوں ہے کافر ہوئے معاذ اللہ آپس میں لڑ کر کافر یا گمراہ کیوں سب مسلمان ہمارے بھائی ہیں مقلد ہوں یا غیر مقلد حنفی ہوں یا شافعی شیعہ ہوں یا سنی مشرکین اور کفار کے مقابلے میں ہمیشہ ان کی مدد کرنا چاہیئے۔ ف۶ آپ کی امت میں امام بخاری اور امام مسلم وغیرہ ایسے ایسے لوگ پیدا ہوئے جنہوں نے اگلے لوگوں سے کہیں زیادہ حدیثوں کو یاد رکھا ان کو جمع کیا۔

بَابُ الْأَضْحَى وَالنَّحْرِ بِالْمُصَلَّى،

باب امام اور بادشاہ عیدگاہ ہی میں قربانی کرے

۴۵۹ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي بَكْرٍ الْمُقَدَّمِيُّ: حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ الْحَارِثِ: حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ، عَنْ نَافِعٍ، قَالَ: كَانَ عَبْدُ اللهِ يَنْحَرُ فِي الْمَنْحَرِ، قَالَ: عُبَيْدُ اللهِ: يَعْنِي مَنْحَرَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ: حَدَّثَنَا اللَّيْثُ، عَنْ كَثِيرِ بْنِ فَرْقَدٍ، عَنْ نَافِعٍ: أَنَّ ابْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا أَخْبَرَهُ قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَذْبَحُ وَيَنْحَرُ بِالْمُصَلَّى۔

ہم سے محمد بن ابی بکر مقدمی نے بیان کیا کہا ہم سے خالد بن حارث نے کہا ہم سے عبید اللہ عمری نے انہوں نے نافع سے انہوں نے کہا عبد اللہ بن عمرؓ وہیں نحر کرتے تھے جہاں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نحر کرتے تھے (یعنی عیدگاہ میں) ہم سے یحییٰ بن بکیر نے بیان کیا کہا ہم سے لیث نے انہوں نے کثیر بن فرقد سے انہوں نے نافع سے ان سے عبد اللہ بن عمرؓ نے بیان کیا انہوں نے کہا آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم عیدگاہ میں ذبح اور نحر کرتے تھے۔ ف۱

ف۱ تاکہ دوسرے لوگ آپکی قربانی کے بعد قربانی کریں امام ابو حنیفہ اور امام مالک کے نزدیک جب تک امام قربانی نہ کرے دوسرے کو قربانی نہ کرنا چاہیے دوسرے اماموں کے نزدیک نماز کے بعد ہر مسلمان قربانی کرسکتا ہے اور یہ صحیح ہے حافظ نے کہا مجھ کو ابو حنیفہ اور مالک کے قول کی کوئی دلیل نہیں ملی۔

بَابُ أُضْحِيَةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِكَبْشَيْنِ أَقْرَنَيْنِ وَيُذْكَرُ سَمِينَيْنِ۔

وَقَالَ يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ: سَمِعْتُ أَبَا أُمَامَةَ بْنَ سَهْلٍ قَالَ: كُنَّا نُسَمِّنُ الْأُضْحِيَةَ بِالْمَدِينَةِ، وَكَانَ الْمُسْلِمُونَ يُسَمِّنُونَ۔

باب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے دو سینگ دار مینڈھوں کی قربانی کی

یہ بھی ذکر کیا جاتا ہے موٹے مینڈھوں کی ف۱ اور یحییٰ بن سعید انصاری نے کہا ف۲ میں نے ابو امامہ بن سہل سے سنا وہ کہتے تھے ہم مدینہ میں قربانی کے جانوروں کو (خوب کھلا پلا کر) موٹا کیا کرتے دوسرے مسلمان بھی ایسا ہی کرتے ف۳

ف۱ اس کو ابو عوانہ نے اپنی صحیح میں نقل کیا شعبہ سے انہوں نے قتادہ سے انہوں نے انس رضؓ سے ف۲ اس کو ابو نعیم نے مستخرج میں وصل کیا ف۳ ایک حدیث میں ہے اپنی قربانی کو موٹا کرو آخرت میں یہ تمہاری سواریاں ہوں گی۔

---

۴۶۰ - حَدَّثَنَا آدَمُ بْنُ أَبِي إِيَاسٍ:

ہم سے آدم بن ابی ایاس نے بیان کیا کہا ہم سے شعبہ

حَدَّثَنَا شُعْبَةُ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ صُهَيْبٍ قَالَ: سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُضَحِّي بِكَبْشَيْنِ وَأَنَا أُضَحِّي بِكَبْشَيْنِ۔

نے کہا ہم سے عبدالعزیز بن صہیب نے کہا میں نے انس بن مالک سے سنا وہ کہتے تھے آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم دو مینڈھوں کی قربانی کیا کرتے اور میں بھی دو مینڈھوں کی قربانی کرتا ہوں۔

---

۴۶۱ ـ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ، عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ أَبِي قِلَابَةَ، عَنْ أَنَسٍ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ انْكَفَأَ إِلَى كَبْشَيْنِ أَقْرَنَيْنِ أَمْلَحَيْنِ فَذَبَحَهُمَا بِيَدِهِ، تَابَعَهُ وُهَيْبٌ عَنْ أَيُّوبَ وَقَالَ إِسْمَاعِيلُ وَحَاتِمُ بْنُ وَرْدَانَ، عَنْ أَيُّوبَ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ، عَنْ أَنَسٍ،

ہم سے قتیبہ بن سعید نے بیان کیا کہا ہم سے عبدالوہاب ثقفی نے انہوں نے ایوب سختیانی سے انہوں نے ابوقلابہ سے انہوں نے انس رض سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم (نماز خطبہ ادا کر کے) لوٹے دو سینگ دار چت کبرے مینڈھے اپنے ہاتھ سے ذبح کیے ف عبدالوہاب کے ساتھ اس حدیث کو وہیب بن خالد نے بھی ایوب سے روایت کیا ف۲ اور اسمٰعیل بن علیہ اور حاتم بن وردان نے اس حدیث کو ایوب سے روایت کیا انہوں نے محمد بن سیرین سے انہوں نے انس رض سے ف۳

۴۶۲ ـ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ خَالِدٍ: حَدَّثَنَا اللَّيْثُ، عَنْ يَزِيدَ، عَنْ أَبِي الْخَيْرِ، عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَعْطَاهُ غَنَمًا يَقْسِمُهَا عَلَى صَحَابَتِهِ ضَحَايَا، فَبَقِيَ عَتُودٌ فَذَكَرَهُ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ ضَحِّ بِهِ أَنْتَ۔

ہم سے عمرو بن خالد نے روایت کیا کہا ہم سے لیث نے انہوں نے یزید بن ابی حبیب سے انہوں نے ابوالخیر (مرثد بن عبداللہ) سے انہوں نے عقبہ بن عامر رض سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو قربانی کی بکریاں صحابہ کو بانٹنے کے لیے دیں (سب بٹ گئیں) ایک برس کی ایک بکری رہ گئی انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کا ذکر کیا آپ نے فرمایا تو اس کی قربانی کر لے۔

ف اس حدیث سے یہ نکلا کہ قربانی کے لیے نر جانور مادہ سے افضل ہے اور یہ بھی کہ قربانی اپنے ہاتھ سے ذبح کرنا مسنون ہے گو دوسرے کو وکیل کرنا بھی درست ہے۔ ف۲ اس کو اسمٰعیل نے وصل کیا ف۳ تو اسمٰعیل اور حاتم نے ایوب کا شیخ ابن سیرین بیان کیا نہ ابوقلابہ کو اسمٰعیل کی روایت آگے اسی کتاب میں آتی ہے اور حاتم کی روایت کو امام مسلم نے وصل کیا۔

بَابُ قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ

باب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ابو بردہ رض سے

سَلَّمَ لِأَبِي بُرْدَةَ: ضَحِّ بِالْجَذَعِ مِنَ الْمَعْزِ، وَلَنْ تُجْزِيَ عَنْ أَحَدٍ بَعْدَكَ

سے فرمایا تو ایک برس کی پٹھیا قربانی کر لے تیرے سوا اور کسی کے لیے درست نہ ہوگی

۴۶۳- حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ: حَدَّثَنَا خَالِدُ ابْنُ عَبْدِ اللَّهِ، حَدَّثَنَا مُطَرِّفٌ، عَنْ عَامِرٍ، عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: ضَحَّى خَالٌ لِي يُقَالُ لَهُ أَبُو بُرْدَةَ قَبْلَ الصَّلَاةِ، فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: شَاتُكَ شَاةُ لَحْمٍ؟ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ، إِنَّ عِنْدِي دَاجِنًا جَذَعَةً مِنَ الْمَعْزِ، قَالَ: اذْبَحْهَا وَلَا تَصْلُحُ لِغَيْرِكَ، ثُمَّ قَالَ: مَنْ ذَبَحَ قَبْلَ الصَّلَاةِ فَإِنَّمَا يَذْبَحُ لِنَفْسِهِ وَمَنْ ذَبَحَ بَعْدَ الصَّلَاةِ فَقَدْ تَمَّ نُسُكُهُ وَأَصَابَ سُنَّةَ الْمُسْلِمِينَ. تَابَعَهُ عُبَيْدَةُ عَنِ الشَّعْبِيِّ وَإِبْرَاهِيمَ، وَتَابَعَهُ وَكِيعٌ، عَنْ حُرَيْثٍ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، وَقَالَ عَاصِمٌ وَدَاوُدُ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، عِنْدِي عَنَاقُ لَبَنٍ، وَقَالَ زُبَيْدٌ وَفِرَاسٌ عَنِ الشَّعْبِيِّ: عِنْدِي جَذَعَةٌ، وَقَالَ أَبُو الْأَحْوَصِ: حَدَّثَنَا مَنْصُورٌ، عَنَاقٌ جَذَعَةٌ، وَقَالَ ابْنُ عَوْنٍ: عَنَاقٌ جَذَعٌ عَنَاقُ لَبَنٍ.

ہم سے مسدد نے بیان کیا کہا ہم سے خالد بن عبداللہ نے کہا ہم سے مطرف بن طریف نے انہوں نے عامر شعبی سے انہوں نے براء بن عازب سے انہوں نے کہا میرے ایک ماموں نے جن کو ابو بردہؓ کہتے تھے نماز سے پہلے قربانی کر لی تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا یہ تو گوشت کی بکری ہوئی وہ کہنے لگے میرے پاس گھر کی پلی ہوئی ایک پٹھیا بکری ہے ایک سال کی آپ نے فرمایا اسی کی قربانی کر اور تیرے سوا درست نہ ہوگی پھر آپ نے فرمایا جو کوئی نماز سے پہلے ذبح کرے وہ اپنے کھانے کے لیے ذبح کرتا ہے (قربانی نہیں ہو سکتی) اور جو شخص نماز کے بعد ذبح کرے اس کی قربانی پوری ہوئی اور مسلمانوں کی سنت پر چلا مطرف کے ساتھ اس حدیث کو عبیدہ ضبی نے بھی شعبی اور ابراہیم نخعی سے روایت کیا ف اور عبیدہ کے ساتھ وکیع نے بھی اس کو حریث سے انہوں نے شعبی سے روایت کیا ف۲ اور عاصم بن سلیمان احول اور داؤد بن ابی ہند نے اپنی اس حدیث کو شعبی سے روایت کیا ف۳ اس میں یوں ہے کہ ابو بردہؓ نے کہا کہ میرے پاس عناق لبن (دودھ پیتی پٹھیا ہے) اور زبید اور فراس نے شعبی سے یوں روایت کیا ہے کہ میرے پاس ایک برس کی پٹھیا ہے ف۴ ابو الاحوص نے منصور بن معتمر سے انہوں نے شعبی سے یوں روایت کیا ہے میرے پاس عناق جذعہ ہے اور عبیداللہ بن عون نے شعبی سے عناق جذع اور عناق لبن روایت کیا ہے (معنے وہی ہیں) ف

ف قسطلانی نے کہا ابراہیم نخعی کی روایت براء بن عازب سے منقطع ہے کیونکہ ابراہیم نخعی کسی صحابی سے نہیں ملے۔ میں کہتا ہوں جب ابراہیم نخعی جو امام ابو حنیفہ کے استاذ الاستاذ ہیں کسی صحابی سے نہ ملے ہوں تو امام ابو حنیفہ کا چند صحابہ سے ملنا اور ان سے روایتیں کرنا جس کا حنفیہ دعویٰ کرتے ہیں کیوں کر صحیح ہوگا اہل حدیث نے اس کا انکار کیا ہے ذہبی نے کہا کہ امام ابو حنیفہ نے انس رض کو آنکھ سے دیکھا ہے اگر یہ صحیح ہو تو

امام صاحب کے تابعی ہونے کے لیے کافی ہے گو روایت نہ کی ہو ف۲ اس کو ابن حبان نے وصل کیا ف۳ عاصم کی روایت کو امام مسلم نے اور داؤد کی روایت کو بھی انہی نے وصل کیا ف۴ ایک برس کی پٹھیا جذعہ عناق کا عطف بیان ہے اس کو بھی امام بخاری نے عیدین میں وصل کیا ہے۔

٤٦٤ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ سَلَمَةَ، عَنْ أَبِي جُحَيْفَةَ، عَنِ الْبَرَاءِ قَالَ: ذَبَحَ أَبُو بُرْدَةَ قَبْلَ الصَّلَاةِ فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَبْدِلْهَا، قَالَ: لَيْسَ عِنْدِي إِلَّا جَذَعَةٌ، قَالَ شُعْبَةُ: وَأَحْسِبُهُ قَالَ: هِيَ خَيْرٌ مِنْ مُسِنَّةٍ، قَالَ: اجْعَلْهَا مَكَانَهَا وَلَنْ تَجْزِيَ عَنْ أَحَدٍ بَعْدَكَ. وَقَالَ حَاتِمُ بْنُ وَرْدَانَ، عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ مُحَمَّدٍ، عَنْ أَنَسٍ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَقَالَ: عَنَاقٌ جَذَعَةٌ۔

ہم سے محمد بن بشار نے بیان کیا کہا ہم سے محمد بن جعفر نے کہا ہم سے شعبہ بن حجاج نے انہوں نے سلمہ بن کہیل سے انہوں نے ابو جحیفہ سے انہوں نے براء بن عازب سے انہوں نے کہا ابو بردہ رضؓ نے نماز سے پہلے ذبح کر دیا تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اب پھر ذبح کر وہ کہنے لگے اب میرے پاس (کوئی بکری نہیں) ایک سال کی ایک پٹھیا ہے شعبہ نے کہا میں سمجھتا ہوں ابو بردہ رضؓ نے یہ بھی کہا وہ دو برس کی بکری سے بہتر ہے ف۱ آپ نے فرمایا اچھا دو برس کی بکری کے بدل تو یہی پٹھیا قربانی کر مگر تیرے بعد کسی کے لیے ایسی پٹھیا قربانی میں درست نہ ہوگی اور حاتم بن وردان نے ایوب سے انہوں نے ابن سیرین سے انہوں نے انس رضؓ سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کو روایت کیا ف۲ اس میں یوں ہے ابو بردہ رضؓ نے کہا میرے پاس عناق جذعہ ہے۔

ف۱ ایسی موٹی تازی گھر کی پلی ہوئی ہے ف۲ اس کو امام مسلم نے وصل کیا۔

بَابُ مَنْ ذَبَحَ الْأَضَاحِيَّ بِيَدِهِ۔

باب جو اپنے ہاتھ سے قربانی ذبح کرے۔

٤٦٥ - حَدَّثَنَا آدَمُ بْنُ أَبِي إِيَاسٍ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ: حَدَّثَنَا قَتَادَةُ، عَنْ أَنَسٍ قَالَ: ضَحَّى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِكَبْشَيْنِ أَمْلَحَيْنِ، فَرَأَيْتُهُ وَاضِعًا قَدَمَهُ عَلَى صِفَاحِهِمَا يُسَمِّي وَيُكَبِّرُ فَذَبَحَهُمَا بِيَدِهِ۔

ہم سے آدم بن ابی ایاس نے بیان کیا کہا ہم سے شعبہ نے کہا ہم سے قتادہ نے انہوں نے انس رضؓ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے دو چت کبرے مینڈھے قربانی کیے میں نے دیکھا آپ اپنا پاؤں ان کے منہ کے ایک جانب رکھے ہوئے بِسْمِ اللّٰهِ اَللّٰهُ اَكْبَرُ کہہ کر اپنے ہاتھ سے ذبح کر رہے تھے۔

بَابُ مَنْ ذَبَحَ ضَحِيَّةَ غَيْرِهِ،

وَأَعَانَ رَجُلٌ ابْنَ عُمَرَ فِي بَدَنَتِهِ، وَأَمَرَ أَبُو مُوسَى بَنَاتِهِ أَنْ يُضَحِّينَ بِأَيْدِيهِنَّ.

باب دوسرے شخص کی قربانی اس کی اجازت سے ذبح کرنا

اور ایک شخص (نام نامعلوم) نے عبداللہ بن عمر رضی کی ان کا اونٹ نحر کرنے میں مدد کی ف اور ابوموسیٰ اشعری رضی نے اپنی بیٹیوں کو حکم دیا کہ اپنی قربانیاں اپنے ہاتھ سے کاٹیں ف۲

ف اس کو عبدالرزاق نے وصل کیا ۲ف اس کو حاکم نے مستدرک میں وصل کیا معلوم ہوا عورت اگر قربانی کرے تو اس کے لیے بھی یہی بہتر ہے کہ اپنے ہاتھ سے قربانی کرے قسطلانی نے کہا شافعیہ نے کہا ہے عورت کے لیے یہ بہتر ہے کہ قربانی کے لیے کسی اور کو وکیل کر دے۔

---

٤٦٦ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْقَاسِمِ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ: دَخَلَ عَلَيَّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِسَرِفَ وَأَنَا أَبْكِي، فَقَالَ: مَا لَكِ؟ أَنَفِسْتِ؟ قُلْتُ: نَعَمْ، قَالَ: هَذَا أَمْرٌ كَتَبَهُ اللَّهُ عَلَى بَنَاتِ آدَمَ، اقْضِي مَا يَقْضِي الْحَاجُّ غَيْرَ أَنْ لَا تَطُوفِي بِالْبَيْتِ، وَضَحَّى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ نِسَائِهِ بِالْبَقَرِ.

ہم سے قتیبہ بن سعید نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان بن عیینہ نے انہوں نے عبدالرحمان بن قاسم سے انہوں نے اپنے والد قاسم بن محمد سے انہوں نے حضرت عائشہ رضی سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سرف میں (جو ایک مقام ہے مکہ کے قریب) میرے پاس تشریف لائے میں رو رہی تھی آپ نے فرمایا کیا ہوا کیا تجھ کو حیض آگیا میں نے کہا جی ہاں آپ نے فرمایا یہ آدم کی بیٹیوں کے لیے اللہ نے لکھ دیا ہے ف۱ تو وہ کام کرتی رہ جو حاجی کرتے ہیں فقط خانہ کعبہ کا طواف نہ کر اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی بیبیوں کی طرف سے ایک گائے کی قربانی کی ف۲

ف تقدیر کا لکھا کہیں ٹل سکتا ہے ۲ف یہیں سے ترجمہ باب نکلتا ہے۔

بَابُ الذَّبْحِ بَعْدَ الصَّلَاةِ

باب نماز کے بعد ذبح کرنے کا بیان

٣٦٧ - حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مِنْهَالٍ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ: أَخْبَرَنِي زُبَيْدٌ قَالَ: سَمِعْتُ الشَّعْبِيَّ، عَنِ الْبَرَاءِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُ فَقَالَ: إِنَّ

ہم سے حجاج بن منہال نے بیان کیا کہا ہم سے شعبہ نے کہا مجھ کو زبید نے خبر دی کہا میں نے شعبی سے سنا انہوں نے براء بن عازب سے انہوں نے کہا میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ (عید الضحیٰ کے دن) خطبہ پڑھ رہے تھے فرماتے تھے اس دن پہلے ہم کو نماز پڑھنا چاہیئے پھر نماز سے جا کر قربانی

وَّلَ مَا نَبْدَأُ بِهِ مِنْ يَوْمِنَا هٰذَا أَنْ نُّصَلِّيَ ثُمَّ نَرْجِعَ فَنَنْحَرَ، فَمَنْ فَعَلَ هٰذَا فَقَدْ أَصَابَ سُنَّتَنَا، وَمَنْ نَحَرَ فَإِنَّمَا هُوَ لَحْمٌ يُقَدِّمُهُ لِأَهْلِهِ لَيْسَ مِنَ النُّسُكِ فِي شَيْءٍ. فَقَالَ أَبُو بُرْدَةَ: يَارَسُولَ اللّٰهِ، ذَبَحْتُ قَبْلَ أَنْ أُصَلِّيَ وَعِنْدِي جَذَعَةٌ خَيْرٌ مِنْ مُسِنَّةٍ، فَقَالَ اجْعَلْهَا مَكَانَهَا وَلَنْ تَجْزِيَ أَوْ تُوفِيَ عَنْ أَحَدٍ بَعْدَكَ.

کرنا چاہیے جو کوئی ایسا کرے وہ ہماری سنت پر چلا اور جس نے نماز سے پہلے قربانی کر لی اس نے گوشت کی بکری اپنے گھر والوں کے لیے کاٹی قربانی ادا نہیں ہوئی اس پر ابو بردہ رض نے عرض کیا یا رسول اللہ میں نے تو نماز سے پہلے ہی ذبح کر لیا اب میرے پاس (کوئی بکری نہیں ہے) ایک پٹھیا ہے سال بھر کی جو دو سال کی بکری سے اچھی ہے، آپ نے فرمایا اچھا اس کی قربانی کر لے اور تیرے بعد اور کسی کو ایسا کرنا کافی یا درست نہ ہوگا۔

بَابُ مَنْ ذَبَحَ قَبْلَ الصَّلَاةِ أَعَادَ.

باب اگر کسی نے نماز سے پہلے قربانی کر لی تو دوبارہ (نماز کے بعد) کرے۔

۴٦٨ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ مُحَمَّدٍ، عَنْ أَنَسٍ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَنْ ذَبَحَ قَبْلَ الصَّلَاةِ فَلْيُعِدْ، فَقَالَ رَجُلٌ، هٰذَا يَوْمٌ يُشْتَهَى فِيهِ اللَّحْمُ، وَذَكَرَ هَنَةً مِنْ جِيرَانِهِ فَكَأَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَذَرَهُ، وَعِنْدِي جَذَعَةٌ خَيْرٌ مِنْ شَاتَيْنِ، فَرَخَّصَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَلَا أَدْرِي بَلَغَتِ الرُّخْصَةُ أَمْ لَا، ثُمَّ انْكَفَأَ إِلَى كَبْشَيْنِ، يَعْنِي فَذَبَحَهُمَا، ثُمَّ انْكَفَأَ النَّاسُ إِلَى غُنَيْمَةٍ فَذَبَحُوهَا.

ہم سے علی بن عبد اللہ نے بیان کیا کہا ہم سے اسماعیل بن ابراہیم نے ایوب سختیانی سے انہوں نے محمد بن سیرین سے انہوں نے انس بن مالک رض سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا جو شخص نماز سے پہلے اس کو ذبح کرے پھر (نماز کے بعد) دوبارہ قربانی کرنا چاہیے ایک شخص بولا (ابو بردہ) اس دن تو گوشت کھانے کا (سب کو) شوق ہوتا ہے دوسرے اپنے ہمسایوں کا حال بیان کیا ف۱ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کا عذر جیسے قبول کیا وہ کہنے لگے اب میرے پاس ایک برس کی پٹھیا ہے جو دو بکریوں سے بہتر ہے آپ نے اس کو اسی پٹھیا کے کاٹنے کی اجازت دی اب میں نہیں جانتا دوسرے لوگوں کو بھی ایسی اجازت ہے یا نہیں غرض نماز کے بعد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم دو مینڈھوں کی طرف گئے ان کو ذبح کیا لوگ بھی بکریوں کے گلے پر گرے ان کو ذبح کر ڈالا ف۲

ف۱ بیچارے غریب ہیں اس لیے میں نے جلدی کر کے نماز سے پہلے ہی بکری کاٹ لی ف۲ ایک ایک کر کے سارا گلہ ذبح ہو گیا۔

٤٦٩ - حَدَّثَنَا آدَمُ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ: حَدَّثَنَا الْأَسْوَدُ بْنُ قَيْسٍ: سَمِعْتُ جُنْدُبَ بْنَ سُفْيَانَ الْبَجَلِيَّ قَالَ: شَهِدْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ النَّحْرِ فَقَالَ: مَنْ ذَبَحَ قَبْلَ أَنْ يُصَلِّيَ فَلْيُعِدْ مَكَانَهَا أُخْرَى، وَمَنْ لَمْ يَذْبَحْ فَلْيَذْبَحْ۔

ہم سے آدم بن ابی ایاس نے بیان کیا کہا ہم سے شعبہ نے کہا ہم سے اسود بن قیس نے کہا میں نے جندبؓ بن سفیان بجلی سے سنا انہوں نے کہا میں بقرعید کے دن آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ موجود تھا آپ نے فرمایا جس نے نماز سے پہلے ذبح کر لیا ہو تو وہ دوبارہ (نماز کے بعد) کرے اور جس نے ذبح نہیں کیا ہے تو وہ اب ذبح کرے۔

---

٤٧٠ - حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ: حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ، عَنْ فِرَاسٍ، عَنْ عَامِرٍ، عَنِ الْبَرَاءِ قَالَ: صَلَّى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ يَوْمٍ، فَقَالَ: مَنْ صَلَّى صَلَاتَنَا وَاسْتَقْبَلَ قِبْلَتَنَا فَلَا يَذْبَحْ حَتَّى يَنْصَرِفَ، فَقَامَ أَبُو بُرْدَةَ ابْنُ نِيَارٍ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ، فَعَلْتُ، فَقَالَ: هُوَ شَيْءٌ عَجَّلْتَهُ، قَالَ: فَإِنَّ عِنْدِي جَذَعَةً هِيَ خَيْرٌ مِنْ مُسِنَّتَيْنِ آذْبَحُهَا؟ قَالَ: نَعَمْ، ثُمَّ لَا تَجْزِي عَنْ أَحَدٍ بَعْدَكَ، قَالَ عَامِرٌ: هِيَ خَيْرُ نَسِيكَتَيْهِ۔

ہم سے موسیٰ بن اسمٰعیل نے بیان کیا کہا ہم سے ابوعوانہ (وضاح) نے انہوں نے فراس بن یحییٰ سے انہوں نے عامر شعبی سے انہوں نے براء بن عازبؓ سے انہوں نے کہا آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک دن (بقرعید کے دن) نماز پڑھائی پھر فرمایا جو شخص ہماری سی نماز پڑھتا ہو ہمارے قبلہ کی طرف منہ کرتا ہو (یعنی مسلمان ہو) وہ اس وقت تک ذبح نہ کرے جب تک نماز پڑھ کر فارغ نہ ہو یہ سن کر ابوبردہ بن نیار کھڑے ہوئے کہنے لگے مجھ سے ایسا ہو گیا (نماز سے پہلے ہی ذبح کر چکا) آپ نے فرمایا تو نے جلدی کی (وہ بکری گوشت کی ہوئی) اس نے کہا اب میرے پاس ایک برس کی پٹھیا ہے جو دو برس کی دو بکریوں سے بہتر ہے میں اس کو ذبح کروں آپ نے فرمایا ہاں پھر تیرے بعد کسی کے لیے اس عمر کی بکری کافی نہ ہوگی۔ عامر شعبی نے کہا یہ ایک سال کی بکری اس کی دونوں قربانیوں میں اچھی ٹھہری ف

ف حالاں کہ پہلی بکری قربانی کی نہ ہوئی کیوں کہ وہ نماز سے پہلے کسی کی گئی تھی مگر چونکہ اس کی نیت بخیر تھی ہمسایوں کے ساتھ سلوک کرنے کی تو اس میں بھی ثواب مل گیا وہ بھی ایک قربانی ٹھہری۔

بَابُ وَضْعِ الْقَدَمِ عَلَى صَفْحِ الذَّبِيحَةِ۔

باب ذبح کرتے وقت بکری کے ایک جانب پر پاؤں رکھنا۔

۴۷۱ - حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مِنْهَالٍ: حَدَّثَنَا هَمَّامٌ، عَنْ قَتَادَةَ: حَدَّثَنَا أَنَسٌ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُضَحِّي بِكَبْشَيْنِ أَمْلَحَيْنِ أَقْرَنَيْنِ، وَيَضَعُ رِجْلَهُ عَلَى صَفْحَتِهِمَا وَيَذْبَحُهُمَا بِيَدِهِ۔

ہم سے حجاج بن منہال نے بیان کیا کہا ہم سے ہمام بن یحییٰ شیبانی انہوں نے قتادہ سے کہا ہم سے انس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم دو چت کبرے سینگدار مینڈھے کی قربانی کیا کرتے تھے آپ نے ذبح کرتے وقت اپنا پاؤں ان کے پٹھے پر رکھا اور اپنے ہاتھ سے ذبح کرتے تھے۔

بَابُ التَّكْبِيرِ عِنْدَ الذَّبْحِ۔

باب ذبح کے وقت تکبیر پڑھنی

۴۷۲ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ: حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ أَنَسٍ قَالَ: ضَحَّى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِكَبْشَيْنِ أَمْلَحَيْنِ أَقْرَنَيْنِ، ذَبَحَهُمَا بِيَدِهِ وَسَمَّى وَكَبَّرَ، وَوَضَعَ رِجْلَهُ عَلَى صِفَاحِهِمَا۔

ہم سے قتیبہ بن سعید نے بیان کیا کہا ہم سے ابوعوانہ نے انہوں نے قتادہ سے انہوں نے انس رضی اللہ عنہ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے دو چت کبرے مینڈھے سینگدار قربانی کیے اپنے ہاتھ سے دونوں کو ذبح کیا بسم اللہ اللہ اکبر کہا اور اپنا پاؤں ان کے پٹھے پر رکھا۔ (یعنی کاٹتے وقت)

بَابُ إِذَا بَعَثَ بِهَدْيِهِ لِيُذْبَحَ لَمْ يَحْرُمْ عَلَيْهِ شَيْءٌ۔

باب اگر کسی شخص نے صرف قربانی کا جانور مکہ بھیج دیا کہ وہاں ذبح کیا جائے تو اس پر کوئی بات (جو احرام میں حرام ہوتی ہے) حرام نہ ہوگی۔

۴۷۳ - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ، أَخْبَرَنَا إِسْمَاعِيلُ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، عَنْ مَسْرُوقٍ: أَنَّهُ أَتَى عَائِشَةَ فَقَالَ لَهَا: يَا أُمَّ الْمُؤْمِنِينَ، إِنَّ رَجُلًا يَبْعَثُ بِالْهَدْيِ إِلَى الْكَعْبَةِ وَيَجْلِسُ فِي الْمِصْرِ فَيُوصِي أَنْ تُقَلَّدَ بَدَنَتُهُ فَلَا يَزَالُ مِنْ ذَلِكَ الْيَوْمِ مُحْرِمًا حَتَّى يَحِلَّ النَّاسُ، قَالَ: فَسَمِعْتُ تَصْفِيقَهَا مِنْ وَرَاءِ الْحِجَابِ

ہم سے احمد بن محمد نے بیان کیا کہا ہم کو عبداللہ بن مبارک نے خبر دی کہا ہم کو اسمٰعیل بن ابی خالد نے انہوں نے شعبی سے انہوں نے مسروق سے وہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا پاس آئے کہنے لگے ام المومنین ایک شخص (زیاد بن ابی سفیان) کیا کرتا ہے قربانی کا جانور مکہ کو بھیج دیتا ہے اور خود اپنے شہر میں بیٹھا رہتا ہے جو قربانی لے جاتا ہے اس سے کہہ دیتا ہے تم اس کے گلے میں ہار ڈال دو اور اس روز سے برابر جب تک مکہ میں حاجی لوگ حج سے فارغ ہو کر احرام نہیں کھولتے وہ بھی (اپنے شہر میں) احرام باندھے رہتا ہے مسروق کہتے ہیں

فَقَالَتْ: لَقَدْ كُنْتُ أَفْتِلُ قَلَائِدَ هَدْيِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيَبْعَثُ هَدْيَهُ إِلَى الْكَعْبَةِ فَمَا يَحْرُمُ عَلَيْهِ مِمَّا حَلَّ لِلرِّجَالِ مِنْ أَهْلِهِ حَتَّى يَرْجِعَ النَّاسُ.

جب میں نے یہ کہا تو حضرت عائشہ رضہ نے (تعجب یا افسوس سے) تالی بجائی ہنسے میں نے تالی کی آواز پردے کے باہر سے سنی انہوں نے کہا (یہ شخص احمق ہے) میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جو ہدی کے جانور بھجواتے ان کے خود ہار بٹتی پھر وہ ہدی کعبہ کو روانہ کر دیتے پر کوئی چیز حرام نہ ہوتی ان چیزوں میں سے جو مرد اپنی عورت سے کیا کرتے ہیں یہاں تک کہ لوگ (حج کر کے) لوٹ آتے ف۱

ف۱ اس سے اس شخص کا رد ہوتا ہے جو کہتا ہے مکہ کو ہدی کا جانور بھیجنے سے آدمی محرم ہو جاتا ہے جب تک وہ ہدی ذبح نہ ہو ابن عباس رضہ اور ابن عمر رضہ سے ایسا ہی منقول ہے لیکن ائمہ اربعہ اور اکثر علماء حضرت عائشہ رضہ کے حدیث کے موافق قائل ہیں

بَابُ مَا يُؤْكَلُ مِنْ لُحُومِ الْأَضَاحِيِّ وَمَا يُتَزَوَّدُ مِنْهَا.

باب قربانی کا گوشت کھانا سفر کے لیے اس میں سے توشہ لے جانا۔

٤٧٤ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ: قَالَ عَمْرٌو: أَخْبَرَنِي عَطَاءٌ: سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ، رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: كُنَّا نَتَزَوَّدُ لُحُومَ الْأَضَاحِيِّ عَلَى عَهْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى الْمَدِينَةِ، وَقَالَ غَيْرَ مَرَّةٍ: لُحُومَ الْهَدْيِ.

ہم سے علی بن عبداللہ مدینی نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان بن عیینہ نے کہ عمرو بن دینار نے کہا مجھ کو عطاء بن ابی رباح نے خبر دی انہوں نے جابر بن عبداللہ سے سنا انہوں نے کہا ہم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں قربانی کا گوشت توشہ کر کے مدینہ تک آتے سفیان نے کہا اس حدیث میں کئی باریوں کہا ہدی کا گوشت

---

٤٧٥ - حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ قَالَ: حَدَّثَنِي سُلَيْمَانُ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنِ الْقَاسِمِ: أَنَّ ابْنَ خَبَّابٍ أَخْبَرَهُ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا سَعِيدٍ يُحَدِّثُ أَنَّهُ كَانَ غَائِبًا فَقَدِمَ فَقُدِّمَ إِلَيْهِ لَحْمٌ، فَقَالَ: هَذَا مِنْ لَحْمِ ضَحَايَانَا، فَقَالَ: أَخِّرُوهُ لَا أَذُوقُهُ، قَالَ: ثُمَّ قُمْتُ فَخَرَجْتُ حَتَّى

ہم سے اسمٰعیل بن ابی اویس نے بیان کیا کہا مجھ سے سلیمان بن بلال نے بیان کیا انہوں نے یحییٰ بن سعید سے انہوں نے قاسم بن محمد سے ان کو عبداللہ بن خباب نے خبر دی انہوں نے ابوسعید خدری رضہ سے سنا کہ وہ سفر میں گئے ہوئے تھے جب لوٹ کر آئے ان کے سامنے گوشت رکھا گیا انہوں نے کہا یہ گوشت شاید قربانی کا ہے اس کو اٹھاؤ میں نہیں چکھوں گا ابوسعید کہتے ہیں پھر میں اٹھ کر اپنے ماں

آتِيَ أَخِي أَبَا قَتَادَةَ، وَكَانَ أَخَاهُ لِأُمِّهِ وَكَانَ بَدْرِيًّا، فَذَكَرْتُ ذَلِكَ لَهُ فَقَالَ: إِنَّهُ قَدْ حَدَثَ بَعْدَكَ أَمْرٌ.

جائی بھائی ابوقتادہ پاس آیا اور ان کو یہ قصہ بیان کیا وہ بدر کی لڑائی میں شریک تھے انہوں نے کہا تمہارے چلے جانے کے بعد دوسرا حکم ہوا (وہ حکم منسوخ ہو گیا کہ قربانی کا گوشت تین دن سے زیادہ نہ رکھ چھوڑیں)

۴۷۶۔ حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي عُبَيْدٍ، عَنْ سَلَمَةَ بْنِ الْأَكْوَعِ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ ضَحَّى مِنْكُمْ فَلَا يُصْبِحَنَّ بَعْدَ ثَالِثَةٍ وَبَقِيَ فِي بَيْتِهِ مِنْهُ شَيْءٌ فَلَمَّا كَانَ الْعَامُ الْمُقْبِلُ قَالُوا: يَا رَسُولَ اللَّهِ: نَفْعَلُ كَمَا فَعَلْنَا الْعَامَ الْمَاضِي؟ قَالَ: كُلُوا وَأَطْعِمُوا وَادَّخِرُوا، فَإِنَّ ذَلِكَ الْعَامَ كَانَ بِالنَّاسِ جَهْدٌ فَأَرَدْتُ أَنْ تُعِينُوا فِيهَا۔

ہم سے ابوعاصم نے بیان کیا انہوں نے یزید بن ابی عبید سے انہوں نے سلمہ بن اکوع سے انہوں نے کہا آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو کوئی قربانی کرے تو تیسرے دن کی صبح پر اس کے گھر میں اس گوشت میں سے کچھ نہ رہے (کھا لے اور بانٹ دے) دوسرے سال ایسا ہوا لوگوں نے پوچھا یا رسول اللہ کیا اب بھی ہم سال گذشتہ کی طرح کریں آپ نے فرمایا نہیں (کھاؤ کھلاؤ سینت رکھو (تم کو اختیار ہے) اس سال لوگوں پر تکلیف تھی (قحط تھا) میں نے یہ چاہا کہ تم غریبوں کی مدد کرو (ان کو کھلاؤ)

۴۷۷۔ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَخِي، عَنْ سُلَيْمَانَ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ عَمْرَةَ بِنْتِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ: الضَّحِيَّةُ كُنَّا نُمَلِّحُ مِنْهُ فَنَقْدَمُ بِهِ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْمَدِينَةِ فَقَالَ: لَا تَأْكُلُوا إِلَّا ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ، وَلَيْسَتْ بِعَزِيمَةٍ، وَلَكِنْ أَرَادَ أَنْ يُطْعَمَ مِنْهُ، وَاللَّهُ أَعْلَمُ۔

ہم سے اسمٰعیل بن عبداللہ نے بیان کیا کہا مجھ سے میرے بھائی (عبدالحمید) نے انہوں نے سلیمان بن بلال سے انہوں نے یحییٰ بن سعید انصاری سے انہوں نے عمرہ بنت عبدالرحمٰن سے انہوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے انہوں نے کہا ہم قربانی کے گوشت میں نمک لگا کر (اس کو سکھا کر) رکھ چھوڑتے اور مدینہ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے رکھتے آپ نے فرمایا دیکھو قربانی کا گوشت تین دن سے زیادہ نہ رکھو مگر یہ حکم آپ نے وجوب کے طور پر نہیں دیا بلکہ آپ کا مطلب یہ تھا کہ غریبوں کو کھلایا جائے۔

٤٧٨ - حَدَّثَنَا حِبَّانُ بْنُ مُوسَى: أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللهِ قَالَ: أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبُو عُبَيْدٍ مَوْلَى ابْنِ أَزْهَرَ أَنَّهُ شَهِدَ الْعِيدَ يَوْمَ الْأَضْحَى مَعَ عُمَرَ ابْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، فَصَلَّى قَبْلَ الْخُطْبَةِ ثُمَّ خَطَبَ النَّاسَ فَقَالَ: يَا أَيُّهَا النَّاسُ، إِنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ نَهَاكُمْ عَنْ صِيَامِ هَذَيْنِ الْعِيدَيْنِ، أَمَّا أَحَدُهُمَا فَيَوْمُ فِطْرِكُمْ مِنْ صِيَامِكُمْ، وَأَمَّا الْآخَرُ فَيَوْمٌ تَأْكُلُونَ مِنْ نُسُكِكُمْ.

ہم سے حبان بن موسیٰ نے بیان کیا کہا ہم کو عبداللہ بن مبارک نے خبر دی کہا مجھ کو یونس نے انہوں نے زہری سے کہا مجھ سے ابوعبید نے بیان کیا جو عبدالرحمٰن بن ازہر کے غلام تھے وہ عیدالضحیٰ کے دن حضرت عمرؓ کے ساتھ موجود تھے حضرت عمرؓ نے پہلے نماز پڑھائی پھر خطبہ سنایا پھر کہنے لگے لوگو! آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان دونوں عیدوں کے (عیدالفطر اور عیدالضحیٰ میں) روزہ رکھنے سے منع فرمایا ہے کیونکہ عیدالفطر تو وہ دن ہے جب لوگ (رمضان کے) روزے رکھ کر روزہ کھولتے ہیں ف اور عیدالضحیٰ کا دن تمہاری قربانی کھانے کا دن ہے

ف پھر اس دن روزہ رکھنا گویا عید نہ کرنا ہے۔

---

٤٧٩ - قَالَ أَبُو عُبَيْدٍ: ثُمَّ شَهِدْتُ الْعِيدَ مَعَ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ وَكَانَ ذَلِكَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ فَصَلَّى قَبْلَ الْخُطْبَةِ ثُمَّ خَطَبَ فَقَالَ: يَا أَيُّهَا النَّاسُ: إِنَّ هَذَا يَوْمٌ قَدِ اجْتَمَعَ لَكُمْ فِيهِ عِيدَانِ، فَمَنْ أَحَبَّ أَنْ يَنْتَظِرَ الْجُمُعَةَ مِنْ أَهْلِ الْعَوَالِي فَلْيَنْتَظِرْ، وَمَنْ أَحَبَّ أَنْ يَرْجِعَ فَقَدْ أَذِنْتُ لَهُ، قَالَ أَبُو عُبَيْدٍ: ثُمَّ شَهِدْتُهُ مَعَ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ فَصَلَّى قَبْلَ الْخُطْبَةِ ثُمَّ خَطَبَ النَّاسَ فَقَالَ: إِنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَاكُمْ أَنْ تَأْكُلُوا لُحُومَ نُسُكِكُمْ فَوْقَ ثَلَاثٍ، وَعَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ أَبِي عُبَيْدٍ نَحْوَهُ.

ابوعبید نے کہا اس کے بعد میں حضرت عثمانؓ کے ساتھ عید میں شریک ہوا اتفاق سے اس دن جمعہ تھا انہوں نے بھی پہلے عید کی نماز پڑھائی پھر خطبہ سنایا اور کہنے لگے لوگو! آج دو عیدیں ایک دن میں جمع ہوئی ہیں اب جن کے گاؤں مدینہ کے اطراف میں بلندی پر واقع ہیں ان کو اختیار ہے خواہ جمعہ کی نماز کے لیے مدینہ میں ٹھہرے رہیں خواہ چلے جائیں (کیوں کہ عید کے دن جمعہ معاف ہے) میں نے اجازت دی ابوعبید نے کہا۔ پھر میں نے حضرت علیؓ کے ساتھ عید کی۔ انہوں نے بھی پہلے نماز پڑھائی پھر لوگوں کو خطبہ سنایا کہنے لگے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے قربانی کا گوشت تین دن سے زیادہ رکھ کر کھانے سے منع فرمایا ف اور اسی سند سے معمر سے انہوں نے زہری سے انہوں نے ابوعبید سے ایسا ہی مروی ہے۔

ف بعضوں نے کہا یہ ممانعت تنزیہی تھی اور شاید حضرت علی رض کو وہ حدیث نہ پہنچی ہو جس میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اجازت دی نووی نے کہا صحیح یہ ہے کہ نہی کی یہ حدیث منسوخ ہے اور تین دن سے زیادہ قربانی کا گوشت رکھو چھوڑنا نہ حرام ہے نہ مکروہ ہے۔

٤٧٠۔ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحِيمِ: أَخْبَرَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ سَعْدٍ، عَنِ ابْنِ أَخِي ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عَمِّهِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ سَالِمٍ، عَنْ عَبْدِ اللهِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: كُلُوا مِنَ الْأَضَاحِي ثَلَاثًا، وَكَانَ يَأْكُلُ بِالزَّيْتِ حِينَ يَنْفِرُ مِنْ مِنًى مِنْ أَجْلِ لُحُومِ الْهَدْيِ۔

مجھ سے محمد بن عبدالرحیم صاعقہ نے بیان کیا کہا ہم کو یعقوب بن ابراہیم بن سعد نے خبر دی انہوں نے ابن شہاب کے بھتیجے (محمد بن عبداللہ بن مسلم) سے انہوں نے اپنے چچا ابن شہاب سے انہوں نے سالم سے انہوں نے عبداللہ بن عمر رض سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قربانی کا گوشت تین دن تک کھاؤ اور عبداللہ بن عمر جب منا سے کوچ کرتے زیتون کے تیل سے روٹی کھاتے (حالانکہ قربانیوں کا گوشت موجود تھا) اسی حدیث پر عمل کرنے کے لیے۔

بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ

شروع اللہ کے نام سے جو بہت مہربان ہے رحم والا

كِتَابُ الْأَشْرِبَةِ

پینے کا بیان ف

وَقَوْلِ اللهِ تَعَالَى: إِنَّمَا الْخَمْرُ وَالْمَيْسِرُ وَالْأَنْصَابُ وَالْأَزْلَامُ رِجْسٌ۔ الْآيَةَ۔

اللہ تعالیٰ نے (سورۂ مائدہ میں) فرمایا مسلمانو! شراب اور جوا اور بت اور پانسے یہ سب پلید ہیں (یعنی بری ہیں) شیطان کے کام ہیں ان سے پیچھے رہو اس لیے کہ تم کامیاب ہو۔

ف شراب عربی زبان میں ہر پینے کی چیز کو کہتے ہیں حلال ہو یا حرام! امام بخاری نے پہلے ان شرابوں کا بیان کیا جو حرام ہیں کیوں کہ وہ تھوڑے ہیں ان کے سوا اور سب شراب حلال ہیں۔

٤٨١۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يُوسُفَ:

ہم سے عبداللہ بن یوسف تنیسی نے بیان کیا کہا ہم

أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ، مَنْ شَرِبَ الْخَمْرَ فِي الدُّنْيَا ثُمَّ لَمْ يَتُبْ مِنْهَا حُرِمَهَا فِي الْآخِرَةِ۔

کو امام مالک نے خبر دی انہوں نے نافع سے انہوں نے عبداللہ بن عمرؓ سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص دنیا میں شراب پیئے پھر توبہ نہ کرے تو وہ آخرت میں (بہشت کی) شراب سے محروم رہے گا ف۱

ف۱ یعنی بہشت میں جانے ہی نہ پائے گا تو وہاں کا شراب اسے کیوں کر مل سکتا ہے بعضوں نے کہا بہشت میں جائے گا مگر اب شراب سے محروم رہے گا جیسے ایک حدیث میں ہے جس کو طیالسی اور ابن حبان نے نکالا جو شخص دنیا میں حریر پہنے گا اس کو آخرت میں پہننے کو نہیں ملے گا گو بہشت میں جائے بعضوں نے کہا اس حدیث سے مراد وہ شخص ہے جو شراب کو حلال جان کر پیئے وہ تو معاذاللہ کافر ہے بہشت میں جانے ہی نہ پائے گا۔

۴۸۲۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ، أَخْبَرَنِي شُعَيْبٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، أَخْبَرَنِي سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُتِيَ لَيْلَةَ أُسْرِيَ بِهِ بِإِيلِيَاءَ بِقَدَحَيْنِ مِنْ خَمْرٍ وَلَبَنٍ، فَنَظَرَ إِلَيْهِمَا ثُمَّ أَخَذَ اللَّبَنَ، فَقَالَ جِبْرِيلُ: الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي هَدَاكَ لِلْفِطْرَةِ، وَلَوْ أَخَذْتَ الْخَمْرَ غَوَتْ أُمَّتُكَ، تَابَعَهُ مَعْمَرٌ وَابْنُ الْهَادِ وَعُثْمَانُ بْنُ عُمَرَ وَالزُّبَيْدِيُّ عَنِ الزُّهْرِيِّ۔

ہم سے ابوالیمان نے بیان کیا کہا ہم کو شعیب نے خبر دی انہوں نے زہری سے کہا مجھ کو سعید بن مسیب نے خبر دی انہوں نے ابوہریرہ سے سنا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیت المقدس میں شب معراج میں دو گلاس لائے گئے ایک میں دودھ تھا ایک میں شراب آپ نے ان دونوں کو دیکھا پھر دودھ کا گلاس لے لیا اس وقت جبریل علیہ السلام کہنے لگے اللہ کا شکر ہے جس نے آپ کو اصل فطرت انسانی پر چلنے کی ہدایت کی ف۱ اگر تم شراب کا پیالہ لیتے تو تمہاری امت گمراہ ہو جاتی ف۲ شعیب کے ساتھ اس حدیث کو معمر اور یزید بن عبداللہ بن ہاد اور عثمان بن عمر اور زبیدی نے بھی زہری سے روایت کیا ہے ف۳

ف۱ کیوں کہ دودھ آدمی کی پیدائشی اور فطری غذا ہے ف۲ جیسے حضرت عیسیٰ کی امت گمراہ ہو گئی حضرت عیسیٰ کی شریعت میں شراب پینا درست تھا مگر اتنا ہی جس سے آدمی بالکل متوالا اور از خود رفتہ نہ ہو جائے اس علت کی وجہ سے عجیب خرابی پھیلی ہے ہزاروں لاکھوں آدمی شراب پی کر متوالے ہو رہے ہیں ان کو دین کی خبر رہتی ہے اور نہ دنیا کی ہر چند عقل کی رو سے بھی یہی معلوم ہوتا ہے کہ شراب کی حرمت کی وجہ یہی ہے کہ اس سے عقل میں فتور آ جاتا ہے نیک و بد کی سمجھ نہیں رہتی آدمی جرائم اور برے کام کر بیٹھتا ہے اور اس کا مقتضٰی یہی ہے کہ شراب پینا اس قدر حرام ہو جس سے اتنا نشہ پیدا ہو مگر بات یہ ہے کہ اس مقدار سے کم پر قناعت کرنا اور نشہ کی حالت کو نہ پہنچنا اکثر آدمیوں کی قدرت اور اختیار سے باہر ہے

یہاں ایک گلاس پیو دوسرے کو بھی چاہتا ہے اور اسی لیے ہماری شریعت میں اس کا قلیل اور کثیر سب حرام کر دیا گیا ہے اور اسی میں عوام اور خواص سب کا بچاؤ ہے اللہ کا شکر ہے اب عیسائی بھی کچھ برسر انصاف آچلے ہیں اور شریعت محمدیؐ کے حسن و خوبی کے قائل ہوتے جاتے ہیں اب انہوں نے بھی اپنے اپنے ملکوں میں یہ چاہا ہے کہ لوگ شریعت محمدیؐ کی پیروی کریں اور شراب خواری بالکل چھوڑ دیں مگر افسوس تو ان بدقسمت مسلمانوں پر ہوتا ہے جن کی شریعت میں شراب مطلقاً حرام ہے اور وہ بوتلوں کی بوتلیں اڑا جاتے ہیں گھر کی دولت برباد کر کے اخیر میں جان بھی کھوتے ہیں ف۳ معمر کی روایت خود امام بخاری نے احادیث الانبیاء میں اور ابن ہاد کی نسائی نے اور عثمان بن عمر کی امام رازی نے فوائد میں اور زبیدی کی نسائی نے وصل کی۔

۴۸۳۔ حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ: حَدَّثَنَا هِشَامٌ: حَدَّثَنَا قَتَادَةُ، عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدِيثًا لَا يُحَدِّثُكُمْ بِهِ غَيْرِي، قَالَ: مِنْ أَشْرَاطِ السَّاعَةِ أَنْ يَظْهَرَ الْجَهْلُ وَيَقِلَّ الْعِلْمُ، وَيَظْهَرَ الزِّنَا، وَتُشْرَبَ الْخَمْرُ، وَيَقِلَّ الرِّجَالُ وَيَكْثُرَ النِّسَاءُ حَتَّى يَكُونَ لِخَمْسِينَ امْرَأَةً قَيِّمُهُنَّ رَجُلٌ وَاحِدٌ۔

ہم سے مسلم بن ابراہیم نے بیان کیا کہا ہم سے ہشام دستوائی نے کہا ہم سے قتادہ نے انہوں نے انس رضؓ سے انہوں نے کہا میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے ایک حدیث سنی ہے اب میرے سوا اس کو (آنحضرت سے سنا ہوا) کوئی شخص تم سے بیان نہیں کرنے کا ف۱ آپ نے فرمایا قیامت کی نشانیوں میں یہ بھی ہے جہالت پھیل جانا (دین کا) علم کم ہو جانا زنا کھلم کھلا ہونا شراب علانیہ پیا جانا مردوں کی کمی عورتوں کی کثرت یہاں تک کہ پچاس عورتوں کا خبر گیران ایک مرد رہے گا ف۲

ف۱ چونکہ اس وقت میں انس رضؓ کے سوا کوئی صحابی زندہ نہ رہے تھے ف۲ یہ حدیث پہلے پارے کتاب العلم میں گزر چکی ہے

۴۸۴۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ: حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي يُونُسُ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا سَلَمَةَ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ وَابْنَ الْمُسَيَّبِ يَقُولَانِ: قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: إِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لَا يَزْنِي الزَّانِي

ہم سے احمد بن صالح ابو جعفر مصری نے بیان کیا کہا ہم سے عبداللہ بن وہب نے کہا مجھ کو یونس نے خبر دی انہوں نے ابن شہاب سے انہوں نے کہا میں نے ابوسلمہ بن عبدالرحمن اور سعید بن مسیب سے سنا وہ دونوں کہتے تھے ابوہریرہ رضؓ نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب کوئی زنا کرتا ہے تو عین زنا کرتے وقت وہ مومن نہیں ہوتا ف۱ اسی طرح جب کوئی شراب پیتا ہے تو عین شراب پیتے وقت وہ

حِينَ يَزْنِي وَهُوَ مُؤْمِنٌ، وَلَا يَشْرَبُ الْخَمْرَ حِينَ يَشْرَبُهَا وَهُوَ مُؤْمِنٌ، وَلَا يَسْرِقُ السَّارِقُ حِينَ يَسْرِقُ وَهُوَ مُؤْمِنٌ، قَالَ ابْنُ شِهَابٍ: وَأَخْبَرَنِي عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ أَبِي بَكْرِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ابْنِ الْحَارِثِ بْنِ هِشَامٍ أَنَّ أَبَا بَكْرٍ كَانَ يُحَدِّثُهُ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ثُمَّ يَقُولُ: كَانَ أَبُو بَكْرٍ يُلْحِقُ مَعَهُنَّ: وَلَا يَنْتَهِبُ نُهْبَةً ذَاتَ شَرَفٍ، يَرْفَعُ النَّاسُ إِلَيْهِ أَبْصَارَهُمْ فِيهَا حِينَ يَنْتَهِبُهَا وَهُوَ مُؤْمِنٌ۔

وہ مومن نہیں ہوتا۔ اسی طرح جب چوری کرتا ہے اسوقت وہ مومن نہیں ہوتا (اسی سند سے) ابن شہاب نے کہا مجھ کو عبدالملک بن ابی بکر بن عبدالرحمان بن حارث بن ہشام نے خبر دی وہ اس حدیث کو ابوہریرہ رض سے روایت کرتے تھے اس میں اتنا اور بڑھاتے تھے اسی طرح جب کوئی لوٹنے والا ایک بڑی لوٹ کرتا ہے ف۲ جس کی طرف لوگ نگاہ اٹھا کر دیکھتے ہیں وہ بھی لوٹتے وقت مومن نہیں ہوتا۔

ف اس میں ایمان کا نور نہیں ہوتا ورنہ زنا کا ہے کو کرتا ف۲ یعنی مالیت کی چیزوں کو لوٹتا ہے مثلاً سونا چاندی کپڑا اسباب گھوڑے بیل وغیرہ۔

بَابُ الْخَمْرِ مِنَ الْعِنَبِ وَغَيْرِهِ۔ باب شراب انگور سے بنتا ہے (جیسے کھجور اور شہد وغیرہ سے بھی ف)

ف امام بخاری نے یہ باب لاکر حنفیہ کا رد کیا ہے جو شراب کو انگور سے خاص رکھتے ہیں اور کہتے ہیں انگور کے سوا اور چیزوں کے شراب اتنے پینے سے درست ہیں کہ نشہ نہ ہو لیکن امام محمد نے اس مسئلہ میں امام ابوحنیفہ کے خلاف کیا ہے اور وہ اہل حدیث اور امام احمد اور مالک اور شافعی اور جمہور کے موافق ہوئے ہیں انہوں نے کہا جس چیز سے نشہ پیدا ہو وہ شراب ہے تھوڑا ہو یا زیادہ بالکل حرام ہے اور صاحب ہدایہ نے غضب کیا ہے انہوں نے صحیح حدیث کل مسکر خمر کی نسبت لکھ دیا ہے کہ یحییٰ بن معین نے اس کو ضعیف کہا ہے حالاں کہ یہ حدیث اعلیٰ درجات صحیح میں ہے اور یحییٰ بن معین کا قول کہیں نہیں ملا معلوم نہیں کہ صاحب ہدایہ نے اپنے الہام سے یہ لکھ دیا یا یحییٰ بن معین پر افتراء کیا دوسری غلطی صاحب ہدایہ نے یہ کی کہ اہل لغت کا اس پر اتفاق نقل کیا کہ شراب انگور سے خاص ہے حالاں کہ اہل لغت نے صاف یہ لکھا ہے کہ شراب اس کو بھی کہتے ہیں جو عقل کو ڈھانپ لے یعنی اس سے نشہ پیدا ہو

۴۸۵۔ حَدَّثَنِي الْحَسَنُ بْنُ صَبَّاحٍ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَابِقٍ: حَدَّثَنَا مَالِكٌ

ہم سے حسن بن صباح نے بیان کیا کہا ہم سے محمد بن سابق نے کہا ہم سے مالک بن مغول نے انہوں نے

هُوَ ابْنُ مِغْوَلٍ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: لَقَدْ حُرِّمَتِ الْخَمْرُ وَمَا بِالْمَدِينَةِ مِنْهَا شَيْءٌ.

نافع سے انہوں نے ابن عمر رضی اللہ عنہ سے انہوں نے کہا شراب جس وقت ہم پر حرام ہوا اس وقت مدینہ میں انگور کی شراب کا وجود ہی نہ تھا ف

ف بلکہ کھجور وغیرہ کے شراب تھے تو معلوم ہوا وہ بھی شراب ہیں

---

۴۸۶ - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ: حَدَّثَنَا أَبُو شِهَابٍ عَبْدُ رَبِّهِ بْنُ نَافِعٍ، عَنْ يُونُسَ، عَنْ ثَابِتٍ الْبُنَانِيِّ، عَنْ أَنَسٍ قَالَ: حُرِّمَتْ عَلَيْنَا الْخَمْرُ حِينَ حُرِّمَتْ، وَمَا نَجِدُ، يَعْنِي بِالْمَدِينَةِ، خَمْرَ الْأَعْنَابِ إِلَّا قَلِيلًا، وَعَامَّةُ خَمْرِنَا الْبُسْرُ وَالتَّمْرُ.

ہم سے احمد بن یونس نے بیان کیا کہا ہم سے ابوشہاب عبدربہ بن نافع نے انہوں نے یونس سے انہوں نے ثابت بنانی سے انہوں نے انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے انہوں نے کہا شراب جس وقت ہم پر حرام ہوا اس وقت مدینہ میں انگور کا شراب بالکل کم یاب تھا اکثر ہمارا شراب گدر اور پکی کھجور سے بنا کرتا۔

---

۴۸۷ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ: حَدَّثَنَا يَحْيَى، عَنْ أَبِي حَيَّانَ: حَدَّثَنَا عَامِرٌ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَامَ عُمَرُ عَلَى الْمِنْبَرِ فَقَالَ: أَمَّا بَعْدُ، نَزَلَ تَحْرِيمُ الْخَمْرِ وَهِيَ مِنْ خَمْسَةٍ: الْعِنَبِ وَالتَّمْرِ وَالْعَسَلِ، وَالْحِنْطَةِ وَالشَّعِيرِ، وَالْخَمْرُ مَا خَامَرَ الْعَقْلَ.

ہم سے مسدد بن مسرہد نے بیان کیا کہا ہم سے یحییٰ بن سعید قطان نے انہوں نے ابوحیان (یحییٰ بن سعید تیمی) سے کہا ہم سے عامر شعبی نے بیان کیا انہوں نے عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے انہوں نے کہا حضرت عمر رضی اللہ عنہ منبر پر کھڑے ہوئے (خطبہ سنایا کہا) اما بعد جس وقت شراب کی حرمت اتری اس وقت شراب پانچ چیزوں سے بنتا تھا انگور اور کھجور اور شہد اور گیہوں اور جو سے اور شراب وہ ہے جو عقل کو ڈھانپ لیوے ف

ف گو کسی چیز کا ہو مثلاً چاول یا جوار وغیرہ کا اسی طرح سیندھی تاڑی۔

بَابٌ - نَزَلَ تَحْرِيمُ الْخَمْرِ وَهِيَ مِنَ الْبُسْرِ وَالتَّمْرِ.

باب جس وقت شراب کی حرمت اتری اس وقت وہ گدر اور سوکھی کھجور سے بنایا جاتا تھا۔

۴۸۸ - حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ

ہم سے اسمٰعیل بن عبداللہ نے بیان کیا کہا ہم سے

عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ: حَدَّثَنِي مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: كُنْتُ أَسْقِي أَبَا عُبَيْدَةَ وَأَبَا طَلْحَةَ وَأُبَيَّ بْنَ كَعْبٍ مِنْ فَضِيخِ زَهْوٍ وَتَمْرٍ، فَجَاءَهُمْ آتٍ فَقَالَ: إِنَّ الْخَمْرَ قَدْ حُرِّمَتْ، فَقَالَ أَبُو طَلْحَةَ: قُمْ يَا أَنَسُ فَأَهْرِقْهَا فَأَهْرَقْتُهَا۔

امام مالک نے انہوں نے اسحاق بن عبداللہ ابن ابی طلحہ سے انہوں نے انس بن مالک سے انہوں نے کہا میں ساقی تھا ابوعبیدہ بن جراح رضؓ اور ابوطلحہ رضؓ اور ابی بن کعبؓ کو کچی اور پکی کھجور کا شراب پلا رہا تھا اتنے میں ایک شخص آیا (نام نامعلوم) وہ خبر لایا کہ شراب حرام ہوگیا ابوطلحہ رضؓ نے (اسی وقت) مجھ سے کہا انسؓ اٹھو یہ سب شراب بہا دے۔ میں نے اس کو بہا دیا ف

ف مدینہ کی گلیوں میں بہتا چلا گیا۔

---

٤٨٩ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ: حَدَّثَنَا مُعْتَمِرٌ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ: كُنْتُ قَائِمًا عَلَى الْحَيِّ أَسْقِيهِمْ عُمُومَتِي وَأَنَا أَصْغَرُهُمُ الْفَضِيخَ، فَقِيلَ: حُرِّمَتِ الْخَمْرُ، فَقَالُوا: أَكْفِئْهَا فَكَفَأْنَا. قُلْتُ لِأَنَسٍ: مَا شَرَابُهُمْ؟ قَالَ رُطَبٌ وَبُسْرٌ، فَقَالَ أَبُو بَكْرِ بْنُ أَنَسٍ: وَكَانَتْ خَمْرَهُمْ، فَلَمْ يُنْكِرْ أَنَسٌ، وَحَدَّثَنِي بَعْضُ أَصْحَابِي أَنَّهُ سَمِعَ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَقُولُ: كَانَتْ خَمْرَهُمْ يَوْمَئِذٍ۔

ہم سے مسدد بن مسرہد نے بیان کیا کہا ہم سے معتمر بن سلیمان بن طرخان نے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے کہا میں نے انس رضؓ سے سنا وہ کہتے تھے میں کم عمری میں اپنے چچاؤں کو کھڑا ہوا گدر کھجور کا شراب پلا رہا تھا۔ اتنے میں کسی نے کہا شراب تو حرام ہوگیا میرے چچا کہنے لگے اب (کیا کرنا ہے) جو شراب باقی ہے اس کو بہا دے ہم نے اسے بہا دیا سلیمان بن طرخان نے کہا میں نے انسؓ سے پوچھا یہ کاہے کا شراب تھا انہوں نے کہا کچی اور پکی کھجور کا ف ابوبکر بن انس کہنے لگے اس زمانے میں لوگوں کے پاس یہی شراب تھا انسؓ نے یہ سن کر اپنے بیٹے کی بات کا انکار نہیں کیا۔ سلیمان نے یہ بھی کہا مجھ سے بعضے لوگوں نے بیان کیا کہ انس رضؓ نے کہا ان دنوں لوگوں کا یہی شراب تھا۔

ف دونوں کو ملا کر بھگو دیتے تھے جب جوش آنے لگتا تو پیتے۔

---

٤٩٠ - حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي بَكْرٍ

ہم سے محمد بن ابی بکر مقدمی نے بیان کیا کہا ہم سے

الْمُقَدَّمِيُّ حَدَّثَنَا يُوسُفُ أَبُو مَعْشَرٍ الْبَرَّاءُ قَالَ: سَمِعْتُ سَعِيدَ بْنَ عُبَيْدِ اللهِ قَالَ: حَدَّثَنِي بَكْرُ بْنُ عَبْدِ اللهِ أَنَّ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ حَدَّثَهُمْ أَنَّ الْخَمْرَ حُرِّمَتْ، وَالْخَمْرُ يَوْمَئِذٍ الْبُسْرُ وَالتَّمْرُ۔

ابو معشر براء یوسف بن یزید نے کہا میں نے سعید بن عبید اللہ سے سنا وہ کہتے تھے مجھ سے بکر بن عبد اللہ نے بیان کیا ان سے انس رضہ نے بیان کیا جس وقت شراب حرام ہوا ان دنوں میں یہی شراب تھا گدر اور پکی کھجور کا

بَابٌ الْخَمْرُ مِنَ الْعَسَلِ وَهُوَ الْبِتْعُ، وَقَالَ مَعْنٌ: سَأَلْتُ مَالِكَ بْنَ أَنَسٍ عَنِ الْفُقَّاعِ فَقَالَ: إِذَا لَمْ يُسْكِرْ فَلَا بَأْسَ بِهِ، وَقَالَ ابْنُ الدَّرَاوَرْدِيِّ سَأَلْنَا عَنْهُ فَقَالُوا: لَا يُسْكِرُ، لَا بَأْسَ بِهِ۔

باب شہد کا بھی شراب ہوتا ہے جس کو بتع کہتے

ہیں معن بن عیسیٰ (جن کی مؤطا ہے) انہوں نے امام مالک سے پوچھا فقاع کا کیا حکم ہے وا انہوں نے کہا جب اس میں نشہ نہ ہو تو اس کے پینے میں کوئی قباحت نہیں عبد العزیز بن محمد دراوردی نے کہا ہم نے (عالموں سے) فقاع کو پوچھا انہوں نے کہا جب اس میں نشہ نہ ہو تو اس کے پینے میں کوئی قباحت نہیں۔

وا یعنی منقے کا شربت جس میں نشہ نہ ہو۔

---

۴۹۱ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يُوسُفَ: أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَنَّ عَائِشَةَ قَالَتْ: سُئِلَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْبِتْعِ فَقَالَ: كُلُّ شَرَابٍ أَسْكَرَ فَهُوَ حَرَامٌ۔

ہم سے عبد اللہ بن یوسف تنیسی نے بیان کیا کہا ہم کو امام مالک نے خبر دی انہوں نے ابن شہاب سے انہوں نے ابو سلمہ بن عبد الرحمان سے حضرت عائشہ نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا گیا شہد کا شراب پینا کیسا ہے آپ نے فرمایا جس شراب سے نشہ پیدا ہو وہ حرام ہے وا

وا ابو داؤد اور نسائی کی روایت میں یوں ہے جس شراب کا بہت پینا نشہ کرے اس کا تھوڑا پینا بھی حرام ہے ابن حبان نے کہا یہ حدیث صحیح ہے قسطلانی نے کہا بھنگ بھی شراب کی طرح حرام ہے نووی نے کہا اس سے نشہ ہوتا ہے اور اگر شراب جم کر حلوے کی طرح ہو جائے تو اس کا کھانا ہی حرام ہو گا پینے کی طرح اسی طرح شراب روٹی سے لگا کر کھانا یا شراب میں گوشت پکا کر اس کا شوربا پینا۔ لیکن اگر شراب میں گوشت پکا کر اس گوشت کو کھائیں تو درست

ہے کیوں کہ شراب جل کر فنا ہو گیا اسی طرح شراب کا حقنہ لینا یا ناک میں ڈالنا درست ہے مترجم کہتا ہے قسطلانی کے اس قول سے نان پاؤ اور بسکٹ وغیرہ جس کے خمیر میں سیندھی ڈالی جائے یا شراب یا تاڑی اس کی حلت نکلتی ہے اور جنہوں نے اس کو حرام کہا انہوں نے غلطی کی عبداللہ بن مبارک نے کہا کہ جس نبیذ کا بہت پینا نشہ لائے اس کا تھوڑا پینا کسی صحابی یا تابعی سے منقول نہیں ہے کہ وہ حلال ہے سوا ابراہیم نخعی کے اور امام ابوحنیفہ رحہ نے صحیح صحیح حدیثوں کو چھوڑ کر صرف ابراہیم نخعی کی تقلید کی ہے اور انگور کے سوا اور چیزوں کا شراب اتنا پینا جائز رکھا ہے جس سے نشہ پیدا نہ ہو اور یہ قول صریح غلط ہے اور جن حنفیہ نے اس مطلب پر ابن عباس کی حدیث سے دلیل لی والسکر من کل شراب تو اول اس حدیث کے منقطع ہونے اور موصول ہونے میں اختلاف ہے پھر مرفوع اور موقوف ہونے میں۔ دوسرے امام احمد نے کہا اس حدیث میں والمسکر من کل شراب ہے نہ والسکر من کل شراب اور یہی صحیح ہے اس کے علاوہ ایک مفرد حدیث دوسرے متعدد صحیح حدیثوں کا مقابلہ نہیں کر سکتی ابن معین نے کہا سب سے زیادہ صحیح حدیث حضرت عائشہؓ کی ہے کل شراب اسکر فھو حرام اور تعجب ہے صاحب ہدایہ پر کہ اس نے ایک بے اصول ابن معین سے نقل کیا کہ انہوں نے کہا یہ حدیث ثابت نہیں ہے امام احمد نے بیس صحابہ سے یہ حدیث روایت کی ہے پھر کہا کہ تیس سے بھی زائد صحابہ سے۔

۴۹۲۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ: أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ: أَخْبَرَنِي أَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ أَنَّ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ: سُئِلَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْبِتْعِ وَهُوَ شَرَابُ الْعَسَلِ، وَكَانَ أَهْلُ الْيَمَنِ يَشْرَبُونَهُ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُلُّ شَرَابٍ أَسْكَرَ فَهُوَ حَرَامٌ، وَعَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ: حَدَّثَنِي أَنَسٌ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَنْتَبِذُوا فِي الدُّبَّاءِ وَلَا فِي الْمُزَفَّتِ، وَكَانَ أَبُو هُرَيْرَةَ يُلْحِقُ مَعَهُمَا الْحَنْتَمَ وَالنَّقِيرَ۔

ہم سے ابوالیمان نے بیان کیا کہا ہم کو شعیب نے خبر دی انہوں نے زہری سے کہا مجھ کو ابوسلمہ بن عبدالرحمن نے خبر دی کہ حضرت عائشہ رضہ نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا گیا شہد کا شراب پینا کیسا ہے یمن والے اس کو پیا کرتے ہیں آپ نے فرمایا جو شراب نشہ لائے وہ حرام ہے اور (اسی سند سے) زہری سے روایت ہے انہوں نے کہا مجھ سے انس بن مالکؓ نے بیان کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کدو کے تونبے اور رال کے برتن میں (جن میں شراب بنایا کرتے تھے) شربت بھی مت بھگوؤ ابوہریرہؓ اس حدیث میں اتنا اور بڑھاتے تھے سبز مرتبان اور لکڑی کے کریدے برتن میں بھی۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي أَنَّ الْخَمْرَ مَا خَامَرَ الْعَقْلَ مِنَ الشَّرَابِ۔

باب جس شراب سے عقل ڈھنپ جائے وہ خمر ہے (حرام ہے۔)

۴۹۳- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ أَبِي رَجَاءٍ: حَدَّثَنَا يَحْيَى، عَنْ أَبِي حَيَّانَ التَّيْمِيِّ عَنِ الشَّعْبِيِّ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: خَطَبَ عُمَرُ عَلَى مِنْبَرِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: إِنَّهُ قَدْ نَزَلَ تَحْرِيمُ الْخَمْرِ وَهِيَ مِنْ خَمْسَةِ أَشْيَاءَ: الْعِنَبِ وَالتَّمْرِ، وَالْحِنْطَةِ، وَالشَّعِيرِ، وَالْعَسَلِ، وَالْخَمْرُ مَا خَامَرَ الْعَقْلَ، وَثَلَاثٌ وَدِدْتُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يُفَارِقْنَا حَتَّى يَعْهَدَ إِلَيْنَا عَهْدًا: الْجَدُّ، وَالْكَلَالَةُ، وَأَبْوَابٌ مِنْ أَبْوَابِ الرِّبَا، قَالَ: قُلْتُ: يَا أَبَا عَمْرٍو، فَشَيْءٌ يُصْنَعُ بِالسِّنْدِ مِنَ الْأُرْزِ؟ قَالَ: ذَلِكَ لَمْ يَكُنْ عَلَى عَهْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، أَوْ قَالَ عَلَى عَهْدِ عُمَرَ، وَقَالَ حَجَّاجٌ، عَنْ حَمَّادٍ، عَنْ أَبِي حَيَّانَ مَكَانَ الْعِنَبِ الزَّبِيبَ۔

ہم سے احمد بن ابی رجاء نے بیان کیا کہا ہم سے یحییٰ بن سعید قطان نے انہوں نے ابوحیان تیمی سے انہوں نے شعبی سے انہوں نے ابن عمرؓ سے انہوں نے کہا حضرت عمرؓ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے منبر پر خطبہ دیا۔ کہنے لگے جب شراب کی حرمت اتری تھی اس وقت پانچ چیزوں سے شراب بنایا جاتا تھا انگور۔ کھجور اور گیہوں اور جوا ور شہد سے اور جو شراب عقل کو چھپا دے (نشہ پیدا کرے) وہ خمر ہے (جس کو اللہ نے قرآن میں حرام کیا) اور بات یہ ہے کہ تین چیزیں ایسی ہیں ان کی آرزو رہ گئی کاش آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ان کو (وفات سے پہلے) صاف صاف بیان فرما جاتے۔ ایک تو دادا کا مسئلہ ف۱ دوسرے کلالہ کا مسئلہ (کہ کلالہ کس کو کہتے ہیں) تیسرے سود کا مسئلہ ف۲ ابوحیان نے کہا میں نے عامر شعبی سے کہا ابوعمرو سندھ کے ملک میں ایک شراب بنتا ہے چاول سے انہوں نے کہا یہ شراب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم یا حضرت عمرؓ کے عہد میں نہ تھا۔ حجاج بن منہال نے بھی اس حدیث کو حماد بن سلمہ سے انہوں نے ابوحیان سے روایت کیا اس میں بجائے عنب کے زبیب ہے ف۳

ف۱ دادا بھائی کو محروم کرے گا یا بھائی سے محروم ہو جائے گا یا مقاسمہ ہوگا ف۲ کہ ان چیزوں کے سوا جن کا ذکر حدیث میں آیا ہے اور چیزوں کا بھی کم و بیش لینا حرام ہے یا نہیں ف۳ یعنی سوکھا انگور جس کو منقّٰی کہتے ہیں اس کو عبدالعزیز بغوی نے اپنی سند میں وصل کیا۔

---

(۱) ۴۹۴- حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ

ہم سے حفص بن عمر نے بیان کیا کہا ہم سے شعبہ نے انہوں نے عبداللہ بن ابی السفر سے انہوں نے شعبی سے انہوں نے ابن عمرؓ سے

أَبِي السَّفَرِ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، عَنْ عُمَرَ، قَالَ: الْخَمْرُ يُصْنَعُ مِنْ خَمْسَةٍ: مِنَ الزَّبِيبِ، وَالتَّمْرِ، وَالْحِنْطَةِ، وَالشَّعِيرِ، وَالْعَسَلِ۔

انہوں نے حضرت عمرؓ سے انہوں نے کہا خمر (یعنی شراب) پانچ چیزوں سے بنایا جاتا ہے۔ انگور اور کھجور اور گیہوں اور جو اور شہد سے ف

ف حضرت عمرؓ نے برسر منبر تمام صحابہ کرام کے سامنے یہ بیان کیا اور سب نے سکوت کیا گویا اجماع ہو گیا اب اس اجماع کے خلاف ایک ابراہیم نخعی کا قول کیا حجت ہو سکتا ہے اور حنفیہ پر تعجب آتا ہے جو صحیح اور مشہور حدیثوں کو چھوڑ کر ابو حنیفہ کے قول پر جمے ہوئے ہیں اور اس سے بڑھ کر کونسی ہٹ دھرمی ہو گی اور اللہ تعالیٰ فرماتا ہے ومن یشاقق الرسول من بعد ما تبین له الهدی ویتبع غیر سبیل المؤمنین اخیر آیت تک معاذ اللہ بہت سے علماء صالحین نے جو اپنے تئیں حنفی کہتے تھے اس مسئلہ میں امام بخاری کا قول ترک کر دیا ہے۔

بَابُ مَا جَاءَ فِيمَنْ يَسْتَحِلُّ الْخَمْرَ وَيُسَمِّيهِ بِغَيْرِ اسْمِهِ۔

باب (قیامت کے قریب) ایسے لوگوں کا پیدا ہونا جو شراب کا دوسرا نام رکھ کر اس کو حلال کر لیں گے۔

(ب) ۴۹۴۔ وَقَالَ هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ: حَدَّثَنَا صَدَقَةُ بْنُ خَالِدٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ يَزِيدَ بْنِ جَابِرٍ: حَدَّثَنَا عَطِيَّةُ بْنُ قَيْسٍ الْكِلَابِيُّ: حَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ غَنْمٍ الْأَشْعَرِيُّ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبُو عَامِرٍ أَوْ أَبُو مَالِكٍ الْأَشْعَرِيُّ وَاللّٰهِ مَا كَذَبَنِي: سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: لَيَكُونَنَّ مِنْ أُمَّتِي أَقْوَامٌ يَسْتَحِلُّونَ الْحِرَ وَالْحَرِيرَ وَالْخَمْرَ وَالْمَعَازِفَ وَلَيَنْزِلَنَّ أَقْوَامٌ إِلَى جَنْبِ عَلَمٍ يَرُوحُ عَلَيْهِمْ بِسَارِحَةٍ لَهُمْ يَأْتِيهِمْ لِحَاجَةٍ فَيَقُولُونَ ارْجِعْ إِلَيْنَا غَدًا، فَيُبَيِّتُهُمُ اللّٰهُ وَيَضَعُ الْعَلَمَ، وَيَمْسَخُ

اور ہشام بن عمار نے کہا ——— (جو امام بخاری کے شیخ ہیں) ہم سے صدقہ بن خالد نے بیان کیا کہا ہم سے عبدالرحمٰن بن یزید بن جابر نے کہا ہم سے عطیہ بن قیس کلابی نے کہا ہم سے عبدالرحمٰن بن غنم نے کہا مجھ سے ابو عامر یا ابو مالک اشعری نے (ابوداؤد کی روایت میں ابو مالک ہے بغیر شک کے) اور خدا کی قسم انہوں نے جھوٹ نہیں کہا انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے میری امت میں ایسے لوگ (پیدا) ہوں گے جو زنا اور حریر اور شراب اور باجوں کو (یا گانے بجانے کو) درست کر لیں گے ف اور ایسا ہو گا چند لوگ ایک پہاڑ کے بازو اتریں گے شام کو ان کا چرواہا ان کے جانور لے کر ان کے پاس آئے گا تو اس سے کہیں گے ارے فقیر کل آئیو بکن (وہ کل تک بچتے کہاں ہیں) رات کو اللہ تعالیٰ ان پر پہاڑ گرا کر ان کا کام تمام کر دے گا اور ان میں

آخِرِينَ قِرَدَةً وَخَنَازِيرَ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ۔

سے کچھ لوگوں کو (جو پہاڑ گرنے سے بچ جائیں گے) بندر اور سؤر بنا دے گا قیامت تک اسی صورت میں رہیں گے۔

ل اگر شراب کو وہ حلال سمجھیں تب تو کافر ہو جائیں گے پھر امت میں کیسے رہے اس لیے یستحلون سے مراد ہو گا کہ حلال کاموں کی طرح ان کی پرواہ نہ کریں گے جیسے ہمارے زمانے میں بھی شراب خوری رنڈی بازی ناچ گانا کرنے والی پر کوئی عیب نہیں کرتا بلکہ بیاہ شادی میں ان حرام کاموں کا کرنا اچھا سمجھتے ہیں۔ لاحول ولاقوۃ الا باللہ ۲ معلوم ہوا کہ اس امت میں بھی قذف اور خسف اور مسخ اس قسم کے عذاب آئیں گے اس حدیث سے جمہور اہل حدیث نے جیسے ابن قیم وغیرہ ہیں باجوں کی حرمت پر دلیل دی ہے لیکن امام ابن حزم نے یہ جواب دیا کہ اول تو حدیث منقطع ہے۔ کس لیے کہ امام بخاری نے ہشام بن عمار سے سماع کی تصریح نہیں کی دوسرے ممکن ہے کہ یہ عذاب ان پر حریر، باجوں سب کو حلال کر لینے کی وجہ سے آئے گا اور ظاہر ہے کہ شراب اور حریر کی حلت کا کوئی قائل نہیں ہے حافظ نے کہا امام ابن حزم نے خطا کی اور یہ حدیث صحیح اور متصل ہے بعضوں نے کہا مسخ سے یہاں یہ مراد ہے کہ ان کے دل مسخ ہو کر بندر اور سؤر کی طرح ہو جائیں گے بندر میں حرص اور سؤر میں بے حیائی ضرب المثل ہے مطلب یہ ہے کہ دنیا کمانا بیحیائی کے کاموں میں مصروف رہنا ہی ان کا رات دن کا دھندا ہوگا۔

بَابُ الِانْتِبَاذِ فِي الْأَوْعِيَةِ وَالتَّوْرِ

باب برتنوں یا پتھر (یا چینی) کے کونڈے میں نبیذ بھگونا کیسا ہے۔

۴۹۵- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ: حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ أَبِي حَازِمٍ قَالَ: سَمِعْتُ سَهْلًا يَقُولُ: أَتَى أَبُو أُسَيْدٍ السَّاعِدِيُّ فَدَعَا رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي عُرْسِهِ وَكَانَتِ امْرَأَتُهُ خَادِمَهُمْ وَهِيَ الْعَرُوسُ، قَالَ: أَتَدْرُونَ مَا سَقَتْ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؟ أَنْقَعَتْ لَهُ تَمَرَاتٍ مِنَ اللَّيْلِ فِي تَوْرٍ۔

ہم سے قتیبہ بن سعید نے بیان کیا کہا ہم سے یعقوب بن عبدالرحمٰن نے انہوں نے ابو حازم (سلمہ بن دینار) سے انہوں نے کہا میں سہل بن سعد ساعدی رضی سے سنا انہوں نے کہا ابو اسید (مالک بن ربیعہ رض) نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پاس آکر اپنی شادی کی دعوت دی (آپ مع صحابہ کے تشریف لے گئے) ابو اسید کی بی بی نئی دلہن وہی سب لوگوں کی خدمت کرتی رہیں۔ سہل نے کہا تم جانتے ہو اس نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو کیا پلایا اس نے رات کو تھوڑی کھجوریں ایک کونڈے میں آپ کے لیے بھگو رکھی تھیں (انہی کا شربت پلایا)

بَابُ تَرْخِيصِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ

باب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ہر کو ہر ایک

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْأَوْعِيَةِ وَالظُّرُوفِ بَعْدَ النَّهْيِ۔

(برتن میں نبیذ بھگونے کی اجازت دینا (یعنی جو پہلے ممانعت تھی وہ منسوخ ہوگئی)۔

۴۹۶۔ حَدَّثَنَا يُوسُفُ بْنُ مُوسَى: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ أَبُو أَحْمَدَ الزُّبَيْرِيُّ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ سَالِمٍ، عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ نَهَى رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الظُّرُوفِ فَقَالَتِ الْأَنْصَارُ: إِنَّهُ لَا بُدَّ لَنَا مِنْهَا، قَالَ: فَلَا إِذًا، وَقَالَ خَلِيفَةُ: حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ سَالِمِ ابْنِ أَبِي الْجَعْدِ، عَنْ جَابِرٍ بِهَذَا۔

ہم سے یوسف بن موسیٰ نے بیان کیا کہا ہم سے محمد بن عبداللہ ابو احمد زبیری نے کہا ہم سے سفیان ثوری نے انہوں نے منصور بن معتمر سے انہوں نے سالم بن ابی الجعد سے انہوں نے جابر بن عبداللہ انصاری سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے چند برتنوں میں نبیذ بھگونے سے منع فرمایا تو انصار نے کہا ہمارے پاس تو دوسرے برتن نہیں ہیں آپ نے فرمایا تو خیر پھر اجازت ہے امام بخاری کہتے ہیں مجھ سے خلیفہ بن خیاط نے بیان کیا کہا ہم سے یحییٰ بن سعید قطان نے کہا ہم سے سفیان ثوری نے انہوں نے منصور بن معتمر سے انہوں نے سالم بن ابی الجعد سے انہوں نے جابر سے پھر یہی حدیث نقل کی۔

۴۹۷۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللهِ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ أَبِي مُسْلِمٍ الْأَحْوَلِ، عَنْ مُجَاهِدٍ، عَنْ أَبِي عِيَاضٍ الْعَنْسِيِّ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: لَمَّا نَهَى النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْأَسْقِيَةِ قِيلَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَيْسَ كُلُّ النَّاسِ يَجِدُ سِقَاءً، فَرَخَّصَ لَهُمْ فِي الْجَرِّ غَيْرِ الْمُزَفَّتِ، حَدَّثَنِي عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدٍ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بِهَذَا وَقَالَ فِيهِ: لَمَّا نَهَى النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْأَوْعِيَةِ۔

ہم سے علی بن عبداللہ مدینی نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان بن عیینہ نے انہوں نے سلیمان بن ابی مسلم احول سے انہوں نے مجاہد سے انہوں نے ابو عیاض (عمرو بن اسود یا قیس بن ثعلبہ) سے انہوں نے عبداللہ بن عمرو بن عاص سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مشکوں کے سوا اور برتنوں میں نبیذ بھگونے سے منع فرمایا تو لوگوں نے آپ سے عرض کیا (ایک اعرابی نے) یا رسول اللہ ہر کسی کو مشک کہاں سے مل سکتی ہے اس وقت آپ نے بن لاکھ لگے گھڑے ہیں نبیذ بھگونے کی اجازت دی۔ دوسری سند۔ مجھ سے عبداللہ بن محمد مسندی نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان ثوری نے پھر یہی حدیث نقل کی اس میں یوں ہے جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے چند برتنوں میں نبیذ بھگونے سے منع فرمایا۔

ف لفظی ترجمہ تو یوں ہے آپ نے مشکوں میں نبیذ بھگونے سے منع فرمایا مگر یہ مطلب صحیح نہیں ہو سکتا کیوں کہ آگے مذکور ہے کہ ہر شخص کو مشکیں کیسے مل سکتی ہیں اس روایت میں غلطی ہوئی ہے اور صحیح یوں ہے نہی عن الانتباذ الافی الاسقیۃ اس لیے ہم نے اس کے موافق ترجمہ کیا ہے۔

---

۴۹۸ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ: حَدَّثَنَا يَحْيَى، عَنْ سُفْيَانَ: حَدَّثَنِي سُلَيْمَانُ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ التَّيْمِيِّ، عَنِ الحَارِثِ بْنِ سُوَيْدٍ، عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: نَهَى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الدُّبَّاءِ وَالمُزَفَّتِ۔

ہم سے مسدد نے بیان کیا کہا ہم سے یحییٰ بن سعید قطان نے انہوں نے سفیان ثوری سے ف انہوں نے کہا مجھ سے سلیمان بن مہران اعمش نے بیان کیا انہوں نے ابراہیم تیمی سے انہوں نے حارث بن سوید سے، انہوں نے حضرت علی رضؓ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کدو کی تونبی اور لاکھی برتن میں نبیذ بھگونے سے منع فرمایا ف۲

ف۱ یا سفیان بن عیینہ سے ف۲ کیوں کہ ان برتنوں میں پہلے شراب بنا کرتا تھا۔

---

۴۹۹ - حَدَّثَنَا عُثْمَانُ: حَدَّثَنَا جَرِيرٌ، عَنِ الأَعْمَشِ بِهَذَا۔

ہم سے عثمان بن ابی شیبہ نے بیان کیا کہا ہم سے جریر نے انہوں نے اعمش سے پھر اسی حدیث کو نقل کیا

---

۵۰۰ - حَدَّثَنِي عُثْمَانُ: حَدَّثَنَا جَرِيرٌ، عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، قُلْتُ لِلْأَسْوَدِ: هَلْ سَأَلْتَ عَائِشَةَ أُمَّ المُؤْمِنِينَ عَمَّا يُكْرَهُ أَنْ يُنْتَبَذَ فِيهِ؟ فَقَالَ: نَعَمْ، قُلْتُ: يَا أُمَّ المُؤْمِنِينَ عَمَّا نَهَى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يُنْتَبَذَ فِيهِ؟ قَالَتْ: نَهَانَا فِي ذَلِكَ أَهْلَ البَيْتِ أَنْ نَنْتَبِذَ فِي الدُّبَّاءِ وَالمُزَفَّتِ، قُلْتُ: أَمَا ذَكَرَتِ الجَرَّ وَالحَنْتَمَ؟ قَالَ: إِنَّمَا أُحَدِّثُكَ مَا سَمِعْتُ أَفَنُحَدِّثُ مَا لَمْ أَسْمَعْ؟

مجھ سے عثمان بن ابی شیبہ نے بیان کیا کہا ہم سے جریر بن عبدالحمید نے منصور بن معتمر سے انہوں نے ابراہیم نخعی سے انہوں نے کہا میں نے اسود بن یزید سے کہا تم نے حضرت عائشہ سے یہ پوچھا کہ کن برتنوں میں نبیذ بھگونا مکروہ ہے انہوں نے کہا ہاں۔ میں نے حضرت عائشہ رضؓ سے کہا۔ ام المومنین آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کن برتنوں میں نبیذ بھگونے سے منع فرمایا انہوں نے کہا خاص ہم لوگوں کو کدو کی تونبی اور لاکھی برتن میں بھگونے سے منع فرمایا ابراہیم کہتے ہیں میں نے اسود سے پوچھا کیا انہوں نے ٹھلیا اور سبز مرتبان کا ذکر نہیں کیا انہوں نے کہا میں نے جتنا سنا اتنا تجھ سے بیان کر دیا کیا تو میں نے نہیں

سناوہ بھی بیان کردوں (جھوٹ بولوں)

۵۰۱ - حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ: حَدَّثَنَا الشَّيْبَانِيُّ قَالَ: سَمِعْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ أَبِي أَوْفَى رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: نَهَى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْجَرِّ الْأَخْضَرِ، قُلْتُ: أَنَشْرَبُ فِي الْأَبْيَضِ؟ قَالَ: لَا۔

ہم سے موسیٰ بن اسمٰعیل نے بیان کیا کہا ہم سے عبدالواحد بن زیاد نے کہا ہم سے سلیمان بن سلیمان شیبانی نے کہا میں نے عبداللہ بن ابی اوفیٰ سے سنا وہ کہتے تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے سبز گھڑے (میں نبیذ بھگونے سے) منع فرمایا۔ شیبانی نے کہا میں نے عبداللہ بن ابی اوفیٰ سے پوچھا ہم سفید گھڑے میں نبیذ بھگو کر (اس کو پئیں) انہوں نے کہا نہیں ف

ف بعض علماء نے ان حدیثوں کی رو سے گھڑوں اور لاکھی برتنوں اور کدو کے تو نبے میں اب بھی نبیذ بھگونا مکروہ رکھا ہے لیکن اکثر علماء یہ کہتے ہیں کہ یہ ممانعت آپ نے اس وقت کی تھی جب شراب نیا نیا حرام ہوا تھا آپ کو ڈر تھا کہیں شراب کے برتنوں میں نبیذ بھگوتے بھگوتے لوگ پھر شراب کی طرف مائل نہ ہو جائیں جب ایک مدت کے بعد شراب کی حرمت دلوں میں جم گئی تو آپ نے یہ قید اٹھا دی ہر برتن میں نبیذ بھگونے کی اجازت دے دی ابن مسعود سے منقول ہے ان کا نبیذ سبز ٹھلیاں میں تیار کیا جاتا بعضوں نے کہا خاص سبز گھڑے میں نبیذ بنانا مکروہ ہے اگر سفید گھڑا ہو تو قباحت نہیں۔

بَابُ نَقِيعِ التَّمْرِ مَا لَمْ يُسْكِرْ۔

باب کھجور کا شربت یعنی نبیذ پینے میں کوئی قباحت نہیں جب تک اس میں نشہ پیدا نہ ہو۔

۵۰۲ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ: حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْقَارِيُّ، عَنْ أَبِي حَازِمٍ قَالَ: سَمِعْتُ سَهْلَ بْنَ سَعْدٍ أَنَّ أَبَا أُسَيْدٍ السَّاعِدِيَّ دَعَا النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِعُرْسِهِ، فَكَانَتِ امْرَأَتُهُ خَادِمَهُمْ يَوْمَئِذٍ وَهِيَ الْعَرُوسُ، فَقَالَتْ: هَلْ تَدْرُونَ مَا أَنْقَعْتُ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؟ أَنْقَعْتُ لَهُ تَمَرَاتٍ مِنَ اللَّيْلِ فِي تَوْرٍ۔

ہم سے یحییٰ بن بکیر نے بیان کیا کہا ہم سے یعقوب بن عبدالرحمان قاری نے انہوں نے ابوحازم سے کہا میں نے سہل بن سعدؓ سے سنا کہ ابواسید نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنی شادی کی دعوت دی (آپ تشریف لائے) سب کام اس دن انہی کی بی بی (ام اسید سلامہؓ) جو دلہن تھی کرتی رہی۔ ام اُسید نے کہا تم کو معلوم ہے میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے کیا شربت بنایا تھا۔ رات کو میں نے تھوڑی کھجوریں ایک کونڈے میں آپ کے لیے بھگو دی تھیں دوسرے دن انہی کا شربت پلایا تھا۔

بَابُ الْبَاذِقِ، وَمَنْ نَهَى عَنْ كُلِّ مُسْكِرٍ مِنَ الْأَشْرِبَةِ، وَرَأَى عُمَرُ وَأَبُو عُبَيْدَةَ وَمُعَاذٌ شُرْبَ الطِّلَاءِ عَلَى الثُّلُثِ، وَشَرِبَ الْبَرَاءُ وَأَبُو جُحَيْفَةَ عَلَى النِّصْفِ، وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: اشْرَبِ الْعَصِيرَ مَا دَامَ طَرِيًّا، وَقَالَ عُمَرُ: وَجَدْتُ مِنْ عُبَيْدِ اللهِ رِيحَ شَرَابٍ وَأَنَا سَائِلٌ عَنْهُ فَإِنْ كَانَ يُسْكِرُ جَلَدْتُهُ۔

باب باذق کا بیان ف۱ اور جو کہتا ہے ہر نشہ لانے والا حرام ہے اور حضرت عمرؓ اور ابو عبیدہ بن جراح اور معاذ بن جبل رضؓ نے طلاء (مثلث) کا پینا درست رکھا ہے ف۲ اور براء بن عازبؓ اور ابو جحیفہؓ (صحابیوں) نے جب تھا جل گیا آدھارہ گیا (نصف ہو گیا) اس وقت پیا ف۳ اور ابن عباس نے کہا انگور کا شیرہ اس وقت تک پی جب تک وہ تازہ رہے ف۴ اور حضرت عمرؓ نے کہا میں نے اپنے بیٹے عبیداللہ کے منہ سے شراب کی بو پائی میں اس سے پوچھوں گا اگر وہ نشہ لانے والا شراب تھا تو اس کو حد لگاؤں گا۔ ف۵

ف۱ باذق معرب ہے بادہ کا باذق وہ شراب ہے کہ انگور کا شیرہ نکال کر اس کو پکالیں یعنی تھوڑا سا پکائیں کہ وہ رقیق اور صاف رہے انگریزی میں اس کو برانڈی کہتے ہیں اگر اتنا پکائیں کہ آدھا جل جائے تو وہ منصف ہے اگر اور زیادہ پکائیں کہ دو تہائی جل جائے اس کو مثلث کہیں گے۔ ف۲ جس کی دو تہائی جل جائیں ایک تہائی رہ جائے اس کو طلاء اس لیے کہتے ہیں کہ گاڑھا ہو کر لیپ کی طرح ہو جاتا ہے جو خارشی اونٹوں پر لگاتے ہیں حضرت عمرؓ کا قول امام مالک نے موطا میں اور عبیدہ اور معاذ بن جبل کا امام ابن ابی شیبہ اور سعید بن منصور اور ابو مسلم کجی نے وصل کیا۔ ف۳ اس کو ابن ابی شیبہ نے وصل کیا حافظ نے کہا جریرؓ اور انسؓ اور تابعین میں سے ابن حنفیہ اور شریح بھی اسی کے قائل ہیں کہ منصف کا پینا درست ہے مگر اس پر سب کا اتفاق ہے کہ اس میں اگر نشہ پیدا ہو جائے تو حرام ہے ف۴ یعنی ایک دن یا دو دن کا یا تین دن کا جب تک اس میں تیزی نہ آئے اس کو امام نسائی نے وصل کیا ابو ثابت سے انہوں نے کہا میں ابن عباس کے پاس تھا ایک مرد آیا اس نے پوچھا انگور کے شیرے میں آپ کیا کہتے ہیں انہوں نے کہا اس وقت تک پی جب تک تازہ ہو اس نے کہا میں نے ایک شراب پکایا اب مجھے اس باب میں شک ہے ابن عباس رضؓ نے کہا پکانے سے پہلے تو اس کو پیتا نہیں تھا اس نے کہا نہیں چونکہ اس میں جوش آگیا اسلئے اب حلال ہو گیا ہوگا انہوں نے کہا پھر کیا آگ حرام چیز کو حلال کر دے گی یہ ممکن نہیں ف۵ اس کو امام مالک نے وصل کیا پھر حضرت عمرؓ نے پوچھا معلوم ہوا وہ نشہ لانے والا شراب تھا آپ نے اس کو پوری طرح حد لگائی عبدالرزاق نے بھی اس کو معمر سے انہوں نے زہری سے انہوں نے سائب سے نکالا۔ سبحان اللہ حضرت عمرؓ کا عدل اور انصاف۔

۵۰۳۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ، أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ، عَنْ أَبِي الْجُوَيْرِيَةِ قَالَ: سَأَلْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ عَنِ الْبَاذِقِ فَقَالَ:

ہم سے محمد بن کثیر نے بیان کیا کہا ہم کو سفیان ثوری نے خبر دی انہوں نے ابو الجویریہ سے انہوں نے کہا میں نے ابن عباس رضؓ سے باذق شراب کو پوچھا۔

سَبَقَ مُحَمَّدٌ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْبَاذِقَ، فَمَا أَسْكَرَ فَهُوَ حَرَامٌ، قَالَ: الشَّرَابُ الْحَلَالُ الطَّيِّبُ، قَالَ: لَيْسَ بَعْدَ الْحَلَالِ الطَّيِّبِ إِلَّا الْحَرَامُ الْخَبِيثُ۔

انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اس کا حکم پہلے ہی بیان کر چکے ہیں (یا باذق شراب نکلنے سے پہلے آپ کی وفات ہو چکی ہے) جو شراب نشہ کرے وہ حرام ہے (باذق ہو یا اور کچھ) ابوالجویریہ نے کہا باذق تو حلال طیب ہے (اس میں ہے کیا انگور کا شیرہ) ابن عباس رض نے کہا انگور حلال طیب تھا، جب شراب ہو گیا تو حرام خبیث ہے (نہ حلال طیب) ف ۱

ف ۱ کہتے ہیں باذق شراب بنو امیہ کے امراء نے نکالا نام بدلنے کو اس کو باذق کہنے لگے۔

---

۵۰۴ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ: كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُحِبُّ الْحَلْوَاءَ وَالْعَسَلَ۔

ہم سے عبد اللہ بن ابی شیبہ نے بیان کیا کہا ہم سے ابواسامہ نے کہا ہم سے ہشام بن عروہ نے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے حضرت عائشہ رض سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم حلوا اور شہد کو پسند کرتے تھے۔ ف

ف اس حدیث کی مناسبت ترجمہ باب سے مشکل ہے شاید مطلب یہ ہو کہ انگور کا شیرہ جب اتنا پکایا جاوے کہ جم کر گاڑھا ہو جائے تو وہ حلوہ ہو گیا اور حلوہ حلال ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اس کو پسند کرتے تھے وہ حلال ہے یعنی اس صورت میں جب اس میں نشہ نہ ہو اگر کوئی نشے کا حلوا ہو جیسے بھنگ کی مٹھائی بناتے ہیں تو اس کا کھانا درست نہ ہوگا۔

بَابُ مَنْ رَأَى أَنْ لَا يَخْلِطَ الْبُسْرَ وَالتَّمْرَ إِذَا كَانَ مُسْكِرًا وَأَنْ لَا يَجْعَلَ إِدَامَيْنِ فِي إِدَامٍ۔

باب گدر اور پختہ کھجور ملا کر بھگونے سے جس نے منع کیا ہے یا تو نشہ کی وجہ سے یا اس وجہ سے کہ دو سالن ملانا ہے ف ۱

ف ۱ امام بخاری کا مطلب یہ ہے کہ حدیث میں خلیطین یعنی انگور اور کھجور یا گدر اور پختہ کھجور کو ملا کر نبیذ بنانے سے منع آیا ہے، اس کی وجہ یا تو یہ ہے کہ اس میں نشہ پیدا ہو جاتا ہے یعنی جلدی نشہ آجاتا ہے اور یہ وجہ بھی ہو سکتی ہے کہ دو سالن ملا کر کھانا خلاف سنت ہے ابن بطال نے جو اعتراض کیا ہے امام بخاری پر کہ خلیطین ہر طرح منع ہے خواہ ان میں نشہ آیا ہو یا نہ آیا ہو اس لیے اِذَا كَانَ مُسْكِرًا کی قید غلط ہے تو یہ اعتراض ساقط ہے کیونکہ مسکرًا کا یہ مطلب بھی ہو سکتا ہے کہ آئندہ اس میں نشہ پیدا ہونے والا ہو خلیطین سے اس لیے منع فرمایا کہ اس میں جلد نشہ پیدا ہو جاتا ہے تو احتمال ہے کہ نشہ پیدا ہو گیا ہو اور پینے والے کو اس کی خبر نہ ہو وہ غفلت میں پی لے اور امام بخاری نے بیان بڑی باریکی سے

یا ہے یعنی اس اعتراض کو دفع کیا کہ خلیطین سے مطلق ممانعت کیوں ہوئی یعنی جب وہ تازہ ہوں اس میں نشہ نہ آیا ہو۔ اس کی وجہ سے ہو کہ دو سالن ملا کر کھانا بھی مکروہ اور خلاف سنت ہے چنانچہ حضرت عمرؓ حذیفہؓ سے پوچھا کرتے تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ کو تو منافق نہیں فرمایا وہ کہتے تھے نہیں پھر حضرت عمرؓ نے ان سے پوچھا اچھا تم کوئی نفاق کی نشانی مجھ میں پاتے ہو انہوں نے کہا نہیں صرف ایک بات ہے کہ تم دو سالن ملا کر کھاتے ہو اس روز سے حضرت عمرؓ نے نذر کرلی کہ اب ساری عمر ایک ہی سالن کھایا کروں گا چنانچہ آپ روٹی زیتون کے تیل سے کھاتے یا نمک سے۔

۵۰۵۔ حَدَّثَنَا مُسْلِمٌ: حَدَّثَنَا هِشَامٌ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ، عَنْ أَنَسٍ قَالَ: إِنِّي لَأَسْقِي أَبَا طَلْحَةَ وَأَبَا دُجَانَةَ وَسُهَيْلَ بْنَ الْبَيْضَاءِ خَلِيطَ بُسْرٍ وَتَمْرٍ إِذْ حُرِّمَتِ الْخَمْرُ فَقَذَفْتُهَا وَأَنَا سَاقِيهِمْ وَأَصْغَرُهُمْ وَإِنَّا نَعُدُّهَا يَوْمَئِذٍ الْخَمْرَ وَقَالَ عَمْرُو ابْنُ الْحَارِثِ: حَدَّثَنَا قَتَادَةُ: سَمِعَ أَنَسًا

ہم سے مسلم بن ابراہیم نے بیان کیا کہا ہم سے ہشام دستوائی نے کہا ہم سے قتادہ نے انہوں نے انسؓ سے انہوں نے کہا میں ابوطلحہ اور ابودجانہ اور سہیل بن بیضاء کو گدر اور پختہ کھجور کا نبیذ پلا رہا تھا (جس کو خلیطہ کہتے ہیں) اتنے میں شراب کی حرمت کا حکم اترا میں نے اس کو پھینک دیا میں ہی ساقی تھا اور سب سے کم عمر تھا اور اسی خلیطہ کو ہم ان دنوں شراب سمجھتے اور عمرو بن حارث راوی نے یوں کہا ہم سے قتادہ نے بیان کیا انہوں نے انسؓ سے سنا ف

ف اس کو بیہقی نے وصل کیا اس سے قتادہ کا سماع انس رضی اللہ عنہ سے کھل گیا۔

۵۰۶۔ حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، أَخْبَرَنِي عَطَاءٌ أَنَّهُ سَمِعَ جَابِرًا يَقُولُ: نَهَى النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الزَّبِيبِ وَالتَّمْرِ وَالْبُسْرِ وَالرُّطَبِ۔

ہم سے ابوعاصم نے بیان کیا انہوں نے ابن جریج سے کہا مجھ کو عطاء بن ابی رباح نے خبر دی انہوں نے جابر سے سنا وہ کہتے تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے انگور اور کھجور اور گدر اور پختہ کھجور کو ملا کر بھگونے سے منع فرمایا۔

۵۰۷۔ حَدَّثَنَا مُسْلِمٌ: حَدَّثَنَا هِشَامٌ أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي كَثِيرٍ، عَنْ عَبْدِ اللهِ ابْنِ أَبِي قَتَادَةَ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ: نَهَى النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يُجْمَعَ بَيْنَ التَّمْرِ

ہم سے مسلم بن ابراہیم نے بیان کیا کہا ہم سے ہشام دستوائی نے کہا مجھ کو یحییٰ بن ابی کثیر نے خبر دی انہوں نے عبداللہ بن ابی قتادہؓ سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے خشک

وَالزَّهْوِ، وَالتَّمْرِ وَالزَّبِيبِ وَلْيُنْبَذْ كُلُّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا عَلَى حِدَةٍ۔

کھجور اور گدر کھجور اور کھجور اور انگور کو ملا کر بھگونے سے منع فرمایا آپ نے ہر ایک کو جدا جدا بھگونے کا حکم دیا۔

بَابُ شُرْبِ اللَّبَنِ، وَقَوْلِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ- يَخْرُجُ مِنْ بَيْنِ فَرْثٍ وَدَمٍ

باب دودھ پینے کا بیان (اللہ تعالیٰ نے سورۂ نحل میں) فرمایا گوبر اور خون کے درمیان سے تم کو اوپٹ دودھ پلاتے ہیں۔ جو پینے والوں کو خوب رچتا پچتا ہے۔

۵۰۸- حَدَّثَنَا عَبْدَانُ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللهِ: أَخْبَرَنَا يُونُسُ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: أُتِيَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْلَةَ أُسْرِيَ بِهِ بِقَدَحِ لَبَنٍ وَقَدَحِ خَمْرٍ۔

ہم سے عبدان نے بیان کیا کہا ہم کو عبداللہ بن مبارک نے خبر دی کہا ہم کو یونس نے انہوں نے زہری سے انہوں نے سعید بن مسیب سے انہوں نے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے انہوں نے کہا معراج کی رات کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک پیالہ دودھ کا ایک پیالہ شراب کا لایا گیا۔

۵۰۹- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ: سَمِعَ سُفْيَانُ: أَخْبَرَنَا سَالِمٌ أَبُو النَّضْرِ أَنَّهُ سَمِعَ عُمَيْرًا مَوْلَى أُمِّ الْفَضْلِ يُحَدِّثُ عَنْ أُمِّ الْفَضْلِ قَالَتْ: شَكَّ النَّاسُ فِي صِيَامِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ عَرَفَةَ فَأَرْسَلْتُ إِلَيْهِ بِإِنَاءٍ فِيهِ لَبَنٌ فَشَرِبَ، فَكَانَ سُفْيَانُ رُبَّمَا قَالَ: شَكَّ النَّاسُ فِي صِيَامِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَرَفَةَ، فَأَرْسَلَتْ إِلَيْهِ أُمُّ الْفَضْلِ: فَإِذَا وُقِّفَ عَلَيْهِ قَالَ: هُوَ عَنْ أُمِّ الْفَضْلِ۔

ہم سے حمیدی نے بیان کیا انہوں نے سفیان بن عیینہ سے سنا کہا ہم کو سالم ابوالنضر نے خبر دی انہوں نے عمیر سے سنا جو ام الفضل (ابن عباس رضی کی والدہ) کا غلام تھا وہ ام الفضل سے نقل کرتا تھا کہ لوگوں نے اس میں شک کی کہ عرفہ کے دن آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو روزہ ہے یا نہیں آخر ام الفضل نے ایک برتن میں دودھ آپ کے پاس بھیجا آپ نے اس کو پی لیا حمیدی کہتے ہیں کبھی سفیان اس حدیث کو یوں بیان کرتے تھے لوگوں نے عرفہ کے دن یہ شک کی کہ آپ کو روزہ ہے یا نہیں آخر ام الفضل نے ایک دودھ کا برتن آپ کے پاس بھیجا کبھی سفیان اس حدیث کو مرسلاً یعنی صرف عمیر سے روایت کرتے تھے ام الفضل کا نام نہ لیتے جب ان سے پوچھتے کہ یہ حدیث مرسل ہے یا مرفوع متصل تو وہ اس وقت کہتے (مرفوع متصل ہے) ام الفضل سے مروی ہے (جو صحابیہ تھیں)

۵۱۰۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ: حَدَّثَنَا جَرِيرٌ، عَنِ الأَعْمَشِ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ وَأَبِي سُفْيَانَ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ: جَاءَ أَبُو حُمَيْدٍ بِقَدَحٍ مِنْ لَبَنٍ مِنَ النَّقِيعِ فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَلَا خَمَّرْتَهُ وَلَوْ أَنْ تَعْرُضَ عَلَيْهِ عُودًا۔

ہم سے قتیبہ بن سعید نے بیان کیا کہا ہم سے جریر نے انہوں نے اعمش سے انہوں نے ابوصالح (ذکوان) اور ابو سفیان (طلحہ بن نافع قرشی) سے ان دونوں نے جابر بن عبداللہ سے انہوں نے کہا ابوحمید ساعدیؓ نقیع سے ف۱ ایک دودھ کا پیالہ (کھلا ہوا) لے کر آئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ڈھانپ کر لانا تھا اگرچہ کچھ نہ ملا تو ایک لکڑی ہی آڑی اس پر رکھ دیتا تھا۔ ف۲

ف۱ جو ایک مقام ہے وادی عقیق میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو چراگاہ مقرر کیا تھا ف۲ آڑی لکڑی رکھ دینا گویا علامت ہے بسم اللہ کی تو شیطان اس سے دور رہے گا دودھ یا پانی کھلا لانے میں وہ بھی اتنی دور سے خرابی ہے کہ اس میں خاک پڑتی ہے کیڑے اڑ کر گرتے ہیں۔

۵۱۱۔ حَدَّثَنِي عُمَرُ بْنُ حَفْصٍ: حَدَّثَنَا أَبِي: حَدَّثَنَا الأَعْمَشُ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا صَالِحٍ يَذْكُرُ، أُرَاهُ عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: جَاءَ أَبُو حُمَيْدٍ رَجُلٌ مِنَ الأَنْصَارِ مِنَ النَّقِيعِ بِإِنَاءٍ مِنْ لَبَنٍ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَلَا خَمَّرْتَهُ وَلَوْ أَنْ تَعْرُضَ عَلَيْهِ عُودًا؟ وَحَدَّثَنِي أَبُو سُفْيَانَ، عَنْ جَابِرٍ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِهَذَا۔

ہم سے عمر بن حفص بن غیاث نے بیان کیا کہا ہم سے والد نے کہا ہم سے اعمش نے کہا میں نے ابوصالح سے سنا وہ جابر بن عبداللہ انصاری سے نقل کرتے تھے کہ ابوحمید ایک انصاری مرد نقیع سے دودھ کا پیالہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لایا آپ نے فرمایا تو ڈھانپ کر کیوں نہیں لایا اگر (کچھ نہ ملتا تھا) تو ایک لکڑی آڑی اس پر رکھ دینا تھی ف۱ اعمش نے کہا ابوسفیان نے بھی یہ حدیث مجھ سے بیان کی انہوں نے حضرت جابرؓ سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے ف۲

ف۱ بعض حدیثوں سے معلوم ہوتا ہے کہ کھلے برتنوں میں وبا کا سمی مادہ بھی سما جاتا ہے اس لیے ہمیشہ پانی یا دودھ کے برتن کو ڈھانک کر رکھنا چاہیے اور پانی پینے کے گھڑے اور صراحیاں کھلی رکھنا بڑی بدتمیزی اور بدسلیقگی ہے ف۲ اس کو اسمٰعیلی نے وصل کیا۔

۵۱۲۔ حَدَّثَنِي مَحْمُودٌ: أَخْبَرَنَا النَّضْرُ: أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ

مجھ سے محمود بن غیلان نے بیان کیا کہا ہم کو نضر بن شمیل نے خبر دی کہا ہم کو شعبہ نے انہوں نے ابو اسحاق

قَالَ: سَمِعْتُ الْبَرَاءَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَدِمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ مَكَّةَ وَأَبُوبَكْرٍ مَعَهُ، قَالَ أَبُوبَكْرٍ: مَرَرْنَا بِرَاعٍ وَقَدْ عَطِشَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ أَبُوبَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: فَحَلَبْتُ كُثْبَةً مِنْ لَبَنٍ فِي قَدَحٍ فَشَرِبَ حَتَّى رَضِيتُ، وَأَتَانَا سُرَاقَةُ بْنُ جُعْشُمٍ عَلَى فَرَسٍ، فَدَعَا عَلَيْهِ، فَطَلَبَ إِلَيْهِ سُرَاقَةُ أَنْ لَا يَدْعُوَ عَلَيْهِ وَأَنْ يَرْجِعَ، فَفَعَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

سے کہا میں نے براء بن عازب سے سنا انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جب ہجرت سے پہلے (مکہ سے نکلے تو ابوبکر صدیق آپ کے ساتھ تھے ابوبکر بیان کرتے تھے کہ ہم کرتے میں ایک چرواہا ملا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو پیاس لگی تھی میں نے تھوڑا سا دودھ ایک پیالہ میں دوھا آپ نے اتنا پیا کہ میں خوش ہو گیا (سمجھا کہ آپ نے سیر ہو کر پیا) اور رستے میں سراقہ بن جعشم بھی (ہم کو پکڑنے کی نیت سے آن پہنچا آں حضرت نے اس پر بددعا کی ف۱ آخر سراقہ نے آپ سے التجا کی کہ آپ بددعا نہ فرمایئے میں لوٹے جاتا ہوں ف۲ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسا ہی کیا (بددعا موقوف کر دی)

ف۱ اس کا گھوڑا ٹھوکر کھا کر گرا اور گھوڑے کا پاؤں زمین میں دھنس گیا تین بار ایسا ہی ہوا ف۲ اور جو کوئی اور آپ کی تلاش میں آئے گا اس کو بھی لوٹا دوں گا۔

---

۵۱۳ - حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ: أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ: حَدَّثَنَا أَبُو الزِّنَادِ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: نِعْمَ الصَّدَقَةُ اللِّقْحَةُ، الصَّفِيُّ مِنْحَةٌ، وَالشَّاةُ الصَّفِيُّ مِنْحَةٌ تَغْدُو بِإِنَاءٍ وَتَرُوحُ بِآخَرَ۔

ہم سے ابوالیمان نے بیان کیا کہا ہم کو شعیب نے خبر دی کہا ہم سے ابوالزناد نے انہوں نے عبدالرحمن اعرج سے انہوں نے ابوہریرہؓ سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا عمدہ صدقہ ہے بہت دودھ والی اونٹنی کسی کو (اللہ کے لیے) دودھ پینے کے واسطے دینا اسی طرح بہت دودھ والی بکری دینا جو صبح کو برتن بھر کر دودھ دے شام کو برتن بھر کر دودھ دے۔

---

۵۱۴ - حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ، عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَرِبَ لَبَنًا فَمَضْمَضَ وَقَالَ: إِنَّ لَهُ

ہم سے ابوعاصم نے بیان کیا انہوں نے امام اوزاعی سے انہوں نے ابن شہاب سے انہوں نے عبیداللہ بن عبداللہ سے انہوں نے ابن عباس سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے دودھ پی کر کلی کی اور فرمایا اس میں چکنائی ہوتی ہے اور ابراہیم بن طہمان نے (اس کو ابوعوانہ اور اسمٰعیل اور طرانی

دَسَمًا، وَقَالَ إِبْرَاهِيمُ بْنُ طَهْمَانَ، عَنْ شُعْبَةَ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: رُفِعْتُ إِلَى السِّدْرَةِ فَإِذَا أَرْبَعَةُ أَنْهَارٍ: نَهَرَانِ ظَاهِرَانِ وَنَهَرَانِ بَاطِنَانِ، فَأَمَّا الظَّاهِرَانِ: النِّيلُ وَالْفُرَاتُ، وَأَمَّا الْبَاطِنَانِ فَنَهَرَانِ فِي الْجَنَّةِ، فَأُتِيتُ بِثَلَاثَةِ أَقْدَاحٍ: قَدَحٌ فِيهِ لَبَنٌ، وَقَدَحٌ فِيهِ عَسَلٌ، وَقَدَحٌ فِيهِ خَمْرٌ، فَأَخَذْتُ الَّذِي فِيهِ اللَّبَنُ فَشَرِبْتُ، فَقِيلَ لِي أَصَبْتَ الْفِطْرَةَ أَنْتَ وَأُمَّتُكَ، قَالَ هِشَامٌ وَسَعِيدٌ وَهَمَّامٌ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، عَنْ مَالِكِ بْنِ صَعْصَعَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْأَنْهَارِ نَحْوَهُ، وَلَمْ يَذْكُرُوا ثَلَاثَةَ أَقْدَاحٍ۔

نے وصل کیا) شعبہ سے روایت کی انہوں نے قتادہ سے انہوں نے انس بن مالک رضؓ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا (شبِ معراج میں) مجھے سدرۃ المنتہیٰ تک اٹھایا گیا ف۱ وہاں کیا دیکھتا ہوں کہ دو ندیاں تو کھلی ہیں دو ڈھپنی ہوئی ہیں کھلی ندیاں تو نیل اور فرات تھیں ف۲ اور ڈھپنی ہوئی دو بہشت کی ندیاں (سلسبیل اور کوثر) تھیں پھر تین پیالے میرے سامنے لائے گئے ایک میں دودھ تھا ایک میں شہد تھا ایک شراب کا تھا۔ میں نے دودھ کا پیالہ لیا اور اس کو پی گیا اس وقت آواز آئی تو اصل پیدائش پر چلا اور تیری امت بھی ف۳ ہشام اور سعید اور ہمام نے قتادہ سے انہوں نے انس بن مالک سے انہوں نے مالک بن صعصعہ سے یہ حدیث روایت کی ہے ان میں ندیوں کا ذکر تو ایسا ہی ہے لیکن تین پیالوں کا ذکر نہیں ہے (ان روایتوں کو امام بخاری نے بدء الخلق میں وصل کیا۔)

ف۱ سدرۃ المنتہیٰ اس کو اس لیے کہتے ہیں کہ فرشتوں کا علم وہیں تک جاکر ختم ہو جاتا ہے اس کے اوپر کوئی نہیں جا سکتا نہ کسی کو بجز خداوند کریم کے وہاں کا حال معلوم نہیں ہے ہمارے پیغمبر صاحب اس مقام سے بھی آگے بڑھے۔ اللھم صل وسلم علی محمد وعلی آل محمد کما صلیت وسلمت علی ابراھیم وعلی آل ابراھیم انک حمید مجید۔ ف۲ یعنی ان کا نام بھی نیل اور فرات تھا جیسے زمین پر بھی اس نام کی دو ندیاں ہیں وہیں سے آ رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ خوب جانتا ہے۔ ف۳ آپ نے دودھ کو شہد پر بھی مقدم کیا اس لئے کہ دودھ فطری غذا ہے اور شہد سے تغذیہ نہیں ہو سکتا دوسری شہد لذیذ ہے اور زیادہ لذائذ دنیاوی میں غرق ہونا بھی اسلام کی تعلیم کے برخلاف ہے۔

بَابُ اِسْتِعْذَابِ الْمَاءِ۔

۵۱۵۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ: أَنَّهُ سَمِعَ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَقُولُ: كَانَ

باب میٹھا پانی ڈھونڈنا۔

ہم سے عبداللہ بن مسلمہ قعنبی نے بیان کیا انہوں نے امام مالک سے انہوں نے اسحاق بن عبداللہ بن ابی طلحہ سے انہوں نے (اپنے چچا) انس بن مالکؓ سے وہ کہتے تھے (ابو طلحہ

أَبُو طَلْحَةَ أَكْثَرَ أَنْصَارِيٍّ بِالْمَدِينَةِ مَالًا مِنْ نَخْلٍ، وَكَانَ أَحَبَّ مَالِهِ إِلَيْهِ بَيْرُحَاءَ، وَكَانَتْ مُسْتَقْبِلَ الْمَسْجِدِ وَكَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدْخُلُهَا وَيَشْرَبُ مِنْ مَاءٍ فِيهَا طَيِّبٍ قَالَ أَنَسٌ: فَلَمَّا نَزَلَتْ - لَنْ تَنَالُوا الْبِرَّ حَتَّى تُنْفِقُوا مِمَّا تُحِبُّونَ - قَامَ أَبُو طَلْحَةَ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللهِ، إِنَّ اللهَ يَقُولُ - لَنْ تَنَالُوا الْبِرَّ حَتَّى تُنْفِقُوا مِمَّا تُحِبُّونَ - وَإِنَّ أَحَبَّ مَالِي إِلَيَّ بَيْرُحَاءَ، وَإِنَّهَا صَدَقَةٌ لِلّٰهِ أَرْجُو بِرَّهَا وَذُخْرَهَا عِنْدَ اللهِ: فَضَعْهَا يَا رَسُولَ اللهِ حَيْثُ أَرَاكَ اللهُ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: بَخٍ، ذٰلِكَ مَالٌ رَابِحٌ، أَوْ رَايِحٌ، شَكَّ عَبْدُ اللهِ، وَقَدْ سَمِعْتُ مَا قُلْتَ، وَإِنِّي أَرَى أَنْ تَجْعَلَهَا فِي الْأَقْرَبِينَ، فَقَالَ أَبُو طَلْحَةَ: أَفْعَلُ يَا رَسُولَ اللهِ، فَقَسَمَهَا أَبُو طَلْحَةَ فِي أَقَارِبِهِ وَفِي بَنِي عَمِّهِ، وَقَالَ إِسْمَاعِيلُ وَيَحْيَى بْنُ يَحْيَى: رَايِحٌ -

انصار میں سب انصاریوں سے زیادہ مدینہ میں باغ تھے۔ ایک باغ جو ان کو بہت پسند تھا بیرحاء کہلاتا تھا وہ مسجد نبوی کے سامنے ہی واقع تھا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اس میں جایا کرتے وہاں کا پاکیزہ (شیریں) پانی پیا کرتے انس نے کہا جب یہ آیت (سورۂ آل عمران کی) اتری لن تنالوا البر حتی تنفقوا مما تحبون تو ابوطلحہ کھڑے ہوئے کہنے لگے یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اللہ تعالیٰ یہ فرماتا ہے لن تنالوا البر حتی تنفقوا مما تحبون اور مجھے اپنے سب باغوں میں بیرحاء باغ بہت پسند ہے میں نے اس کو اللہ کی راہ میں صدقہ کر دیا۔ میں اس کو اپنا ذخیرہ کرتا ہوں اور اس کا اجر اللہ کے پاس پانے کی توقع رکھتا ہوں اب آپ کو اختیار ہے اس باغ کو جس کام میں چاہیے لگائیے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ سن کر فرمایا شاباش یہ بڑے نفع یا بہت چلتا مال ہے (اس کا فائدہ سردست موجود ہے) یہ شک عبداللہ بن مسلمہ کو ہوئی ف۱ میں نے تیرا کہنا سنا، میں ایسا مناسب سمجھتا ہوں تو یہ باغ اپنے (غریب) ناطہ داروں کو دے دے دوہرا ثواب ہوگا۔ ابوطلحہ رضؓ نے کہا بہت خوب اور وہ باغ اپنے عزیزوں اور چچا کی اولاد کو ہی تقسیم کر دیا اسمٰعیل اور یحییٰ بن یحییٰ نے (امام مالک سے) رائح (یائے تحتیہ سے) روایت کیا ہے ف۲

ف۱ کہ رابح بائے موحدہ سے کہا یا رایح یائے تحتیہ سے ف۲ اسمٰعیل کی روایت کو خود امام بخاری نے تفسیر اور یحییٰ بن یحییٰ کی روایت کو وصایا میں وصل کیا۔

بَابُ شُرْبِ اللَّبَنِ بِالْمَاءِ -

باب دودھ میں پانی ملانا

۵۱۶ - حَدَّثَنَا عَبْدَانُ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللهِ: أَخْبَرَنَا يُونُسُ، عَنِ الزُّهْرِيِّ

ہم سے عبدان نے بیان کیا کہا ہم کو عبداللہ بن مبارک نے خبر دی کہا ہم کو یونس نے انہوں نے زہری سے کہا

قَالَ: أَخْبَرَنِي أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: أَنَّهُ رَأَى رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَرِبَ لَبَنًا وَأَتَى دَارَهُ فَحَلَبْتُ شَاةً، فَشُبْتُ لِرَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْبِئْرِ، فَتَنَاوَلَ الْقَدَحَ فَشَرِبَ، وَعَنْ يَسَارِهِ أَبُو بَكْرٍ، وَعَنْ يَمِينِهِ أَعْرَابِيٌّ، فَأَعْطَى الْأَعْرَابِيَّ فَضْلَهُ ثُمَّ قَالَ: الْأَيْمَنَ فَالْأَيْمَنَ۔

مجھ کو انس نے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو دودھ پیتے دیکھا اور (ایک بار) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم میرے گھر میں تشریف لائے میں نے آپ کے لیے ایک بکری کا دودھ دوہا پھر کنویں سے پانی نکال کر اس میں ملایا آپ نے دودھ کا پیالہ لے کر پیا اس وقت ابوبکر صدیق رض آپ کے بائیں طرف بیٹھے تھے لیکن ایک اعرابی (گاؤں والا) آپ کی داہنی طرف بیٹھا تھا آپ نے پی کر اپنا جھوٹا اعرابی کو دے دیا اور فرمایا داہنے طرف والے کو پہلے دینا چاہیے پھر اس کے داہنے طرف والے کو۔

---

٥١٧ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا أَبُو عَامِرٍ: حَدَّثَنَا فُلَيْحُ بْنُ سُلَيْمَانَ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْحَارِثِ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا: أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ عَلَى رَجُلٍ مِنَ الْأَنْصَارِ وَمَعَهُ صَاحِبٌ فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنْ كَانَ عِنْدَكَ مَاءٌ بَاتَ هَذِهِ اللَّيْلَةَ فِي شَنَّةٍ وَإِلَّا كَرَعْنَا، قَالَ: وَالرَّجُلُ يُحَوِّلُ الْمَاءَ فِي حَائِطِهِ، قَالَ: فَقَالَ الرَّجُلُ: يَا رَسُولَ اللهِ، عِنْدِي مَاءٌ بَائِتٌ فَانْطَلِقْ إِلَى الْعَرِيشِ، قَالَ: فَانْطَلَقَ بِهِمَا فَسَكَبَ فِي قَدَحٍ ثُمَّ حَلَبَ عَلَيْهِ مِنْ دَاجِنٍ لَهُ، قَالَ: فَشَرِبَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، ثُمَّ شَرِبَ الرَّجُلُ الَّذِي جَاءَ مَعَهُ

ہم سے عبداللہ بن محمد مسندی نے بیان کیا کہا ہم سے ابوعامر عقدی نے کہا ہم سے فلیح بن سلیمان نے انہوں نے سعید بن حارث سے انہوں نے جابر بن عبداللہ سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ایک انصاری مرد (ابوالہیثم تیہان) کے پاس گئے۔ آپ کے ساتھ ایک صحابی (ابوبکر صدیق رض) تھے آپ نے اس انصاری سے فرمایا اگر تیرے پاس باسی پانی مشک میں ہو (تو ہم کو پلا) نہیں تو منہ لگا کر اس سے پی لیں گے وہ انصاری پانی نکال رہا تھا (درختوں کو پانی دے رہا تھا) اس نے کہا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس باسی (رات کا ٹھنڈا) پانی موجود ہے آپ جھونپڑی میں تشریف لے چلیے غرض وہ انصاری دونوں صاحبوں کو اس جھونپڑی میں لے گیا وہاں ایک قدح میں پانی اوپر سے ایک گھریلو بکری کا دودھ دوہ کر ڈالا پہلے آپ نے پیا پھر ان صاحب نے جو آپ کے ساتھ آئے تھے (ابوبکر صدیق رض نے)

بَابُ شَرَابِ الْحَلْوَاءِ وَالْعَسَلِ،

وَقَالَ الزُّهْرِيُّ: لَا يَحِلُّ شُرْبُ بَوْلِ النَّاسِ لِشِدَّةٍ تَنْزِلُ لِأَنَّهُ رِجْسٌ قَالَ اللّٰهُ تَعَالَى۔ أُحِلَّ لَكُمُ الطَّيِّبَاتُ۔ وَقَالَ ابْنُ مَسْعُودٍ فِي السَّكَرِ: إِنَّ اللّٰهَ لَمْ يَجْعَلْ شِفَاءَكُمْ فِيمَا حَرَّمَ عَلَيْكُمْ۔

باب میٹھا شربت یا شہد پینا اور زہری نے کہا اگر پیاس کی شدت ہو اور پانی نہ ملے تو آدمی کا پیشاب پینا درست نہیں کیوں کہ وہ نجس ہے اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا تمہارے لیے ستھری چیزیں حلال ہوئیں ہیں ف۱ اور عبداللہ بن مسعودؓ نے کہا ف۲ اللہ تعالیٰ نے تمہاری شفا ان چیزوں میں نہیں رکھی جو تم پر حرام کیں ف۳

ف۱ اس کو عبدالرزاق نے وصل کیا زہری کا استدلال صحیح نہیں ہے کیونکہ اضطرار کی حالت میں مردار کھانا درست ہے مردار بھی نجس ہے تو پیشاب پینا بھی درست ہوگا اور جمہور علماء کا بھی قول یہی ہے ف۲ جب ایک شخص نے ان سے پوچھا کہ بیماری کے لیے مجھ کو حکیم نے شراب پینے کی رائے دی ہے ف۳ اس کو علی بن حرب طائی نے فوائد میں نکالا حقیقت میں عبداللہ بن مسعودؓ کا کہنا درست ہے شراب اول تو دوا نہیں ہے کمبخت نری بیماری ہے دوسرے مسلمانوں کو اس سے فائدہ نہیں ہوتا بلکہ اور ضرر پیدا ہوتا ہے یہ تجربہ سے معلوم ہوا ہے امام مالک کے نزدیک دوا کے لیے بھی شراب پینا درست نہیں اور شافعیہ سے بھی ایسا ہی منقول ہے نووی نے کہا اگر کوئی عضو کاٹنے کی ضرورت ہو تو عقل دور کرنے کے لیے شراب پلانا درست ہے میں کہتا ہوں اب اس کی بھی ضرورت نہ رہی۔ کلوروفارم اور کوکین ایسی دوائیں نکلی ہیں کہ بلا تکلیف اس سے اپریشن ہو جاتا ہے اور یہ اللہ کی عنایت ہے اپنے بندوں پر اور حنفیہ کے نزدیک شراب کا استعمال ضرورت کی حالت میں درست ہے مثلاً گلے میں نوالہ اٹک جائے اور پانی نہ ہو یا حکیم حاذق کہے کہ اس بیماری کے لیے سوائے شراب کے اور کوئی دوا نہیں۔

۵۱۸۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ: حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ قَالَ: أَخْبَرَنِي هِشَامٌ عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ، كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُعْجِبُهُ الْحَلْوَاءُ وَالْعَسَلُ۔

ہم سے علی بن عبداللہ مدینی نے بیان کیا کہا ہم سے ابو اسامہ نے کہا مجھ کو ہشام بن عروہ نے خبر دی انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو شیرینی اور شہد بہت پسند تھا۔

بَابُ الشُّرْبِ قَائِمًا۔

باب کھڑے کھڑے پانی پینا کیسا ہے؟ ف

ف جمہور علماء کے نزدیک اس میں کوئی قباحت نہیں، جیسے کھڑے کھڑے پیشاب کرنے بعضوں نے اس کو مکروہ رکھا ہے کیونکہ مسلم نے روایت کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو کھڑے کھڑے پینے پر جھڑکا جمہور علماء کہتے ہیں کہ یہ نہی تنزیہا ہے اور بیٹھ کر پینا مستحب ہے۔

٥١٩ - حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ: حَدَّثَنَا مِسْعَرٌ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ مَيْسَرَةَ، عَنِ النَّزَّالِ قَالَ: أَتَى عَلِيٌّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَلَى بَابِ الرَّحَبَةِ فَشَرِبَ قَائِمًا فَقَالَ: إِنَّ نَاسًا يَكْرَهُ أَحَدُهُمْ أَنْ يَشْرَبَ وَهُوَ قَائِمٌ، وَإِنِّي رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَعَلَ كَمَا رَأَيْتُمُونِي فَعَلْتُ۔

ہم سے ابو نعیم نے بیان کیا کہا ہم سے مسعر بن کدام نے انہوں نے عبدالملک بن میسرہ سے انہوں نے نزال سے انہوں نے کہا حضرت علی رضؓ (کوفہ میں جو ایک مسجد ہے اس کے) چبوترے کے دروازے پر آئے اور کھڑے کھڑے پانی پیا کہنے لگے بعضے لوگ کھڑے کھڑے پانی پینا مکروہ جانتے ہیں اور میں نے تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو ایسا ہی دیکھا ہے، جیسے تم نے مجھ کو دیکھا (یعنی کھڑے کھڑے پانی پیتے ہوئے)

---

٥٢٠ - حَدَّثَنَا آدَمُ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ مَيْسَرَةَ: سَمِعْتُ النَّزَّالَ بْنَ سَبْرَةَ يُحَدِّثُ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّهُ صَلَّى الظُّهْرَ ثُمَّ قَعَدَ فِي حَوَائِجِ النَّاسِ فِي رَحَبَةِ الْكُوفَةِ حَتَّى حَضَرَتْ صَلَاةُ الْعَصْرِ، ثُمَّ أُتِيَ بِمَاءٍ فَشَرِبَ وَغَسَلَ وَجْهَهُ وَيَدَيْهِ وَذَكَرَ رَأْسَهُ وَرِجْلَيْهِ، ثُمَّ قَامَ فَشَرِبَ فَضْلَهُ وَهُوَ قَائِمٌ، ثُمَّ قَالَ: إِنَّ نَاسًا يَكْرَهُونَ الشُّرْبَ قَائِمًا وَإِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَنَعَ مِثْلَ مَا صَنَعْتُ۔

ہم سے آدم بن ابی ایاس نے بیان کیا کہا ہم سے شعبہ نے کہا ہم سے عبدالملک بن میسرہ نے کہا میں نے نزال بن سبرہ سے سنا وہ حضرت علی رضؓ سے نقل کرتے تھے انہوں نے (کوفہ میں) ظہر کی نماز پڑھی پھر مسجد کے چبوترے پر لوگوں کے کام کاج (یعنی خلافت کے کام) کرنے کے لیے بیٹھے یہاں تک کہ عصر کی نماز کا وقت آگیا اس وقت ان کے پاس پانی آیا انہوں نے پیا اور ہاتھ منہ دھوئے راوی نے سر اور پاؤں کا بھی ذکر کیا ف۱ پھر وضو سے بچا ہوا پانی کھڑے کھڑے پیا اس کے بعد کہنے لگے بعضے لوگ کہتے ہیں کہ کھڑے ہو کر پانی پینا مکروہ ہے اور میں نے تو آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسا ہی کیا جیسے میں نے کیا ف۲

ف۱ کہ ان پر مسح کیا شاید پاؤں میں موزے ہوں گے۔ ف۲ جو لوگ کھڑے کھڑے پانی پینا مکروہ جانتے ہیں وہ بھی اس کے قائل ہیں کہ وضو سے بچا ہوا پانی کھڑے کھڑے ہی پینا سنت ہے۔

---

٥٢١ - حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ عَاصِمٍ الْأَحْوَلِ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: شَرِبَ

ہم سے ابو نعیم نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان ثوری نے انہوں نے عاصم احول سے انہوں نے شعبی سے انہوں نے ابن عباس رضؓ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ

النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَائِمًا مِنْ زَمْزَمَ۔

علیہ وسلم نے زمزم کا پانی کھڑے کھڑے پیا۔

بَابُ مَنْ شَرِبَ وَهُوَ وَاقِفٌ عَلَى بَعِيرِهِ۔

باب اونٹ پر سوار رہ کر پینا

ف بعضوں نے امام بخاری پر یہاں اعتراض کیا ہے کہ اونٹ پر تو آدمی بیٹھا ہوتا ہے نہ کھڑا پھر اس باب کے لانے سے یہ کہاں نکلا کہ پانی کھڑے کھڑے پینا درست ہے میں کہتا ہوں یہ اعتراض لغو ہے امام بخاری کی غرض اس باب کے لانے سے یہ ہے کہ اونٹ پر سوار ہوکر کھانا پینا درست ہے اور یہ الگ ایک مطلب ہے اور یہ باب اس لیے لائے ہوں کہ اونٹ پر سوار ہونا کھڑے رہنے سے بھی زیادہ ہے تو شاید کوئی خیال کرے کہ سوار رہ کر بھی کھانا پینا مکروہ ہوگا۔

۵۲۲ - حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ أَبِي سَلَمَةَ: أَخْبَرَنَا أَبُو النَّضْرِ، عَنْ عُمَيْرٍ مَوْلَى ابْنِ عَبَّاسٍ، عَنْ أُمِّ الْفَضْلِ بِنْتِ الْحَارِثِ: أَنَّهَا أَرْسَلَتْ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِقَدَحِ لَبَنٍ، وَهُوَ وَاقِفٌ عَشِيَّةَ عَرَفَةَ، فَأَخَذَ بِيَدِهِ فَشَرِبَهُ، زَادَ مَالِكٌ عَنْ أَبِي النَّضْرِ: عَلَى بَعِيرِهِ۔

ہم سے مالک بن اسمٰعیل نے بیان کیا کہا ہم سے عبدالعزیز بن ابی سلمہ ماجشون نے کہا ہم کو ابوالنضر (سالم بن ابی امیہ) نے خبر دی انہوں نے عمیر سے جو ابن عباس رض کے غلام تھے انہوں نے ام فضل بنت حارث (ابن عباس رض کی والدہ) سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم عرفہ کی شام کو عرفات میں تھے اس وقت ام فضل نے ایک دودھ کا پیالہ آپکو بھیجا آپ نے اپنے ہاتھ میں پیالہ لیکر پیا امام مالک نے اپنی روایت میں ابوالنضر سے یوں نقل کیا ہے آپ اپنے اونٹ پر سوار تھے

بَابُ الْأَيْمَنَ فَالْأَيْمَنَ فِي الشُّرْبِ

باب پہلے وہ پیئے جو داہنے طرف بیٹھا ہو پھر وہ جو اس کے داہنے طرف بیٹھا ہو اسی طرح۔

۵۲۳ - حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ: حَدَّثَنِي مَالِكٌ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُتِيَ بِلَبَنٍ قَدْ شِيبَ بِمَاءٍ، وَعَنْ يَمِينِهِ أَعْرَابِيٌّ وَعَنْ شِمَالِهِ أَبُو بَكْرٍ، فَشَرِبَ ثُمَّ أَعْطَى الْأَعْرَابِيَّ وَقَالَ: الْأَيْمَنَ فَالْأَيْمَنَ۔

ہم سے اسمٰعیل بن ابی اویس نے بیان کیا کہا مجھ سے امام مالک نے انہوں نے ابن شہاب سے انہوں نے انس سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس دودھ پانی ملا کر لایا گیا اس وقت آپ کے داہنے طرف ایک اعرابی بیٹھا تھا (نام نامعلوم) اور بائیں طرف ابوبکر صدیق رض تھے آپ نے پیا پھر (وہ پیالہ) اعرابی کو دے دیا اور فرمایا داہنی طرف سے شروع کرنا چاہیئے پھر داہنی طرف سے ف

ف اگر کوئی شخص اس کے داہنے طرف بیٹھا ہو

بَابٌ۔ هَلْ يَسْتَأْذِنُ الرَّجُلُ مَنْ عَنْ يَمِينِهِ فِي الشُّرْبِ لِيُعْطِيَ الْأَكْبَرَ؟

باب اگر آدمی داہنی طرف والے سے اجازت لے کر پہلے بائیں طرف والے کو دے جو عمر میں بڑا ہو۔

۵۲۴۔ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ، حَدَّثَنِي مَالِكٌ، عَنْ أَبِي حَازِمِ بْنِ دِينَارٍ، عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُتِيَ بِشَرَابٍ فَشَرِبَ مِنْهُ وَعَنْ يَمِينِهِ غُلَامٌ وَعَنْ يَسَارِهِ الْأَشْيَاخُ، فَقَالَ لِلْغُلَامِ: أَتَأْذَنُ لِي أَنْ أُعْطِيَ هَؤُلَاءِ؟ فَقَالَ الْغُلَامُ: وَاللَّهِ يَا رَسُولَ اللَّهِ لَا أُوثِرُ بِنَصِيبِي مِنْكَ أَحَدًا، قَالَ فَتَلَّهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي يَدِهِ۔

ہم سے اسمٰعیل بن ابی اویس نے بیان کیا کہا مجھ سے امام مالک نے انہوں نے ابوحازم بن دینار سے انہوں نے سہل بن سعدؓ سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس پینے کی کوئی چیز لائی گئی آپ نے پی اس وقت آپ کے داہنے طرف ایک لڑکا بیٹھا تھا (ابن عباسؓ) اور بائیں طرف بوڑھے لوگ (خالدؓ بن ولید وغیرہ) آپ نے لڑکے سے اجازت لی میاں لڑکے تم اجازت دیتے ہو میں پہلے بوڑھوں کو دے دوں وہ بولا ہرگز نہیں یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خدا کی قسم میں تو آپ کے جھوٹے میں سے اپنا حصہ کسی کو دینے پر راضی نہ ہوں گا آخر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اسی کے ہاتھ میں دے دیا

بَابُ الْكَرْعِ فِي الْحَوْضِ۔

باب منہ لگا کر (جانور کی طرح) حوض میں سے پینا ف

ف حالاں کہ حدیث میں حوض کا ذکر نہیں ہے مگر دستور یہ ہے کہ باغ میں جب پانی کنوئیں میں سے نکالا جاتا ہے تو ایک حوض میں جمع کرتے جاتے ہیں پھر حوض میں سے پانی نکال کر درختوں میں ڈالا جاتا ہے یہاں بھی ایسا ہی ہوگا کیوں کہ وہ باغ والا اپنے درختوں کو پانی دے رہا تھا۔

۵۲۵۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ صَالِحٍ: حَدَّثَنَا فُلَيْحُ بْنُ سُلَيْمَانَ، عَنْ سَعِيدِ ابْنِ الْحَارِثِ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ عَلَى رَجُلٍ مِنَ الْأَنْصَارِ وَمَعَهُ صَاحِبٌ لَهُ، فَسَلَّمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَصَاحِبُهُ

ہم سے یحییٰ بن صالح نے بیان کیا کہا ہم سے فلیح بن سلیمان نے انہوں نے سعید بن حارث سے انہوں نے جابر بن عبداللہؓ سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ایک انصاری مرد کے پاس گئے آپ کے ساتھ ایک صحابی (ابوبکر صدیقؓ) تھے دونوں صاحبوں نے اس انصاری کو سلام کیا اس نے سلام کا جواب دیا پھر کہنے لگا یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرے ماں باپ آپ پر صدقے اس وقت گرمی کی شدت ہو رہی تھی اور

فَرَدَّ الرَّجُلُ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللهِ، بِأَبِي أَنْتَ وَأُمِّي وَهِيَ سَاعَةٌ حَارَّةٌ وَهُوَ يُحَوِّلُ فِي حَائِطٍ لَهُ، يَعْنِي الْمَاءَ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنْ كَانَ عِنْدَكَ مَاءٌ بَاتَ فِي شَنَّةٍ وَإِلَّا كَرَعْنَا وَالرَّجُلُ يُحَوِّلُ الْمَاءَ فِي حَائِطٍ، فَقَالَ الرَّجُلُ: يَا رَسُولَ اللهِ عِنْدِي مَاءٌ بَاتَ فِي شَنَّةٍ، فَانْطَلَقَ إِلَى الْعَرِيشِ فَسَكَبَ فِي قَدَحٍ مَاءً ثُمَّ حَلَبَ عَلَيْهِ مِنْ دَاجِنٍ لَهُ فَشَرِبَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، ثُمَّ أَعَادَ فَشَرِبَ الرَّجُلُ الَّذِي جَاءَ مَعَهُ

وہ اپنے باغ میں پانی پھیر رہا تھا۔ درختوں کو پانی پلا رہا تھا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر تیرے پاس مشک میں باسی پانی ہو (جو ٹھنڈا ہوتا ہے) تو لا ورنہ ہم منہ لگا کر پی لیں گے (یہیں سے ترجمہ باب نکلتا ہے) اس نے کہا یارسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) میرے پاس مشک میں باسی پانی موجود ہے پھر وہ جھونپڑی میں گیا (جو ہر باغ میں آرام کے لیے ہی ہوتی ہے) اور ایک قدح میں پانی ڈال کر لایا اوپر سے ایک پلی ہوئی بکری کا دودھ دوہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو پیا پھر پیا۔ پھر ان صحابی نے جو آپ کے ساتھ تھے، پیا۔

بَابُ خِدْمَةِ الصِّغَارِ الْكِبَارَ

باب چھوٹے کم عمر لوگ بڑے بوڑھوں کی خدمت کریں۔

۵۲۶ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ: حَدَّثَنَا مُعْتَمِرٌ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ: سَمِعْتُ أَنَسًا رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: كُنْتُ قَائِمًا عَلَى الْحَيِّ أَسْقِيهِمْ عُمُومَتِي وَأَنَا أَصْغَرُهُمْ الْفَضِيخَ، فَقِيلَ: حُرِّمَتِ الْخَمْرُ، فَقَالُوا: أَكْفِئْهَا، فَكَفَأْنَا، قُلْتُ لِأَنَسٍ: مَا شَرَابُهُمْ؟ قَالَ: رُطَبٌ وَبُسْرٌ، فَقَالَ أَبُو بَكْرِ بْنُ أَنَسٍ: وَكَانَتْ خَمْرَهُمْ، فَلَمْ يُنْكِرْ أَنَسٌ، وَحَدَّثَنِي بَعْضُ أَصْحَابِي أَنَّهُ سَمِعَ أَنَسًا يَقُولُ: كَانَتْ خَمْرَهُمْ يَوْمَئِذٍ۔

ہم سے مسدد نے بیان کیا کہا ہم سے معتمر بن سلیمان نے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے کہا میں نے انس رض سے سنا وہ کہتے تھے میں کھڑا ہوا اپنے قبیلے کے چچاؤں کو شراب پلا رہا تھا میں سب میں کم عمر تھا یہ شراب کچی پکی کھجوروں کو توڑ کر بنایا گیا تھا۔ اتنے میں خبر آئی کہ شراب حرام ہو گیا تو میرے چچاؤں نے (جو شراب پی رہے تھے) یہ کہا اب جو شراب باقی ہے اس کو بہا دے ہم نے بہا دیا۔ سلیمان نے کہا میں نے انس رض سے پوچھا یہ شراب کاہے کا تھا انہوں نے کہا کچی پکی کھجور وں کا۔ ابوبکر ان کے بیٹے کہنے لگے ان دنوں یہی شراب (مدینہ میں رائج تھا) انس رض نے ان کی بات کا انکار نہیں کیا۔ بکر بن عبداللہ مزنی یا قتادہ نے کہا اور مجھ سے بعضے لوگوں نے بیان کیا انہوں نے انس رض سے سنا وہ کہتے تھے۔ ان دنوں بھی فضیخ ان کا

شراب تھا۔

ف سبحان اللہ حکم کی تعمیل اسی طرح کرنا چاہیے جیسے صحابہ کیا کرتے تھے ف۲ انگور کا شراب نہ تھا ف۳ جو کچی پکی کھجوروں سے بنایا جاتا ہے۔

باب تَغْطِيَةِ الإِنَاءِ

۵۲۷ - حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ أَخْبَرَنَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ: أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي عَطَاءٌ أَنَّهُ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا كَانَ جُنْحُ اللَّيْلِ أَوْ أَمْسَيْتُمْ فَكُفُّوا صِبْيَانَكُمْ فَإِنَّ الشَّيَاطِينَ تَنْتَشِرُ حِينَئِذٍ فَإِذَا ذَهَبَ سَاعَةٌ مِنَ اللَّيْلِ فَحُلُّوهُمْ وَأَغْلِقُوا الأَبْوَابَ وَاذْكُرُوا اسْمَ اللَّهِ، فَإِنَّ الشَّيْطَانَ لَا يَفْتَحُ بَابًا مُغْلَقًا، وَأَوْكُوا قِرَبَكُمْ وَاذْكُرُوا اسْمَ اللَّهِ، وَخَمِّرُوا آنِيَتَكُمْ وَاذْكُرُوا اسْمَ اللَّهِ، وَلَوْ أَنْ تَعْرُضُوا عَلَيْهَا شَيْئًا، وَأَطْفِئُوا مَصَابِيحَكُمْ۔

باب رات کو برتن ڈھانپ دینا۔

ہم سے اسحاق بن منصور کوسج نے بیان کیا۔ کہا ہم کو روح بن عبادہ نے خبر دی کہا ہمکو ابن جریج نے کہا مجھ کو عطاء بن ابی رباح نے خبر دی انہوں نے جابر بن عبداللہؓ سے سنا وہ کہتے تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب رات شروع ہو (عشاء کا وقت آنے لگے اندھیرا شروع ہو) یا یوں کہا جب شام ہو تو اپنے بچوں کو پکڑ رکھو (باہر نہ پھرنے دو) کیوں کہ اس وقت شیطان پھیلتے ہیں (آتے جاتے ہیں) جب ایک گھڑی رات گزرے اس وقت بچوں کو چھوڑ دو (چلنے پھرنے دو) اور گھر کے دروازے بند کر دو اللہ کا نام لے کر کیوں کہ شیطان بند دروازہ نہیں کھولتا ف اور اپنی مشکوں کا منہ باندھ دو اللہ کا نام لے کر برتنوں کو ڈھانپ دو اگر ڈھکن نہ ہو تو ایک آڑی لکڑی ہی ان پر رکھ دو۔ اللہ کا نام لے کر اور چراغ سوتے وقت بجھا دو ف۲

ف یہ اس کا قاعدہ نہیں کھلے دروازے میں سے چلا آتا ہے ف۲ سوتے وقت چراغ بجھا دینے کا فائدہ دوسری روایت میں مذکور ہے کہ چوہا کیا کرتا ہے بتی منہ میں دبا کر کھینچ لیتا ہے اکثر گھر میں آگ لگ جاتی ہے اگر یہ ڈر نہ ہو جیسے کہ ہمارے زمانے کے لیمپ ہوتے ہیں کہ چوہا ان کے پاس نہیں جا سکتا یا بند قندیل ہو تب بجھانا ضرور نہ ہوگا لیکن ہر حال میں مستحب یہی ہے کہ چراغ بجھا کر سوئے مجھ کو تو جب چراغ نہ بجھائیں نیند ہی نہیں آتی غرض آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جو جو حکم دیے ہیں ان میں دین و دنیا کے فائدے بھرے ہوئے ہیں۔

۵۲۸ - حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ: حَدَّثَنَا هَمَّامٌ، عَنْ عَطَاءٍ، عَنْ

ہم سے موسیٰ بن اسمٰعیل نے بیان کیا کہا ہم سے ہمام بن یحییٰ نے انہوں نے عطاء بن ابی رباح سے انہوں نے

جَابِرٍ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: أَطْفِئُوا الْمَصَابِيحَ إِذَا رَقَدْتُمْ وَغَلِّقُوا الْأَبْوَابَ، وَأَوْكُوا الْأَسْقِيَةَ، وَخَمِّرُوا الطَّعَامَ وَالشَّرَابَ، وَأَحْسِبُهُ قَالَ: وَلَوْ بِعُودٍ تَعْرُضُهُ عَلَيْهِ۔

جابر بن عبداللہ انصاری رضؓ سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سوتے وقت چراغ بجھا دیا کرو اور دروازے بند کر لیا کرو اور مشکوں کا منہ باندھ دیا کرو (ان میں کیڑا اندر نہ گھسے) اور کھانے پینے کے برتن ڈھانپ دیا کرو جابر کہتے ہیں میں سمجھتا ہوں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بھی فرمایا اگر ایک آڑی لکڑی ہی ان پر رکھ دو بسم اللہ کہہ کر۔

ف اگر ڈھانپنے کو کچھ نہ ہو۔

بَابُ اخْتِنَاثِ الْأَسْقِيَةِ۔

باب منہ موڑ کر مشک سے پانی پینا۔

۵۲۹۔ حَدَّثَنَا آدَمُ: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي ذِئْبٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُتْبَةَ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ اخْتِنَاثِ الْأَسْقِيَةِ، يَعْنِي أَنْ تُكْسَرَ أَفْوَاهُهَا فَيُشْرَبَ مِنْهَا۔

ہم سے آدم بن ابی ایاس نے بیان کیا کہا ہم سے ابن ابی ذئب نے انہوں نے زہری سے انہوں نے عبیداللہ بن عبداللہ بن عتبہ سے انہوں نے ابو سعید خدری سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مشکوں کا منہ موڑ کر ان میں سے پانی پینا منع کیا ہے ف

ف اس سے آپ نے منع فرمایا کیوں کہ دوسرے لوگوں کو گھن پیدا ہوتی ہے اور کبھی مشک کے منہ پر یا اندر پانی میں کوئی کیڑا ہوتا ہے وہ منہ میں چلا جاتا ہے یہی حکم صراحی میں بھی ہے بعضے لوگوں کی عادت ہوتی ہے صراحی اٹھائی منہ سے لگائی اس کا خمیازہ بھی اٹھاتے ہیں زہریلا کیڑا منہ میں چلا جاتا ہے تو جان جاتی ہے یا سخت تکلیف ہوتی ہے پانی کو باہر نکال کر گلاس یا پیالہ میں پینا چاہیئے اگر گلاس یا برتن نہ ہو اور مشک یا صراحی سے پینے کی ضرورت پڑے تو کپڑا لگا کر پئے پانی ہاتھ میں ڈالتا جائے اور چلو سے دیکھ دیکھ کر پئے ایسے جلدی جلدی غٹا غٹ ایک دم پانی پینے کی کیا ضرورت ہے۔

۵۳۰۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُقَاتِلٍ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ: أَخْبَرَنَا يُونُسُ، عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ: حَدَّثَنِي عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا سَعِيدٍ الْخُدْرِيَّ يَقُولُ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

ہم سے محمد بن مقاتل نے بیان کیا کہا ہم کو عبداللہ بن مبارک نے خبر دی کہا ہم کو یونس نے خبر دی انہوں نے زہری سے انہوں نے کہا مجھ سے عبیداللہ بن عبداللہ نے بیان کیا انہوں نے ابو سعید خدری سے سنا وہ کہتے تھے میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ مشکوں

وَسَلَّمَ يَنْهَى عَنِ اخْتِنَاثِ الْأَسْقِيَةِ، قَالَ مَعْمَرٌ أَوْ غَيْرُهُ: هُوَ الشُّرْبُ مِنْ أَفْوَاهِهَا۔

کا منہ مروڑنے سے (مروڑ کر پانی پینے سے) منع کرتے تھے عبداللہ بن مبارک نے کہا معمر وغیرہ نے اس حدیث میں یوں کہا مشک کے منہ سے پانی پینا ف

ف اختناث کے یہ معنی بیان کیے۔

بَابُ الشُّرْبِ مِنْ فَمِ السِّقَاءِ۔

باب مشک کے منہ سے پانی پینے کی ممانعت ف۱

۵۳۱۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، حَدَّثَنَا أَيُّوبُ: قَالَ لَنَا عِكْرِمَةُ: أَلَا أُخْبِرُكُمْ بِأَشْيَاءَ قِصَارٍ حَدَّثَنَا بِهَا أَبُو هُرَيْرَةَ؟ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الشُّرْبِ مِنْ فَمِ الْقِرْبَةِ أَوِ السِّقَاءِ، وَ أَنْ يَمْنَعَ جَارَهُ أَنْ يَغْرِزَ خَشَبَهُ فِي دَارِهِ۔

ہم سے علی بن عبداللہ نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان نے بن عیینہ نے کہا ہم سے ایوب سختیانی نے کہا ہم سے عکرمہ نے کہا میں تم کو (معاشرت کی) چھوٹی چھوٹی باتیں بتلاؤں جو ابوہریرہؓ نے ہم سے بیان کیں (ہم نے کہا بتلائیں) انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مشک کے منہ سے پانی پینا منع کیا ہے اور اس بات سے بھی منع کیا کہ کوئی اپنے ہمسایہ کو اپنی دیوار میں لکڑیاں نہ گاڑنے دے ف۲

ف اس باب کے لانے سے امام بخاری کی یہ غرض ہے کہ اگر کوئی مشک کا منہ نہ مروڑے بلکہ یوں ہی اس کا منہ کھول کر پانی پئے جب بھی منع ہے اور اگلے باب میں اس کی صراحت نہ تھی بلکہ اس میں مشک کا منہ مروڑ کر پانی پینے کا ذکر تھا

ف۲ ہمارے زمانے میں معلوم نہیں مسلمانوں کو کیا ہوگیا ہے ایسی ایسی چھوٹی باتوں میں اپنے مسلمان بھائیوں سے لڑتے ہیں اور مقدمہ بازی کرتے ہیں کافروں کے فائدے کراتے ہیں ان کو وکالت کا پیسہ اور معلوم نہیں کیا کیا دیتے ہیں لیکن اپنے بھائی مسلمانوں کا اتنا فائدہ بھی منظور نہیں کرتے کہ وہ ہماری دیوار میں لکڑیاں گاڑے واہ رے مسلمانی۔ ہمدردی ایسی ہمدردی پر اسلام کا دعوٰی کیا زیب دیتا ہے حیدرآباد میں ایک ہمارے ہمسایہ تھے ان کے علاقہ کی زمین بیحدا جاڑ پڑی تھی میں اپنا مکان بنانے لگا تو میں نے ان سے کہا ہماری دیوار ذرا کج آتی ہے آپ گز آدھ گز زمین دے دیجیے تو دیوار سیدھی ہو جائے گی اس کے بدل دوسری جانب کی زمین آپ کی زمین میں آجاتی ہے وہ لے لیجیے اگر یہ منظور نہیں ہے تو زمین کے دام لے لیجیے انہوں نے شرما شرمی اجازت تو دی مگر میں نے دیکھا ان کے چہرے پر کراہت تھی۔ جیسے جبر سے اجازت دی تھوڑا زمانہ نہیں گزرا کہ زمین جائیداد سب چھوڑ کر عالم آخرت کو چل بسے وہی قبر کی زمین دو گز ان کو ملی باقی سب دوسروں نے لے لی۔

۵۳۲۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ: حَدَّثَنَا

ہم سے مسدد نے بیان کیا کہا ہم سے اسمٰعیل ابن علیہ نے

إِسْمَاعِيلُ: أَخْبَرَنَا أَيُّوبُ، عَنْ عِكْرِمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: نَهَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يُشْرَبَ مِنْ فِي السِّقَاءِ۔

کہا ہم کو ایوب سختیانی نے خبر دی انہوں نے عکرمہ سے انہوں نے ابوہریرہ رضؓ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے منع کیا کہ کوئی مشک کے منہ سے پانی پیئے۔

۵۳۳۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ: حَدَّثَنَا يَزِيدُ ابْنُ زُرَيْعٍ: حَدَّثَنَا خَالِدٌ، عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ: نَهَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الشُّرْبِ مِنْ فِي السِّقَاءِ۔

ہم سے مسدد نے بیان کیا کہا ہم سے یزید بن زریع نے کہا ہم سے خالد حذّاء نے انہوں نے عکرمہ سے انہوں نے ابن عباس رضؓ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مشک کے منہ سے پانی پینا منع فرمایا۔

بَابُ النَّهْيِ عَنِ التَّنَفُّسِ فِي الْإِنَاءِ

باب پینے میں برتن کے اندر سانس نہ لے (ایسا نہ ہو کوئی چیز برتن میں نکل کر گرے دوسروں کو گھن آئے)

۵۳۴۔ حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ: حَدَّثَنَا شَيْبَانُ، عَنْ يَحْيَى، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي قَتَادَةَ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِذَا شَرِبَ أَحَدُكُمْ فَلَا يَتَنَفَّسْ فِي الْإِنَاءِ، وَإِذَا بَالَ أَحَدُكُمْ فَلَا يَمْسَحْ ذَكَرَهُ بِيَمِينِهِ، وَإِذَا تَمَسَّحَ أَحَدُكُمْ فَلَا يَتَمَسَّحْ بِيَمِينِهِ۔

ہم سے ابونعیم نے بیان کیا کہا ہم سے شیبان نے انہوں نے یحییٰ بن ابی کثیر سے انہوں نے عبداللہ بن ابی قتادہ سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے کہا آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب کوئی تم میں سے کچھ پی رہا ہو تو برتن کے اندر (پینے میں) سانس نہ لے ف اور جب کوئی تم میں سے پیشاب کرے تو داہنا ہاتھ ذکر پر نہ پھیرے اور جب استنجا کرے تو داہنے ہاتھ سے نہ کرے

ف منہ سے باہر کر کے سانس لے تو مضائقہ نہیں۔

بَابُ الشُّرْبِ بِنَفَسَيْنِ أَوْ ثَلَاثَةٍ

باب تین سانس یا دو سانس میں پانی پینا (یہ نہیں کہ غٹا غٹ ایک دم میں اڑا جانا)

۵۳۵۔ حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ وَأَبُو نُعَيْمٍ قَالَا: حَدَّثَنَا عَزْرَةُ بْنُ ثَابِتٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي ثُمَامَةُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ: كَانَ

ہم سے ابوعاصم اور ابونعیم نے بیان کیا دونوں نے کہا ہم سے عزرہ بن ثابت نے کہا مجھ کو ثمامہ بن عبداللہ نے خبر دی وہ کہتے تھے انس رضؓ برتن میں (پیتے وقت)

أَنَسٌ يَتَنَفَّسُ فِي الْإِنَاءِ مَرَّتَيْنِ أَوْ ثَلَاثًا وَزَعَمَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَتَنَفَّسُ ثَلَاثًا۔

دو بار یا تین بار سانس لیتے اور کہتے کہ آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم تین سانسوں میں پانی پیتے تھے ف

ف مسلم کی روایت میں ہے ایسا کرنے سے پانی خوب ہضم ہوتا ہے اور آدمی خوب سیراب ہوتا ہے طبرانی نے بسند حسن روایت کیا ہے کہ آپ تین سانسوں میں پانی پیتے جب برتن منہ سے لگاتے بسم اللہ اور جب الگ کرتے تو الحمد للہ کہتے تین بار ایسا ہی کرتے۔

بَابُ الشُّرْبِ فِي آنِيَةِ الذَّهَبِ۔

۵۳۶۔ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنِ الْحَكَمِ، عَنِ ابْنِ أَبِي لَيْلَى قَالَ: كَانَ حُذَيْفَةُ بِالْمَدَائِنِ فَاسْتَسْقَى، فَأَتَاهُ دِهْقَانٌ بِقَدَحِ فِضَّةٍ فَرَمَاهُ بِهِ فَقَالَ: إِنِّي لَمْ أَرْمِهِ إِلَّا أَنِّي نَهَيْتُهُ فَلَمْ يَنْتَهِ، وَإِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَانَا عَنِ الْحَرِيرِ وَالدِّيبَاجِ وَالشُّرْبِ فِي آنِيَةِ الذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ، وَقَالَ: هُنَّ لَهُمْ فِي الدُّنْيَا، وَهِيَ لَكُمْ فِي الْآخِرَةِ۔

باب سونے کے برتن میں پانی یا کوئی اور چیز پینا

ہم سے حفص بن عمر حوضی نے بیان کیا کہا ہم سے شعبہ بن حجاج نے انہوں نے حکم بن عتیبہ سے انہوں نے ابن ابی لیلے سے انہوں نے کہا حذیفہ بن یمان رض مدائن میں تھے (جو مشہور شہر ہے دجلہ کے کنارے بغداد سے سات فرسخ پر) انہوں نے پانی مانگا تو ایک کسان (نام نامعلوم) چاندی کے کٹورے میں پانی لایا انہوں نے وہ کٹورہ اس پر پھینک مارا اور کہنے لگے میں نے اس کو پھینک مارا میں اس کو منع کر چکا تھا لیکن باز نہیں آیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم لوگوں کو حریر اور دیبا (ریشمی کپڑے) پہننے سے منع فرمایا اسی طرح سونے چاندی کے برتن میں پینے سے یہ برتن کافروں کے لیے دنیا میں ہیں اور تم مسلمانوں کو آخرت میں ملیں گے۔

بَابُ آنِيَةِ الْفِضَّةِ۔

۵۳۷۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ، عَنِ ابْنِ عَوْنٍ عَنْ مُجَاهِدٍ، عَنِ ابْنِ أَبِي لَيْلَى قَالَ: خَرَجْنَا مَعَ حُذَيْفَةَ وَذَكَرَ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لَا تَشْرَبُوا فِي

باب چاندی کے برتن میں پینا

ہم سے محمد بن مثنیٰ نے بیان کیا کہا ہم سے محمد بن ابی عدی نے انہوں نے عبداللہ بن عون سے انہوں نے مجاہد بن جبیر سے انہوں نے عبدالرحمٰن بن ابی لیلے سے انہوں نے کہا ہم حذیفہ بن یمان کے ساتھ (دیہات کی طرف) نکلے (پانی مانگنے کا قصہ بیان کیا) پھر کہا حذیفہ رض نے

آنِيَةِ الذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ، وَلَا تَلْبَسُوا الْحَرِيرَ وَالدِّيبَاجَ فَإِنَّهَا لَهُمْ فِي الدُّنْيَا وَلَكُمْ فِي الْآخِرَةِ۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ذکر کیا آپ نے فرمایا سونے چاندی کے برتن میں نہ پیو (نہ کھاؤ) اور حریر اور دیبا (ریشمی کپڑے) نہ پہنو یہ چیزیں کافروں کے لیے دنیا میں ہیں اور تمہارے لیے آخرت میں ہیں ف۱

ف قسطلانی نے کہا کھانے اور پینے پر دوسری طرح کے استعمال کا قیاس کیا گیا ہے مثلاً چاندی کی کٹوری میں سے تیل لگانا یا چاندی کی سلائی سرمہ دانی سے سرمہ لگانا میں کہتا ہوں قیاس سے حرمت ثابت نہیں ہو سکتی جب تک کوئی دلیل شرعی نہ ہو اور دلیل شرعی صرف کھانے میں وارد ہے تو اس کے سوا دوسری طرح کے استعمالات جائز ہوں گے رہا زیور سونے چاندی کا پہننا تو سونے کا زیور تو بالاتفاق مردوں کے لیے حرام ہے اور عورتوں کے باب میں اختلاف ہے لیکن راجح یہ ہے کہ سونے کا زیور عورتوں کو پہننا درست ہے اور چاندی کا زیور مرد اور عورت دونوں کو پہننا درست ہے اور چاندی میں مرد کے لیے قید لگانا کہ چار ماشے سے زیادہ نہ ہو یا چار انگل سے زیادہ چکر نہ ہو یہ حنفیہ کی نکالی ہوئی باتیں ہیں حدیث میں تو یوں ہے ولکن الفضة العبوا بھا کیف شئتم یعنی چاندی سے تم جس طرح چاہو کھیلو تو چاندی کا استعمال مرد اور عورت سب کے لیے جائز ہے صرف چاندی کے برتنوں میں کھانا پینا مرد عورت دونوں کے لیے حرام ہے یہی قول ہے محققین اہلحدیث کا اور معاویہ بن قرہ نے اس کو بھی جائز رکھا ہے اور شاید ان کو ممانعت کی حدیث نہیں پہنچی۔

۵۳۸۔ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ: حَدَّثَنِي مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ، عَنْ نَافِعٍ، عَنْ زَيْدِ ابْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ ابْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ الصِّدِّيقِ، عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: الَّذِي يَشْرَبُ فِي إِنَاءِ الْفِضَّةِ إِنَّمَا يُجَرْجِرُ فِي بَطْنِهِ نَارَ جَهَنَّمَ

ہم سے اسمٰعیل بن ابی اویس نے بیان کیا کہا مجھ سے امام مالک نے انہوں نے نافع سے انہوں نے زید بن عبداللہ بن عمرؓ سے انہوں نے عبداللہ بن عبدالرحمٰن بن ابی بکرؓ سے انہوں نے ام المومنین ام سلمہؓ سے انہوں نے کہا آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص چاندی یا سونے کے مسلم برتن میں پیئے (یا کھائے) وہ اپنے پیٹ میں (گویا) دوزخ کی آگ غٹ غٹ اتارتا ہے۔

۵۳۹۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ، عَنِ الْأَشْعَثِ بْنِ سُلَيْمٍ، عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ سُوَيْدِ بْنِ

ہم سے موسیٰ بن اسمٰعیل نے بیان کیا کہا ہم سے ابو عوانہ نے انہوں نے اشعث بن سلیم سے انہوں نے معاویہ بن سوید بن مقرن سے انہوں نے براء بن عازبؓ

مُقَرَّنٍ، عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ: أَمَرَنَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِسَبْعٍ وَنَهَانَا عَنْ سَبْعٍ: أَمَرَنَا بِعِيَادَةِ الْمَرِيضِ وَاتِّبَاعِ الْجَنَازَةِ وَتَشْمِيتِ الْعَاطِسِ، وَإِجَابَةِ الدَّاعِي، وَإِفْشَاءِ السَّلَامِ، وَنَصْرِ الْمَظْلُومِ، وَإِبْرَارِ الْمُقْسِمِ، وَنَهَانَا عَنْ خَوَاتِيمِ الذَّهَبِ وَعَنِ الشُّرْبِ فِي الْفِضَّةِ أَوْ قَالَ: فِي آنِيَةِ الْفِضَّةِ، وَعَنِ الْمَيَاثِرِ وَالْقَسِّيِّ، وَعَنْ لُبْسِ الْحَرِيرِ وَالدِّيبَاجِ وَالْإِسْتَبْرَقِ۔

سے انہوں نے کہا آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم کو سات باتوں کا حکم دیا اور سات باتوں سے منع فرمایا حکم دیا تو ان باتوں کا دیا بیمار کو پوچھنے کے لیے جانا، جنازے کے ساتھ (دفن یا نماز تک) رہنا، چھینک کا جواب دینا دعوت قبول کرنا سلام فاش کرنا ف مظلوم کی مدد کرنا (ظالم کو روکنا سزا دینا) اگر کوئی قسم دے کر کسی بات کی درخواست کرے تو اس کو مان لینا اس کی قسم سچی کرنا (یا اپنی قسم سچی کرنا) منع ان باتوں سے کیا سونے کی انگوٹھیاں (چھلے) پہننا، چاندی کے برتنوں میں پینا۔ سرخ زین پوش سے۔ قسیا سے۔ ریشم کے پہننے سے۔ باریک اور موٹے ریشم سے۔

ف آتے جاتے جب کوئی مسلمان ملے اس کو سلام کرنا۔

بَابُ الشُّرْبِ فِي الْأَقْدَاحِ۔

باب کٹوروں میں پینا

۵۴۰۔ حَدَّثَنِي عَمْرُو بْنُ عَبَّاسٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ سَالِمٍ أَبِي النَّضْرِ، عَنْ عُمَيْرٍ مَوْلَى أُمِّ الْفَضْلِ، عَنْ أُمِّ الْفَضْلِ أَنَّهُمْ شَكُّوا فِي صَوْمِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ عَرَفَةَ، فَبُعِثَ إِلَيْهِ بِقَدَحٍ مِنْ لَبَنٍ فَشَرِبَهُ۔

مجھ سے عمرو بن عباس نے بیان کیا کہا ہم سے عبدالرحمن بن مہدی نے کہا ہم سے سفیان بن عیینہ نے انہوں نے سالم ابوالنضر سے انہوں نے عمیر سے جو ام الفضل کے غلام تھے انہوں نے ام الفضل سے انہوں نے کہا لوگوں کو عرفہ کے دن شک ہوئی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم روزے سے ہیں یا نہیں پھر دودھ کا ایک کٹورہ کسی نے آپ کو بھیجا آپ نے پی لیا۔

بَابُ الشُّرْبِ مِنْ قَدَحِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَآنِيَتِهِ، وَقَالَ أَبُو بُرْدَةَ: قَالَ لِي عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سَلَامٍ: أَلَا أَسْقِيكَ فِي قَدَحٍ شَرِبَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيهِ؟

باب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جس کٹورے یا برتن میں پیا ہے تبرک کے لیے اس برتن میں پینا

ابوبردہ (عامر بن ابی موسیٰ اشعری رض) نے کہا عبداللہ بن سلام نے کہا میں تجھ کو اس کٹورے میں پانی پلاؤں جس میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے پیا تھا (اس کو امام بخاری

نے کتاب الاعتصام میں وصل کیا ف ۱)

ف اس باب میں امام بخاری کی غرض یہ ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے کٹورے یا کسی اور چیز کا استعمال آپ کی وفات کے بعد درست ہے اور جس نے اس سے منع کیا ہے اس بنا پر کہ یہ تصرف ہے غیر کی ملک میں بغیر اجازت کے کیونکہ آپ کا مال صدقہ ہے اس کا قول غلط ہے کس لیے کہ ہر مسلمان جو محتاج ہو اس سے فائدہ اٹھا سکتا ہے اور جس شخص کے قبضے میں ہو وہ اس کا امین ہوگا اور اسی لیے عبداللہ بن سلام کے پاس یہ پیالہ تھا اور اسماء بنت ابی بکر کے پاس آپ کا جبہ تھا۔

---

۵٤۱ - حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي مَرْيَمَ: حَدَّثَنَا أَبُو غَسَّانَ: حَدَّثَنِي أَبُو حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: ذُكِرَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ امْرَأَةٌ مِنَ الْعَرَبِ فَأَمَرَ أَبَا أُسَيْدٍ السَّاعِدِيَّ أَنْ يُرْسِلَ إِلَيْهَا، فَأَرْسَلَ إِلَيْهَا فَقَدِمَتْ، فَنَزَلَتْ فِي أُجُمِ بَنِي سَاعِدَةَ، فَخَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى جَاءَهَا، فَدَخَلَ عَلَيْهَا فَإِذَا امْرَأَةٌ مُنَكِّسَةٌ رَأْسَهَا، فَلَمَّا كَلَّمَهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ: أَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنْكَ، فَقَالَ: قَدْ أَعَذْتُكِ مِنِّي، فَقَالُوا لَهَا: أَتَدْرِينَ مَنْ هَذَا؟ قَالَتْ: لَا، قَالُوا: هَذَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِيَخْطُبَكِ، قَالَتْ: كُنْتُ أَنَا أَشْقَى مِنْ ذَلِكَ، فَأَقْبَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَئِذٍ حَتَّى جَلَسَ فِي سَقِيفَةِ بَنِي سَاعِدَةَ هُوَ وَأَصْحَابُهُ، ثُمَّ قَالَ: اسْقِنَا يَا سَهْلُ، فَخَرَجْتُ لَهُمْ بِهَذَا الْقَدَحِ فَأَسْقَيْتُهُمْ

ہم سے سعید بن ابی مریم نے بیان کیا کہا ہم سے ابو غسان (محمد بن مطرف) نے کہا مجھ سے ابو حازم (سلمہ بن دینار) نے انہوں نے سہل بن سعد ساعدی سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے ایک عربی عورت کے حسن و جمال کا ذکر کیا گیا آپ نے ابو اسید صحابی کو اس کے پاس کسی کے پہنچنے کا اور اس کو لے آنے کا حکم دیا ابو اسید نے کسی کو بھیج کر بلایا وہ عورت آئی اور بنی ساعدہ کے مکانوں میں اتری (اس کا نام امیہ تھا) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم گھر سے نکلے اور اس عورت کے پاس گئے جب اندر پہنچے دیکھا تو ایک عورت سر جھکائے بیٹھی ہے آپ نے اس سے کچھ فرمایا (اپنے تئیں مجھ کو بخش دے) وہ بدبخت کیا کہنے لگی میں آپ سے اللہ کی پناہ چاہتی ہوں آپ نے فرمایا میں نے تجھ کو پناہ دی (جا اپنے لوگوں میں چلی جا) پھر دوسرے لوگوں نے اس عورت سے کہا اری کمبخت تو جانتی ہے یہ جو شخص تیرے پاس آئے تھے کون تھے؟ وہ کہنے لگی نہیں میں نہیں جانتی انہوں نے کہا اللہ کے رسول تھے اور تجھ کو نکاح کا پیغام دینے کے لیے تشریف لائے تھے (اور تب تو وہ پشیمان ہوئی) کہنے لگی ہاں میں بدنصیب ہوں ف ۱ پھر اس دن آپ آ کر بنی ساعدہ کے منڈوے میں بیٹھ گئے اور سہل سے فرمایا پینے کا پانی لا سہل نے آپ کو آپ کے ساتھیوں کو سب کو

فِيهِ، فَأَخْرَجَ لَنَا سَهْلٌ ذَلِكَ الْقَدَحَ فَشَرِبْنَا مِنْهُ، قَالَ: ثُمَّ اسْتَوْهَبَهُ عُمَرُ ابْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ بَعْدَ ذَلِكَ فَوَهَبَهُ لَهُ۔

کٹورے میں پانی پلایا سہل نے وہ کٹورہ نکال کر بتایا ابو حازم کہتے ہیں ہم لوگوں نے بھی (تبرکاً) اس میں پانی پیا اس کے بعد ایسا ہوا عمر بن عبدالعزیز خلیفہ نے سہل سے درخواست کی وہ کٹورہ مجھ کو دے ڈالو سہل نے ان کو دے دیا ف۲

ف آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بی بی بننے سے محروم رہی ف۲ اس حدیث سے یہ نکلا کہ آثار صالحین سے برکت لینا درست ہے خصوصاً آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے آثار شریفہ سے اور آپ کی ہر چیز تبرک تھی۔

۵۴۲۔ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُدْرِكٍ قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَمَّادٍ: أَخْبَرَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ عَاصِمٍ الْأَحْوَلِ قَالَ: رَأَيْتُ قَدَحَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِنْدَ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ وَكَانَ قَدِ انْصَدَعَ فَسَلْسَلَهُ بِفِضَّةٍ، قَالَ: وَهُوَ قَدَحٌ جَيِّدٌ عَرِيضٌ مِنْ نُضَارٍ، قَالَ: قَالَ أَنَسٌ: لَقَدْ سَقَيْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي هَذَا الْقَدَحِ أَكْثَرَ مِنْ كَذَا وَكَذَا، قَالَ: وَقَالَ ابْنُ سِيرِينَ: إِنَّهُ كَانَ فِيهِ حَلْقَةٌ مِنْ حَدِيدٍ، فَأَرَادَ أَنَسٌ أَنْ يَجْعَلَ مَكَانَهَا حَلْقَةً مِنْ ذَهَبٍ أَوْ فِضَّةٍ، فَقَالَ لَهُ أَبُو طَلْحَةَ: لَا تُغَيِّرَنَّ شَيْئًا صَنَعَهُ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَتَرَكَهُ۔

ہم سے حسن بن مدرک نے بیان کیا کہا ہم سے یحییٰ بن حماد نے کہا ہم کو ابو عوانہ نے خبر دی انہوں نے عاصم احول سے انہوں نے کہا میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا کٹورا انس بن مالک کے پاس دیکھا وہ تڑخ گیا تھا تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یا انسؓ نے چاندی کے تار سے جڑ لیا تھا عاصم نے کہا وہ کٹورہ اچھا چوڑا تھا عمدہ لکڑی کا بنا ہوا تھا عاصم نے کہا انس کہتے تھے میں نے تو اس کٹورے سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اتنی اتنی بار سے زیادہ پانی پلایا ہے ف عاصم نے کہا ابن سیرین کہتے تھے اس کٹورے میں ایک کنڈا لوہے کا لگا ہوا تھا۔ انس رضؓ نے چاہا اس کے بدل سونے یا چاندی کا کنڈا لگا دیں اس پر ابو طلحہ رضؓ نے ان کو سمجھایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی کوئی بنائی ہوئی چیز کو مت بدل۔ (اسی حالت میں رہنے دے) تب انس رضؓ نے اسی طرح رہنے دیا۔

ف مسلم کی روایت میں یوں ہے میں نے اس کٹورے میں آپ کو شہد پلایا دودھ پلایا نبیذ پلایا۔

بَابُ شُرْبِ الْبَرَكَةِ وَالْمَاءِ الْمُبَارَكِ۔

باب۔ برکت دار اور متبرک پانی پینا۔

۵۴۳۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ:

ہم سے قتیبہ بن سعید نے بیان کیا کہا ہم سے جریر بن

حَدَّثَنَا جَرِيرٌ، عَنِ الأَعْمَشِ قَالَ: حَدَّثَنِي سَالِمُ بْنُ أَبِي الجَعْدِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا هَذَا الحَدِيثَ، قَالَ: قَدْ رَأَيْتُنِي مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَدْ حَضَرَتِ العَصْرُ وَلَيْسَ مَعَنَا مَاءٌ غَيْرُ فَضْلَةٍ فَجُعِلَ فِي إِنَاءٍ فَأُتِيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِهِ فَأَدْخَلَ يَدَهُ فِيهِ وَفَرَّجَ أَصَابِعَهُ، ثُمَّ قَالَ: حَيَّ عَلَى أَهْلِ الوُضُوءِ، البَرَكَةُ مِنَ اللَّهِ، فَلَقَدْ رَأَيْتُ المَاءَ يَتَفَجَّرُ مِنْ بَيْنِ أَصَابِعِهِ، فَتَوَضَّأَ النَّاسُ وَشَرِبُوا فَجَعَلْتُ لاَ آلُو مَا جَعَلْتُ فِي بَطْنِي مِنْهُ فَعَلِمْتُ أَنَّهُ بَرَكَةٌ، قُلْتُ لِجَابِرٍ: كَمْ كُنْتُمْ يَوْمَئِذٍ؟ قَالَ: أَلْفٌ وَأَرْبَعُمِائَةٍ، تَابَعَهُ عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ عَنْ جَابِرٍ، وَقَالَ حُصَيْنٌ وَعَمْرُو بْنُ مُرَّةَ، عَنْ سَالِمٍ، عَنْ جَابِرٍ خَمْسَ عَشْرَةَ مِائَةً، وَتَابَعَهُ سَعِيدُ بْنُ المُسَيَّبِ عَنْ جَابِرٍ

عبدالحمید نے انہوں نے اعمش سے کہا مجھ سے سالم بن ابی الجعد نے بیان کیا انہوں نے جابر رضؓ سے یہ حدیث روایت کی جابر کہتے ہیں میں نے اپنے تئیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ دیکھا اس وقت عصر کی نماز کا وقت آچکا تھا اور ہمارے پاس پانی بھی نہ تھا ایک ذرا سا بچا کھچا پانی تھا خیر وہی پانی ایک برتن میں ڈال کر لایا گیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا ہاتھ اس میں ڈال دیا اور انگلیاں کھول لیں پھر (لوگوں سے) فرمایا۔ چلو آؤ وضو کرو اللہ برکت دے گا۔ جابرؓ کہتے ہیں۔ میں نے دیکھا آپ کی مبارک انگلیوں میں سے پانی پھوٹ پھوٹ کر نکل رہا تھا خیر سب لوگوں نے وضو کیا (جن کو پینا تھا) انہوں نے پیا میں نے بھی کچھ کمی نہیں کی اس پانی کو برکت سمجھ کر خوب اپنے پیٹ میں ڈال لیا۔ (پی لیا) سالم نے کہا میں نے جابر رضؓ سے پوچھا اس دن تم لوگوں کا کیا شمار تھا انہوں نے کہا ایک ہزار چار سو آدمی تھے سالم کے ساتھ اس حدیث کو عمرو بن دینار نے بھی جابرؓ سے روایت کیا (اس کو امام بخاری نے سورہ فتح کی تفسیر میں وصل کیا) اور حصین اور عمرو بن مرہ نے سالم سے نقل کیا انہوں نے جابر سے کہ پندرہ سو آدمی تھے سعید بن مسیب نے بھی اس کو جابر رضؓ سے روایت کیا اور سالم کی متابعت کی ف

ف حصین کی روایت کو امام بخاری نے مغازی میں اور عمرو بن مرہ کی روایت کو مسلم اور امام احمد نے وصل کیا قسطلانی نے کہا اس مقام پر صحیح بخاری کے تین ربع ختم ہوئے ہیں یا اللہ چوتھی ربع کو بھی اسی طرح تمام کردے آمین یارب العلمین۔

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

شروع اللہ کے نام سے جو بہت مہربان ہے رحم والا

کتاب المرضیٰ

بیماروں کا بیان ف۱

بَابُ مَاجَاءَ فِي كَفَّارَةِ الْمَرَضِ، وَقَوْلِ اللهِ تَعَالَى۔ مَنْ يَعْمَلْ سُوْءً يُجْزَبِهٖ۔

باب بیماری کے کفارہ ہونے کا بیان ف۲ اور اللہ تعالیٰ نے (سورہ نساء میں) فرمایا جو کوئی برا کرے گا اس کا بدلہ ملے گا ف۳

ف۱ بعضے نسخوں میں ہے کتاب الطب ف۲ یعنی ہمارے گناہ اتر جاتے ہیں ایسی حالت میں دکھ بیماری اللہ تعالیٰ کی عنایت سمجھنا چاہیئے نہ عتاب اسی لیے بزرگوں اور پیغمبروں نے بڑی بڑی شدت کی بیماریاں اٹھائی ہیں ان کے حق میں بیماری کفارہ نہ تھی بلکہ باعث رفع درجات تھی ف۳ امام بخاری نے یہ آیت اس مقام پر لاکر گویا معتزلہ کا رد کیا وہ کہتے ہیں ہر گناہ کے بدل اگر توبہ نہ کرے تو آخرت کا عذاب لازمی ہے اور اسی حدیث سے دلیل لیتے ہیں اور امام بخاری نے یہ اشارہ کیا کہ بدلہ سے یہ مراد ہو سکتی ہے کہ دنیا ہی میں گناہ کے بدل بیماری یا تکلیف پہنچ جائے گی تو گناہ کا بدلہ ہو گیا اس صورت میں آخرت کا عذاب ہونا لازم نہیں امام احمد اور عبد بن حمید اور حاکم نے روایت کیا اور کہا صحیح یہ ہے جب یہ آیت اتری تو ابو بکر صدیق نے عرض کیا یا رسول اللہ اب تو عذاب سے چھٹنے کی کوئی صورت نہ رہی آپ نے فرمایا ابو بکر اللہ تجھ کو بخشے کیا تجھ کو بیماری نہیں آتی تکلیف نہیں آتی رنج نہیں آتا مصیبت نہیں آتی انہوں نے کہا کیوں نہیں آپ نے فرمایا بس یہی بدلہ ہے اور امام احمد اور بیہقی اور ترمذی نے حضرت عائشہؓ سے روایت کی انہوں نے اس حدیث کا مطلب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا آپ نے فرمایا رنج اور غم یہاں تک کہ کوئی چیز کیا جو آدمی کے ہاتھ میں ہو وہ کھو جائے پھر اس کو گھبرا کر ڈھونڈے اور پالے یہ سب بدلہ میں داخل ہیں اخیر میں ان بدلوں کی وجہ سے آدمی گناہوں سے ایسا پاک صاف ہو جاتا ہے جیسے سرخ سونا بھٹی سے پاک ہو کر نکلتا ہے۔

۵۴۴۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ: أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ: أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ

ہم سے ابو الیمان نے بیان کیا کہا ہم کو شعیب نے خبر دی انہوں نے زہری سے کہا مجھ کو عروہ بن زبیرؓ نے خبر دی ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہؓ نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا مسلمان پر جب کوئی مصیبت

وَسَلَّمَ قَالَتْ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَا مِنْ مُصِيبَةٍ تُصِيبُ الْمُسْلِمَ إِلَّا كَفَّرَ اللّٰهُ بِهَا عَنْهُ حَتَّى الشَّوْكَةِ يُشَاكُهَا۔

آتی ہے تو اس کی وجہ سے اللہ اس کے گناہ اتار دیتا ہے یہاں تک کہ ایک کانٹا بھی جو اس کے بدن میں چبھے

۵۴۵۔ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ عَمْرٍو: حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو ابْنِ حَلْحَلَةَ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ، وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَا يُصِيبُ الْمُسْلِمَ مِنْ نَصَبٍ وَلَا وَصَبٍ وَلَا هَمٍّ وَلَا حُزْنٍ وَلَا أَذًى وَلَا غَمٍّ حَتَّى الشَّوْكَةِ يُشَاكُهَا إِلَّا كَفَّرَ اللّٰهُ بِهَا مِنْ خَطَايَاهُ۔

مجھ سے عبداللہ بن محمد مسندی نے بیان کیا کہا ہم سے عبدالملک بن عمرو نے کہا ہم سے زہیر بن محمد نے انہوں نے محمد بن عمرو بن حلحلہ سے انہوں نے عطاء بن یسار سے انہوں نے ابوسعید خدری رضؓ اور ابوہریرہ رضؓ سے ان دونوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے، آپ نے فرمایا مسلمان پر دکھ آئے، تکلیف آئے رنج آئے غم آئے صدمہ پہنچے ایذا ہو۔ یہاں تک کہ کانٹا بھی اگر چبھے ف ہر بات کی وجہ سے اللہ تعالیٰ اس کے گناہ اتارتا ہے۔

ف اس کی وجہ سے بھی گناہ معاف ہوتے ہیں۔

۵۴۶۔ حَدَّثَنِي مُسَدَّدٌ: حَدَّثَنَا يَحْيَى، عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ سَعْدٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ كَعْبٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَثَلُ الْمُؤْمِنِ كَالْخَامَةِ مِنَ الزَّرْعِ، تُفَيِّئُهَا الرِّيحُ مَرَّةً، وَتَعْدِلُهَا مَرَّةً، وَمَثَلُ الْمُنَافِقِ كَالْأَرْزَةِ لَا تَزَالُ حَتَّى يَكُونَ انْجِعَافُهَا مَرَّةً وَاحِدَةً، وَقَالَ زَكَرِيَّا: حَدَّثَنِي سَعْدٌ: حَدَّثَنِي ابْنُ كَعْبٍ، عَنْ أَبِيهِ كَعْبٍ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ

ہم سے مسدد نے بیان کیا کہا ہم سے یحییٰ بن سعید قطان نے انہوں نے سفیان ثوری سے انہوں نے سعد بن ابراہیم سے انہوں نے عبداللہ بن کعب سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا مسلمان کی مثال تازے کھیت کی طرح ہے ہوا سے جھک جاتا ہے پھر سیدھا ہو جاتا ہے (لہلہانے لگتا ہے) اور منافق کی مثال شمشاد کے درخت کی سی ہے کبھی جھکتا ہی نہیں بس ایک ہی بار (جھکتا ہے) جب گر پڑتا ہے (تو پھر نہیں اٹھتا)
ف اور زکریا بن ابی زائدہ نے کہا (اس کو امام مسلم نے

علیہ وسلم۔

وصل کیا، مجھ سے سعد بن ابراہیم نے بیان کیا کہا ہم سے عبداللہ بن کعب نے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے ف۳

ل کعب بن مالک انصاری ف۲ مطلب یہ ہے کہ مسلمان پر طرح طرح کی فکریں اور مصیبتیں آتی ہیں لیکن وہ صبر کرکے جھیلتا ہے ناشکری کا کلمہ زبان سے نہیں نکالتا اکثر بیمار رہتا ہے دبلا پتلا ہو جاتا ہے پھر سنبھل جاتا ہے طاقت آ جاتی ہے اور کافر یا منافق ہمیشہ آرام میں خوب تندرست اور موٹے تازے رہتے ہیں ایک ہی ایکا موت کا وقت آ پہنچتا ہے اس وقت گرتے ہیں تو پھر نہیں اٹھتے بعضوں نے کہا مسلمان کو چونکہ تقدیر پر اعتماد اور اللہ کے فضل و کرم پر بھروسہ ہوتا ہے اس پر کیسی مصیبت آئے لیکن اس کا دل قوی رہتا ہے اس وجہ سے تندرست ہو کر پھر ترو تازہ ہو جاتا ہے لیکن کافر اور منافق تو معاذ اللہ خدا کا قائل نہیں ہوتا اس پر جہاں سخت بیماری آئی بس سمجھتا ہے کہ اب میں چلا اور زندگی سے مایوس ہو جاتا ہے وہ کیا خاک چنگا ہو گا پس جہاں گرا پھر نہیں اٹھتا چلو خس کم جہاں پاک ۔ میں نے حیدر آباد میں بچشم خود دیکھا وہ لوگ جن کی خدا کی طرف توجہ نہیں ان پر مصیبت آئی نوکری یا خدمت سے الگ کیے گئے یا بادشاہ وقت کا ان پر عتاب ہوا بس چند ہی روز میں رنج میں مبتلا ہو کر دنیا سے چلتے ہوئے کسی طرح ان کا غم غلط نہیں ہوا اور جن لوگوں کو خداوند کریم کے فضل وکرم پر اعتماد رہتا ہے وہ دنیا کے واقعات کو یا دنیا دار بادشاہوں کے عتاب یا عنایت کو محض لاشئے اور لغو سمجھتے ہیں ان کو ایک ہی فکر رہتی ہے کہ ہمارا حقیقی بادشاہ ہم سے ناراض نہ ہو ان کا عہدہ جائے ، خدمت جائے ، نکالے جائیں ان پر ذرا بھی اثر نہیں ہوتا ہر حال میں خوش اور مگن رہتے ہیں جب میں حیدر آباد میں بلا وجہ اور بلا سبب محض بادشاہ وقت کے حکم سے اپنے عہدۂ عالیہ سے جدا کیا گیا تو میرے دشمن یہ سمجھے کہ اب میری زندگی محال ہے اور شاید میں بھی دوسرے وزراء ، امراء اور عہدہ داروں کی طرح چند ہی روز کا مہمان ہوں مگر حق تعالیٰ نے مجھ پر وہ عنایت فرمائی کہ اس زوال عہدہ اور خدمت کا مجھ پر رتی برابر بھی اثر نہیں ہوا پہلے سے زیادہ میں کھانے لگا اور افکار اور محنت کی کمی سے میری صحت اور قوائے جسمانی میں خوب ترقی ہوئی الحمد للہ میں اب تک اچھا ہوں اور نوکری کے زمانے کی بہ نسبت کہیں زیادہ خوش رہتا ہوں خوب کھاتا ہوں بے فکری کے ساتھ پاؤں پھیلا کر سوتا ہوں اللہ تعالیٰ نے ان دنیا دار بادشاہوں کی نوکری جاتے ہی مجھ کو اپنی نوکری میں رکھ لیا اور نہایت شاندار عالی شان خدمت تفویض فرمائی کہ ویسی کسی دنیا دار کو نصیب ہونا مشکل ہے اور اس خدمت کی نوکری کی انجام دہی بھی مجھ ضعیف اور پیر اور ناکارہ سے اپنی طرف سے طاقت اور قوت دے کر کرائی جس کو دیکھ کر تمام دنیا دار متحیر ہیں بیس جلدوں کی کتاب ترجمہ صحیح بخاری مع شرح اور عظیم الشان جلدوں کی کتاب تفسیر وحیدی سب تین سال میں پوری کرا دیں پھر میرے پاس نہ منشی نہ محرر نہ مددگار ، آپ ہی سب اپنے ہاتھ سے لکھتا ہوں آپ ہی صاف کرتا ہوں آپ ہی مسطر بناتا ہوں آپ ہی اجزاء مرتب کرتا ہوں ۔ آپ ہی تمام کتب سے مطالب کا انتخاب کرتا ہوں کیا یہ امر حیرت انگیز نہیں ہے اور کیا بغیر تائید اور خداوندی کوئی جوان سے جوان مستعد شخص بھی کئی آدمیوں اور عملے سے مدد لے کر اتنے بڑے

کاموں کو تین سال میں پورا کر سکتا ہے حاشا وکلا ہرگز ممکن نہیں ذالک فضل اللہ یؤتیہ من یشاء میں خود حیران ہوں کہ جب میں ان متبرک کتابوں کو لکھنے بیٹھتا ہوں تو جیسے کوئی مجھ کو مضمون بتلاجاتا تھا میرا قلم روانی سے چلا جاتا تھا یا تو ایک صفحہ مجھ کو لکھنا دشوار تھا اور یا ایک ایک جز لکھ ڈالتا اور خبر نہ ہوتی ف۳ اس میں سفیان کے سماع کی سعد سے صراحت ہے۔

---

٥٣٧ - حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْمُنْذِرِ قَالَ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ فُلَيْحٍ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، عَنْ هِلَالِ بْنِ عَلِيٍّ مِنْ بَنِي عَامِرِ بْنِ لُؤَيٍّ، عَنْ عَطَاءِ ابْنِ يَسَارٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَثَلُ الْمُؤْمِنِ كَمَثَلِ الْخَامَةِ مِنَ الزَّرْعِ مِنْ حَيْثُ أَتَتْهَا الرِّيحُ كَفَأَتْهَا، فَإِذَا اعْتَدَلَتْ تَكَفَّأُ بِالْبَلَاءِ وَالْفَاجِرُ كَالْأَرْزَةِ صَمَّاءَ مُعْتَدِلَةً حَتَّى يَقْصِمَهَا اللَّهُ إِذَا شَاءَ۔

ہم سے ابراہیم بن منذر نے بیان کیا کہا مجھ سے محمد بن فلیح نے کہا مجھ سے والد (فلیح بن سلیمان) نے انہوں نے ہلال بن علی سے جو بنی عامر بن لوئے کے قبیلے سے تھا (ان کا مولی تھا) انہوں نے عطاء بن یسار سے انہوں نے ابوہریرہ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مسلمان کی مثال جیسے کھیت کا ہرا بھرا نرم پودا ہوا آئی تو جھک گیا پھر جب ہوا تھم گئی تو سیدھا ہو گیا ایسے ہی مسلمان بھی بلا آنے سے جھک جاتا ہے (پھر بلا دفع ہو جاتی ہے سیدھا ہو جاتا ہے) اور بدکار (منافق یا کافر) کی مثال سخت شمشاد کے درخت کی طرح (کمبخت جھکتا ہی نہیں) جب اللہ تعالی چاہتا ہے تو جڑ پیڑ سے اس کو اکھاڑ ڈالتا ہے ف

ف حیدرآباد میں شمشاد کی طرح لمبا ایک سخت مزاج اکہل کھرا موذی شخص ہے اس پر کوئی آفت ہی نہیں آتی نہ کبھی بیمار ہوتا ہے ایک دن اس کے باب میں متفکر تھا اس وقت اس حدیث کا خیال آیا اللہ تعالی نے دل میں ڈال دیا مجھ سے کہا گیا۔ کہ بے فکر رہو ایک بارگی آفت آئے گی پھر نہیں لٹھے گا۔

---

٥٤٨ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ ابْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي صَعْصَعَةَ قَالَ: سَمِعْتُ سَعِيدَ بْنَ يَسَارٍ أَبَا الْحُبَابِ يَقُولُ: سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ يُرِدِ اللَّهُ بِهِ خَيْرًا يُصِبْ مِنْهُ۔

ہم سے عبداللہ بن یوسف تنیسی نے بیان کیا کہا ہم کو امام مالک نے خبر دی انہوں نے محمد بن عبداللہ بن عبدالرحمن ابن ابی صعصعہ سے انہوں نے کہا میں نے سعید بن یسار ابی حباب سے انہوں نے کہا میں نے ابوہریرہ سے سنا وہ کہتے تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس شخص کو اللہ بھلائی پہنچانا چاہتا ہے (آخرت میں اس کے لیے بڑے بڑے درجے رکھے) تو اس پر مصیبت ڈالتا ہے ف

ف طرح طرح سے آزماتا ہے

بَابُ شِدَّةِ الْمَرَضِ۔

باب بیماری کی سختی (کوئی بری چیز نہیں ہے)

۵۴۹۔ حَدَّثَنَا قَبِيصَةُ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنِ الأَعْمَشِ، وحَدَّثَنِي بِشْرُ بْنُ مُحَمَّدٍ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللهِ: أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ، عَنِ الأَعْمَشِ، عَنْ أَبِي وَائِلٍ، عَنْ مَسْرُوقٍ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ: مَا رَأَيْتُ أَحَدًا أَشَدَّ عَلَيْهِ الْوَجَعُ مِنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

ہم سے قبیصہ بن عقبہ نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان ثوری نے انہوں نے اعمش سے دوسری سند امام بخاری نے کہا مجھ سے بشر بن محمد نے بیان کیا کہا ہم سے عبداللہ نے کہا ہم سے شعبہ نے انہوں نے اعمش سے انہوں نے ابووائل سے انہوں نے مسروق سے انہوں نے حضرت عائشہ رض سے انہوں نے کہا میں نے بیماری کی سختی اتنی کسی پر نہیں دیکھی جتنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر ہوتی تھی۔

۵۵۰۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنِ الأَعْمَشِ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ التَّيْمِيِّ، عَنِ الْحَارِثِ بْنِ سُوَيْدٍ، عَنْ عَبْدِ اللهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: أَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي مَرَضِهِ وَهُوَ يُوعَكُ وَعْكًا شَدِيدًا، فَقُلْتُ: إِنَّكَ لَتُوعَكُ وَعْكًا شَدِيدًا، قُلْتُ: إِنَّ ذَاكَ بِأَنَّ لَكَ أَجْرَيْنِ، قَالَ: أَجَلْ، مَا مِنْ مُسْلِمٍ يُصِيبُهُ أَذًى إِلَّا حَاتَّ اللهُ عَنْهُ خَطَايَاهُ كَمَا تَحَاتُّ وَرَقُ الشَّجَرِ۔

ہم سے محمد بن یوسف فریابی نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان ثوری نے انہوں نے اعمش سے انہوں نے ابراہیم تیمی سے انہوں نے حارث بن سوید سے انہوں نے عبداللہ بن مسعود رض سے انہوں نے کہا میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اس حال میں آیا کہ آپ کو سخت تپ چڑھی ہوئی تھی میں نے عرض کیا یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) آپ کو بہت سخت تپ آیا کرتی ہے اس لیے کہ آپ کو دوہرا اجر ملتا ہے آپ نے فرمایا ہاں جس مسلمان کو کوئی تکلیف پہنچے اللہ تعالیٰ اس کی وجہ سے اس کے گناہ ایسے جھاڑ دیتا جیسے درخت کے پتے جھڑ پڑتے ہیں

بَابُ أَشَدُّ النَّاسِ بَلَاءً الأَنْبِيَاءُ ثُمَّ الأَمْثَلُ فَالأَمْثَلُ۔

باب سب سے زیادہ آزمائش پیغمبروں کی ہوتی ہے ف پھر اسی طرح جتنا آدمی زیادہ مرتبے والا ہوتا ہے اتنی ہی آزمائش زیادہ ہوتی ہے۔

ف۱ ان پر مصیبت اور تکلیف آئی

٥٥١ - حَدَّثَنَا عَبْدَانُ، عَنْ أَبِي حَمْزَةَ، عَنِ الأَعْمَشِ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ التَّيْمِيِّ، عَنِ الحَارِثِ بْنِ سُوَيْدٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ: دَخَلْتُ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يُوعَكُ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ، إِنَّكَ تُوعَكُ وَعْكًا شَدِيدًا، قَالَ: أَجَلْ، إِنِّي أُوعَكُ كَمَا يُوعَكُ رَجُلاَنِ مِنْكُمْ، قُلْتُ: ذَلِكَ بِأَنَّ لَكَ أَجْرَيْنِ، قَالَ: أَجَلْ، ذَلِكَ كَذَلِكَ، مَا مِنْ مُسْلِمٍ يُصِيبُهُ أَذًى شَوْكَةٌ فَمَا فَوْقَهَا إِلَّا كَفَّرَ اللَّهُ بِهَا سَيِّئَاتِهِ كَمَا تَحُطُّ الشَّجَرَةُ وَرَقَهَا

ہم سے عبدان نے بیان کیا انہوں نے ابوحمزہ سے انہوں نے اعمش سے انہوں نے ابراہیم تیمی سے انہوں نے حارث بن سوید سے انہوں نے عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے انہوں نے کہا میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس گیا آپ کو تپ چڑھی ہوئی تھی میں نے کہا یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) کیا وجہ ہے آپ کو بہت سخت تپ آیا کرتی ہے آپ نے فرمایا ہاں تم میں سے دو شخصوں کے برابر مجھ اکیلے پر تپ کی سختی ہوتی ہے میں نے کہا یہ اس لیے کہ حق تعالیٰ نے آپ کے لیے دوہرا اجر رکھا ہے آپ نے فرمایا ہاں تپ پر کیا موقوف ہے اور مجھ پر کیا منحصر ہے جس مسلمان کو کوئی تکلیف پہنچی ایک کانٹا لگنے کے برابر یا اس سے بھی کم (یا اس سے زیادہ) اللہ تعالیٰ اس کی وجہ سے اس کے گناہ اس طرح جھاڑ دے گا جیسے درخت اپنے پتے جھاڑ دیتا ہے (ایک پتہ بھی نہیں رہتا) بالکل ٹھونٹھ رہ جاتا ہے ف۱

ف۱ باب کا مطلب اس طرح نکلا کہ پیغمبروں کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر قیاس کیا اور جب پیغمبروں پر بوجہ ازدیاد قرب الٰہی کے مصائب زیادہ ہوئے تو اولیاء اللہ میں بھی یہی نسبت رہے گی جتنا قرب الٰہی زیادہ ہوگا تکالیف اور مصائب زیادہ آئیں گے ہمارے امام احمد بن حنبل اور شیخ الاسلام ابن تیمیہ پر جو مصائب گزرے ہیں ان کو دیکھ لو اور اسی سے ان کا تقرب الٰہی معلوم کر سکتے ہو اور امام بخاری نے جو ترجمہ باب قائم کیا ہے وہ خود ایک حدیث ہے جس کو دارمی نے نکالا سعد بن ابی وقاص سے امام بخاری اپنی شرط پر نہ ہونے کی وجہ سے اس حدیث کو نہ لا سکے۔

بَابُ وُجُوبِ عِيَادَةِ المَرِيضِ۔ باب بیمار پرسی کرنا واجب ہے ف۱

ف۱ بعضوں نے کہا فرض ہے داؤدی کا یہی قول ہے جمہور کے نزدیک سنت ہے لیکن مراد مسلمان کی بیمار پرسی ہے کافر کی بیمار پرسی واجب نہیں۔

٥٥٢ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ: حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ، عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ أَبِي وَائِلٍ، عَنْ أَبِي مُوسَى الأَشْعَرِيِّ،

ہم سے قتیبہ بن سعید نے بیان کیا کہا ہم سے ابوعوانہ (وضاح یشکری) نے انہوں نے منصور بن معتمر سے انہوں نے ابووائل (شقیق بن سلمہ) سے انہوں نے ابوموسیٰ اشعری

قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَطْعِمُوا الْجَائِعَ، وَعُوْدُوا الْمَرِيْضَ وَفُكُّوا الْعَانِيَ۔

سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بھوکے کو کھانا کھلاؤ اور بیمار کو پوچھنے کے لیے جاؤ (اگرچہ کوئی بیماری ہو) اور قیدی کو قید سے چھڑاؤ۔ ف

ف جس طرح ہو سکے یعنی جو ظلم سے قید کیا گیا ہو۔

۵۵۳۔ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ: أَخْبَرَنِي أَشْعَثُ ابْنُ سُلَيْمٍ قَالَ: سَمِعْتُ مُعَاوِيَةَ بْنَ سُوَيْدِ بْنِ مُقَرِّنٍ، عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ: أَمَرَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِسَبْعٍ وَنَهَانَا عَنْ سَبْعٍ: نَهَانَا عَنْ خَاتَمِ الذَّهَبِ، وَلُبْسِ الْحَرِيْرِ وَالدِّيْبَاجِ وَالْإِسْتَبْرَقِ، وَعَنِ الْقَسِّيِّ، وَالْمِيْثَرَةِ، وَأَمَرَنَا أَنْ نَتْبَعَ الْجَنَائِزَ، وَنَعُوْدَ الْمَرِيْضَ، وَنُفْشِيَ السَّلَامَ۔

ہم سے حفص بن عمر حوضی نے بیان کیا کہا ہم سے شعبہ نے کہا مجھ کو اشعث بن سلیم نے خبر دی کہا میں نے معاویہ بن سوید بن مقرن سے سنا انہوں نے براء بن عازب رض سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم کو سات باتوں کا حکم دیا سات باتوں سے منع فرمایا ہم کو منع کیا سونے کی انگوٹھی (یا چھلہ) پہننے سے اور حریر اور دیبا اور استبرق اور قسی سے (یہ چاروں ریشمی کپڑوں کی قسمیں ہیں) اور ریشمی زین پوش سے ف اور حکم دیا ہم کو جنازوں کے ساتھ جانے کا (دفن تک) اور بیمار کو پوچھنے کا اور سلام کو فاش کرنے کا ف۲

ف اس روایت میں راوی نے بہت سی باتیں چھوڑ دی ہیں ساتویں بات جو منع ہے وہ چاندی کے برتن میں پینا جیسے دوسری روایت میں مذکور ہے جو اوپر گذری ف۲ باقی چار باتیں دوسری روایت میں مذکور ہے

بَابُ عِيَادَةِ الْمُغْمَى عَلَيْهِ۔

باب جو آدمی بیہوش ہو جائے اسکو دیکھنے جانا

۵۵۴۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنِ ابْنِ الْمُنْكَدِرِ: سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا يَقُوْلُ: مَرِضْتُ مَرَضًا فَأَتَانِي النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعُوْدُنِي وَأَبُوْ بَكْرٍ وَهُمَا مَاشِيَانِ، فَوَجَدَانِي أُغْمِيَ عَلَيَّ، فَتَوَضَّأَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

ہم سے عبداللہ بن محمد مسندی نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان بن عیینہ نے انہوں نے محمد بن منکدر سے انہوں نے جابر بن عبداللہ سے سنا وہ کہتے تھے ایک بار میں بیمار ہوا تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور ابو بکر صدیق رض پیدل چلتے ہوئے میرے پوچھنے کو آئے تو دیکھا میں بیہوش ہوں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے وضو کیا اور وضو کا مستعمل پانی مجھ پر ڈالا مجھ کو ہوش آگیا کیا دیکھتا ہوں کہ آنحضرت

وَسَلَّمَ ثُمَّ صَبَّ وَضُوْءَهُ عَلَيَّ فَأَفَقْتُ، فَإِذَا النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللهِ، كَيْفَ أَصْنَعُ فِي مَالِي؟ كَيْفَ أَقْضِي فِي مَالِي؟ فَلَمْ يُجِبْنِي بِشَيْءٍ حَتَّى نَزَلَتْ آيَةُ الْمِيرَاثِ۔

صلی اللہ علیہ وسلم بیٹھے ہیں۔ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) میں اپنے مال کو کیا کروں ف آپ نے کچھ جواب نہ دیا اس کے بعد میراث کی آیت اُتری۔ یوصیکم اللہ اخیر تک)

ف اللہ کی راہ میں دے دوں یا تقسیم کروں تو کیوں کر تقسیم کروں۔

بَابُ فَضْلِ مَنْ يُصْرَعُ مِنَ الرِّيحِ۔

باب ریاح رک جانے سے جس کو مرگی کا عارضہ ہو اس کی فضیلت۔

۵۵۵ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ، حَدَّثَنَا يَحْيَى، عَنْ عِمْرَانَ أَبِي بَكْرٍ قَالَ: حَدَّثَنِي عَطَاءُ بْنُ أَبِي رَبَاحٍ قَالَ: قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: أَلَا أُرِيكَ امْرَأَةً مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ؟ قُلْتُ: بَلَى، قَالَ: هَذِهِ الْمَرْأَةُ السَّوْدَاءُ أَتَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ: إِنِّي أُصْرَعُ، وَإِنِّي أَتَكَشَّفُ فَادْعُ اللهَ لِي، قَالَ: إِنْ شِئْتِ صَبَرْتِ وَلَكِ الْجَنَّةُ، وَإِنْ شِئْتِ دَعَوْتُ اللهَ أَنْ يُعَافِيَكِ، فَقَالَتْ: أَصْبِرُ، فَقَالَتْ: إِنِّي أَتَكَشَّفُ، فَادْعُ اللهَ لِي أَنْ لَا أَتَكَشَّفَ، فَدَعَا لَهَا۔

ہم سے مسدد نے بیان کیا کہا ہم سے یحییٰ قطان نے انہوں نے عمران بن مسلم سے کہا مجھ سے عطاء بن ابی رباح نے بیان کیا کہا مجھ سے ابن عباس رض نے کہا میں تجھ کو ایک بہشتی عورت دکھلاؤں میں نے کہا ضرور دکھلایئے انہوں نے کہا یہ دیکھو سانولی عورت (سیرا) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئی کہنے لگی یا رسول اللہ مجھ کو مرگی کا عارضہ ہے (بیہوش ہو کر گر پڑتی ہوں) میرا ستر کھل جاتا ہے اللہ سے دعا فرمایئے میرا عارضہ جاتا رہے آپ نے فرمایا اگر تو صبر کرے تو تجھ کو آخرت میں بہشت ملے گی اور اگر تو چاہتی ہے تو میں دعا کرتا ہوں اللہ تجھ کو اچھا کر دے وہ کہنے لگی نہیں میں صبر کرتی ہوں ف مگر میرا بدن کھل جاتا ہے (یعنی بے ہوشی میں) آپ اللہ سے یہ دعا فرمایئے کہ میرا ستر نہ کھلا کرے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے دعا کی

ف دنیا کی تکلیف رہے تو رہے چند روزہ ہے۔

۵۵۶ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ: أَخْبَرَنَا مَخْلَدٌ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ: أَخْبَرَنِي عَطَاءٌ: أَنَّهُ رَأَى أُمَّ زُفَرَ تِلْكَ الْمَرْأَةَ الطَّوِيلَةَ

ہم سے محمد بن سلام نے بیان کیا کہا ہم کو مخلد بن یزید نے خبر دی انہوں نے ابن جریج سے کہا مجھ کو عطاء بن ابی رباح نے انہوں نے اس عورت کو جس کی کنیت

السَّوْدَاءَ عَلٰى سِتْرِ الْكَعْبَةِ۔

ام زفر تھی کعبے کے پردے کے پاس دیکھا ایک لنبی کالی عورت تھی ف

ف بزاز کی روایت میں یوں ہے کہ وہ عورت کہنے لگی میں شیطان خبیث سے ڈرتی ہوں کہیں مجھ کو ننگا نہ کرے آپ نے فرمایا جب تم کو یہ ڈر ہو تو کعبے کے کپڑے کو آن کر پکڑ لیا کر وہ جب ڈرتی تو آن کر کعبے کے پردوں سے لٹک جاتی۔ بعضوں نے کہا اس عورت کے سینے پر آپ نے ہاتھ مارا وہ اچھی نہ ہوئی باقی جس مجنون کے سینے پر آپ ہاتھ مار دیتے وہ اچھا ہو جاتا اس عورت کو جن کے لپٹنے سے مرگی کا عارضہ ہوتا ہوگا اور یہ لاعلاج ہے امام ابن قیم نے کہا جب پچیس برس کی عمر میں دماغی وجہ سے مرگی کا عارضہ پیدا ہو تو وہ لاعلاج ہے، مولوی عبدالحیؒ صاحب مرحوم جو فرنگی محل کے علماء میں علم حدیث کا بہت شوق رکھتے تھے اسی عارضہ میں مبتلا ہوئے آخر عین جوانی ۳۵ سال کی عمر میں انتقال کیا۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

بَابُ فَضْلِ مَنْ ذَهَبَ بَصَرُهُ۔

باب جس کی بینائی جاتی رہے اس کا ثواب

۵۵۷۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوسُفَ: أَخْبَرَنَا اللَّيْثُ قَالَ: حَدَّثَنِي ابْنُ الْهَادِ: عَنْ عَمْرٍو مَوْلَى الْمُطَّلِبِ، عَنْ أَنَسِ ابْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: إِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى قَالَ: إِذَا ابْتَلَيْتُ عَبْدِي بِحَبِيبَتَيْهِ فَصَبَرَ عَوَّضْتُهُ مِنْهُمَا الْجَنَّةَ، يُرِيدُ عَيْنَيْهِ، تَابَعَهُ أَشْعَثُ بْنُ جَابِرٍ، وَأَبُو ظِلَالِ بْنُ هِلَالٍ، عَنْ أَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

ہم سے عبداللہ بن یوسف تنیسی نے بیان کیا کہا ہم سے لیث بن سعد نے کہا مجھ سے یزید بن عبداللہ بن ہاد نے انہوں نے عمرو سے جو مطلب بن عبداللہ بن خطب کے غلام تھے انہوں نے انس بن مالکؓ سے انہوں نے کہا میں نے آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ جب میں اپنے (مسلمان) بندے کی دونوں آنکھیں لے لیتا ہوں وہ صبر کرتا ہے تو اس کے بدل اس کو بہشت دیتا ہوں۔ عمرو کے ساتھ اس حدیث کو اشعث بن جابر نے (اس کو امام احمد نے وصل کیا) اور ظلال بن ہلال نے بھی انس رض سے روایت کیا انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے

بَابُ عِيَادَةِ النِّسَاءِ الرِّجَالَ، وَعَادَتْ أُمُّ الدَّرْدَاءِ رَجُلًا مِنْ أَهْلِ الْمَسْجِدِ مِنَ الْأَنْصَارِ۔

باب عورتیں مردوں کو بیماری میں پوچھنے کے لیے جا سکتی ہیں

اور ام درداء (ہجیمہ) نے مسجد والوں میں سے ایک انصاری کی عیادت کی (اس کو امام بخاری نے ادب مفرد میں وصل کیا)

۵۵۸۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ، عَنْ مَالِكٍ،

ہم سے قتیبہ بن سعید نے بیان کیا انہوں نے امام مالک

عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا قَالَتْ: لَمَّا قَدِمَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِينَةَ وُعِكَ أَبُو بَكْرٍ وَبِلَالٌ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَتْ فَدَخَلْتُ عَلَيْهِمَا فَقُلْتُ: يَا أَبَتِ، كَيْفَ تَجِدُكَ؟ وَيَا بِلَالُ كَيْفَ تَجِدُكَ؟ قَالَتْ: وَكَانَ أَبُو بَكْرٍ إِذَا أَخَذَتْهُ الْحُمَّى يَقُولُ:-

كُلُّ امْرِئٍ مُصَبَّحٌ فِي أَهْلِهِ
وَالْمَوْتُ أَدْنَى مِنْ شِرَاكِ نَعْلِهِ

وَكَانَ بِلَالٌ إِذَا أُقْلِعَتْ عَنْهُ يَقُولُ:-

أَلَا لَيْتَ شِعْرِي هَلْ أَبِيتَنَّ لَيْلَةً
بِوَادٍ وَحَوْلِي إِذْخِرٌ وَجَلِيلُ؟
وَهَلْ أَرِدَنْ يَوْمًا مِيَاهَ مَجَنَّةٍ
وَهَلْ تَبْدُوَنْ لِي شَامَةٌ وَطَفِيلُ؟

قَالَتْ عَائِشَةُ: فَجِئْتُ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخْبَرْتُهُ، فَقَالَ: اللَّهُمَّ حَبِّبْ إِلَيْنَا الْمَدِينَةَ كَحُبِّنَا مَكَّةَ أَوْ أَشَدَّ، اللَّهُمَّ وَصَحِّحْهَا، وَبَارِكْ لَنَا فِي مُدِّهَا وَصَاعِهَا، وَانْقُلْ حُمَّاهَا فَاجْعَلْهَا بِالْجُحْفَةِ۔

سے انہوں نے ہشام بن عروہ سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جب مدینہ میں تشریف لائے تو ابوبکر رضی اللہ عنہ اور بلال کو بخار آیا حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں میں ان کے دیکھنے کو گئی میں نے والد سے کہا باوا کیوں کیسا مزاج ہے بلال کیوں تم کیسے ہو حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کو جب بخار آتا تو وہ یہ شعر پڑھتے

اپنے گھر میں صبح کرتا ہے ہر اک فرد بشر
موت اس کی جوتی کے تسمے سے ہے نزدیک تر

اور بلال رضی اللہ عنہ کو جب بخار آتا تو یہ شعر پڑھتے۔

کب الٰہی مجھ کو مکہ میں ملے گی ایک رات
جب اُگے ہوگی میرے چاروں طرف اذخر جلیل
کب مجنہ پانی دیکھوں گا جو ہے آب حیات
یاالٰہی کب میں شامہ دیکھوں گا کب میں طفیل ؎

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا پھر میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئی آپ کو خبر دی (کہ بلال کا یہ حال ہے مکہ (لوٹ جانے کی آرزو کر رہے ہیں) آپ نے دعا فرمائی یا اللہ مدینہ کی محبت ہمارے دلوں میں ایسی ڈال دے جیسی مکہ کی تھی یا اس سے بھی زیادہ یا اللہ مدینہ کی ہوا صحت خیز کر دے اور اس کے مد اور صاع میں برکت دے اور مدینہ کا بخار جحفہ میں بھیج دے۔

؎ شامہ اور طفیل دونوں مکہ کی پہاڑیاں ہیں۔

بَابُ عِيَادَةِ الصِّبْيَانِ۔

باب: بچوں کی بیمار پرسی کو جانا

۵۵۹- حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مِنْهَالٍ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ: أَخْبَرَنِي عَاصِمٌ قَالَ:

ہم سے حجاج بن منہال نے بیان کیا کہا ہم سے شعبہ نے کہا مجھ کو عاصم بن سلیمان نے خبر دی کہا میں نے ابوعثمان

سَمِعْتُ أَبَا عُثْمَانَ، عَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا: أَنَّ ابْنَةً لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرْسَلَتْ إِلَيْهِ وَهُوَ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَسَعْدٌ وَأُبَيُّ بْنُ كَعْبٍ نَحْسِبُ أَنَّ ابْنَتِي قَدْ حُضِرَتْ فَاشْهَدْنَا، فَأَرْسَلَ إِلَيْهَا السَّلَامَ وَيَقُولُ: إِنَّ لِلّٰهِ مَا أَخَذَ وَمَا أَعْطَى، وَكُلُّ شَيْءٍ عِنْدَهُ مُسَمًّى فَلْتَحْتَسِبْ وَلْتَصْبِرْ، فَأَرْسَلَتْ تُقْسِمُ عَلَيْهِ، فَقَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقُمْنَا، فَرُفِعَ الصَّبِيُّ فِي حَجْرِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنَفْسُهُ تَقَعْقَعُ، فَفَاضَتْ عَيْنَا النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ لَهُ سَعْدٌ: مَا هٰذَا يَا رَسُولَ اللّٰهِ؟ قَالَ: هٰذِهِ الرَّحْمَةُ وَضَعَهَا اللّٰهُ فِي قُلُوبِ مَنْ شَاءَ مِنْ عِبَادِهِ، وَلَا يَرْحَمُ اللّٰهُ مِنْ عِبَادِهِ إِلَّا الرُّحَمَاءَ۔

نہدی سے سنا وہ اسامہ بن زید سے روایت کرتے تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی صاحبزادی (علیا حضرت زینبؓ) نے آپ کے پاس کہلا بھیجا کہ میری بچی مرنے کے قریب ہے آپ تشریف لائیے اس وقت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس میں تھا اور سعد بن عبادہ اور ابی بن کعب تھے آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے (جواب میں) سلام کہلا بھیجا اور فرمایا اللہ کا مال ہے جو چاہے، وہ لے جو چاہے دے اور ہر شخص کی زندگی کی ایک میعاد اس نے ٹھہرا رکھی ہے تو صبر کرو اور اللہ سے ثواب مانگو صاحبزادی صاحبہ نے پھر قسم دے کر کہلا بھیجا کہ نہیں تشریف لائیے آخر آپ کھڑے ہوئے ہم بھی آپ کے ساتھ ہی کھڑے ہوئے (علیا حضرت زینب کے مکان پر پہنچے بچی کو اٹھا کر آپ کی گود میں ڈال دیا۔ (اس کا اخیر وقت تھا) سانس اٹک رہی تھی یہ حال دیکھ کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی آنکھوں سے آنسو بہنے لگے سعد بن عبادہ رضؓ نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یہ رونا کیسا؟ آپ نے فرمایا یہ تو اس رحم کا اثر ہے جو اللہ تعالیٰ نے جن بندوں کے دل میں چاہا رکھا اور اللہ ان ہی بندوں پر (زیادہ) رحم کرے گا جو اس کے بندوں پر رحم کرتے ہیں

بَابُ عِيَادَةِ الْأَعْرَابِ۔

باب گنواروں کی بیمار پرسی کرنا

۵۶۰۔ حَدَّثَنَا مُعَلَّى بْنُ أَسَدٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُخْتَارٍ: حَدَّثَنَا خَالِدٌ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ عَلَى أَعْرَابِيٍّ يَعُودُهُ، قَالَ: وَكَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا دَخَلَ عَلَى مَرِيضٍ يَعُودُهُ فَقَالَ

ہم سے معلی بن اسد نے بیان کیا کہا ہم سے عبدالعزیز بن مختار نے کہا ہم سے خالد حذاء نے انہوں نے عکرمہ سے انہوں نے ابن عباس رضؓ سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم، ایک گنوار (قیس بن ابی حازم) کے پوچھنے کو تشریف لے گئے (وہ بیمار تھے) آپ کی عادت تھی جب کسی بیمار کے پاس تشریف لے جاتے اس کے پوچھنے کو تو فرماتے کچھ فکر نہیں انشاء اللہ اچھے ہو جاؤ گے (اس گنوار سے بھی آپ نے یہی فرمایا) وہ

لَهُ: لَا بَأْسَ، طَهُورٌ إِنْ شَاءَ اللّٰهُ تَعَالَى قَالَ: قُلْتَ طَهُورٌ؟ كَلَّا، بَلْ هِيَ حُمَّى تَفُورُ أَوْ تَثُورُ عَلَى شَيْخٍ كَبِيرٍ، تُزِيرُهُ الْقُبُورَ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: فَنَعَمْ إِذًا۔

(کمبخت) کیا کہنے لگا آپ نے کیا فرمایا اچھے ہو جاؤ گے ہرگز اچھا نہیں ہوں گا یہ تو ایک (سخت) بخار ہے (جانے والا نہیں) جو ایک بوڑھے پر جوش ہو رہا ہے یا حملہ کر رہا ہے آپ نے فرمایا اچھا ایسا ہی سہی (یعنی مر جائے گا)

بَابُ عِيَادَةِ الْمُشْرِكِ۔

۵۶۱۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ، عَنْ ثَابِتٍ، عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ غُلَامًا لِيَهُودَ كَانَ يَخْدُمُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَمَرِضَ، فَأَتَاهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعُودُهُ فَقَالَ: أَسْلِمْ فَأَسْلَمَ وَقَالَ سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ، عَنْ أَبِيهِ: لَمَّا حُضِرَ أَبُو طَالِبٍ جَاءَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

باب مشرک کی بیمار پرسی کرنا۔

ہم سے سلیمان بن حرب نے بیان کیا کہا ہم سے حماد بن زید نے انہوں نے ثابت سے انہوں نے انس رضی سے ایک یہودی کا لڑکا (عبدوس نامی) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت کیا کرتا تھا اتفاق سے وہ بیمار ہو گیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اس کو پوچھنے کو تشریف لائے اور فرمایا ارے مسلمان ہو جا وہ مسلمان ہو گیا ف۔ اور سعید بن مسیب نے اپنے والد (مسیب بن حزن) سے نقل کیا جب ابو طالب مرنے لگے تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ان کو دیکھنے کو تشریف لائے ف۲

ف دوسری روایت میں یوں ہے اس نے اپنے باپ کی طرف دیکھا باپ نے کہا ابو القاسم صلی اللہ علیہ وسلم جو فرماتے ہیں وہ مان لے آخر وہ مسلمان ہو گیا یہ حدیث اوپر گذر چکی ہے امام بخاری نے یہ حدیث لا کر یہ ثابت کیا کہ اپنے نوکروں اور غلاموں تک کی اگر وہ بیمار ہوں عیادت کرنا سنت ہے چہ جائیکہ غریب مسلمانوں کی افسوس ہمارے زمانہ میں نہ جانے مسلمانوں میں کیا فرعونیت پیدا ہو گئی ہے کہ غریب لوگوں کی عیادت کو نہیں جاتے نہ ان کے جنازے میں شریک ہوتے ہیں۔ عیادت بھی کرتے ہیں تو اپنے برابر والے دنیا داروں کی جن سے یہ ڈرتے ہیں کہ اگر ان کی عیادت نہ کریں گے تو وہ ہم کو ضرر پہنچائیں گے حاصل کلام یہ کہ اللہ کے لیے کوئی کام نہیں کرتے محض دنیا کی مصلحت پر چلتے ہیں ایسے مسلمانوں کا اسلام میں کیا حصہ ہے یہ صرف نام کے مسلمان ہیں اور حقیقی اسلام کی ان میں بو تک نہیں ہے اس پر یہ شکایت کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں پر سے نظر عنایت اٹھالی ہے اور ساری حکومت نصاریٰ کو دے رکھی ہے کہیئے آپ مسلمان کہاں سے ہوئے کیا باپ دادا کے مسلمان ہونے سے کوئی مسلمان ہو جاتا ہے اسلام کے معنے تو گردن رکھ دینے کے ہیں جیسے فرمایا بلی من اسلم وجهه لله یعنی شریعت کے تمام احکام بدل د جان مان لینا اور ان پر چلنا باپ دادا خاندان کی ہر ایک رسم جو شریعت کے خلاف ہو اس پر خاک ڈالنا تب اسلام

ا ہوتا ہے ۱؎ یہ حدیث تفسیر سورۂ قصص میں موصولاً گزر چکی ہے

بَابٌ إِذَا عَادَ مَرِيضًا فَحَضَرَتِ الصَّلَاةُ فَصَلَّى بِهِمْ جَمَاعَةً

باب اگر کسی بیمار کو پوچھنے جائیں اور نماز کا وقت آجائے بیمار نماز پڑھائے تو کیا؟

۵۶۲ - حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى: حَدَّثَنَا يَحْيَى: حَدَّثَنَا هِشَامٌ قَالَ: أَخْبَرَنِي أَبِي، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ عَلَيْهِ نَاسٌ يَعُودُونَهُ فِي مَرَضِهِ فَصَلَّى بِهِمْ جَالِسًا فَجَعَلُوا يُصَلُّونَ قِيَامًا، فَأَشَارَ إِلَيْهِمْ أَنِ اجْلِسُوا فَلَمَّا فَرَغَ قَالَ: إِنَّ الْإِمَامَ لَيُؤْتَمُّ بِهِ، فَإِذَا رَكَعَ فَارْكَعُوا، وَإِذَا رَفَعَ فَارْفَعُوا، وَإِنْ صَلَّى جَالِسًا فَصَلُّوا جُلُوسًا، قَالَ أَبُو عَبْدِ اللّٰهِ: قَالَ الْحُمَيْدِيُّ: هٰذَا الْحَدِيثُ مَنْسُوخٌ لِأَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ آخِرَ مَا صَلَّى صَلَّى قَاعِدًا وَالنَّاسُ خَلْفَهُ قِيَامٌ

ہم سے محمد بن مثنیٰ نے بیان کیا کہا ہم سے یحییٰ بن سعید قطان نے کہا ہم سے ہشام بن عروہ نے خبر دی کہا مجھ کو والد نے انہوں نے حضرت عائشہ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بیمار تھے آپ کے اصحاب پوچھنے کو گئے (نماز کا وقت آگیا تو) آپ نے بیٹھے بیٹھے نماز پڑھائی لیکن صحابہ آپ کے پیچھے کھڑے ہو کر پڑھنے لگے آپ نے اشارے سے فرمایا بیٹھ جاؤ جب نماز سے فارغ ہوئے تو فرمایا امام اس لیے ہے کہ اس کی پیروی کی جائے جب وہ رکوع کرے تم بھی رکوع کرو اور جب وہ (رکوع سے) سر اٹھائے تم بھی سر اٹھاؤ۔ اگر وہ بیٹھ کر نماز پڑھے تو تم بھی سب بیٹھ کر نماز پڑھو۔ امام بخاری نے کہا عبداللہ بن زبیر حمیدی کہتے تھے کہ یہ حدیث منسوخ ہے کیونکہ مرض موت میں اخیر نماز جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے پڑھائی اس میں آپ بیٹھے تھے اور صحابہ آپ کے پیچھے کھڑے تھے ۱؎

۱؎ اس کی بحث کتاب الصلوٰۃ میں گزر چکی ہے اور یہ بیان ہو چکا ہے کہ مرض موت کی حدیث اس قولی حدیث کی ناسخ نہیں ہو سکتی کیوں کہ احتمال ہے کہ غلبہ بیماری میں آپ کو یہ خیال نہ رہا ہو کہ صحابہ کو بیٹھ کر پڑھنے کا حکم دیں دوسری اس حدیث کے بعض طریق میں یہ ہے کہ ابوبکر صدیق امام تھے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم صرف ان کے بازو بٹھلا دیے گئے تھے بعضوں میں یوں ہے کہ صحابہ ابوبکرؓ کی اقتدا کر رہے تھے ابوبکرؓ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اب اگر کوئی کہے کہ پھر ابوبکرؓ کو بیٹھ کر پڑھنا لازم تھا تو اس کا جواب یہ ہے کہ ابوبکرؓ کھڑے رہ کر نماز شروع کر چکے تھے اس لیے نہیں بیٹھے۔

بَابُ وَضْعِ الْيَدِ عَلَى الْمَرِيضِ

باب بیمار پر ہاتھ رکھنا

۵۶۳ - حَدَّثَنَا الْمَكِّيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ:

ہم سے مکی بن ابراہیم نے بیان کیا کہا ہم سے جعید بن

أَخْبَرَنَا الْجُعَيْدُ، عَنْ عَائِشَةَ بِنْتِ سَعْدٍ أَنَّ أَبَاهَا قَالَ: تَشَكَّيْتُ بِمَكَّةَ شَكْوًى شَدِيدَةً، فَجَاءَنِي النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعُودُنِي، فَقُلْتُ يَا نَبِيَّ اللَّهِ إِنِّي أَتْرُكُ مَالًا، وَإِنِّي لَمْ أَتْرُكْ إِلَّا ابْنَةً وَاحِدَةً، فَأُوصِي بِثُلُثَيْ مَالِي وَأَتْرُكُ الثُّلُثَ؟ فَقَالَ: لَا، فَقُلْتُ: فَأُوصِي بِالنِّصْفِ وَأَتْرُكُ النِّصْفَ؟ قَالَ: لَا، قُلْتُ: فَأُوصِي بِالثُّلُثِ وَأَتْرُكُ لَهَا الثُّلُثَيْنِ؟ قَالَ: الثُّلُثُ، وَالثُّلُثُ كَثِيرٌ، ثُمَّ وَضَعَ يَدَهُ عَلَى جَبْهَتِهِ، ثُمَّ مَسَحَ يَدَهُ عَلَى وَجْهِي وَبَطْنِي ثُمَّ قَالَ: اللَّهُمَّ اشْفِ سَعْدًا وَأَتْمِمْ لَهُ هِجْرَتَهُ فَمَازِلْتُ أَجِدُ بَرْدَهُ عَلَى كَبِدِي فِيمَا يُخَالُ إِلَيَّ حَتَّى السَّاعَةِ۔

عبدالرحمٰن نے خبر دی انہوں نے عائشہ بنت سعد سے ان کے والد سعد بن ابی وقاص نے کہا میں مکہ میں سخت بیمار ہو گیا (جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم حج وداع میں تشریف لے گئے تھے) تو آپ میرے پوچھنے کو تشریف لائے میں نے عرض کیا یا نبی اللہ میں مالدار ہوں اور ایک بچی (ام حکم کبرٰی) کے سوا میرا کوئی وارث نہیں ہے آپ فرمایئے تو میں دو تہائی اپنے مال (اللہ کی راہ میں دینے کی) وصیت کر جاؤں ایک تہائی (بچی کے لیے) چھوڑ جاؤں آپ نے فرمایا نہیں میں نے کہا اچھا آدھے مال کی وصیت کر جاؤں آدھا بچی کے لیے چھوڑ جاؤں آپ نے فرمایا نہیں میں نے کہا اچھا ایک تہائی مال کی وصیت کر جاؤں دو تہائی بچی کے لیے چھوڑ جاؤں آپ نے فرمایا ہاں تہائی کی وصیت کر سکتا ہے تہائی بہت ہے پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے میری پیشانی پر ہاتھ رکھا اور میرے منہ اور پیٹ پر ہاتھ پھیرا اس کے بعد یوں دعا کی یا اللہ سعدؓ کو شفا دے اس کی ہجرت پوری کر دے (مکہ میں اس کو موت مار جہاں سے ہجرت کر چکا تھا) سعد کہتے ہیں اب تک جب مجھے خیال آتا ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاتھ کی ٹھنڈک اپنے جگر پر پاتا ہوں ف

ف سبحان اللہ زہے قسمت سعد کی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ایک بار ہاتھ پھرانا ساری عمر تک کلیجہ ٹھنڈا رہنے کا باعث ہوا۔

---

٥٦٤ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ، حَدَّثَنَا جَرِيرٌ، عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ التَّيْمِيِّ، عَنِ الْحَارِثِ بْنِ سُوَيْدٍ قَالَ: قَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْعُودٍ: دَخَلْتُ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يُوعَكُ وَعْكًا شَدِيدًا فَمَسِسْتُهُ بِيَدِي

ہم سے قتیبہ نے بیان کیا کہا ہم سے جریر بن عبدالحمید نے انہوں نے اعمش سے انہوں نے ابراہیم تیمی سے انہوں نے حارث بن سوید سے انہوں نے کہا عبداللہ بن مسعود نے بیان کیا۔ کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو سخت تپ چڑھی ہوئی تھی میں آپ کے پاس گیا اور ہاتھ لگایا میں نے عرض کیا یا رسول اللہ آپ کو (جب تپ آتی ہے) بہت سخت تپ آتی

فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ، إِنَّكَ لَتُوعَكُ وَعْكًا شَدِيدًا، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَجَلْ، إِنِّي أُوعَكُ كَمَا يُوعَكُ رَجُلَانِ مِنْكُمْ، فَقُلْتُ: ذَلِكَ أَنَّ لَكَ أَجْرَيْنِ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَجَلْ، ثُمَّ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَا مِنْ مُسْلِمٍ يُصِيبُهُ أَذًى مِنْ مَرَضٍ فَمَا سِوَاهُ إِلَّا حَطَّ اللَّهُ لَهُ سَيِّئَاتِهِ كَمَا تَحُطُّ الشَّجَرَةُ وَرَقَهَا۔

ہے آپ نے فرمایا ہاں (صحیح ہے) مجھ پر اتنی سخت تپ آتی ہے جتنی تم میں سے دو آدمیوں کی تپ ملاؤ (یعنی تمہاری دونی) میں نے عرض کیا آپ کو ثواب بھی دوہرا ملتا ہوگا آپ نے فرمایا ہاں اس کے بعد ارشاد فرمایا جس مسلمان کو کوئی تکلیف بیماری وغیرہ ہو تو اللہ تعالیٰ اس کے گناہ جھاڑ دے گا جیسے درخت (خزاں کے موسم میں) اپنے پتے جھاڑ دیتا ہے۔

بَابُ مَا يُقَالُ لِلْمَرِيضِ وَمَا يُجِيبُ

باب بیمار سے باتیں کرنا اور بیمار کا جواب دینا۔

۵۶۵- حَدَّثَنَا قَبِيصَةُ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنِ الأَعْمَشِ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ التَّيْمِيِّ، عَنِ الحَارِثِ بْنِ سُوَيْدٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: أَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي مَرَضِهِ فَمَسِسْتُهُ وَهُوَ يُوعَكُ وَعْكًا شَدِيدًا فَقُلْتُ: إِنَّكَ لَتُوعَكُ وَعْكًا شَدِيدًا، وَذَلِكَ أَنَّ لَكَ أَجْرَيْنِ، قَالَ: أَجَلْ، وَمَا مِنْ مُسْلِمٍ يُصِيبُهُ أَذًى إِلَّا حَاتَّتْ عَنْهُ خَطَايَاهُ كَمَا تَحَاتُّ وَرَقُ الشَّجَرِ۔

ہم سے قبیصہ نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان ثوری نے انہوں نے اعمش سے انہوں نے ابراہیم تیمی سے انہوں نے حارث بن سوید سے انہوں نے عبداللہ بن مسعودؓ سے انہوں نے کہا میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا آپ بیمار تھے میں نے کہا آپ کو بہت سخت بخار چڑھا کرتا ہے اس کی وجہ یہ معلوم ہوتی ہے کہ حق تعالیٰ کو یہ منظور ہے کہ آپ کو دوہرا ثواب ملے آپ نے فرمایا ہاں جس مسلمان کو کوئی تکلیف پہنچے اس کے گناہ اس طرح جھڑ جاتے ہیں جیسے (خزاں میں) درخت کے پتے جھڑ جاتے ہیں۔

۵۶۶- حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ: حَدَّثَنَا خَالِدُ ابْنُ عَبْدِ اللَّهِ، عَنْ خَالِدٍ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ عَلَى رَجُلٍ يَعُودُهُ فَقَالَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا بَأْسَ طَهُورٌ إِنْ شَاءَ اللَّهُ، فَقَالَ

ہم سے اسحاق بن شاہین واسطی نے بیان کیا کہا ہم سے خالد بن عبداللہ طحان نے انہوں نے خالد سے انہوں نے عکرمہ سے انہوں نے ابن عباسؓ سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ایک شخص (گنوار قیس بن ابی حازم) کے پاس اس کے پوچھنے کو گئے (وہ بیمار تھا) آپ نے (عادت کے موافق) فرمایا کچھ فکر نہیں انشاء اللہ اچھا ہو جائے گا وہ (کم بخت) کیا کہنے لگا واہ اچھا

كَلَّا بَلْ هِيَ حُمَّى تَفُورُ عَلَى شَيْخٍ كَبِيرٍ حَتَّى تُزِيرَهُ الْقُبُورَ، قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: فَنَعَمْ إِذًا۔

ہونے کی ایک ہی کہی یہ تو بخار کا جوش یا حملہ ہے ایک بوڑھے (فرتوت) پر اس کو قبروں کی زیارت کرا کر رہے گا آپ نے فرمایا ہاں ایسا ہے تو خیر یہی سہی (تیری قسمت میں مرنا ہے تو مر)

بَابُ عِيَادَةِ الْمَرِيضِ رَاكِبًا وَمَاشِيًا وَرِدْفًا عَلَى الْحِمَارِ۔

باب پیدل یا سوار ہو کر یا گدھے پر دوسرے کے ساتھ بیٹھ کر بیمار پرسی کرنا۔

۵۶۷۔ حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ، حَدَّثَنَا اللَّيْثُ، عَنْ عُقَيْلٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عُرْوَةَ: أَنَّ أُسَامَةَ بْنَ زَيْدٍ أَخْبَرَهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَكِبَ عَلَى حِمَارٍ عَلَى إِكَافٍ عَلَى قَطِيفَةٍ فَدَكِيَّةٍ، وَأَرْدَفَ أُسَامَةَ وَرَاءَهُ يَعُودُ سَعْدَ بْنَ عُبَادَةَ قَبْلَ وَقْعَةِ بَدْرٍ، فَسَارَ حَتَّى مَرَّ بِمَجْلِسٍ فِيهِ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أُبَيٍّ ابْنِ سَلُولٍ، وَذَلِكَ قَبْلَ أَنْ يُسْلِمَ عَبْدُ اللَّهِ، وَفِي الْمَجْلِسِ أَخْلَاطٌ مِنَ الْمُسْلِمِينَ وَالْمُشْرِكِينَ عَبَدَةِ الْأَوْثَانِ وَالْيَهُودِ، وَفِي الْمَجْلِسِ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ رَوَاحَةَ، فَلَمَّا غَشِيَتِ الْمَجْلِسَ عَجَاجَةُ الدَّابَّةِ خَمَّرَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أُبَيٍّ أَنْفَهُ بِرِدَائِهِ، قَالَ: لَا تُغَبِّرُوا عَلَيْنَا، فَسَلَّمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَوَقَفَ وَنَزَلَ فَدَعَاهُمْ إِلَى اللَّهِ فَقَرَأَ عَلَيْهِمُ الْقُرْآنَ، فَقَالَ لَهُ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أُبَيٍّ: يَا أَيُّهَا الْمَرْءُ، إِنَّهُ لَا أَحْسَنَ مِمَّا تَقُولُ إِنْ كَانَ حَقًّا فَلَا تُؤْذِنَا بِهِ فِي مَجْلِسِنَا

مجھ سے یحیی بن بکیر نے بیان کیا کہا ہم سے امام لیث بن سعد نے انہوں نے عقیل سے انہوں نے ابن شہاب سے انہوں نے عروہ سے ان کو اسامہ نے خبر دی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ایک گدھے پر سوار ہوئے پہلے اس پر پالان لگائی پھر فدک کی چادر اس پر ڈالی ف۱ اور اسامہ کو پیچھے (اپنے گدھے پر) بٹھلایا آپ سعد بن عبادہ رض کو پوچھنے گئے (وہ بیمار تھے) یہ واقعہ بدر کی لڑائی سے پہلے کا ہے رستے میں ایک مجلس پر سے گزرے جس میں عبداللہ بن ابی بن سلول (مشہور منافق) بیٹھا ہوا تھا اس وقت تک عبداللہ (ظاہر میں بھی) مسلمان نہیں ہوا تھا اس مجلس میں سب قسم کے لوگ تھے کچھ مشرک بت پرست کچھ یہودی، عبداللہ بن رواحہ (مشہور صحابی) بھی وہیں بیٹھے تھے خیر جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا گدھا اس مجلس کے قریب پہنچا اور گرد اڑ کر مجلس والوں پر پڑنے لگی تو عبداللہ بن ابی نے چادر سے اپنی ناک ف۲ ڈھانپ لی اور کہنے لگا بھائی ہم پر گرد مت اڑاؤ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم (کا اخلاق دیکھئے آپ) نے مجلس والوں پر سلام کیا (حالانکہ ان میں کافر بھی تھے) اور گدھا ٹھہرا کر اترے ان کو اللہ کے (سچے دین) کی طرف بلایا قرآن پڑھ کر سنایا اس وقت عبداللہ کہنے لگا بھلے آدمی اس سے بہتر کیا کلام ہوگا (مردود نے ٹھٹھے سے کہا) اگر یہ حق ہے تو بھی ہماری

ارْجِعْ إِلَى رَحْلِكَ، فَمَنْ جَاءَكَ مِنَّا
فَاقْصُصْ عَلَيْهِ، قَالَ ابْنُ رَوَاحَةَ:
بَلَى يَا رَسُولَ اللَّهِ، فَاغْشَنَا بِهِ فِي مَجَالِسِنَا
فَإِنَّا نُحِبُّ ذَلِكَ، فَاسْتَبَّ الْمُسْلِمُونَ
وَالْمُشْرِكُونَ وَالْيَهُودُ حَتَّى كَادُوا
يَتَثَاوَرُونَ، فَلَمْ يَزَلِ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُخَفِّضُهُمْ حَتَّى سَكَنُوا،
فَرَكِبَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَابَّتَهُ
حَتَّى دَخَلَ عَلَى سَعْدِ بْنِ عُبَادَةَ فَقَالَ
لَهُ: أَيْ سَعْدُ، أَلَمْ تَسْمَعْ مَا قَالَ
أَبُو حُبَابٍ؟ يُرِيدُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ أُبَيٍّ
قَالَ سَعْدٌ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، اعْفُ عَنْهُ
وَاصْفَحْ، فَلَقَدْ أَعْطَاكَ اللَّهُ مَا
أَعْطَاكَ، وَلَقَدِ اجْتَمَعَ أَهْلُ هَذِهِ الْبُحَيْرَةِ
عَلَى أَنْ يُتَوِّجُوهُ فَيُعَصِّبُوهُ، فَلَمَّا رَدَّ
ذَلِكَ بِالْحَقِّ الَّذِي أَعْطَاكَ اللَّهُ شَرِقَ
بِذَلِكَ، فَذَلِكَ الَّذِي فَعَلَ بِهِ مَا رَأَيْتَ

مجلسوں میں ہم کو مت چھیڑو اپنے گھر جا کر بیٹھو وہاں تمہارے پاس کوئی آئے تو اس کو یہ کہانی سناؤ یہ سن کر عبداللہ بن رواحہ نے کہا نہیں یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہماری مجلسوں میں ضرور آ کر سنایا کیجیے ہم کو یہ کلام (قرآن شریف) بہت پسند ہے اب آپس میں (بحث ہو کر) گالی گلوچ ہونے لگی مسلمان مشرک یہود لڑنے لگے قریب تھا ایک دوسرے پر حملہ کر بیٹھیں (ہتھیار چلنے لگیں) آپ ان کو سمجھانے ف۳ لگے یہاں تک کہ وہ خاموش ہو گئے اس وقت آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم اپنے جانور پر (گدھے پر) سوار ہوئے اور سعد بن عبادہ رضؓ کے پاس پہنچے (جو خزرج کے رئیس تھے) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے سعد سے فرمایا (آج) تم نے ابو حباب یعنی عبداللہ بن ابی کی باتیں نہیں سنیں ف۴ سعدؓ نے عرض کیا یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جانے دیجئے درگزر فرمایئے اللہ نے جو آپ کو دیا ہے۔ وہ دیا ہے (کہ آپ کو ہم سب کا سردار بنایا) ہوا یہ تھا کہ (آپ کے تشریف لانے سے پہلے) اس بستی کے لوگوں نے یہ چاہا تھا کہ عبداللہ کو اپنا بادشاہ بنائیں اس کے سر پر بادشاہی کا تاج اور عمامہ رکھیں مگر خدا کو یہ منظور نہ تھا آپ سچا دین لے کر آ گئے یہ تجویز موقوف رہی تو وہ جل گیا (اس کو حسد ہو گیا ہے) اسی حسد کی وجہ سے اس نے آپ سے (بے ادبی کی) باتیں کیں ف۵

ف۱ فدک ایک مشہور بستی ہے وہاں چادریں بنتی تھیں ف۲ مردود بڑا خبیس مزاج بنا یہ نہ سمجھا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سواری کی گرد مشک اور عنبر سے بدرجہا عمدہ ہے ف۳ بھائی لڑتے کیوں ہو اس میں لڑنے کی کیا بات ہے ف۴ اس نے کیسی شرارت اور تکبر کی باتیں کیں ف۵ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا رحم و کرم ملاحظہ فرمایئے سعد رضؓ کے ایسا کہنے پر آپ نے عبداللہ کا قصور معاف کر کے اس سے کوئی مواخذہ نہیں کیا مردود نے وہ شرارتیں کیں ہیں کہ خدا کی پناہ جنگ احد میں عین وقت پر اپنے ساتھیوں کو لے کر بھاگ آیا حضرت عائشہ پر سخت طوفان لگایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی نسبت اذل کا لفظ کہا جس کا ذکر اس آیت میں ہے لیخرجن الاعز منھا الاذل مگر آپ نے اس کے مرنے تک ہمیشہ چشم پوشی کی مردود مر گیا تو اس کے جنازے پر تشریف لے گئے نماز ادا کی اپنا کرتہ اس کو پہنایا قدرت

رکھ کر ایسے اخلاق بجز پیغمبر کے اور کوئی کر سکتا ہے اگر ذرا اشارہ کرتے تو صحابہ کرام اس منافق کے ٹکڑے ٹکڑے اڑا دیتے خود اس کا بیٹا جو پکا مسلمان تھا اپنے باپ کا سر کاٹ لانے پر مستعد تھا۔

---

۵۶۸ - حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَبَّاسٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ مُحَمَّدٍ هُوَ ابْنُ الْمُنْكَدِرِ، عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: جَاءَنِي النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعُودُنِي لَيْسَ بِرَاكِبِ بَغْلٍ وَلَا بِرْذَوْنٍ۔

ہم سے عمرو بن عباس رحہ نے بیان کیا کہا ہم سے عبدالرحمٰن بن مہدی نے کہا ہم سے سفیان بن عیینہ نے محمد بن منکدر سے انہوں نے جابر رض سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بیماری میں میرے پوچھنے کو تشریف لائے نہ خچر پر سوار تھے نہ گھوڑے پر (بلکہ پاپیادہ تشریف لائے تھے)

بَابُ مَا رُخِّصَ لِلْمَرِيضِ أَنْ يَقُولَ إِنِّي وَجِعٌ، أَوْ وَارَأْسَاهُ، أَوِ اشْتَدَّ بِي الْوَجَعُ، وَقَوْلِ أَيُّوبَ عَلَيْهِ السَّلَامُ أَنِّي مَسَّنِيَ الضُّرُّ وَأَنْتَ أَرْحَمُ الرَّاحِمِينَ۔

باب بیمار یوں کہہ سکتا ہے میں بیمار ہوں یا ہائے سر ٹکڑے ٹکڑے ہوا جاتا ہے پھٹا جاتا ہے یا بھائی بہت تکلیف ہے اس کی دلیل یہ ہے کہ حضرت ایوب (پیغمبر) علیہ السلام نے فرمایا پروردگار مجھ کو بیماری لگ گئی ہے اور تو سب رحم کرنے والوں سے بڑھ کر رحم کرنے والا ہے۔

---

۵۶۹ - حَدَّثَنَا قَبِيصَةُ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنِ ابْنِ أَبِي نَجِيحٍ وَأَيُّوبَ، عَنْ مُجَاهِدٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى، عَنْ كَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: مَرَّ بِيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنَا أُوقِدُ تَحْتَ الْقِدْرِ فَقَالَ: أَيُؤْذِيكَ هَوَامُّ رَأْسِكَ؟ قُلْتُ: نَعَمْ، فَدَعَا الْحَلَّاقَ فَحَلَقَهُ ثُمَّ أَمَرَنِي بِالْفِدَاءِ۔

ف جوئیں میرے سر سے ٹپ ٹپ گر رہی تھیں۔

ہم سے قبیصہ بن عقبہ نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان بن عیینہ نے انہوں نے ابن ابی نجیح اور ایوب سختیانی سے انہوں نے مجاہد سے انہوں نے عبدالرحمٰن بن ابی لیلیٰ سے انہوں نے کعب بن عجرہ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مجھ پر سے گزرے میں ہانڈی کے تلے آگ سلگا رہا تھا آپ نے فرمایا تجھے جوؤں سے تکلیف ہے میں نے کہا جی ہاں (بڑی تکلیف ہے) آپ نے حجام کو بلایا اس نے میرا سر مونڈ ڈالا اور آپ نے مجھ کو فدیہ دینے کا حکم دیا (یہ حدیث کتاب الحج میں گزر چکی ہے)

---

۵۷۰ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى،

ہم سے ابوزکریا یحییٰ بن یحییٰ نے بیان کیا کہا ہم کو سلیمان

بُو زَكَرِيَّا: أَخْبَرَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ بِلَالٍ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ قَالَ: سَمِعْتُ الْقَاسِمَ بْنَ مُحَمَّدٍ قَالَ: قَالَتْ عَائِشَةُ: وَارَأْسَاهُ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ذَاكِ لَوْ كَانَ وَأَنَا حَيٌّ فَأَسْتَغْفِرَ لَكِ وَأَدْعُوَ لَكِ، فَقَالَتْ عَائِشَةُ: وَاثُكْلِيَاهُ، وَاللَّهِ إِنِّي لَأَظُنُّكَ تُحِبُّ مَوْتِي وَلَوْ كَانَ ذَاكَ لَظَلِلْتَ آخِرَ يَوْمِكَ مُعَرِّسًا بِبَعْضِ أَزْوَاجِكَ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: بَلْ أَنَا وَارَأْسَاهُ، لَقَدْ هَمَمْتُ أَوْ أَرَدْتُ أَنْ أُرْسِلَ إِلَى أَبِي بَكْرٍ وَابْنِهِ فَأَعْهَدَ أَنْ يَقُولَ الْقَائِلُونَ أَوْ يَتَمَنَّى الْمُتَمَنُّونَ، ثُمَّ قُلْتُ: يَأْبَى اللَّهُ وَيَدْفَعُ الْمُؤْمِنُونَ، أَوْ يَدْفَعُ اللَّهُ وَيَأْبَى الْمُؤْمِنُونَ۔

بن بلال نے خبر دی انہوں نے یحییٰ بن سعید انصاری سے سنا انہوں نے کہا میں نے قاسم بن محمد سے وہ کہتے تھے حضرت عائشہ رضؓ کے سر میں درد تھا وہ کہہ رہی تھیں ہائے سر پھٹا جاتا ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا (تجھ کو کیا فکر ہے) اگر تو میری زندگی میں مر جائے گی میں تیرے لیے دعا اور استغفار کروں گا تب وہ کہنے لگیں ہائے مصیبت اللہ کی سوں آپ میری موت چاہتے ہیں میرے مرتے ہی آپ کا کیا بگڑے گا آپ اسی دن شام کو مزے سے ایک بی بی سے صحبت کریں گے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا (تیری بیماری کیا ہے کچھ نہیں) میں کہہ رہا ہوں ہائے سر وا عائشہ رضؓ دیکھ میں نے یہ قصد کیا کہ کسی کو بھیج کر ابوبکر رضؓ اور ان کے بیٹے عبدالرحمٰن کو بلا بھیجوں اور ابوبکر رضؓ کو اپنا جانشین کر جاؤں ایسا نہ ہو کہ میرے بعد کہنے والے کچھ اور کہیں (کہ خلافت ہمارا حق ہے) یا آرزو کرنے والے کسی اور بات کی آرزو کریں (ہم خلیفہ ہو جائیں) پھر میں نے (اپنے جی میں) کہا (اس کی ضرورت ہی کیا ہے) خود اللہ تعالیٰ (ابوبکر کے سوا) اور کسی کو خلیفہ نہ ہونے دے گا نہ مسلمان اور کسی کی خلافت قبول کریں گے ف۲

ف۱ پھٹا جاتا ہے یعنی مجھ کو بہت تکلیف ہے یہ آپ کی وفات کی بیماری تھی ف۲ جیسا حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا ویسا ہی ہوا مسلمانوں نے ابوبکر صدیق رضؓ ہی کو خلیفہ کیا گو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے صاف و صریح سب لوگوں کے سامنے ان کو اپنا جانشین نہیں کیا تھا مگر منشاء خداوندی یہی تھا کہ ابوبکرؓ خلیفہ ہوں ان کے بعد عمر رضؓ ان کے بعد عثمان رضؓ ان کے بعد علی رضؓ وہ پورا ہوا رافضی جل کر مر جائیں۔

٥٧١- حَدَّثَنَا مُوسَى: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُسْلِمٍ: حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ التَّيْمِيِّ، عَنِ الْحَارِثِ بْنِ سُوَيْدٍ، عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: دَخَلْتُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ

ہم سے موسیٰ بن اسمٰعیل نے بیان کیا کہا ہم سے عبدالعزیز بن مسلم نے کہا ہم سے سلیمان اعمش نے انہوں نے ابراہیم بن یزید تیمی سے انہوں نے حارث بن سوید سے انہوں نے عبداللہ بن مسعود رضؓ سے انہوں نے کہا میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پاس گیا آپ پر تپ چڑھی تھی میں نے ہاتھ پھیرا

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يُوعَكُ فَمَسِسْتُهُ فَقُلْتُ، إِنَّكَ لَتُوعَكُ وَعْكًا شَدِيدًا قَالَ: أَجَلْ، كَمَا يُوعَكُ رَجُلَانِ مِنْكُمْ، قَالَ، لَكَ أَجْرَانِ، قَالَ: نَعَمْ: مَا مِنْ مُسْلِمٍ يُصِيبُهُ أَذًى مَرَضٌ فَمَا سِوَاهُ إِلَّا حَطَّ اللَّهُ سَيِّئَاتِهِ كَمَا تَحُطُّ الشَّجَرَةُ وَرَقَهَا۔

اور عرض کیا آپ کو (ہمیشہ) بہت سخت تپ آیا کرتی ہے آپ نے فرمایا (ہاں) جتنی تم میں سے دو شخصوں کو ملا کر میں نے کہا آپ کو اجر بھی دونا ملے گا فرمایا ہاں (مجھ پر کیا موقوف ہے) جس مسلمان کو کوئی تکلیف پہنچے بیماری کی یا اور کچھ اللہ اس کی برائیاں اس طرح جھاڑ دے گا جیسے درخت اپنے پتے جھاڑ دیتا ہے۔

۵۷۲- حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي سَلَمَةَ: أَخْبَرَنَا الزُّهْرِيُّ، عَنْ عَامِرِ ابْنِ سَعْدٍ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ، جَاءَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعُودُنِي مِنْ وَجَعٍ اشْتَدَّ بِي زَمَنَ حَجَّةِ الْوَدَاعِ، فَقُلْتُ بَلَغَ بِي مِنَ الْوَجَعِ مَا تَرَى، وَأَنَا ذُو مَالٍ وَلَا يَرِثُنِي إِلَّا ابْنَةٌ لِي، أَفَأَتَصَدَّقُ بِثُلُثَيْ مَالِي؟ قَالَ: لَا، قُلْتُ: بِالشَّطْرِ؟ قَالَ: لَا، قُلْتُ: الثُّلُثُ؟ قَالَ: الثُّلُثُ كَثِيرٌ، أَنْ تَدَعَ وَرَثَتَكَ أَغْنِيَاءَ خَيْرٌ مِنْ أَنْ تَذَرَهُمْ عَالَةً يَتَكَفَّفُونَ النَّاسَ، وَلَنْ تُنْفِقَ نَفَقَةً تَبْتَغِي بِهَا وَجْهَ اللَّهِ إِلَّا أُجِرْتَ عَلَيْهَا حَتَّى مَا تَجْعَلُ فِي فِي امْرَأَتِكَ۔

ہم سے موسیٰ بن اسمٰعیل نے بیان کیا کہا ہم سے عبدالعزیز بن عبداللہ بن ابی سلمہ نے کہا ہم کو زہری نے خبر دی انہوں نے عامر بن سعد بن ابی وقاص رضؓ سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم (مکہ میں) جب میں بیمار ہوا تو میری عیادت کو تشریف لائے (یہ حجۃ الوداع کا واقعہ ہے) میں نے عرض کیا یا رسول اللہ آپ دیکھتے ہیں میری بیماری کس حد تک پہنچ گئی ہے (جینے کی توقع نہیں) اور میں مالدار آدمی ہوں میری وارث ایک لڑکی ہے (ام حکم) میں اپنا دو تہائی مال خیرات کر جاؤں آپ نے فرمایا نہیں میں نے عرض کیا اچھا آدھا مال آپ نے فرمایا نہیں ۔ میں نے کہا اچھا تہائی مال ۔ آپ نے فرمایا بس تہائی بہت ہے بات یہ ہے کہ اگر تو اپنے وارثوں کو مالدار چھوڑ جائے تو یہ اس سے بہتر ہے کہ تو ان کو نادار فلاش چھوڑ جائے لوگوں کے سامنے ہاتھ پھیلاتے (پلو پسارتے) پھریں اور اللہ کے لیے جو خرچ کرے اس پر تجھ کو خیرات ہی کا ثواب ملے گا۔ یہاں تک کہ اس لقمے پر بھی جو تو اپنی جورو کے منہ میں ڈالے ف۱

ف کیونکہ انما الاعمال بالنیات جو شخص شریعت محمدی کی پیروی کی نیت کر کے اپنے جورو بچوں کو پالے اور ان کو کھانا کھلائے اس کو اس میں بھی صدقہ کا ثواب ملے گا ایک اس پر کیا موقوف ہے جو شخص دن کو اس لیے سوئے

کہ رات کو تہجد اور عبادت کے لیے آنکھ کھلے اس لیے کھائے کہ عبادت کی طاقت ہو اس لیے کسرت کرے کہ نماز میں قیام اور قعود اچھی طرح ادا ہو اس کا کھانا، پینا سونا کسرت کرنا سب عبادت ہو گا۔

بَابُ قَوْلِ الْمَرِيضِ قُومُوا عَنِّي،

۵۷۳۔ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى: حَدَّثَنَا هِشَامٌ، عَنْ مَعْمَرٍ ح، وَحَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: لَمَّا حُضِرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَفِي الْبَيْتِ رِجَالٌ، فِيهِمْ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ، قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: هَلُمَّ أَكْتُبْ لَكُمْ كِتَابًا لَا تَضِلُّوا بَعْدَهُ، فَقَالَ عُمَرُ: إِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ غَلَبَ عَلَيْهِ الْوَجَعُ وَعِنْدَكُمُ الْقُرْآنُ، حَسْبُنَا كِتَابُ اللَّهِ، فَاخْتَلَفَ أَهْلُ الْبَيْتِ فَاخْتَصَمُوا مِنْهُمْ مَنْ يَقُولُ قَرِّبُوا يَكْتُبْ لَكُمُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كِتَابًا لَنْ تَضِلُّوا بَعْدَهُ، وَمِنْهُمْ مَنْ يَقُولُ مَا قَالَ عُمَرُ، فَلَمَّا أَكْثَرُوا اللَّغْوَ وَالِاخْتِلَافَ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُومُوا، قَالَ عُبَيْدُ اللَّهِ: وَكَانَ ابْنُ عَبَّاسٍ يَقُولُ: إِنَّ الرَّزِيَّةَ كُلَّ الرَّزِيَّةِ مَا حَالَ بَيْنَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَبَيْنَ أَنْ يَكْتُبَ لَهُمْ

باب بیمار لوگوں سے کہے چلو اٹھو جاؤ

ہم سے ابراہیم بن موسیٰ نے بیان کیا کہا ہم سے ہشام بن یوسف صنعانی نے انہوں نے معمر بن راشد سے دوسری سند اور ہم سے عبداللہ بن محمد مسندی نے بیان کیا کہا ہم سے عبدالرزاق نے کہا ہم کو معمر نے خبر دی انہوں نے زہری سے انہوں نے عبیداللہ بن عبداللہ سے انہوں نے ابن عباس رض سے انہوں نے کہا جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی حالت غیر ہو گئی (وفات کی نوبت آن پہنچی) اس وقت کوٹھڑی میں کئی آدمی بیٹھے ہوئے تھے ان میں حضرت عمر رض بھی تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا آؤ میں تمہارے لیے ایک وصیت نامہ لکھوں جس کے بعد تم گمراہ نہ ہو اس پر عمر رض (دوسرے حاضرین سے) کہنے لگے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر بیماری کی شدت ہے اور تم لوگوں کے پاس عمل کرنے کے لیے قرآن (اللہ کی کتاب) موجود ہے ہم لوگوں کو اللہ کی کتاب کافی ہے کوٹھڑی میں جو لوگ موجود تھے انہوں نے اس رائے سے اختلاف کیا اور جھگڑنے لگے کوئی کہتا تھا لکھنے کا سامان لاؤ (قلم دوات کاغذ وغیرہ) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ایک وصیت نامہ لکھوا دیں گے جس کے بعد (اچھا ہے) تم گمراہ نہ ہوں گے اور کوئی حضرت عمر رض کے ساتھ متفق ہوا انہی کی رائے دینے لگا) جب بہت غل غپ ہونے لگی اور جھگڑا بڑھ گیا تو آپ نے (ان لوگوں سے جو حجرے میں موجود تھے) فرمایا چلو اٹھ جاؤ (پیغمبر کے پاس لڑائی جھگڑا مناسب نہیں) عبیداللہ اس حدیث کے راوی کہتے ہیں ابن عباس رض (یہ حدیث

ذٰلِكَ الْكِتَابَ مِنِ اخْتِلَافِهِمْ وَلَغَطِهِمْ

بیان کرکے (کہا کرتے تھے افسوس صد افسوس ان لوگوں نے گلخپ کرکے اور بک بک کرکے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو وصیت نامہ نہ لکھوانے دیا ف

ف الخیر فیما وقع مرضی الٰہی یہی تھی شیعہ کا یہ خیال کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم حضرت علی رضؓ کی خلافت لکھوانے والے تھے مگر لوگوں کے اختلاف اور بک بک کی وجہ سے آپ نہ لکھوا سکے محض لغو ہے کس لیے کہ آپؐ اس واقعہ کے بعد تین روز تک زندہ رہے اگر آپ کو یہی منظور تھا کہ وصیت نامہ لکھا جائے تو اس کے بعد کسی وقت لکھوا دیتے دوسرے آپ کو اس سے کون سا امر مانع تھا کہ اس وقت زجر سے فرما دیتے نہیں قلم دوات لاؤ وصیت نامہ ضرور لکھوایا جائے گا اگر آپ اسطرح سے قطعی حکم دیتے تو حضرت عمرؓ یا اور کسی کی کیا مجال تھی کہ اس کا خلاف کرتا بالفرض اگر حضرت عمرؓ پیغمبر صاحب صلی اللہ علیہ وسلم کی مخالفت کرتے تو صدہا انصاری لوگ موجود تھے وہ حضرت عمر کے ٹکڑے اڑا دیتے اس کے علاوہ اگر آپ کو یہی لکھوانا منظور تھا کہ میرے بعد علی رضؓ خلیفہ ہوں گے تو زبان سے فرما دینے میں کیا تامل تھا اس وقت بہت سے صحابہ حاضر تھے سب گواہ ہو جاتے اور جب آپ حضرت علی رضی اللہ عنہ کی خلافت پر نص کر جاتے تو ایک بچہ بھی ابوبکر صدیقؓ سے بیعت نہ کرتا چہ جائیکہ تمام مہاجرین اور انصار۔

بَابُ مَنْ ذَهَبَ بِالصَّبِيِّ الْمَرِيضِ، لِيُدْعَى لَهُ.

باب بچے کو کسی بزرگ پاس لے جانا کہ اس کی صحت کے لیے دعا کریں۔

٥٧٤ - حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ حَمْزَةَ: حَدَّثَنَا حَاتِمٌ هُوَ ابْنُ إِسْمَاعِيلَ، عَنِ الْجُعَيْدِ قَالَ: سَمِعْتُ السَّائِبَ يَقُولُ: ذَهَبَتْ بِي خَالَتِي إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، إِنَّ ابْنَ أُخْتِي وَجِعٌ، فَمَسَحَ رَأْسِي وَدَعَا لِي بِالْبَرَكَةِ، ثُمَّ تَوَضَّأَ فَشَرِبْتُ مِنْ وَضُوئِهِ، وَقُمْتُ خَلْفَ ظَهْرِهِ فَنَظَرْتُ إِلَى خَاتَمِ النُّبُوَّةِ بَيْنَ كَتِفَيْهِ مِثْلَ زِرِّ الْحَجَلَةِ.

ہم سے ابراہیم بن حمزہ نے بیان کیا کہا ہم سے حاتم ابن اسمٰعیل نے انہوں نے جعید بن عبدالرحمٰن سے انہوں نے کہا میں نے سائب بن یزیدؓ (صحابی) سے سنا وہ کہتے تھے میری خالہ (نام نامعلوم) مجھ کو بچپن ہی میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لے گئی اور کہنے لگی یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یہ میرا بھانجا بیمار ہے (سائب کی ماں کا نام علیہ بنت شریح تھا) آپ نے میرے سر پر ہاتھ پھیرا اور برکت کی دعا دی پھر آپ نے وضو کیا تو آپ کے وضو سے بچا ہوا پانی میں پی گیا اور آپ کی پیٹھ کے پیچھے جا کھڑا ہوا میں نے آپ کے دونوں مونڈھوں کے بیچ میں نبوت کی مہر دیکھی جیسے چھپرکھٹ کی گھنڈی ہوتی ہے۔ ف

ف یا جیسے حجلہ ایک پرندہ ہوتا ہے اس کا انڈا۔

بابُ تَمَنِّي الْمَرِيضِ الْمَوْتَ۔ باب بیمار موت کی خواہش نہ کرے۔

۵۷۵ - حَدَّثَنَا آدَمُ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ: حَدَّثَنَا ثَابِتٌ الْبُنَانِيُّ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا يَتَمَنَّيَنَّ أَحَدُكُمُ الْمَوْتَ مِنْ ضُرٍّ أَصَابَهُ، فَإِنْ كَانَ لَا بُدَّ فَاعِلًا فَلْيَقُلْ: اللَّهُمَّ أَحْيِنِي مَا كَانَتِ الْحَيَاةُ خَيْرًا لِي، وَتَوَفَّنِي إِذَا كَانَتِ الْوَفَاةُ خَيْرًا لِي۔

ہم سے آدم بن ابی ایاس نے بیان کیا کہا ہم سے شعبہ نے کہا ہم سے ثابت بنانی نے انہوں نے انس بن مالک سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیسی ہی تکلیف ہو (بیماری وغیرہ کی) لیکن آدمی کو موت کی آرزو نہ کرنا چاہیے اگر ایسی ہی مجبوری ہو آدمی سے نہ رہا جائے تو یوں دعا کرے یا اللہ جب تک زندگی میرے لیے بہتر ہو مجھ کو زندہ رکھ اور جب مرنا میرے لیے بہتر ہو تو مجھ کو اٹھا لے۔

---

۵۷۶ - حَدَّثَنَا آدَمُ قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أَبِي خَالِدٍ، عَنْ قَيْسِ بْنِ أَبِي حَازِمٍ قَالَ: دَخَلْنَا عَلَى خَبَّابٍ نَعُودُهُ وَقَدِ اكْتَوَى سَبْعَ كَيَّاتٍ فَقَالَ: إِنَّ أَصْحَابَنَا الَّذِينَ سَلَفُوا مَضَوْا وَلَمْ تَنْقُصْهُمُ الدُّنْيَا، وَإِنَّا أَصَبْنَا مَا لَا نَجِدُ لَهُ مَوْضِعًا إِلَّا التُّرَابَ، وَلَوْلَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَانَا أَنْ نَدْعُوَ بِالْمَوْتِ لَدَعَوْتُ بِهِ، ثُمَّ أَتَيْنَاهُ مَرَّةً أُخْرَى وَهُوَ يَبْنِي حَائِطًا لَهُ فَقَالَ: إِنَّ الْمُسْلِمَ لَيُؤْجَرُ فِي كُلِّ شَيْءٍ يُنْفِقُهُ إِلَّا فِي شَيْءٍ يَجْعَلُهُ فِي هَذَا التُّرَابِ۔

ہم سے آدم بن ابی ایاس نے بیان کیا کہا ہم سے شعبہ نے انہوں نے اسمٰعیل بن ابی خالد سے انہوں نے قیس بن ابی حازم سے انہوں نے کہا جب ہم خباب بن ارت (صحابی کے پوچھنے کو گئے) انہوں نے (سخت بیماری کی وجہ سے) پیٹ میں سات داغ لگوائے تھے وہ کہنے لگے ہمارے ساتھی دوسرے صحابہ تو دنیا سے رخصت ہو گئے اور دنیا ان کا اجر اور ثواب کچھ گھٹا نہ سکی (کیونکہ وہ دنیا میں مشغول نہیں ہوئے) اور ہم نے تو دنیا کی دولت اتنی پائی کہ اس کو خرچ کرنے کے لیے مٹی (اور پانی) کے سوا اور کوئی محل نہیں پاتے اور اگر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم کو موت کی دعا کرنے سے منع نہ کیا ہوتا تو میں موت کی دعا کرتا پھر ہم دوبارہ خباب کے پاس آئے وہ دیوار بنوا رہے تھے کہنے لگے مسلمان کو ہر خرچ میں ثواب ملتا ہے (گو اپنی جورو بچوں پر خرچ کرے) مگر اس (کم بخت) عمارت میں خرچ کرنے کا ثواب نہیں ملتا ف

ف یعنی ضرورت سے زیادہ بے فائدہ عمارتیں بنواتے۔

٥٧٧ - حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ قَالَ، أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، أَخْبَرَنِي أَبُو عُبَيْدٍ مَوْلَى عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ: أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: لَنْ يُدْخِلَ أَحَدًا عَمَلُهُ الْجَنَّةَ، قَالُوا: وَلَا أَنْتَ يَا رَسُولَ اللَّهِ؟ قَالَ: وَلَا أَنَا إِلَّا أَنْ يَتَغَمَّدَنِي اللَّهُ بِفَضْلٍ وَرَحْمَةٍ، فَسَدِّدُوا وَقَارِبُوا، وَلَا يَتَمَنَّيَنَّ أَحَدُكُمُ الْمَوْتَ، إِمَّا مُحْسِنًا فَلَعَلَّهُ أَنْ يَزْدَادَ خَيْرًا، وَإِمَّا مُسِيئًا فَلَعَلَّهُ أَنْ يَسْتَعْتِبَ.

ہم سے ابوالیمان نے بیان کیا کہا ہم کو شعیب نے خبر دی انہوں نے زہری سے کہا مجھ سے ابوعبید نے خبر دی جو عبدالرحمٰن بن عوف کے غلام تھے کہ ابوہریرہ رضؓ نے کہا میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے کسی شخص کو اس کا عمل بہشت میں نہیں لے جانے کا (بلکہ اللہ تعالیٰ کا فضل وکرم درکار ہے) لوگوں نے عرض کیا یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) آپ کے اعمال بھی آپ نے فرمایا ہاں میرے اعمال بھی مجھ کو بہشت میں نہیں لے جانے کے مگر یہ کہ اللہ اپنا فضل وکرم کرے جب یہ حال ہے تو جو اعمال کرو وہ اخلاص کیساتھ کرو ف۲ اور اعتدال سے محنت کرو ف۳ اور کوئی تم میں سے موت کی آرزو نہ کرے کیوں کہ اگر وہ نیک ہے تو (زندہ رہنے میں فائدہ ہے) اور نیکیاں کرے گا اور اگر بد ہے تو (بھی زندہ رہنے میں) یہ امید ہے کہ شاید اللہ کی درگاہ میں توبہ کرے۔

ف کہ اعمال سے بہشت نہیں ملتی جب تک خدا کا فضل نہ ہو ف۲ سنت کے مطابق گو تھوڑا ہی ہو ف۳ یہ نہیں کہ بے حد عبادت کرنے لگے پھر چند ہی روز میں تھک کر چھوڑ دے سبحان اللہ کیا عمدہ تعلیم ہے جو کوئی دوڑ کر چلتا ہے وہ گر پڑتا ہے سنت کے مطابق تھوڑا سا عمل کرنا اس مجاہدے اور ریاضت سے کہیں بہتر ہے جو ہمیشہ نبھ نہ سکے آدمی اگر پانچ نمازوں کو جماعت سے پڑھ لے اگر ہو سکے تو رات کو اٹھ کر کسی وقت تہجد کی آٹھ رکعتیں پڑھ لے وظیفہ اتنا ہی کافی ہے کہ قرآن مجید کے ایک دور کوع روز سمجھ کر پڑھے خدا کے فضل سے اب تفسیر وحیدی چھپ گئی ہے جو ہندوستان کے مسلمانوں کے لیے ایک نعمت غیر مترقبہ ہے اور اس سے قرآن شریف کا صحیح مطلب خوب سمجھ میں آجاتا ہے اور صحیح بخاری کے دو چار ورق دیکھ لیا کرے بس اتنی عبادت کافی ہے رمضان کے روزے رکھے مقدور ہو تو زکوٰۃ دے حج بھی کرے۔

---

٥٧٨ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ، عَنْ هِشَامٍ، عَنْ عَبَّادِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الزُّبَيْرِ قَالَ: سَمِعْتُ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ مُسْتَنِدٌ إِلَيَّ يَقُولُ: اللَّهُمَّ

ہم سے عبداللہ بن ابی شیبہ نے بیان کیا کہا ہم سے ابواسامہ نے انہوں نے ہشام بن عروہ سے انہوں نے عباد بن عبداللہ بن زبیر سے انہوں نے کہا میں نے حضرت عائشہ سے سنا وہ کہتی تھیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم (اخیر وقت مرض موت میں) میرے سینے پر ٹیکا دیے ہوئے فرما رہے تھے یا اللہ مجھ کو بخش دے مجھ پر رحم کر اور مجھ کو

اغْفِرْ لِي وَارْحَمْنِي، وَأَلْحِقْنِي بِالرَّفِيقِ الأَعْلَى۔ اچھے رفیقوں (فرشتوں اور پیغمبروں) کے ساتھ رکھ۔ ف

ف امام بخاری اس حدیث کو باب کے اخیر میں اس لیے لائے کہ موت کی آرزو کرنا اس وقت منع ہے جب تک موت کی نشانیاں نہ پیدا ہوئی ہوں لیکن جب موت بالکل سر پر آن کھڑی ہو اور یقین ہو جائے کہ اب مرنے ہی ہیں اس وقت دعا کرنا منع نہیں ہے جیسے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کی۔ سبحان اللہ پروردگار جل شانہٗ کی درگاہ بھی کیا درگاہ ہے ایسے پیغمبر جو ساری مخلوقات میں افضل ہیں وہ بھی یہی کہہ رہے ہیں یا اللہ بخش دے مجھ پر رحم کر

بَابُ دُعَاءِ الْعَائِدِ لِلْمَرِيضِ

باب جو شخص بیمار کی عیادت کو جائے وہ کیا دعا کرے

وَقَالَتْ عَائِشَةُ بِنْتُ سَعْدٍ، عَنْ أَبِيهَا: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اللَّهُمَّ اشْفِ سَعْدًا۔

اور عائشہؓ نے جو سعد بن ابی وقاص کی بیٹی تھیں اپنے والد سے روایت کی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے لیے یوں دعا کی یا اللہ سعد کو تندرست کر دے (یہ حدیث بھی موصولاً گذر چکی ہے)

۵۷۹- حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ: حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ، عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ مَسْرُوقٍ، عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا أَتَى مَرِيضًا أَوْ أُتِيَ بِهِ إِلَيْهِ قَالَ عَلَيْهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ: أَذْهِبِ الْبَأْسَ رَبَّ النَّاسِ، اشْفِ وَأَنْتَ الشَّافِي، لَا شِفَاءَ إِلَّا شِفَاؤُكَ، شِفَاءً لَا يُغَادِرُ سَقَمًا، وَقَالَ عَمْرُو بْنُ أَبِي قَيْسٍ وَإِبْرَاهِيمُ بْنُ طَهْمَانَ، عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ وَأَبِي الضُّحَى: إِذَا أُتِيَ الْمَرِيضُ، وَقَالَ جَرِيرٌ، عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ أَبِي الضُّحَى وَحْدَهُ، وَقَالَ إِذَا أَتَى مَرِيضًا۔

ہم سے موسیٰ بن اسمٰعیل نے بیان کیا کہا ہم سے ابوعوانہ نے انہوں نے منصور سے انہوں نے ابراہیم سے انہوں نے مسروق سے انہوں نے حضرت عائشہؓ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جب کسی بیمار پاس (اس کی عیادت کو) جاتے یا بیمار آپ کے پاس لایا جاتا تو آپ یوں دعا کرتے پروردگار لوگوں کی بیماری دور کر دے شفا عطا فرما تیرے سوا کوئی شفا دینے والا نہیں تو ہی شفا دینے والا ہے ایسی شفا دے کہ کوئی بیماری نہ رہے عمرو بن ابی قیس اور ابراہیم بن طہمان نے منصور سے انہوں نے ابراہیم نخعی اور ابوالضحیٰ سے اس حدیث میں یوں روایت کیا ہے جب بیمار آپ کے پاس لایا جاتا ف اور جریر بن عبدالحمید نے منصور سے انہوں نے ابوالضحیٰ سے اکیلے یوں روایت کیا آپ جب کسی بیمار پاس تشریف لے جاتے ف۲

ف عمرو بن ابی قیس کی روایت کو ابوالعباس بن ابی نجیح نے اپنے فوائد میں اور ابراہیم بن طہمان کی روایت کو اسمٰعیل نے وصل کیا ف۲ اس کو ابن ماجہ نے وصل کیا۔

بَابُ وُضُوءِ الْعَائِدِ لِلْمَرِيضِ۔

باب عیادت کرنے والا بیمار پر وضو کا پانی ڈالنے کے لیے وضو کرے۔

۵۸۰۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ: حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ قَالَ: سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: دَخَلَ عَلَيَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنَا مَرِيضٌ فَتَوَضَّأَ وَصَبَّ عَلَيَّ، أَوْ قَالَ صُبُّوا عَلَيْهِ، فَعَقَلْتُ فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، لَا يَرِثُنِي إِلَّا كَلَالَةٌ، فَكَيْفَ الْمِيرَاثُ؟ فَنَزَلَتْ آيَةُ الْفَرَائِضِ۔
ف یوصیکم اللہ فی اولادکم اخیر تک۔

ہم سے محمد بن بشار نے بیان کیا کہا ہم سے غندر (محمد بن جعفر) نے کہا ہم سے شعبہ نے انہوں نے محمد بن منکدر سے انہوں نے کہا میں نے جابر بن عبداللہ سے سنا وہ کہتے تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مجھے دیکھنے کو تشریف لائے میں بیمار (بیہوش) پڑا تھا آپؐ نے وضو کیا اور وضو کا مستعمل پانی میرے اوپر ڈالا یا اس کے ڈالنے کا حکم دیا اسی وقت مجھ کو ہوش آگیا میں نے عرض کیا میں تو کلالہ ہوں (جس کی کوئی اولاد نہ ہو) میرے ترکہ میں کیسی تقسیم ہوگی اس وقت فرائض کی آیت اتری ف

بَابُ مَنْ دَعَا بِرَفْعِ الْوَبَاءِ وَالْحُمَّى۔

باب وبا یا بخار رفع ہونے کی دعا کرنا

۵۸۱۔ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ: حَدَّثَنِي مَالِكٌ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّهَا قَالَتْ: لَمَّا قَدِمَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وُعِكَ أَبُو بَكْرٍ وَبِلَالٌ، قَالَتْ: فَدَخَلْتُ عَلَيْهِمَا فَقُلْتُ: يَا أَبَتِ، كَيْفَ تَجِدُكَ؟ وَيَا بِلَالُ، كَيْفَ تَجِدُكَ؟ قَالَتْ: وَكَانَ أَبُو بَكْرٍ إِذَا أَخَذَتْهُ الْحُمَّى يَقُولُ:

كُلُّ امْرِئٍ مُصَبَّحٌ فِي أَهْلِهِ
وَالْمَوْتُ أَدْنَى مِنْ شِرَاكِ نَعْلِهِ

وَكَانَ بِلَالٌ إِذَا أَقْلَعَ عَنْهُ يَرْفَعُ

ہم سے اسمٰعیل بن ابی اویس نے بیان کیا کہا مجھ سے امام مالک نے انہوں نے ہشام بن عروہ سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے حضرت عائشہ رضؓ سے انہوں نے کہا جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ میں تشریف لائے (مکہ سے ہجرت کر کے) تو ابوبکر رضؓ اور بلال کو بخار آیا حضرت عائشہ رضؓ کہتی ہیں میں ان دونوں کے پاس گئی میں نے (ابوبکر سے) کہا ابا جان آپ کا مزاج کیسا ہے بلال رضؓ سے کہا بلال رضؓ کیسے ہو حضرت عائشہ رضؓ کہتی ہیں ابوبکر رضؓ کو جب بخار آتا تو وہ یہ شعر پڑھتے

اپنے گھر میں صبح کرتا ہے ہر ایک فرد بشر
موت اس کے جوتے کے تسمے سے ہے نزدیک تر

اور بلال رضؓ کا جب بخار اترتا تو وہ چلا کر یہ شعر پڑھتے۔

عَقِيرَتَهُ فَيَقُولُ:-

أَلَا لَيْتَ شِعْرِي هَلْ أَبِيتَنَّ لَيْلَةً
بِوَادٍ وَحَوْلِي إِذْخِرٌ وَجَلِيلُ
وَهَلْ أَرِدَنْ يَوْمًا مِيَاهَ مَجَنَّةٍ
وَهَلْ يَبْدُوَنْ لِي شَامَةٌ وَطَفِيلُ

کب الٰہی مجھ کو مکہ میں ملے گی ایک رات
جب اُگے ہو گی میرے چاروں طرف اذخر جلیل
کب مجنہ چشمہ دیکھوں گا جو ہے آب حیات
یاالٰہی کب میں شامہ دیکھوں گا کب ہیں طفیل

قَالَ: قَالَتْ عَائِشَةُ: فَجِئْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخْبَرْتُهُ، فَقَالَ: اللَّهُمَّ حَبِّبْ إِلَيْنَا الْمَدِينَةَ كَحُبِّنَا مَكَّةَ أَوْ أَشَدَّ وَصَحِّحْهَا، وَبَارِكْ لَنَا فِي صَاعِهَا وَمُدِّهَا، وَانْقُلْ حُمَّاهَا فَاجْعَلْهَا بِالْجُحْفَةِ-

حضرت عائشہؓ نے کہا پھر میں آنحضرت صلی اللہ کے پاس آئی آپ کو خبر دی۔ آپ نے دعا فرمائی یا اللہ مدینہ کی محبت ہمارے دلوں میں ایسی ڈال دے جیسی مکہ کی تھی یا اس سے بھی زیادہ۔ یا اللہ مدینہ کی ہوا صحت خیز کر دے اور اس کے مد اور صاع میں برکت دے اور مدینہ کا بخار جحفہ میں بھیج دے۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

شروع اللہ کے نام سے جو بہت مہربان ہے رحم والا

كتاب الطب

کتاب دوا علاج کے بیان میں

بَابٌ مَا أَنْزَلَ اللهُ دَاءً إِلَّا أَنْزَلَ لَهُ شِفَاءً-

باب اللہ نے جتنی بیماریاں اتاری ہیں ہر ایک کی دوا بھی رکھی ہے ف

ف مگر آدمی کو بہت سی دوائیں معلوم نہیں ہیں۔

۵۸۲- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى: حَدَّثَنَا أَبُو أَحْمَدَ الزُّبَيْرِيُّ: حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ سَعِيدِ بْنِ أَبِي حُسَيْنٍ: حَدَّثَنَا عَطَاءُ بْنُ أَبِي رَبَاحٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ

ہم محمد بن مثنیٰ نے بیان کیا کہا ہم سے ابو احمد محمد بن عبداللہ زبیری نے کہا ہم سے عمر بن سعید نے کہا ہم سے عطا بن ابی رباح نے انہوں نے ابوہریرہ سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے

رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَا أَنْزَلَ اللّٰهُ دَاءً إِلَّا أَنْزَلَ لَهُ شِفَاءً۔

کوئی بیماری (اپنے بندوں پر) ایسی نہیں اتاری جس کی دوائی نہ اتاری ہو۔

بَابٌ هَلْ يُدَاوِي الرَّجُلُ الْمَرْأَةَ وَالْمَرْأَةُ الرَّجُلَ؟

باب مرد عورت کی دوا کر سکتا ہے اور عورت مرد کی دوا کر سکتی ہے۔

۵۸۳ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ: حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ الْمُفَضَّلِ، عَنْ خَالِدِ بْنِ ذَكْوَانَ، عَنْ رُبَيِّعَ بِنْتِ مُعَوِّذِ بْنِ عَفْرَاءَ قَالَتْ: كُنَّا نَغْزُو مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَسْقِي الْقَوْمَ وَنَخْدُمُهُمْ وَنَرُدُّ الْقَتْلَى وَالْجَرْحَى إِلَى الْمَدِينَةِ۔

ہم سے قتیبہ بن سعید نے بیان کیا کہا ہم سے بشر بن مفضل نے انہوں نے خالد بن ذکوان سے انہوں نے رُبیع بنت معوذ سے انہوں نے کہا ہم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ جہاد میں شریک رہتے مجاہدین کو پانی پلاتے ان کی خدمت کرتے (کھانا وغیرہ پکاتے) اور مقتول اور مجروح لوگوں کو لے کر مدینہ میں آتے۔ ف

ف مسلمانو! دیکھو تم وہ قوم ہو کہ تمہاری عورتیں بھی جہاد میں جایا کرتیں مجاہدین کے کام کاج خدمت وغیرہ علاج معالجہ کیا کرتیں ضرورت ہوتی تو ہتھیار لے کر کافروں سے مقابلہ بھی کرتیں خولہ بنت ازور کی بہادری مشہور ہے کہ کس قدر نصاریٰ کو انہوں نے تیر اور تلوار سے مارا شیرنیوں کی طرح حملہ کرتیں صفیہ بنت عبدالمطلب گرنے کر بنی قریظہ کے یہود کو مارنے کے لیے مستعد ہوتیں یا اب تمہارے مردوں کا یہ حال ہے کہ توپ بندوق کی آواز سنتے ہی یا تلوار کی چمک دیکھتے ہی اوسان خطا ہوتے ہیں اس حدیث سے یہ بھی نکلا کہ شرعی پردہ صرف اسی قدر ہے کہ عورت اپنے اعضاء جن کا چھپانا غیر محرم سے فرض ہے چھپائے رکھے نہ یہ کہ گھر سے باہر نہ نکلے ترجمہ باب کا ایک جزو یعنی مرد عورت کی دوا کرے گو حدیث میں بصراحت مذکور نہیں ہے لیکن یہ قیاس کیا گیا ہے دوسرے جزو پر قسطلانی نے کہا عورت جب مرد کا دوا علاج کرے گی تو اگر مرد محرم ہے تو کوئی اشکال نہیں اگر غیر محرم ہے جب بھی ضرورت کے وقت بقدر احتیاج چھونا درست اور دیکھنا درست ہے۔

بَابٌ الشِّفَاءُ فِي ثَلَاثٍ۔

باب تین چیزوں میں اللہ نے شفا رکھی ہے

۵۸۴ - حَدَّثَنِي الْحُسَيْنُ: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ: حَدَّثَنَا مَرْوَانُ بْنُ شُجَاعٍ: حَدَّثَنَا سَالِمٌ الْأَفْطَسُ، عَنْ

مجھ سے حسین بن محمد بن زیاد (یا حسین بن یحییٰ بن جعفر) نے بیان کیا کہا ہم سے احمد بن منیع نے کہا ہم سے مروان بن شجاع نے کہا ہم سے سالم بن عجلان افطس نے انہوں

سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: الشِّفَاءُ فِي ثَلَاثَةٍ: شَرْبَةِ عَسَلٍ، وَشَرْطَةِ مِحْجَمٍ، وَكَيَّةِ نَارٍ، وَأَنْهَى أُمَّتِي عَنِ الْكَيِّ، رَفَعَ الْحَدِيثَ، وَرَوَاهُ الْقُمِّيُّ عَنْ لَيْثٍ، عَنْ مُجَاهِدٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: فِي الْعَسَلِ وَالْحَجْمِ۔

نے سعید بن جبیر سے انہوں نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے انہوں نے کہا تین چیزوں میں شفا ہے شہد پینے میں پچھنی لگانے میں اور آگ سے داغ میں اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا) میں اپنی امت کو داغ سے منع کرتا ہوں ف ابن عباس رضی اللہ عنہما نے اس حدیث کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تک مرفوع کیا ہے اور یعقوب بن سید اللہ قمی نے اس کو لیث سے روایت کیا انہوں نے مجاہد سے انہوں نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے اس میں صرف شہد پینے اور پچھنی لگانے کا ذکر ہے ف۲

ف یہ ممانعت تنزیہی ہے یعنی بے ضرورت شدید داغ نہ دینا چاہیئے کیونکہ اس سے مریض کو بہت تکلیف ہوتی ہے دوسرے آگ کا استعمال ہے اور آگ سے عذاب دینا منع آیا ہے حقیقت میں داغ دینا آخری علاج ہے جب کسی دوا سے فائدہ نہ ہو اس وقت دیں۔ جیسے دوسری حدیث میں ہے آخری دوا داغ دینا ہے کہتے ہیں طاعون کی بیماری میں داغ دینا مفید بے حد مفید ہے جہاں ورم نمودار ہوا اس کو فوراً آگ سے جلا دینا چاہیے عرب میں اکثر طاعون کے مریض داغ دینے سے بچ گئے ہیں ف۲ اس کو بزار نے وصل کیا۔

۵۸۵- حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحِيمِ: أَخْبَرَنَا سُرَيْجُ بْنُ يُونُسَ أَبُو الْحَارِثِ: حَدَّثَنَا مَرْوَانُ بْنُ شُجَاعٍ عَنْ سَالِمٍ الْأَفْطَسِ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: الشِّفَاءُ فِي ثَلَاثَةٍ: فِي شَرْطَةِ مِحْجَمٍ، أَوْ شَرْبَةِ عَسَلٍ، أَوْ كَيَّةٍ بِنَارٍ، وَأَنْهَى أُمَّتِي عَنِ الْكَيِّ۔

مجھ سے محمد بن عبدالرحیم نے بیان کیا کہا ہم کو ابوالحارث شریح بن یونس نے خبر دی کہا ہم سے مروان بن شجاع حرزی نے بیان کیا انہوں نے سالم افطس سے انہوں نے سعید بن جبیر سے انہوں نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا، تین چیزوں میں شفا ہے ایک تو پچھنی لگانے میں دوسرے شہد پینے میں، تیسرے آگ سے داغ دینے میں اور میں اپنی امت کو داغ دینے سے منع کرتا ہوں۔

بَابُ الدَّوَاءِ بِالْعَسَلِ، وَقَوْلِ اللَّهِ

باب شہد سے علاج کرنا اور اللہ تعالیٰ نے

تعالی - فِيهِ شِفَاءٌ لِلنَّاسِ -

سورۂ نحل میں فرمایا) اس میں شفا ہے لوگوں کے لیے۔

۵۸۶ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ: حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ قَالَ: أَخْبَرَنِي هِشَامٌ عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ: كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُعْجِبُهُ الْحَلْوَاءُ وَالْعَسَلُ -

ہم سے علی بن عبداللہ مدینی نے بیان کیا کہا ہم سے ابو اسامہ نے کہا مجھ کو ہشام بن عروہ نے انہوں نے اپنے والد (عروہ بن زبیر) سے انہوں نے حضرت عائشہؓ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو میٹھا اور شہد پسند تھا۔ ف

ف شہد بڑی عمدہ دوا بھی ہے اور غذا بھی۔ باب کا مطلب اس حدیث سے یوں نکلا کہ پسند آنا عام ہے شامل ہے دوا اور غذا دونوں کو شہد بلغم نکالتا ہے اور اس کا شربت امراض باردہ میں بہت مفید ہے خالص شہد آنکھوں میں لگانا بصارت کو قوی کرتا ہے خصوصاً سوتے وقت اور اسی طرح اس میں سینکڑوں فائدے ہیں۔

---

۵۸۷ - حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ الْغَسِيلِ، عَنْ عَاصِمِ ابْنِ عُمَرَ بْنِ قَتَادَةَ قَالَ: سَمِعْتُ جَابِرَ ابْنَ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: إِنْ كَانَ فِي شَيْءٍ مِنْ أَدْوِيَتِكُمْ أَوْ يَكُونُ فِي شَيْءٍ مِنْ أَدْوِيَتِكُمْ خَيْرٌ فَفِي شَرْطَةِ مِحْجَمٍ، أَوْ شَرْبَةِ عَسَلٍ، أَوْ لَذْعَةٍ بِنَارٍ تُوَافِقُ الدَّاءَ، وَمَا أُحِبُّ أَنْ أَكْتَوِيَ -

ہم سے ابو نعیم نے بیان کیا کہا ہم سے عبدالرحمن بن غسیل نے انہوں نے عاصم بن عمر بن قتادہ سے کہا میں نے جابر بن عبداللہ سے سنا وہ کہتے تھے میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے اگر تمہاری کسی دوا میں فائدہ ہو تو وہ ان دواؤں میں سے پچھنی لگانے یا شہد پینے یا انگارے سے جلا دینے میں جب یہ معلوم ہو کہ وہ بیماری کو دور کر دے گا اور میں داغ دینا پسند نہیں کرتا ف

ف یعنی بلا ضرورت ورنہ ضرورت سے آپ نے سعد بن معاذؓ کو داغ دیے تھے۔

---

۵۸۸ - حَدَّثَنَا عَيَّاشُ بْنُ الْوَلِيدِ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْأَعْلَى: حَدَّثَنَا سَعِيدٌ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ أَبِي الْمُتَوَكِّلِ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ: أَنَّ رَجُلًا أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: أَخِي يَشْتَكِي بَطْنَهُ

ہم سے عیاش بن ولید نے بیان کیا کہا ہم سے عبدالاعلیٰ بن عبدالاعلیٰ نے کہا ہم سے سعید بن ابی عروبہ نے انہوں نے قتادہ رضی بن دعامہ سے انہوں نے ابو المتوکل ناجی سے انہوں نے ابو سعید خدریؓ سے ایک شخص نام نامعلوم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا کہنے

فَقَالَ: اسْقِهِ عَسَلًا، ثُمَّ أَتَاهُ الثَّانِيَةَ، فَقَالَ: اسْقِهِ عَسَلًا، ثُمَّ أَتَاهُ الثَّالِثَةَ، فَقَالَ: اسْقِهِ عَسَلًا، ثُمَّ أَتَاهُ فَقَالَ: فَعَلْتُ، فَقَالَ: صَدَقَ اللهُ وَكَذَبَ بَطْنُ أَخِيكَ، اسْقِهِ عَسَلًا، فَسَقَاهُ فَبَرَأَ۔

لگا میرے بھائی (نام نامعلوم) کا پیٹ خراب ہوگیا ہے (دست آرہے ہیں) آپ نے فرمایا اس کو شہد پلادے وہ پھر آیا اور کہنے لگا یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) شہد پلانے سے تو دست اور بڑھ گئے ہیں آپ نے فرمایا شہد پلا پھر (تیسری بار) آیا اور کہنے لگا میں نے شہد پلایا (مگر فائدہ نہ ہوا) آپ نے فرمایا اللہ سچا ہے (جو فرماتا ہے شہد میں شفا ہے) اور تیرے بھائی کا پیٹ جھوٹا (جس کو دوا فائدہ نہیں دیتی) اور شہد پلا اس نے پلایا وہ اچھا ہوگیا۔ ف

ف یہ حدیث ہومیو پیتھک طبابت کی اصل اصول ہے اس سے علاج ہمیشہ بالموافق ہوتا ہے یعنی مثلاً کسی کو دست آ رہے ہوں تو اور مسہل دوا دیتے ہیں اسی طرح اگر بخار آرہا ہو تو وہ دوا دیتے ہیں جس سے بخار پیدا ہو الیپیٹی اکاری ایکشن یعنی دوسرا اثر مریض کے موافق پڑتا ہے گو ابتدا میں مرض کو بڑھاتا ہے اللہ تعالیٰ نے ادویہ میں عجیب تاثیر رکھی ہے ارنڈی کا تیل اسی طرح شہد مسہل ہے پر جب کسی کو دست آرہے ہوں تو یہی دوائیں دو تو اخیر میں قبض کر دیتی ہیں یونانی اور ڈاکٹری طبابت میں علاج بالضد کیا جاتا ہے یعنی کسی کو دست آرہے ہوں تو قابض دوا دیتے ہیں اسی طرح قبض ہو تو مسہل دوا دیتے ہیں گرمی ہو تو سرد اور سردی ہو تو گرم دوا یہی علاج بہت مشہور ہے اور امام جعفر صادق علیہ السلام سے یہی طریقہ علاج منقول ہے۔

بَابُ الدَّوَاءِ بِأَلْبَانِ الإِبِلِ۔

باب اونٹ کے دودھ سے علاج کرنا

۵۸۹ حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ: حَدَّثَنَا سَلَّامُ بْنُ مِسْكِينٍ: حَدَّثَنَا ثَابِتٌ، عَنْ أَنَسٍ: أَنَّ نَاسًا كَانَ بِهِمْ سَقَمٌ، قَالُوا: يَا رَسُولَ اللهِ، آوِنَا وَأَطْعِمْنَا، فَلَمَّا صَحُّوا قَالُوا: إِنَّ الْمَدِينَةَ وَخِمَةٌ، فَأَنْزَلَهُمُ الْحَرَّةَ فِي ذَوْدٍ لَهُ، فَقَالَ: اشْرَبُوا مِنْ أَلْبَانِهَا، فَلَمَّا صَحُّوا قَتَلُوا رَاعِيَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاسْتَاقُوا ذَوْدَهُ، فَبَعَثَ فِي آثَارِهِمْ فَقَطَعَ أَيْدِيَهُمْ وَأَرْجُلَهُمْ وَسَمَّرَ

ہم سے مسلم بن ابراہیم نے بیان کیا کہا ہم سے سلام بن مسکین نے کہا ہم سے ثابت بنانی نے انہوں نے انس رضی اللہ عنہ سے (عکل یا عرینہ) کے چند لوگوں کو (پیٹ کی) بیماری ہوگئی انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا یا رسول اللہ ہم کو رہنے کا ٹھکانا بتلائیے اور ہمارے کھانے پینے کا بندوبست کر دیجیے (آپ نے سب بندوبست کر دیا) جب (ذرا اچھے ہوئے تو کہنے لگے مدینہ کی آب و ہوا غلیظ ہے ف آپ نے ان کو حرہ میں ف۲ اتارا وہاں صدقہ کے اونٹ رہا کرتے تھے آپ نے فرمایا ان کا دودھ پیا کرو جب وہ (پورے) چنگے ہو گئے تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے

أَعْيُنَهُمْ، فَرَأَيْتُ الرَّجُلَ مِنْهُمْ يَكْدِمُ الْأَرْضَ بِلِسَانِهِ حَتَّى يَمُوتَ، قَالَ سَلَّامٌ: فَبَلَغَنِي أَنَّ الْحَجَّاجَ قَالَ لِأَنَسٍ: حَدِّثْنِي بِأَشَدِّ عُقُوبَةٍ عَاقَبَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَحَدَّثَهُ بِهَذَا، فَبَلَغَ الْحَسَنَ فَقَالَ: وَدِدْتُ أَنَّهُ لَمْ يُحَدِّثْهُ بِهَذَا۔

چرواہے کو مار ڈالا اور اونٹ بھگا لے گئے ف۴ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے تعاقب میں اسواروں کو بھیجا ف۵ آپ نے ان کے ہاتھ پاؤں کٹوا ڈالے اور ان کی آنکھوں میں گرم سلائی پھروا دی ف۶ انس رضؓ کہتے ہیں میں نے ان میں سے ایک کو دیکھا تھا کم بخت (پیاس) کے مارے) اپنی زبان سے زمین کاٹ رہا تھا یہاں تک کہ مر گیا ف۷ سلام بن مسکین سے روایت ہے انہوں نے کہا مجھ کو یہ خبر پہنچی کہ حجاج بن یوسف (مشہور ظالم) نے انس رضؓ سے پوچھا مجھ سے سخت سزا بیان کرو جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کسی کو دی ہو انس رضؓ نے یہی حدیث بیان کی۔ یہی حدیث امام حسن بصری کو پہنچی انہوں نے کہا کاش انس رضؓ یہ حدیث حجاج سے بیان نہ کرتے تو بہتر ہوتا ف۸

ف۱ ہم لوگ کانوں گنویں کے رہنے والے ہیں ہم کو موافق نہیں آنے کی ف۲ جو مدینہ کے باہر پتھر یلا میدان ہے ف۳ نیکی کا بدلہ برائی انہوں نے کیا کیا فک سچ ہے عاقبت گرگ زادہ گرگ شود ؎ اگرچہ با آدمی بزرگ شود یا یہ لوگ اصل میں ڈاکو اور راہ زن تھے گویا میں آن کر مسلمان ہو گئے تھے مگر ان کی اصل خصلت کہاں جانے والی تھی۔ موقع پایا تو پھر ڈاکہ مارا خون کیا کہتے ہیں افغانستان میں ایک ملا صاحب ہمیشہ مسجد کی وید پر بیٹھ کر قرآن پڑھا کرتے بڑے پابند صوم و صلوٰۃ تھے لوگوں کو اس سے اعتقاد پیدا ہو گیا کہ بڑے بزرگ آدمی ہیں۔ ایک دن ایسا ہوا ان کی قوم کے چند سوار مسجد کے پیچھے سے گزرے ملا صاحب نے پوچھا کہاں جاتے ہو انہوں نے کہا ڈاکہ مارنے کو تم بھی چلو ملا صاحب نے با افسوس کہا اگر مجھ میں ڈاکہ مارنے کی طاقت باقی ہوتی تو مسجد میں بیٹھ کر قرآن کیوں پڑھتا رہتا ف۴ کرز بن جابر یا سعد بن زید کو وہ پکڑے ہوئے آئے۔ ف۶ انہوں نے بھی غریب چرواہے کو اسی طرح مارا تھا ف۷ اور اسی سند سے ف۸ کیوں کہ وہ ناحق بھی کمبخت لوگوں کو ایسی سخت سزائیں دینا شروع کر دے گا اور کہے گا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے دی ہیں ایسا ہی ہوا حجاج نے یہ حدیث سنتے ہی منبر پر خطبہ سنایا کہنے لگا انس رضؓ نے ہم کو حدیث سنائی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ہاتھ پاؤں کاٹے آنکھیں پھوڑیں ہم بھی ایسی ہی سزائیں کیوں نہ دیں۔ ارے مردود آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے تو سخت قصور پر یہ سخت سزا دی یہ عین عدل اور انصاف تھا بقول شخصے ؎ نکوئی با بدان کردن چناں ست ؎ کہ بد کردن بجائے نیک مرداں ؎ اور تو تو ناحق ناروا بندگان خدا کو قتل کرتا ہے اب ان کو اس طرح سے سختی کر کے قتل کرے گا تو اور زیادہ دوزخ میں جلے گا تجھ کو اس حدیث سے سند لینا کیا فائدہ دے گا۔

بَابُ الدَّوَاءِ بِأَبْوَالِ الْإِبِلِ۔

۵۹۰۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ: حَدَّثَنَا هَمَّامٌ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: أَنَّ نَاسًا اجْتَوَوْا فِي الْمَدِينَةِ، فَأَمَرَهُمُ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَلْحَقُوا بِرَاعِيهِ، يَعْنِي الْإِبِلَ، فَيَشْرَبُوا مِنْ أَلْبَانِهَا وَأَبْوَالِهَا فَلَحِقُوا بِرَاعِيهِ فَشَرِبُوا مِنْ أَلْبَانِهَا وَأَبْوَالِهَا حَتَّى صَلَحَتْ أَبْدَانُهُمْ، فَقَتَلُوا الرَّاعِيَ وَسَاقُوا الْإِبِلَ، فَبَلَغَ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَبَعَثَ فِي طَلَبِهِمْ فَجِيءَ بِهِمْ فَقَطَعَ أَيْدِيَهُمْ وَأَرْجُلَهُمْ وَسَمَرَ أَعْيُنَهُمْ، قَالَ قَتَادَةُ: فَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ سِيرِينَ أَنَّ ذَلِكَ كَانَ قَبْلَ أَنْ تَنْزِلَ الْحُدُودُ۔

باب اونٹ کے پیشاب سے دوا کرنا۔

ہم سے موسیٰ بن اسمٰعیل نے بیان کیا کہا ہم سے ہمام بن یحییٰ نے انہوں نے قتادہ بن دعامہ سے انہوں نے انس رضؓ سے انہوں نے کہا مدینہ میں کچھ لوگوں کو ہوا ناموافق آئی، تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے انکو حکم دیا کہ تم اونٹ کے چرواہے کے پاس چلے جاؤ اور وہاں جاکر (اونٹوں میں رہو) ان کا دودھ اور موت پیو ف۱ وہ گئے اور اونٹ کا دودھ موت پیتے رہے جب اچھے چنگے بھلے ہوئے تو چرواہے کو جان سے مار کر اونٹ بھی بھگا لے گئے یہ خبر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو پہنچی آپ نے ف۲ ان کے تعاقب میں روانہ کیا وہ ان سب کو (پکڑ کر) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لائے آپ نے ان کے ہاتھ پاؤں کٹوائے ان کی آنکھوں میں گرم سلائی پھروادی (اندھا کیا) قتادہ نے کہا مجھ سے محمد بن سیرین نے بیان کیا یہ اس وقت کا واقعہ ہے جب ڈاکہ اور رہزنی کی سزا قرآن میں نہیں اُتری تھی۔

ف۱ معلوم ہوا کہ دوا کے لیے حلال جانور کا پیشاب پینا درست ہے ف۲ کرز بن جابرؓ کو بیس سواروں کے ساتھ۔

بَابُ الْحَبَّةِ السَّوْدَاءِ۔

۵۹۱۔ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللهِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ: حَدَّثَنَا إِسْرَائِيلُ، عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ خَالِدِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ: خَرَجْنَا وَمَعَنَا غَالِبُ بْنُ أَبْجَرَ فَمَرِضَ فِي الطَّرِيقِ فَقَدِمْنَا الْمَدِينَةَ وَهُوَ مَرِيضٌ، فَعَادَهُ ابْنُ أَبِي عَتِيقٍ فَقَالَ لَنَا: عَلَيْكُمْ بِهَذِهِ الْحُبَيْبَةِ السَّوْدَاءِ، فَخُذُوا مِنْهَا خَمْسًا أَوْ سَبْعًا فَاسْحَقُوهَا، ثُمَّ اقْطُرُوهَا فِي أَنْفِهِ

باب کلونجی کا بیان

ہم سے عبداللہ بن ابی شیبہ نے بیان کیا کہا ہم سے عبیداللہ بن موسیٰ کوفی نے کہا ہم سے اسرائیل بن یونس نے انہوں نے منصور بن معتمر سے انہوں نے خالد بن سعد سے انہوں نے کہا (ہم ایک سفر میں) نکلے ہمارے ساتھ غالب بن ابجر بھی تھا وہ رستے میں بیمار ہو گیا جب ہم مدینہ میں لوٹ کر آئے اس وقت تک بیمار ہی تھا تو عبداللہ بن محمد بن عبدالرحمٰن بن ابی بکرؓ اس کے پوچھنے کو آئے اور کہنے لگے تم یہ کالا دانہ یعنی کلونجی کھایا کرو اس کے پانچ یا سات دانے لے کر پیسو اور زیتون کے تیل میں ملا کر اس کے دونوں نتھنوں میں ٹپکاؤ

بِقَطَرَاتِ زَيْتٍ فِي هَذَا الْجَانِبِ وَفِي هَذَا الْجَانِبِ، فَإِنَّ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا حَدَّثَتْنِي أَنَّهَا سَمِعَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: إِنَّ هَذِهِ الْحَبَّةَ السَّوْدَاءَ شِفَاءٌ مِنْ كُلِّ دَاءٍ، إِلَّا مِنَ السَّامِ، قُلْتُ وَمَا السَّامُ؟ قَالَ: الْمَوْتُ۔

کیونکہ حضرت عائشہ صدیقہ رضؓ نے مجھ سے بیان کیا انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے یہ کالا دانہ ہر بیماری کی دوا ہے مگر سام کی خالد بن سعد نے کہا سام کیا چیز ہے۔ عبداللہ نے کہا موت ف

ف یعنی موت کا تو علاج ہی نہیں باقی ہر بیماری کے علاج کے لیے کلونجی مفید ہے شاید غالب کو زکام ہوگیا اس میں کلونجی زیتون کے تیل میں پیس کر ناک میں ٹپکانا بہت مفید ہے اس کے علاوہ کلونجی میں بڑے فوائد ہیں جو طب کی کتابوں میں مذکور ہیں میں نے ایک صاحب کو دیکھا وہ اور کوئی دوا کا استعمال کبھی نہیں کرتے تھے جہاں کوئی شکایت ہوئی انہوں نے کلونجی کھالی اللہ ان کو شفا دیتا۔

۵۹۲۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ: حَدَّثَنَا اللَّيْثُ، عَنْ عُقَيْلٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي أَبُو سَلَمَةَ وَسَعِيدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَخْبَرَهُمَا أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: فِي الْحَبَّةِ السَّوْدَاءِ شِفَاءٌ مِنْ كُلِّ دَاءٍ إِلَّا السَّامَ قَالَ ابْنُ شِهَابٍ: وَالسَّامُ: الْمَوْتُ، وَالْحَبَّةُ السَّوْدَاءُ: الشُّونِيزُ۔

ہم سے یحییٰ بن بکیر نے بیان کیا کہا ہم سے لیث بن سعد نے انہوں نے عقیل سے انہوں نے ابن شہاب سے کہا مجھ کو ابو سلمہ اور سعید بن مسیبؒ نے خبر دی ان کو ابو ہریرہ رضؓ نے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے کالا دانہ ہر بیماری کی شفا ہے مگر سام کی - ابن شہاب نے کہا سام سے مراد موت اور کالے دانے سے کلونجی مراد ہے

بَابُ التَّلْبِينَةِ لِلْمَرِيضِ۔

باب بیمار کو تلبینہ پلانا (آٹا دودھ شہد ملا کر حریرہ)

۵۹۳۔ حَدَّثَنَا حِبَّانُ بْنُ مُوسَى: أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ: حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ يَزِيدَ، عَنْ عُقَيْلٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّهَا كَانَتْ تَأْمُرُ بِالتَّلْبِينِ لِلْمَرِيضِ

ہم سے حبان بن موسیٰ نے بیان کیا کہا ہم کو عبداللہ بن مبارک نے خبر دی کہا ہم کو یونس بن یزید ایلی نے، انہوں نے عقیل سے انہوں نے ابن شہاب سے انہوں نے عروہ سے انہوں نے حضرت عائشہ رضؓ سے وہ بیمار کو تلبینہ پلانے کا حکم دیتیں اسی طرح اس شخص کو جس

وَلِلْمَحْزُونِ عَلَى الْهَالِكِ، وَكَانَتْ تَقُولُ: إِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: إِنَّ التَّلْبِينَةَ تُجِمُّ فُؤَادَ الْمَرِيضِ وَتَذْهَبُ بِبَعْضِ الْحُزْنِ۔

کو کسی کے مرنے کا رنج ہوتا اور کہتی تھیں میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے آپ فرماتے تھے تلبینہ بیمار کے دل کو تسکین دیتا ہے اور رنج کم کر دیتا ہے۔

۵۹۴۔ حَدَّثَنَا فَرْوَةُ بْنُ أَبِي الْمَغْرَاءِ: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ، عَنْ هِشَامٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّهَا كَانَتْ تَأْمُرُ بِالتَّلْبِينَةِ وَتَقُولُ: هُوَ الْبَغِيضُ النَّافِعُ۔

ہم سے فروہ بن ابی المغراء نے بیان کیا کہا ہم سے علی بن مسہر نے انہوں نے ہشام بن عروہ سے، انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے حضرت عائشہ سے وہ تلبینہ تیار کرنے کا حکم دیتیں اور کہتیں گو وہ بیمار کو ناپسند ہوتا ہے مگر اس کو فائدہ دیتا ہے۔

بَابُ السَّعُوطِ۔

باب ناک میں دوا ڈالنا

۵۹۵۔ حَدَّثَنَا مُعَلَّى بْنُ أَسَدٍ: حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ، عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: احْتَجَمَ وَأَعْطَى الْحَجَّامَ أَجْرَهُ وَاسْتَعَطَ۔

ہم سے معلی بن اسد نے بیان کیا کہا ہم سے وہیب بن خالد نے انہوں نے عبداللہ بن طاوس سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے ابن عباس رضی اللہ عنہ سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے پچھنے لگوائی اور پچھنے لگانے والے کو اجرت دی اور ناک میں دوا ڈالی۔

بَابُ السَّعُوطِ بِالْقُسْطِ الْهِنْدِيِّ وَالْبَحْرِيِّ، وَهُوَ الْكُسْتُ مِثْلُ الْكَافُورِ، وَالْقَافُورُ، مِثْلُ كُشِطَتْ وَقُشِطَتْ، وَقَرَأَ عَبْدُ اللَّهِ: قُشِطَتْ۔

باب قسط ہندی اور قسط بحری کی (کوٹ کی جو سمندر سے نکلتا ہے) ناس لینا اس کو کُست بھی کہتے ہیں۔ جیسے کافور کو قافور اور قرآن میں بھی (سورۂ کورت میں) کشطت، قشطت دونوں قرأتیں ہیں اور عبداللہ بن مسعودؓ نے قشطت (قاف ہی سے) پڑھا ہے۔

۵۹۶۔ حَدَّثَنَا صَدَقَةُ بْنُ الْفَضْلِ قَالَ: سَمِعْتُ الزُّهْرِيَّ، عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ عَنْ أُمِّ قَيْسٍ بِنْتِ مِحْصَنٍ قَالَتْ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

ہم سے صدقہ بن فضل نے بیان کیا کہا ہم کو سفیان بن عیینہ نے خبر دی کہا میں نے زہری سے سنا انہوں نے عبیداللہ بن عبداللہ سے انہوں نے ام قیس بنت محصن سے انہوں نے کہا میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ

يَقُولُ: عَلَيْكُمْ بِهَذَا الْعُودِ الْهِنْدِيِّ، فَإِنَّ فِيهِ سَبْعَةَ أَشْفِيَةٍ: يُسْعَطُ بِهِ مِنَ الْعُذْرَةِ، وَيُلَدُّ بِهِ مِنْ ذَاتِ الْجَنْبِ وَدَخَلْتُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِابْنٍ لِي لَمْ يَأْكُلِ الطَّعَامَ، فَبَالَ عَلَيْهِ فَدَعَا بِمَاءٍ فَرَشَّ عَلَيْهِ۔

وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے تم عود ہندی (کوٹ) کا ضرور استعمال کیا کرو یہ سات بیماریوں میں مفید پڑتا ہے حلق کی ورم (خناق) میں اسکی ناس لی جاتی ہے اور ذات الجنب میں حلق میں ڈالی جاتی ہے ام قیس کہتی ہیں - میں اپنے ایک (چھوٹے) بچے کو (اس کا نام معلوم نہیں ہوا) لے کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس گئی ابھی وہ کھانا بھی نہیں کھاتا تھا (صرف دودھ پیتا تھا) اس نے آپ پر پیشاب کر دیا آپ نے پانی منگا کر پیشاب کے مقام پر بہا دیا -

بَابٌ أَيَّةَ سَاعَةٍ يَحْتَجِمُ، وَاحْتَجَمَ أَبُو مُوسَى لَيْلًا۔

باب پچھنی کس وقت لگائے ف۱ اور ابو موسیٰ اشعری نے رات کو پچھنی لگائی ف۲

ف۱ یعنی اس کا کوئی وقت مقرر نہیں ہے بعضے ضعیف حدیثوں میں پچھنی لگانے کی تاریخیں وارد ہیں یعنی سترہویں، انیسویں، اکیسویں ایک روایت میں دن معین ہے یعنی پنج شنبہ، دوشنبہ، سہ شنبہ اور باقی دنوں میں ممانعت آئی ہے کہتے ہیں ایک شخص نے عمداً حدیث کا خلاف کیا اور چہار شنبے کو پچھنی لگائی وہ بیمار ہو گیا امام بخاری نے یہ باب لا کر اس طرف اشارہ کیا کہ کوئی حدیث اس باب میں صحیح نہیں ہے اور رات دن ہر ہر وقت پچھنی درست ہے ف۲ یہ حدیث کتاب الصیام میں موصولاً گذر چکی ہے -

۵۹۷ - حَدَّثَنَا أَبُو مَعْمَرٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ: حَدَّثَنَا أَيُّوبُ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ احْتَجَمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ صَائِمٌ

ہم سے ابو معمر (عبداللہ بن عمرو مقعد) نے بیان کیا کہا ہم سے عبدالوارث بن سعید نے کہا ہم سے ایوب نے انہوں نے عکرمہ سے انہوں نے ابن عباس رض سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے روزے میں پچھنی لگائی (یعنی دن کو)

بَابُ الْحَجْمِ فِي السَّفَرِ وَالْإِحْرَامِ، قَالَهُ ابْنُ بُحَيْنَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

باب سفر میں یا احرام کی حالت میں پچھنی لگانا یہ ابن بحینہ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کیا ہے یہ حدیث آگے آتی ہے

۵۹۸ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ: حَدَّثَنَا

ہم سے مسدد بن مسرہد نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان

سُفْيَانُ، عَنْ عَمْرٍو، عَنْ طَاوُسٍ وَعَطَاءٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: احْتَجَمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ مُحْرِمٌ۔

بن عیینہ نے انہوں نے عمرو بن دینار سے انہوں نے طاؤس اور عطاء بن ابی رباح سے ان دونوں نے ابن عباس سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے احرام کی حالت میں پچھنی لگائی ف۱

ف۱ اور احرام سفر میں تھا تو باب کا مطلب حاصل ہوگیا۔

بَابُ الْحِجَامَةِ مِنَ الدَّاءِ۔

باب بیماری کی وجہ سے پچھنی لگانا

۵۹۹۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُقَاتِلٍ قَالَ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ قَالَ: أَخْبَرَنَا حُمَيْدٌ الطَّوِيلُ، عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّهُ سُئِلَ عَنْ أَجْرِ الْحَجَّامِ، فَقَالَ: احْتَجَمَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، حَجَمَهُ أَبُو طَيْبَةَ وَأَعْطَاهُ صَاعَيْنِ مِنْ طَعَامٍ وَكَلَّمَ مَوَالِيَهُ فَخَفَّفُوا عَنْهُ، وَقَالَ: إِنَّ أَمْثَلَ مَا تَدَاوَيْتُمْ بِهِ الْحِجَامَةُ وَالْقُسْطُ الْبَحْرِيُّ، وَقَالَ: لَا تُعَذِّبُوا صِبْيَانَكُمْ بِالْغَمْزِ مِنَ الْعُذْرَةِ، وَعَلَيْكُمْ بِالْقُسْطِ۔

ہم سے محمد بن مقاتل نے بیان کیا کہا ہم کو عبداللہ بن مبارک نے خبر دی کہا ہم کو حمید طویل نے انہوں نے انس رضہ سے ان سے کسی نے پوچھا پچھنی لگانے والے کی اجرت حلال ہے یا حرام انہوں نے کہا ابو طیبہ (نافع یا میسرہ) نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پچھنی لگائی آپ نے اس کو (اجرت میں) کھجور کے دو صاع دیے اور اس کے مالکوں (بنو حارثہ) سے سفارش کی انہوں نے اس کا محصول کم کر دیا ف اور فرمایا تمہارے علاجوں میں عمدہ پچھنی لگانا ہے اور عمدہ دوا عود ہندی ہے اور آپ نے فرمایا (حلق کی بیماری میں) بچوں کو (ان کا تالو دبا کر) تکلیف مت دو قسط لگاؤ (اس سے ورم جاتا رہے گا۔

۶۰۰۔ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ تَلِيدٍ: حَدَّثَنِي ابْنُ وَهْبٍ: أَخْبَرَنِي عَمْرٌو وَغَيْرُهُ: أَنَّ بُكَيْرًا حَدَّثَهُ: أَنَّ عَاصِمَ بْنَ عُمَرَ بْنِ قَتَادَةَ حَدَّثَهُ: أَنَّ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَادَ الْمُقَنَّعَ ثُمَّ قَالَ لَا أَبْرَحُ حَتَّى تَحْتَجِمَ فَإِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: إِنَّ فِيهِ شِفَاءً۔

ہم سے سعید بن تلید نے بیان کیا کہا مجھ سے عبداللہ بن وہب نے کہا مجھ کو عمرو بن حارث وغیرہ نے خبر دی ان سے بکیر بن عبداللہ بن اشج نے بیان کیا ان سے عاصم بن عمر بن قتادہ نے کہ جابر بن عبداللہ انصاری رضہ نے مقنع بن سنان (تابعی) کی عیادت کی پھر کہا میں تیرے پاس سے اس وقت تک نہیں جانے کا جب تک تو پچھنی نہ لگائے کیوں کہ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے پچھنی میں شفا ہے۔

بَابُ الْحِجَامَةِ عَلَى الرَّأْسِ.

٦٠١ - حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ، حَدَّثَنِي سُلَيْمَانُ، عَنْ عَلْقَمَةَ: أَنَّهُ سَمِعَ عَبْدَ الرَّحْمَنِ الْأَعْرَجَ: أَنَّهُ سَمِعَ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ بُحَيْنَةَ يُحَدِّثُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ احْتَجَمَ بِلَحْيِي جَمَلٍ مِنْ طَرِيقِ مَكَّةَ وَهُوَ مُحْرِمٌ فِي وَسَطِ رَأْسِهِ، وَقَالَ الْأَنْصَارِيُّ: أَخْبَرَنَا هِشَامُ بْنُ حَسَّانَ: حَدَّثَنَا عِكْرِمَةُ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ احْتَجَمَ فِي رَأْسِهِ.

باب سر پر پچھنی لگانا

ہم سے اسمٰعیل بن ابی اویس نے بیان کیا کہا مجھ سے سلیمان بن بلال نے انھوں نے علقمہ سے انھوں نے عبدالرحمٰن اعرج سے سنا انہوں نے عبداللہ بن بحینہ رضہ سے وہ کہتے تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے لحی جمل میں (جو ایک مقام کا نام ہے مکہ مدینہ کے بیچ میں) مکہ کے رستے میں اپنی چندیا پر پچھنی لگائی اس وقت آپ احرام باندھے ہوئے تھے اور (محمد بن عبداللہ بن مثنیٰ) انصاری نے کہا (اس کو امام بیہقی نے وصل کیا) ہم کو ہشام بن حسان نے خبر دی کہا ہم سے عکرمہ نے بیان کیا انہوں نے ابن عباس رضہ سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے سر پر پچھنی لگائی۔

بَابُ الْحَجْمِ مِنَ الشَّقِيقَةِ وَالصُّدَاعِ.

٦٠٢ - حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ، عَنْ هِشَامٍ عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: احْتَجَمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي رَأْسِهِ وَهُوَ مُحْرِمٌ مِنْ وَجَعٍ كَانَ بِهِ بِمَاءٍ يُقَالُ لَهُ لُحْيُ جَمَلٍ، وَقَالَ مُحَمَّدُ بْنُ سَوَاءٍ: أَخْبَرَنَا هِشَامٌ، عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ احْتَجَمَ وَهُوَ مُحْرِمٌ فِي رَأْسِهِ مِنْ شَقِيقَةٍ كَانَتْ بِهِ.

باب آدھا سیسی (آدھے سر کے درد) اور سارے سر کے درد میں پچھنی لگانی۔

مجھ سے محمد بن بشار نے بیان کیا کہا ہم سے ابن ابی عدی نے انہوں نے ہشام بن حسان سے انہوں نے عکرمہ سے انہوں نے ابن عباس رضہ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک درد کی وجہ سے جو آپ کے (سر میں) تھا لحی جمل میں ایک چشمے پر اپنے سر پر پچھنی لگائی اور محمد بن سواء نے کہا ہم کو ہشام بن حسان نے خبر دی انہوں نے عکرمہ سے انہوں نے ابن عباس رضہ سے (اسکو اسمٰعیل نے وصل کیا) کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے آدھے سر کے درد کی وجہ سے اپنے سر پر حرام کی حالت میں پچھنی لگائی۔

٦٠٣ - حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ أَبَانَ:

ہم سے اسمٰعیل بن ابان نے بیان کیا کہا ہم سے عبدالرحمٰن

حَدَّثَنَا ابْنُ الْغَسِيلِ: حَدَّثَنِي عَاصِمُ بْنُ عُمَرَ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: إِنْ كَانَ فِي شَيْءٍ مِنْ أَدْوِيَتِكُمْ خَيْرٌ فَفِي شَرْبَةِ عَسَلٍ، أَوْ شَرْطَةِ مِحْجَمٍ، أَوْ لَذْعَةٍ مِنْ نَارٍ، وَمَا أُحِبُّ أَنْ أَكْتَوِيَ۔

ابن غسیل نے بیان کیا کہا مجھ سے عاصم بن عمر نے انہوں نے جابر بن عبداللہ انصاری رضی اللہ عنہ سے انہوں نے کہا میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے اگر تمہاری دواؤں میں کوئی مفید دوا ہے تو وہ شہد کا پینا اور پچھنی لگانا ہے یا انگار سے جھلسنا اور اس کو پسند نہیں کرتا۔ ف

ف اس حدیث کی مناسبت باب سے یوں ہے کہ جب پچھنی لگانا بہترین علاج ٹھہرا تو سر کے درد میں بھی لگانا مفید ہوگا

بَابُ الْحَلْقِ مِنَ الْأَذَى ۔

باب تکلیف کی حالت میں سر منڈا ڈالنا

ف مثلاً پچھنی لگانے میں بالوں سے تکلیف ہو۔

٦٠٤۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ: حَدَّثَنَا حَمَّادٌ، عَنْ أَيُّوبَ قَالَ: سَمِعْتُ مُجَاهِدًا، عَنِ ابْنِ أَبِي لَيْلَى، عَنْ كَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ قَالَ: أَتَى عَلَيَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ زَمَنَ الْحُدَيْبِيَةِ وَأَنَا أُوقِدُ تَحْتَ بُرْمَةٍ وَالْقَمْلُ يَتَنَاثَرُ عَنْ رَأْسِي فَقَالَ: أَيُؤْذِيكَ هَوَامُّكَ؟ قُلْتُ: نَعَمْ، قَالَ: فَاحْلِقْ وَصُمْ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ أَوْ أَطْعِمْ سِتَّةً، أَوِ انْسُكْ نَسِيكَةً. قَالَ أَيُّوبُ: لَا أَدْرِي بِأَيَّتِهِنَّ بَدَأَ۔

ہم سے مسدد نے بیان کیا کہا ہم سے حماد بن زید نے انہوں نے ایوب سختیانی سے کہا میں نے مجاہد سے سنا انہوں نے عبدالرحمٰن بن ابی لیلیٰ سے انہوں نے کعب بن عجرہ سے انہوں نے کہا جس سال صلح حدیبیہ ہوئی۔ میں ہانڈی کے نیچے آگ سلگا رہا تھا اور جوئیں میرے سر سے ٹپ ٹپ گر رہی تھیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس تشریف لائے فرمانے لگے تجھ کو ان جوؤں سے تکلیف ہے میں نے عرض کیا جی ہاں آپ نے فرمایا سر منڈا ڈال اور اس کا کفارہ دے تین روزے رکھ لے یا چھ مسکینوں کو کھانا کھلا دے یا بکری قربانی کر۔ ایوب نے کہا میں نہیں جانتا ان تینوں چیزوں میں کس کا نام پہلے لیا۔

بَابُ مَنِ اكْتَوَى أَوْ كَوَى غَيْرَهُ، وَفَضْلِ مَنْ لَمْ يَكْتَوِ۔

باب داغ لگوانا یا لگانا اور جو شخص داغ نہ لگائے اللہ پر بھروسا کرے اس کی فضیلت۔

٦٠٥۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ هِشَامُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ

ہم سے ابو الولید ہشام بن عبدالملک نے بیان کیا کہا ہم سے عبدالرحمٰن بن سلیمان بن غسیل نے کہا ہم سے عاصم

ابْنُ سُلَيْمَانَ بْنِ الْغَسِيلِ: حَدَّثَنَا عَاصِمُ ابْنُ عُمَرَ بْنِ قَتَادَةَ قَالَ: سَمِعْتُ جَابِرًا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: إِنْ كَانَ فِي شَيْءٍ مِنْ أَدْوِيَتِكُمْ شِفَاءٌ فَفِي شَرْطَةِ مِحْجَمٍ، أَوْ لَذْعَةٍ بِنَارٍ، وَمَا أُحِبُّ أَنْ أَكْتَوِيَ۔

بن عمر بن قتادہ نے کہا میں نے جابر رضہ سے سنا انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے۔ آپ نے فرمایا اگر تمہاری دواؤں میں کسی میں شفا ہو تو پچھنی لگانے میں یا انگار سے چرکا لگانے میں ہوگی اور مجھ کو آگ سے چرکا دینا (داغ لگانا) پسند نہیں ہے ف۱

ف۱ یہ حدیث اوپر گذر چکی ہے۔

۶۰۶۔ حَدَّثَنَا عِمْرَانُ بْنُ مَيْسَرَةَ: حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ: حَدَّثَنَا حُصَيْنٌ، عَنْ عَامِرٍ، عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: لَا رُقْيَةَ إِلَّا مِنْ عَيْنٍ أَوْ حُمَةٍ، فَذَكَرْتُهُ لِسَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ فَقَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ عَبَّاسٍ، قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: عُرِضَتْ عَلَيَّ الْأُمَمُ فَجَعَلَ النَّبِيُّ وَالنَّبِيَّانِ يَمُرُّونَ مَعَهُمُ الرَّهْطُ، وَالنَّبِيُّ لَيْسَ مَعَهُ أَحَدٌ، حَتَّى وَقَعَ فِي سَوَادٍ عَظِيمٍ، قُلْتُ: مَا هَذَا؟ أُمَّتِي هَذِهِ؟ قِيلَ: بَلْ هَذَا مُوسَى وَقَوْمُهُ، قِيلَ انْظُرْ إِلَى الْأُفُقِ، فَإِذَا سَوَادٌ يَمْلَأُ الْأُفُقَ، ثُمَّ قِيلَ لِي: انْظُرْ هَا هُنَا وَهَا هُنَا فِي آفَاقِ السَّمَاءِ، فَإِذَا سَوَادٌ قَدْ مَلَأَ الْأُفُقَ، قِيلَ: هَذِهِ أُمَّتُكَ، وَيَدْخُلُ الْجَنَّةَ مِنْ هَؤُلَاءِ سَبْعُونَ أَلْفًا بِغَيْرِ حِسَابٍ، ثُمَّ دَخَلَ وَلَمْ يُبَيِّنْ لَهُمْ فَأَفَاضَ الْقَوْمُ وَقَالُوا: نَحْنُ الَّذِينَ

ہم سے عمران بن میسرہ نے بیان کیا کہا ہم سے محمد بن فضیل نے کہا ہم سے حصین بن عبدالرحمٰن نے انہوں نے عامر شعبی سے انہوں نے عمران بن حصین سے انہوں نے کہا منتر تو یا نظر سے کرنا چاہیئے (جب نظر بد لگے) یا سانپ بچھو کے کاٹنے سے حصین نے کہا میں نے عمران کا یہ قول سعید بن جبیر سے بیان کیا انہوں نے کہا ہم سے ابن عباس رضہ نے بیان کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ف اگلی امتیں میرے سامنے لائی گئیں تو ایک پیغمبر اور دو پیغمبر گزرے ان کے ساتھ دس سے کم ان کی امت کے لوگ تھے۔ کوئی پیغمبر ایسا بھی تھا۔ جس کے ساتھ ایک بھی امتی نہ تھا پھر ایک بڑی جماعت مجھ کو دکھلائی گئی میں سمجھا میری امت ہے لیکن فرشتوں نے کہا یہ حضرت موسیٰ علیہ السلام ہیں اور ان کی امت بنی اسرائیل کے لوگ، پھر مجھ سے کہا گیا آسمان کا کنارہ دیکھو۔ کیا دیکھتا ہوں اتنی بڑی جماعت ہے کہ آسمان کا کنارہ بھر گیا پھر مجھ سے کہا گیا ادھر ادھر آسمان کے دوسرے کناروں میں بھی دیکھ کیا دیکھتا ہوں کہ اتنی بڑی جماعت ہے کہ آسمان کا کنارہ بھر گیا فرشتوں نے کہا یہ تمہاری امت ہے اور ان میں سے ستر ہزار آدمی بے حساب بہشت میں جائیں گے یہ فرما کر آپ حجرے کے اندر تشریف لے گئے یہ نہیں بیان کیا کہ وہ

آمَنَّا بِاللّٰهِ وَاتَّبَعْنَا رَسُولَهُ، فَنَحْنُ هُمْ أَوْ أَوْلَادُنَا الَّذِينَ وُلِدُوا فِي الإِسْلَامِ فَإِنَّا وُلِدْنَا فِي الجَاهِلِيَّةِ، فَبَلَغَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَخَرَجَ فَقَالَ: هُمُ الَّذِينَ لَا يَسْتَرْقُونَ وَلَا يَتَطَيَّرُونَ وَلَا يَكْتَوُونَ وَعَلَى رَبِّهِمْ يَتَوَكَّلُونَ، فَقَالَ عُكَاشَةُ بْنُ مِحْصَنٍ: أَمِنْهُمْ أَنَا يَا رَسُولَ اللّٰهِ؟ قَالَ: نَعَمْ، فَقَامَ آخَرُ فَقَالَ: أَمِنْهُمْ أَنَا؟ قَالَ: سَبَقَكَ بِهَا عُكَاشَةُ۔

ستر ہزار آدمی کون لوگ ہوں گے اب صحابہ قیاس دوڑانے لگے اور کہنے لگے یہ ستر ہزار ہم لوگ ہوں گے جو اللہ پر ایمان لائے اس کے پیغمبر کی پیروی کی یا ہماری اولاد ہو گی جو اسلام ہی کے دین پر پیدا ہوئی اور کیوں کہ ہم لوگ تو جاہلیت اور کفر پر پیدا ہوئے تھے یہ خبر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو پہنچی آپ برآمد ہوئے فرمایا یہ ستر ہزار وہ لوگ ہیں جو نہ منتر کرتے ہیں نہ شگون (فال بد) لیتے ہیں نہ داغ لگواتے ہیں بلکہ اپنے پروردگار پر بھروسہ رکھتے ہیں (سمجھتے ہیں وہی شافیٔ مطلق ہے) یہ سن کر عکاشہ بن محصن (ایک صحابی) کھڑے ہوئے پوچھنے لگے یا رسول اللہ کیا میں ان ستر ہزار میں سے ہوں آپ نے فرمایا ہاں۔ اس کے بعد ایک اور صحابی (سعید بن عبادہ) کھڑے ہوئے وہ بھی پوچھنے لگے کیا میں ان لوگوں میں سے ہوں آپ نے فرمایا تم سے پہلے عکاشہ بن محصن ان لوگوں میں ہو چکا ف۲

ف شب معراج یا کسی دوسری رات کو ف۲ اب کھڑے کھڑے ہر شخص تھوڑے ہی ان لوگوں میں داخل ہو سکتا ہے۔

بَابُ الإِثْمِدِ وَالكُحْلِ مِنَ الرَّمَدِ

فِيهِ عَنْ أُمِّ عَطِيَّةَ۔

باب اثمد ف۱ اور سرمہ لگانا جب آنکھیں دکھتی ہوں

اس باب میں ام عطیہ سے روایت ہے ف۲

ف۱ اصفہانی سرمہ کا پتھر ف۲ یہ روایت موصولاً اوپر گذر چکی ہے۔

۶۰۷۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ: حَدَّثَنَا يَحْيَى، عَنْ شُعْبَةَ: حَدَّثَنِي حُمَيْدُ ابْنُ نَافِعٍ، عَنْ زَيْنَبَ، عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا: أَنَّ امْرَأَةً تُوُفِّيَ زَوْجُهَا فَاشْتَكَتْ عَيْنَهَا، فَذَكَرُوهَا لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَذَكَرُوا لَهُ الكُحْلَ وَأَنَّهُ يُخَافُ عَلَى عَيْنِهَا فَقَالَ لَقَدْ كَانَتْ إِحْدَاكُنَّ تَمْكُثُ فِي بَيْتِهَا

ہم سے مسدد بن مسرہد نے بیان کیا کہا ہم سے یحییٰ بن سعید قطان نے انہوں نے شعبہ سے کہا مجھ سے حمید بن نافع نے بیان کیا انہوں نے زینب بنت ابی سلمہ سے انہوں نے (اپنی والدہ) ام المومنین ام سلمہ رضہ سے ایک عورت (عاتکہ) کا خاوند (مغیرہ) مر گیا تھا اس کی آنکھیں دکھنے لگیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کیا گیا تو لوگوں نے کہا سرمہ لگانا ضروری ہے نہیں تو آنکھیں جاتے رہنے کا ڈر ہے ف۱ آپ نے فرمایا پہلے ف۲ جب عورت (خاوند کے مرنے پر) بھپکے پرانے

فِي شَرِّ أَحْلَاسِهَا، أَوْ فِي أَحْلَاسِهَا فِي شَرِّ بَيْتِهَا فَإِذَا مَرَّ كَلْبٌ رَمَتْ بَعْرَةً، فَلَا أَرْبَعَةَ أَشْهُرٍ وَعَشْرًا۔

خراب کپڑے پہن کر ایک سڑے گھر میں (سال بھر تک) پڑی رہتی تھی (سال کے بعد) جب کتا سامنے سے نکلتا تو اونٹ کی مینگنی اس پر پھینکتی ف ۳ چار مہینے دس دن عدت کے، پورے ہونے تک وہ سرمہ نہیں لگا سکتی۔

ف لیکن آپ نے عدت کے اندر سرمہ کی اجازت نہ دی ف ۲ جاہلیت کے زمانہ میں کس طرح گزارہ کرتے تھے ف ۳ اس وقت کہیں عدت سے باہر آتی اتفاق سے اگر کتا نہ نکلا تو اس کے انتظار میں اور پڑی سڑتی رہتی اس کا قصہ اوپر گزر چکا ہے حدیث سے باب کا مطلب یوں نکلا کہ آپ نے عدت کی وجہ سے آشوب چشم میں سرمہ لگانے کی اجازت نہ دی اگر عدت نہ ہوتی تو آپ درد چشم میں سرمہ لگانے کی اجازت دیتے۔ باب کا یہی مطلب ہے۔

بَابُ الْجُذَامِ، وَقَالَ عَفَّانُ،

باب جزام کا بیان ف اور عفان بن مسلم (امام بخاری کے شیخ) نے کہا (اس کو ابو نعیم نے وصل کیا)

۶۰۸ - حَدَّثَنَا سَلِيمُ بْنُ حَيَّانَ: حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ مِينَاءَ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا عَدْوَى وَلَا طِيَرَةَ، وَلَا هَامَةَ وَلَا صَفَرَ، وَفِرَّ مِنَ الْمَجْذُومِ كَمَا تَفِرُّ مِنَ الْأَسَدِ۔

ہم سے سلیم بن حبان نے بیان کیا کہا ہم سے سعید بن میناء نے کہا میں نے ابو ہریرہؓ سنا وہ کہتے تھے۔ آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، چھوت لگنا، بدشگونی لینا الّو کا منحوس ہونا صفر کا منحوس ہونا یہ سب لغو خیالات ہیں البتہ جزامی شخص سے ایسا بھاگتا رہ جیسے شیر سے بھاگتا ہے ف ۲

ف یہ ایک خراب مشہور بیماری ہے خون خراب ہو کر سارا جسم سڑنے لگتا ہے اخیر میں انگلیاں ہاتھ پاؤں جھڑ جاتے ہیں اعاذنا اللہ منہ ومن کل مرض ووجع ف ۲ اس میں جزام شیری کا عارضہ ہے چنانچہ اس کو داء الاسد بھی کہتے ہیں ہر چند کہ مرض کا پیدا ہونا بحکم الٰہی ہے مگر جزامی کے ساتھ خلط ملط اور یک جائی اس کا سبب ہے اور سبب سے پرہیز رکھنا مقتضائے دانشمندی ہے توکل کے خلاف نہیں ہے جب یہ اعتقاد ہو کہ سبب اسی وقت اثر کرتا ہے جب اللہ تعالیٰ اس میں اثر دے بعضوں نے کہا آپ نے پہلے فرمایا چھوت لگنا کچھ نہیں ہے پھر فرمایا جزامی سے بھاگتے رہو یہ اس کے خلاف نہیں ہے آپ کا مطلب یہ ہے کہ ضعیف الایمان لوگوں کو جزامی سے الگ ہی رہنا بہتر ہے ایسا نہ ہو کہ کوئی عارضہ لگ جائے تو علت اس کی جزامی کا قرب قرار دے اور شرک میں گرفتار ہوں گویا یہ حکم عوام کے لیے ہے اور خواص کو اجازت ہے وہ جزامی سے قرب رکھیں تو بھی کوئی قباحت نہیں ہے جیسے دوسری حدیث میں ہے کہ آپ نے ایک جزامی کے ساتھ کھانا کھا لیا اور فرمایا کل بسم اللہ ثقۃً باللہ وتوکلاً علیہ اس حدیث سے یہ بھی نکلا کہ طاعون زدہ اشخاص سے الگ ہو جانا اور طاعون زدہ جگہ سے بچے۔ جانا درست ہے جیسے جزامی کے پاس، سے

جانے کی اجازت ہے اور دوسری حدیث میں جو وارد ہے کہ جس ملک میں طاعون ہو وہاں جاؤ بھی نہیں اگر تمہارے
میں ہو تو بھاگو بھی نہیں اس سے یہ مراد ہے کہ سارا ملک چھوڑ کر دوسرے دُور دراز ملکوں میں بھاگنا درست نہیں ہے۔
انہ ہو وہاں بھی لوگوں کے بھاگ آنے کی وجہ سے یہ بیماری پیدا ہو اور مسلمانوں کو نقصان پہنچے اس کا یہ مطلب نہیں
کہ جس محلہ یا جس مکان یا جس گاؤں میں طاعون ہو تو وہاں سے نکل کر تبدیل مکان یا تبدیل محلہ کرنا درست نہیں ہے
اللہ اعلم بالصواب

بَابُ الْمَنُّ شِفَاءٌ لِلْعَيْنِ۔

٦٠٩ - حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى: حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ قَالَ: سَمِعْتُ عَمْرَو بْنَ حُرَيْثٍ قَالَ: سَمِعْتُ سَعِيدَ بْنَ زَيْدٍ قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: الْكَمْأَةُ مِنَ الْمَنِّ، وَمَاؤُهَا شِفَاءٌ لِلْعَيْنِ، وَقَالَ شُعْبَةُ: وَأَخْبَرَنِي الْحَكَمُ، عَنِ الْحَسَنِ الْعُرَنِيِّ، عَنْ عَمْرِو بْنِ حُرَيْثٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ زَيْدٍ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ شُعْبَةُ: لَمَّا حَدَّثَنِي بِهِ الْحَكَمُ لَمْ أُنْكِرْهُ مِنْ حَدِيثِ عَبْدِ الْمَلِكِ۔

باب من (یعنی کھنبی) آنکھ کی شفا ہے

ہم سے محمد بن مثنی نے بیان کیا کہا ہم سے غندر نے کہا ہم سے شعبہ نے انہوں نے عبدالملک بن عمیر سے کہا میں نے عمرو بن حریث سے سنا کہا میں نے سعید بن زید سے کہا میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ فرماتے تھے کھنبی من میں داخل ہے ؎ اس کا پانی آنکھ کی دوا ہے (اسی سند سے) شعبہؓ نے کہا مجھ سے حکم بن عتیبہ نے خبر دی انہوں نے حسن بن عبداللہ عرنی سے انہوں نے عمرو بن حریث سے انہوں نے سعید بن زید سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے یہی حدیث شعبہ نے کہا جب یہ حدیث مجھ سے حکم نے بیان کی تو مجھ کو عبدالملک کی روایت کا اغبار ہو گیا کیونکہ عبدالملک کا حافظہ اخیر میں بگڑ گیا تھا۔ شعبہ کو صرف اس کی روایت پر بھروسہ نہ ہوا)

؎ جو بن محنت بنی اسرائیل کو ملتا تھا ایسے ہی کھنبی بھی خود اگ آتی ہے (یعنی بکر ہونا)

بَابُ اللَّدُودِ۔

؎ اس طرح کہ بیمار کے منہ میں ایک طرف لگا دیں۔

٦١٠ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللهِ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ: حَدَّثَنِي مُوسَى بْنُ أَبِي عَائِشَةَ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ عَبْدِ اللهِ، عَنِ ابْنِ

باب حلق میں ؎ دوا ڈالنا اس کو لدود کہتے ہیں

ہم سے علی بن عبداللہ مدینی نے بیان کیا کہا ہم سے یحییٰ بن سعید قطان نے کہا ہم سے سفیان ثوری نے کہا مجھ سے موسیٰ بن ابی عائشہ نے انہوں نے عبیداللہ بن عبداللہ بن عتبہ سے انہوں نے ابن عباس رضؓ اور عائشہ سے کہ

عَبَّاسٍ وَعَائِشَةَ أَنَّ أَبَا بَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَبَّلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ مَيِّتٌ، قَالَ: قَالَتْ عَائِشَةُ: لَدَدْنَاهُ فِي مَرَضِهِ فَجَعَلَ يُشِيرُ إِلَيْنَا أَنْ لَا تَلُدُّونِي فَقُلْنَا: كَرَاهِيَةُ الْمَرِيضِ لِلدَّوَاءِ، فَلَمَّا أَفَاقَ قَالَ: أَلَمْ أَنْهَكُمْ أَنْ تَلُدُّونِي؟ قُلْنَا: كَرَاهِيَةُ الْمَرِيضِ لِلدَّوَاءِ، فَقَالَ: لَا يَبْقَى فِي الْبَيْتِ أَحَدٌ إِلَّا لُدَّ وَأَنَا أَنْظُرُ، إِلَّا الْعَبَّاسَ فَإِنَّهُ لَمْ يَشْهَدْكُمْ۔

کہ ابوبکر صدیق رضی نے وفات کے بعد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو بوسہ دیا آپ کی نعش کو حضرت عائشہ کہتی تھیں ہم نے بیماری میں آپ کے منہ میں دوا ڈالی آپ اشارے سے فرماتے رہے میرے حلق میں دوا نہ ڈالو ہم سمجھے کہ ایسا ہی ہے جیسے ہر ایک بیمار دوا سے نفرت کرتا ہے جب آپ کو ہوش آیا (بولنے کی طاقت ہوئی) تو آپ نے فرمایا میں نے تم لوگوں کو حلق میں دوڈالنے سے منع کیا تھا ف گھر میں جتنے آدمی ہیں ان کے حلق میں دوا ڈالی جائے میں دیکھتا رہوں گا ایک عباس کو چھوڑ دو وہ میرے حلق میں دوا ڈالتے وقت موجود نہ تھے (بعد میں آئے)

ف پھر تم نے کیوں ڈالی اچھا اب تمہاری سزا یہ ہے۔

---

٦١١ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنِ الزُّهْرِيِّ: أَخْبَرَنِي عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ، عَنْ أُمِّ قَيْسٍ قَالَتْ: دَخَلْتُ بِابْنٍ لِي عَلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَدْ أَعْلَقْتُ عَلَيْهِ مِنَ الْعُذْرَةِ فَقَالَ: عَلَى مَا تَدْغَرْنَ أَوْلَادَكُنَّ بِهٰذَا الْعِلَاقِ؟ عَلَيْكُنَّ بِهٰذَا الْعُودِ الْهِنْدِيِّ فَإِنَّ فِيهِ سَبْعَةَ أَشْفِيَةٍ، مِنْهَا ذَاتُ الْجَنْبِ، يُسْعَطُ مِنَ الْعُذْرَةِ، وَيُلَدُّ مِنْ ذَاتِ الْجَنْبِ، فَسَمِعْتُ الزُّهْرِيَّ يَقُولُ: بَيَّنَ لَنَا اثْنَيْنِ، وَلَمْ يُبَيِّنْ لَنَا خَمْسَةً، قُلْتُ لِسُفْيَانَ: فَإِنَّ مَعْمَرًا يَقُولُ: أَعْلَقْتُ عَلَيْهِ، قَالَ: لَمْ يَحْفَظْ، إِنَّمَا قَالَ: أَعْلَقْتُ عَنْهُ، حَفِظْتُهُ مِنْ فِي الزُّهْرِيِّ،

ہم سے علی بن عبداللہ مدینی نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان بن عیینہ نے انہوں نے زہری سے کہا مجھ کو عبیداللہ بن عبداللہ بن عتبہ نے خبر دی انہوں نے ام قیس بنت محصن سے انہوں نے کہا میں اپنا ایک بچہ لے کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس گئی (اس کا نام معلوم نہیں ہوا) میں نے اس کی ناک میں بتی ڈالی تھی اس کا حلق دبایا تھا چونکہ اس کے گلے میں بیماری ہوگئی تھی آپ نے فرمایا تم اپنے بچوں کو انگلی سے حلق دبا کر کیوں تکلیف دیتے ہو یہ عود ہندی لو (کوٹ) اس میں ایک ذات الجنب بھی ہے (پسلی کا ورم) اگر حلق کی بیماری ہو تو اس کو ناک میں ڈالو اگر ذات الجنب ہو تو حلق میں ڈالو۔ (لدود کرو) سفیان کہتے ہیں میں نے زہری سے سنا وہ کہہ رہے تھے آنحضرت نے دو بیماریوں کو تو بیان کیا باقی پانچ بیماریاں بیان نہیں فرمائیں علی بن مدینی نے کہا میں نے سفیان سے کہا معمر تو زہری سے یوں نقل کرتا ہے اغلقت علیہ انہوں نے کہا معمر نے یاد نہیں رکھا مجھے یاد ہے

وَصَفَ سُفْيَانُ الْغُلَامَ يُحَنَّكُ بِالْإِصْبَعِ وَأَدْخَلَ سُفْيَانُ فِي حَنَكِهِ، إِنَّمَا يَعْنِي رَفْعَ حَنَكِهِ بِإِصْبَعِهِ، وَلَمْ يَقُلْ أَعْلِقُوا عَنْهُ شَيْئًا۔

زہری نے یوں کہا تھا اعلقت عنہ اور سفیان نے اس تحنیک کو بیان کیا جو بچہ کی پیدائش کے وقت کی جاتی ہے سفیان نے انگلی حلق میں ڈال کر اپنے کوے کو انگلی سے اٹھایا اور انہوں نے یہ نہیں کہا اَعْلِقُوا عَنْهُ شَيْئًا

ل تو سفیان نے اعلاق کے معنی بھی وہی بیان کیے چنانچہ بچہ کے حلق میں انگلی ڈال کر اس کا کوا اٹھانا۔

بَابٌ

باب

ل اس میں کوئی ترجمہ مذکور نہیں ہے گویا باب سابق کا تتمہ ہے۔

۶۱۲ - حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ مُحَمَّدٍ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ: أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ وَيُونُسُ: قَالَ الزُّهْرِيُّ: أَخْبَرَنِي عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُتْبَةَ: أَنَّ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ: لَمَّا ثَقُلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاشْتَدَّ وَجَعُهُ اسْتَأْذَنَ أَزْوَاجَهُ فِي أَنْ يُمَرَّضَ فِي بَيْتِي فَأَذِنَّ لَهُ، فَخَرَجَ بَيْنَ رَجُلَيْنِ تَخُطُّ رِجْلَاهُ فِي الْأَرْضِ بَيْنَ عَبَّاسٍ وَآخَرَ، فَأَخْبَرْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ فَقَالَ: هَلْ تَدْرِي مَنِ الرَّجُلُ الْآخَرُ الَّذِي لَمْ تُسَمِّ عَائِشَةُ؟ قُلْتُ: لَا، قَالَ: هُوَ عَلِيٌّ، قَالَتْ عَائِشَةُ: فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْدَ مَا دَخَلَ بَيْتَهَا وَاشْتَدَّ بِهِ وَجَعُهُ: هَرِيقُوا عَلَيَّ مِنْ سَبْعِ قِرَبٍ لَمْ تُحْلَلْ أَوْكِيَتُهُنَّ لَعَلِّي أَعْهَدُ إِلَى النَّاسِ قَالَتْ: فَأَجْلَسْنَاهُ فِي مِخْضَبٍ لِحَفْصَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ

ہم سے بشر بن محمد نے بیان کیا کہا ہم کو عبداللہ بن مبارک نے خبر دی کہا ہم کو معمر اور یونس نے کہا کہ زہری نے کہا مجھ کو عبیداللہ بن عبداللہ بن عتبہ نے خبر دی حضرت عائشہؓ کہتی ہیں جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اٹھنا چلنا دشوار ہوا اور بیماری سخت ہو گئی تو آپ نے اپنی دوسری بیبیوں سے یہ اجازت چاہی کہ بیماری کے دن میرے گھر گذاریں انہوں نے اجازت دیدی آپ اس حال سے برآمد ہوئے کہ آپکے (ضعف سے) دونوں پاؤں زمین پر لکیر بناتے جاتے تھے ایک طرف عباسؓ آپ کو تھامے تھے ایک طرف اور ایک شخص عبیداللہ کہتے ہیں میں نے یہ حدیث ابن عباسؓ سے بیان کی انہوں نے کہا تجھ کو معلوم ہے وہ دوسرے شخص کون تھے جن کا نام حضرت عائشہؓ نے نہیں لیا۔ میں نے کہا نہیں تو انہوں نے کہا وہ حضرت علیؓ تھے خیر حضرت عائشہؓ کہتی ہیں جب آپ میرے گھر میں آچکے تو اور بیماری کی شدت ہو گئی (آپ کو بڑے زور کا بخار تھا) آپ نے فرمایا ایسا کرو سات مشکیں پانی کی لاؤ جن کے منہ نہ کھولے گئے ہوں وہ سب مجھ پر بہاؤ شاید (میرا بخار کم ہو) میں لوگوں کو کچھ وصیت کر سکوں حضرت عائشہؓ کہتی ہیں ہم نے آپ کو حفصہؓ کے گنگال میں بٹھلایا اور اوپر سے آپ پر یہ مشکیں ڈالنا شروع کر دیں یہاں تک کہ آپ اشارے سے

طَفِقْنَا نَصُبُّ عَلَيْهِ مِنْ تِلْكَ الْقِرَبِ حَتَّى جَعَلَ يُشِيرُ إِلَيْنَا أَنْ قَدْ فَعَلْتُنَّ، قَالَتْ: وَخَرَجَ إِلَى النَّاسِ فَصَلَّى بِهِمْ وَخَطَبَهُمْ۔

فرمانے لگے بس کرو بس پھر آپ باہر نکلے اور نماز پڑھائی لوگوں کو خطبہ سنایا۔

بَابُ الْعُذْرَةِ۔

باب عذرہ کا بیان ف۱

ف۱ حلق کی بیماری کا یعنی کوا گر جانا جس کو عربی میں سقوط اللہاۃ کہتے ہیں۔

۶۱۳۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ: أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ: أَخْبَرَنِي عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ أُمَّ قَيْسٍ بِنْتَ مِحْصَنٍ الْأَسَدِيَّةَ أَسَدَ خُزَيْمَةَ، وَكَانَتْ مِنَ الْمُهَاجِرَاتِ الْأُوَلِ اللَّاتِي بَايَعْنَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهِيَ أُخْتُ عُكَاشَةَ، أَخْبَرَتْهُ أَنَّهَا أَتَتْ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِابْنٍ لَهَا قَدْ أَعْلَقَتْ عَلَيْهِ مِنَ الْعُذْرَةِ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: عَلَامَ تَدْغَرْنَ أَوْلَادَكُنَّ بِهَذَا الْعِلَاقِ؟ عَلَيْكُمْ بِهَذَا الْعُودِ الْهِنْدِيِّ فَإِنَّ فِيهِ سَبْعَةَ أَشْفِيَةٍ مِنْهَا ذَاتُ الْجَنْبِ، يُرِيدُ الْكُسْتَ، وَهُوَ الْعُودُ الْهِنْدِيُّ، وَقَالَ يُونُسُ وَإِسْحَاقُ بْنُ رَاشِدٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ: عَلَّقَتْ عَلَيْهِ۔

ہم سے ابوالیمان نے بیان کیا کہا ہم کو شعیب نے خبر دی انہوں نے زہری سے کہا مجھ کو عبیداللہ بن عبداللہ بن عتبہ نے کہ ام قیس بنت محصن اسدیہ یعنی اسد قبیلہ کی جو خزیمہ قبیلے کی شاخ ہے (یہ اس لیے کہہ دیا کہ اسد دوسرے قبیلے بھی ہیں) جو اگلی مہاجرات میں سے تھی جنہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے بیعت کی تھی اور عکاشہ بن محصن کی بہن تھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اپنا ایک بچہ لے کر آئی (اس کا نام معلوم) اس نے عذرہ کی بیماری کی وجہ سے اس بچہ کا گلا دبایا تھا۔ آپ نے فرمایا تم اپنی اولاد کا اس طرح علاج کر کے کیوں گلا دباتی ہو انگلی سے کوا اٹھاتی ہو عود ہندی (کوٹ) کیوں نہیں لیتیں وہ سات بیماریوں کی دوا ہے ذات الجنب کی بھی عود ہندی سے کست مراد تھا (یعنی ہندوستان کا عود) اور یونس اور اسحاق بن راشد نے زہری سے اس روایت میں بجائے أَعْلَقَتْ عليه کے عَلَّقَتْ نقل کیا ہے ف۱۔

ف۱ اور لغت کی رو سے اعلقت صحیح ہے خود اعلاق سے اعلاق کہتے ہیں بچہ کے حلق کو دبانا اور علما یونس کی روایت کو امام مسلم نے اور اسحاق کی روایت کو آگے چل کر خود امام بخاری نے وصل کیا ہے۔

بَابُ دَوَاءِ الْمَبْطُونِ۔

باب پیٹ کے عارضہ میں کیا دوا دی جائے۔

(یعنی دستوں میں)

۶۱۴ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ أَبِي الْمُتَوَكِّلِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: إِنَّ أَخِي اسْتَطْلَقَ بَطْنُهُ، فَقَالَ: اسْقِهِ عَسَلًا، فَسَقَاهُ، فَقَالَ: إِنِّي سَقَيْتُهُ فَلَمْ يَزِدْهُ إِلَّا اسْتِطْلَاقًا، فَقَالَ: صَدَقَ اللهُ وَكَذَبَ بَطْنُ أَخِيكَ، تَابَعَهُ النَّضْرُ عَنْ شُعْبَةَ۔

ہم سے محمد بن بشار نے بیان کیا کہا ہم سے محمد بن جعفر نے کہا ہم سے شعبہ نے انہوں نے قتادہ سے انہوں نے ابو المتوکل سے انہوں نے ابو سعید خدری سے انہوں نے کہا ایک شخص (نام نامعلوم) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا کہنے لگا میرے بھائی کا پیٹ - چل نکلا ہے (دست آرہے ہیں بند نہیں ہوتے) آپ نے فرمایا اس کو شہد پلا دے اس نے پلا دیا پھر آیا اور کہنے لگا یا رسول اللہ شہد تو میں نے پلا دیا اس کو اور دست بڑھ گئے ہیں آپ نے فرمایا اللہ سچا ہے ف۱ اور تیرے بھائی کا پیٹ جھوٹا ہے ف۲ محمد بن جعفر کے ساتھ اس حدیث کو نضر بن شمیل نے بھی شعبہ سے روایت کیا ف۳

ف۱ جس نے شہد کو شفا فرمایا ف۲ جس پر دوا کا اثر نہیں ہوتا لیکن یہ جھوٹ کہاں تک چلے گا اخیر میں اللہ کا یہ فرمانا سچ ہوگا۔ ایسا ہی ہوا شہد پلاتے پلاتے اس کے دست بند ہو گئے سب مادہ نکل گیا تو شہد نے ری کنسٹری اثر کیا یعنی روک دیے
ف۳ اس کو اسحاق بن راہویہ نے اپنی مسند میں وصل کیا۔

بَابٌ لَا صَفَرَ، وَهُوَ دَاءٌ يَأْخُذُ الْبَطْنَ۔

باب صفر کوئی چیز نہیں صفر پیٹ کی ایک بیماری ہے ف۱

ف۱ بعضے کہتے ہیں ایک کیڑا ہے جو پیٹ میں بند ہو جاتا ہے آدمی کا رنگ زرد ہو جاتا ہے اور آخر ہلاک ہو جاتا ہے

۶۱۵ - حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ اللهِ: حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ صَالِحٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ: أَخْبَرَنِي أَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ وَغَيْرُهُ: أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: إِنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لَا عَدْوَى وَلَا صَفَرَ وَلَا هَامَةَ، فَقَالَ أَعْرَابِيٌّ: يَا رَسُولَ اللهِ، فَمَا بَالُ

ہم سے عبد العزیز بن عبد اللہ اویسی نے بیان کیا کہا ہم سے ابراہیم بن سعد نے انہوں نے صالح بن کیسان سے انہوں نے ابن شہاب سے کہا مجھ کو ابو سلمہ بن عبد الرحمٰن بن عوف نے خبر دی کہ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا چھوت لگنا اور صفر کا متعدی ہونا (ایک دوسرے کو لگنا) اور الّو کا منحوس ہونا یہ سب باتیں کچھ نہیں (محض لغو خیالات ہیں) اس پر ایک گنوار (نام نامعلوم) بولا یا رسول اللہ میرے اونٹوں کا کیا حال ہے ریگستان میں ایسے صاف

إِبِلِي تَكُونُ فِي الرَّمْلِ كَأَنَّهَا الظِّبَاءُ، فَيَأْتِي الْبَعِيرُ الأَجْرَبُ فَيَدْخُلُ بَيْنَهَا فَيُجْرِبُهَا، فَقَالَ: فَمَنْ أَعْدَى الأَوَّلَ؟ رَوَاهُ الزُّهْرِيُّ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، وَسِنَانِ ابْنِ أَبِي سِنَانٍ۔

چکنے ہرنوں کی طرح ہوتے ہیں پھر ایک خارشی اونٹ ان میں سے مل جاتا ہے تو سب کو خارشی کر دیتا ہے ف۱ آپ نے فرمایا یہ تو کہو اس پہلے اونٹ کو کس نے خارشی کیا ف۲ اس کو زہری نے ابوسلمہ اور سنان بن ابی سنان (دونوں سے روایت کیا ہے یہ روایت آگے آئے گی۔

ف۱ اور آپ فرماتے ہیں کہ چھوت لگنا کوئی چیز نہیں ف۲ یہ حدیث اوپر گذر چکی ہے۔

بَابُ ذَاتِ الْجَنْبِ۔

باب ذات الجنب کا بیان ف۱

ف۱ پسلی کا ورم جو بڑی سخت بیماری ہے دق اور سل کی طرح۔

۶۱۶۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ: أَخْبَرَنَا عَتَّابُ بْنُ بَشِيرٍ، عَنْ إِسْحَاقَ، عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ: أَخْبَرَنِي عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ أُمَّ قَيْسٍ بِنْتَ مِحْصَنٍ، وَكَانَتْ مِنَ الْمُهَاجِرَاتِ الأُوَلِ اللاَّتِي بَايَعْنَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهِيَ أُخْتُ عُكَّاشَةَ بْنِ مِحْصَنٍ: أَخْبَرَتْهُ أَنَّهَا أَتَتْ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِابْنٍ لَهَا وَقَدْ عَلَّقَتْ عَلَيْهِ مِنَ الْعُذْرَةِ، فَقَالَ: اتَّقُوا اللَّهَ، عَلَى مَا تَدْغَرُونَ أَوْلاَدَكُنَّ بِهَذِهِ الأَعْلاَقِ؟ عَلَيْكُمْ بِهَذَا الْعُودِ الْهِنْدِيِّ فَإِنَّ فِيهِ سَبْعَةَ أَشْفِيَةٍ، مِنْهَا ذَاتُ الْجَنْبِ، يُرِيدُ الْكُسْتَ يَعْنِي الْقُسْطَ، قَالَ: وَهِيَ لُغَةٌ۔

ہم سے محمد بن یحییٰ بن عبداللہ بن خالد بن فارس نے بیان کیا کہا ہم کو عتاب بن بشیر نے خبر دی انہوں نے اسحاق بن راشد سے انہوں نے زہری سے کہا مجھ کو عبیداللہ بن عبداللہ بن عتبہ نے کہ ام قیس بنت محصن جو اگلی مہاجر عورتوں میں سے تھی جنہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے بیعت کی تھی اور عکاشہ بن محصن کی بہن تھی وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اپنا (چھوٹا) بچہ لے کر آئی عذرہ کی بیماری کی وجہ سے اس کا گلا دبایا تھا آپ نے فرمایا اللہ سے ڈرو (معصوم بچوں کو ایسی تکلیف نہ دو) تم یہ گلا کیوں دباتی ہو عود ہندی لو وہ سات بیماریوں کی دوا ہے ان میں ایک ذات الجنب بھی ہے عود سے مراد آپ کی کست بحری تھا یعنی قسط قسط اور کست دونوں کہتے ہیں۔

۶۱۷۔ حَدَّثَنَا عَارِمٌ: حَدَّثَنَا حَمَّادٌ قَالَ: قُرِئَ عَلَى أَيُّوبَ مِنْ كُتُبِ أَبِي

ہم سے عارم ابوالنعمان نے بیان کیا کہا ہم سے حماد بن زید نے انہوں نے کہا ایوب سختیانی پر ابوقلابہ کی

قِلَابَةَ، مِنْهُ مَا حَدَّثَ بِهِ، وَمِنْهُ مَا قُرِئَ عَلَيْهِ، فَكَانَ هٰذَا فِي الْكِتَابِ عَنْ أَنَسٍ: أَنَّ أَبَا طَلْحَةَ وَأَنَسَ بْنَ النَّضْرِ كَوَيَاهُ، وَكَوَاهُ أَبُو طَلْحَةَ بِيَدِهِ، وَقَالَ عَبَّادُ بْنُ مَنْصُورٍ عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ أَبِي قِلَابَةَ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: أَذِنَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِأَهْلِ بَيْتٍ مِنَ الْأَنْصَارِ أَنْ يَرْقُوا مِنَ الْحُمَةِ وَالْأُذُنِ، قَالَ أَنَسٌ: كُوِيتُ مِنْ ذَاتِ الْجَنْبِ وَرَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَيٌّ، وَشَهِدَنِي أَبُو طَلْحَةَ وَأَنَسُ بْنُ النَّضْرِ وَزَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ، وَأَبُو طَلْحَةَ كَوَانِي۔

کتابیں پڑھی گئیں ان میں بعضے حدیثیں تو وہ تھیں جن کو ایوب نے خود ابوقلابہ سے روایت کیا ہے ف۱ یہ حدیث ان کی کتاب میں تھی ابوقلابہ نے انس رضؓ سے روایت کی کہ ابوطلحہ اور انس بن نضر (جو انس بن مالک رضؓ کے والد تھے) دونوں نے مل کر ذات الجنب کی بیماری میں انس رضؓ کو داغ دیا ابوطلحہ رضؓ نے خود اپنے ہاتھ سے داغا اور عباد بن منصور نے ایوب سختیانی سے روایت کیا انہوں نے ابوقلابہ سے انہوں نے انس بن مالک رضؓ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک انصاری کے گھر والوں (عمرو بن حزم کے خاندان والوں) کو سانپ بچھو کے زہر میں منتر کرنے کی اجازت دی اسی طرح کان کے درد میں، انس نے کہا میں نے ذات الجنب کی بیماری میں داغ لگوایا۔ اس وقت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم زندہ تھے (آپ نے انکار نہیں فرمایا) داغ دینے کے وقت ابوطلحہؓ اور انسؓ بن نضر اور زید بن ثابت موجود تھے ابوطلحہ رضؓ نے اپنے ہاتھ سے مجھ کو داغا۔

ف۱ اور بعضی حدیثیں ایسی تھیں جو ان کتابوں میں ملیں لیکن ایوب نے ان کو خود ابوقلابہ سے نہیں سنا تھا۔

بَابُ حَرْقِ الْحَصِيرِ لِيُسَدَّ بِهِ الدَّمُ۔ باب بوریاں جلا کر خون بند کرنا۔

۶۱۸۔ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عُفَيْرٍ: حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْقَارِيُّ، عَنْ أَبِي حَازِمٍ، عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ السَّاعِدِيِّ قَالَ: لَمَّا كُسِرَتْ عَلَى رَأْسِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْبَيْضَةُ، وَأُدْمِيَ وَجْهُهُ، وَكُسِرَتْ رُبَاعِيَتُهُ، وَكَانَ عَلِيٌّ يَخْتَلِفُ بِالْمَاءِ فِي الْمِجَنِّ

ہم سے سعید بن عفیر نے بیان کیا کہا ہم سے یعقوب بن عبدالرحمٰن قاری نے انہوں نے ابوحازم سے انہوں نے سہل بن سعد ساعدی سے انہوں نے کہا جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے سر مبارک پر (پتھر مار کر) خود توڑا گیا (مردود ابن قمیہ نے پتھر مارے تھے) اور آپ کا چہرہ مبارک زخمی ہو گیا اور سامنے کے چار دانتوں میں سے ایک دانت توڑا گیا (خون آپ کے زخم میں سے بہ رہا تھا) تو

وَجَاءَتْ فَاطِمَةُ تَغْسِلُ عَنْ وَجْهِهِ الدَّمَ، فَلَمَّا رَأَتْ فَاطِمَةُ عَلَيْهَا السَّلَامُ الدَّمَ يَزِيدُ عَلَى الْمَاءِ كَثْرَةً عَمَدَتْ إِلَى حَصِيرٍ فَأَحْرَقَتْهَا وَأَلْصَقَتْهَا عَلَى جُرْحِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَقَأَ الدَّمُ۔

حضرت علی رض ڈھال میں پانی لاتے تھے اور جناب فاطمہ زہرا آپ کی صاحبزادی منہ پر سے خون دھو رہی تھیں جب جناب فاطمہ زہرا نے دیکھا کہ پانی سے اور خون بڑھتا جاتا ہے۔ زیادہ نکلتا آتا ہے تو انہوں نے جھٹ ایک بوریئے کا ٹکڑا لیا اس کو جلا کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زخم پر چپکا دیا اسی وقت خون بند ہو گیا۔

ف معلوم ہوا بوریے کی راکھ خون بند کرنے کے لیے عمدہ دوا ہے۔ واللہ اعلم بالصواب۔

بَابُ الْحُمَّى مِنْ فَيْحِ جَهَنَّمَ۔ باب بخار دوزخ کی بھاپ ہے۔ ف

ف گویا بخار دنیا میں دوزخ کا ایک نمونہ ہے اللہ تعالیٰ نے اس کو اپنے بندوں کو ڈرانے اور عبرت دلانے کے لیے بھیجا ہے۔

۶۱۹۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سُلَيْمَانَ، قَالَ: حَدَّثَنِي ابْنُ وَهْبٍ: حَدَّثَنِي مَالِكٌ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: الْحُمَّى مِنْ فَيْحِ جَهَنَّمَ، فَأَطْفِئُوهَا بِالْمَاءِ، قَالَ نَافِعٌ: وَكَانَ عَبْدُ اللّٰهِ يَقُولُ: اكْشِفْ عَنَّا الرِّجْزَ۔

ہم سے یحییٰ بن سلیمان نے بیان کیا کہا مجھ سے عبداللہ بن وہب نے کہا مجھ سے امام مالک نے انہوں نے نافع سے انہوں نے ابن عمر رض سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا بخار دوزخ کی بھاپ ہے تو اس کو پانی سے بجھاؤ ف نافع نے کہا اسی اسناد سے عبداللہ بن عمر رض کو بخار آتا تو کہتے یا اللہ ہم پر سے اپنا عذاب دفع کر ف۲

ف ایک روایت میں ہے کہ زمزم کے پانی سے مراد وہ بخار ہے جو صفرا کے جوش سے ہو یعنی حرارت سے ہو اس میں ٹھنڈے پانی سے نہانا بے حد مفید ہے ف۲ حالاں کہ بخار میں صبر کرنے میں بڑا ثواب ہے مگر تندرستی کی دعا مانگنا بھی درست ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللھم انی اسألك العفو والعافیۃ۔

۶۲۰۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ، عَنْ هِشَامٍ، عَنْ فَاطِمَةَ بِنْتِ الْمُنْذِرِ، أَنَّ أَسْمَاءَ بِنْتَ أَبِي بَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا كَانَتْ إِذَا أُتِيَتْ

ہم سے عبداللہ بن مسلمہ قعنبی نے بیان کیا انہوں نے امام مالک سے انہوں نے ہشام بن عروہ سے انہوں نے اپنی (بی بی) فاطمہ بنت منذر سے کہ اسماء بنت ابی بکر ان کی دادی کے پاس جب کوئی بخار والی عورت لائی جاتی

بِالْمَرْأَةِ قَدْ حُمَّتْ تَدْعُو لَهَا، أَخَذَتِ الْمَاءَ فَصَبَّتْهُ بَيْنَهَا وَبَيْنَ جَيْبِهَا وَ قَالَتْ: كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ يَأْمُرُنَا أَنْ نَبْرُدَهَا بِالْمَاءِ۔

تو پانی منگوا کر اس کے گریبان میں ڈالتیں اور کہتیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم کو حکم دیا ہے کہ بخار کی حرارت کو پانی سے ٹھنڈا کریں۔

۶۲۱۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى: حَدَّثَنَا يَحْيَى: حَدَّثَنَا هِشَامٌ: أَخْبَرَنِي أَبِي، عَنْ عَائِشَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: الْحُمَّى مِنْ فَيْحِ جَهَنَّمَ فَأَبْرِدُوهَا بِالْمَاءِ۔

ہم سے محمد بن مثنیٰ نے بیان کیا کہا ہم سے یحییٰ بن سعید قطان نے کہا ہم سے ہشام نے کہا مجھ کو میرے والد (عروہ) نے انہوں نے حضرت عائشہؓ سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا بخار دوزخ کی بھاپ ہے اس کو پانی سے ٹھنڈا کرو ف۱

ف بعضوں نے کہا یہ تشبیہ دی ہے بدن کی حرارت کو دوزخ سے۔

۶۲۲۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ: حَدَّثَنَا أَبُو الْأَحْوَصِ: حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ مَسْرُوقٍ، عَنْ عَبَايَةَ بْنِ رِفَاعَةَ، عَنْ جَدِّهِ رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: الْحُمَّى مِنْ فَيْحِ جَهَنَّمَ فَأَبْرِدُوهَا بِالْمَاءِ۔

ہم سے مسدد بن مسرہد نے بیان کیا کہا ہم سے ابوالاحوص نے کہا ہم سے سعید بن مسروق نے انہوں نے عبایہ بن رفاعہ سے انہوں نے اپنے دادا رافع بن خدیج سے انہوں نے کہا کہ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے کہ بخار دوزخ کی بھاپ ہے اس کو پانی سے ٹھنڈا کرو۔

بَابُ مَنْ خَرَجَ مِنْ أَرْضٍ لَا تُلَايِمُهُ۔

باب جہاں کی آب و ہوا ناموافق ہو وہاں سے نکل کر دوسرے مقام میں جانا درست ہے۔

۶۲۳۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْأَعْلَى بْنُ حَمَّادٍ: حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ: حَدَّثَنَا سَعِيدٌ: حَدَّثَنَا قَتَادَةُ: أَنَّ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ حَدَّثَهُمْ أَنَّ نَاسًا أَوْ رِجَالًا مِنْ عُكْلٍ وَعُرَيْنَةَ قَدِمُوا عَلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَتَكَلَّمُوا بِالْإِسْلَامِ فَقَالُوا: يَا نَبِيَّ اللّٰهِ، إِنَّا كُنَّا

ہم سے عبدالاعلیٰ بن حماد نے بیان کیا کہا ہم سے یزید بن زریع نے کہا ہم سے سعید بن ابی عروہ نے کہا ہم سے قتادہ نے ان سے انس بن مالک رضؓ نے بیان کیا کہ عکل یا عرینہ قبیلہ کے کچھ لوگ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اور کہنے لگے ہم لوگ مسلمان ہو چکے ہیں۔ انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ ہم اپنے ملک میں جانور والے تھے (ان کے دودھ وغیرہ پر بسر کرتے ہیں) ہم لوگ کسان نہیں

أَهْلَ زَرْعٍ، وَلَمْ تَكُنْ أَهْلَ رِيفٍ وَاسْتَوْخَمُوا الْمَدِينَةَ، فَأَمَرَ لَهُمْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِذَوْدٍ وَبِرَاعٍ، وَأَمَرَهُمْ أَنْ يَخْرُجُوا فِيهِ فَيَشْرَبُوا مِنْ أَلْبَانِهَا وَأَبْوَالِهَا، فَانْطَلَقُوا حَتَّى كَانُوا نَاحِيَةَ الْحَرَّةِ كَفَرُوا بَعْدَ إِسْلَامِهِمْ وَقَتَلُوا رَاعِيَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاسْتَاقُوا الذَّوْدَ، فَبَلَغَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَبَعَثَ الطَّلَبَ فِي آثَارِهِمْ وَأَمَرَ بِهِمْ فَسَمَرُوا أَعْيُنَهُمْ وَقَطَعُوا أَيْدِيَهُمْ وَتُرِكُوا فِي نَاحِيَةِ الْحَرَّةِ حَتَّى مَاتُوا عَلَى حَالِهِمْ،

ہیں ان کو مدینہ کی ہوا ناموافق آئی تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے چند اونٹ ایک چرواہا ساتھ کر کے ان کو دیے کہ ان کو لے کر باہر (جنگل میں) جائیں اور وہاں ان کا دودھ موت پیتے رہیں (چونکہ بیمار ہو گئے تھے) خیر وہ گئے جب حرہ کے کنارے پر پہنچے تو (دل میں بے ایمانی آئی) پھر کافر ہو گئے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے چرواہے کو جان سے مار کر اونٹوں کو ہانک کر لے گئے یہ خبر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو پہنچی آپ نے ان کے تعاقب میں لوگوں کو سوار روانہ کیا (وہ گرفتار ہو کر آئے) آپ نے حکم دیا۔ ان کی آنکھوں میں گرم سلائی پھیری گئی ہاتھ کاٹ دیے گئے۔ اور وہیں حرہ (پتھریلے میدان) میں ڈال دیے گئے۔ اسی حالت میں تڑپ تڑپ کر مر گئے۔

ف کسی نے پانی تک نہ دیا یہ بے رحمی نہیں تھی بلکہ عین رحم تھا ہزاروں خلق پر کیوں کہ اگر ایسے موذیوں کو ایسی عبرت خیز سزا نہ دی جائے تو ان کے ہاتھوں ہزاروں مخلوق تباہ اور برباد ہو گی۔

بَابُ مَا يُذْكَرُ فِي الطَّاعُونِ - باب طاعون کا بیان ف

ف جس کو انگریز لوگ پلیگ اور ہیو بانک فیوز کہتے ہیں یہ بیماری بہت قدیم ہے اور اکثر کتابوں میں اس کا ذکر کچھ نہ کچھ موجود ہے قسطلانی نے کہا طاعون کیا ہے ایک پھنسی ہے یا ورم جس میں بہت سوزش ہوتی ہے اور بخار سخت عارض ہوتا ہے اکثر یہ ورم گردن اور بغل پر ہوتا ہے اور کبھی اور مقاموں میں بھی ہوتا ہے ایک حدیث میں ہے کہ طاعون مدینہ میں نہیں آنے کا تو معلوم ہوا کہ طاعون اور ہے اور وبا اور تو مدینہ میں اس وقت موجود تھی جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہجرت کر کے وہاں آئے تھے جیسے حضرت عائشہ کی حدیث میں ہے ایک حدیث میں ہے کہ طاعون کو نچا رہے ہے تمہارے دشمن جنوں کا یہ حدیث آکام المرجان میں نقل کی گئی ہے اور اس کو نسبت دی امام احمد اور طبرانی اور ابن ابی الدنیا کی طرف لیکن قسطلانی نے حافظ سے نقل کیا کہ ان کتابوں میں باوصف تلاش یہ حدیث نہیں ملی اور غالب گمان یہی ہے کہ طاعون جنوں کا ہی کونچا ہے کیونکہ جس ملک کی ہوا اچھی اور پانی نہایت عمدہ ہوتا ہے وہاں بھی طاعون آتا ہے اور اگر فساد ہوا سے ہوتا تو یکساں برابر رہتا لیکن طاعون کبھی آتا ہے اور کبھی بالکل چلا جاتا ہے کبھی ہر سال باری باری آیا کرتا ہے کبھی کئی سال تک نہیں آتا پھر دفعتاً آن موجود ہوتا ہے اگر فساد ہوا سے ہوتا تو سب کو ہو جاتا خاص کر ایک ہی گھر یا ایک ہی گاؤں میں بعضوں کو ہوتا ہے بعضوں کو نہیں ہوتا۔ بلکہ ایک بستی میں ایک محلہ میں رہتا ہے ایک محلہ میں نہیں رہتا

٦٢٤ - حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ: أَخْبَرَنِي حَبِيبُ بْنُ أَبِي ثَابِتٍ قَالَ: سَمِعْتُ إِبْرَاهِيمَ بْنَ سَعْدٍ قَالَ: سَمِعْتُ أُسَامَةَ بْنَ زَيْدٍ يُحَدِّثُ سَعْدًا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: إِذَا سَمِعْتُمْ بِالطَّاعُونِ بِأَرْضٍ فَلَا تَدْخُلُوهَا، وَإِذَا وَقَعَ بِأَرْضٍ وَأَنْتُمْ بِهَا فَلَا تَخْرُجُوا مِنْهَا، فَقُلْتُ أَنْتَ سَمِعْتَهُ يُحَدِّثُ سَعْدًا وَلَا يُنْكِرُهُ؟ قَالَ: نَعَمْ.

ہم سے حفص بن عمر حوضی نے بیان کیا کہا ہم سے شعبہ نے کہا مجھ کو حبیب بن ابی ثابت نے خبر دی کہا میں نے ابراہیم بن سعد بن ابی وقاص رضؓ سے سنا کہا میں نے اسامہ بن زید سے وہ میرے والد سعد سے بیان کرتے تھے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم کسی ملک میں طاعون کی خبر سنو تو وہاں نہ جاؤ اور جب اس ملک میں طاعون آئے جس میں تم ہو تو وہاں سے نکلو بھی نہیں حبیب بن ابی ثابت نے کہا کیا تم نے یہ حدیث اسامہ سے سنی وہ تمہارے باپ سعد سے بیان کر رہے تھے اور سعد نے اس کا انکار نہیں کیا انہوں نے کہا ہاں ف

ف حدیث کا یہی مطلب ہے کہ اس ملک میں سے مت نکلو جہاں طاعون آچکا ہے کیونکہ دوسرے اچھے ملک میں جانے سے احتمال ہے کہ وہاں بھی طاعون پھیل جائے اور مخلوق خدا کو نقصان پہنچے مگر اسی ملک میں اگر آدمی بستی یا محلہ چھوڑ دے اور جنگل میں یا دوسرے محلہ میں چلا جائے تو یہ منع نہیں کیونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے عرینہ والوں کو مدینہ کے باہر بھیج دیا اور ایک گھر کے حق میں فرمایا دعوہا ذمیمۃ۔

---

٦٢٥ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عَبْدِ الْحَمِيدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ زَيْدِ بْنِ الْخَطَّابِ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ نَوْفَلٍ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَبَّاسٍ: أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ خَرَجَ إِلَى الشَّامِ حَتَّى إِذَا كَانَ بِسَرْغَ لَقِيَهُ أُمَرَاءُ الْأَجْنَادِ: أَبُو عُبَيْدَةَ بْنُ الْجَرَّاحِ وَأَصْحَابُهُ فَأَخْبَرُوهُ أَنَّ الْوَبَاءَ قَدْ وَقَعَ بِأَرْضِ الشَّامِ، قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: فَقَالَ عُمَرُ: ادْعُ لِي الْمُهَاجِرِينَ الْأَوَّلِينَ فَدَعَاهُمْ

ہم سے عبداللہ بن یوسف تنیسی نے بیان کیا کہا ہم کو امام مالکؒ نے خبر دی انہوں نے ابن شہاب سے، انہوں نے عبدالحمید بن عبدالرحمٰن بن زید بن خطاب سے انہوں نے عبداللہ بن عبداللہ بن حارث بن نوفل سے انہوں نے عبداللہ بن عباس رضؓ سے کہ حضرت عمرؓ (۱۷ھ) میں دورہ کے لیے اور رعیت کا حال دیکھنے کے لیے) شام کے ملک کو روانہ ہوئے جب سرغ میں پہنچے ف تو لشکر کے سردار ابوعبیدہ بن جراح رضؓ اور ان کے ہمراہی سلے انہوں نے کہا شام کے ملک میں وبا شروع ہو گئی ہے ف۲ ابن عباس کہتے ہیں حضرت عمر رضؓ نے یہ سن کر مجھ سے کہا اگلے مہاجرین کو بلا لے میں نے بلایا حضرت عمر رضؓ نے اُن سے مشورہ کیا ف۳ اُن سے بیان کیا کہ وہاں طاعون شروع ہو گیا ہے

فَاسْتَشَارَهُمْ وَأَخْبَرَهُمْ أَنَّ الْوَبَاءَ
قَدْ وَقَعَ بِالشَّامِ، فَاخْتَلَفُوا، فَقَالَ
بَعْضُهُمْ: قَدْ خَرَجْنَا لِأَمْرٍ وَلَا نَرَى أَنْ
تَرْجِعَ عَنْهُ. وَقَالَ بَعْضُهُمْ: مَعَكَ
بَقِيَّةُ النَّاسِ وَأَصْحَابُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَا نَرَى أَنْ تُقْدِمَهُمْ
عَلَى هَذَا الْوَبَاءِ، فَقَالَ: ارْتَفِعُوا عَنِّي،
ثُمَّ قَالَ: ادْعُ لِي الْأَنْصَارَ، فَدَعَوْتُهُمْ
فَاسْتَشَارَهُمْ فَسَلَكُوا سَبِيلَ الْمُهَاجِرِينَ
وَاخْتَلَفُوا كَاخْتِلَافِهِمْ، فَقَالَ: ارْتَفِعُوا
عَنِّي، ثُمَّ قَالَ: ادْعُ لِي مَنْ كَانَ هَا هُنَا
مِنْ مَشْيَخَةِ قُرَيْشٍ مِنْ مُهَاجِرَةِ
الْفَتْحِ، فَدَعَوْتُهُمْ فَلَمْ يَخْتَلِفْ
مِنْهُمْ عَلَيْهِ رَجُلَانِ، فَقَالُوا: نَرَى
أَنْ تَرْجِعَ بِالنَّاسِ وَلَا تُقْدِمَهُمْ عَلَى هَذَا
الْوَبَاءِ، فَنَادَى عُمَرُ فِي النَّاسِ: إِنِّي مُصَبِّحٌ
عَلَى ظَهْرٍ فَأَصْبِحُوا عَلَيْهِ، فَقَالَ أَبُو
عُبَيْدَةَ بْنُ الْجَرَّاحِ: أَفِرَارًا مِنْ
قَدَرِ اللَّهِ؟ فَقَالَ عُمَرُ: لَوْ غَيْرُكَ قَالَهَا
يَا أَبَا عُبَيْدَةَ؟ نَعَمْ نَفِرُّ مِنْ قَدَرِ اللَّهِ
إِلَى قَدَرِ اللَّهِ، أَرَأَيْتَ لَوْ كَانَ لَكَ إِبِلٌ
هَبَطَتْ وَادِيًا لَهُ عُدْوَتَانِ، إِحْدَاهُمَا
خَصِيبَةٌ وَالْأُخْرَى جَدْبَةٌ، أَرَأَيْتَ إِنْ
رَعَيْتَ الْخَصْبَةَ رَعَيْتَهَا بِقَدَرِ اللَّهِ،
وَإِنْ رَعَيْتَ الْجَدْبَةَ رَعَيْتَهَا بِقَدَرِ اللَّهِ؟
قَالَ: فَجَاءَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَوْفٍ وَ
وَكَانَ مُتَغَيِّبًا فِي بَعْضِ حَاجَتِهِ، فَقَالَ:

انہوں نے اس سے اختلاف کیا کوئی کہنے لگا ہم ایک ارادے سے نکلے ہیں اب طاعون سے ڈر کر ہم کو لوٹ کر جانا مناسب معلوم نہیں ہوتا کسی نے کہا آپ کے ساتھ وہ بڑے بڑے صحابہ ہیں جو باقی رہ گئے ہیں (ان کا دم قدم غنیمت ہے) ہم مناسب نہیں جانتے کہ آپ ان کو وبائی ملک میں لے جائیں حضرت عمرؓ نے کہا اچھا اب تم جاؤ (میں نے تمہاری رائے سن لی) پھر مجھ سے کہا اب انصار کو بلا میں نے ان کو بلایا حضرت عمرؓ نے ان سے بھی مشورہ لیا انہوں نے بھی مہاجرین کی طرح اختلاف کیا کوئی کہنے لگا چلو کوئی کہنے لگا لوٹ جاؤ حضرت عمرؓ نے ان سے بھی کہا جاؤ پھر کہا یہاں قریش کے کچھ بوڑھے لوگ ہوں تو ان کو بلا لے یعنی ان مہاجرین میں سے جنہوں نے مکہ فتح ہونے سے پہلے (یا مکہ فتح ہونے پر) ہجرت کی تھی۔ میں نے ان کو چن چن کر بوڑھوں کو بلایا انہوں نے متفق اللفظ ہو کر یہی رائے دی کہ آپ کا لوٹ جانا مناسب ہے اور وبائی ملک میں لوگوں کو لے جا کر ڈالنا مناسب نہیں۔ یہ سنتے ہی حضرت عمرؓ نے کیمپ میں منادی کرا دی میں صبح کو اونٹ پر سوار ہو کر مدینہ کی طرف مراجعت کروں گا صبح کو ایسا ہی ہوا حضرت عمرؓ مع ساتھیوں کے مدینہ کی طرف لوٹ کر چلے۔ ابو عبیدہ بن جراح کہنے لگے کیا اللہ کی تقدیر سے بھاگتے ہو حضرت عمرؓ نے کہا اگر یہ کلمہ کوئی اور کہتا تو میں اس کو سزا دیتا (البتہ ہم اللہ کی تقدیر سے بھاگتے ہیں مگر (کدھر بھاگتے ہیں) اسی کی تقدیر کی طرف ولک ابو عبیدہ یہ تو بتلاؤ اگر تمہارے پاس اونٹ ہوں اور تم ایک نالے پر پہنچو جس کے دونوں کناروں میں ایک کنارہ تو سرسبز ہو ایک سوکھا خشک اور تم سرسبز کنارہ میں اونٹ چراؤ تو یہ اللہ کی تقدیر سے ہوگا اور اگر خشک کنارے میں چراؤ جب بھی اللہ کی تقدیر سے ہوگا (ہر حال

إِنَّ عِنْدِي فِي هَذَا عِلْمًا، سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: إِذَا سَمِعْتُمْ بِهِ بِأَرْضٍ فَلَا تَقْدَمُوا عَلَيْهِ وَإِذَا وَقَعَ بِأَرْضٍ وَأَنْتُمْ بِهَا فَلَا تَخْرُجُوا فِرَارًا مِنْهُ، قَالَ: فَحَمِدَ اللَّهَ عُمَرُ ثُمَّ انْصَرَفَ

تقدیر سے نکل جانا تو ہو نہیں سکتا، ابن عباس رضؓ نے کہا (اس کے بعد ایسا ہوا) عبدالرحمٰن بن عوف رضؓ آئے وہ ان مشوروں میں شریک نہیں ہوئے تھے کہیں کام کاج کے لیے گئے ہوئے تھے انہوں نے یہ سب باتیں سن کر کہا میرے پاس تو اس مسئلہ میں دلیل موجود ہے میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے جب تم سنو کسی ملک میں وبا پھیلی ہوئی ہے تو وہاں نہ جاؤ اور اگر اس ملک میں پھیلے جہاں تم ہو تو بھاگ کر وہاں سے نکلو بھی نہیں یہ سن کر حضرت عمر رضی اللہ کا شکر بجا لائے (کہ ان کی رائے حدیث کے موافق ہوئی) اور مدینہ کو لوٹ گئے۔

ف ایک مقام ہے شام کے رستے میں مدینہ سے تیرہ منزل پر ف۲ وبا سے یہاں مراد طاعون ہے ہیضہ کو بھی وبا کہتے ہیں اس طاعون کا نام طاعون عمواس تھا حضرت عمر رضؓ نے شام کا ملک کئی سرداروں میں تقسیم کر دیا تھا اور ہر جگہ ایک ایک فوج کا سردار تھا خالد بن ولید اور زید بن ابی سفیان اور شرجیل بن حسنہ اور عمرو بن عاص یہ سب وہاں کے سردار فوج تھے ف۳ کہ شام کے ملک کو جائیں یا مدینہ کو لوٹ چلیں ف۴ حضرت عمر رضؓ نے ایسا ہی جواب دیا جو لا جواب تھا یعنی یہ بھاگنا بھی تقدیر الہی ہے کیونکہ کوئی کام دنیا کا جب تک تقدیر میں نہ ہو واقع نہیں ہوتا اس حدیث سے یہ نکلا کہ اگر کسی ملک میں وبا واقع ہو تو وہاں نہ جانا لوٹ آنا درست ہے اور یہی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد تھا مگر حضرت عمر رضؓ کو اس کی خبر نہ تھی ان کی رائے ہمیشہ حکم الہی کے موافق ہوا کرتی اس مسئلہ میں بھی موافق ہوئی۔

---

٦٢٦ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ، أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَامِرٍ: أَنَّ عُمَرَ خَرَجَ إِلَى الشَّامِ، فَلَمَّا كَانَ بِسَرْغَ بَلَغَهُ أَنَّ الْوَبَاءَ قَدْ وَقَعَ بِالشَّامِ، فَأَخْبَرَهُ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَوْفٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: إِذَا سَمِعْتُمْ بِهِ بِأَرْضٍ فَلَا تَقْدَمُوا عَلَيْهِ، وَإِذَا وَقَعَ بِأَرْضٍ وَأَنْتُمْ بِهَا فَلَا تَخْرُجُوا فِرَارًا

ہم سے عبداللہ بن یوسف تنیسی نے بیان کیا کہا ہم کو امام مالک نے خبر دی انہوں نے ابن شہاب سے انہوں نے عبداللہ بن عامر سے کہ حضرت عمر رضؓ شام کی طرف روانہ ہوئے جب سرغ میں پہنچے تو ان کو یہ خبر آئی کہ شام کے ملک میں طاعون پھیل گیا ہے پھر عبدالرحمٰن بن عوف نے ان سے یہ حدیث بیان کی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم سنو کسی ملک میں وبا ہے تو وہاں مت جاؤ اور تمہارے ملک میں (جہاں تم ہو) وبا آئے تو بھاگنے کی نیت سے وہاں سے نکلو بھی نہیں۔

مِنْهُ۔

۶۲۷۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ: أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ نُعَيْمٍ الْمُجْمِرِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا يَدْخُلُ الْمَدِينَةَ الْمَسِيحُ وَلَا الطَّاعُونُ۔

ہم سے عبداللہ بن یوسف تنیسی نے بیان کیا کہا ہم کو امام مالک نے خبر دی انہوں نے نعیم مجمر سے انہوں نے ابوہریرہ رض سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مدینہ میں نہ دجال آسکے گا نہ طاعون ف۔

ف دوسری روایت میں مکہ کا ذکر ہے تو یہاں طاعون سے وہی پلیگ مراد ہے کیونکہ ہیضہ تو مکہ اور مدینہ میں آتا ہے اب یہ نقل کہ ۷۴۶ھ میں بھی مدینہ منورہ میں طاعون آیا تھا صحیح نہیں ہے بعضوں نے کہا امام بخاری نے جو روایت فتن میں نکالی۔ اس میں انشاءاللہ کا لفظ ہے جو طاعون سے متعلق ہے اس صورت میں مدینہ میں بھی طاعون کا آنا جائز ہوگا۔ واللہ اعلم۔

۶۲۸۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ: حَدَّثَنَا عَاصِمٌ: حَدَّثَتْنِي حَفْصَةُ بِنْتُ سِيرِينَ قَالَتْ: قَالَ لِي أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: يَحْيَى بِمَ مَاتَ؟ قُلْتُ: مِنَ الطَّاعُونِ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: الطَّاعُونُ شَهَادَةٌ لِكُلِّ مُسْلِمٍ۔

ہم سے موسیٰ بن اسمٰعیل نے بیان کیا کہا ہم سے عبدالواحد بن زیاد نے کہا ہم سے عاصم بن سلیمان احول نے کہا مجھ سے حفصہ بنت سیرین نے انہوں نے کہا انس نے مجھ سے پوچھا تیرا بھائی یحییٰ کاہے سے مرا۔ میں نے کہا طاعون سے انس رضی اللہ عنہ نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "طاعون شہادت ہے ہر مسلمان کے لیے۔ ف

ف حضرت خواجہ محمد صادق خلف حضرت مجدد علیہ الرحمۃ کہتے ہیں ہمارے شہر میں طاعون کی کثرت ہوئی تو میں نے کہا طاعون کا شکار ہوتے کہتے ہیں اگر کوئی کاغذ پر لکھ کر اپنے ساتھ رکھے (الٰہی بحق حضرت خواجہ محمد صادق از شر طاعون نگاہدار) تو وہ اللہ کے فضل وکرم سے طاعون سے محفوظ رہتا ہے مجھ کو ایک تعویذ طاعون کا پہنچا ہے مگر وہ اس شرط پر ہے کہ وہ مکان کے ایسے دروازے پر لگایا جائے جس میں سے آمدورفت ہو اور پھر سوا اس کے اور کوئی دروازہ آمدورفت کے لیے نہ کھولا جائے اس بیرونی دروازے کے دونوں پٹوں پر پاک روشنائی سے پاک کاغذ پر دو نقش اس طرح سے لکھے اور ہر پٹ پر جما دے انشاءاللہ طاعون اس گھر میں نہیں جانے کا وہ نقش یہ ہے۔ یاحافظ یا حافظ بحول الله الملك المتعال لا يدخله الطاعون ولا الدجال یاحفیظ یاحفیظ اور سورۃ تغابن کو بھی ہر روز آدمی پڑھتا رہے

۶۲۹۔ حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ، عَنْ مَالِكٍ

ہم سے ابوعاصم نے بیان کیا انہوں نے امام مالک

عَنْ سُمَيٍّ عَنْ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: الْمَبْطُونُ شَهِيدٌ، وَالْمَطْعُونُ شَهِيدٌ۔

سے انہوں نے سمی سے انہوں نے ابو صالح سے انہوں نے ابو ہریرہؓ سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا جو کوئی پیٹ کے عارضے سے یا طاعون سے مرے اس کو شہید کا درجہ ملے گا۔

بَابُ أَجْرِ الصَّابِرِ عَلَى الطَّاعُونِ۔

باب جو شخص طاعون میں صبر کر کے وہیں رہے (گو اس کو طاعون نہ ہو) اس کی فضیلت۔

۶۳۰۔ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ: أَخْبَرَنَا حَبَّانُ: حَدَّثَنَا دَاوُدُ بْنُ أَبِي الْفُرَاتِ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ بُرَيْدَةَ عَنْ يَحْيَى ابْنِ يَعْمَرَ، عَنْ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهَا أَخْبَرَتْنَا أَنَّهَا سَأَلَتْ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الطَّاعُونِ فَأَخْبَرَهَا نَبِيُّ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ كَانَ عَذَابًا يَبْعَثُهُ اللهُ عَلَى مَنْ يَشَاءُ فَجَعَلَهُ اللهُ رَحْمَةً لِلْمُؤْمِنِينَ فَلَيْسَ مِنْ عَبْدٍ يَقَعُ الطَّاعُونُ فَيَمْكُثُ فِي بَلَدِهِ صَابِرًا يَعْلَمُ أَنَّهُ لَنْ يُصِيبَهُ إِلَّا مَا كَتَبَ اللهُ لَهُ إِلَّا كَانَ لَهُ مِثْلُ أَجْرِ الشَّهِيدِ، تَابَعَهُ النَّضْرُ عَنْ دَاوُدَ۔

ہم سے اسحاق بن راہویہ نے بیان کیا کہا ہم کو حبان بن بلال نے خبر دی کہا ہم سے داؤد بن ابی الفرات نے بیان کیا کہا ہم سے عبداللہ بن بریدہ نے انہوں نے یحیٰی بن یعمر سے سنا انہوں نے حضرت عائشہؓ سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے طاعون کو پوچھا (یہ کیا بیماری ہے) آپ نے فرمایا اصل میں یہ ایک عذاب ہے اللہ جن بندوں پر چاہتا ہے اس کو بھیجتا ہے لیکن مومنوں کے لیے وہ اللہ کی رحمت ہے کوئی بندہ ایسا نہیں جس کے شہر میں طاعون آئے وہ صبر کر کے وہیں رہے اس کو یہ یقین ہو کہ جو اللہ نے کی تقدیر میں لکھ دیا ہے وہی ہو گا مگر اس کو شہید کا سا ثواب ملے گا۔ حبان بن بلال کے ساتھ اس حدیث کو نضر بن شمیل نے بھی داؤد سے روایت کیا۔ ف

ف یہ روایت اوپر موصولاً گذر چکی ہے ابن ماجہ اور بیہقی کی روایت میں یوں ہے کہ طاعون اس وقت پیدا ہوتا ہے جب کسی وقت ملک میں زنا اور بدکاری کا شیوہ ہو جاتا ہے مولانا روم نے اسی حدیث کا ترجمہ کیا ہے جو کہا ؎ از زنا خیزد وبا اندر جہان ۔ امام احمد نے روایت کیا طاعون سے مرنے والے اور شہید قیامت کے دن جھگڑیں گے طاعون والے کہیں گے ہم بھی شہیدوں کی طرح مارے گئے اللہ تعالیٰ فرمائے گا اچھا ان کے زخموں کو دیکھو پھر دیکھیں گے ان کا زخم بھی شہیدوں کی طرح ہو گا ان کو بھی شہیدوں کا ثواب ملے گا۔ نسائی نے بھی عقبہ بن عبد سے مرفوعاً ایسی ہی روایت کی۔

بَابُ الرُّقَى بِالْقُرْآنِ وَالْمُعَوِّذَاتِ

باب قرآن اور معوذات (فلق اور ناس اور اخلاص)

پڑھ کر جھاڑ پھونک کرنا۔

۶۳۱ - حَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى: أَخْبَرَنَا هِشَامٌ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَنْفِثُ عَلَى نَفْسِهِ فِي الْمَرَضِ الَّذِي مَاتَ فِيهِ بِالْمُعَوِّذَاتِ، فَلَمَّا ثَقُلَ كُنْتُ أَنْفِثُ عَنْهُ بِهِنَّ وَأَمْسَحُ بِيَدِ نَفْسِهِ لِبَرَكَتِهَا فَسَأَلْتُ الزُّهْرِيَّ: كَيْفَ يَنْفِثُ؟ قَالَ: كَانَ يَنْفِثُ عَلَى يَدَيْهِ ثُمَّ يَمْسَحُ بِهِمَا وَجْهَهُ۔

مجھ سے ابراہیم بن موسیٰ نے بیان کیا کہا ہم کو ہشام بن یوسف نے خبر دی انہوں نے معمر سے انہوں نے زہری سے انہوں نے عروہ سے انہوں نے حضرت عائشہ رض سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مرض موت میں معوذات پڑھ کر اپنے اوپر پھونکتے تھے جب آپ پر بیماری کی شدت ہوئی تو میں پڑھ کر آپ پر پھونکتی اور آپ کا ہاتھ آپ کے جسم پر پھراتی برکت کے لیے معمر نے کہا میں نے زہری سے پوچھا کیونکر پھونکتے تھے انہوں نے کہا دونوں ہاتھوں پر دم کرکے ان کو منہ پر پھیرتے ف

ف قسطلانی نے کہا اس سے منتر اور تعویز کا جواز نکلتا ہے بشرطیکہ اللہ کے کلام اور اس کے اسماء یا صفات سے ہو عربی زبان میں ہو یا اس کے معنی معلوم ہوں بہ شرطیکہ یہ اعتقاد نہ رکھے کہ منتر اور تعویز بذات مؤثر ہے بلکہ اللہ کی تقدیر سے مؤثر ہو سکتے ہیں جیسے دوا۔ ابن وہب نے امام مالک سے نمک اور ہتھیار وغیرہ سے منتر کرنے کی کراہت نقل کی ہے اسی طرح تاگے میں گرہیں دے کر۔ مگر شاہ ولی اللہ صاحب نے قول الجمیل میں چیچک کے لیے سورۂ رحمان کا گنڈا تعویز کیا ہے

بَابُ الرُّقَى بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ، وَيُذْكَرُ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

باب سورۂ فاتحہ پڑھ کر پھونکنا منتر کے طور پر

اس باب میں ابن عباس رض نے بھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی (اور کہا کہ سب سے زیادہ جس چیز پر تم اجرت لو اللہ کی کتاب ہے ف۱)

ف۱ یہ حدیث آگے موصولاً مذکور ہو گی۔

۶۳۲ - حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ: حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ أَبِي بِشْرٍ، عَنْ أَبِي الْمُتَوَكِّلِ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنَّ نَاسًا مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

مجھ سے محمد بن بشار نے بیان کیا کہا ہم سے غندر نے کہا ہم سے شعبہ نے انہوں نے ابو بشر سے انہوں نے ابو المتوکل سے انہوں نے ابو سعید خدری رض سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے کئی اصحاب عرب کے ایک قبیلہ پر پہنچے انہوں نے (دستور کے موافق) ان کی ضیافت نہیں کی خیر اسی

تَوا عَلیٰ حَیٍّ مِنْ أَحْیَاءِ الْعَرَبِ فَلَمْ یَقْرُوهُمْ، فَبَیْنَمَا هُمْ كَذٰلِكَ إِذْ لُدِغَ سَیِّدُ أُولٰئِكَ فَقَالُوا: هَلْ مَعَكُمْ مِنْ دَوَاءٍ أَوْ رَاقٍ؟ فَقَالُوا: إِنَّكُمْ لَمْ تَقْرُونَا، وَلَا نَفْعَلُ حَتّٰی تَجْعَلُوا لَنَا جُعْلًا، فَجَعَلُوا لَهُمْ قَطِیعًا مِنَ الشَّاءِ، فَجَعَلَ یَقْرَأُ بِأُمِّ الْقُرْآنِ وَیَجْمَعُ بُزَاقَهُ وَیَتْفِلُ، فَبَرَأَ، فَأَتَوْا بِالشَّاءِ فَقَالُوا لَا نَأْخُذُهُ حَتّٰی نَسْأَلَ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ، فَسَأَلُوهُ فَضَحِكَ وَقَالَ: وَمَا أَدْرَاكَ أَنَّهَا رُقْیَةٌ، خُذُوهَا وَاضْرِبُوا لِي بِسَهْمٍ۔

حال میں ان کے سردار کو بچھو نے کاٹا (اب سٹ پٹائے) صحابہ کے پاس دوڑے آئے کہنے لگے بھائیو تمہارے پاس بچھو کاٹے کا کوئی دوا یا منتر ہے انہوں نے کہا ہے کیوں نہیں، مگر تم نے ہماری ضیافت تک نہیں کی ہم تو بے اجرت ٹھہرائے منتر نہیں کریں گے آخر انہوں نے (جھک مار کر) کچھ بکریاں دینی قبول کیں تب ایک صحابی (خود ابوسعید) نے سورہ فاتحہ پڑھنا شروع کی وہ کیا کرتے تھے۔ (سورۂ فاتحہ پڑھ پڑھ کر) تھوک منہ میں اکٹھا کرکے تھوک دیتے آخر وہ سردار جس کو بچھو نے کاٹا تھا اچھا ہوگیا اس قبیلہ کے لوگ بکریاں لے آئے لیکن صحابہ کو تردد ہوا انہوں نے کہا ہم یہ بکریاں اس وقت تک نہیں لینے کے جب تک آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھ نہ لیں پھر انہوں نے آپ سے پوچھا آپ ہنس دیے فرمایا ارے تجھ کو یہ کیسے معلوم ہوا کہ سورۂ فاتحہ منتر بھی ہے بکریاں (شوق سے) لے لو اور میرا حصہ بھی لگاؤ۔

بَابُ الشُّرُوطِ فِي الرُّقْیَةِ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ۔

۶۳۳ - حَدَّثَنَا سِیدَانُ بْنُ مُضَارِبٍ أَبُو مُحَمَّدٍ الْبَاهِلِيُّ، حَدَّثَنَا أَبُو مَعْشَرٍ یُوسُفُ بْنُ یَزِیدَ الْبَرَّاءُ: حَدَّثَنِي عُبَیْدُ اللّٰهِ بْنُ الْأَخْنَسِ أَبُو مَالِكٍ، عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَیْكَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ نَفَرًا مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَرُّوا بِمَاءٍ فِیهِمْ لَدِیغٌ أَوْ سَلِیمٌ فَعَرَضَ لَهُمْ رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ الْمَاءِ فَقَالَ: هَلْ فِیكُمْ مِنْ رَاقٍ، إِنَّ فِي الْمَاءِ

باب اگر منتر پڑھنے والا کچھ بکریاں لینے کی شرط کرے۔

مجھ سے ابو محمد باہلی سیدان بن مضارب نے بیان کیا کہا ہم سے ابو معشر بصری یوسف بن یزید براء نے (وہ سچا تھا لیکن یحییٰ بن معین نے اس کو ضعیف کہا) کہا مجھ سے عبید اللہ بن اخنس نے بیان کیا انہوں نے ابن ابی ملیکہ سے انہوں نے ابن عباس سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے چند اصحاب ایک چشمہ پر پہنچے وہاں ایک شخص تھا جس کو بچھو نے کاٹ کھایا تب ان چشمہ والوں میں سے ایک شخص ان صحابہ کے پاس آیا کہنے لگا تم میں کوئی بچھو کا منتر بھی جانتا ہے اس چشمہ پر ایک شخص کو بچھو نے کاٹ کھایا

رَجُلًا لَدِيغًا أَوْ سَلِيمًا، فَانْطَلَقَ رَجُلٌ مِنْهُمْ فَقَرَأَ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ عَلَى شَاءٍ فَبَرَأَ، فَجَاءَ بِالشَّاءِ إِلَى أَصْحَابِهِ فَكَرِهُوا ذَلِكَ وَقَالُوا أَخَذْتَ عَلَى كِتَابِ اللَّهِ أَجْرًا؟ حَتَّى قَدِمُوا الْمَدِينَةَ فَقَالُوا: يَا رَسُولَ اللَّهِ، أَخَذَ عَلَى كِتَابِ اللَّهِ أَجْرًا، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ أَحَقَّ مَا أَخَذْتُمْ عَلَيْهِ أَجْرًا كِتَابُ اللَّهِ۔

ہے آخر صحابہ میں سے ایک شخص (ابوسعید خدریؓ) اس کے ساتھ گیا اور چند بکریاں اجرت ٹھہرا کر سورۂ فاتحہ اس پر پڑھی وہ اچھا ہوگیا یہ شخص بکریاں لے کر اپنے ساتھیوں (دوسرے صحابہ) کے پاس آیا۔ انہوں نے اس کو مکروہ سمجھا کہنے لگے اللہ کی کتاب پر اجرت لینا (یہ کیا معنے) جب مدینے پہنچے تو انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے کہہ دیا یا رسول اللہ اس شخص نے اللہ کی کتاب پر اجرت لی آپ نے فرمایا سب سے زیادہ اجرت لینے کے لائق تو اللہ کی کتاب ہے ف

ف اس حدیث سے یہ نکلا کہ تعلیم قرآن پر اجرت لینا جائز ہے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک عورت کا مہر تعلیم قرآن ٹھہرا دیا تھا اس مسئلہ کا ذکر اوپر ہو چکا ہے۔

بَابُ رُقْيَةِ الْعَيْنِ۔

باب بدنظر کا منتر

٦٣٤۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ قَالَ: حَدَّثَنِي مَعْبَدُ بْنُ خَالِدٍ قَالَ: سَمِعْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ شَدَّادٍ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ: أَمَرَنِي النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَوْ أَمَرَ أَنْ يُسْتَرْقَى مِنَ الْعَيْنِ۔

ہم سے محمد بن کثیر نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان ثوری نے خبر دی کہا مجھ کو معبد بن خالد نے کہا میں نے عبداللہ بن شداد سے سنا انہوں نے حضرت عائشہ رضؓ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم دیا (یا مجھ کو حکم دیا) کہ بدنظر کا منتر کیا جائے۔ ف

ف نظر لگ جانا حق ہے جیسے دوسری حدیث میں وارد ہے عمدہ منتر یہ ہے کہ یہ آیت وان یکاد الذین کفروا لیزلقونك بابصارھم اخیر تک اس شخص پر پڑھ کر پھونکے جس کو نظر لگی ہو یہ عمل مجرب ہے انشاء اللہ تعالیٰ۔

٦٣٥۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خَالِدٍ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ وَهْبِ بْنِ عَطِيَّةَ الدِّمَشْقِيُّ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْوَلِيدِ الزُّبَيْدِيُّ: أَخْبَرَنَا الزُّهْرِيُّ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ

مجھ سے محمد بن خالد نے بیان کیا کہا ہم سے محمد بن وہب بن عطیہ دمشقی نے کہا ہم سے محمد بن حرب نے کہا ہم سے محمد بن ولید زبیدی نے کہا ہم کو زہری نے خبر دی انہوں نے عروہ بن زبیر سے انہوں نے زینب بنت ابی سلمہ سے انہوں نے ام سلمہ سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے گھر میں

عَنْ زَيْنَبَ ابْنَةِ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأَى فِي بَيْتِهَا جَارِيَةً فِي وَجْهِهَا سَفْعَةٌ فَقَالَ: اسْتَرْقُوا لَهَا فَإِنَّ بِهَا النَّظْرَةَ، وَقَالَ عُقَيْلٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ: أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، تَابَعَهُ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَالِمٍ، عَنِ الزُّبَيْدِيِّ۔

ایک چھوکری دیکھی (نام نامعلوم) اس کے منہ پر چھائی تھی ف آپ نے فرمایا اس پر منتر کراؤ اس کو نظر لگ گئی ہے اور عقیل نے بھی اس حدیث کو زہری سے انہوں نے عروہ سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے (مرسلاً) روایت کیا ف۲ محمد بن حرب کے ساتھ اس حدیث کو عبد اللہ بن سالم نے بھی زبیدی سے روایت کیا۔ ف۳

ف کالے یا سرخ داغ جو منہ پر پیدا ہو جاتے ہیں ف۲ اس کو حاکم نے مستدرک میں وصل کیا ف۳ اس کو ذہلی نے زہریات میں وصل کیا۔

بَابٌ الْعَيْنُ حَقٌّ۔

باب نظر لگ جانا سچ ہے

۶۳۶۔ حَدَّثَنِي إِسْحَاقُ بْنُ نَصْرٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ هَمَّامٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: الْعَيْنُ حَقٌّ، وَنَهَى عَنِ الْوَشْمِ۔

ہم سے اسحاق بن نصر نے بیان کیا کہا ہم سے عبد الرزاق نے انہوں نے معمر سے انہوں نے ہمام سے انہوں نے ابوہریرہؓ سے انہوں نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا نظر لگ جانا حق ہے اور آپ نے گودنا گودنے سے منع فرمایا۔ ف۔

ف اس حدیث سے ان بدعتیوں کا رد ہوا جو نظر کے اثر سے انکار کرتے ہیں یہ لوگ کم علم اور جاہل ہیں نظر میں اللہ تعالیٰ نے بڑے اثر رکھے ہیں بعضوں نے کہا اگر نظر لگانے والا کسی کو مار ڈالے تو اس سے قصاص لیا جائے گا۔

بَابُ رُقْيَةِ الْحَيَّةِ وَالْعَقْرَبِ

باب سانپ اور بچھو کا منتر

۶۳۷۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ: حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ الشَّيْبَانِيُّ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ الْأَسْوَدِ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ: سَأَلْتُ عَائِشَةَ عَنِ الرُّقْيَةِ مِنَ الْحُمَةِ فَقَالَتْ: رَخَّصَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الرُّقْيَةَ مِنْ

ہم سے موسیٰ بن اسمٰعیل نے بیان کیا کہا ہم سے عبد الواحد بن زیاد نے کہا ہم سے سلیمان شیبانی نے کہا ہم سے عبد الرحمن بن اسود نے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے کہا میں نے حضرت عائشہ رضی سے پوچھا سانپ بچھو کاٹے منتر کرنا کیسا ہے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے سانپ بچھو ہر زہریلے جانور کے کاٹنے میں منتر کی

كُلِّ ذِي حُمَةٍ۔ اجازت دی ف

ف شاید آپ نے مطلقاً پہلے منتر سے منع فرمایا ہوگا پھر سانپ بچھو کا زہر دفع کرنے کے لیے اس کی اجازت دی۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص سے فرمایا جس کو بچھو نے کاٹا تھا اگر تو شام کو یہ کہہ لیتا أَعُوذُ بِكَلِمَاتِ اللَّهِ التَّامَّاتِ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ تو بچھو تم کو کچھ نقصان نہ پہنچا سکتا سعید بن مسیب نے کہا مجھ کو پہنچا اگر کوئی شام کو یوں کہہ لے سَلَامٌ عَلَى نُوحٍ فِي الْعَالَمِينَ تو اس کو بچھو نہیں کاٹنے کا۔

بَابُ رُقْيَةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

باب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بیماری کے لیے کیا منتر پڑھا ہے۔

٦٣٨۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ، عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ قَالَ: دَخَلْتُ أَنَا وَثَابِتٌ عَلَى أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، فَقَالَ ثَابِتٌ: يَا أَبَا حَمْزَةَ: اشْتَكَيْتُ، فَقَالَ أَنَسٌ: أَلَا أَرْقِيكَ بِرُقْيَةِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؟ قَالَ: بَلَى، قَالَ: اللَّهُمَّ رَبَّ النَّاسِ، مُذْهِبَ الْبَأْسِ، اشْفِ أَنْتَ الشَّافِي، لَا شَافِيَ إِلَّا أَنْتَ، شِفَاءً لَا يُغَادِرُ سَقَمًا۔

ہم سے مسدد بن مسرہد نے بیان کیا کہا ہم سے عبدالوارث بن سعید نے انہوں نے عبدالعزیز بن صہیب سے انہوں نے کہا میں اور ثابت بنانی دونوں انس بن مالکؓ کے پاس گئے ثابت نے کہا ابوحمزہ (یہ انس کی کنیت ہے) میں بیمار ہوگیا ہوں انس رضؓ نے کہا میں تجھ پر وہ منتر (دعا) پڑھ دوں جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم (بیماری دور کرنے کے لیے) پڑھا کرتے تھے میں نے کہا ہاں! پڑھ دو۔ انہوں نے کہا۔ یا اللہ! لوگوں کے مالک بیماری کے دور کرنے والے تندرستی عطا فرما تو ہی تندرست کرنے والا ہے تیرے سوا کوئی چنگا کرنے والا نہیں ایسا چنگا کر دے کہ پھر کوئی دکھ نہ رہے۔

٦٣٩۔ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ: حَدَّثَنَا يَحْيَى: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ: حَدَّثَنِي سُلَيْمَانُ عَنْ مُسْلِمٍ، عَنْ مَسْرُوقٍ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُعَوِّذُ بَعْضَ أَهْلِهِ يَمْسَحُ بِيَدِهِ الْيُمْنَى وَيَقُولُ: اللَّهُمَّ رَبَّ النَّاسِ، أَذْهِبِ الْبَأْسَ وَ

ہم سے عمرو بن علی فلاس نے بیان کیا کہا ہم سے یحیی بن سعید قطان نے کہا ہم سے سفیان ثوری نے کہا ہم سے سلیمان (اعمش) نے انہوں نے مسلم بن صبیح سے انہوں نے مسروق سے انہوں نے حضرت عائشہؓ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اپنی کسی بی بی کیلئے یوں تعویذ کرتے تھے ف درد کے مقام پر دایاں ہاتھ پھیرتے اور کہتے یا اللہ! پالنے والے لوگوں کے۔ دکھ درد دور کر دے تندرستی عطا فرما تو ہی تندرستی دینے والا ہے اصل تندرستی

اشْفِهِ، أَنْتَ الشَّافِي، لَا شِفَاءَ إِلَّا شِفَاؤُكَ شِفَاءً لَا يُغَادِرُ سَقَمًا، قَالَ سُفْيَانُ: حَدَّثْتُ بِهِ مَنْصُورًا فَحَدَّثَنِي عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ مَسْرُوقٍ، عَنْ عَائِشَةَ نَحْوَهُ۔

وہی ہے جو تو عنایت کرے (دوا تو ایک بہانہ ہے) ایسی تندرستی دے کہ کوئی بیماری باقی نہ رہے) سفیان ثوری نے کہا میں نے یہ حدیث منصور بن معتمر سے بیان کی تو انہوں نے ابراہیم نخعی سے انہوں نے مسروق سے انہوں نے حضرت عائشہؓ سے ایسی ہی حدیث نقل کی۔

ف ان بی بی کا نام معلوم نہیں ہوا۔

٥٤٠۔ حَدَّثَنِي أَحْمَدُ بْنُ أَبِي رَجَاءٍ: حَدَّثَنَا النَّضْرُ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ قَالَ: أَخْبَرَنِي أَبِي، عَنْ عَائِشَةَ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَرْقِي يَقُولُ: امْسَحِ الْبَأْسَ رَبَّ النَّاسِ، بِيَدِكَ الشِّفَاءُ، لَا كَاشِفَ لَهُ إِلَّا أَنْتَ۔

مجھ سے احمد بن ابی رجاء نے بیان کیا کہا ہم سے نضر بن شمیل نے انہوں نے ہشام ابن عروہ سے انہوں نے کہا مجھے میرے والد نے خبر دی انہوں نے حضرت عائشہؓ سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم یوں منتر کرتے فرماتے پروردگار لوگوں کے۔ دکھ درد دور کر دے تندرستی تیرے ہی ہاتھ میں ہے دکھ درد دفع کرنے والا تیرے سوا کوئی نہیں ہے ف

ف یہ فرما کر آپ نے شرک کی جڑ بنیاد اکھیڑ دی جب اللہ کے سوا کوئی درد دکھ تکلیف رفع نہیں کر سکتا تو اس کے سوا کسی اور کو پکارنا محض نادانی اور حماقت ہے۔

٥٤١۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ: حَدَّثَنِي عَبْدُ رَبِّهِ بْنُ سَعِيدٍ، عَنْ عَمْرَةَ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُولُ لِلْمَرِيضِ: بِسْمِ اللَّهِ تُرْبَةُ أَرْضِنَا بِرِيقَةِ بَعْضِنَا يُشْفَى سَقِيمُنَا۔

ہم سے علی بن عبداللہ مدینی نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان بن عیینہ نے کہا مجھ سے عبدربہ بن سعید نے انہوں نے عمرہ سے انہوں نے حضرت عائشہؓ سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بیمار کے لیے (کلمے کی انگلی زمین پر لگا کر فرماتے بسم اللہ یہ ہماری زمین (مدینہ کی) مٹی ہم میں سے کسی کے تھوک کے ساتھ (ہمارے مالک کے حکم سے چنگا کر دے گی۔ ف

ف بعضوں نے یوں ترجمہ کیا ہے ہمارے مالک کے حکم سے بیمار چنگا ہو جائے گا نووی نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اپنا تھوک کلمے کی انگلی پر لگا کر اس کو زمین پر رکھتے اور یہ دعا پڑھتے پھر وہ مٹی زخم یا درد کے مقام پر لگا دیتے اللہ کے حکم سے شفا ہو جاتی۔

٧٤٢ - حَدَّثَنِي صَدَقَةُ بْنُ الْفَضْلِ أَخْبَرَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ، عَنْ عَبْدِ رَبِّهِ بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ عَمْرَةَ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ فِي الرُّقْيَةِ: بِسْمِ اللَّهِ، تُرْبَةُ أَرْضِنَا وَرِيقَةُ بَعْضِنَا يُشْفَى سَقِيمُنَا بِإِذْنِ رَبِّنَا۔

ہم سے صدقہ بن فضل نے بیان کیا کہا ہم کو سفیان بن عیینہ نے خبر دی انہوں نے عبدربہ بن سعید سے انہوں نے عمرہ سے انہوں نے حضرت عائشہ رض سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بیمار کے منتر کے لیے یوں فرماتے، بسم اللہ یہ ہمارے زمین کی مٹی اور زمین سے کسی کا تھوک ہے بیمار کو ہمارے مالک کے حکم سے شفا ہو جائے گی۔

بَابُ النَّفْثِ فِي الرُّقْيَةِ۔

باب منتر پڑھ کر پھونکنا تھو تھو کرنا ف

ف اس طرح کہ ذرا سا ہی تھوک نکلے۔

٧٤٣ - حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ: حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا سَلَمَةَ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا قَتَادَةَ يَقُولُ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: الرُّؤْيَا مِنَ اللَّهِ، وَالْحُلْمُ مِنَ الشَّيْطَانِ، فَإِذَا رَأَى أَحَدُكُمْ شَيْئًا يَكْرَهُهُ فَلْيَنْفِثْ حِينَ يَسْتَيْقِظُ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ، وَيَتَعَوَّذْ مِنْ شَرِّهَا فَإِنَّهَا لَا تَضُرُّهُ، وَقَالَ أَبُو سَلَمَةَ: وَإِنْ كُنْتُ لَأَرَى الرُّؤْيَا أَثْقَلَ عَلَيَّ مِنَ الْجَبَلِ، فَمَا هُوَ إِلَّا سَمِعْتُ هَذَا الْحَدِيثَ فَمَا أُبَالِيهَا۔

ہم سے خالد بن مخلد نے بیان کیا کہا ہم سے سلیمان بن بلال نے انہوں نے یحیٰی بن سعید انصاری سے کہا، میں نے ابوسلمہ بن عبدالرحمان بن عوف سے سنا کہا میں نے ابوقتادہ سے سنا وہ کہتے تھے میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے نیک خواب اللہ کی طرف سے ہے اور پریشان خواب شیطان کی طرف سے پھر جب کوئی تم میں سے خواب میں بری بات دیکھے تو جاگتے ہی تین بار (بائیں طرف) تھو تھو کرے اور اس کے برائی سے اللہ کی پناہ مانگے اس خواب سے اس کا کچھ نقصان نہ ہوگا ف ابوسلمہ نے کہا پہلے بعضا خواب پہاڑ سے بھی زیادہ مجھ پر گراں گزرتا جب سے میں نے یہ حدیث سنی (اور اس پر عمل کرنے لگا) اب مجھے کوئی پرواہ نہیں ہوتی

ف حدیث کی مطابقت ترجمۂ باب سے اس طرح ہے کہ اللہ کی پناہ چاہنا یہی منتر ہے تو منتر میں پھونکنا تھو تھو کرنا ثابت ہوا۔

---

٧٤٤ - حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ

ہم سے عبدالعزیز بن عبداللہ اویسی نے بیان کیا کہا

عَبۡدِ اللهِ الۡاُوَیۡسِیُّ: حَدَّثَنَا سُلَیۡمَانُ، عَنۡ یُونُسَ، عَنِ ابۡنِ شِهَابٍ، عَنۡ عُرۡوَةَ بۡنِ الزُّبَیۡرِ، عَنۡ عَائِشَةَ رَضِیَ اللهُ عَنۡهَا قَالَتۡ: كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَیۡهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَوَى إِلَى فِرَاشِهِ نَفَثَ فِی كَفَّیۡهِ بِقُلۡ هُوَ اللهُ أَحَدٌ وَبِالۡمُعَوِّذَتَیۡنِ جَمِیعًا، ثُمَّ یَمۡسَحُ بِهِمَا وَجۡهَهُ وَمَا بَلَغَتۡ یَدَاهُ مِنۡ جَسَدِهِ، قَالَتۡ عَائِشَةُ: فَلَمَّا اشۡتَكَى كَانَ یَأۡمُرُنِی أَنۡ أَفۡعَلَ ذَلِكَ بِهِ، قَالَ یُونُسُ: كُنۡتُ أَرَى ابۡنَ شِهَابٍ یَصۡنَعُ ذَلِكَ إِذَا أَوَى إِلَى فِرَاشِهِ

ہم سے سلیمان بن بلال نے انہوں نے یونس بن یزید ایلی سے انہوں نے ابن شہاب زہری سے انہوں نے عروہ بن زبیر سے انہوں نے حضرت عائشہ رضؓ سے انہوں نے کہا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جب اپنے بچھونے پر آتے (آرام کرنے کے لیے) تو قل ہو اللہ احد اور قل اعوذ برب الفلق اور قل اعوذ برب الناس پڑھ کر اپنی دونوں ہتھیلیوں پر پھونک لیتے پھر ان کو اپنے منہ اور بدن پر جہاں تک ہاتھ پہنچ سکتے پھیرتے حضرت عائشہ رضؓ کہتی ہیں جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بیمار ہوئے (یعنی مرض موت میں) تو مجھ کو ایسا کرنے کا حکم دیتے۔ یونس نے کہا میں نے ابن شہاب کو دیکھا جب وہ اپنے بچھونے پر جاتے تو ایسا ہی کرتے۔

---

٦٤٥ - حَدَّثَنَا مُوسَى بۡنُ إِسۡمَاعِیلَ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ، عَنۡ أَبِی بِشۡرٍ، عَنۡ أَبِی الۡمُتَوَكِّلِ، عَنۡ أَبِی سَعِیدٍ أَنَّ رَهۡطًا مِنۡ أَصۡحَابِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَیۡهِ وَسَلَّمَ انۡطَلَقُوا فِی سَفۡرَةٍ سَافَرُوهَا حَتَّى نَزَلُوا بِحَیٍّ مِنۡ أَحۡیَاءِ الۡعَرَبِ فَاسۡتَضَافُوهُمۡ فَأَبَوۡا أَنۡ یُضَیِّفُوهُمۡ فَلُدِغَ سَیِّدُ ذَلِكَ الۡحَیِّ، فَسَعَوۡا لَهُ بِكُلِّ شَیۡءٍ لَا یَنۡفَعُهُ شَیۡءٌ، فَقَالَ بَعۡضُهُمۡ: لَوۡ أَتَیۡتُمۡ هَؤُلَاءِ الرَّهۡطَ الَّذِینَ قَدۡ نَزَلُوا بِكُمۡ، لَعَلَّهُ أَنۡ یَكُونَ عِنۡدَ بَعۡضِهِمۡ شَیۡءٌ، فَأَتَوۡهُمۡ فَقَالُوا: یَا أَیُّهَا الرَّهۡطُ، إِنَّ سَیِّدَنَا لُدِغَ فَسَعَیۡنَا لَهُ بِكُلِّ شَیۡءٍ لَا یَنۡفَعُهُ شَیۡءٌ،

ہم سے موسیٰ بن اسمٰعیل نے بیان کیا کہا ہم سے ابوعوانہ نے انہوں نے ابوبشر (جعفر) سے انہوں نے ابوالمتوکل (علی بن داؤد) سے انہوں نے ابوسعید خدریؓ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے کچھ اصحاب (تیس نفر) ایک سفر میں گئے (اور رستہ میں) عرب کے ایک قبیلے پر اترے ان سے درخواست کی کہ ہماری مہمانی کرو (ہم مسافر ہیں) لیکن انہوں نے انکار کیا (بڑے بے شرم تھے) پھر خدا کا کرنا ایسا ہوا ان کے سردار کو بچھو نے کاٹ کھایا انہوں نے ہزار جتن کیے لیکن خاک فائدہ نہ ہوا آخر وہ آپس میں کہنے لگے بھئی ان لوگوں کے پاس تو جاؤ جو یہاں آکر اترے ہیں شاید ان میں کوئی بچھو کا منتر جانتا ہو آخر (جھک مار کر) ان کے پاس آئے اور (بڑے مسکین بن کر) کہنے لگے یارو ہمارے سردار کو بچھو نے کاٹ کھایا ہے ہم نے لاکھ جتن کیے پر خاک فائدہ نہ ہوا تم میں کوئی بچھو کا منتر جانتا ہے۔

فَهَلْ عِنْدَ أَحَدٍ مِنْكُمْ شَيْءٌ؟ فَقَالَ بَعْضُهُمْ: نَعَمْ، وَاللَّهِ إِنِّي لَرَاقٍ وَلَكِنْ وَاللَّهِ لَقَدِ اسْتَضَفْنَاكُمْ، فَلَمْ تُضَيِّفُونَا فَمَا أَنَا بِرَاقٍ لَكُمْ حَتَّى تَجْعَلُوا لَنَا جُعْلًا، فَصَالَحُوهُمْ عَلَى قَطِيعٍ مِنَ الْغَنَمِ، فَانْطَلَقَ فَجَعَلَ يَتْفُلُ وَيَقْرَأُ - الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ حَتَّى لَكَأَنَّمَا نُشِطَ مِنْ عِقَالٍ فَانْطَلَقَ يَمْشِي مَا بِهِ قَلَبَةٌ، قَالَ، فَأَوْفُوهُمْ جُعْلَهُمُ الَّذِي صَالَحُوهُمْ عَلَيْهِ، فَقَالَ بَعْضُهُمْ أَقْسِمُوا، فَقَالَ الَّذِي رَقَى لَا تَفْعَلُوا حَتَّى نَأْتِيَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَنَذْكُرَ لَهُ الَّذِي كَانَ فَنَنْظُرَ مَا يَأْمُرُنَا فَقَدِمُوا عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرُوا لَهُ فَقَالَ: وَمَا يُدْرِيكَ أَنَّهَا رُقْيَةٌ، أَصَبْتُمْ، أَقْسِمُوا وَاضْرِبُوا لِي مَعَكُمْ بِسَهْمٍ۔

ان صحابہ میں سے ایک شخص (خود ابوسعید خدری رضہ) بولے اللہ کی قسم ہاں میں بچھو کا منتر جانتا ہوں مگر تم لوگوں نے تو ہماری درخواست پر بھی ہماری مہمانی نہ کی اس لیے میں اپنا منتر اس وقت تک نہیں کرنے کا جب تک تم اس کی مزدوری نہ ٹھہرا لو آخر انہوں نے مجبور ہو کر (بچھڑے منہ) کچھ بکریاں دینا قبول کرلیں (تیس بکریاں) جب ابوسعید ان کے ساتھ ہوئے انہوں نے کیا کیا سورۂ فاتحہ پڑھتے جاتے اور زمین پر تھوکتے ف پڑھتے پڑھتے ان کا سردار ایسا چنگا ہو گیا جیسے کوئی رسی سے بندھا ہوا اس کو چھوڑ دیں (خاصی طرح) چلنے پھرنے لگا جیسے کوئی دکھ نہ تھا اس وقت انہوں نے اپنا اقرار پورا کیا (تیس بکریاں ان صحابہ کے حوالے کیں) اب یہ صحابی آپس میں کہنے لگے بھائی یہ بکریاں بانٹ لو۔ لیکن جس نے منتر پڑھا تھا وہ کہنے لگا ابھی مت بانٹو۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس چلیں آپ سے بیان کریں دیکھیں آپ کیا حکم دیتے ہیں پھر وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اور سارا قصہ بیان کیا آپ نے ابوسعید رضہ سے جنہوں نے یہ منتر پڑھا تھا۔ کہا، ابوسعید تجھ کو یہ کیسے معلوم ہوا کہ سورہ فاتحہ منتر بھی ہے (بیماری کی دوا ہے تم نے) بہت اچھا کیا یہ بکریاں بانٹ لو میرا بھی ان میں ایک حصہ لگاؤ۔

ف یہیں سے ترجمہ باب نکلتا ہے۔

بَابُ مَسْحِ الرَّاقِي الْوَجَعَ بِيَدِهِ الْيُمْنَى۔

باب درد کے مقام پر داہنا ہاتھ پھیرنا۔

۷۴۶- حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى، عَنْ سُفْيَانَ عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ مُسْلِمٍ، عَنْ

ہم سے عبداللہ (ابوبکر) ابن ابی شیبہ نے (حافظ مشہور تھے جن کا مصنف ہے) بیان کیا کہا ہم سے یحییٰ بن سعید قطان نے انہوں نے سفیان ثوری سے انہوں نے اعمش سے انہوں

مَسْرُوقٍ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ: كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُعَوِّذُ بَعْضَهُمْ يَمْسَحُهُ بِيَمِينِهِ أَذْهِبِ الْبَأْسَ رَبَّ النَّاسِ، وَاشْفِ أَنْتَ الشَّافِي لَا شِفَاءَ إِلَّا شِفَاؤُكَ، شِفَاءً لَا يُغَادِرُ سَقَمًا، فَذَكَرْتُهُ لِمَنْصُورٍ فَحَدَّثَنِي عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ مَسْرُوقٍ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا بِنَحْوِهِ۔

نے ابوالضحیٰ مسلم بن صبیح سے انہوں نے مسروق بن اجدع سے انہوں نے حضرت عائشہ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بعضے لوگوں پر یوں تعویذ کرتے ان پر داہنا ہاتھ پھیرتے اور فرماتے پروردگار لوگوں کے بیماری دور کر دے اور تندرستی عطا فرما تو ہی تندرست کرنے والا ہے اصل تندرستی وہی ہے جو تو عنایت فرمائے۔ (دوا سے کیا ہوتا ہے) ایسی تندرستی دے کہ کوئی بیماری نہ رہے۔ سفیان نے کہا میں نے یہ حدیث منصور سے بیان کی تو انہوں نے ابراہیم نخعی سے انہوں نے مسروق سے انہوں نے حضرت عائشہ سے ایسی ہی حدیث نقل کی۔

بَابُ الْمَرْأَةِ تَرْقِي الرَّجُلَ۔

باب عورت مرد پر منتر پڑھ سکتی ہے۔

٦٤٧۔ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْجُعْفِيُّ: حَدَّثَنَا هِشَامٌ: أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَنْفِثُ عَلَى نَفْسِهِ فِي مَرَضِهِ الَّذِي قُبِضَ فِيهِ بِالْمُعَوِّذَاتِ، فَلَمَّا ثَقُلَ كُنْتُ أَنَا أَنْفِثُ عَلَيْهِ بِهِنَّ، وَأَمْسَحُ بِيَدِ نَفْسِهِ لِبَرَكَتِهَا فَسَأَلْتُ ابْنَ شِهَابٍ: كَيْفَ كَانَ يَنْفِثُ؟ قَالَ: يَنْفِثُ عَلَى يَدَيْهِ ثُمَّ يَمْسَحُ بِهِمَا وَجْهَهُ۔

ف یہیں سے ترجمہ باب نکلتا ہے۔

مجھ سے عبداللہ بن محمد جعفی نے بیان کیا کہا ہم سے ہشام ابن یوسف صنعانی نے کہا ہم کو معمر نے خبر دی انہوں نے زہری سے انہوں نے عروہ سے انہوں نے حضرت عائشہ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جس بیماری میں انتقال فرمایا اس میں معوذات (سورۂ اخلاص اور سورۂ فلق اور ناس) پڑھ کر اپنے اوپر آپ پھونکتے جب آپ پر بیماری کی شدت ہوئی تو میں یہ سورتیں پڑھ کر آپ پر پھونکتی اور آپ کا ہاتھ مبارک لے کر آپ کے بدن مبارک پر پھیرتی۔ معمر نے کہا میں نے زہری سے پوچھا کس طرح آپ پھونکتے تھے زہری نے کہا آپ دونوں ہاتھوں میں پھونک کر منہ پر پھیرتے۔

بَابُ مَنْ لَمْ يَرْقِ۔

باب منتر نہ کرنے کی فضیلت

٦٤٨۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ: حَدَّثَنَا

ہم سے مسدد بن مسرہد نے بیان کیا کہا ہم سے حصین

حُصَيْنُ بْنُ نُمَيْرٍ، عَنْ حُصَيْنِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: خَرَجَ عَلَيْنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمًا فَقَالَ: عُرِضَتْ عَلَيَّ الْأُمَمُ فَجَعَلَ يَمُرُّ النَّبِيُّ مَعَهُ الرَّجُلُ وَالنَّبِيُّ مَعَهُ الرَّجُلَانِ، وَالنَّبِيُّ مَعَهُ الرَّهْطُ، وَالنَّبِيُّ لَيْسَ مَعَهُ أَحَدٌ، وَرَأَيْتُ سَوَادًا كَثِيرًا سَدَّ الْأُفُقَ، فَرَجَوْتُ أَنْ تَكُونَ أُمَّتِي، فَقِيلَ: هَذَا مُوسَى وَقَوْمُهُ، ثُمَّ قِيلَ لِي: انْظُرْ، فَرَأَيْتُ سَوَادًا كَثِيرًا سَدَّ الْأُفُقَ، فَقِيلَ لِي: انْظُرْ هَكَذَا وَهَكَذَا فَرَأَيْتُ سَوَادًا كَثِيرًا سَدَّ الْأُفُقَ، فَقِيلَ: هَؤُلَاءِ أُمَّتُكَ وَمَعَ هَؤُلَاءِ سَبْعُونَ أَلْفًا يَدْخُلُونَ الْجَنَّةَ بِغَيْرِ حِسَابٍ، فَتَفَرَّقَ النَّاسُ وَلَمْ يُبَيَّنْ لَهُمْ فَتَذَاكَرَ أَصْحَابُ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالُوا: أَمَّا نَحْنُ فَوُلِدْنَا فِي الشِّرْكِ، وَلَكِنَّا آمَنَّا بِاللهِ وَرَسُولِهِ، وَلَكِنْ هَؤُلَاءِ هُمْ أَبْنَاؤُنَا، فَبَلَغَ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: هُمُ الَّذِينَ لَا يَتَطَيَّرُونَ وَلَا يَكْتَوُونَ، وَلَا يَسْتَرْقُونَ، وَعَلَى رَبِّهِمْ يَتَوَكَّلُونَ، فَقَامَ عُكَّاشَةُ بْنُ مِحْصَنٍ فَقَالَ: أَمِنْهُمْ أَنَا يَا رَسُولَ اللهِ؟ قَالَ: نَعَمْ، فَقَامَ آخَرُ فَقَالَ: أَنَا مِنْهُمْ؟ فَقَالَ: سَبَقَكَ بِهَا

بن نمیر سے انہوں نے حصین بن عبدالرحمٰن سے انہوں نے سعید بن جبیر سے انہوں نے ابن عباس رضؓ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ایک دن باہر ہم پر برآمد ہوئے فرمانے لگے (خواب میں) تمام اگلی امتیں میرے سامنے لائی گئیں میں نے کوئی پیغمبر ایسا دیکھا جس کے ساتھ ایک ہی آدمی تھا (بس یہی امت اس کی تھی) کسی پیغمبر کے ساتھ دو ہی آدمی تھے کسی کے ساتھ دس سے کم (یا چالیس سے کم) کوئی پیغمبر ایسا تھا جس کے ساتھ ایک آدمی بھی نہ تھا اور میں نے ایک بڑی جماعت دیکھی جس سے آسمان کا کنارہ ڈھنپ گیا تھا میں سمجھا یہ میری امت ہوگی پھر فرشتوں نے کہا یہ موسیٰ پیغمبر اور ان کی امت کے لوگ ہیں۔ پھر مجھ سے کہا گیا دیکھو میں نے دیکھا تو ایک بڑی جماعت ہے جس نے آسمان کا کنارہ ڈھانپ لیا ہے پھر مجھ سے کہا گیا اِدھر اُدھر دیکھو۔ میں نے دیکھا تو ایک بڑی جماعت ہے جس نے آسمان کا کنارہ ڈھانپ لیا ہے فرشتوں نے کہا۔ یہ تمہاری امت ہے اور ان میں ستر ہزار آدمی ایسے بھی ہیں جو بے حساب بہشت میں جائیں گے ف۱ اس کے بعد لوگ اٹھ گئے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بیان نہیں فرمایا (یہ ستر ہزار کون لوگ ہوں گے) اب اصحاب نے آپس میں گفتگو شروع کی کہنے لگے ہم لوگ تو شرک اور کفر کی حالت میں پیدا ہوئے پر (ایک مدت پر) اللہ اور اس کے رسول پر ایمان لائے یہ ستر ہزار ہمارے بیٹے ہوں گے جو پیدائش سے مسلمان ہیں یہ خبر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو پہنچی آپ نے فرمایا یہ ستر ہزار وہ لوگ ہیں جو (دنیا میں) بدفالی نہیں لیتے۔ (برا شگون) نہ داغ لگاتے ہیں ف۲ نہ منتر کرتے ہیں بلکہ اپنے پروردگار پر بھروسہ کرتے ہیں ف۳ یہ سن کر عکاشہ ابن محصنؓ کھڑے ہوئے کہنے لگے یا رسول اللہ میں ان ستر ہزار میں ہوں

عکاشہ۔ آپ نے فرمایا ہاں پھر ایک اور شخص (سعد بن عبادہؓ) کھڑے ہوئے کہنے لگے کیا میں بھی ان میں ہوں آپ نے فرمایا تم سے پہلے عکاشہ رض کے لیے جو ہونا تھا وہ ہو چکا ف۴۔

ف یہ بڑے بڑے کاملین اور اولیائے امت ہوں گے ورنہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی امت تو کروڑوں اربوں گزر چکی ہے اور ہر وقت دنیا میں بیس کروڑ سے زیادہ رہتی ہے ستر ہزار کا ان اربوں میں کیا شمار ہے ف۲ یہ سمجھ کہ داغ سے ضرور تندرست ہو جائیں گے جیسے جاہلیت والوں کا اعتقاد تھا ف۳ داغ کی مثل ہر دوا اور علاج یا منتر کو بالذات موثر نہیں جانتے بلکہ اللہ پر بھروسہ رکھتے ہیں یا کفر کے الفاظ نہ ہو تو مراد آپ کی دوا اور علاج اور منتر نہ کرنے سے یہ ہے کہ دوا یا علاج یا منتر کو بالذات مؤثر نہیں جانتے بلکہ اللہ پر بھروسہ رکھتے ہیں اور گو دوا اور علاج اور منتر کریں مگر اعتقاد ان کا یہ تھا کہ اگر خدا چاہے گا تو ان میں اثر بخشے گا ورنہ وہ خود کچھ نہیں کر سکتے اس تاویل کی ضرورت یہ ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے دوا اور علاج اور منتر کیا ہے اگر یہ توکل کے خلاف ہوتا تو آپ کیوں کرتے بعضوں نے کہا آپ عام اور خاص سب کے لیے بھیجے گئے تھے تو آپ نے بیان جواز کے لیے یہ کام کیے مگر یہ اولیاء اللہ سے ہدایت عام متعلق نہیں ہے اس لیے بعضے اولیاء اللہ نے نہ دوا کی نہ معالجہ کیا نہ منتر کیا مصیبت اور بیماری سے اور زیادہ خوش ہوئے کہ وہ خالص محبوب کی مراد ہے واللہ اعلم۔ ف۴ اس روایت کا مطلب دوسری روایت سے کھلتا ہے اس میں یوں ہے کہ پہلے عکاشہ کھڑے ہوئے کہنے لگے یارسول اللہ دعا فرمایئے اللہ مجھ کو ان ستر ہزار میں کر دے آپ نے دعا فرمائی پھر سعد بن عبادہ کھڑے ہوئے انہوں نے کہا میرے لیے بھی دعا فرمایئے اس وقت آپ نے فرمایا تم سے پہلے عکاشہ کے لیے دعا قبول ہو چکی مطلب یہ ہے کہ دعا کی اجابت کی ساعت گزر چکی یہ کامیابی عکاشہ کی قسمت میں تھی جو اس کو حاصل ہو چکی۔

بَابُ الطِّيَرَةِ۔ باب شگون لینے کا بیان ف

ف جس کو عربی میں طیرہ کہتے ہیں عرب لوگ کسی کام کے لیے باہر نکلتے تو پرندہ اڑاتے داہنے طرف اڑتا تو نیک فال سمجھتے بائیں طرف اڑتا تو منحوس جان کر لوٹ آتے ہمارے زمانے میں اب تک جاہل جب باہر نکلتے ہیں اور بچی یا عورت سامنے آجاتی ہے یا کانا شخص نمودار ہو جاتا ہے یا چھینک کی آواز سنتے ہیں تو منحوس جانتے ہیں کہتے ہیں یہ کام نہ ہو گا کوئی گدھوں کا نکلنا منحوس جانتا ہے نہ معلوم کیا کیا واہیات خیالات میں پھنسے ہوئے ہیں اگر اللہ اور رسول کی جانب دیکھتے تو ان آفتوں میں کیوں پھنستے۔

۶۴۹۔ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ: حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ عُمَرَ: حَدَّثَنَا يُونُسُ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَالِمٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا: أَنَّ رَسُولَ

مجھ سے عبداللہ بن محمد مسندی نے بیان کیا کہا ہم سے عثمان بن عمر نے بیان کیا کہا ہم سے یونس بن یزید ایلی نے بیان کیا انہوں نے زہری سے انہوں نے سالم سے انہوں نے ابن عمرؓ سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا چھوت

اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لَا عَدْوَى وَلَا طِيَرَةَ، وَالشُّؤْمُ فِي ثَلَاثٍ: فِي الْمَرْأَةِ وَالدَّارِ وَالدَّابَّةِ۔

ف بدشگونی یہ کوئی چیز نہیں ہے (محض لغو اور واہی خیال ہیں) ف۲ ہماری نحوست تو (صرف) تین چیزوں میں ہوتی ہے (اگر ہو) عورت اور گھر اور گھوڑے میں ف۳ ۔

ف ایک کی بیماری دوسرے کو لگ جانا ف۲ بدشگونی کے لغو ہونے پر تو سب عقلاء کا اتفاق ہے مگر چھوت کے معاملے میں بعضے اطباء اختلاف کرتے ہیں اور کہتے ہیں تجربہ سے معلوم ہوا ہے کہ بعضے امراض متعدی ہوتے ہیں جیسے خارشت جذام طاعون وغیرہ۔ ہم کہتے ہیں کہ یہ تمہارا وہم ہے اگر درحقیقت متعدی ہوتے تو ایک گھر کے سب لوگ یا ایک شہر کے تمام افراد مبتلا ہو جاتے ۔ ف۳ نحوست سے یہاں بدشگونی مراد نہیں ہے کیوں کہ اس کی تو اوپر نفی ہو چکی ہے بلکہ نحوست سے برائی مراد ہے وہ یہ کہ عورت زبان دراز ہو، فاحشہ بدسلیقہ مسرف ہو۔ گھر تنگ ہو یا گندے مقام پر واقع ہو۔ گھوڑا شریر ہو یا مٹھا کھائے بہت پر محنت نہ کر سکے۔

---

٦٥٠ - حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ: أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ: أَخْبَرَنِي عُبَيْدُ اللهِ ابْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُتْبَةَ: أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: لَا طِيَرَةَ، وَخَيْرُهَا الْفَالُ: قَالُوا: وَمَا الْفَالُ؟ قَالَ: الْكَلِمَةُ الصَّالِحَةُ يَسْمَعُهَا أَحَدُكُمْ۔

ہم سے ابوالیمان نے بیان کیا کہا ہم کو شعیب نے خبر دی انہوں نے زہری سے کہا مجھ کو عبیداللہ بن عبداللہ ابن عتبہ نے کہ ابوہریرہ رض نے کہا میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ نے فرمایا بدشگونی کوئی چیز نہیں ہے البتہ نیک فال لینا کچھ برا نہیں ہے ۔ لوگوں نے کہا نیک فال کیا ہے آپ نے فرمایا کوئی اچھی بات سننا ف

ف مثلاً بیمار سالم کا لفظ سنے یا لڑائی پر جانے والا فتح خاں نامی شخص سے ملے۔

بَابُ الْفَالِ۔

باب نیک فال لینا کچھ برا نہیں ۔

٦٥١ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدٍ: أَخْبَرَنَا هِشَامٌ: أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ عَبْدِ اللهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا طِيَرَةَ، وَخَيْرُهَا الْفَالُ، قَالَ: وَمَا الْفَالُ يَا رَسُولَ اللهِ؟ قَالَ: الْكَلِمَةُ الصَّالِحَةُ يَسْمَعُهَا

ہم سے عبداللہ بن محمد مسندی نے بیان کیا کہا ہم کو ہشام بن یوسف نے خبر دی کہا ہم کو معمر نے انہوں نے زہری سے انہوں نے عبیداللہ بن عبداللہ بن عتبہ سے انہوں نے ابوہریرہ رض سے انہوں نے کہا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بدشگونی کوئی چیز نہیں ہے اور فال نیک ہے لوگوں نے کہا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فال نیک کیا ہے آپ نے فرمایا اچھی بات جو

أَحَدُكُمْ۔ | تم میں سے کوئی سنے۔

٦٥٢۔ حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ: حَدَّثَنَا هِشَامٌ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لَا عَدْوَى وَلَا طِيَرَةَ، وَيُعْجِبُنِي الْفَأْلُ الصَّالِحُ، الْكَلِمَةُ الْحَسَنَةُ۔

ہم سے مسلم بن ابراہیم نے بیان کیا کہا ہم سے ہشام دستوائی نے انہوں نے قتادہ سے انہوں نے انس سے انہوں نے آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا چھوت لگ جانا بدشگونی یہ کوئی چیز نہیں ہے اور فال نیک مجھ کو اچھی لگتی ہے وہ کیا ہے؟ اچھی بات

بَابُ لَا هَامَةَ۔ | باب اُلّو کو منحوس سمجھنا لغو ہے ف

ف اُلّو یعنی بوم ایک شکاری پرندہ ہے اس کو دن کو نہیں سوجھتا تو بے چارہ رات کو نکلتا ہے آدمیوں کے ڈر سے اکثر جنگل ویران میں رہتا ہے عرب لوگ اُلّو کو منحوس سمجھتے ان کا اعتقاد یہ تھا کہ آدمی کی روح مرنے کے بعد اُلّو کے قالب میں آجاتی ہے اور پکارتی پھرتی ہے۔ کیا خوب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس لغو خیال کو رد کیا۔ اب تک لوگ گھر میں الو کا آنا اور بیٹھنا منحوس سمجھتے ہیں۔

٦٥٣۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَكَمِ: حَدَّثَنَا النَّضْرُ: أَخْبَرَنَا إِسْرَائِيلُ: أَخْبَرَنَا أَبُو حَصِينٍ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لَا عَدْوَى وَلَا طِيَرَةَ وَلَا هَامَةَ وَلَا صَفَرَ۔

ہم سے محمد بن حکم نے بیان کیا کہا ہم سے نضر بن شمیل نے کہا ہم کو اسرائیل نے خبر دی کہا ہم کو ابو حصین (عثمان بن عاصم سدی) نے انہوں نے ابو صالح (ذکوان) سے انہوں نے ابو ہریرہ رض سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا چھوت لگ جانا یا بدشگونی یا اُلّو یا صفر کی ف نحوست یہ کچھ چیز نہیں ہے۔

ف صفر پیٹ کا ایک کیڑا ہے جو بھوک کے وقت پیٹ نوچتا ہے کبھی آدمی اس کی وجہ سے مر جاتا ہے عرب لوگ اس بیماری کو متعدی جانتے تھے امام مسلم رح نے صفر کے یہی معنی جابر رض سے نقل کیے ہیں۔ بعضوں نے کہا صفر سے وہ مہینہ مراد ہے جو محرم کے بعد آتا ہے اس کو عرب لوگ منحوس سمجھتے اب تک ہندوستان میں جاہل لوگ تیرہ تیزی کو منحوس جانتے ہیں ان دنوں میں شادی بیاہ کوئی خوشی کی رسم نہیں کرتے۔

بَابُ الْكَهَانَةِ۔ | باب کہانت کا بیان ف

ف کاہن عرب میں وہ لوگ تھے جو آئندہ کی باتیں لوگوں کو بتایا کرتے اور ہر ایک شخص سے اس کی قسمت کا حال کہتے یونان

سے عرب میں کہانت آئی یونان میں کوئی کام بغیر کاہن سے مشورہ لیئے نہ کرتے بعضے کاہن یہ دعویٰ کرتے کہ جنات ان کے تابع ہیں وہ ان کو آئندہ کی بات انباد دیتے ہیں عرب میں شق اور سطیح مشہور کاہن تھے مترجم کہتا ہے یہ سب دھوکہ بازی اور دغابازی تھی ہمارے زمانے میں کاہن تو نہیں ہیں نجومی اور پنڈت اور رمال اور جفار بموجب سگ زرد برادر شغال ان کے بھائی ہیں ان لوگوں کا سارا علم جھوٹا اور لغو ہے یہ کیا کرتے ہیں حالات اور اسباب اور قرائن سے ایک بات کی پیشین گوئی کرتے ہیں اگر ہوگئی تب تو کیا کہنے بڑے پھول جاتے ہیں اور جو نہیں ہوتی تو اپنی بات بنانے کے لیے جھوٹے جھوٹے عذرات کر لیتے ہیں کہ فلاں ستارہ اس مقام پر آجانے سے یہ بات رک گئی ہے۔ لعنۃ اللہ علی الکاذبین الآکلین للسحت .

---

٦٥٤ - حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عُفَيْرٍ: حَدَّثَنَا اللَّيْثُ قَالَ: حَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمٰنِ ابْنُ خَالِدٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَضَى فِي امْرَأَتَيْنِ مِنْ هُذَيْلٍ اقْتَتَلَتَا، فَرَمَتْ إِحْدَاهُمَا الْأُخْرَى بِحَجَرٍ فَأَصَابَ بَطْنَهَا وَهِيَ حَامِلٌ فَقَتَلَتْ وَلَدَهَا الَّذِي فِي بَطْنِهَا فَاخْتَصَمُوا إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَضَى إِنَّ دِيَةَ مَا فِي بَطْنِهَا غُرَّةٌ، عَبْدٌ أَوْ أَمَةٌ، فَقَالَ وَلِيُّ الْمَرْأَةِ الَّتِي غَرِمَتْ: كَيْفَ أَغْرَمُ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَنْ لَا شَرِبَ وَلَا أَكَلَ وَلَا نَطَقَ وَلَا اسْتَهَلَّ، فَمِثْلُ ذٰلِكَ يُطَلُّ. فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنَّمَا هٰذَا مِنْ إِخْوَانِ الْكُهَّانِ.

ہم سے سعید بن عفیر نے بیان کیا کہا ہم سے لیث بن سعد نے کہا مجھ سے عبدالرحمٰن بن خالد نے انہوں نے ابن شہاب سے انہوں نے ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن بن عوف سے انہوں نے ابوہریرہ رضؓ سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہذیل ف کی دو عورتوں کے جھگڑے کا فیصلہ کیا جو آپس میں لڑی تھیں ان میں ایک (ام عفیف بنت مسروح) نے دوسری (ملیکہ بنت عویمر) کو پتھر مارا وہ پیٹ سے تھی اس کے پیٹ کا بچہ مر گیا تو انہوں نے اپنا جھگڑا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے پیش کیا آپ نے یہ حکم دیا کہ اس کے بچے کی دیت میں ایک بردہ دے (غلام یا لونڈی) یہ سن کر مارنے والی عورت کا خاوند (حمل بن مالک بن نابغہ) کہنے لگا یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) اس کا کیا تاوان دوں جس نے نہ پیا نہ کھایا نہ بولا نہ چلایا۔ یہ تو گیا آیا۔ (لغو ہوا) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ شخص تو کاہن کا بھائی معلوم ہوتا ہے ف۲

ف ایک قبیلہ کا نام ہے ف۲ جب تو کاہنوں کی طرح مقفی اور مسجع فقرے بولتا ہے۔

---

٦٥٥ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ، عَنْ مَالِكٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ

ہم سے قتیبہ بن سعید نے بیان کیا انہوں نے امام مالک سے انہوں نے ابن شہاب سے انہوں نے ابوسلمہ

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنَّ امْرَأَتَيْنِ رَمَتْ إِحْدَاهُمَا الْأُخْرَى بِحَجَرٍ فَطَرَحَتْ جَنِينَهَا، فَقَضَى فِيهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِغُرَّةٍ عَبْدٍ أَوْ وَلِيدَةٍ، وَعَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَضَى فِي الْجَنِينِ يُقْتَلُ فِي بَطْنِ أُمِّهِ بِغُرَّةٍ عَبْدٍ أَوْ وَلِيدَةٍ، فَقَالَ الَّذِي قُضِيَ عَلَيْهِ: كَيْفَ أَغْرَمُ مَا لَا أَكَلَ وَلَا شَرِبَ وَلَا نَطَقَ وَلَا اسْتَهَلَّ وَمِثْلُ ذَلِكَ يُطَلُّ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنَّمَا هَذَا مِنْ إِخْوَانِ الْكُهَّانِ۔

سے انہوں نے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے انہوں نے کہا ایک عورت نے دوسری عورت کو پتھر مارا اس کا پیٹ گر گیا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بچہ کی دیت میں ایک بردہ دلایا لونڈی یا غلام اور اسی سند سے ابن شہاب سے روایت ہے انہوں نے سعید بن مسیب سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے پیٹ کے بچے کی جو اپنی ماں کے پیٹ میں مارا جائے ایک بردہ دیت مقرر کی لونڈی ہو یا غلام۔ پھر جس کو آپ نے یہ دیت دینے کا حکم دیا وہ کہنے لگا میں اس کی کیا دیت دوں جس نے نہ پیا نہ کھایا نہ بولا نہ چلایا یہ تو گیا آیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ شخص کاہنوں کا بھائی ہے۔

۷۵۶۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ: حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْحَارِثِ عَنْ أَبِي مَسْعُودٍ قَالَ: نَهَى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ ثَمَنِ الْكَلْبِ، وَمَهْرِ الْبَغِيِّ، وَحُلْوَانِ الْكَاهِنِ۔

ہم سے عبداللہ بن محمد مسندی نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان بن عیینہ نے انہوں نے زہری سے انہوں نے ابوبکر بن عبدالرحمٰن بن حارث سے انہوں نے ابو مسعود انصاری (عقبہ بن عمرو) سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کتے کی قیمت اور رنڈی کی خرچی اور کاہن (نجومی) کی شیرینی سے منع فرمایا۔ ف

ف یہ سب حرام کی کمائیاں ہیں

۷۵۷۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ يُوسُفَ: أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ يَحْيَى بْنِ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ: سَأَلَ

ہم سے علی بن عبداللہ مدینی نے بیان کیا کہا ہم سے ہشام بن یوسف نے کہا ہم کو معمر نے خبر دی انہوں نے زہری سے انہوں نے یحییٰ بن عروہ بن زبیر سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے انہوں نے کہا کچھ لوگوں نے (معاویہ بن حکم سلمی نے) آنحضرت صلی

رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَاسٌ عَنِ الْكُهَّانِ، فَقَالَ: لَيْسَ بِشَيْءٍ، فَقَالُوا: يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنَّهُمْ يُحَدِّثُونَنَا أَحْيَانًا بِشَيْءٍ فَيَكُونُ حَقًّا، فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: تِلْكَ الْكَلِمَةُ مِنَ الْحَقِّ يَخْطَفُهَا الْجِنِّيُّ فَيَقُرُّهَا فِي أُذُنِ وَلِيِّهِ فَيَخْلِطُونَ مَعَهَا مِائَةَ كَذْبَةٍ قَالَ عَلِيٌّ: قَالَ عَبْدُ الرَّزَّاقِ: مُرْسَلٌ، الْكَلِمَةُ مِنَ الْحَقِّ ثُمَّ بَلَغَنِي أَنَّهُ أَسْنَدَهُ بَعْدَهُ۔

اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کاہنوں کی باتوں میں آپ کیا فرماتے ہیں ف آپ نے فرمایا ان کی باتیں محض لغو ہیں انہوں نے کہا یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) بعضے وقت تو وہ ایسی بات کرتے ہیں جو سچ نکلتی ہے آپ نے فرمایا ہاں یہ بات وہ ہوتی ہے جو کاہن شیطان سے اڑا لیتا ہے۔ (یا شیطان فرشتوں سے سن کر اڑا لیتا ہے) پھر اس کو اپنے دوست کے کان میں پھونک دیتا ہے یہ کاہن کیا کرتے ہیں اس میں سو جھوٹ اپنی طرف سے ملا کر (لوگوں سے) بیان کرتے ہیں ف۲۔ علی بن مدینی نے کہا عبد الرزاق اس فقرے کو تلك الكلمة من الحق مرسلاً روایت کرتے تھے پھر انہوں نے کہا مجھ کو یہ خبر پہنچی کہ عبد الرزاق نے اس کے بعد اس کو مسنداً حضرت عائشہ رض سے روایت کیا۔

ف اعتبار کے قابل ہیں یا نہیں ف۲ اس لیے اکثر باتیں ان کی جھوٹ نکلتی ہیں ایک آدھ بات تو سچی ہو جاتی ہے وہ شیطان فرشتوں سے اڑا لیتا ہے قسطلانی نے کہا یہ کہانت یعنے شیطان جو آسمان پر جا کر فرشتوں کی بات اڑا لیتے تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت سے موقوف ہو گئی اب آسمان پر ایسا چوکی پہرہ ہے کہ شیطان وہاں پھٹکنے نہیں پاتے۔ نہ اب ویسے کاہن موجود ہیں جو شیطانوں سے تعلق رکھتے تھے۔ ہمارے زمانے کے کاہن محض اٹکل پچو باتیں کرنے والے ہیں۔

بَابُ السِّحْرِ وَقَوْلِ اللّٰهِ تَعَالَى۔

باب جادو کا بیان ف

وَلٰكِنَّ الشَّيَاطِينَ كَفَرُوا يُعَلِّمُونَ النَّاسَ السِّحْرَ۔ الْآيَةَ، وَقَوْلِهِ تَعَالَى۔ وَلَا يُفْلِحُ السَّاحِرُ حَيْثُ أَتَى۔ وَقَوْلِهِ۔ أَفَتَأْتُونَ السِّحْرَ وَأَنْتُمْ تُبْصِرُونَ۔ وَقَوْلِهِ۔ يُخَيَّلُ إِلَيْهِ مِنْ سِحْرِهِمْ أَنَّهَا تَسْعَى۔ وَقَوْلِهِ۔ وَمِنْ شَرِّ النَّفَّاثَاتِ فِي الْعُقَدِ۔ وَالنَّفَّاثَاتُ: السَّوَاحِرُ

اور اللہ تعالیٰ نے سورۂ بقرہ میں فرمایا لیکن شیطان کافر ہوئے وہی لوگوں کو جادو سکھلاتے ہیں اور وہ علم جو بابل میں دو فرشتوں ہاروت ماروت پر اترا تھا اور ہاروت ماروت کسی کو یہ علم نہیں سکھلاتے جب تک وہ کہہ نہیں دیتے دیکھ اللہ تعالیٰ نے ہم کو دنیا میں آزمائش کے لیے بھیجا ہے تو جادو سیکھ کر کافر مت بن (کیا فائدہ دنیا چند روزہ ہے) مگر لوگ ہاروت ماروت کے اس کہہ دینے پر بھی) ان سے وہ علم سیکھتے ہیں جس

تَسْحَرُوْنَ: تُعْمَوْنَ۔

کے ذریعہ سے عورت اور اس کے خاوند میں جدائی ڈال دیتے ہیں ف۲ اور جادوگر جادو کی وجہ سے بے اللہ کے حکم کسی کو نقصان نہیں پہنچا سکتے غرض وہ علم سیکھتے ہیں جس سے فائدہ تو کچھ نہیں الٹا نقصان ہے (دنیا میں ذلیل اور آخرت میں تباہ) اور یہودیوں کو بھی یہ بات معلوم ہے کہ جو کوئی جادو سیکھے اس کا آخرت میں کوئی حصہ نہ رہا ف۳ اور (سورہ طٰہٰ میں) فرمایا اور جادوگر جہاں جائے کمبخت بامراد نہیں ہوتا اور سورۂ انبیاء میں فرمایا کیا تم دیکھ سمجھ کر جادو کی پیروی کرتے ہو ف۴ اور (سورہ طٰہٰ میں) فرمایا موسیٰ کو ان کے جادو کی وجہ سے ایسا معلوم ہوتا تھا کہ وہ لاٹھیاں اور رسیاں (سانپ کی طرح) دوڑ رہی ہیں اور (سورہ فلق میں) فرمایا اور بدی سے ان عورتوں کے گرہوں میں پھونک مارتی ہیں ف۵ اور سورہ مومنون میں) فرمایا فَأَنّٰى تُسْحَرُوْنَ پھر تم پر کیا جادو کی مار ہے ف۶

ف۱ جادو وہ خلاف عادت امر ہے جو شریر اور بدکار شخص سے صادر ہو۔ جادو میں لوگوں کا اختلاف ہے کہ اس کی کوئی حقیقت بھی ہے یا نہیں نرے اوہام اور خیالات ہیں اور صحیح قول جس پر جمہور ہیں یہ ہے کہ جادو کی حقیقت ہے اب اس میں اختلاف ہے کہ جادو کا اثر صرف اتنا ہوتا ہے کہ مزاج کی حالت بدل جائے اس میں کوئی بیماری پیدا ہو جائے یا جادو سے یہ بھی ہو سکتا ہے کہ پتھر آدمی بن جائے یا مرد عورت یا عورت مرد بن جائے جمہور کا یہ قول ہے کہ جادو کا اثر صرف تغیر مزاج میں ہوتا ہے لیکن حقیقت کا بدلنا کہ جماد حیوان ہو جائے یا حیوان جماد ہو جائے یا مرد عورت یا عورت مرد ہو جائے یہ جادو نہیں کر سکتا اب معجزہ اور کرامت اور جادو میں فرق یہ ہے کہ جادوگر سفلی اعمال کا محتاج ہوتا ہے اور سامان کا۔ مثلاً ناریل، گیرو، مردے کی ہڈیاں وغیرہ ان چیزوں کا اور کرامت میں اس سامان کی ضرورت نہیں ہوتی اور معجزے میں پیغمبری کا دعویٰ ہوتا ہے اور اظہار اور مقابلہ مخالفین سے اور کرامت کو اولیاء اللہ چھپاتے ہیں دعویٰ اور مقابلہ کیسا چنانچہ ایک بزرگ کہتے ہیں الکرامۃ حیض الرجال۔ ف۲ ایک دوسرے سے دشمنی اور نفرت پیدا ہو جاتی ہے ف۳ آخرت برباد ہوئی مگر کمبخت یہ جان کر پھر سیکھتے ہیں ف۴ یعنی پیغمبر کی جس کو جادوگر سمجھتے تھے ف۵ یا جو لوگ گرہ دے کر اس پر پھونکتے ہیں ف۶ کہ اللہ تعالیٰ کی قدرت کی نشانیاں دیکھ کر بھی شرک کرتے ہو۔

۷۵۸۔ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى: ہم سے ابراہیم بن موسیٰ رازی نے بیان کیا کہا ہم کو

أَخْبَرَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ، عَنْ هِشَامٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ: سَحَرَ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلٌ مِنْ بَنِي زُرَيْقٍ يُقَالُ لَهُ لَبِيدُ بْنُ الْأَعْصَمِ حَتَّى كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُخَيَّلُ إِلَيْهِ أَنَّهُ كَانَ يَفْعَلُ الشَّيْءَ وَمَا فَعَلَهُ، حَتَّى إِذَا كَانَ ذَاتَ يَوْمٍ أَوْ ذَاتَ لَيْلَةٍ وَهُوَ عِنْدِي لَكِنَّهُ دَعَا وَدَعَا ثُمَّ قَالَ: يَا عَائِشَةُ، أَشَعَرْتِ أَنَّ اللهَ أَفْتَانِي فِيمَا اسْتَفْتَيْتُهُ فِيهِ؟ أَتَانِي رَجُلَانِ فَقَعَدَ أَحَدُهُمَا عِنْدَ رَأْسِي وَالْآخَرُ عِنْدَ رِجْلَيَّ، فَقَالَ أَحَدُهُمَا لِصَاحِبِهِ: مَا وَجَعُ الرَّجُلِ؟ فَقَالَ: مَطْبُوبٌ، قَالَ: مَنْ طَبَّهُ؟ قَالَ: لَبِيدُ بْنُ الْأَعْصَمِ، قَالَ: فِي أَيِّ شَيْءٍ؟ قَالَ فِي مُشْطٍ وَمُشَاطَةٍ، وَجُفِّ طَلْعِ نَخْلَةٍ ذَكَرٍ، قَالَ: وَأَيْنَ هُوَ؟ قَالَ: فِي بِئْرِ ذَرْوَانَ، فَأَتَاهَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي نَاسٍ مِنْ أَصْحَابِهِ فَجَاءَ فَقَالَ: يَا عَائِشَةُ، كَأَنَّ مَاءَهَا نُقَاعَةُ الْحِنَّاءِ وَكَأَنَّ رُءُوسَ نَخْلِهَا رُءُوسُ الشَّيَاطِينِ، قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللهِ، أَفَلَا اسْتَخْرَجْتَهُ؟ قَالَ: قَدْ عَافَانِي اللهُ فَكَرِهْتُ أَنْ أُثَيِّرَ عَلَى النَّاسِ فِيهِ شَرًّا، فَأَمَرَ بِهَا فَدُفِنَتْ، تَابَعَهُ أَبُو أُسَامَةَ وَأَبُو ضَمْرَةَ وَابْنُ أَبِي الزِّنَادِ عَنْ هِشَامٍ،

عیسٰی بن یونس نے خبر دی انہوں نے ہشام بن عروہ سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے حضرت عائشہ سے انہوں نے کہا کہ بنوزریق کے ایک شخص (یہودی) لبید بن الاعصم نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر جادو کر دیا آپ کا یہ حال ہو گیا کہ آپ کو خیال ہوتا تھا جیسے ایک کام کر رہے ہیں حالاں کہ وہ کام (واقع میں) آپ نے نہیں کیا ہوتا ا ایک دن یا ایک رات ایسا ہوا آپ میرے پاس تھے مگر میری طرف متوجہ نہ تھے بس دعا کر رہے تھے اس کے بعد آپ نے فرمایا عائشہ رضؓ میں اللہ تعالیٰ سے جو بات دریافت کر رہا تھا وہ اس نے (اپنے فضل سے) مجھ کو بتلا دی میرے پاس دو فرشتے آئے (جبریل اور میکائیل) ایک تو میرے سرہانے بیٹھ گیا ایک پائینتیں اب ایک دوسرے سے پوچھنے لگا یہ تو کہو ان صاحب کو یعنے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو کیا بیماری ہو گئی اس نے جواب دیا (بیماری نہیں) ان پر جادو ہوا ہے پہلے فرشتے نے پوچھا کس نے جادو کیا ہے دوسرے نے کہا لبید بن اعصم یہودی نے۔ پہلے فرشتے نے پوچھا کس چیز میں جادو کیا ہے دوسرے نے کہا کنگھی اور سر سے نکلے ہوئے بالوں اور نر کھجور کے خوشہ کے غلاف میں۔ پہلے فرشتے نے پوچھا یہ چیزیں یہودی نے کہاں رکھی ہیں دوسرے نے کہا بیر ذروان میں ف پھر دوسرے دن آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اپنے کئی اصحاب کو ساتھ لے کر اس کنوئیں میں تشریف ف۲ لے گئے وہاں سے لوٹ کر آئے تو عائشہ رضؓ سے فرمانے لگے عائشہ رضؓ اس کنوئیں کا پانی ایسا (رنگین) تھا جیسے مہندی کا پانی (سرخ ہوتا ہے) اس پر کھجور کے درخت ایسے بھیانک (اور ہونق) تھے گویا سانپوں کے پھن ہیں حضرت عائشہؓ کہتی ہیں میں نے کہا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ منتر کرا کر اس جادو کا توڑ کیوں نہیں کرتے آپؐ نے فرمایا (کیا فائدہ) اللہ

وَقَالَ اللَّيْثُ وَابْنُ عُيَيْنَةَ، عَنْ هِشَامٍ: فِي مُشْطٍ وَمُشَاقَةٍ، وَيُقَالُ الْمُشَاطَةُ مَا يَخْرُجُ مِنَ الشَّعَرِ إِذَا مُشِطَ، وَالْمُشَاقَةُ مِنْ مُشَاقَةِ الْكَتَّانِ۔

نے مجھ کو تو اچھا کر دیا اب میں خواہ مخواہ لوگوں میں ایک شور نہیں پھیلانا چاہتا ف پھر آپ نے حکم دیا وہ جادو کا سامان (کنگھی بال خرما کا غلاف) سب گاڑ دیا گیا۔ عیسیٰ بن یونس کے ساتھ اس حدیث کو ابو اسامہ اور ابو ضمرہ (انس بن عیاض) اور ابن ابی الزناد تینوں نے ہشام سے روایت کیا ف اور لیث بن سعد ف اور سفیان بن عیینہ ف نے ہشام سے یوں ہی روایت کیا ہے فی مشط ومشاقۃ ف ا مشاطہ اس کو کہتے ہیں جو بال کنگھی کرنے میں نکلیں (سر یا ڈاڑھی کے) اور مشاقہ روئی کے تار (یعنی سوت)

ف جو لوگ کہتے ہیں جادو محض تخیل اور تمویہ یعنے خیال دلانا اور تصور کرانا ہے وہ اسی حدیث سے دلیل لیتے ہیں اور صحیح یہ ہے کہ جادو کی کئی قسمیں ہیں جن کو شاہ عبدالعزیز دہلوی نے تفسیر عزیزی میں تفصیل سے بیان کیا ہے مسمریزم جو آجکل انگریزوں میں شائع ہے وہ بھی جادو کی ایک قسم ہے اسی طرح تسخیر کواکب وارواح کا علم جو فخر الدین رازی نے کشف مکتوم میں بیان کیا ہے وہ بھی صریح سحر ہے اور فخر الدین رازی سے بڑا تعجب ہے کہ انہوں نے یہ کتاب کیسے لکھی جس میں علاوہ سحر کے صریح شرک اور کفر کے مضامین ہیں اور کہیں یہ لکھا ہے کہ فلاں کوکب کی تسخیر میں زنا اور لواطت کرے معاذ اللہ کتاب جلانے کے قابل ہے اور فخر الدین رازی نے اس کتاب کو لکھ کر اپنا سارا اعتماد کھو دیا ہے ایسے شخص کی تفسیر کا بھی ہم کیا اعتماد کریں چنانچہ اہل حدیث نے ان کی تفسیر کی نسبت کہا ہے کل شئ فیہ الا التفسیر۔ اب آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر جو چند روز تک اس جادو کا اثر رہا اس میں حکمت یہ تھی کہ آپ کا جادو گر نہ ہونا سب پر کھل جائے کیونکہ جادو کا اثر جادوگر پر نہیں ہوتا۔ ف۲ جو ایک اندھا کنواں تھا مدینہ کے اطراف میں ف۳ ابن سعد کی روایت میں یوں ہے کہ آپ نے حضرت علی رضؓ اور عمار رضؓ کو بھیجا کہ جا کر یہ جادو کا سامان اٹھا لائیں ایک روایت میں یوں ہے کہ جبیر بن ایاس زرقی رضؓ کو بھیجا انہوں نے یہ چیزیں کنویں سے نکالیں بعضوں نے کہا قیس بن محصن زرقی نے نکالیں اور ممکن ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے پہلے ان لوگوں کو بھیجا ہو پھر خود بھی تشریف لے گئے ہوں ف۴ یا بہنوں کے سر ایسے بدصورت ف۵ تیسیر القاری میں اس کا ترجمہ یہ کیا ہے کہ آپ جادوگر کو شہر بدر کیوں نہیں کراتے میرے نزدیک یہ ترجمہ صحیح نہیں ہے استخراج سحر اس کو کہتے ہیں کہ جادو کا توڑ دوسرے عمل سے کرانا بعضوں نے کہا یہاں استخراج سے اس کنویں سے اس سامان کا نکلوانا مراد ہے مگر یہ درست نہیں ہوتا کیونکہ اسی روایت میں ہے کہ آپ نے وہ سامان کنویں سے نکلوایا تھا اور شاید غلاف میں سے نکلوانا مراد ہو واللہ اعلم۔ ف۶ آپ کا قاعدہ تھا آپ اپنی ذات کا انتقام کسی سے نہیں لیتے تھے ف۷ ابو اسامہ اور ابو ضمرہ کی روایتوں کو خود امام بخاری نے اس کتاب میں وصل کیا اور ابی الزناد کی روایت حافظ صاحب کہتے ہیں مجھ کو موصولاً نہیں ملی۔ ف۸ یہ روایت بدء الخلق میں گزر چکی ہے ف۹ یہ روایت آگے آتی ہے

ف قاقف سے مشاطہ کے بدل

بَابٌ - الشِّرْكُ وَالسِّحْرُ مِنَ الْمُوبِقَاتِ۔

باب شرک اور جادو ان گناہوں میں سے ہیں جو آدمی کو تباہ کر دیتے ہیں۔

۶۵۹- حَدَّثَنِي عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، حَدَّثَنِي سُلَيْمَانُ، عَنْ ثَوْرِ بْنِ زَيْدٍ، عَنْ أَبِي الْغَيْثِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اجْتَنِبُوا الْمُوبِقَاتِ، الشِّرْكُ بِاللَّهِ، وَالسِّحْرُ۔

مجھ سے عبد العزیز بن عبد اللہ اویسی نے بیان کیا کہا مجھ سے سلیمان بن بلال نے انہوں نے ثور بن زید دیلی سے انہوں نے ابو الغیث سے (جو عبد اللہ بن مطیع کا غلام تھا) انہوں نے ابو ہریرہ رضی سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہلاک کرنے والے گناہوں سے بچو جادو اور شرک سے ف

ف دوسری روایت میں ہے سات ہلاک کرنے والے گناہوں سے بچو یہ روایت کتاب الوصایا میں گزر چکی ہے۔

بَابٌ - هَلْ يَسْتَخْرِجُ السِّحْرَ؟ وَقَالَ قَتَادَةُ: قُلْتُ لِسَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ: رَجُلٌ بِهِ طِبٌّ أَوْ يُؤَخَّذُ عَنِ امْرَأَتِهِ، أَيُحَلُّ عَنْهُ أَوْ يُنَشَّرُ؟ قَالَ: لاَ بَأْسَ بِهِ، إِنَّمَا يُرِيدُونَ بِهِ الإِصْلاَحَ، فَأَمَّا مَا يَنْفَعُ فَلَمْ يُنْهَ عَنْهُ۔

باب جادو کا توڑ کرنا یا جادو کا سامان (اپنی جگہ سے نکلوانا) اور قتادہ نے سعید بن مسیب سے کہا اس کو اثرم نے سنن میں وصل کیا) اگر کسی پر جادو ہوا ہو یا ٹوٹکہ کر کے اس کو اپنی بی بی سے روک دیا ہو (اس سے صحبت نہ کر سکے) تو اس کا دفیعہ کرنا جادو کے باطل کرنے کے لیے منتر کرنا درست ہے یا نہیں انہوں نے کہا اس میں کوئی قباحت نہیں جادو دفع کرنے والوں کی نیت بخیر ہوتی ہے ف اور اللہ تعالیٰ نے اس بات سے منع نہیں فرمایا ہے جس میں فائدہ ہو ف۲

ف ایک شخص کو فائدہ پہنچانے کی اس کو تکلیف سے بچانے کی ف۲ بلکہ جادو سے جو منع فرمایا تو اسی وجہ سے کہ وہ لوگوں کو نقصان پہنچانے کے لیے کیا جاتا ہے اس قول سے یہ نکلتا ہے کہ جادو کا توڑ جس عمل سے ہوتا ہے اس کے کرنے میں قباحت نہیں وہب بن منبہ سے منقول ہے سبز بیری کے سات پتے لے کر ان کو دو پتھروں میں کچل کر ان پر پانی ڈالے اور آیتہ الکرسی اور وہ سورتیں جن کے سرے پر قل ہے پڑھے (یعنی چاروں قل) پھر تین چلو اس میں سے جس پر جادو ہوا ہے پلا دے اور اسی پانی سے اس کو غسل دے اللہ چاہے گا تو جادو کا اثر چلا جاوے گا۔ اسی طرح اس ٹوٹکہ کا جس کی وجہ سے مرد اپنی عورت پر قادر نہیں رہتا۔

٦٦٠ - حَدَّثَنِي عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ: سَمِعْتُ ابْنَ عُيَيْنَةَ يَقُولُ: أَوَّلُ مَنْ حَدَّثَنَا بِهِ ابْنُ جُرَيْجٍ، يَقُولُ: حَدَّثَنِي آلُ عُرْوَةَ، عَنْ عُرْوَةَ، فَسَأَلْتُ هِشَامًا عَنْهُ فَحَدَّثَنَا عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سُحِرَ حَتَّى كَانَ يَرَى أَنَّهُ يَأْتِي النِّسَاءَ وَلَا يَأْتِيهِنَّ قَالَ سُفْيَانُ: وَهَذَا أَشَدُّ مَا يَكُونُ مِنَ السِّحْرِ، إِذَا كَانَ كَذَا، فَقَالَ: يَا عَائِشَةُ أَعَلِمْتِ أَنَّ اللهَ قَدْ أَفْتَانِي فِيمَا اسْتَفْتَيْتُهُ فِيهِ؟ أَتَانِي رَجُلَانِ فَقَعَدَ أَحَدُهُمَا عِنْدَ رَأْسِي، وَالْآخَرُ عِنْدَ رِجْلَيَّ فَقَالَ الَّذِي عِنْدَ رَأْسِي لِلْآخَرِ: مَا بَالُ الرَّجُلِ؟ قَالَ: مَطْبُوبٌ، قَالَ: وَمَنْ طَبَّهُ؟ قَالَ: لَبِيدُ بْنُ الْأَعْصَمِ رَجُلٌ مِنْ بَنِي زُرَيْقٍ حَلِيفٌ لِيَهُودَ كَانَ مُنَافِقًا قَالَ: وَفِيمَ؟ قَالَ: فِي مُشْطٍ وَمُشَاطَةٍ، قَالَ: وَأَيْنَ؟ قَالَ: فِي جُفِّ طَلْعَةٍ ذَكَرٍ تَحْتَ رَعُوفَةٍ فِي بِئْرِ ذَرْوَانَ، قَالَتْ: فَأَتَى النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْبِئْرَ حَتَّى اسْتَخْرَجَهُ، فَقَالَ هَذِهِ الْبِئْرُ الَّتِي أُرِيتُهَا وَكَأَنَّ مَاءَهَا نُقَاعَةُ الْحِنَّاءِ، وَكَأَنَّ نَخْلَهَا رُءُوسُ الشَّيَاطِينِ، قَالَ: فَاسْتُخْرِجَ، قَالَتْ: فَقُلْتُ: أَفَلَا؟ أَيْ تَنَشَّرْتَ، فَقَالَ: أَمَا وَاللهِ فَقَدْ شَفَانِي وَأَكْرَهُ أَنْ أُثِيرَ عَلَى أَحَدٍ مِنَ النَّاسِ

مجھ سے عبداللہ بن محمد مسندی نے بیان کیا کہا میں نے سفیان بن عیینہ سے سنا وہ کہتے تھے پہلے جس نے مجھ سے جادو کی حدیث بیان کی وہ ابن جریج تھے کہتے تھے مجھ سے عروہ کی اولاد نے بیان کی انہوں نے عروہ بن زبیر سے پھر میں نے ہشام بن عروہ سے اس حدیث کو پوچھا تو انہوں نے بھی اپنے والد عروہ سے نقل کیا انہوں نے حضرت عائشہؓ سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر کسی نے جادو کیا تھا۔ آپ کو ایسا معلوم ہوتا کہ عورتوں سے صحبت کر رہے ہیں۔ حالاں کہ آپ نہ صحبت کر رہے ہوتے نہ کچھ۔ سفیان بن عیینہ نے کہا یہ جو جادو مذکور ہوا یہ بہت سخت قسم کا جادو ہے۔ آخر ایک مدت کے بعد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عائشہ رضؓ سے فرمایا عائشہ رضؓ میں نے اللہ جل شانہٗ سے جو بات پوچھی تھی وہ اس نے (اپنی عنایت سے) بتلا دی ایسا ہوا (میں لیٹا تھا) اتنے میں دو فرشتے (جبریل اور میکائیل) میرے پاس آئے ایک تو میرے سرہانے بیٹھ گیا (جبریل) دوسرا میری پائنتیں (میکائیل) سر کے پاس والے فرشتے نے دوسرے سے پوچھا ان صاحب کو (یعنی حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو) کیا عارضہ ہے اس نے کہا (عارضہ نہیں) ان پر جادو ہوا ہے تب پہلے فرشتے نے پوچھا کس نے کیا ہے دوسرا کہنے لگا لبید بن اعصم نے یہ بنی زریق کا ایک شخص تھا جو یہودیوں کا حلیف تھا اور منافق تھا۔ خیر پہلے شخص نے پوچھا کس چیز پر جادو کیا ہے فٹ دوسرا فرشتہ کہنے لگا کنگھی اور بالوں اور تاگے میں پہلے فرشتے نے پوچھا یہ سامان کاہے میں رکھا ہے دوسرے نے کہا نر کھجور کے خوشے کے غلاف میں اور اس کو زروان کے کنویں میں ایک پتھر تلے داب دیا ہے حضرت عائشہؓ کہتی ہیں پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اس کنویں پر تشریف لے گئے اور اس کو نکال لیا آپ نے

شَرًّا۔

فرمایا میں نے جا کر اس کنویں کو جو دیکھا تو اس کا پانی ایسا رنگین تھا جیسے مہندی کا پانی اور وہاں کھجور کے درخت ایسے بھیانک تھے جیسے سانپوں کے پھن یا بھتوں کے سر حضرت عائشہؓ کہتی ہیں آپ نے جادو کا سامان نکلوایا میں نے آپ سے عرض کیا آپ اس کا توڑ کیوں نہیں کراتے ف۴ آپ نے فرمایا اب کیا فائدہ پروردگار کی قسم سن لو اللہ نے مجھ کو تو اچھا کر دیا اب میں لوگوں میں ایک شور مچوانا پسند نہیں کرتا۔

ف۱ کہتے ہیں چھ مہینے تک آپ کی یہی حالت رہی اور چالیس روز بڑی شدت رہی ف۲ بعضے روایتوں میں یوں ہے کہ وہ کافر تھا بعضوں میں یہ ہے کہ یہودی تھا ف۳ یعنے جادو کا سامان کیا ف۴ جس سے جادو بالکل باطل ہو جائے۔

بَابُ السِّحْرِ۔ باب جادو کا بیان ف۱

ف۱ اکثر نسخوں میں یہ باب مذکور نہیں ہے حافظ نے کہا وہی ٹھیک ہے کیونکہ یہ ترجمہ ایک بار اوپر مذکور ہو چکا ہے پھر دوبارہ اس کا لانا امام بخاری کی عادت کے خلاف ہے۔

٦٦١ - حَدَّثَنَا عُبَيْدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ: حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ، عَنْ هِشَامٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ، سُحِرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى إِنَّهُ لَيُخَيَّلُ إِلَيْهِ أَنَّهُ يَفْعَلُ الشَّيْءَ وَمَا فَعَلَهُ، حَتَّى إِذَا كَانَ ذَاتَ يَوْمٍ وَهُوَ عِنْدِي دَعَا اللَّهَ وَدَعَاهُ، ثُمَّ قَالَ: أَشَعَرْتِ يَا عَائِشَةُ أَنَّ اللَّهَ قَدْ أَفْتَانِي فِيمَا اسْتَفْتَيْتُهُ فِيهِ؟ قُلْتُ: وَمَا ذَاكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ؟ قَالَ: جَاءَنِي رَجُلَانِ فَجَلَسَ أَحَدُهُمَا عِنْدَ رَأْسِي، وَالْآخَرُ عِنْدَ رِجْلِي، ثُمَّ قَالَ أَحَدُهُمَا لِصَاحِبِهِ: مَا وَجَعُ الرَّجُلِ؟ قَالَ: مَطْبُوبٌ، قَالَ: وَمَنْ طَبَّهُ؟ قَالَ: لَبِيدُ بْنُ الْأَعْصَمِ الْيَهُودِيُّ مِنْ

ہم سے عبید بن اسمٰعیل نے بیان کیا کہا ہم سے ابو اسامہ نے انہوں نے ہشام بن عروہ سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے حضرت عائشہؓ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس تھے آپ نے اللہ کو پکارا دعا کی اللہ نے آپکی دعا قبول کی پھر آپ فرمانے لگے عائشہؓ تجھ کو معلوم ہوا اللہ سے جو بات میں نے پوچھی تھی وہ اللہ نے مجھ کو بتلا دی میں نے کہا فرمائیے تو کیا بات ہے آپ نے فرمایا میرے پاس دو فرشتے آئے ایک تو میرے سرہانے بیٹھا اور دوسرا میرے پاؤں کے پاس۔ سرہانے والے نے پائینتی والے سے پوچھا ان صاحب کو کیا عارضہ ہے اس نے کہا (عارضہ نہیں) ان پر جادو کیا گیا ہے پہلے نے کہا کس نے جادو کیا ہے دوسرے نے کہا لبید بن اعصم یہودی نے جو بنی زریق قبیلے کا ہے پہلے نے پوچھا کس چیز میں جادو کیا ہے دوسرے نے کہا کنگھی اور بالوں اور کھجور کے غلاف میں، پہلے نے

بَنِي زُرَيْقٍ، قَالَ: فِيمَاذَا؟ قَالَ: فِي مُشْطٍ وَمُشَاطَةٍ وَجُفِّ طَلْعَةٍ ذَكَرٍ، قَالَ: فَأَيْنَ هُوَ؟ قَالَ فِي بِئْرِ ذِي أَرْوَانَ، قَالَ: فَذَهَبَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي أُنَاسٍ مِنْ أَصْحَابِهِ إِلَى الْبِئْرِ فَنَظَرَ إِلَيْهَا وَعَلَيْهَا نَخْلٌ ثُمَّ رَجَعَ إِلَى عَائِشَةَ فَقَالَ: وَاللَّهِ لَكَأَنَّ مَاءَهَا نُقَاعَةُ الْحِنَّاءِ، وَلَكَأَنَّ نَخْلَهَا رُءُوسُ الشَّيَاطِينِ، قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ أَفَأَخْرَجْتَهُ؟ قَالَ: لَا، أَمَّا أَنَا فَقَدْ عَافَانِي اللَّهُ وَشَفَانِي وَخَشِيتُ أَنْ أُثَوِّرَ عَلَى النَّاسِ مِنْهُ شَرًّا، وَأَمَرَ بِهَا فَدُفِنَتْ۔

پوچھا یہ سامان کہاں رکھا ہے دوسرے نے کہا ذی اروان کے کنویں میں حضرت عائشہؓ کہتی ہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اپنے کئی اصحاب کے ساتھ اس کنویں پر تشریف لے گئے اس کو دیکھا وہاں کھجور کے درخت بھی تھے جب لوٹ کے آئے تو مجھ سے فرمایا عائشہؓ خدا کی قسم اس کا پانی ایسا رنگین تھا جیسے مہندی کا پانی اور کھجور کے درخت کیا تھے گویا سانپوں کے پھن (یا شیطانوں کے سر) میں نے کہا یا رسول اللہ آپ نے وہ کنگھی بال وغیرہ (غلاف سے) نکلوائے (یا نہیں) آپ نے فرمایا نہیں واسن لے اللہ نے تو مجھ کو شفا دی تندرست کر دیا اب میں ڈرا کہیں لوگوں میں شور نہ پھیلے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سامان کو گاڑ دینے کا حکم دیا وہ گاڑ دیا گیا۔

ف بعضوں نے یوں ترجمہ کیا ہے آپ نے وہ جادو کا پتلا کنویں سے نکلوایا یا نہیں اس صورت میں یہ اگلی روایت کے خلاف ہوگا ہم نے جو ترجمہ کیا ہے اس سے دونوں روایتوں میں اختلاف نہیں رہتا مطلب یہ ہے کہ آپ نے وہ پورا غلاف سمیت کنویں سے تو نکلوایا مگر غلاف کو نہیں کھولا اس میں سے بال وغیرہ باہر نہیں نکالے بلکہ اسی طرح زمین میں گڑوا دیا بعضوں نے افاخرجتہ کا یہ مطلب لیا ہے کہ آپ نے اس جادو کا توڑ کیا یا نہیں۔

بَابٌ إِنَّ مِنَ الْبَيَانِ سِحْرًا۔

باب بعضی تقریر جادو بھری ہوتی ہے ف

ف لوگوں کے دل پر جادو کا سا اثر کرتی ہے۔

٦٦٢ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ: أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا: أَنَّهُ قَدِمَ رَجُلَانِ مِنَ الْمَشْرِقِ فَخَطَبَا فَعَجِبَ النَّاسُ لِبَيَانِهِمَا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنَّ مِنَ الْبَيَانِ لَسِحْرًا أَوْ إِنَّ بَعْضَ الْبَيَانِ لَسِحْرٌ۔

ہم سے عبداللہ بن یوسف تنیسی نے بیان کیا کہا ہم کو امام مالک نے خبر دی انہوں نے زید بن اسلم سے انہوں نے عبداللہ بن عمرؓ سے کہ پورب کی طرف سے (ملک عراق سے) دو شخص ف مدینہ میں آئے (سنہ ۹ ہجری میں) انہوں نے خطبہ سنایا (ایک تقریر کی) لوگوں کو اس تقریر پر تعجب آیا ف۲ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بعضی تقریر جادو بھری ہوتی ہے یا یہ فرمایا بعض تقریر جادو ہوتی ہے۔

ف زبرقان بن بدر بن امرء القیس بن خلف اور عمرو بن ابراہیم ف۲ نہایت فصیح اور بلیغ اور پر تاثیر تھی۔

بَابُ الدَّوَاءِ بِالْعَجْوَةِ لِلسِّحْرِ۔

۶۶۳۔ حَدَّثَنَا عَلِيٌّ: حَدَّثَنَا مَرْوَانُ: أَخْبَرَنَا هَاشِمٌ: أَخْبَرَنَا عَامِرُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ أَبِيهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنِ اصْطَبَحَ كُلَّ يَوْمٍ تَمَرَاتٍ عَجْوَةً لَمْ يَضُرَّهُ سُمٌّ وَلَا سِحْرٌ ذَلِكَ الْيَوْمَ إِلَى اللَّيْلِ، وَقَالَ غَيْرُهُ: سَبْعَ تَمَرَاتٍ۔

باب عجوہ کھجور سے جادو کا علاج کرنا

ہم سے علی بن عبداللہ مدینی نے بیان کیا کہا ہم سے مروان بن معاویہ فزاری نے کہا ہم کو ہاشم بن ہاشم بن عتبہ نے خبر دی کہا ہم کو عامر بن سعد نے انہوں نے اپنے والد سعد بن ابی وقاص سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص ہر روز صبح کو عجوہ کھجور کے چند دانے (سات دانے) کھا لیا کرے اس کو اس روز رات تک کوئی زہر یا جادو ضرر نہیں کرنے کا۔ علی بن مدینی کے سوا اور راویوں نے اس حدیث میں سات دانوں کا ذکر کیا ہے۔

۶۶۴۔ حَدَّثَنِي إِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ: أَخْبَرَنَا أَبُو أُسَامَةَ: حَدَّثَنَا هَاشِمُ بْنُ هَاشِمٍ قَالَ: سَمِعْتُ عَامِرَ بْنَ سَعْدٍ: سَمِعْتُ سَعْدًا رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَقُولُ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: مَنْ تَصَبَّحَ سَبْعَ تَمَرَاتٍ عَجْوَةً لَمْ يَضُرَّهُ ذَلِكَ الْيَوْمَ سُمٌّ وَلَا سِحْرٌ۔

ہم سے اسحاق بن منصور نے بیان کیا کہا ہم کو ابو اسامہ (حماد بن اسامہ) نے خبر دی کہا ہم سے ہاشم بن ہاشم نے بیان کیا کہا میں نے عامر بن سعد سے سنا انہوں نے کہا میں نے سعد بن ابی وقاص سے وہ کہتے تھے میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا جو کوئی صبح سویرے سات عجوہ کھجوریں کھالے اس کو اس دن کوئی زہر یا جادو نقصان نہیں پہنچانے کا۔

بَابُ۔ لَا هَامَةَ۔

۶۶۵۔ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ يُوسُفَ: أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا عَدْوَى وَلَا صَفَرَ وَلَا هَامَةَ

باب الو کا منحوس ہونا محض لغو ہے۔

مجھ سے عبداللہ بن محمد مسندی نے بیان کیا کہا ہم سے ہشام بن یوسف نے کہا ہم کو معمر نے خبر دی انہوں نے زہری سے انہوں نے ابو سلمہ بن عبدالرحمان بن عوف سے انہوں نے ابو ہریرہ رض سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا چھوت لگ جانا کوئی چیز نہیں۔ صفر کی نحوست کوئی چیز نہیں ف الو کی نحوست کوئی چیز نہیں

فَقَالَ أَعْرَابِيٌّ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، فَمَا بَالُ الإِبِلِ تَكُونُ فِي الرَّمْلِ كَأَنَّهَا الظِّبَاءُ فَيُخَالِطُهَا البَعِيرُ الأَجْرَبُ فَيُجْرِبُهَا؟ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَمَنْ أَعْدَى الأَوَّلَ، وَعَنْ أَبِي سَلَمَةَ، سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ بَعْدُ يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لاَ يُورِدَنَّ مُمْرِضٌ عَلَى مُصِحٍّ، وَأَنْكَرَ أَبُو هُرَيْرَةَ الحَدِيثَ الأَوَّلَ وَقُلْنَا: أَلَمْ تُحَدِّثْ أَنَّهُ لاَ عَدْوَى؟ فَرَطَنَ بِالحَبَشِيَّةِ، قَالَ أَبُو سَلَمَةَ: فَمَا رَأَيْتُهُ نَسِيَ حَدِيثًا غَيْرَهُ۔

اس پر ایک گنوار (نام نامعلوم) بولا یا رسول اللہ پھر کیا وجہ ہے ف۱ کہ اونٹ ریگستان میں ہرنوں کی طرح (صاف چکنے بیداغ) ہوتے ہیں ان میں ایک خارشی اونٹ آن کر شریک ہو جاتا ہے تو سب کو خارشی کر دیتا ہے آپ نے فرمایا (یہ اللہ کا حکم ہے) بھلا پہلے اونٹ کو کس نے خارشی کیا ف۲ اور (اسی سند سے) ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن بن عوف سے روایت ہے انہوں نے ابوہریرہ رضؓ سے یہ حدیث سننے کے بعد پھر یہ سنا ابوہریرہ رضؓ کہتے تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بیمار اونٹوں والا اچھے تندرست اونٹوں والے سے اپنے اونٹ نہ ملائے ف۳ اور ابوہریرہ رضؓ نے اگلی حدیث کا انکار کیا ف۴ ہم لوگوں نے ان سے کہا تم نے یہ حدیث نہیں بیان کی کہ چھوت لگنا کوئی چیز نہیں وہ حبشی زبان میں کچھ بات کرنے لگے ف۵ ابوسلمہ نے کہا میں نے ابوہریرہ رضؓ کو اس حدیث کے سوا اور کوئی حدیث بھولتے نہیں دیکھا ف۶

ف۱ اس کی شرح اوپر گزر چکی ہے ف۲ جب چھوت کوئی چیز نہیں ہے ف۳ اگر کہیں کہ اس کو کسی اور اونٹ سے خارشت لگی تھی تو اس اونٹ کو کیسے لگی اخیر میں تسلسل لازم آئے گا جو محال ہے یا یہ کہنا ہوگا کہ ایک اونٹ کو خود بخود خارشت پیدا ہوئی تھی یہ آپ نے ایسی عقلی منطقی دلیل بیان کی کہ اطباء کا لنگڑا ٹٹو اس کے سامنے چل ہی نہیں سکتا اب یہ جو دیکھنے میں آتا ہے کہ بعض بیماریاں جیسے بخار آتشک طاعون ایک بستی سے دوسری بستی میں پھیلتی ہیں یا ایک شخص کے بعد دوسرے شخص کو ہوتی ہیں تو اس سے یہ ثابت نہیں ہوتا کہ بیماری منتقل ہوئی بلکہ بحکم الٰہی اس دوسری بستی یا دوسرے شخص میں پیدا ہوئی اور اس کی دلیل یہ ہے کہ ایک ہی گھر میں بعضے طاعون سے مرتے ہیں بعضے نہیں مرتے اور ایک ہی شفا خانے میں چند دایہ یا ڈاکٹر ملکر طاعون زدہ کا علاج معالجہ کرتے ہیں اس کا بدن یا کپڑا چھوتے ہیں پھر بعضے ڈاکٹروں یا نرسوں کو طاعون ہو جاتا ہے بعضوں کو نہیں ہوتا اگر چھوت لگنا سچ ہوتا تو سب کو ہو جاتا لہٰذا حق وہی ہے جو مخبر صادق نے فرمایا اور دلیل عقلی بھی مقتضی ہے مگر وہم کی دوا افلاطون کے پاس بھی نہیں ہے جو لوگ وہم میں مبتلا ہیں وہ کسی طرح ماننے ہی نہیں یہی کہے جائیں گے کہ فلاں شخص سے یہ بیماری فلانے کو لگ گئی ہے۔ ف۴ حالانکہ چھوت کو اوپر باطل کیا پھر جو اس سے منع فرمایا تو اس وجہ سے نہیں کہ چھوت لگ جاتا ہے بلکہ اس میں یہ حکمت ہے کہ ایسا نہ ہو کہ تندرست اونٹ والے کا اعتقاد بگڑ جائے وہ یہ سمجھنے لگے کہ میرے اونٹ ان بیمار اونٹوں کے آنے اور ان سے ملنے کی وجہ سے بیمار ہو گئے یعنی چھوت کا قائل ہو جائے اس لیے ضعیف الایمان لوگوں کا ایمان بچانے کے لیے یہ حکم دیا اس حدیث سے صاف نکلتا ہے کہ طاعون کے

بیماروں کو اچھے تندرست آدمیوں میں لانا بھی جائز نہ ہوگا اور حاکم اس کی ممانعت کرسکتا ہے ف۵ یعنی اس حدیث کا کہ چھوت لگ جانا کوئی چیز نہیں ف۶ جس کو ہم نہ سمجھے غصہ میں معلوم نہیں کیا کہہ گئے۔ ف۷ آخر ابوہریرہ رض بھی آدمی بشر تھے اگر ایک حدیث بھول گئے تو کچھ تعجب نہیں انہوں نے ہزاروں حدیثیں یاد رکھیں مگر ابوہریرہ رض کے بھول جانے سے حدیث میں کوئی نقص نہیں آتا کیونکہ متعدد ثقہ راویوں نے ان سے یہ حدیث سنی تھی کہ چھوت لگنا کوئی چیز نہیں جیسے ابوسلمہ اور سنان وغیرہ اور یونس بن فریاب نے ابوہریرہ رض کے جو چچا زاد بھائی ہیں کہا تم تو برابر ہم سے یہ حدیث بیان کرتے رہے ہو انہوں نے انکار کیا اسمٰعیلی کی روایت میں ہے کہ حارث نے بھی ان سے یہی کہا تو وہ غصے ہوتے کہنے لگے میں نے یہ حدیث بیان نہیں کی ابن تین نے کہا شاید یہ حدیث ابوہریرہ رض نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے چادر بچھانے سے پہلے سنی ہوگی اس لیے اس کو بھول گئے۔

بَابٌ لَا عَدْوَى۔

باب چھوت لگنا کوئی چیز نہیں

٧٦٦ - حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عُفَيْرٍ، قَالَ: حَدَّثَنِي ابْنُ وَهْبٍ، عَنْ يُونُسَ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي سَالِمُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ وَحَمْزَةُ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا عَدْوَى وَلَا طِيَرَةَ، إِنَّمَا الشُّؤْمُ فِي ثَلَاثٍ: فِي الْفَرَسِ وَالْمَرْأَةِ وَالدَّارِ۔

ہم سے سعید بن عفیر نے بیان کیا کہا مجھ سے عبداللہ بن وہب نے انہوں نے یونس بن یزید سے انہوں نے ابن شہاب سے انہوں نے کہا مجھ کو سالم بن عبداللہ اور ان کے بھائی حمزہ نے خبر دی کہ عبداللہ بن عمر رض نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا چھوت لگنا کوئی چیز نہیں اسی طرح بدشگونی البتہ تین چیزوں میں (اگر نحوست کوئی چیز ہو) تو ہوسکتی ہے گھوڑے اور عورت اور گھر میں ف

ف اس حدیث کی شرح اوپر گذر چکی ہے۔

---

٧٦٧ - حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ: أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ: إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: لَا عَدْوَى، قَالَ أَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تُورِدُوا الْمُمْرِضَ عَلَى الْمُصِحِّ

ہم سے ابوالیمان نے بیان کیا کہا ہم کو شعیب نے خبر دی انہوں نے زہری سے کہا مجھ سے ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن بن عوف نے بیان کیا کہ ابوہریرہ رض نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا چھوت لگنا کوئی چیز نہیں ابوسلمہ نے کہا میں نے ابوہریرہ سے یہ بھی سنا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ بیمار اونٹ تندرست اونٹوں کے پاس نہ لائے جائیں اور اسی سند سے، زہری سے روایت ہے کہا مجھ سے سنان بن ابی سنان نے خبر دی کہ ابوہریرہ رض نے

وَعَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ: أَخْبَرَنِي سِنَانُ ابْنُ أَبِي سِنَانٍ الدُّؤَلِيُّ: أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: إِنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لَا عَدْوَى، فَقَامَ أَعْرَابِيٌّ فَقَالَ: أَرَأَيْتَ الْإِبِلَ تَكُونُ فِي الرِّمَالِ أَمْثَالَ الظِّبَاءِ فَيَأْتِيهَا الْبَعِيرُ الْأَجْرَبُ فَتَجْرَبُ؟ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: فَمَنْ أَعْدَى الْأَوَّلَ؟

کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا چھوت لگنا کوئی چیز نہیں، اس وقت ایک گنوار کھڑا ہو کر (نام نامعلوم) کہنے لگا یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) بتلایئے پھر کیا وجہ ہے کبھی ریگستان میں اونٹ ایسے صاف ستھرے چکنے ہوتے ہیں جیسے ہرن ہیں پھر ایک خارشتی اونٹ آن کر ان میں مل جاتا ہے تو سب خارشتی ہو جاتے ہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اچھا یہ کہو پہلے اونٹ کو کس نے خارشتی کیا ف

ف جس پروردگار نے پہلے اونٹ میں خارشت پیدا کی اسی نے سب کو خارشتی کیا۔

---

۷۶۸ - حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ، سَمِعْتُ قَتَادَةَ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لَا عَدْوَى وَلَا طِيَرَةَ، وَيُعْجِبُنِي الْفَالُ، قَالُوا: وَمَا الْفَالُ؟ قَالَ: كَلِمَةٌ طَيِّبَةٌ۔

مجھ سے محمد بن بشار نے بیان کیا کہا ہم سے محمد بن جعفر نے بیان کیا کہا ہم سے شعبہ بن حجاج نے کہا میں نے قتادہ سے سنا انہوں نے انس بن مالکؓ سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا چھوت لگنا کوئی چیز نہیں اسی طرح برا شگون لینا اور نیک فال مجھ کو اچھا لگتا ہے لوگوں نے عرض کیا، نیک فال کیا ہے؟ آپ نے فرمایا اچھی بات ف

ف مثلاً جنگ کو جا رہے ہیں ایک شخص ملا جس کا نام فتح خان تھا یا بیمار کی علاج کے لیے نکلا رستہ میں ایک شخص ملا جس کا نام شفائی خان تھا۔

بَابُ مَا يُذْكَرُ فِي سُمِّ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، رَوَاهُ عُرْوَةُ، عَنْ عَائِشَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

باب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو جو زہر دیا گیا

تھا اس کا بیان اس قصے کو عروہ نے حضرت عائشہؓ سے نقل کیا انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے (اس کو بزار نے وصل کیا) ف

ف اس میں یہ ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مرض موت میں فرماتے تھے عائشہؓ وہ نوالہ جو میں نے خیبر میں کھا لیا تھا اس کا اثر میں اب تک پاتا ہوں

۷۶۹ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ: حَدَّثَنَا

ہم سے قتیبہ بن سعید نے بیان کیا کہا ہم سے لیث بن

اللَّيْثُ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّهُ قَالَ: لَمَّا فُتِحَتْ خَيْبَرُ أُهْدِيَتْ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَاةٌ فِيهَا سُمٌّ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اجْمَعُوا إِلَيَّ مَنْ كَانَ هَا هُنَا مِنَ الْيَهُودِ، فَجُمِعُوا لَهُ، فَقَالَ لَهُمْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنِّي سَائِلُكُمْ عَنْ شَيْءٍ، فَهَلْ أَنْتُمْ صَادِقُونِي عَنْهُ؟ فَقَالُوا: نَعَمْ يَا أَبَا الْقَاسِمِ، فَقَالَ لَهُمْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ أَبُوكُمْ؟ قَالُوا: أَبُونَا فُلاَنٌ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: كَذَبْتُمْ بَلْ أَبُوكُمْ فُلاَنٌ، فَقَالُوا: صَدَقْتَ وَبَرِرْتَ، فَقَالَ: هَلْ أَنْتُمْ صَادِقُونِي عَنْ شَيْءٍ إِنْ سَأَلْتُكُمْ عَنْهُ؟ فَقَالُوا: نَعَمْ يَا أَبَا الْقَاسِمِ، وَإِنْ كَذَبْنَاكَ عَرَفْتَ كَذِبَنَا كَمَا عَرَفْتَهُ فِي أَبِينَا، فَقَالَ لَهُمْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ أَهْلُ النَّارِ؟ فَقَالُوا: نَكُونُ فِيهَا يَسِيرًا ثُمَّ تَخْلُفُونَنَا فِيهَا، فَقَالَ لَهُمْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اخْسَئُوا فِيهَا، وَاللَّهِ لاَ نَخْلُفُكُمْ فِيهَا أَبَدًا، ثُمَّ قَالَ لَهُمْ: هَلْ أَنْتُمْ صَادِقُونِي عَنْ شَيْءٍ إِنْ سَأَلْتُكُمْ عَنْهُ؟ فَقَالُوا: نَعَمْ، فَقَالَ: هَلْ جَعَلْتُمْ فِي هَذِهِ الشَّاةِ سُمًّا؟ فَقَالُوا: نَعَمْ، فَقَالَ: مَا حَمَلَكُمْ عَلَى ذَلِكَ؟ فَقَالُوا: أَرَدْنَا إِنْ كُنْتَ كَاذِبًا نَسْتَرِيحُ

سعد نے انہوں نے سعید بن ابی سعید سے انہوں نے ابوہریرہ سے انہوں نے کہا جب خیبر کا قلعہ فتح ہوا تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں (ایک یہودن) بکری بھیجی گئی اس میں زہر ملایا گیا تھا ف آپ نے حکم دیا یہاں جتنے یہودی ہوں ان کو جمع کرو ان کو جمع کیا گیا۔ آپ نے فرمایا میں تم سے ایک بات پوچھنے والا ہوں سچ کہو گے انہوں نے کہا ہاں یا ابوالقاسم آپ نے فرمایا تمہارا باپ کون تھا انہوں نے کہا فلاں شخص آپ نے فرمایا جھوٹے ہو تمہارا باپ تو فلاں شخص تھا کہنے لگے ہاں! آپ سچ کہتے ہیں اور ٹھیک فرماتے ہیں پھر آپ نے فرمایا دیکھو اب میں کوئی بات پوچھوں تو تم سچ بولو گے؟ انہوں نے کہا ہاں ابوالقاسم کیوں کہ اگر ہم جھوٹ بولیں گے تو آپ ہمارا جھوٹ پہچان لیں گے ف۲ جیسے آپ نے ہمارے باپ کے باب میں پہچان لیا آپ نے پوچھ اچھا بتلاؤ دوزخ میں کون لوگ جائیں گے۔ انہوں نے کہا یہودی لوگ ایک گھڑی کے لیے دوزخ میں جائیں گے (پھر ہم وہاں سے نکل جائیں گے) تو تم مسلمان ہمارے بدلے دوزخ میں بھر دیئے جاؤ گے۔ آپ نے فرمایا دُت پروردگار کی قسم ہم تمہاری جگہ دوزخ میں نہیں لینے کے پھر آپ نے پوچھا اچھا ایک بات اور پوچھوں سچ بتاؤ گے انہوں نے کہا ہاں آپ نے فرمایا تم نے اس بکری میں جو مجھ کو تحفہ بھیجی زہر ملایا تھا یا نہیں انہوں نے کہا بیشک ملایا تھا۔ آپ نے فرمایا سبب؟ انہوں نے کہا سبب یہ تھا اگر آپ درحقیقت اللہ کے پیغمبر نہیں ہیں (جھوٹ دعویٰ کرتے ہیں) تو چلو آپ کے ہاتھ سے ہم کو فراغت ملے گی ف۳ اور اگر آپ حقیقت میں سچے پیغمبر ہیں تو آپ کو کوئی نقصان ہونے والا نہیں۔ ف۴

مِنْكَ، وَإِنْ كُنْتَ نَبِيًّا لَمْ يَضُرَّكَ۔

ف یہ زینب بنت حارث ایک یہودی عورت نے زہر ملا کر بکری بھیجی تھی اور شانہ اور دست میں اس نے خوب زہر ملا دیا تھا اس نے یہ سنا تھا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ان مقاموں کا گوشت پسند کرتے ہیں جب یہ بکری آئی تو آپ نے ایک ذرا سی گوشت اس میں کھا لیا پھر فرمایا یہ بکری مجھ سے کہہ رہی ہے کہ مجھ میں زہر ملا ہوا ہے (آپ نہ کھائیے) آپ نے صحابہؓ کو اس کے کھانے سے منع فرما دیا ف۲ اس لیے کہ آپ کے سامنے جھوٹ بولنے کا کوئی فائدہ نہیں۔ ف۳ آپ دنیا سے رخصت ہو جائیں گے ف۴ اللہ آپ کو خبر کردے گا دوسری روایت میں ہے وہ عورت کہنے لگی جس نے زہر ملایا تھا آپ نے میرے باپ خاوند بھائی چچا اور قوم والوں کو قتل کرایا میں نے چاہا اگر آپ پیغمبر ہیں تو خود یہ گوشت آپ سے کہہ دے گا کہ میں زہر آلود ہوں اگر آپ دنیا کے ایک بادشاہ ہیں تو آپ کے ہاتھ سے ہم کو فراغت اور راحت ہوگی۔

بَابُ شُرْبِ السُّمِّ وَالدَّوَاءِ بِهِ، وَبِمَا يُخَافُ مِنْهُ، وَالْخَبِيثُ

باب زہر پینا یا زہریلی اور خوفناک دوا یا ناپاک دوا کا استعمال کرنا ف

ف قسطلانی نے کہا شافعیہ نے ناپاک دوا کا استعمال علاج کے لیے درست رکھا ہے مترجم کہتا ہے شافعیہ کے قول پر انگریزی لنگچروں کا جو شراب کے جوہر سے بنائے جاتے ہیں استعمال درست ہوگا باب کی حدیث میں صرف زہر کا ذکر ہے اس لیے ناپاک دوا سے شاید وہی مراد ہے۔

٧٧٠ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ الْوَهَّابِ: حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ الْحَارِثِ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ سُلَيْمَانَ قَالَ: سَمِعْتُ ذَكْوَانَ يُحَدِّثُ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَنْ تَرَدَّى مِنْ جَبَلٍ فَقَتَلَ نَفْسَهُ فَهُوَ فِي نَارِ جَهَنَّمَ يَتَرَدَّى فِيهِ خَالِدًا مُخَلَّدًا فِيهَا أَبَدًا، وَمَنْ تَحَسَّى سُمًّا فَقَتَلَ نَفْسَهُ فَسُمُّهُ فِي يَدِهِ يَتَحَسَّاهُ فِي نَارِ جَهَنَّمَ خَالِدًا مُخَلَّدًا فِيهَا أَبَدًا، وَمَنْ قَتَلَ نَفْسَهُ بِحَدِيدَةٍ فَحَدِيدَتُهُ فِي يَدِهِ يَجَأُ بِهَا فِي بَطْنِهِ فِي نَارِ جَهَنَّمَ خَالِدًا

ہم سے عبداللہ بن عبدالوہاب نے بیان کیا کہا ہم سے خالد بن حارث نے کہا ہم سے شعبہ نے انہوں نے اعمش سے کہا میں نے ذکوان سے سنا وہ ابو ہریرہ رضی سے روایت کرتے تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص پہاڑ سے گرا کر اپنے تئیں مار ڈالے وہ دوزخ میں ہمیشہ ہمیشہ اسی طرح گرتا رہے گا اور جو زہر کا گھونٹ پی کر اپنے تئیں مار ڈالے تو یہ زہر اس کے ہاتھ میں دے دیا جائے گا۔ اور جو لوہے (یا اور کوئی ہتھیار) سے اپنے تئیں مار ڈالے تو ہتھیار اس کے ہاتھ میں ہوگا اور وہ پیٹ اپنے میں مارتا رہے گا ہمیشہ ہمیشہ اس کو دوزخ میں یہی عذاب ہوتا رہے گا۔

مُخَلَّدًا فِيهَا أَبَدًا۔

٦٧١ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ بَشِيرٍ أَبُو بَكْرٍ: أَخْبَرَنَا هَاشِمُ بْنُ هَاشِمٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي عَامِرُ بْنُ سَعْدٍ قَالَ: سَمِعْتُ أَبِي يَقُولُ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: مَنِ اصْطَبَحَ بِسَبْعِ تَمَرَاتٍ عَجْوَةٍ لَمْ يَضُرَّهُ ذَلِكَ الْيَوْمَ سَمٌّ وَلَا سِحْرٌ۔

ہم سے محمد بن سلام بیکندی نے بیان کیا کہا ہم کو احمد بن بشیر نے خبر دی کہا ہم کو ہاشم بن ہاشم نے کہا مجھ کو عامر بن سعد نے کہا میں نے اپنے والد سعد بن ابی وقاص رضی سے سنا وہ کہتے تھے میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے جو شخص صبح کے وقت سات عجوہ کھجوریں کھا لے اس کو اس دن کوئی زہر یا جادو اثر نہیں کرے گا نقصان نہیں پہنچائے گا

باب أَلْبَانِ الْأُتُنِ۔

باب گدھی کا دودھ پینا کیسا ہے۔

٦٧٢ - حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ أَبِي إِدْرِيسَ الْخَوْلَانِيِّ عَنْ أَبِي ثَعْلَبَةَ الْخُشَنِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: نَهَى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ أَكْلِ كُلِّ ذِي نَابٍ مِنَ السِّبَاعِ، قَالَ الزُّهْرِيُّ: وَلَمْ أَسْمَعْهُ حَتَّى أَتَيْتُ الشَّامَ، وَزَادَ اللَّيْثُ: حَدَّثَنِي يُونُسُ: عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ: وَسَأَلْتُهُ هَلْ نَتَوَضَّأُ أَوْ نَشْرَبُ أَلْبَانَ الْأُتُنِ أَوْ مَرَارَةَ السَّبُعِ أَوْ أَبْوَالَ الْإِبِلِ؟ قَالَ: قَدْ كَانَ الْمُسْلِمُونَ يَتَدَاوَوْنَ بِهَا فَلَا يَرَوْنَ بِذَلِكَ بَأْسًا، فَأَمَّا أَلْبَانُ الْأُتُنِ فَقَدْ بَلَغَنَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنْ لُحُومِهَا وَلَمْ يَبْلُغْنَا عَنْ أَلْبَانِهَا أَمْرٌ وَلَا نَهْيٌ، وَأَمَّا مَرَارَةُ السَّبُعِ قَالَ ابْنُ شِهَابٍ: حَدَّثَنِي

مجھ سے عبداللہ بن محمد مسندی نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان بن عیینہ نے انہوں نے زہری سے انہوں نے ابو ادریس خولانی سے انہوں نے ابو ثعلبہ خشنی رض سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ہر دانت سے شکار کرنے والے درندے جانور کے کھانے سے منع فرمایا زہری نے کہا میں نے یہ حدیث اس وقت تک نہیں سنی تھی جب تک میں شام کے ملک آیا ف۱ اور لیث بن سعد نے کہا ف۲ مجھ سے یونس نے بیان کیا انہوں نے ابن شہاب سے پوچھا کیا ہم گدھی کے دودھ سے وضو کریں یا درندے کے پتوں کو یا اونٹ کے پیشاب کو پئیں انہوں نے کہا (اگلے) مسلمان برابر ان چیزوں سے دوا کرتے رہے انہوں نے اس میں کوئی مضائقہ نہیں دیکھا گدھوں کے باب میں جو حدیث ہم کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے پہنچی وہ یہی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کا گوشت کھانے سے منع فرمایا اور دودھ پینے کا نہ آپ نے حکم دیا نہ اس سے منع فرمایا ف۳ رہا درندوں کا پتہ تو ابن شہاب نے کہا مجھ کو ابو

أَبُو إِدْرِيسَ الْخَوْلَانِيُّ: أَنَّ أَبَا ثَعْلَبَةَ الْخُشَنِيَّ أَخْبَرَهُ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنْ أَكْلِ كُلِّ ذِي نَابٍ مِنَ السِّبَاعِ۔

ادریس خولانی نے خبر دی ان کو ابو ثعلبہ خشنی نے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ہر دانت والے شکاری درندے کا گوشت کھانے سے منع فرمایا (پتہ بھی اسی میں داخل ہے وہ بھی حرام ہوگا)

ف وہاں آن کر یہ حدیث سنی ف۲ اس کو ذہلی نے زہریات میں نقل کیا ہے اور ابونعیم نے مستخرج میں وصل کیا ف۳ پس جس چیز سے شارع نے سکوت کیا وہ معاف ہے جیسے دوسری حدیث میں ہے اسی بنا پر عطا اور طاؤس اور زہری اور کئی تابعین نے کہا کہ گدھی کا دودھ حلال ہے جو لوگ حرام کہتے ہیں وہ یہ دلیل دیتے ہیں کہ دودھ گوشت سے پیدا ہوتا ہے پس جب گوشت حرام ہوا تو دودھ بھی حرام ہوگا میں کہتا ہوں یہ قیاس فاسد ہے آدمی کا گوشت کھانا حرام ہے مگر اس کا دودھ حلال ہے حتی کہ بڑا آدمی بھی اس کو پی سکتا ہے اوپر گزر چکا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ابو حذیفہ کی جورو کو حکم دیا تو سالم کو دودھ پلا دے تو تیرے خاوند کا وہم جاتا رہے گا۔

بَابٌ إِذَا وَقَعَ الذُّبَابُ فِي الْإِنَاءِ۔

باب جب مکھی برتن میں گر جائے (جس میں کھانا یا پانی ہو)

٦٧٣۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ جَعْفَرٍ، عَنْ عُتْبَةَ بْنِ مُسْلِمٍ مَوْلَى بَنِي تَمِيمٍ عَنْ عُبَيْدِ بْنِ حُنَيْنٍ مَوْلَى بَنِي زُرَيْقٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا وَقَعَ الذُّبَابُ فِي إِنَاءِ أَحَدِكُمْ فَلْيَغْمِسْهُ كُلَّهُ ثُمَّ لِيَطْرَحْهُ، فَإِنَّ فِي إِحْدَى جَنَاحَيْهِ دَاءً وَفِي الْآخَرِ شِفَاءً۔

ہم سے قتیبہ بن سعید نے بیان کیا کہا ہم سے اسمعیل بن جعفر نے انہوں نے عتبہ بن مسلم سے جو بنی تیم کے غلام تھے انہوں نے عبید بن حنین سے جو بنی زریق کے غلام تھے انہوں نے ابوہریرہ رض سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم میں سے کسی کے برتن میں مکھی گر پڑے تو اس کو اچھی طرح پوری (اس کھانے یا پانی میں) ڈبو دے پھر نکال کر پھینک دے اس کے ایک پنکھ میں تو شفا ہے ایک پنکھ میں بیماری ہے (وہ کیا کرتی ہے پہلے بیماری کا پنکھ ڈبوتی ہے)

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

شروع اللہ کے نام سے جو مہربان ہے رحم والا

کتاب اللّباس

کتاب لباس کے بیان میں

وَقَوْلِ اللّٰہِ تَعَالٰی۔ قُلْ مَنْ حَرَّمَ زِیْنَۃَ اللّٰہِ الَّتِیْ اَخْرَجَ لِعِبَادِہٖ۔ وَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ: کُلُوا وَ اشْرَبُوا وَالْبَسُوا وَتَصَدَّقُوا فِی غَیْرِ اِسْرَافٍ وَلَا مَخِیْلَۃٍ، وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: کُلْ مَا شِئْتَ، وَالْبَسْ مَا شِئْتَ، مَا اَخْطَأَتْکَ اثْنَتَانِ: سَرَفٌ اَوْ مَخِیْلَۃٌ۔

اور اللہ تعالیٰ کا (سورۂ اعراف میں) فرمانا اے پیغمبر کہہ دے کس نے وہ زیب وزینت کی چیزیں حرام کیں جو اللہ نے اپنے بندوں کے لیے نکالیں (یعنے عمدہ عمدہ لباس) اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا وا کھاؤ پیو پہنو خیرات کرو لیکن اسراف نہ کرو (حد سے نہ بڑھ جاؤ) نہ تکبر (غرور) کرو اور ابن عباس رضہ نے کہا وا جو تیرا جی چاہے (بشرطیکہ حلال ہو) کھا۔ اور جو تیرا جی چاہے (مباح کپڑوں میں سے) پہن (گو کتنا ہی بیش قیمت ہو) مگر جب تک دو باتوں سے بچا رہے اسراف اور تکبر سے وا

وا اس کو ابوداؤد طیالسی نے وصل کیا وا اس کو ابن ابی شیبہ نے وصل کیا وا لباس کے اسراف کا بیان آگے آئیگا وہ یہ ہے کہ بے فائدہ ایک ایک تھان کے پگڑ یا عمامے بنا دیے جیسے افغانی ملا کیا کرتے ہیں یا بے فائدہ انگرکھوں میں بے حد چنت رکھے ان کو نیچا بنائے جیسے دکھن میں دستور ہے یا بے فائدہ آستینیں کرتے کی چوڑی رکھے۔

۶۷۴۔ حَدَّثَنَا اِسْمَاعِیْلُ قَالَ: حَدَّثَنِیْ مَالِکٌ، عَنْ نَافِعٍ، وَعَبْدِ اللّٰہِ بْنِ دِیْنَارٍ وَزَیْدِ بْنِ اَسْلَمَ یُخْبِرُوْنَ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمَا: اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ: لَا یَنْظُرُ اللّٰہُ اِلٰی مَنْ جَرَّ ثَوْبَہٗ خُیَلَاءَ۔

ہم سے اسمٰعیل بن ابی اویس نے بیان کیا کہا مجھ سے امام مالک نے انہوں نے نافع اور عبداللہ بن دینار اور زید بن اسلم سے ان تینوں نے عبداللہ بن عمر رضہ سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص تکبر کی راہ سے اپنا کپڑا لٹکائے وا اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس کو (رحمت کی نگاہ سے) دیکھے گا بھی نہیں۔

ف پاجامہ ہو یا کرتہ یا چغہ یا عمامہ یا اور کوئی کپڑا۔

بَابُ مَنْ جَرَّ إِزَارَهُ مِنْ غَيْرِ خُيَلَاءَ

باب اگر کسی کا کپڑا یوں ہی لٹک جائے تکبر کی نیت نہ ہو (تو گناہ گار نہ ہوگا)

٦٧٥ - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ: حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ مُعَاوِيَةَ: حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ عُقْبَةَ، عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِيهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَنْ جَرَّ ثَوْبَهُ خُيَلَاءَ لَمْ يَنْظُرِ اللَّهُ إِلَيْهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، إِنَّ أَحَدَ شِقَّيْ إِزَارِي يَسْتَرْخِي إِلَّا أَنْ أَتَعَاهَدَ ذَلِكَ مِنْهُ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَسْتَ مِمَّنْ يَصْنَعُهُ خُيَلَاءَ۔

ہم سے احمد بن یونس نے بیان کیا کہا ہم سے زہیر بن معاویہ نے کہا ہم سے موسیٰ بن عقبہ نے انہوں نے سالم بن عبد اللہ سے انہوں نے اپنے والد (عبد اللہ بن عمرؓ) سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے اپنا کپڑا غرور کی راہ سے لٹکایا قیامت کے دن اللہ تعالیٰ اس کی طرف دیکھے گا بھی نہیں (عنایت کرنا کجا) ابو بکرؓ نے عرض کیا، یا رسول اللہ کبھی ایسا ہوتا ہے میرے تہ بند کا ایک جانب بن قصد لٹک جاتا ہے البتہ اگر ہر وقت اس کو دیکھتا رہوں تو یہ اور بات ہے آپ نے فرمایا تم ان لوگوں میں تھوڑے ہو جو تکبر کی راہ سے لٹکاتے ہیں ف

ف معلوم ہوا کپڑا لٹکانے میں جو وعید آئی ہے اس کا اصل باعث تکبر اور غرور ہے اور غرور نہایت بری صفت ہے اللہ تعالیٰ کو سخت ناپسند ہے تکبر اور غرور کے ساتھ کتنی نیکیاں ہوں لیکن آدمی نجات نہیں پا سکتا اور عاجزی اور فروتنی کے ساتھ کتنی ہی برائیاں ہوں لیکن مغفرت کی امید ہے۔

٦٧٦ - حَدَّثَنِي مُحَمَّدٌ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْأَعْلَى، عَنْ يُونُسَ، عَنِ الْحَسَنِ عَنْ أَبِي بَكْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: خَسَفَتِ الشَّمْسُ وَنَحْنُ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَامَ يَجُرُّ ثَوْبَهُ مُسْتَعْجِلًا حَتَّى أَتَى الْمَسْجِدَ وَثَابَ النَّاسُ فَصَلَّى رَكْعَتَيْنِ فَجُلِّيَ عَنْهَا، ثُمَّ أَقْبَلَ عَلَيْنَا وَقَالَ: إِنَّ الشَّمْسَ

مجھ سے محمد بن سلام بیکندی نے بیان کیا کہا ہم کو عبد الاعلیٰ نے خبر دی انہوں نے یونس سے انہوں نے امام حسن بصری سے انہوں نے ابو بکرہؓ سے انہوں نے کہا ایسا ہوا سورج میں گھن لگا اس وقت ہم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھے تھے آپ کپڑا لٹکائے ہوئے جلدی سے اٹھے مسجد میں آئے دوسرے لوگ بھی (جو مسجد سے چل دیے تھے) آپ نے گھن کی دو رکعتیں پڑھیں پھر سورج صاف ہو گیا آپ نے ہماری طرف منہ کیا فرمایا سورج اور چاند

وَالْقَمَرَ آيَتَانِ مِنْ آيَاتِ اللّٰهِ فَإِذَا رَأَيْتُمْ مِنْهَا شَيْئًا فَصَلُّوا وَادْعُوا اللّٰهَ حَتّٰى يَكْشِفَهَا۔

دونوں اللہ کی نشانیوں میں سے ہیں جب تم ان میں سے کسی کا گھنانا دیکھو تو جب تک صاف نہ ہو نماز پڑھتے اور اللہ سے دعا کرتے رہو۔

بَابُ التَّشَمُّرِ فِي الثِّيَابِ۔

۶۷۷ - حَدَّثَنِي إِسْحَاقُ: أَخْبَرَنَا ابْنُ شُمَيْلٍ: أَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ أَبِي زَائِدَةَ: أَخْبَرَنَا عَوْنُ بْنُ أَبِي جُحَيْفَةَ عَنْ أَبِيهِ أَبِي جُحَيْفَةَ قَالَ: فَرَأَيْتُ بِلَالًا جَاءَ بِعَنَزَةٍ فَرَكَزَهَا ثُمَّ أَقَامَ الصَّلَاةَ فَرَأَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ فِي حُلَّةٍ مُشَمِّرًا فَصَلَّى رَكْعَتَيْنِ إِلَى الْعَنَزَةِ وَرَأَيْتُ النَّاسَ وَالدَّوَابَّ يَمُرُّونَ بَيْنَ يَدَيْهِ مِنْ وَرَاءِ الْعَنَزَةِ۔

باب کپڑا اوپر اٹھانا۔

مجھ سے اسحاق بن راہویہ نے بیان کیا کہا ہم کو نضر بن شمیل نے خبر دی کہا ہم کو عمر بن ابی زائدہ نے کہا ہم کو عون بن ابی جحیفہ نے انہوں نے اپنے والد ابوجحیفہ وہب بن عبداللہ سوائی سے انہوں نے ایک قصہ بیان کر کے ف۱ یہ کہا پھر میں نے بلال کو دیکھا وہ ایک گانسی لائے زمین میں گاڑ دی اس کے بعد نماز کی تکبیر کہی پھر میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا آپ سرخ) جوڑا پہنے ہوئے کپڑا اٹھائے ہوئے برآمد ہوئے آپ نے اسی گانسی کی طرف منہ کر کے دو رکعتیں پڑھائیں میں نے دیکھا آدمی جانور آپ کے سامنے سے گانسی کے پار جا رہے تھے ف۲۔

ف۱ جو اوپر کتاب الصلوٰۃ میں گزر چکا ہے

ف۲ اس حدیث کا تعلق باب سے یہ ہے کہ اس میں یہ مذکور ہے کہ جلدی کی وجہ سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا کپڑا لٹکا ہوا تھا معلوم ہوا جب تکبر اور غرور کی نیت نہ ہو اور بلا قصد کپڑا لٹک جائے تو کچھ قباحت نہیں۔

بَابُ مَا أَسْفَلَ مِنَ الْكَعْبَيْنِ فَهُوَ فِي النَّارِ۔

۶۷۸ - حَدَّثَنَا آدَمُ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ: حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي سَعِيدٍ الْمَقْبُرِيُّ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَا أَسْفَلَ مِنَ الْكَعْبَيْنِ مِنَ الْإِزَارِ فِي النَّارِ

باب ٹخنوں کے نیچے جو کپڑا ہو (ازار یا کرتہ یا چغہ) وہ اپنے پہننے والے کو دوزخ میں لے جائیگا۔

ہم سے آدم بن ابی ایاس نے بیان کیا کہا ہم سے شعبہ نے کہا ہم سے سعید بن ابی سعید مقبری نے انہوں نے ابوہریرہ رضی سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا جو کپڑا ٹخنے سے نیچا ہو وہ دوزخ میں لے جائیگا (یعنے اپنے پہننے والے کو)

باب مَنْ جَرَّ ثَوْبَهُ مِنَ الْخُيَلَاءِ

باب جو شخص تکبر کی راہ سے کپڑا لٹکائے اس کی سزا

۶۷۹۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ: أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ أَبِي الزِّنَادِ، عَنِ الْأَعْرَجِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لَا يَنْظُرُ اللَّهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ إِلَى مَنْ جَرَّ إِزَارَهُ بَطَرًا۔

ہم سے عبداللہ بن یوسف نے بیان کیا کہا ہم کو امام مالک نے خبر دی انہوں نے ابوالزناد سے انہوں نے اعرج سے انہوں نے ابوہریرہ رض سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص ازار گھمنڈ کی راہ سے لٹکائے گا اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس کی طرف دیکھے گا بھی نہیں (عنایت ونوازش کرنا کجا)

۶۸۰۔ حَدَّثَنَا آدَمُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ زِيَادٍ: قَالَ سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَوْ أَبُو الْقَاسِمِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَمَا رَجُلٌ يَمْشِي فِي حُلَّةٍ تُعْجِبُهُ نَفْسُهُ مُرَجِّلٌ جُمَّتَهُ إِذْ خَسَفَ اللَّهُ بِهِ فَهُوَ يَتَجَلْجَلُ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ۔

ہم سے آدم بن ابی ایاس نے بیان کیا کہا ہم سے شعبہ نے کہا ہم سے محمد بن زیاد نے کہا میں نے ابوہریرہ سے سنا وہ کہتے تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم یا ابوالقاسم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایسا ہوا (بنی اسرائیل میں) ایک شخص (قارون یا ہیزن فارس کا رہنے والا) ایک جوڑا پہن کر بالوں میں کنگھی کیے اتراتا جارہا تھا ایک ہی ایکا اللہ تعالیٰ ف نے زمین میں اس کو دھنسا دیا وہ قیامت تک اسی میں تڑپتا رہے گا ف۲

ف اترانے کی سزا دی ف۲ یا دھنستا جاوے گا۔

۶۸۱۔ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عُفَيْرٍ قَالَ: حَدَّثَنِي اللَّيْثُ قَالَ: حَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ خَالِدٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ أَبَاهُ حَدَّثَهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: بَيْنَمَا رَجُلٌ يَجُرُّ إِزَارَهُ خَسَفَ اللَّهُ بِهِ فَهُوَ يَتَجَلْجَلُ فِي الْأَرْضِ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ، تَابَعَهُ يُونُسُ عَنِ الزُّهْرِيِّ، وَلَمْ يَرْفَعْهُ شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ۔

ہم سے سعید بن عفیر نے بیان کیا کہا مجھ سے لیث بن سعد نے کہا مجھ سے عبدالرحمن بن خالد نے انہوں نے ابن شہاب سے انہوں نے سالم بن عبداللہ سے ان کے والد عبداللہ بن عمر رض نے ان سے بیان کیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایک شخص اپنی ازار لٹکائے (بڑے غرور سے) جارہا تھا اللہ تعالیٰ نے اس کو زمین میں دھنسا دیا وہ (کمبخت) قیامت تک اسی میں دھنستا ہی چلا جائے گا۔ عبدالرحمن کے ساتھ اس حدیث کو یونس بن یزید نے بھی زہری سے روایت کیا ف اور شعیب نے زہری سے

روایت کیا مگر انہوں نے اس کو مرفوع نہیں کیا بلکہ ابوہریرہ کا قول بیان کیا ف۲)

ف۱ یہ روایت اوپر گذر چکی ہے ف۲ اس کو اسمعیلی نے وصل کیا۔

---

۶۸۲ - حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيرٍ: حَدَّثَنَا أَبِي، عَنْ عَمِّهِ جَرِيرِ بْنِ زَيْدٍ قَالَ: كُنْتُ مَعَ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ عَلَى بَابِ دَارِهِ فَقَالَ: سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهُ.

مجھ سے عبداللہ بن محمد مسندی نے بیان کیا کہا ہم سے وہب بن جریر نے کہا مجھ کو والد (جریر بن حازم) نے خبر دی انہوں نے اپنے چچا جریر بن زید سے انہوں نے کہا میں سالم بن عبداللہ بن عمرؓ کے ساتھ ان کے گھر کے دروازے پر کھڑا تھا اتنے میں میں نے ابوہریرہؓ سے سنا وہ کہتے تھے میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا پھر اسی حدیث کو نقل کیا۔

---

۶۸۳ - حَدَّثَنَا مَطَرُ بْنُ الْفَضْلِ: حَدَّثَنَا شَبَابَةُ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ: لَقِيتُ مُحَارِبَ بْنَ دِثَارٍ عَلَى فَرَسٍ وَهُوَ يَأْتِي مَكَانَهُ الَّذِي يَقْضِي فِيهِ، فَسَأَلْتُهُ عَنْ هَذَا الْحَدِيثِ فَحَدَّثَنِي فَقَالَ: سَمِعْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ جَرَّ ثَوْبَهُ مَخِيلَةً لَمْ يَنْظُرِ اللَّهُ إِلَيْهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ، فَقُلْتُ لِمُحَارِبٍ: أَذَكَرَ إِزَارَهُ؟ قَالَ: مَا خَصَّ إِزَارًا وَلَا قَمِيصًا، تَابَعَهُ جَبَلَةُ بْنُ سُحَيْمٍ، وَزَيْدُ بْنُ أَسْلَمَ وَزَيْدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَقَالَ اللَّيْثُ عَنْ نَافِعٍ، يَعْنِي عَنِ ابْنِ عُمَرَ مِثْلَهُ

ہم سے مطر بن فضل مروزی نے بیان کیا کہا ہم سے شبابہ بن سوار نے کہا ہم سے شعبہ نے انہوں نے کہا میں محارب بن دثار سے ملا جو کوفہ کے قاضی تھے، وہ گھوڑے پر سوار دارالقضا کو آ رہے تھے میں نے ان سے یہ حدیث (کپڑا لٹکانے کی) پوچھی انہوں نے کہا میں نے عبداللہ بن عمرؓ سے سنا وہ کہتے تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص غرور کی نیت سے اپنا کپڑا لٹکائے گا اللہ تعالیٰ قیامت کے دن مہربانی کی نظر سے اس کو دیکھے گا بھی نہیں میں نے محارب سے کہا عبداللہ بن عمرؓ نے ازار کی تخصیص کی ہے انہوں نے کہا نہ ازار کی تخصیص کی ہے نہ قمیص کی۔ محارب کے ساتھ اس حدیث کو جبلہ بن سحیم اور زید بن اسلم اور زید بن عبداللہ نے بھی عبداللہ بن عمرؓ سے روایت کیا انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ف۱ سے اور لیث نے بھی نافع سے انہوں نے عبداللہ بن عمرؓ سے ایسی ہی روایت کی ف۲ اور نافع کے ساتھ اس کو موسیٰ بن عقبہ اور عمر بن محمد

وَتَابَعَهُ مُوسَى بْنُ عُقْبَةَ وَعُمَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ وَقُدَامَةُ بْنُ مُوسَى عَنْ سَالِمٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ جَرَّ ثَوْبَهُ خُيَلَاءَ.

اور قدامہ بن موسیٰ نے بھی سالم سے انہوں نے ابن عمر سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی اس میں یوں ہے جو شخص اپنا کپڑا لٹکائے (غرور کی راہ سے) ف۳

ف جبلہ بن سحیم کی روایت کو امام نسائی نے اور زید بن اسلم کی روایت کو امام مسلم نے وصل کیا زید بن عبداللہ کی روایت حافظ کو موصولاً نہیں ملی۔ ف۲ اس کو امام مسلم نے وصل کیا۔ ف۳ موسیٰ کی روایت خود اسی کتاب کے شروع کتاب اللباس میں اور عمر بن محمد کی صحیح مسلم میں اور قدامہ کی صحیح ابو عوانہ میں موصول ہے۔

بَابُ الْإِزَارِ الْمُهَدَّبِ، وَيُذْكَرُ عَنِ الزُّهْرِيِّ، وَأَبِي بَكْرِ بْنِ مُحَمَّدٍ، وَحَمْزَةَ بْنِ أَبِي أُسَيْدٍ وَمُعَاوِيَةَ بْنِ جَعْفَرٍ: أَنَّهُمْ لَبِسُوا ثِيَابًا مُهَدَّبَةً.

باب حاشیہ دار تہبند پہننا ف اور زہری اور ابوبکر بن محمد اور حمزہ بن ابی اسید اور معاویہ بن عبداللہ بن جعفر سے منقول ہے انہوں نے حاشیہ دار کپڑے پہنے ف۲

ف جس کا کنارہ بنا نہیں ہوتا صرف تانا اس میں ہوتا ہے ف۲ حافظ نے کہا حمزہ کا اثر تو ابن سعد نے وصل کیا باقی اثر مجھ کو موصولاً نہیں ملے۔

٦٨٠٤ - حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ: أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ: أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ ابْنُ الزُّبَيْرِ: أَنَّ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ: جَاءَتِ امْرَأَةُ رِفَاعَةَ الْقُرَظِيِّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنَا جَالِسَةٌ وَعِنْدَهُ أَبُو بَكْرٍ فَقَالَتْ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، إِنِّي كُنْتُ تَحْتَ رِفَاعَةَ فَطَلَّقَنِي فَبَتَّ طَلَاقِي، فَتَزَوَّجْتُ بَعْدَهُ عَبْدَ الرَّحْمَنِ ابْنَ الزَّبِيرِ، وَإِنَّهُ وَاللَّهِ مَا مَعَهُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِلَّا مِثْلُ الْهُدْبَةِ، وَأَخَذَتْ هُدْبَةً مِنْ جِلْبَابِهَا، فَسَمِعَ خَالِدُ بْنُ سَعِيدٍ قَوْلَهَا وَهُوَ بِالْبَابِ لَمْ يُؤْذَنْ لَهُ، قَالَتْ: فَقَالَ خَالِدٌ: يَا أَبَا بَكْرٍ، أَلَا

ہم سے ابوالیمان نے بیان کیا کہا ہم کو شعیب نے خبر دی انہوں نے زہری سے کہا مجھ کو عروہ بن زبیر نے خبر دی کہ حضرت عائشہؓ نے فرمایا رفاعہ قرظی کی جورو (تیمیہ بنت وہب) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئی میں اس وقت آپ کے پاس بیٹھی ہوئی تھی ابوبکر صدیق بھی تھے وہ کہنے لگی یا رسول اللہ میں پہلے رفاعہ کے نکاح میں تھی، اس نے مجھ کو تین طلاق دے دیے۔ اس کے بعد میں نے عبدالرحمٰن بن زبیر سے نکاح کیا مگر خدا کی قسم اس کے پاس تو ایسا ہے جیسے یہ حاشیہ اس نے اپنی چادر کا حاشیہ بتلایا ف خالد بن سعید بن عاص جو ابھی باہر کھڑے تھے ان کو اندر آنے کی اجازت نہیں ملی تھی انہوں نے باہر ہی سے اس عورت کی بات سن لی انہوں نے پکار کر کہا ابوبکرؓ تم اس عورت کو جھڑکتے نہیں کیسی (بے شرمی کی باتیں) پکار پکار کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے کر رہی ہے اور آنحضرت صلی اللہ

تَنْهِي هٰذِهٖ عَمَّا تَجْهَرُ بِهٖ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَلَا وَاللّٰهِ مَا يَزِيْدُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى التَّبَسُّمِ، فَقَالَ لَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَعَلَّكِ تُرِيْدِيْنَ أَنْ تَرْجِعِيْ إِلٰى رِفَاعَةَ، لَا حَتّٰى يَذُوْقَ عُسَيْلَتَكِ وَتَذُوْقِيْ عُسَيْلَتَهُ، فَصَارَ سُنَّةً بَعْدَهُ۔

علیہ وسلم نے اس کو کچھ نہیں جھڑکا بس مسکراتے رہے (سبحان اللہ آپ تو کرم اور رحم مجسم تھے) خیر آپ نے اس سے فرمایا معلوم ہوا تو چاہتی ہے پھر رفاعہ کے پاس چلی جائے (اس سے نکاح کر لے) یہ تو ہونا نہیں جب تک عبدالرحمٰن تجھ سے مزہ نہ اٹھائے تو اس سے مزہ نہ اٹھائے۔ اسی حدیث نے شریعت کا ایک قاعدہ قائم کر دیا ف۲۔

ف۱ یہیں سے ترجمہ باب نکلا چادر حاشیہ دار کا پہننا ثابت ہوا ف۲ جس عورت کو تین طلاق دے دی جائیں وہ پہلے خاوند سے پھر نکاح نہیں کر سکتی جب تک دوسرے خاوند سے صحبت نہ کرا لے اور اس سے طلاق نہ لے۔

بَابُ الْأَرْدِيَةِ، وَقَالَ أَنَسٌ: جَبَذَ أَعْرَابِيٌّ رِدَاءَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

باب چادر اوڑھنا انس نے کہا ایک گنوار نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی چادر پکڑ کر کھینچی (یہ حدیث آگے آتی ہے)

۶۸۵ - حَدَّثَنَا عَبْدَانُ، أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ: أَخْبَرَنَا يُوْنُسُ، عَنِ الزُّهْرِيِّ: أَخْبَرَنِيْ عَلِيُّ بْنُ حُسَيْنٍ، أَنَّ حُسَيْنَ بْنَ عَلِيٍّ أَخْبَرَهُ: أَنَّ عَلِيًّا رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ قَالَ: فَدَعَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِرِدَائِهٖ فَارْتَدٰى بِهٖ ثُمَّ انْطَلَقَ يَمْشِيْ، وَاتَّبَعْتُهُ أَنَا وَزَيْدُ بْنُ حَارِثَةَ حَتّٰى جَاءَ الْبَيْتَ الَّذِيْ فِيْهِ حَمْزَةُ فَاسْتَأْذَنَ فَأَذِنُوْا لَهُمْ۔

ہم سے عبدان نے بیان کیا کہا ہم کو عبداللہ بن مبارک نے خبر دی کہا ہم کو یونس نے انہوں نے زہری سے کہا مجھ کو امام زین العابدینؒ نے ان کو امام حسینؓ نے کہ جناب امیر حضرت علیؓ نے فرمایا (اس قصہ میں جب حمزہؓ نے ان کی اونٹنیاں نشہ کی حالت میں کاٹ ڈالی تھیں) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی چادر منگوائی اور پاپیادہ چلے میں اور زید بن حارثہؓ آپ کے پیچھے پیچھے اس گھر پر پہنچے، جس میں جناب حمزہؓ تھے آپ نے اجازت چاہی گھر والوں نے اجازت دی۔

بَابُ لُبْسِ الْقَمِيْصِ، وَقَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى حِكَايَةً عَنْ يُوْسُفَ: اِذْهَبُوْا بِقَمِيْصِيْ هٰذَا فَأَلْقُوْهُ عَلٰى وَجْهِ أَبِيْ

باب قمیص پہننا اور اللہ تعالیٰ نے (سورۂ یوسف میں) حضرت یوسف علیہ السلام کا قول نقل کیا میرا یہ قمیص لے جاؤ میرے باپ کے منہ پر ڈال دو وہ انکھیارہ بن کر آ جائے گا

يَأْتِ بَصِيرًا۔

۶۸۶۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ: حَدَّثَنَا حَمَّادٌ، عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا: أَنَّ رَجُلًا قَالَ يَا رَسُولَ اللهِ، مَا يَلْبَسُ الْمُحْرِمُ مِنَ الثِّيَابِ؟ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا يَلْبَسُ الْمُحْرِمُ الْقَمِيصَ وَلَا السَّرَاوِيلَ وَلَا الْبُرْنُسَ وَلَا الْخُفَّيْنِ، إِلَّا أَنْ لَا يَجِدَ النَّعْلَيْنِ، فَلْيَلْبَسْ مَا هُوَ أَسْفَلُ مِنَ الْكَعْبَيْنِ۔

ہم قتیبہ بن سعید نے بیان کیا کہا ہم سے حماد بن زید نے انہوں نے ایوب سختیانی سے انہوں نے نافع سے انہوں نے ابن عمرؓ سے ایک شخص (نام نامعلوم) نے عرض کیا یا رسول اللہ احرام والا شخص کون کون سے کپڑے پہنے، آپ نے فرمایا قمیص نہ پہنے (اس سے یہ نکلا کہ اور لوگ قمیص پہن سکتے ہیں۔ باب کا یہی مطلب ہے) نہ پاجامہ نہ باران کوٹ نہ موزے مگر جب جوتیاں (چپل) نہ ملیں تو موزوں ہی کو ٹخنوں تک کاٹ لے (وہ بھی گویا جوتی کی طرح ہو جائیں گے)

۶۸۷۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدٍ أَخْبَرَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ، عَنْ عَمْرٍو، سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: أَتَى النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَبْدَ اللهِ بْنَ أُبَيٍّ بَعْدَمَا أُدْخِلَ قَبْرَهُ فَأَمَرَ بِهِ فَأُخْرِجَ وَوُضِعَ عَلَى رُكْبَتَيْهِ وَنَفَثَ عَلَيْهِ مِنْ رِيقِهِ وَأَلْبَسَهُ قَمِيصَهُ، فَاللهُ أَعْلَمُ

ہم سے عبداللہ بن محمد سندی نے بیان کیا کہا ہم کو سفیان بن عیینہ نے خبر دی انہوں نے عمرو بن دینار سے انہوں نے جابر بن عبداللہ انصاری سے انہوں نے کہا آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم عبداللہ بن ابی (منافق) کے جنازے پر اس وقت تشریف لائے جب وہ (کمبخت) قبر میں دفنا دیا گیا تھا آپ نے حکم دیا اس کی نعش نکالی گئی اور آپ کے گھٹنوں پر رکھ دی گئی آپ نے اپنا تھوک اس پر ڈالا اور اپنا قمیص اس کو پہنایا ف (یہ سب اس کے بیٹے کا دل خوش کرنے کے لیے جو سچا مسلمان تھا)

ف یہیں سے ترجمہ باب نکلتا ہے۔

۶۸۸۔ حَدَّثَنَا صَدَقَةُ: أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ قَالَ: أَخْبَرَنِي نَافِعٌ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ: لَمَّا تُوُفِّيَ عَبْدُ اللهِ بْنُ أُبَيٍّ جَاءَ ابْنُهُ إِلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

ہم سے صدقہ بن فضل نے بیان کیا کہا ہم کو یحییٰ بن سعید قطان نے خبر دی انہوں نے عبیداللہ عمری سے کہا مجھ کو نافع نے خبر دی انہوں نے عبداللہ بن عمرؓ سے انہوں نے کہا جب عبداللہ بن ابی (منافق) مر گیا اس کا بیٹا (عبداللہ جو سچا مسلمان تھا) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا۔

فَقَالَ: يَارَسُولَ اللهِ، أَعْطِنِي قَمِيصَكَ أُكَفِّنْهُ فِيهِ وَصَلِّ عَلَيْهِ وَاسْتَغْفِرْ لَهُ فَأَعْطَاهُ قَمِيصَهُ وَقَالَ لَهُ: إِذَا فَرَغْتَ مِنْهُ فَآذِنَّا، فَلَمَّا فَرَغَ آذَنَهُ بِهِ فَجَاءَ لِيُصَلِّيَ عَلَيْهِ فَجَذَبَهُ عُمَرُ فَقَالَ: أَلَيْسَ قَدْ نَهَاكَ اللهُ أَنْ تُصَلِّيَ عَلَى الْمُنَافِقِينَ؟ فَقَالَ- اسْتَغْفِرْ لَهُمْ، أَوْلَا تَسْتَغْفِرْ لَهُمْ إِنْ تَسْتَغْفِرْ لَهُمْ سَبْعِينَ مَرَّةً فَلَنْ يَغْفِرَ اللهُ لَهُمْ فَنَزَلَتْ- وَلَا تُصَلِّ عَلَى أَحَدٍ مِنْهُمْ مَاتَ أَبَدًا وَلَا تَقُمْ عَلَى قَبْرِهِ- فَتَرَكَ الصَّلَاةَ عَلَيْهِمْ-

عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنا قمیص عنایت فرمایئے میں (عبداللہ) اپنے والد کو اسی کا کفن دوں اور آپ اس پر نماز پڑھیے اس کے لیے (مغفرت کی) دعا فرمایئے آپ نے اپنا قمیص اس کو دے دیا اور فرمایا جب جنازہ تیار ہو اس وقت مجھ کو خبر کیجیے اس نے خبر دی آپ اس پر نماز پڑھنے کے ارادے سے تشریف لائے حضرت عمر رض نے آپ کو پکڑ کر کھینچا اور عرض کیا اللہ تعالیٰ نے آپ کو منافقوں پر نماز پڑھنے سے منع فرمایا تو ان کے لیے دعا کرے یا نہ کرے اگر ستر بار دعا کرے جب بھی اللہ ان کو بخشنے والا نہیں۔ (آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عمر رض کی بات نہ سنی اور نماز جنازہ پڑھائی ف ۱ اس وقت حضرت عمر رض کی رائے کے موافق یہ آیت اتری منافق مر جائے تو اس پر کبھی نماز نہ پڑھیو نہ اس کی قبر پر کھڑا ہوجیو پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے (ان منافقوں) کا جنازہ پڑھنا چھوڑ دیا۔

ف ۱ آپ نے فرمایا مجھے اللہ تعالیٰ نے اختیار دیا ہے منع نہیں فرمایا اور میں ستر بار سے بھی زیادہ دعا کروں گا جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی دعا وہ بھی ستر بار کافر یا منافق کے لیے فائدہ نہ بخشے تو سمجھ لینا چاہیے کہ اور کسی ولی یا درویش کی دعا سے کافر یا منافق کیونکر بخشا جائے گا اور جو ایسی واہی حکایتوں پر اعتبار کرے وہ محض بے وقوف اور جاہل ہے۔

بَابُ جَيْبِ الْقَمِيصِ مِنْ عِنْدِ الصَّدْرِ وَغَيْرِهِ-

باب قمیص کا گریبان سینہ پر یا اور کہیں (مثلاً کندھے پر) کرنا۔

٦٨٩ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا أَبُو عَامِرٍ: حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ نَافِعٍ، عَنِ الْحَسَنِ، عَنْ طَاوُسٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: ضَرَبَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَثَلَ الْبَخِيلِ وَالْمُتَصَدِّقِ كَمَثَلِ رَجُلَيْنِ عَلَيْهِمَا جُبَّتَانِ مِنْ حَدِيدٍ قَدِ اضْطُرَّتْ أَيْدِيهِمَا

ہم سے عبداللہ بن محمد مسندی نے بیان کیا کہا ہم سے ابو عامر نے کہا ہم سے ابراہیم ابن نافع نے انہوں نے حسن بن مسلم سے انہوں نے طاؤس سے انہوں نے ابو ہریرہ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بخیل اور خیرات کرنے والے (سخی) کی مثال ان دو شخصوں سے دی جو لوہے کے دو کرتے پہنے ہوں ان کے ہاتھ ان کی چھاتی اور ہنسلی سے اٹکے ہوں تو سخی جب خیرات کرتا ہے وہ کرتا ڈھیلا ہوتا

وَتَرَاقِيهِمَا فَجَعَلَ الْمُتَصَدِّقُ كُلَّمَا تَصَدَّقَ بِصَدَقَةٍ انْبَسَطَتْ عَنْهُ حَتَّى تَغْشَى أَنَامِلَهُ وَتَعْفُوَ أَثَرَهُ وَجَعَلَ الْبَخِيلُ كُلَّمَا هَمَّ بِصَدَقَةٍ قَلَصَتْ وَأَخَذَتْ كُلُّ حَلْقَةٍ بِمَكَانِهَا، قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ: فَأَنَا رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ بِأُصْبُعِهِ هَكَذَا فِي جَيْبِهِ، فَلَوْ رَأَيْتَهُ يُوَسِّعُهَا وَلَا تَتَوَسَّعُ، تَابَعَهُ ابْنُ طَاوُسٍ، عَنْ أَبِيهِ وَأَبُو الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ فِي الْجُبَّتَيْنِ، وَقَالَ حَنْظَلَةُ: سَمِعْتُ طَاوُسًا: سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ: جُبَّتَانِ، وَقَالَ جَعْفَرُ بْنُ رَبِيعَةَ، عَنِ الْأَعْرَجِ، جُنَّتَانِ

جاتا ہے یہاں تک کہ انگلیوں کے پوروں تک پہنچ جاتا ہے اور نیچا اتنا ہو جاتا ہے کہ زمین پر اس کے پاؤں کا نشان مٹتا جاتا ہے اور بخیل جب خیرات کا قصد کرتا ہے تو وہ کرتا اور چھوٹا ہو جاتا ہے اور ہر ایک حلقہ اپنی جگہ اٹک کر رہ جاتا ہے ابو ہریرہ رض نے کہا میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپ گریبان میں انگلی ڈال کر اشارہ کرتے تھے ف۱ کاش تو اس کو دیکھے بخیل چاہتا ہے ذرا تو کرتا ڈھیلا ہو (کہ ہاتھ ہلا سکے) لیکن وہ ڈھیلا ہی نہیں ہوتا ف۲ حسن بن مسلم کے ساتھ اس حدیث کو عبداللہ بن طاؤس نے بھی اپنے باپ سے روایت کیا ہے ف۳ اور ابو الزناد نے بھی اعرج سے انہوں نے ابوہریرہ رض سے اس روایت میں بھی جبتان کا لفظ ہے یعنی دو کرتے اور حنظلہ بن ابی سفیان نے کہا ف۴ میں نے طاؤس سے سنا وہ کہتے تھے میں نے ابوہریرہ سے یہی سنا جبتان لیکن جعفر بن ربیعہ نے اعرج سے جو روایت کی ہے اس میں جنتان ہے یعنی دو زرہیں۔

ف۱ یہیں سے باب کا مطلب نکلتا ہے کہ آپ کے کرتہ کا گریبان سامنے سینہ پر تھا اس حدیث کی شرح اوپر گزر چکی ہے ف۲ اور پھنس کر رہ جاتا ہے ف۳ یہ روایت کتاب الزکوٰۃ میں موصولاً گزر چکی ہے ف۴ یہ روایت موصولاً کتاب الزکوٰۃ میں گزر چکی ہے۔

بَابُ مَنْ لَبِسَ جُبَّةً ضَيِّقَةَ الْكُمَّيْنِ فِي السَّفَرِ

باب سفر میں تنگ آستینوں کا جبہ پہننا۔

۶۹۰ - حَدَّثَنَا قَيْسُ بْنُ حَفْصٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ: حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبُو الضُّحَى قَالَ: حَدَّثَنِي مَسْرُوقٌ، قَالَ: حَدَّثَنِي الْمُغِيرَةُ بْنُ شُعْبَةَ قَالَ: انْطَلَقَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِحَاجَتِهِ ثُمَّ أَقْبَلَ فَتَلَقَّيْتُهُ بِمَاءٍ

ہم سے قیس بن حفص نے بیان کیا کہا ہم سے عبدالواحد بن زیاد نے کہا ہم سے اعمش نے کہا مجھ سے ابو الضحیٰ نے کہا مجھ سے مسروق نے کہا مجھ سے مغیرہ بن شعبہ نے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم (غزوۂ تبوک میں) حاجت کے لیے تشریف لے گئے پھر تشریف لائے تو میں پانی لے کر پہنچا آپ نے وضو کیا اس وقت آپ ایک شامی

فَتَوَضَّأَ وَعَلَيْهِ جُبَّةٌ شَامِيَّةٌ، فَمَضْمَضَ وَاسْتَنْشَقَ وَغَسَلَ وَجْهَهُ، فَذَهَبَ يُخْرِجُ يَدَيْهِ مِنْ كُمَّيْهِ فَكَانَا ضَيِّقَيْنِ فَأَخْرَجَ يَدَيْهِ مِنْ تَحْتِ بَدَنِهِ فَغَسَلَهُمَا وَمَسَحَ بِرَأْسِهِ عَلَى خُفَّيْهِ۔

جبہ پہنے ہوئے تھے آپ نے کلی کی ناک میں پانی ڈالا۔ منہ دھویا پھر ہاتھوں کو آستینوں سے نکالنا چاہا وہ تنگ تھیں (چڑھ نہ سکیں) آخر آپ نے جبہ کے اندر سے دونوں ہاتھ نکال لیے ان کو دھویا سر پر مسح کیا اور موزوں پر بھی۔

بَابُ لُبْسِ جُبَّةِ الصُّوفِ فِي الْغَزْوِ۔

باب اون کا جبہ لڑائی میں پہننا۔

۷۹۱ - حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ: حَدَّثَنَا زَكَرِيَّا، عَنْ عَامِرٍ، عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الْمُغِيرَةِ، عَنْ أَبِيهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: كُنْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ لَيْلَةٍ فِي سَفَرٍ فَقَالَ: أَمَعَكَ مَاءٌ؟ قُلْتُ: نَعَمْ، فَنَزَلَ عَنْ رَاحِلَتِهِ، فَمَشَى حَتَّى تَوَارَى عَنِّي فِي سَوَادِ اللَّيْلِ، ثُمَّ جَاءَ فَأَفْرَغْتُ عَلَيْهِ الْإِدَاوَةَ، فَغَسَلَ وَجْهَهُ وَيَدَيْهِ، وَعَلَيْهِ جُبَّةٌ مِنْ صُوفٍ فَلَمْ يَسْتَطِعْ أَنْ يُخْرِجَ ذِرَاعَيْهِ مِنْهَا حَتَّى أَخْرَجَهُمَا مِنْ أَسْفَلِ الْجُبَّةِ، فَغَسَلَ ذِرَاعَيْهِ ثُمَّ مَسَحَ بِرَأْسِهِ، ثُمَّ أَهْوَيْتُ لِأَنْزِعَ خُفَّيْهِ فَقَالَ: دَعْهُمَا فَإِنِّي أَدْخَلْتُهُمَا طَاهِرَتَيْنِ فَمَسَحَ عَلَيْهِمَا۔

ہم سے ابونعیم نے بیان کیا کہا ہم سے زکریا نے انہوں نے عامر شعبی سے انہوں نے عروہ بن مغیرہ سے انہوں نے اپنے والد مغیرہ بن شعبہ سے انہوں نے کہا ایک رات میں سفر میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھا آپ نے پوچھا تیرے پاس پانی ہے میں نے کہا جی ہاں ہے آپ اپنی اونٹنی پر سے اُترے اور (ایک طرف) چلے یہاں تک کہ رات کے اندھیرے میں میری نظروں سے غائب ہوگئے۔ پھر لوٹے تو میں نے ڈول سے آپ پر پانی ڈالا آپ نے منہ دھویا ہاتھ دھوئے آپ اون کا ایک جبہ پہنے ہوئے تھے (اس کی آستینیں تنگ تھیں) آپ اپنی باہیں ان میں سے نکال نہ سکے آخر کو آپ نے جبہ کے نیچے سے دونوں ہاتھ نکال لیے اور باہوں کو دھویا پھر سر پر مسح کیا میں آپ کے موزے اتارنے کو نیچے جھکا آپ نے فرمایا رہنے دے میں نے طہارت کی حالت میں موزے پہنے تھے آپ نے ان پر مسح کر لیا۔

بَابُ الْقَبَاءِ وَفَرُّوجِ حَرِيرٍ، وَهُوَ الْقَبَاءُ، وَيُقَالُ هُوَ الَّذِي لَهُ شَقٌّ مِنْ خَلْفِهِ۔

باب قبا اور ریشمی فرّوج کے بیان میں فرّوج بھی قبا کو کہتے ہیں۔ بعضوں نے کہا فرّوج وہ قبا ہے جس کے پیچھے چاک ہوتا ہے۔

٦٩٢ ـ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ: حَدَّثَنَا اللَّيْثُ، عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ، عَنِ الْمِسْوَرِ بْنِ مَخْرَمَةَ أَنَّهُ قَالَ: قَسَمَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَقْبِيَةً وَلَمْ يُعْطِ مَخْرَمَةَ شَيْئًا، فَقَالَ مَخْرَمَةُ: يَا بُنَيَّ انْطَلِقْ بِنَا إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَانْطَلَقْتُ مَعَهُ فَقَالَ: ادْخُلْ فَادْعُهُ لِي، قَالَ: فَدَعَوْتُهُ لَهُ فَخَرَجَ إِلَيْهِ وَعَلَيْهِ قَبَاءٌ مِنْهَا فَقَالَ: خَبَأْتُ هَذَا لَكَ، قَالَ: فَنَظَرَ إِلَيْهِ فَقَالَ: رَضِيَ مَخْرَمَةُ.

ہم سے قتیبہ بن سعید نے بیان کیا کہا ہم سے لیث بن سعد نے انہوں نے ابن ابی ملیکہ سے انہوں نے مسور بن مخرمہ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے قبائیں لوگوں کو تقسیم کیں ف۱ اور مخرمہ کو کوئی قبا نہیں دی تو انہوں نے مجھ سے کہا چلو بیٹا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس چلیں میں ان کے ساتھ گیا انہوں نے مجھ سے کہا (چونکہ میں بچہ تھا) تو اندر جا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو میرے نام سے بلا میں گیا اور کہا کہ والد آپ کو بلاتے ہیں آپ برآمد ہوئے انہی قباؤں میں سے ایک قبا آپ کے اوپر تھی ف۲ آپ نے نکلتے ہی مخرمہؓ سے فرمایا یہ قبا میں نے تیرے لیے چھپا رکھی تھی مسورؓ کہتے ہیں مخرمہؓ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا آپ نے فرمایا اب مخرمہ خوش ہو گیا ف۳۔

ف۱ یہ قبائیں ریشمی تھیں ان میں سنہری کھنڈیاں لگے تھے ف۲ اس میں یہ اشکال ہوتا ہے کہ یہ قبائیں ریشمی تھیں آپ نے کیونکر پہنی اس کا جواب یہ ہے کہ شاید اس وقت تک ریشمی کپڑا مردوں کے لیے حرام نہ ہوا ہو گا یا اس قبا کو آپ نے بطور حفاظت کے اپنے اوپر ڈال لیا ہو گا یہ پہننا نہیں ہے جیسے کوئی کسی کو دینا چاہتا ہو۔ ف۳ اب کہا ہے اسی کے نہ ملنے کا غصہ تھا۔

---

٦٩٣ ـ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ: حَدَّثَنَا اللَّيْثُ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ، عَنْ أَبِي الْخَيْرِ، عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّهُ قَالَ: أُهْدِيَ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرُّوجُ حَرِيرٍ فَلَبِسَهُ ثُمَّ صَلَّى فِيهِ ثُمَّ انْصَرَفَ فَنَزَعَهُ نَزْعًا شَدِيدًا كَالْكَارِهِ لَهُ ثُمَّ قَالَ: لَا يَنْبَغِي هَذَا لِلْمُتَّقِينَ، تَابَعَهُ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ عَنِ اللَّيْثِ، وَقَالَ

ہم سے قتیبہ بن سعید نے بیان کیا کہا ہم سے لیث بن سعد نے انہوں نے یزید بن ابی حبیب سے انہوں نے ابوالخیر (مرثد) سے انہوں نے عقبہ بن عامرؓ سے انہوں نے کہا ایک ریشمی اچکن آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو تحفہ بھیجی گئی آپ نے اس کو پہنا پھر اس کو پہن کر نماز پڑھی جب نماز سے فارغ ہوئے تو زور سے جیسے کوئی کراہت کرتا ہے اس کو اتار ڈالا پھر فرمانے لگے یہ لباس پرہیزگاروں کے لائق نہیں ہے ف۱ قتیبہ کی اس حدیث کو عبداللہ بن یوسف نے بھی لیث سے روایت کیا ف۲ عبداللہ بن یوسف

غَيْرُهُ: فَرُّوجُ حَرِيرٍ۔ کے سوا اور راویوں نے ف۳ فَرُّوجُ حَرِيرٍ کہا ہے۔

ف اس کے بعد شاید ریشمی کپڑا مردوں کے لیے حرام ہوگیا ہوگا قسطلانی نے کہا لڑکوں کو ریشمی کپڑا پہننا جائز ہے بعضوں نے کہا شاید سات برس کے بعد ان کو بھی پہننا حرام ہے ایسا نہ ہو بڑے ہو کر اس کی عادت کرلیں ف۲ یہ روایت کتاب الصلوٰۃ میں موصولاً گزر چکی ہے۔ ف۳ جیسے حجاج بن محمد اور قتیبہ اور یونس بن محمد۔

بَابُ الْبَرَانِسِ، وَقَالَ لِي مُسَدَّدٌ:

حَدَّثَنَا مُعْتَمِرٌ قَالَ: سَمِعْتُ أَبِي قَالَ: رَأَيْتُ عَلَى أَنَسٍ بُرْنُسًا أَصْفَرَ مِنْ خَزٍّ۔

ف اس کو مسدد نے اپنی مسند میں وصل کیا

باب لمبی ٹوپیوں کا بیان

امام بخاری نے کہا مجھ سے مسدد نے کہا ف ہم سے معتمر نے بیان کیا کہ میں نے اپنے والد سلیمان سے سنا انہوں نے کہا میں نے انس کو ایک زرد لمبی ٹوپی جس میں ریشم اور اون ملا ہوا تھا پہنے دیکھا۔

٦٩٤۔ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ قَالَ: حَدَّثَنِي مَالِكٌ، عَنْ نَافِعٍ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّ رَجُلًا قَالَ: يَا رَسُولَ اللهِ، مَا يَلْبَسُ الْمُحْرِمُ مِنَ الثِّيَابِ؟ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا تَلْبَسُوا الْقُمُصَ وَلَا الْعَمَائِمَ وَلَا السَّرَاوِيلَاتِ وَلَا الْبَرَانِسَ وَلَا الْخِفَافَ إِلَّا أَحَدٌ لَا يَجِدُ النَّعْلَيْنِ فَلْيَلْبَسْ خُفَّيْنِ وَلْيَقْطَعْهُمَا أَسْفَلَ مِنَ الْكَعْبَيْنِ، وَلَا تَلْبَسُوا مِنَ الثِّيَابِ شَيْئًا مَسَّهُ زَعْفَرَانٌ وَلَا وَرْسٌ۔

ہم سے اسمٰعیل بن ابی اویس نے بیان کیا کہا مجھ سے امام مالک نے انہوں نے نافع سے انہوں نے عبداللہ بن عمرؓ سے ایک نام نامعلوم شخص نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا احرام والا کون سے کپڑے پہنے آپ نے فرمایا (احرام میں) قمیص نہ پہنو نہ عمامے نہ پائجامے نہ لمبی ٹوپیاں نہ موزے مگر جس کو جوتیاں نہ ملیں وہ موزے پہن لے ان کو ٹخنے کے نیچے کاٹ لے اسی طرح (احرام میں) وہ کپڑے بھی مت پہنو جو زعفران یا ورس میں رنگے گئے ہوں (ورس ایک خوشبودار گھاس ہے)

بَابُ السَّرَاوِيلِ۔

باب پائجامہ پہننے کا بیان

٦٩٥۔ حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ عَمْرٍو، عَنْ جَابِرِ بْنِ زَيْدٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَنْ لَمْ يَجِدْ إِزَارًا فَلْيَلْبَسْ سَرَاوِيلَ، وَمَنْ لَمْ يَجِدْ نَعْلَيْنِ

ہم سے ابونعیم نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان بن عیینہ نے انہوں نے عمرو بن دینار سے انہوں نے جابر بن زید سے انہوں نے ابن عباس رضؓ سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا جس کو (احرام میں) تہ بند نہ ملے وہ پائجامہ پہن لے اور جس کو جوتیاں نہ ملیں

فَلْيَلْبَسْ خُفَّيْنِ۔

وہ موزے پہن لے (ان کو کاٹ ڈالے)

٦٩٦۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا جُوَيْرِيَةُ، عَنْ نَافِعٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ، قَامَ رَجُلٌ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، مَا تَأْمُرُنَا أَنْ نَلْبَسَ إِذَا أَحْرَمْنَا؟ قَالَ: لَا تَلْبَسُوا الْقَمِيصَ وَالسَّرَاوِيلَ وَالْعَمَائِمَ وَالْبَرَانِسَ وَالْخِفَافَ إِلَّا أَنْ يَكُونَ رَجُلًا لَيْسَ لَهُ نَعْلَيْنِ فَلْيَلْبَسِ الْخُفَّيْنِ أَسْفَلَ مِنَ الْكَعْبَيْنِ، وَلَا تَلْبَسُوا شَيْئًا مِنَ الثِّيَابِ مَسَّهُ زَعْفَرَانٌ وَلَا وَرْسٌ۔

ہم سے موسیٰ بن اسمٰعیل نے بیان کیا کہا ہم سے جویریہ نے انہوں نے نافع سے انہوں نے عبداللہ بن عمرؓ سے انہوں نے کہا ایک شخص (نام نامعلوم) کھڑا ہوا کہنے لگا۔ یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم احرام میں آپ ہم کو کون سے کپڑے پہننے کی اجازت دیتے ہیں آپ نے فرمایا قمیص نہ پہنو نہ پائجامہ نہ عمامہ نہ لمبی ٹوپی نہ موزہ۔ اگر کسی کے پاس جوتیاں نہ ہوں تو (بہ مجبوری) موزے پہن لے مگران کو ٹخنوں کے نیچے تک کاٹ ڈالے اسی طرح وہ کپڑے بھی نہ پہنو جن میں زعفران یا ورس لگی ہو۔

بَابُ الْعَمَائِمِ۔

باب عماموں کا بیان

٦٩٧۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ: سَمِعْتُ الزُّهْرِيَّ، قَالَ: أَخْبَرَنِي سَالِمٌ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لَا يَلْبَسُ الْمُحْرِمُ الْقَمِيصَ وَلَا الْعِمَامَةَ وَلَا السَّرَاوِيلَ وَلَا الْبُرْنُسَ، وَلَا ثَوْبًا مَسَّهُ زَعْفَرَانٌ وَلَا وَرْسٌ، وَلَا الْخُفَّيْنِ إِلَّا لِمَنْ لَمْ يَجِدِ النَّعْلَيْنِ، فَإِنْ لَمْ يَجِدْهُمَا فَلْيَقْطَعْهُمَا أَسْفَلَ مِنَ الْكَعْبَيْنِ۔

ہم سے علی بن عبداللہ مدینی نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان بن عیینہ نے کہا میں نے زہری سے سنا کہا مجھ سے سالم نے خبر دی اپنے والد عبداللہ بن عمرؓ سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا احرام والا شخص قمیص نہ پہنے نہ عمامہ نہ پائجامہ نہ لمبی ٹوپی نہ وہ کپڑا جس میں زعفران یا ورس لگی ہو۔ نہ موزے اگر جوتے نہ ملیں تو موزوں کو ٹخنوں کے نیچے تک کاٹ لے۔

بَابُ التَّقَنُّعِ، وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ:

باب سر پر کپڑا ڈال کر سر چھپانا اور ابن عباسؓ

خَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَلَيْهِ عِصَابَةٌ دَسْمَاءُ، وَقَالَ أَنَسٌ: عَصَبَ

نے کہا یہ مناقب انصار میں موصولاً گزر چکی ہے) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم باہر نکلے آپ کے سر پر ایک چکنائی لگا

النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى رَأْسِهِ حَاشِيَةَ بُرْدٍ۔

عمامہ تھا اور انس رضی اللہ عنہ نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے سر پر ایک چادر کا کونا لپیٹ لیا تھا (یہ روایت آگے موصولاً مذکور ہوگی)

۶۹۸۔ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى: أَخْبَرَنَا هِشَامٌ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ: هَاجَرَ إِلَى الْحَبَشَةِ رِجَالٌ مِنَ الْمُسْلِمِينَ وَتَجَهَّزَ أَبُو بَكْرٍ مُهَاجِرًا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: عَلَى رِسْلِكَ فَإِنِّي أَرْجُو أَنْ يُؤْذَنَ لِي، فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ: أَوَ تَرْجُوهُ بِأَبِي أَنْتَ؟ قَالَ: نَعَمْ، فَحَبَسَ أَبُو بَكْرٍ نَفْسَهُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِصُحْبَتِهِ وَعَلَفَ رَاحِلَتَيْنِ كَانَتَا عِنْدَهُ وَرَقَ السَّمُرِ أَرْبَعَةَ أَشْهُرٍ، قَالَ عُرْوَةُ: قَالَتْ عَائِشَةُ: فَبَيْنَمَا نَحْنُ يَوْمًا جُلُوسٌ فِي بَيْتِنَا فِي نَحْرِ الظَّهِيرَةِ قَالَ قَائِلٌ لِأَبِي بَكْرٍ: هَذَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُقْبِلًا مُتَقَنِّعًا فِي سَاعَةٍ لَمْ يَكُنْ يَأْتِينَا فِيهَا، قَالَ أَبُو بَكْرٍ: فِدًا لَكَ بِأَبِي وَأُمِّي، وَاللّٰهِ إِنْ جَاءَ بِهِ فِي هَذِهِ السَّاعَةِ لَأَمْرٌ فَجَاءَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاسْتَأْذَنَ فَأَذِنَ لَهُ، فَدَخَلَ فَقَالَ حِينَ دَخَلَ لِأَبِي بَكْرٍ: أَخْرِجْ مَنْ عِنْدَكَ، قَالَ: إِنَّمَا هُمْ أَهْلُكَ بِأَبِي أَنْتَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ قَالَ: فَإِنِّي قَدْ أُذِنَ لِي فِي الْخُرُوجِ، قَالَ

ہم سے ابراہیم بن موسیٰ نے بیان کیا کہا ہم کو ہشام بن یوسف نے خبر دی انہوں نے معمر سے انہوں نے زہری سے انہوں نے عروہ سے انہوں نے حضرت عائشہؓ سے انہوں نے کہا حبش کی طرف کئی مسلمانوں نے ہجرت کی اور ابوبکر صدیق رضؓ نے بھی (حبش) کو جانے کی تیاری کی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم ذرا ٹھہرو شاید مجھ کو بھی ہجرت کی اجازت مل جائے (تو ہم تم ساتھ چلیں گے)، انہوں نے کہا میرا باپ آپ پر صدقے کیا آپ کو ایسی امید ہے آپ نے فرمایا ہاں خیر ابوبکرؓ آپ کے ساتھ جانے کی غرض سے رکے رہے اور اپنی دو اونٹنیوں کو چار مہینے تک صرف ببول کے پتے کھلاتے رہے (تاکہ وہ خوب تیز ہو جائیں)، عروہ نے کہا حضرت عائشہؓ کہتی ہیں ایک دن ہم اپنے گھر میں بیٹھے تھے عین دوپہر کا وقت تھا کہ کوئی ابوبکرؓ سے کہنے لگا یہ لو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم آن پہنچے آپ سامنے سے چلے آرہے تھے سر چھپائے ہوئے اور ایسے وقت تشریف لائے کہ اس وقت کبھی ہمارے پاس نہیں آیا کرتے تھے ابوبکرؓ نے کہا آپ پر میرے ماں باپ صدقے آپ جو اس وقت (خلاف معمول) تشریف لائے ہیں تو ضرور کوئی (بڑی) غرض ہے غرض آپ (دروازے) پر آن پہنچے اور اندر آنے کی اجازت مانگی ابوبکرؓ نے اجازت دی آپ اندر تشریف لائے جب اندر آئے تو فرمایا ابوبکرؓ لوگوں سے ذرا کہو باہر جائیں ف۱ انہوں نے کہا میرا باپ آپ پر صدقے یہاں غیر کون ہے آپ ہی کی بی بی ہے ف۲ آپ نے فرمایا ابوبکر! مجھ کو (اللہ تعالیٰ کی طرف سے) ہجرت کرنے

فَالصُّحْبَةُ بِأَبِي أَنْتَ يَا رَسُولَ اللهِ، قَالَ: نَعَمْ، قَالَ فَخُذْ بِأَبِي أَنْتَ يَا رَسُولَ اللهِ إِحْدَى رَاحِلَتَيَّ هَاتَيْنِ، قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: بِالثَّمَنِ، قَالَتْ، فَجَهَّزْنَاهُمَا أَحَثَّ الْجِهَازِ، وَضَعْنَا لَهُمَا سُفْرَةً فِي جِرَابٍ فَقَطَعَتْ أَسْمَاءُ بِنْتُ أَبِي بَكْرٍ قِطْعَةً مِنْ نِطَاقِهَا، فَأَوْكَأَتْ بِهِ الْجِرَابَ وَلِذَلِكَ كَانَتْ تُسَمَّى ذَاتَ النِّطَاقَيْنِ، ثُمَّ لَحِقَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبُو بَكْرٍ بِغَارٍ فِي جَبَلٍ يُقَالُ لَهُ ثَوْرٌ فَمَكَثَ فِيهِ ثَلَاثَ لَيَالٍ، يَبِيتُ عِنْدَهُمَا عَبْدُ اللهِ بْنُ أَبِي بَكْرٍ، وَهُوَ غُلَامٌ شَابٌّ لَقِنٌ ثَقِفٌ، فَيَرْحَلُ مِنْ عِنْدِهِمَا سَحَرًا فَيُصْبِحُ مَعَ قُرَيْشٍ بِمَكَّةَ كَبَائِتٍ، فَلَا يَسْمَعُ أَمْرًا يُكَادَانِ بِهِ إِلَّا وَعَاهُ حَتَّى يَأْتِيَهُمَا بِخَبَرِ ذَلِكَ حِينَ يَخْتَلِطُ الظَّلَامُ، وَيَرْعَى عَلَيْهِمَا عَامِرُ بْنُ فُهَيْرَةَ مَوْلَى أَبِي بَكْرٍ مِنْحَةً مِنْ غَنَمٍ فَيُرِيحُهُ عَلَيْهِمَا حِينَ تَذْهَبُ سَاعَةٌ مِنَ الْعِشَاءِ، فَيَبِيتَانِ فِي رِسْلِهِمَا حَتَّى يَنْعِقَ بِهِمَا عَامِرُ بْنُ فُهَيْرَةَ بِغَلَسٍ، يَفْعَلُ ذَلِكَ كُلَّ لَيْلَةٍ مِنْ تِلْكَ اللَّيَالِي الثَّلَاثِ۔

کی اجازت مل گئی انہوں نے کہا تو مجھ کو بھی ساتھ رکھیے یارسول اللہ میرا باپ آپؐ پر صدقے آپ نے فرمایا ہاں ضرور تب ابوبکرؓ نے کہا یارسول اللہ ان دو اونٹنیوں میں سے ایک آپ لے لیجئے آپ نے فرمایا میں قیمت سے لوں گا خیر حضرت عائشہؓ کہتی ہیں میں نے دونوں کے سفر کا سامان جلد جلد تیار کیا (جو کچھ ہو سکا) اور ایک تھیلی میں کھانا رکھا (اس کو باندھنے کا کپڑا نہ تھا) اسماء بنت ابی بکرؓ نے کیا کیا اپنے کمر کا کپڑا کاٹ کر اس سے تھیلی باندھ دیا اس لیے ان کا لقب ذات النطاقین پڑ گیا (سبحان اللہ یہ شرف کہاں ملتا ہے وٖ) پھر ابوبکرؓ اور آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم دونوں مل کر جا کر ثور پہاڑ کی غار میں چھپ گئے اور تین راتیں اسی میں رہے وٖ رات کو عبداللہؓ بن ابی بکرؓ جو جوان لڑکا بڑا چالاک اور ہوشیار تھا ان کے پاس جاتا اور پچھلی رات کو ان کے پاس سے نکل کر قریش کے کافروں کے پاس صبح کرتا ہر کوئی یہ سمجھتا کہ عبداللہ رات بھر مکہ ہی میں رہا ہے اور جو کوئی بات ان کے نقصان کی سنتا اس کو یاد رکھ کر ان سے کہہ دیتا اور عامر بن فہیرہ ابوبکرؓ کا غلام کیا کرتا۔ دودھ والی بکریاں لے کر چراتے چراتے جب عشاء کا وقت آجاتا تو ان کے پاس پہنچاتا (یعنی اس غار پر) اور وٖ وہ رات کو اسی دودھ پر گذر کرتے اور ابھی رات کو اندھیرا باقی ہوتا کہ عامر ان بکریوں کو لے کر آواز کرتا (جیسے اسی وقت گھر سے نکلا ہے) تین راتوں تک وہ ایسا ہی کرتا رہا

وٖ مجھے تم سے اکیلے میں کچھ کہنا ہے وٖ آپ حضرت عائشہؓ سے عقد کر چکے تھے وٖ حجاج مردود اس کو عیب سمجھتا تھا خدا کی پھٹکار اس پر وٖ اس سے مطلب یہ تھا کہ قریش کے کافر جب تھک کر بیٹھ رہیں اس وقت نکل بھاگیں وٖ تازہ تازہ دودھ دودھ کر ان کو دیتا۔

بَابُ الْمِغْفَرِ

۶۹۹۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ، حَدَّثَنَا مَالِكٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ دَخَلَ مَكَّةَ عَامَ الْفَتْحِ وَعَلَى رَأْسِهِ الْمِغْفَرُ۔

باب خود پہننا

ہم سے ابوالولید نے بیان کیا کہا ہم سے امام مالک نے انہوں نے زہری سے انہوں نے انس رض سے جس سال مکہ فتح ہوا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مکہ میں خود پہنے ہوئے داخل ہوئے ف۱

ف۱ اس حدیث سے یہ نکلا کہ اگر حج یا عمرے کی نیت نہ ہو اور آدمی کسی کام کاج یا تجارت کے لیے مکہ میں جائے تو بغیر احرام کے داخل ہو سکتا ہے۔

بَابُ الْبُرُودِ وَالْحِبَرِ وَالشَّمْلَةِ

وَقَالَ خَبَّابٌ: شَكَوْنَا إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ مُتَوَسِّدٌ بُرْدَةً لَهُ۔

باب چادروں اور یمن کی چادروں اور کملیوں کا بیان

اور خباب بن ارت رض نے کہا ہم نے مشرکوں کی ایذا دہی کی شکایت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے کی اس وقت آپ ایک چادر پر تکیہ کیے ہوئے تھے ف۱

ف۱ یہ حدیث اوپر موصولاً گذر چکی ہے۔

۷۰۰۔ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ، حَدَّثَنِي مَالِكٌ، عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: كُنْتُ أَمْشِي مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَلَيْهِ بُرْدٌ نَجْرَانِيٌّ غَلِيظُ الْحَاشِيَةِ، فَأَدْرَكَهُ أَعْرَابِيٌّ فَجَبَذَهُ بِرِدَائِهِ جَبْذَةً شَدِيدَةً حَتَّى نَظَرْتُ إِلَى صَفْحَةِ عَاتِقِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ أَثَّرَتْ بِهَا حَاشِيَةُ الْبُرْدِ مِنْ شِدَّةِ جَبْذَتِهِ، ثُمَّ قَالَ: يَا مُحَمَّدُ، مُرْ لِي مِنْ مَالِ اللَّهِ الَّذِي عِنْدَكَ فَالْتَفَتَ إِلَيْهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

ہم سے اسمٰعیل بن عبداللہ نے بیان کیا کہا مجھ سے امام مالک نے انہوں نے اسحاق بن عبداللہ ابن ابی طلحہ سے انہوں نے اپنے چچا انس بن مالک رض سے انہوں نے کہا میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ رستے میں جا رہا تھا آپ نجران (ایک شہر ہے یمن میں) کی چادر جس کا حاشیہ موٹا (گہرا) تھا اوڑھے ہوئے تھے ایک گنوار (نام نامعلوم) نے جو آپ سے کچھ مانگتا تھا) آپ کو چادر سمیت زور سے پکڑ کر کھینچا انس کہتے ہیں میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے مونڈھے کو دیکھا اس چادر کے حاشیہ نے آپ کے مبارک جسم پر نشان ڈال دیا اتنا زور سے اس نے کھینچا اور کہا کہنے لگا محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) اللہ کا جو مال تمہارے پاس ہے اس میں سے مجھے کچھ دلاؤ آپ اس کی طرف دیکھ کر ہنس

وَسَلَّمَ ثُمَّ ضَحِكَ ثُمَّ أَمَرَلَهُ بِعَطَاءٍ. دیے (اس کی بے ادبی اور جہالت پر) پھر اس کو حکم دیا کچھ دلوا دیں ف

ف سچی پیغمبری کی نشانی اس سے زیادہ کیا ہوگی باوجودیکہ اس نے ایسی سخت بے ادبی اور جہالت کی اور آپ کو سر راہ کھینچ کر ایسی تکلیف دی لیکن آپ نے اس کو جھڑکا تک نہیں ہنس دیے اور اس کو سرفراز فرمایا اس کا مطلب پورا کر دیا بھلا کوئی دنیا کے بادشاہوں میں سے اس کا عشر عشیر بھی تو کر کے دیکھے اب مسلمان بادشاہ اپنے تئیں فرعون سمجھتے ہیں ایک خدائی کا دعویٰ کرنا باقی ہے کیا مجال کوئی غریب غربا ران تک پہنچ کر اپنا عرض حال کر سکے اور لو اور لکھ کر بھی ان کو عرضی دینا داخل جرم سمجھا گیا ہے واہ رے انصاف اور ہمدردی۔ ہائے اس زمانہ میں حضرت عمرؓ ہوتے جنہوں نے اتنی سی بات پر کہ سعدؓ نے کوفے میں اپنا ایک محل بنوایا تھا اس میں غریبوں کو وقت بے وقت نہیں آنے دیتے تھے اس محل ہی کو جلا کر خاک سیاہ کر دیا اگر حضرت عمرؓ ان فرعونی شاہوں کا دماغ دیکھتے تو وہ سزا دیتے کہ یہ بھی عمر بھر یاد رکھتے اے مسلمانو! تم اپنے بزرگوں کی تقلید تو نہیں کرتے اور نصاریٰ اور مشرکوں کی تقلید پر مرے جاتے ہو۔ ہائے کمبختی تمہارے بزرگ حضرت عمرؓ کے پاس سارا عرب اور مصر اور شام تھا مگر انہوں نے نہ کوئی محل بنوایا نہ کسی غریب کو اپنے پاس آنے سے روکا دن بھر غریبوں کی فریاد سنتے رات کو چھپ کر رعایا کی خبر لینے نکلتے رضی اللہ عنہ۔

۷۰۱- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ: حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَٰنِ، عَنْ أَبِي حَازِمٍ، عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ، قَالَ: جَاءَتِ امْرَأَةٌ بِبُرْدَةٍ، قَالَ سَهْلٌ: هَلْ تَدْرُونَ مَا الْبُرْدَةُ؟ قَالَ: نَعَمْ، هِيَ الشَّمْلَةُ مَنْسُوجٌ فِي حَاشِيَتِهَا قَالَتْ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، إِنِّي نَسَجْتُ هَذِهِ بِيَدِي أَكْسُوكَهَا فَأَخَذَهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُحْتَاجًا إِلَيْهَا، فَخَرَجَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَإِنَّهَا لَإِزَارُهُ فَجَسَّهَا رَجُلٌ مِنَ الْقَوْمِ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، اكْسُنِيهَا، قَالَ: نَعَمْ، فَجَلَسَ مَا شَاءَ اللَّهُ فِي الْمَجْلِسِ، ثُمَّ رَجَعَ فَطَوَاهَا ثُمَّ أَرْسَلَ بِهَا إِلَيْهِ، فَقَالَ لَهُ الْقَوْمُ: مَا أَحْسَنْتَ، سَأَلْتَهَا إِيَّاهُ وَقَدْ عَرَفْتَ

ہم سے قتیبہ بن سعید نے بیان کیا کہا ہم سے یعقوب بن عبدالرحمٰن نے انہوں نے ابوحازم (سلمہ بن دینار) سے انہوں نے سہل بن سعد ساعدی رضؓ سے انہوں نے کہا ایک عورت (نام نامعلوم) ایک بردہ (جو اس نے خود بُنی تھی) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لے کر آئی۔ سہلؓ نے ابوحازم سے پوچھا تم جانتے ہو بُردہ کسے کہتے ہیں انہوں نے کہا ہاں۔ چادر کو جس کے کنارے پر حاشیہ ہو خیر اس عورت نے کہا یا رسول اللہ یہ چادر میں نے اپنے ہاتھ سے بُنی ہے اتفاق سے اس وقت آپ کو چادر کی ضرورت تھی آپ نے لے لی اور اسی کو باندھ کر باہر نکلے (تہ بند بنایا) ہم لوگوں یعنی صحابہ میں سے ایک شخص عبدالرحمٰن بن عوف نے اس چادر کو چھوا اور کہنے لگے کیا عمدہ چادر ہے) یا رسول اللہ یہ مجھ کو عنایت فرمائیے آپ نے فرمایا اچھا لو۔ پھر تھوڑی دیر تک جب تک اللہ کو منظور تھا آپ مجلس میں بیٹھے رہے اس کے بعد گھر گئے اور چادر کو تہ کر کے اس کے پاس بھیج دیا ف

أَنَّهُ لَا يَرُدُّ سَائِلًا، فَقَالَ الرَّجُلُ: وَاللّٰهِ مَا سَأَلْتُهَا إِلَّا لِتَكُونَ كَفَنِي يَوْمَ أَمُوتُ قَالَ: سَهْلٌ: فَكَانَتْ كَفَنَهُ۔

لوگ ان سے کہنے لگے تم نے اچھا نہیں کیا جو یہ چادر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے مانگی۔ تم جانتے ہو کہ آپ کسی کا سوال رد نہیں کرتے ف۲ وہ شخص کہنے لگا میں نے یہ چادر اس لیے تھوڑے مانگی کہ میں پہنوں اللہ کی قسم میں نے یہ اس لیے لی کہ جس دن میں مروں گا تو میرے کفن کے لیے کام آئے سہل کہتے ہیں پھر اس شخص کے کفن میں یہ چادر لگائی گئی ف۳

ف یعنی عبدالرحمن بن عوف کے پاس ف۲ سبحان اللہ کیا سخاوت ہے آپ کو اس چادر کی ضرورت تھی تو آپ کو تکلیف ہوگی ف۳ اس حدیث سے یہ نکلا کہ کفن کے لیے بزرگوں کا مستعمل لباس بطور تبرک کے لینا درست ہے کہتے ہیں نواب کرم خاں کا جنازہ جو حضرت خواجہ محمد معصوم قدس سرہ کے مرید تھے جب تیار ہوا تو کسی نے ان کے سر پر ایک بزرگ کی کلاہ رکھ دی انہوں نے کہا میرے پیر کی کلاہ لاؤ کیوں کہ پروردگار کے پاس میرے وسیلہ وہی ہیں۔

۷۰۲- حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ: أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ: حَدَّثَنِي سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ: أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ، سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: يَدْخُلُ الْجَنَّةَ مِنْ أُمَّتِي زُمْرَةٌ هِيَ سَبْعُونَ أَلْفًا تُضِيءُ وُجُوهُهُمْ إِضَاءَةَ الْقَمَرِ، فَقَامَ عُكَاشَةُ بْنُ مِحْصَنٍ الْأَسَدِيُّ يَرْفَعُ نَمِرَةً عَلَيْهِ، قَالَ: ادْعُ اللّٰهَ لِي يَا رَسُولَ اللّٰهِ أَنْ يَجْعَلَنِي مِنْهُمْ، فَقَالَ: اللّٰهُمَّ اجْعَلْهُ مِنْهُمْ، ثُمَّ قَامَ رَجُلٌ مِنَ الْأَنْصَارِ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ ادْعُ اللّٰهَ لِي أَنْ يَجْعَلَنِي مِنْهُمْ، فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ: سَبَقَكَ عُكَاشَةُ۔

ہم سے ابوالیمان نے بیان کیا کہا ہم کو شعیب نے خبر دی انہوں نے زہری سے کہا مجھ سے سعید بن مسیب نے بیان کیا کہ ابوہریرہ رض نے کہا میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے میری امت کے لوگوں میں سے ایک گروہ ستر ہزار آدمیوں کا بہشت میں جائے گا جن کے منہ چاند کی طرح چمکتے ہوں گے اس وقت عکاشہ بن محصن اپنی چادر (جو اوڑھے تھے) اٹھاتے ہوئے کھڑے ہوئے کہنے لگے یا رسول اللہ دعا فرمایئے اللہ مجھ کو ان لوگوں میں کر دے آپ نے دعا فرمائی یا اللہ عکاشہ کو بھی ان لوگوں میں سے کر دے پھر ایک اور انصاری شخص (سعد بن عبادہ) کھڑے ہوئے کہنے لگے یا رسول اللہ میرے لیے بھی دعا فرمایئے میں بھی ان میں رہوں آپ نے فرمایا تم سے پہلے عکاشہ دعا کرا چکا (اب اس کا وقت نہیں رہا)

۷۰۳- حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَاصِمٍ:

ہم سے عمرو بن عاصم نے بیان کیا کہا ہم سے ہمام بن

حَدَّثَنَا هَمَّامٌ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ أَنَسٍ قَالَ: قُلْتُ لَهُ: أَيُّ الثِّيَابِ كَانَ أَحَبَّ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؟ قَالَ: الْحِبَرَةُ۔

یحییٰ نے انہوں نے قتادہ سے انہوں نے انس رضہ سے پوچھا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو کون سا کپڑا بہت پسند تھا انہوں نے کہا سبز یمنی چادر (کیوں کہ وہ میل خوری اور بہت مضبوط ہوتی ہے)

۷۰۴۔ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللهِ بْنُ أَبِي الْأَسْوَدِ حَدَّثَنَا مُعَاذٌ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: كَانَ أَحَبَّ الثِّيَابِ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَلْبَسَهَا الْحِبَرَةُ۔

مجھ سے عبداللہ بن ابی الاسود نے بیان کیا کہا ہم سے معاذ دستوائی نے کہا مجھکو اپنے والد ہشام بن عبداللہ نے انہوں نے قتادہ سے انہوں نے انس بن مالک رضہ سے انہوں نے کہا کپڑوں میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو یمنی سبز چادر پہننا بہت پسند تھی۔ ف

ف کیوں کہ سبز رنگ بہشتیوں کا لباس ہے

۷۰۵۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ: أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ: أَخْبَرَنِي أَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ أَنَّ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَخْبَرَتْهُ: أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ تُوُفِّيَ سُجِّيَ بِبُرْدٍ حِبَرَةٍ۔

ہم سے ابوالیمان نے بیان کیا کہا ہم کو شعیب نے خبر دی انہوں نے زہری سے انہوں نے کہا مجھ کو ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن بن عوف نے خبر دی ان کو حضرت عائشہ رضہ نے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی جب وفات ہو گئی تو ایک سبز یمنی چادر آپ کی (مبارک) نعش پر ڈال دی گئی۔

بَابُ الْأَكْسِيَةِ وَالْخَمَائِصِ۔

باب کملیوں اور اونی حاشیہ دار چادروں کے بیان میں

۷۰۶۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ: حَدَّثَنَا اللَّيْثُ، عَنْ عُقَيْلٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي عُبَيْدُ اللهِ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُتْبَةَ، أَنَّ عَائِشَةَ وَعَبْدَ اللهِ ابْنَ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمْ قَالَا: لَمَّا

مجھ سے یحییٰ بن بکیر نے بیان کیا کہا ہم سے لیث بن سعد نے انہوں نے عقیل سے انہوں نے ابن شہاب سے کہا مجھ سے عبیداللہ بن عبداللہ بن عتبہ نے خبر دی کہ حضرت عائشہ اور عبداللہ بن عباس رضہ دونوں کہتے تھے جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر بیماری کی شدت ہوئی تو آپ

نَزَلَ بِرَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طَفِقَ يَطْرَحُ خَمِيصَةً لَهُ عَلَى وَجْهِهِ فَإِذَا اغْتَمَّ كَشَفَهَا عَنْ وَجْهِهِ فَقَالَ: وَهُوَ كَذَلِكَ، لَعْنَةُ اللّٰهِ عَلَى الْيَهُودِ وَالنَّصَارَى، اتَّخَذُوا قُبُورَ أَنْبِيَائِهِمْ مَسَاجِدَ، يُحَذِّرُ مَا صَنَعُوا۔

کملی اپنے منہ پر ڈال لیتے جب جی گھبراتا تو منہ کھول لیتے اور اسی حال میں فرماتے اللہ یہود و نصاریٰ پر لعنت کرے اُن کمبختوں نے اپنے پیغمبروں کی قبروں کو مسجد بنا لیا آپ (مسلمانوں) کو ایسا کرنے سے) ڈراتے تھے۔

ف لگے مسجد کی طرح وہاں میلہ اور مجاور کرنے یہود اور نصاریٰ سے بڑھ کر کمبخت وہ مسلمان ہیں جنہوں نے بزرگوں اور درویشوں کی قبروں کو مسجد بنا لیا ان کا عرس کرتے ہیں ان کی قبروں کو سجدہ کرتے ہیں وہاں عرضیاں لٹکاتے ہیں نیازیں چڑھاتے ہیں یہ لوگ قبر کے باہر سے یہ کام کرتے ہیں اور بزرگ قبروں کے اندر سے ان پر لعنت کرتے ہیں جیسے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے لعنت کی کیونکہ یہ سب بزرگ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے غلام اور کفش بردار اور آپ کی مرضی پر چلنے والے ہیں۔

۷۰۷۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ: حَدَّثَنَا أَيُّوبُ، عَنْ حُمَيْدِ ابْنِ هِلَالٍ، عَنْ أَبِي بُرْدَةَ قَالَ: أَخْرَجَتْ إِلَيْنَا عَائِشَةُ كِسَاءً وَإِزَارًا غَلِيظًا، قَالَتْ: قُبِضَ رُوحُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي هَذَيْنِ۔

ہم سے مسدد نے بیان کیا کہا ہم سے اسمعیل بن علیہ نے کہا ہم سے ایوب سختیانی نے انہوں نے حمید بن ہلال سے انہوں نے ابو بردہ سے انہوں نے کہا حضرت عائشہؓ نے ایک موٹی کملی اور موٹی ازار نکالی فرمانے لگیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی روح مبارک انہی کپڑوں میں قبض ہوئی۔

۷۰۸۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ: حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ: حَدَّثَنَا ابْنُ شِهَابٍ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ، صَلَّى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي خَمِيصَةٍ لَهُ لَهَا أَعْلَامٌ فَنَظَرَ إِلَى أَعْلَامِهَا نَظْرَةً، فَلَمَّا سَلَّمَ قَالَ: اذْهَبُوا بِخَمِيصَتِي هَذِهِ إِلَى أَبِي جَهْمٍ فَإِنَّهَا أَلْهَتْنِي آنِفًا عَنْ صَلَاتِي، وَائْتُونِي

ہم سے موسیٰ بن اسمعیل نے بیان کیا کہا ہم سے ابراہیم بن سعد نے کہا ہم سے ابن شہاب نے انہوں نے عروہ سے انہوں نے حضرت عائشہؓ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک نقشی چادر میں نماز پڑھی آپ نے اس کے بیل بوٹے پر (عین نماز ہی میں) ایک نظر ڈالی جب سلام پھیرا تو فرمایا یہ چادر ابوجہم کو جا کر (واپس) کر دو (جنہوں نے آپ کو تحفہ بھیجی تھی) کیونکہ اس نے مجھ کو نماز سے غافل کر دیا اور ان کی سادی چادر مجھ

بِأَنْبِجَانِيَّةِ أَبِي جَهْمِ بْنِ حُذَيْفَةَ بْنِ غَانِمٍ مِنْ بَنِي عَدِيِّ بْنِ كَعْبٍ۔

کو لا دو۔ یہ ابوجہم حذیفہ بن غانم کے بیٹے تھے جو بنی عدی بن کعب قبیلے کے تھے۔

بَابُ اشْتِمَالِ الصَّمَّاءِ

باب ایک ہی کپڑے کو اس طرح لپیٹ لینا کہ

ہاتھ پاؤں باہر نہ نکل سکیں جس کو عربی میں اشتمال صماء کہتے ہیں (اس کا بیان کتاب الصلوٰۃ میں گزر چکا ہے)

٧٠٩ - حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ: حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ عَنْ خُبَيْبٍ، عَنْ حَفْصِ بْنِ عَاصِمٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: نَهَى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْمُلَامَسَةِ وَالْمُنَابَذَةِ وَعَنْ صَلَاتَيْنِ بَعْدَ الْفَجْرِ حَتَّى تَرْتَفِعَ الشَّمْسُ، وَبَعْدَ الْعَصْرِ حَتَّى تَغِيبَ الشَّمْسُ، وَأَنْ يَحْتَبِيَ بِالثَّوْبِ الْوَاحِدِ لَيْسَ عَلَى فَرْجِهِ مِنْهُ شَيْءٌ بَيْنَهُ وَ بَيْنَ السَّمَاءِ، وَأَنْ يَشْتَمِلَ الصَّمَّاءَ۔[1]

مجھ سے محمد بن بشار نے بیان کیا کہا ہم سے عبدالوہاب بن عبدالمجید ثقفی نے کہا ہم سے عبیداللہ عمری نے انہوں نے خبیب بن عبدالرحمٰن سے انہوں نے حفص بن عاصم سے انہوں نے ابوہریرہ رضہ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بیع ملامسہ اور بیع منابذہ سے منع فرمایا (اس کا ذکر آگے آتا ہے) اور کتاب البیوع میں بھی گزر چکا ہے) اور دو نمازوں سے ایک تو نماز فجر کی نماز کے بعد جب تک سورج بلند نہ ہو دوسرے عصر کی نماز کے بعد جب تک سورج ڈوب نہ جائے اور ایک کپڑے میں گوٹ مار کر بیٹھنے سے جب اس کی شرمگاہ پر دوسرا کپڑا نہ ہو جو اس میں اور آسمان میں حائل ہو اور اشتمال صماء سے۔

[1] کیوں کہ اس میں ستر کھل جاتا ہے۔

٧١٠ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ: حَدَّثَنَا اللَّيْثُ، عَنْ يُونُسَ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي عَامِرُ بْنُ سَعْدٍ أَنَّ أَبَا سَعِيدٍ الْخُدْرِيَّ قَالَ: نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ لِبْسَتَيْنِ وَعَنْ بَيْعَتَيْنِ، نَهَى عَنِ الْمُلَامَسَةِ وَالْمُنَابَذَةِ فِي الْبَيْعِ، وَالْمُلَامَسَةُ لَمْسُ الرَّجُلِ ثَوْبَ الْآخَرِ بِيَدِهِ بِاللَّيْلِ أَوْ

ہم سے یحییٰ بن بکیر نے بیان کیا کہا ہم سے لیث بن سعد نے بیان کیا انہوں نے یونس سے انہوں نے ابن شہاب سے انہوں نے کہا مجھ کو عامر بن سعد بن ابی وقاص نے خبر دی کہ ابوسعید خدری نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے دو لباسوں سے منع فرمایا اور دو بیعوں سے (منع کیا) یعنی بیع ملامسہ اور بیع منابذہ سے بیع ملامسہ یہ ہے کہ جس کپڑے کو خریدنا ہو بس اس کو چھو لے رات کو یا دن کو الٹ کر نہ دیکھے (یہی شرط ہوگی) اور بیع منابذہ یہ ہے کہ ایک

بِالنَّهَارِ، وَلَا يُقَلِّبُهُ إِلَّا بِذَالِكَ، وَالْمُنَابَذَةُ أَنْ يَنْتَبِذَ الرَّجُلُ إِلَى الرَّجُلِ بِثَوْبِهِ، وَيَنْتَبِذَ الْآخَرُ ثَوْبَهُ وَيَكُونُ ذَلِكَ بَيْعَهُمَا عَنْ غَيْرِ نَظَرٍ وَلَا تَرَاضٍ وَاللِّبْسَتَانِ اشْتِمَالُ الصَّمَّاءِ، وَالصَّمَّاءُ أَنْ يَجْعَلَ ثَوْبَهُ عَلَى أَحَدِ عَاتِقَيْهِ، فَيَبْدُو أَحَدُ شِقَّيْهِ لَيْسَ عَلَيْهِ ثَوْبٌ، وَاللِّبْسَةُ الْأُخْرَى احْتِبَاؤُهُ بِثَوْبِهِ وَهُوَ جَالِسٌ، لَيْسَ عَلَى فَرْجِهِ مِنْهُ شَيْءٌ۔

دوسرے کی طرف اپنا کپڑا پھینک دے ف بس بیع پوری ہو گئی (یہی شرط ہوئی) نہ مال کو اچھی طرح دیکھیں نہ پسند کریں اور دو لباس جن سے منع فرمایا ان میں ایک اشتمال صماء ہے کہ ایک ہی کپڑا ہو اس کو ایک کندھے پر ڈال لے اور دوسری طرف سے کھلا رہے اس طرف کپڑا نہ ہو دوسرا ایک کپڑے میں گوٹ مار کر بیٹھنا ہے جب شرمگاہ پر کوئی کپڑا نہ ہو۔

ف یا اور کوئی چیز مثلاً ڈھیلا وغیرہ

بَابُ الْاِحْتِبَاءِ فِي ثَوْبٍ وَاحِدٍ۔

باب ایک کپڑے میں گوٹ مار کر بیٹھنا۔

۷۱۱۔ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ قَالَ: حَدَّثَنِي مَالِكٌ، عَنْ أَبِي الزِّنَادِ، عَنِ الْأَعْرَجِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: نَهَى رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ لِبْسَتَيْنِ: أَنْ يَحْتَبِيَ الرَّجُلُ فِي الثَّوْبِ الْوَاحِدِ لَيْسَ عَلَى فَرْجِهِ مِنْهُ شَيْءٌ، وَأَنْ يَشْتَمِلَ بِالثَّوْبِ الْوَاحِدِ لَيْسَ عَلَى أَحَدِ شِقَّيْهِ، وَعَنِ الْمُلَامَسَةِ وَالْمُنَابَذَةِ۔

ہم سے اسمٰعیل بن ابی اویس نے بیان کیا کہا مجھ سے امام مالک نے انہوں نے ابوالزناد سے انہوں نے اعرج سے انہوں نے ابوہریرہ رض سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے دو لباسوں سے منع فرمایا ایک تو یہ کہ آدمی ایک کپڑے میں گوٹ مار کر بیٹھے اس کی شرمگاہ پر کپڑا نہ ہو ف دوسرے یہ کہ ایک کپڑے کو اس طرح لپیٹ لے کہ دوسرا جانب کھلا رہے اور بیع ملامسہ اور بیع منابذہ سے بھی آپ نے منع فرمایا۔

ف اگر پاجامہ میں گوٹ مار کر بیٹھے تو وہ منع نہ ہوگا کیوں کہ اس میں ستر نہیں کھلتا۔

۷۱۲۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ قَالَ: أَخْبَرَنِي مَخْلَدٌ: أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي ابْنُ شِهَابٍ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ

مجھ سے محمد بن سلام نے بیان کیا کہا مجھ کو مخلد بن یزید نے خبر دی کہا ہم کو ابن جریج نے کہا مجھ کو ابن شہاب نے انہوں نے عبید اللہ بن عبد اللہ بن عتبہ

عَبْدِ اللهِ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنِ اشْتِمَالِ الصَّمَّاءِ، وَأَنْ يَحْتَبِيَ الرَّجُلُ فِي الثَّوْبِ الْوَاحِدِ لَيْسَ عَلَى فَرْجِهِ مِنْهُ شَيْءٌ۔

سے انہوں نے ابوسعید خدری سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اشتمال صماء سے اور ایک کپڑے میں گوٹ مار کر بیٹھنے سے جب اس کی شرمگاہ پر کپڑا نہ ہو منع فرمایا۔

بَابُ الْخَمِيصَةِ السَّوْدَاءِ۔

باب کالی کملی کا بیان۔

۷۱۳۔ حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ: حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ سَعِيدٍ، عَنْ أَبِيهِ سَعِيدِ ابْنِ فُلَانٍ هُوَ عَمْرُو بْنُ سَعِيدِ بْنِ الْعَاصِ، عَنْ أُمِّ خَالِدٍ بِنْتِ خَالِدٍ قَالَتْ: أُتِيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِثِيَابٍ فِيهَا خَمِيصَةٌ سَوْدَاءُ صَغِيرَةٌ، فَقَالَ مَنْ تَرَوْنَ أَنْ نَكْسُوَ هٰذِهِ؟ فَسَكَتَ الْقَوْمُ فَقَالَ: ائْتُونِي بِأُمِّ خَالِدٍ، فَأُتِيَ بِهَا تُحْمَلُ، فَأَخَذَ الْخَمِيصَةَ بِيَدِهِ فَأَلْبَسَهَا وَقَالَ أَبْلِي وَأَخْلِقِي، وَكَانَ فِيهَا عَلَمٌ أَخْضَرُ أَوْ أَصْفَرُ، فَقَالَ: يَا أُمَّ خَالِدٍ، هٰذَا سَنَاهْ وَسَنَاهْ بِالْحَبَشِيَّةِ حَسَنٌ

ہم سے ابونعیم نے بیان کیا کہا ہم سے اسحاق بن سعید نے انہوں نے اپنے والد سعید بن فلاں سے وہ عمرو بن سعید بن عاص سے انہوں نے ام خالد بنت خالد سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس کچھ کپڑے لائے گئے ان میں ایک چھوٹی کالی کملی بھی تھی آپ نے لوگوں سے پوچھا یہ چھوٹی کملی میں کس کو اوڑھاؤں لوگ چپ رہے آپ نے مجھ کو بلوا بھیجا لوگ مجھ کو اٹھا کر لے گئے (چوں کہ کم سن تھی) آپ نے وہ کملی مجھ کو اوڑھا دی اور فرمایا اتنی مدت پہن کہ پھٹ کر پرانی ہو جائے (یعنی زندہ رہے گویا دعا دی) اس کملی میں سبز یا زرد نقش تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے (جب ام خالد کو یہ کملی اڑھائی تو فرمایا) سناہ سناہ یہ حبشی زبان کا لفظ ہے یعنی واہ واہ کیا اچھی معلوم ہوتی ہے ف

ف یہ ام خالد حبش ہی کے ملک میں پیدا ہوئی تھیں اس لیے آپ نے حبشی زبان میں اس سے یہ کلمہ فرمایا۔

۷۱۴۔ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى، قَالَ: حَدَّثَنِي ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ، عَنِ ابْنِ عَوْنٍ، عَنْ مُحَمَّدٍ، عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: لَمَّا وَلَدَتْ أُمُّ سُلَيْمٍ قَالَتْ لِي: يَا أَنَسُ، انْظُرْ هٰذَا الْغُلَامَ

مجھ سے محمد بن مثنیٰ نے بیان کیا کہا مجھ سے ابن ابی عدی نے انہوں نے عبداللہ بن عون سے انہوں نے محمد بن سیرین سے انہوں نے انس سے انہوں نے کہا جب ام سلیمؓ (انسؓ کی والدہ) جنیں تو مجھ سے کہنے لگیں انسؓ دیکھتا رہ ابھی اس بچہ کے پیٹ میں کچھ نہ اترے جب تک صبح کو اس کو

فَلَا يُصِيبَنَّ شَيْئًا حَتَّى تَغْدُوَ بِهِ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُحَنِّكُهُ فَغَدَوْتُ بِهِ فَإِذَا هُوَ فِي حَائِطٍ وَعَلَيْهِ خَمِيصَةٌ حُرَيْثِيَّةٌ وَهُوَ يَسِمُ الظَّهْرَ الَّذِي قَدِمَ عَلَيْهِ فِي الْفَتْحِ۔

لے کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس نہ جائے آپ کھجور چبا کر اس کے منہ میں دیں انسؓ کہتے ہیں صبح کو میں اس بچہ کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لے گیا آپ ایک باغ میں تھے حریثی کملی اوڑھے ہوئے ف اور اونٹوں کو داغ دے رہے تھے جو فتح مکہ کے زمانہ میں آپکے پاس آئے تھے۔

ف حریثی نسبت ہے حریث کی طرف شاید اس نے کملیاں بنانا شروع کی ہوں گی بعضے روایتوں میں خبر یہی ہے بعضے روایتوں میں جونی یہ بنی الجون کی طرف نسبت ہے حافظ نے کہا جونی کملی اکثر سیاہ ہوتی ہے تو ترجمہ باب کی مطابقت ہو گئی۔

بَابُ الثِّيَابِ الْخُضْرِ

۷۱۵۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ: أَخْبَرَنَا أَيُّوبُ، عَنْ عِكْرِمَةَ: أَنَّ رِفَاعَةَ طَلَّقَ امْرَأَتَهُ فَتَزَوَّجَهَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ الزَّبِيرِ الْقُرَظِيُّ، قَالَتْ عَائِشَةُ: وَعَلَيْهَا خِمَارٌ أَخْضَرُ فَشَكَتْ إِلَيْهَا وَأَرَتْهَا خُضْرَةً بِجِلْدِهَا، فَلَمَّا جَاءَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالنِّسَاءُ يَنْصُرُ بَعْضُهُنَّ بَعْضًا قَالَتْ عَائِشَةُ: مَا رَأَيْتُ مِثْلَ مَا يَلْقَى الْمُؤْمِنَاتُ لَجِلْدُهَا أَشَدُّ خُضْرَةً مِنْ ثَوْبِهَا، قَالَ: وَسَمِعَ أَنَّهَا قَدْ أَتَتْ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَاءَ وَمَعَهُ ابْنَانِ لَهُ مِنْ غَيْرِهَا، قَالَتْ: وَاللهِ مَا لِي إِلَيْهِ مِنْ ذَنْبٍ إِلَّا أَنَّ مَا مَعَهُ لَيْسَ بِأَغْنَى عَنِّي مِنْ هَذِهِ، وَأَخَذَتْ

باب سبز رنگ کے کپڑے پہننا

ہم سے محمد بن بشار نے بیان کیا کہا ہم سے عبدالوہاب بن عبدالمجید ثقفی نے کہا ہم کو ایوب سختیانی نے خبر دی. انہوں نے عکرمہ سے کہ رفاعہ نے اپنی عورت (تمیمہ بنت وہب) کو تین، طلاق دیدیے پھر عبدالرحمٰن بن زبیر قرظی نے اس سے نکاح کیا حضرت عائشہ رض نے کہا یہ عورت سبز اوڑھنی اوڑھے ہوئے آئی اور اپنے خاوند کی شکایت مجھ سے کرنے لگی اور اپنے بدن پر جو نیل پڑ گئے تھے (سبز داغ) وہ بھی مجھ کو دکھلائے ف عورتوں کا قاعدہ ہوتا ہے ایک دوسرے کی مدد کرتی ہیں اس لیے جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے تو حضرت عائشہ نے اس کا حال آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا کہنے لگیں اس کا بدن اس کی اوڑھنی سے زیادہ سبز ہو رہا ہے جیسے میں نے مسلمان عورتوں کو تکلیف پاتے دیکھا ہے ویسی تکلیف کسی کو پاتے نہیں دیکھا. عکرمہ نے کہا یہ خبر اس کے خاوند کو پہنچی کہ میری شکایت کرنے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس گئی ہے وہ بھی آیا اور دو بچے ساتھ لایا جو

هُدْبَةٌ مِنْ ثَوْبِهَا، فَقَالَ: كَذَبَتْ وَاللهِ يَا رَسُولَ اللهِ، إِنِّي لَأَنْفُضُهَا نَفْضَ الأَدِيمِ وَلَكِنَّهَا نَاشِزٌ تُرِيدُ رِفَاعَةَ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَإِنْ كَانَ ذَلِكِ لَمْ تَحِلِّي لَهُ أَوْ لَمْ تَصْلُحِي لَهُ حَتَّى يَذُوقَ مِنْ عُسَيْلَتِكِ، قَالَ: وَأَبْصَرَ مَعَهُ ابْنَيْنِ لَهُ، فَقَالَ: بَنُوكَ هَؤُلاَءِ؟ قَالَ: نَعَمْ، قَالَ: هَذَا الَّذِي تَزْعُمِينَ مَا تَزْعُمِينَ، فَوَاللهِ لَهُمْ أَشْبَهُ بِهِ مِنَ الْغُرَابِ بِالْغُرَابِ-

دوسری عورت کے پیٹ سے تھے (ان کے نام معلوم نہیں ہوئے) تمیمہ کہنے لگی خدا کی قسم یارسول اللہ میں نے اس کا کوئی قصور نہیں کیا ہے بات یہ ہے کہ اس کے پاس جو ہے وہ اس کپڑے کے پھلنے سے زیادہ زوردار نہیں ہے اس نے اپنے کپڑے کا حاشیہ لے کر بتایا ف۱ عبدالرحمٰن کہنے لگا یارسول اللہ یہ جھوٹی ہے میں تو اس کو چمڑے کی طرح ادھیڑ کر رکھ دیتا ہوں (جماع کے وقت) ف۲ مگر یہ شریر ہے پھر رفاعہ (اپنے اگلے خاوند) کے پاس جانا چاہتی ہے ف۴ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے عورت سے فرمایا اگر ایسا ہے ف۵ تو پھر تو رفاعہ کے لیے حلال نہیں ہو سکتی یا اس کے پاس جانے کے قابل نہیں جب تک عبدالرحمٰن تیرا مزہ نہ اٹھائے ف۶ عکرمہ کہتے ہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے عبدالرحمٰن کے ساتھ دو بچے دیکھے پوچھا یہ تیرے بچے ہیں اس نے کہا ہاں جب آپ نے عورت سے فرمایا تو کہتی ہے عبدالرحمٰن نامرد ہے خدا کی قسم یہ بچے تو عبدالرحمٰن سے صورت میں ایسے ملتے ہیں جیسے کوا دوسرے کوے سے ملتا ہے ف۷

ف۱ شاید عبدالرحمٰن نے اس کو مارا ہوگا ف۲ یعنی اس کا عضو بالکل کمزور ہے برابر جماع نہیں کر سکتا ف۳ یعنے خوب زور سے جماع کرتا ہوں ف۴ اس لیے شرارت کرتی ہے کہ میں طلاق دے دوں تو پھر رفاعہ سے نکاح کرے ف۵ یعنے عبدالرحمٰن نے ابھی تجھ سے دخول نہیں کیا ہے ف۶ تجھ سے اچھی طرح صحبت نہ کرے۔ ف۷ یعنے یہ بچے عبدالرحمٰن کے معلوم ہوتے ہیں پھر تو اس کو نامرد اور سست کیسے بتلاتی ہے عبدالرحمٰن اسی لیے بچوں کو ساتھ لائے تھے وہ سمجھ گئے تھے کہ اس نے میری نامردی کی شکایت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے کی ہوگی۔

بَابُ الثِّيَابِ الْبِيضِ-

باب سفید لباس کا بیان-

۷۱۶- حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْحَنْظَلِيُّ: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ: حَدَّثَنَا مِسْعَرٌ، عَنْ سَعْدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ، عَنْ سَعْدٍ قَالَ: رَأَيْتُ بِشِمَالِ

ہم سے اسحاق ابن ابراہیم حنظلی نے بیان کیا کہا ہم کو محمد بن بشر نے خبر دی کہا ہم سے مسعر بن کدام نے انہوں نے سعد بن ابراہیم سے انہوں نے اپنے والد (ابراہیم بن سعد بن عبدالرحمٰن بن عوف) سے انہوں نے سعد بن ابی وقاص رضی سے انہوں

النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَيَمِينِهِ رَجُلَيْنِ عَلَيْهِمَا ثِيَابٌ بِيضٌ يَوْمَ أُحُدٍ مَا رَأَيْتُهُمَا قَبْلُ وَلَا بَعْدُ۔

نے کہا میں نے (جنگ احد میں) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے داہنے بائیں دو شخص دیکھے سفید کپڑے پہنے ہوئے (وہ دونوں فرشتے تھے جبرائیل اور میکائیل) میں نے ان کو نہ کبھی پہلے دیکھا تھا نہ پھر اس کے بعد دیکھا۔

ف باب کا مطلب اس سے نکلا کہ فرشتے سفید کپڑے پہنے ہوئے تھے سفید لباس بہت عمدہ لباس ہے حاکم اور اصحاب سنن نے مرفوعاً روایت کیا سفید کپڑے پہننا لازم کرلو وہ بہت پاکیزہ اور عمدہ ہوتے ہیں انہی میں اپنے مردوں کو کفن دو

۷۱۷- حَدَّثَنَا أَبُو مَعْمَرٍ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ، عَنِ الْحُسَيْنِ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ بُرَيْدَةَ، عَنْ يَحْيَى بْنِ يَعْمَرَ، حَدَّثَهُ أَنَّ أَبَا الْأَسْوَدِ الدِّيلِيَّ حَدَّثَهُ أَنَّ أَبَا ذَرٍّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ حَدَّثَهُ قَالَ: أَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَلَيْهِ ثَوْبٌ أَبْيَضُ وَهُوَ نَائِمٌ، ثُمَّ أَتَيْتُهُ وَقَدِ اسْتَيْقَظَ فَقَالَ: مَا مِنْ عَبْدٍ قَالَ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ ثُمَّ مَاتَ عَلَى ذٰلِكَ إِلَّا دَخَلَ الْجَنَّةَ، قُلْتُ: وَإِنْ زَنَى وَإِنْ سَرَقَ؟ قَالَ: وَإِنْ زَنَى وَإِنْ سَرَقَ، قُلْتُ: وَإِنْ زَنَى وَإِنْ سَرَقَ؟ قَالَ: وَإِنْ زَنَى وَإِنْ سَرَقَ، قُلْتُ: وَإِنْ زَنَى وَإِنْ سَرَقَ؟ قَالَ: وَإِنْ زَنَى وَإِنْ سَرَقَ عَلَى رَغْمِ أَنْفِ أَبِي ذَرٍّ، وَكَانَ أَبُو ذَرٍّ إِذَا حَدَّثَ بِهٰذَا قَالَ: وَإِنْ رَغِمَ أَنْفُ أَبِي ذَرٍّ، قَالَ أَبُو عَبْدِ اللهِ: هٰذَا عِنْدَ الْمَوْتِ أَوْ قَبْلَهُ إِذَا تَابَ وَنَدِمَ وَقَالَ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ غُفِرَ لَهُ۔

ہم سے ابو معمر (عبداللہ بن عمرو مقعد) نے بیان کیا کہا ہم سے عبدالوارث بن سعید نے انہوں نے حسین بن ذکوان سے انہوں نے عبداللہ بن بریدہ سے انہوں نے یحییٰ بن یعمر سے ان سے ابوالاسود دیلی نے بیان کیا ان سے ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ نے انہوں نے کہا میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا آپ سفید کپڑے اوڑھے سو رہے تھے پھر (دوبارہ) آیا تو آپ جاگ اٹھے تھے آپ نے فرمایا جو بندہ لا الٰہ الا اللہ کہے (اور دوسرے اصول اسلام کا انکار نہ کرے) پھر اسی اعتقاد پر (توحید پر) مر جائے تو وہ ایک نہ ایک دن ضرور بہشت میں جائے گا (ہمیشہ دوزخ میں نہیں رہنے کا) میں نے عرض کیا یا رسول اللہ اگرچہ وہ زنا اور چوری کرتا ہو آپ نے فرمایا گو زنا اور چوری کرتا ہو پھر میں نے کہا اگرچہ وہ زنا اور چوری کرتا ہو آپ نے فرمایا خواہ زنا اور چوری کرتا ہو پھر تیسری بار میں نے عرض کیا اگرچہ وہ زنا اور چوری کرتا ہو آپ نے فرمایا گو وہ زنا اور چوری کرتا ہو ابوذر کی ناک میں مٹی لگے (یعنی ابوذر کو برا معلوم ہو تو ہوا کرے) ابوالاسود نے کہا ابوذر جب کبھی اس حدیث کو بیان کرتے تو یہ لفظ بھی کہا کرتے وان رغم انف ابی ذر امام بخاری نے کہا اس حدیث کا مطلب یہ ہے کہ جو بندہ مرتے وقت یا اس سے پہلے سب گناہوں سے توبہ کرے اور شرمندہ ہو اور لا الٰہ

الا اللہ کہے تو اللہ اس کو بخش دے گا ف

ف میں کہتا ہوں یہ امام بخاری کی رائے ہے حدیث میں توبہ کا ذکر نہیں ہے اور اہل سنت کا مذہب یہ ہے کہ کبیرہ کا مرتکب اگر بغیر توبہ کئے بھی مر جائے لیکن موحد ہو تو اس کا کام اللہ کے اختیار میں ہے خواہ اس کو معاف کر کے بن عذاب دیئے بہشت میں لے جائے یا چند دن گناہ کے موافق عذاب دے کر پھر بہشت میں لے جائے بہر حال مومن موحد جو دوسرے ارکان اسلام کا انکار نہ کرتا ہو وہ ہمیشہ کے لیے دوزخ میں نہیں رہنے کا زنا اور چوری دو گناہوں کا ذکر اس لیے کیا کہ ایک حق اللہ ہے اور ایک حق العبد اور ممکن ہے کہ اللہ تعالیٰ حقوق العباد بھی اصحاب حقوق کو راضی کر کے معاف کر دے چنانچہ جب حجاج ظالم مرنے لگا تو کہنے لگا یا اللہ مجھ کو بخش دے لوگ کہتے ہیں تو مجھ کو نہیں بخشنے کا یہ کلمہ اس کا امام حسن بصری نے سنا تو فرمایا اللہ کے کرم سے کچھ تعجب نہیں۔ جب واجد علی شاہ بادشاہ اودھ گذر گیا تو مولانا فضل الرحمٰن نے فرمایا واجد علی شاہ بخشا گیا ایک اور دہلی کا بادشاہ جو سخت گناہ گار تھا مرتے وقت یہ وصیت کر گیا کہ مجھ کو حضرت سلطان المشائخ نظام الدین اولیاء کے مزار کے پاس دفن کر دینا وہیں دفن کیا گیا اس کے مرنے کے بعد کسی نے خواب میں دیکھا کہ حضرت نظام الدین گڑگڑا کر بارگاہ الٰہی میں عرض کر رہے ہیں یا اللہ وہ میرے پاس اس امید سے آیا ہے کہ تو اس کو بخش دے اللہ نے اس کو بخش دیا۔ بہر حال مومن کے لیے گو کتنا ہی گناہ گار ہو بڑی بڑی امید ہے لیکن کافر اور مشرک کے لیے کوئی امید نہیں مومن اس کو نہیں کہتے کہ نام کا مسلمان ہو یا جس کے باپ دادا مسلمان گذرے ہوں بلکہ مومن وہ ہے جو مرتے وقت توحید پر مرا ہو یعنی کسی قسم کا شرک نہ کرتا ہو شرک کے اقسام مشہور ہیں جو اپنے اپنے مقام پر بیان کیے گئے ہیں۔

بَابُ لُبْسِ الْحَرِيرِ لِلرِّجَالِ وَقَدْرِ مَا يَجُوزُ مِنْهُ۔

۷۱۸۔ حَدَّثَنَا آدَمُ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، حَدَّثَنَا قَتَادَةُ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا عُثْمَانَ النَّهْدِيَّ، أَتَانَا كِتَابُ عُمَرَ وَنَحْنُ مَعَ عُتْبَةَ بْنِ فَرْقَدٍ بِأَذْرَبِيجَانَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنِ الْحَرِيرِ إِلَّا هٰكَذَا، وَأَشَارَ بِإِصْبَعَيْهِ اللَّتَيْنِ تَلِيَانِ الْإِبْهَامَ، قَالَ فِيمَا عَلِمْنَا أَنَّهُ يَعْنِي الْأَعْلَامَ۔

باب ریشمی کپڑا پہننا یا اس کا بچھونا اور مردوں کو ریشمی کپڑا کتنا درست ہے۔

ہم سے آدم بن ابی ایاس نے بیان کیا کہا ہم سے شعبہ نے کہا ہم سے قتادہ نے کہا میں نے ابوعثمان نہدی سے سنا ہم آذربیجان میں (جو ایک ملک ہے ایران میں) عتبہ بن فرقد کے ساتھ تھے (وہ حضرت عمرؓ کی طرف سے سردار تھے) وہاں ہم کو حضرت عمرؓ کا پروانہ پہنچا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے (مردوں کو) ریشمی کپڑا پہننے سے منع فرمایا ہے مگر اتنا جائز ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی دو انگلیوں سے اشارہ فرمایا جو انگوٹھے کے پاس ہیں ف ابوعثمان نہدی نے کہا ہم جہاں تک جانتے ہیں اس سے

کپڑے کا بیل بوٹہ یا حاشیہ مراد ہے ف۲

ف۱ یعنی کلمہ کی انگلی اور بیچ کی انگلی سے ف۲ تو دو انگل چوڑا ریشمی حاشیہ لگا سکتے ہیں۔

۷۱۹- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ: حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ: حَدَّثَنَا عَاصِمٌ، عَنْ أَبِي عُثْمَانَ قَالَ: كَتَبَ إِلَيْنَا عُمَرُ وَنَحْنُ بِأَذْرَبِيجَانَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنْ لُبْسِ الْحَرِيرِ إِلَّا هٰكَذَا وَصَفَ لَنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِصْبَعَيْهِ، وَرَفَعَ زُهَيْرٌ الْوُسْطَى وَالسَّبَّابَةَ۔

ہم سے احمد بن یونس نے بیان کیا کہا ہم سے زہیر بن معاویہ نے کہا ہم سے عاصم بن سلیمان نے انہوں نے ابو عثمان نہدی سے انہوں نے کہا ہم آذربیجان میں تھے وہاں حضرت عمرؓ نے ہم کو لکھا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ریشمی کپڑا پہننے سے منع فرمایا مگر اتنا درست ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے دو انگلیاں اٹھا کر ہم کو بتلایا زہیر راوی نے کلمے کی انگلی اور بیچ کی انگلی اٹھائی۔

۷۲۰- حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ: حَدَّثَنَا يَحْيَى، عَنِ التَّيْمِيِّ، عَنْ أَبِي عُثْمَانَ قَالَ: كُنَّا مَعَ عُتْبَةَ فَكَتَبَ إِلَيْهِ عُمَرُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لَا يُلْبَسُ الْحَرِيرُ فِي الدُّنْيَا إِلَّا لَمْ يُلْبَسْ مِنْهُ شَيْءٌ فِي الْآخِرَةِ،

ہم سے مسدد بن مسرہد نے بیان کیا کہا ہم سے یحییٰ بن سعید قطان نے انہوں نے سلیمان تیمی سے انہوں نے ابو عثمان نہدی سے انہوں نے کہا ہم آذربیجان میں عتبہ کے ساتھ تھے حضرت عمرؓ نے ان کو لکھا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دنیا میں جو کوئی ریشمی کپڑا پہنے گا اس کو آخرت میں پہننے کو نہیں ملے گا۔

۷۲۱- حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عُمَرَ: حَدَّثَنَا مُعْتَمِرٌ: حَدَّثَنَا أَبِي: حَدَّثَنَا أَبُو عُثْمَانَ، وَأَشَارَ أَبُو عُثْمَانَ بِإِصْبَعَيْهِ الْمُسَبِّحَةِ وَالْوُسْطَى۔

ہم سے حسن بن عمر جرمی نے بیان کیا کہا ہم سے معتمر نے کہا ہم سے باپ نے کہا ہم سے سلیمان تیمی نے کہا ہم سے ابو عثمان نے یہ حدیث نقل کی ابو عثمان نے کلمے کی انگلی اور بیچ کی انگلی سے بتلایا۔

۷۲۲- حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ:

ہم سے سلیمان بن حرب نے بیان کیا کہا ہم سے

حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنِ الْحَكَمِ عَنِ ابْنِ أَبِي لَيْلَى قَالَ، كَانَ حُذَيْفَةُ بِالْمَدَائِنِ فَاسْتَسْقَى فَأَتَاهُ دِهْقَانٌ بِمَاءٍ فِي إِنَاءٍ مِنْ فِضَّةٍ فَرَمَاهُ بِهِ، وَقَالَ: إِنِّي لَمْ أَرْمِهِ إِلَّا أَنِّي نَهَيْتُهُ فَلَمْ يَنْتَهِ، قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، الذَّهَبُ وَالْفِضَّةُ وَالْحَرِيرُ وَالدِّيبَاجُ هِيَ لَهُمْ فِي الدُّنْيَا وَلَكُمْ فِي الْآخِرَةِ۔

شعبہ نے انہوں نے حکم بن عتیبہ سے انہوں نے عبدالرحمٰن بن ابی لیلے سے انہوں نے کہا حذیفہ بن یمان مدائن میں ف تھے انہوں نے پینے کا پانی مانگا ایک کسان چاندی کے کٹورے میں لے کر آیا انہوں نے وہی کٹورا اس کو پھینک مارا اور کہنے لگے میں نے اس کو اس لیے پھینک مارا کہ میں (اس کٹورے میں پانی لانے سے) اس کو منع کر چکا تھا لیکن وہ باز نہیں آتا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سونا چاندی حریر دیبا (ریشمی کپڑے) کافروں کے لیے دنیا میں ہیں اور تمکو آخرت میں ملیں گے۔

ف جو مشہور شہر ہے شاہان ایران کا کسی زمانہ میں پائے تخت تھا

۷۲۳۔ حَدَّثَنَا آدَمُ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ صُهَيْبٍ قَالَ: سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ قَالَ شُعْبَةُ: فَقُلْتُ: أَعَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؟ فَقَالَ: شَدِيدًا، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: مَنْ لَبِسَ الْحَرِيرَ فِي الدُّنْيَا فَلَنْ يَلْبَسَهُ فِي الْآخِرَةِ۔

ہم سے آدم بن ابی ایاس نے بیان کیا کہا ہم سے شعبہ نے کہا ہم سے عبدالعزیز بن صہیب نے کہا میں نے انس بن مالکؓ سے سنا شعبہ کہتے ہیں میں نے عبدالعزیز سے پوچھا انس رضؓ نے یہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا عبدالعزیز نے غصے ہو کر سختی سے کہا ہاں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا جو کوئی دنیا میں خالص ریشمی کپڑا پہنے گا اس کو آخرت میں یہ کپڑا پہننے کو نہ ملے گا۔

۷۲۴۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ، عَنْ ثَابِتٍ قَالَ: سَمِعْتُ ابْنَ الزُّبَيْرِ يَخْطُبُ يَقُولُ: قَالَ مُحَمَّدٌ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ لَبِسَ الْحَرِيرَ فِي الدُّنْيَا لَمْ يَلْبَسْهُ فِي الْآخِرَةِ۔

ہم سے سلیمان بن حرب نے بیان کیا کہا ہم سے حماد بن زید نے انہوں نے ثابت سے کہا میں نے عبداللہ بن زبیر رضؓ سے سنا وہ خطبہ میں یوں کہہ رہے تھے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص دنیا میں حریر پہنے گا (خالص ریشمی کپڑا) وہ آخرت میں نہیں پہنے گا۔

۷۲۵۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْجَعْدِ:

ہم سے علی بن جعد نے بیان کیا کہا ہم کو شعبہ نے

أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ، عَنْ أَبِي ذِبْيَانَ خَلِيفَةَ ابْنِ كَعْبٍ قَالَ: سَمِعْتُ ابْنَ الزُّبَيْرِ يَقُولُ: سَمِعْتُ عُمَرَ يَقُولُ، قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ لَبِسَ الْحَرِيرَ فِي الدُّنْيَا لَمْ يَلْبَسْهُ فِي الْآخِرَةِ وَقَالَ أَبُو مَعْمَرٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ، عَنْ يَزِيدَ، قَالَتْ مُعَاذَةُ: أَخْبَرَتْنِي أُمُّ عَمْرٍو بِنْتُ عَبْدِ اللهِ: سَمِعْتُ عَبْدَ اللهِ بْنَ الزُّبَيْرِ، سَمِعَ عُمَرَ، سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهُ۔

خبر دی انہوں نے ابوذبیان خلیفہ بن کعب سے کہا میں نے عبداللہ بن زبیرؓ سے سنا وہ کہتے تھے میں نے حضرت عمرؓ سے وہ کہتے تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص دنیا میں حریر پہنے گا وہ آخرت میں اس کو نہ پہنے گا۔ امام بخاری نے کہا اور ہم سے ابومعمر نے کہا ہم سے عبدالوارث نے انہوں نے یزید ضبعی سے کہ معاذہ بنت عبداللہ عدویہ نے کہا۔ مجھ کو ام عمرو بنت عبداللہ بن زبیر نے خبر دی میں نے عبداللہ بن زبیرؓ سے سنا انہوں نے عمرؓ سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے یہی حدیث سنی۔

---

۷۲۶ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ: حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ عُمَرَ: حَدَّثَنَا عَلِيُّ ابْنُ الْمُبَارَكِ، عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ، عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حِطَّانَ قَالَ: سَأَلْتُ عَائِشَةَ عَنِ الْحَرِيرِ فَقَالَتْ: ائْتِ ابْنَ عَبَّاسٍ فَسَلْهُ، قَالَ: فَسَأَلْتُهُ فَقَالَ سَلِ ابْنَ عُمَرَ، قَالَ: فَسَأَلْتُ ابْنَ عُمَرَ فَقَالَ: أَخْبَرَنِي أَبُو حَفْصٍ، يَعْنِي عُمَرَ ابْنَ الْخَطَّابِ: أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: إِنَّمَا يَلْبَسُ الْحَرِيرَ فِي الدُّنْيَا مَنْ لَا خَلَاقَ لَهُ فِي الْآخِرَةِ، فَقُلْتُ: صَدَقَ وَمَا كَذَبَ أَبُو حَفْصٍ عَلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَقَالَ عَبْدُ اللهِ بْنُ رَجَاءٍ: حَدَّثَنَا حَرْبٌ، عَنْ يَحْيَى: حَدَّثَنِي عِمْرَانُ وَقَصَّ الْحَدِيثَ۔

مجھ سے محمد بن بشار نے بیان کیا کہا ہم سے عثمان بن عمر نے کہا ہم سے علی بن مبارک نے انہوں نے یحییٰ بن ابی کثیر سے انہوں نے عمران بن حطان سے کہا میں نے حضرت عائشہؓ سے حریر کو پوچھا انہوں نے کہا ابن عباسؓ کے پاس جاؤ ان سے پوچھو میں گیا ان سے پوچھا انہوں نے کہا ابن عمر سے پوچھو میں نے ان سے پوچھا انہوں نے کہا مجھ کو ابوحفص یعنی حضرت عمرؓ نے خبر دی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دنیا میں حریر وہ پہنے گا جس کو آخرت میں کوئی حصہ نہیں ملنے کا۔ عمران نے کہا میں نے یہ حدیث سن کر کہا حضرت عمرؓ سچے ہیں انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر جھوٹ نہیں باندھا اور عبداللہ بن رجاء نے کہا ہم سے حرب (یا جریر) نے بیان کیا انہوں نے یحییٰ بن ابی کثیر سے کہا مجھ سے عمران بن حطان نے بیان کیا اور یہی حدیث نقل کی

ف جو امام بخاری کے شیخ ہیں اس کو نسائی نے وصل کیا۔

بَابُ مَنْ مَسَّ الْحَرِيرَ مِنْ غَيْرِ لُبْسٍ، وَيُرْوَى فِيهِ عَنِ الزُّبَيْدِيِّ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ أَنَسٍ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

باب حریر چھونا درست ہے اگر اس کو پہنے نہیں اس باب میں زبیدی نے زہری سے انہوں نے انس رضؓ سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی۔ ف۔

ف اس کو طبرانی نے معجم کبیر میں اور تمام نے اپنے فوائد میں وصل کیا۔

۷۲۷ - حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ مُوسَى عَنْ إِسْرَائِيلَ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنِ الْبَرَاءِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: أُهْدِيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَوْبُ حَرِيرٍ فَجَعَلْنَا نَلْمُسُهُ وَنَتَعَجَّبُ مِنْهُ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَتَعْجَبُونَ مِنْ هٰذَا؟ قُلْنَا: نَعَمْ، قَالَ: مَنَادِيلُ سَعْدِ بْنِ مُعَاذٍ فِي الْجَنَّةِ خَيْرٌ مِنْ هٰذَا

ہم سے عبداللہ بن موسیٰ نے بیان کیا انہوں نے اسرائیل سے انہوں نے ابو اسحاق سے انہوں نے براء بن عازب سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو ایک ریشمی کپڑا تحفہ بھیجا گیا ہم لوگ اس کو چھوتے اور تعجب کرتے۔ (ایسا نرم ملائم اور عمدہ تھا) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم کو اس پر تعجب آتا ہے ہم نے کہا بیشک۔ آپ نے فرمایا سعد بن معاذ (جو شہید ہو چکے تھے) ان کے پونچھنے کے رومال (تو الیں) بہشت میں اس سے کہیں بہتر ہیں۔

بَابُ افْتِرَاشِ الْحَرِيرِ، وَقَالَ عُبَيْدَةُ: هُوَ كَلُبْسِهِ۔

باب حریر بچھانا کیسا ہے۔ عبیدہ سلمانی نے کہا بچھانا بھی پہننے کی طرح حرام ہے ف

ف اس کو حارث بن ابی اسامہ نے مسند میں وصل کیا بعضوں نے حریر پر بیٹھنا جائز رکھا ہے امام بخاری نے یہ حدیث لا کر ان پر رد کیا شافعیہ نے کہا اگر دوسرا کپڑا حائل ہو تو حریر پر بیٹھنا درست ہے۔

۷۲۸ - حَدَّثَنَا عَلِيٌّ: حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيرٍ: حَدَّثَنَا أَبِي قَالَ: سَمِعْتُ ابْنَ أَبِي نَجِيحٍ، عَنْ مُجَاهِدٍ، عَنِ ابْنِ أَبِي لَيْلَى، عَنْ حُذَيْفَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: نَهَانَا النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ نَشْرَبَ فِي آنِيَةِ الذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ،

ہم سے علی بن عبداللہ مدینی نے بیان کیا کہا ہم سے وہب بن جریر نے کہا ہم سے والد جریر بن حازم نے کہا میں نے ابن ابی نجیح سے سنا انہوں نے مجاہد رح سے انہوں نے ابن ابی لیلیٰ سے انہوں نے حذیفہ رض سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم کو سونے چاندی کے برتنوں میں پینے کھانے سے منع فرمایا اور حریر دیبا پہننے

وَأَنْ نَأْكُلَ فِيهَا، وَعَنْ لُبْسِ الْحَرِيرِ وَالدِّيبَاجِ، وَأَنْ نَجْلِسَ عَلَيْهِ۔

سے یا اس پر بیٹھنے سے۔

بَابُ لُبْسِ الْقَسِّيِّ، وَقَالَ عَاصِمٌ، عَنْ أَبِي بُرْدَةَ قَالَ: قُلْتُ لِعَلِيٍّ: مَا الْقَسِّيَّةُ؟ قَالَ: ثِيَابٌ أَتَتْنَا مِنَ الشَّامِ أَوْ مِنْ مِصْرَ مُضَلَّعَةٌ فِيهَا حَرِيرٌ وَفِيهَا أَمْثَالُ الْأُتْرُجِّ، وَالْمِيثَرَةُ كَانَتِ النِّسَاءُ تَصْنَعُهُ لِبُعُولَتِهِنَّ مِثْلَ الْقَطَائِفِ يَصُفُّونَهَا، وَقَالَ جَرِيرٌ، عَنْ يَزِيدَ فِي حَدِيثِهِ: الْقَسِّيَّةُ: ثِيَابٌ مُضَلَّعَةٌ يُجَاءُ بِهَا مِنْ مِصْرَ فِيهَا الْحَرِيرُ، وَالْمِيثَرَةُ جُلُودُ السِّبَاعِ، قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ: عَاصِمٌ أَكْثَرُ وَأَصَحُّ فِي الْمِيثَرَةِ۔

باب قسی (مصر کا ریشمی کپڑا) پہننا کیسا ہے

عاصم ابن کلیب نے ابوبردہ سے نقل کیا (اس کو امام بخاری نے وصل کیا) میں نے حضرت علی رضؓ سے کہا قسی کیا کپڑا ہے انہوں نے کہا قسی وہ کپڑے ہیں جو شام یا مصر کے ملک سے آتے ہیں اس میں ریشمی دھاریاں ہوتی ہیں اور ترنج کی طرح بوٹے بنے ہوئے ہوتے ہیں اور میثرہ (زین پوش جس کو عورتیں اپنے خاوند کے لیے ریشم سے بن کر بنایا کرتی تھیں) یا زرد رنگتی تھیں جیسے اوڑھنے کے رومال ہوتے ہیں (حاشیہ دار) اور جریر بن یزید نے اپنی روایت میں یوں کہا ہے وف۱ قسیہ وہ چوخانے دار کپڑے ہیں جو مصر سے آتے ہیں ان میں ریشم ہوتا ہے اور میثرہ درندوں کی کھالوں کے زین پوش وف۲ امام بخاری نے کہا عاصم نے جو میثرہ کی تفسیر نقل کی وہی اکثر لوگوں نے کی ہے اور وہی زیادہ صحیح ہے وف۳

وف۱ اس کو ابراہیم حربی نے غریب الحدیث میں وصل کیا وف۲ جیسے شیر ریچھ چیتے وغیرہ کے زین پوش وف۳ قسطلانی نے کہا اکثر علماء کے نزدیک زین پوش وہی منع ہیں جن میں نرا ریشم ہو یا زیادہ ہو سوت کم ہو لیکن جن میں آدھا سوت، آدھا ریشم ہو یا سوت زیادہ ہو ایسے کپڑوں کا استعمال درست رکھا ہے کیوں کہ ان کو حریر نہیں کہنے کے۔

۷۲۹۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُقَاتِلٍ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ: أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ، عَنْ أَشْعَثَ بْنِ أَبِي الشَّعْثَاءِ، حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ ابْنُ مُقَرِّنٍ، عَنِ ابْنِ عَازِبٍ قَالَ: نَهَانَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْمَيَاثِرِ الْحُمْرِ وَعَنِ الْقَسِّيِّ۔

ہم سے محمد بن مقاتل نے بیان کیا کہا ہم کو عبداللہ ابن مبارک نے خبر دی کہا ہم کو سفیان ثوری نے انہوں نے اشعث بن ابی الشعثا سے کہا ہم سے معاویہ بن سوید بن مقرن نے بیان کیا انہوں نے براء بن عازب سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم کو لال (ریشمی) زین پوشوں اور قسی کے کپڑوں سے منع فرمایا۔

بَابُ مَا يُرَخَّصُ لِلرِّجَالِ مِنَ الْحَرِيرِ لِلْحِكَّةِ۔

۷۳۰۔ حَدَّثَنِي مُحَمَّدٌ: أَخْبَرَنَا وَكِيعٌ: أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ أَنَسٍ قَالَ: رَخَّصَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلزُّبَيْرِ وَعَبْدِ الرَّحْمٰنِ فِي لُبْسِ الْحَرِيرِ لِحِكَّةٍ بِهِمَا۔

ف اس سے خارشت والے کو آرام ہوتا ہے۔

باب خارشت کی بیماری میں مرد (دوا کے طور پر) ریشمی کپڑا پہن سکتا ہے۔

مجھ سے محمد بن سلام نے بیان کیا کہا ہم کو وکیع نے خبر دی کہا ہم کو شعبہ نے انہوں نے قتادہ سے انہوں نے انسؓ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے زبیرؓ اور عبدالرحمٰن ابن عوف کو خارشت کی وجہ سے ریشمی کپڑا پہننے کی اجازت دی ف

بَابُ الْحَرِيرِ لِلنِّسَاءِ۔

۷۳۱۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ ح، وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ: حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ مَيْسَرَةَ، عَنْ زَيْدِ بْنِ وَهْبٍ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ قَالَ: كَسَانِي النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حُلَّةً سِيَرَاءَ فَخَرَجْتُ فِيهَا فَرَأَيْتُ الْغَضَبَ فِي وَجْهِهِ، فَشَقَّقْتُهَا بَيْنَ نِسَائِي۔

باب عورتوں کو خالص ریشمی کپڑا پہننا درست ہے،

ہم سے سلیمان بن حرب نے بیان کیا کہا ہم سے شعبہ نے۔ دوسری سند امام بخاری نے کہا اور مجھ سے محمد بن بشار نے بیان کیا کہا ہم سے غندر نے کہا ہم سے شعبہ نے انہوں نے عبدالملک بن میسرہ سے انہوں نے زید بن وہب سے انہوں نے حضرت علی رضؓ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ کو ایک ریشمی جوڑا (جس میں زرد دھاریاں ہوتی ہیں) عنایت فرمایا میں اس کو پہن کر نکلا کیا دیکھتا ہوں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے چہرے پر غصہ ہے (میں سمجھ گیا) میں نے اس کو ٹکڑے کر کے اپنی عزیز عورتوں کو بانٹ دیے۔

۷۳۲۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ قَالَ: حَدَّثَنِي جُوَيْرِيَةُ، عَنْ نَافِعٍ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ: أَنَّ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ رَأَى حُلَّةً سِيَرَاءَ تُبَاعُ، فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللهِ لَوِ ابْتَعْتَهَا فَلَبِسْتَهَا لِلْوَفْدِ إِذَا أَتَوْكَ وَالْجُمُعَةِ

ہم سے موسیٰ بن اسمٰعیل نے بیان کیا کہا مجھ سے جویریہ نے انہوں نے نافع سے انہوں نے عبداللہ بن عمرؓ سے کہ حضرت عمرؓ نے ایک زرد دھاری دار ریشمی جوڑا بازار میں بکتا دیکھا ف انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا یا رسول اللہ آپ اس کو خرید لیتے تو اچھا ہوتا۔ جمعہ کے دن اور جب دوسرے ملکوں کے لوگ آپ کے پاس

قَالَ: إِنَّمَا يَلْبَسُ هٰذِهِ مَنْ لَا خَلَاقَ لَهُ، وَأَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَ بَعْدَ ذٰلِكَ إِلَى عُمَرَ حُلَّةً سِيَرَاءَ حَرِيرًا كَسَاهَا إِيَّاهُ فَقَالَ عُمَرُ: كَسَوْتَنِيهَا وَقَدْ سَمِعْتُكَ تَقُولُ فِيهَا مَا قُلْتَ؟ فَقَالَ: إِنَّمَا بَعَثْتُ بِهَا إِلَيْكَ لِتَبِيعَهَا أَوْ تَكْسُوهَا۔

آتے ہیں اس وقت پہنا کرتے آپ نے فرمایا یہ تو وہ پہنے گا جس کو آخرت میں کچھ حصہ ملنا نہیں پھر ایسا ہوا کہ چند ہی روز کے بعد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک ویسا ہی ریشمی جوڑا حضرت عمر رضؓ کو عنایت فرمایا انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ آپ یہ مجھ کو پہناتے ہیں آپ ہی نے تو چند روز ہوئے) اس جوڑے کے باب میں ایسا ایسا فرمایا تھا ف۲ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں نے تجھ کو اس لیے تھوڑے دیا ہے کہ تو خود پہنے بلکہ اس کو بیچ سکتا ہے یا کسی اور کو پہنا سکتا ہے۔

ف۱ اس کو عطارد نامی ایک شخص بیچ رہا تھا ف۲ اس کو وہ پہنے گا جس کو آخرت میں کچھ ملنا نہیں۔

۷۳۳۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ: أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ: أَخْبَرَنِي أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ: أَنَّهُ رَأَى عَلَى أُمِّ كُلْثُومٍ بِنْتِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بُرْدَ حَرِيرٍ سِيَرَاءَ۔

ہم سے ابوالیمان نے بیان کیا کہا ہم کو شعیب نے خبر دی انہوں نے زہری سے کہا مجھ کو انس بن مالک نے خبر دی انہوں نے ام کلثوم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی صاحبزادی کو زرد دھاری دار ریشمی جوڑا پہنے دیکھا۔ ف۱

ف۱ یہ حضرت عثمان رضؓ کی بی بی تھیں انس رضؓ اس وقت بچے تھے اس وجہ سے ان سے پردہ نہ تھا۔

بَابُ مَا كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَجَوَّزُ مِنَ اللِّبَاسِ وَالْبُسُطِ۔

باب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کسی لباس یا فرش کے پابند نہ تھے جیسا مل جاتا اس پر قناعت کرتے (یعنی آپ کے مزاج میں خواہ مخواہ تکلف نہ تھا)

۷۳۴۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ عُبَيْدِ بْنِ حُنَيْنٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ: لَبِثْتُ سَنَةً وَأَنَا أُرِيدُ أَنْ أَسْأَلَ عُمَرَ عَنِ الْمَرْأَتَيْنِ اللَّتَيْنِ تَظَاهَرَتَا عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَعَلْتُ أَهَابُهُ،

ہم سے سلیمان بن حرب نے بیان کیا کہا ہم سے حماد بن زید نے انہوں نے یحییٰ بن سعید سے انہوں نے عبید بن حنین سے انہوں نے عبداللہ بن عباس رضؓ سے انہوں نے کہا میں ایک برس تک یہ انتظار کرتا رہا کہ موقع ہو تو حضرت عمر رضؓ سے پوچھوں وہ دو عورتیں کون سی ہیں جن کا ذکر قرآن میں ہے وَإِنْ تَظَاهَرَا عَلَيْهِ لیکن میں ان سے ڈرتا رہا یہ پوچھنے میں، ف۱ آخر ایسا ہوا کہ حج کے سفر میں لوٹتے وقت

فَنَزَلَ يَوْمًا مَنْزِلًا فَدَخَلَ الأَرَاكَ،
فَلَمَّا خَرَجَ سَأَلْتُهُ فَقَالَ: عَائِشَةُ
وَحَفْصَةُ، ثُمَّ قَالَ: كُنَّا فِي الجَاهِلِيَّةِ
لَا نَعُدُّ النِّسَاءَ شَيْئًا، فَلَمَّا جَاءَ الإِسْلَامُ
وَذَكَرَهُنَّ اللَّهُ رَأَيْنَا لَهُنَّ بِذَلِكَ عَلَيْنَا
حَقًّا مِنْ غَيْرِ أَنْ نُدْخِلَهُنَّ فِي شَيْءٍ
مِنْ أُمُورِنَا، وَكَانَ بَيْنِي وَبَيْنَ امْرَأَتِي
كَلَامٌ فَأَغْلَظَتْ لِي فَقُلْتُ لَهَا، وَإِنَّكِ
لَهُنَاكِ، قَالَتْ: تَقُولُ هَذَا لِي وَابْنَتُكَ
تُؤْذِي رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؟
فَأَتَيْتُ حَفْصَةَ فَقُلْتُ لَهَا: إِنِّي
أُحَذِّرُكِ أَنْ تَعْصِي اللَّهَ وَرَسُولَهُ،
وَتَقَدَّمْتُ إِلَيْهَا فِي أَذَاهُ، فَأَتَيْتُ أُمَّ
سَلَمَةَ فَقُلْتُ لَهَا فَقَالَتْ: أَعْجَبُ مِنْكَ
يَا عُمَرُ، قَدْ دَخَلْتَ فِي أُمُورِنَا،
فَلَمْ يَبْقَ إِلَّا أَنْ تَدْخُلَ بَيْنَ رَسُولِ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَزْوَاجِهِ،
فَرَدَّدَتْ، وَكَانَ رَجُلٌ مِنَ الأَنْصَارِ
إِذَا غَابَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ وَشَهِدْتُهُ أَتَيْتُهُ بِمَا يَكُونُ،
وَإِذَا غِبْتُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَشَهِدَ أَتَانِي بِمَا يَكُونُ
مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَ
كَانَ مَنْ حَوْلَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ قَدِ اسْتَقَامَ لَهُ فَلَمْ يَبْقَ إِلَّا
مَلِكُ غَسَّانَ بِالشَّامِ كُنَّا نَخَافُ أَنْ
يَأْتِيَنَا، فَمَا شَعَرْتُ بِالأَنْصَارِيِّ وَهُوَ

وہ ایک جگہ (مرالظہران) میں اترے اور پیلو کے درخت کے
تلے حاجت کے لیے گئے جب حاجت سے فارغ ہوکر
آئے (میں ان کو وضو کرانے لگا اس وقت) میں نے ان سے
پوچھا امیرالمومنین یہ دو عورتیں کونسی ہیں جنہوں نے آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم پر زور جتلایا تھا انہوں نے کہا عائشہؓ
اور حفصہؓ اور کون! پھر لگے ان کا قصہ بیان کرنے۔ انہوں
نے کہا ایسا ہوا ہم جاہلیت کے زمانہ میں عورتوں کو کچھ
مال نہیں سمجھتے تھے ف۲ جب اسلام کا زمانہ آیا اور اللہ تعالی
نے (قرآن پاک میں) ان کے حقوق بیان کیے ف۳ تو ہم ان حقوق کی
رعایت کرنے لگے مگر جب بھی ہم اپنے مشوروں وغیرہ میں
ان کو شریک نہ کرتے (بس کھانے پینے اور خانگی کام ان کے
متعلق تھے) ایک بار ایسا ہوا مجھ میں اور میری جورو میں
گفتگو ہوئی وہ ایک سخت کلمہ مجھ کو کہہ بیٹھی میں نے کہا اری
چل دور بیہودہ کہنے لگی واہ واہ تم اتنی سی بات پر ایسے بھڑک
اٹھے اپنی بیٹی حفصہؓ کی تو خبر لو وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
کو کیسا تنگ کرتی ہے ف۴ یہ سنتے ہی میں حفصہؓ کے
پاس آیا میں نے کہا بیٹی دیکھ میں تجھ کو اللہ اور اس کے
رسول کی نافرمانی سے ڈراتا ہوں اور میں آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم کو تکلیف دینے کا حال سن کر پہلے حفصہؓ کے پاس
گیا اس کے بعد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی دوسری بیبیوں
کے پاس ف۵ پھر میں ام سلمہؓ کے پاس گیا ف۶ ان سے
بھی میں نے وہی کہا جو حفصہؓ سے کہا تھا وہ کہنے لگیں
عمرؓ تم سے تعجب ہے تم ہمارے کاموں میں بھی دخل دینے
لگے سچ ہے اب ایک یہی باقی رہا تھا کہ تم آنحضرت صلی
اللہ علیہ وسلم اور آپ کی بی بیوں کے مقدمہ میں بھی دخل دو
غرض ام سلمہؓ نے کئی بار یہی فقرہ کہا اور مجھ کو خوب آڑے
ہاتھوں لیا) اس زمانہ میں ایک انصاری آدمی تھا ف۸ (وہ

يَقُولُ: إِنَّهُ حَدَثَ أَمْرٌ، قُلْتُ لَهُ:
وَمَا هُوَ؟ أَجَاءَ الْغَسَّانِيُّ؟ قَالَ: أَعْظَمُ
مِنْ ذٰلِكَ، طَلَّقَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نِسَاءَهُ، فَجِئْتُ فَإِذَا الْبُكَاءُ
مِنْ حُجَرِهِنَّ كُلِّهِنَّ، وَإِذَا النَّبِيُّ
صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ صَعِدَ فِي
مَشْرُبَةٍ لَهُ، وَعَلَى بَابِ الْمَشْرُبَةِ وَصِيفٌ
فَأَتَيْتُهُ فَقُلْتُ: اسْتَأْذِنْ لِي، فَأَذِنَ لِي
فَدَخَلْتُ فَإِذَا النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
عَلَى حَصِيرٍ قَدْ أَثَّرَ فِي جَنْبِهِ، وَتَحْتَ
رَأْسِهِ مِرْفَقَةٌ مِنْ أَدَمٍ حَشْوُهَا
لِيفٌ، وَإِذَا أُهُبٌ مُعَلَّقَةٌ وَقَرَظٌ،
فَذَكَرْتُ الَّذِي قُلْتُ لِحَفْصَةَ وَأُمِّ
سَلَمَةَ وَالَّذِي رَدَّتْ عَلَيَّ أُمُّ سَلَمَةَ،
فَضَحِكَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فَلَبِثَ تِسْعًا وَعِشْرِينَ لَيْلَةً ثُمَّ نَزَلَ.

میرا ہمسایہ تھا) جب وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس نہ ہوتا اور میں ہوتا تو جتنی باتیں گزرتیں ف۹ اس کی خبر میں آن کر اس کو کر دیتا اسی طرح جب میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس نہ ہوتا وہ ہوتا تو وہ مجھ کو خبر کر دیتا۔ (باری باری میں اور وہ دونوں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس حاضر ہوا کرتے تھے) اس وقت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے گرد و پیش (قریب قریب) عرب کے جتنے سردار تھے وہ سب آپ کے مطیع ہو گئے تھے۔ ایک غسان کا رئیس (جبلہ بن ایہم) شام کے ملک میں مخالف تھا ہم کو اس کے حملہ کرنے کا ڈر لگا رہتا ایک دن ایسا ہوا انصاری میرے پاس آن کر کہنے لگا (آج تو) بڑا سانحہ ہوا میں چونک گیا میں نے کہا کیا غسان کا رئیس آن پہنچا اس نے کہا نہیں اس سے بھی بڑا سانحہ ہوا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی بی بیوں کو طلاق دے دیا یہ سن کر میں ان کے پاس گیا کیا دیکھتا ہوں ہر حجرے سے رونے کی آواز آرہی ہے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ایک بالاخانے پر جا کر بیٹھ رہے ہیں دروازے پر ایک غلام (پہرے والے کے طور پر رباح نامی) بیٹھا ہے میں اس غلام کے پاس گیا اور اس سے کہا میرے لئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے اجازت چاہو آپؐ نے مجھے اجازت دی میں اندر گیا کیا دیکھتا ہوں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ایک بوریئے پر پڑے ہیں اور بوریے کا نشان آپ کے پہلو پر پڑ گیا ہے آپکے سر تلے ایک تکیہ بھی ہے تو چمڑے کا اس میں کھجور کی چھال بھری ہے اور چند کچی کھالیں لٹک رہی ہیں قرظ کے کچھ پتے ف۱۲ وہاں موجود ہیں میں نے ف۱۳ وہ بیان کیا جو حفصہؓ اور ام سلمہؓ سے میری گفتگو ہوئی تھی اور ام سلمہؓ نے جو جواب دیا تھا اس کو سن کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہنس دیے ف۱۴ غرض انتیس راتوں تک آپ اسی

بالاخانے میں رہے ف۱۵ اس کے بعد اترے ف۱۶

ف۱ حضرت عمرؓ کا رعب اور دبدبہ پروردگار کی طرف سے تھا باوجودیکہ کوئی ظاہری سامان شوکت اور طمطراق کا نہیں رکھتے تھے مگر جو کوئی ان کے سامنے جاتا اس پر ہیبت طاری ہوتی۔ قیصر روم کا سفیر آیا آپ ایک درخت کے تلے سو رہے تھے تلوار درخت سے لٹک رہی تھی اس کے جسم پر لرزہ طاری ہو گیا وہ حیران ہو گیا کہ میں بڑے بڑے بادشاہوں کے پاس گیا جن کے عالی شان محل تھے اور بہت کچھ دھوم دھام رکھتے تھے مگر مجھ پر رعب نہ ہوا۔ اس مرد درویش کے سامنے ایسا رعب پڑ رہا ہے کہ سارا بدن لرز رہا ہے ایک اور روایت میں ہے کہ ابن عباس رض متعہ کی حلت کا فتوی دیا کرتے تھے لوگوں نے کہا جب حضرت عمرؓ نے منبر پر متعہ کی حرمت بیان کی تھی اس وقت تم کیا کرتے تھے تم کو کہنا نہیں تھا انہوں نے کہا حضرت عمرؓ بڑے صاحب ہیبت آدمی تھے میں ان کے رعب سے کچھ نہ کہہ سکا۔ ف۲ لونڈی غلاموں کی طرح ان سے سلوک کرتے ف۳ اب کہاں ہیں وہ پادری جو کہتے ہیں کہ اسلام نے تو عورتوں کو لونڈی غلام بنا لیا۔ اسلام نے تو ان کو طرح طرح کے حقوق عنایت فرمائے اور آزادی بخشی۔ ف۴ دن دن بھر آپ کو خفا رکھتی ہیں۔ ف۵ یا میں حفصہؓ پر پل پڑا قریب ہو گیا کہ ماروں ف۶ وہ بھی حضرت عمرؓ کی رشتہ دار تھیں ف۷ تم ہر کام میں دخل دیتے ہو اب ف۸ اوس بن خولی یا عتبان بن مالکؓ ف۹ قرآن کی آیتیں اتریں یا جو باتیں آپ فرماتے ف۱۰ وہ گیا اور کہیں تیسری بار میں مجھ کو اجازت ملی ف۱۱ یہیں سے ترجمہ باب نکلتا ہے کہ آپ کو فرش وغیرہ کے تکلف کا ذرا خیال نہ تھا خالی بوریے پر بھی آرام فرماتے۔ ف۱۲ جس سے چمڑے کو دباغت کرتے ہیں ف۱۳ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا دل بہلانے کو پہلے ف۱۴ یہ حدیث اوپر گزر چکی ہے حضرت عمرؓ نے پہلے کھڑے ہی کھڑے ایسی ایسی باتیں کیں جس سے آنحضرت صلی اللہ کا غم غلط ہوا دو بار آپ مسکرائے اس وقت حضرت عمرؓ بیٹھے ف۱۵ اپنی بی بیوں کے پاس نہیں آئے ف۱۶ بی بیوں کے پاس تشریف لے گئے۔

۷۳۵۔ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا هِشَامٌ: أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ: أَخْبَرَتْنِي هِنْدُ بِنْتُ الْحَارِثِ، عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ: اسْتَيْقَظَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ اللَّيْلِ وَهُوَ يَقُولُ: لَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ، مَاذَا أُنْزِلَ اللَّيْلَةَ مِنَ الْفِتَنِ؟ مَاذَا أُنْزِلَ مِنَ الْخَزَائِنِ؟ مَنْ يُوقِظُ صَوَاحِبَ الْحُجُرَاتِ؟ كَمْ مِنْ كَاسِيَةٍ فِي الدُّنْيَا عَارِيَةٍ يَوْمَ

ہم سے عبداللہ بن محمد مسندی نے بیان کیا کہا ہم سے ہشام بن یوسف صنعانی نے کہا ہم سے معمر بن راشد نے خبر دی انہوں نے زہری سے کہا مجھ کو ہند بنت حارث نے خبر دی انہوں نے ام المؤمنین ام سلمہؓ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم رات کو جاگے تو لا الہ الا اللہ کہہ کر فرمانے لگے اس رات کو پروردگار کی طرف سے کیا کیا بلائیں اور کیا کیا رحمتیں اس کے خزانوں سے اتریں ان حجروں والی بی بیوں کو (تہجد کے لیے) کون جگاتا ہے۔ دیکھو بہت سی عورتیں دنیا میں پہنے اوڑھے ہیں مگر قیامت کے دن ننگی ہوں گی۔ زہری کہتے ہیں یہ ہند بنت حارث اپنی آستینوں

الْقِيَامَةِ، قَالَ الزُّهْرِيُّ: وَكَانَتْ هِنْدٌ لَهَا أَزْرَارٌ فِي كُمَّيْهَا بَيْنَ أَصَابِعِهَا۔

میں کھنڈیاں رکھتی ہیں اپنی انگلیوں کے درمیان ف

ف تاکہ اس کا ہاتھ نہ کھلے مطلب یہ ہے کہ ہند کو اپنا جسم چھپانے کا بڑا خیال رہتا ہے اس حدیث کی مطابقت ترجمہ باب سے اس طرح ہے کہ اس میں باریک اور عمدہ کپڑوں کی مذمت ہے جو عورتیں باریک باریک کپڑے پہنتی ہیں اور اپنا جسم اوروں کو دکھلاتی ہیں وہ کمبخت آخرت میں ننگی ہوں گی یہی سزا ان کو دی جائے گی افسوس ہم مسلمانوں میں جو شرعی پردہ تھا یعنی لباس ساتر ایسا موٹا کپڑا پہننا جس سے عورت کا بدن نظر نہ آئے وہ تو چھوڑ دیا عورتوں کو باریک باریک جالیاں ململیں پہنانا شروع کر دیا جن میں سے ان کی چھاتیاں پیٹھ وغیرہ سب نظر آتی ہیں بعضے عورتیں کرتا تک نہیں پہنتیں صرف چولی پر اکتفا کرتی ہیں ان کا پیٹ بلکہ سینہ بھی کھلا رہتا ہے بعضی چولی بھی نہیں پہنتیں صرف ساڑھی پر اکتفا کرتی ہیں جیسے دکن اور بنگال میں اور اسی لباس میں بلا تکلف ان مردوں کے سامنے آتی ہیں جن سے نکاح درست ہے جیسے دیور۔ جیٹھ بہنوئی۔ چچا زاد۔ ماموں زاد پھوپھی زاد بھائی وغیرہ اور پروردگار کے عذاب سے نہیں ڈرتیں اور ہندوؤں اور مشرکوں کی تقلید سے اس پردے کو لازم کر لیا جو رسمی ہے یعنی گھر کے باہر نہ نکلنا بھلا اس سے کیا فائدہ ہوا۔ ادھر خدا کے گناہ گار ہوئے ادھر گھروں میں رات دن بند رہنے کی وجہ سے صحت خراب ہوئی خسر الدنیا والآخرۃ ذالك هو الخسران المبين یا اللہ ان لوگوں کی آنکھ کھول کہ اپنا فائدہ اور ضرر سمجھیں اور شریعت محمدی پر عمل کریں اور لغو رسموں کو چھوڑیں۔

بَابُ مَا يُدْعَى لِمَنْ لَبِسَ ثَوْبًا جَدِيدًا۔

باب جو شخص نیا کپڑا پہنے اس کو کیا دعا دی جائے

۷۳۶۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ، حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ سَعِيدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ سَعِيدِ ابْنِ الْعَاصِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي قَالَ: حَدَّثَتْنِي أُمُّ خَالِدٍ قَالَ: أُتِيَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِثِيَابٍ فِيهَا خَمِيصَةٌ سَوْدَاءُ فَقَالَ: مَنْ تَرَوْنَ نَكْسُو هَذِهِ الْخَمِيصَةَ؟ فَأُسْكِتَ الْقَوْمُ، فَقَالَ: ائْتُونِي بِأُمِّ خَالِدٍ، فَأُتِيَ بِي النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَلْبَسَنِيهَا بِيَدِهِ وَقَالَ: أَبْلِي وَأَخْلِقِي، مَرَّتَيْنِ، فَجَعَلَ يَنْظُرُ إِلَى عَلَمِ

ہم سے ابو الولید نے بیان کیا کہا ہم سے اسحاق بن سعید بن عمرو بن سعید بن عاص نے کہا مجھ سے والد سعید بن عمرو نے کہا مجھ سے ام خالد نے بیان کیا جو خالد بن سعید بن عاص کی بیٹی تھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس کچھ کپڑے آئے ان میں ایک کالی اونی چادر بھی تھی آپ نے صحابہ سے فرمایا یہ (پھول) چادر کس کو پہناؤں لوگ خاموش ہو رہے پھر آپ ہی نے فرمایا ام خالد کو بلاؤ لوگ مجھ کو لے کر آئے (میں کم سن تھی) آپ نے اپنے ہاتھ سے وہ چادر مجھ کو پہنا دی اور دو بار فرمایا پرانی کر پھاڑ (دعا دی یعنی زندہ رہ) آپ اس چادر کے بیل بوٹے کو دیکھنے

الْخَمِيصَةِ وَيُشِيرُ بِيَدِهِ إِلَيَّ يَقُولُ: يَا أُمَّ خَالِدٍ، هَذَا سَنَا، وَالسَّنَا بِلِسَانِ الْحَبَشَةِ: الْحَسَنُ، قَالَ إِسْحَاقُ: حَدَّثَتْنِي امْرَأَةٌ مِنْ أَهْلِي أَنَّهَا رَأَتْهُ عَلَى أُمِّ خَالِدٍ۔

اور ہاتھ سے میری طرف اشارہ کرتے فرماتے ام خالد سَنَا سَنَا یہ حبشی زبان کا لفظ ہے یعنی واہ کیا زیب دیتی ہے اسحاق بن سعید نے کہا میرے عزیزوں میں سے ایک عورت (نام نامعلوم) نے بیان کیا کہ اس نے یہ چادر ام خالد پر دیکھی ہے۔

بَابُ النَّهْيِ عَنِ التَّزَعْفُرِ لِلرِّجَالِ۔

باب مردوں کو زعفران کا رنگ منع ہے۔

(یعنے بدن یا کپڑے کو زعفران سے رنگنا) ف

ف مگر شادی میں درست ہے جیسے اوپر ایک حدیث میں گزر چکا ہے۔

۷۳۷۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ، عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ، عَنْ أَنَسٍ قَالَ: نَهَى النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَتَزَعْفَرَ الرَّجُلُ۔

ہم سے مسدد نے بیان کیا کہا ہم سے عبدالوارث بن سعید نے انہوں نے عبدالعزیز سے انہوں نے انس بن مالک رضؓ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مردوں کو زعفران کے رنگ سے منع فرمایا۔ ف

ف یہ عام ہے بدن اور کپڑا دونوں کے رنگنے کو شامل ہے آگے کی حدیث سے یہ نکلا ہے کہ احرام کی حالت میں منع ہے بن احرام منع نہیں ہے مگر اکثر علماء کے نزدیک زعفران کا رنگ مردوں کو مطلقاً منع ہے احرام ہو یا نہ ہو۔

بَابُ الثَّوْبِ الْمُزَعْفَرِ۔

باب زعفران میں رنگے ہوئے کپڑے کا کیا حکم ہے

۷۳۸۔ حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ دِينَارٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: نَهَى النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَلْبَسَ الْمُحْرِمُ ثَوْبًا مَصْبُوغًا بِوَرْسٍ أَوْ بِزَعْفَرَانَ۔

ہم سے ابونعیم نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان بن عیینہ نے انہوں نے عبداللہ بن دینار سے انہوں نے عبداللہ بن عمر رضؓ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے محرم کو ف اس کپڑے کے پہننے سے منع فرمایا جو زعفران یا ورس میں رنگا گیا ہو (ورس ایک خوشبودار رنگین گھاس ہے)

ف یعنے جو حج اور عمرے کا احرام باندھے۔

بَابُ الثَّوْبِ الْأَحْمَرِ۔

باب سرخ رنگ کے کپڑے کا بیان

ف سرخ رنگ کا کپڑا مردوں کو پہننا درست ہے یا نہیں اس میں اختلاف ہے امام شافعی اور ایک جماعت صحابہ

اور تابعین کا یہ قول ہے کہ درست ہے گو کسم کا رنگ ہو اور بعضوں نے کہا نادرست ہے بیہقی نے کہا صحیح یہ ہے کہ کسم کا رنگ مردوں کو نادرست ہے کیوں کہ اس کی ممانعت میں صحیح حدیثیں آئی ہیں اگر شافعی کو یہ حدیثیں پہنچتیں تو ضرور ممانعت کے قائل ہوتے۔ تیسیر القاری میں ہے کہ کسم کے سوا دوسرا سرخ رنگ مثلاً مجیٹھ وغیرہ کا جس سے بانات رنگی جاتی ہے یا گیرو کا اکثر فقہا کے نزدیک مردوں کو درست ہے بعضے فقہا نے نرا سرخ منع کیا ہے۔ سرخ دھاری والا کپڑا اور درست رکھا ہے وہ کہتے ہیں حدیث میں جو یہ ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سرخ جوڑا پہنے تھے اس میں سرخ دھاریاں تھیں شوکانی نے اہل حدیث کا مذہب یہ قرار دیا ہے کہ کسم کا سرخ رنگ مردوں کے لیے نادرست ہے دوسرا سرخ رنگ درست ہے اور یہی صحیح ہے۔

٧٣٩- حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، سَمِعَ الْبَرَاءَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَقُولُ: كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرْبُوعًا، وَقَدْ رَأَيْتُهُ فِي حُلَّةٍ حَمْرَاءَ مَا رَأَيْتُ شَيْئًا أَحْسَنَ مِنْهُ.

ہم سے ابوالولید نے بیان کیا کہا ہم سے شعبہ نے انہوں نے ابو اسحاق سے انہوں نے براء بن عازب سے وہ کہتے تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم میانہ قد تھے (نہ بہت لمبے نہ ٹھگنے) میں نے آپ کو ایک سرخ جوڑا پہنے دیکھا اتنا خوب صورت میں نے کسی کو نہیں دیکھا۔

بَابُ الْمِيثَرَةِ الْحَمْرَاءِ۔

باب سرخ زین پوش کا کیا حکم ہے۔

ف قسطلانی نے کہا سرخ زین پوش سے وہی مراد ہے جو ریشمی ہو۔

٧٤٠- حَدَّثَنِي قَبِيصَةُ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ أَشْعَثَ، عَنْ مُعَاوِيَةَ ابْنِ سُوَيْدِ بْنِ مُقَرِّنٍ، عَنِ الْبَرَاءِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: أَمَرَنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِسَبْعٍ: عِيَادَةِ الْمَرِيضِ، وَاتِّبَاعِ الْجَنَائِزِ، وَتَشْمِيتِ الْعَاطِسِ، وَنَهَانَا عَنْ لُبْسِ الْحَرِيرِ وَالدِّيبَاجِ وَالْقَسِّيِّ وَالْإِسْتَبْرَقِ وَمَيَاثِرِ الْحُمْرِ.

ہم سے قبیصہ بن عقبہ نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان بن عیینہ نے انہوں نے اشعث بن ابی الشعثاء سے انہوں نے معاویہ بن سوید بن مقرن سے انہوں نے براء بن عازب سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم کو سات باتوں کا حکم دیا۔ بیمار پرسی کرنے کا۔ جنازوں کے ساتھ جانے کا۔ چھینک کا جواب دینے کا ف اور ہم کو منع کیا خالص ریشمی کپڑا اور دیبا اور قسی اور استبرق پہننے سے اور سرخ زین پوشوں کے استعمال سے۔

ف باقی چار باتیں اس روایت میں بیان نہیں کیں دوسری روایت میں مذکور ہیں دعوت قبول کرنا۔ سلام فاش کرنا۔ مظلوم کی مدد کرنا۔ قسم سچی کرنا۔ اسی طرح سات باتیں جو منع ہیں ان میں سے اس روایت میں پانچ مذکور ہیں

دو اور یہ ہیں سونے کی انگوٹھی پہننا۔ چاندی کے برتنوں میں کھانا پینا۔

بَابُ النِّعَالِ السِّبْتِيَّةِ وَغَيْرِهَا۔ باب صاف چمڑے کی جوتی پہننا۔ ف۲

ف۱ جس پر سے بال نکال لیے گئے ہوں یعنی نری کے ف۲ عرب میں اکثر لوگ بن دباغت کے چمڑے کی جس پر بال لگے رہتے جوتیاں پہنتے۔

۷۴۱۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ: حَدَّثَنَا حَمَّادٌ، عَنْ سَعِيدٍ أَبِي مَسْلَمَةَ قَالَ: سَأَلْتُ أَنَسًا: أَكَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي فِي نَعْلَيْهِ؟ قَالَ: نَعَمْ۔

ہم سے سلیمان بن حرب نے بیان کیا کہا ہم سے حماد بن زید نے انہوں نے سعید بن ابی مسلمہ سے انہوں نے کہا میں نے انس رضؓ سے پوچھا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اپنی جوتیاں پہنے ہوئے نماز پڑھتے انہوں نے کہا ہاں ف۱۔

ف۱ اس روایت کی تطبیق ترجمہ باب سے مشکل ہے مگر امام بخاری نے اپنی عادت کے موافق اس سے استدلال کیا کیونکہ جوتی عام ہے دونوں طرح کی جوتی کو شامل ہے یعنے اس چمڑے کی جوتی کو بھی جس پر بال ہوں اور اس کو بھی جس کے بال نکال دیئے گئے ہوں۔

۷۴۲۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ، عَنْ سَعِيدٍ الْمَقْبُرِيِّ، عَنْ عُبَيْدِ بْنِ جُرَيْجٍ: أَنَّهُ قَالَ لِعَبْدِ اللَّهِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا: رَأَيْتُكَ تَصْنَعُ أَرْبَعًا لَمْ أَرَ أَحَدًا مِنْ أَصْحَابِكَ يَصْنَعُهَا، قَالَ: مَا هِيَ يَا ابْنَ جُرَيْجٍ؟ قَالَ: رَأَيْتُكَ لَا تَمَسُّ مِنَ الْأَرْكَانِ إِلَّا الْيَمَانِيَّيْنِ وَرَأَيْتُكَ تَلْبَسُ النِّعَالَ السِّبْتِيَّةَ، وَرَأَيْتُكَ تَصْبُغُ بِالصُّفْرَةِ، وَرَأَيْتُكَ إِذَا كُنْتَ بِمَكَّةَ أَهَلَّ النَّاسُ إِذَا رَأَوُا الْهِلَالَ، وَلَمْ تُهِلَّ أَنْتَ حَتَّى كَانَ يَوْمُ التَّرْوِيَةِ، فَقَالَ لَهُ عَبْدُ اللَّهِ ابْنُ عُمَرَ: أَمَّا الْأَرْكَانُ فَإِنِّي لَمْ أَرَ

ہم سے عبداللہ بن مسلمہ قعنبی نے بیان کیا انہوں نے امام مالک سے انہوں نے سعید مقبری سے انہوں نے عبید بن جریج سے انہوں نے عبداللہ بن عمر رضؓ سے کہا میں تم کو چار باتیں کرتے دیکھتا ہوں جو تمہارے ساتھیوں میں سے کسی اور صحابی کو کرتے نہیں دیکھتا انہوں نے پوچھا ابن جریج وہ کونسی باتیں ہیں انہوں نے کہا تم خانہ کعبہ کے کسی کونے کو ہاتھ نہیں (طواف میں) لگاتے صرف رکن یمانی اور حجر اسود کو ہاتھ لگاتے ہو۔ دوسرے تم صاف نری کے جوتے پہنتے ہو تیسرے تم زرد خضاب کرتے ہو ف۱ چوتھے جب تم مکہ میں ہوتے ہو تو اور لوگ تو ذی الحجہ کا چاند دیکھتے ہی احرام باندھ لیتے ہیں اور تم (بے احرام) ٹھہرے رہتے ہو جب آٹھویں تاریخ ہوتی ہے اس وقت احرام باندھتے ہو عبداللہ

رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَمَسُّ إِلَّا الْيَمَانِيَّيْنِ، وَأَمَّا النِّعَالُ السِّبْتِيَّةُ فَإِنِّي رَأَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَلْبَسُ النِّعَالَ الَّتِي لَيْسَ فِيهَا شَعَرٌ وَيَتَوَضَّأُ فِيهَا فَأَنَا أُحِبُّ أَنْ أَلْبَسَهَا، وَأَمَّا الصُّفْرَةُ فَإِنِّي رَأَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصْبُغُ بِهَا، فَأَنَا أُحِبُّ أَنْ أَصْبُغَ بِهَا، وَأَمَّا الْإِهْلَالُ فَإِنِّي لَمْ أَرَ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُهِلُّ حَتَّى تَنْبَعِثَ بِهِ رَاحِلَتُهُ۔

بن عمرؓ نے یہ سن کر کہا رکن یمانی اور حجر اسود کے سوا اور کسی رکن کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہاتھ نہیں لگاتے تھے (میں بھی نہیں لگاتا) صاف نری کے جوتے جس پر بال نہیں رہتے میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو پہنتے دیکھا ہے ان کو پہنے پہنے وضو کرتے اس لیے میں بھی ان کا پہننا پسند کرتا ہوں زرد رنگ کا خضاب کرنے ف۱ یا زرد رنگ کے کپڑے پہننے میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا اس لیے میں بھی زرد رنگ پسند کرتا ہوں ف۲ احرام کا جو تو نے ذکر کیا تو میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اسی وقت حج کا احرام باندھتے دیکھا جب آپ اونٹ پر سوار ہو کر جانے لگتے ف۳

ف۱ زعفران کا یا زرد رنگ کے کپڑے پہنتے ہو ف۲ صحیح یہ ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے زرد رنگ کا خضاب داڑھی میں نہیں کیا لیکن آپ زرد خوشبو لگایا کرتے اسی کی زردی شاید بالوں میں بھی لگ گئی ہوگی۔ ف۳ معلوم ہوا زرد رنگ کا استعمال مردوں کو درست ہے بشرطیکہ زعفران کا زرد رنگ نہ ہو ف۴ تو میں بھی جب مکہ سے منا کو جانے لگتا ہوں یعنی آٹھویں تاریخ اسی وقت احرام باندھتا ہوں لبیک پکارتا ہوں۔

---

٧٤٣ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِينَارٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ: نَهَى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَلْبَسَ الْمُحْرِمُ ثَوْبًا مَصْبُوغًا بِزَعْفَرَانٍ أَوْ وَرْسٍ، وَقَالَ: مَنْ لَمْ يَجِدْ نَعْلَيْنِ فَلْيَلْبَسْ خُفَّيْنِ وَلْيَقْطَعْهُمَا أَسْفَلَ مِنَ الْكَعْبَيْنِ۔

ہم سے عبداللہ بن یوسف تنیسی نے بیان کیا کہا ہم کو امام مالک نے خبر دی انہوں نے عبداللہ بن دینار سے انہوں نے عبداللہ بن عمرؓ سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے محرم کو زعفران یا ورس میں رنگا ہوا کپڑا پہننے سے منع فرمایا اور کہا جس شخص کو جوتیاں نہ ملیں وہ موزوں کو ٹخنوں کے نیچے تک کاٹ لے ف۱

ف۱ اس حدیث میں بھی جوتیوں کا ذکر ہے جو عام ہے ہر طرح کی جوتیوں کو شامل ہے۔

---

٧٤٤ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ:

ہم سے محمد بن یوسف فریابی نے بیان کیا کہا ہم

حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ، عَنْ جَابِرِ بْنِ زَيْدٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ لَمْ يَكُنْ لَهُ إِزَارٌ فَلْيَلْبَسِ السَّرَاوِيلَ، وَمَنْ لَمْ يَكُنْ لَهُ نَعْلَانِ فَلْيَلْبَسْ خُفَّيْنِ۔

سے سفیان ثوری نے انہوں نے عمرو بن دینار سے انہوں نے جابر بن زید سے انہوں نے ابن عباس رضی اللہ عنہ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس شخص کو (احرام میں) تہ بند نہ ملے وہ پائجامہ پہن لے (اس کا کاٹنا ضرور نہیں) اور جس کو جوتیاں نہ ملیں وہ موزے پہن لے ف

ف لیکن ٹخنوں کے نیچے تک ان کو کاٹ ڈالے جیسے اُوپر کی حدیث میں ہے۔

بَابٌ يَبْدَأُ بِالنَّعْلِ الْيُمْنَى۔

باب پہنتے وقت پہلے داہنا جوتا پہنے۔

۷۴۵ - حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مِنْهَالٍ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ: أَخْبَرَنِي أَشْعَثُ ابْنُ سُلَيْمٍ: سَمِعْتُ أَبِي يُحَدِّثُ عَنْ مَسْرُوقٍ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ: كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُحِبُّ التَّيَمُّنَ فِي طُهُورِهِ وَتَرَجُّلِهِ وَتَنَعُّلِهِ۔

ہم سے حجاج بن منہال نے بیان کیا کہا ہم سے شعبہ نے کہا مجھ کو اشعث بن سلیم نے خبر دی کہ میں نے اپنے والد سے سنا وہ مسروق سے روایت کرتے تھے وہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو داہنی طرف سے شروع کرنا بہت پسند تھا، طہارت میں جوتا پہننے میں کنگھی کرنے میں ف

ف ایک روایت میں اتنا زیادہ ہے ہر کام میں ان میں سے وہ کام مستثنیٰ ہیں جن میں بائیں سے شروع کرنا مستحب ہے مثلاً جوتا اتارنے مسجد سے باہر نکلنے پاخانہ جانے میں۔

بَابٌ۔ لَا يَمْشِي فِي نَعْلٍ وَاحِدَةٍ۔

باب ایک پاؤں میں جوتا ایک پاؤں ننگا اس طرح چلنا منع ہے۔

۷۴۶ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ، عَنْ أَبِي الزِّنَادِ، عَنِ الْأَعْرَجِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لَا يَمْشِي أَحَدُكُمْ فِي نَعْلٍ وَاحِدَةٍ، لِيُحْفِهِمَا جَمِيعًا، أَوْ لِيُنْعِلْهُمَا جَمِيعًا۔

ہم سے عبد اللہ بن مسلمہ نے بیان کیا انہوں نے امام مالک سے انہوں نے ابو الزناد سے انہوں نے اعرج سے انہوں نے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم میں کوئی ایک جوتا پہن کر نہ چلے یا دونوں جوتے اتار لے یا دونوں پہن کر چلے ف

ف اس میں بڑی حکمت ہے اول تو یہ بدنما ہے ایک پاؤں میں جوتا ایک پاؤں ننگا دوسرے اس میں پاؤں تلے اوپر ہو کر موچ آجانے کا ڈر ہے۔

بَابٌ- يَنْزِعُ نَعْلَهُ الْيُسْرَى.

٧٤٧- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مَسْلَمَةَ، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ أَبِي الزِّنَادِ، عَنِ الْأَعْرَجِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: إِذَا انْتَعَلَ أَحَدُكُمْ فَلْيَبْدَأْ بِالْيَمِينِ، وَإِذَا انْتَزَعَ فَلْيَبْدَأْ بِالشِّمَالِ، لِتَكُنِ الْيُمْنَى أَوَّلَهُمَا تُنْعَلُ وَآخِرَهُمَا تُنْزَعُ۔

باب جوتا اتارتے وقت پہلے بایاں اتارے

ہم سے عبداللہ بن مسلمہ نے بیان کیا، انہوں نے امام مالک سے انہوں نے ابوالزناد سے انہوں نے اعرج سے انہوں نے ابوہریرہ رض سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب کوئی تم میں سے جوتا پہنے تو پہلے داہنا پاؤں ڈالے اور جب جوتا اتارے تو پہلے بایاں پاؤں نکالے داہنا پاؤں پہننے میں تو اول رہے اتارنے میں اخیر۔

بَابٌ- قِبَالَانِ فِي نَعْلٍ، وَمَنْ رَأَى قِبَالًا وَاحِدًا وَاسِعًا۔

٧٤٨- حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مِنْهَالٍ: حَدَّثَنَا هَمَّامٌ، عَنْ قَتَادَةَ: حَدَّثَنَا أَنَسٌ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: أَنَّ نَعْلَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ لَهُمَا قِبَالَانِ۔

باب ہر چپل میں دو، دو تسمے اور ایک تسمہ بھی کافی ہے۔

ہم سے حجاج بن منہال نے بیان کیا کہا ہم سے ہمام نے انہوں نے قتادہ سے کہا ہم سے انس رض نے بیان کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی (ہر) جوتی میں دو دو تسمے تھے۔

٧٤٩- حَدَّثَنِي مُحَمَّدٌ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللهِ: أَخْبَرَنَا عِيسَى بْنُ طَهْمَانَ قَالَ: أَخْرَجَ إِلَيْنَا أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ نَعْلَيْنِ لَهُمَا قِبَالَانِ، فَقَالَ ثَابِتٌ الْبُنَانِيُّ: هَذِهِ نَعْلُ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

ف اس سے باب کا دوسرا مطلب ثابت ہوا۔

مجھ سے محمد بن مقاتل نے بیان کیا کہا ہم کو عبداللہ بن مبارک نے خبر دی کہا ہم کو عیسیٰ بن طہمان نے انہوں نے کہا انس رض دو جوتیاں لے کر نکلے ان دونوں میں دو تسمے تھے (ہر ایک میں ایک) ثابت بنانی نے کہا یہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا جوتا ہے ف

بَابُ الْقُبَّةِ الْحَمْرَاءِ مِنْ أَدَمٍ۔

باب لال چمڑے کا ڈیرہ۔

٧٥٠ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَرْعَرَةَ قَالَ، حَدَّثَنِي عُمَرُ بْنُ أَبِي زَائِدَةَ، عَنْ عَوْنِ بْنِ أَبِي جُحَيْفَةَ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ: أَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ فِي قُبَّةٍ حَمْرَاءَ مِنْ أَدَمٍ وَرَأَيْتُ بِلَالًا أَخَذَ وَضُوءَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالنَّاسُ يَبْتَدِرُونَ الْوَضُوءَ فَمَنْ أَصَابَ مِنْهُ شَيْئًا تَمَسَّحَ بِهِ، وَمَنْ لَمْ يُصِبْ مِنْهُ شَيْئًا أَخَذَ مِنْ بَلَلِ يَدِ صَاحِبِهِ۔

ہم سے محمد بن عرعرہ نے بیان کیا کہا مجھ سے عمر بن ابی زائدہ نے انہوں نے عون بن ابی جحیفہ سے انہوں نے اپنے والد وہب بن عبداللہ سوائی سے انہوں نے کہا میں ف آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اس وقت آپ چمڑے کے ڈیرے میں تشریف رکھتے تھے۔ میں نے دیکھا آپ کے وضو کا پانی بلال لے کر آئے لوگ اس کو لینے کو لپکے جس نے کچھ پا لیا اس نے بدن پر لگا لیا جس کو نہ مل سکا اس نے دوسرے کے ہاتھ سے تری لے کر (وہی لگالی)

ف حج وداع میں۔

٧٥١ - حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ، أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، أَخْبَرَنِي أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ ح، وَقَالَ اللَّيْثُ حَدَّثَنِي يُونُسُ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: أَرْسَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى الْأَنْصَارِ فَجَمَعَهُمْ فِي قُبَّةٍ مِنْ أَدَمٍ۔

ہم سے ابوالیمان نے بیان کیا کہا ہم کو شعیب نے خبر دی انہوں نے زہری سے کہا مجھ کو انس بن مالک نے خبر دی دوسری سند لیث بن سعد نے کہا (اس کو اسمٰعیلی نے وصل کیا) مجھ سے یونس نے بیان کیا انہوں نے ابن شہاب سے کہا مجھ کو انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے خبر دی انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے انصار کو بلا بھیجا ان کو لال چمڑے کے ڈیرے میں جمع کیا ف

ف یہ وہ قصہ ہے جو غزوہ طائف میں گزر چکا جب انصار نے کہا تھا آپ لوٹ کا مال قریش کے لوگوں کو دیتے ہیں ہم کو نہیں دیتے حالانکہ ابھی تک ہماری تلواروں سے قریش کے خون ٹپک رہے ہیں۔

بَابُ الْجُلُوسِ عَلَى الْحَصِيرِ وَنَحْوِهِ۔

باب بوریئے وغیرہ یا اس کی طرح دوسرے (حقیر) فرش پر بیٹھ جانا۔

٧٥٢ - حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي بَكْرٍ، حَدَّثَنَا مُعْتَمِرٌ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ عَنْ سَعِيدٍ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا،

مجھ سے محمد بن ابی بکر مقدمی نے بیان کیا کہا ہم سے معتمر بن سلیمان نے انہوں نے عبیداللہ عمری سے انہوں نے سعید بن ابی سعید مقبری سے انہوں نے ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن بن عوف سے انہوں نے حضرت عائشہ سے کہ آنحضرت

أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَحْتَجِرُ حَصِيرًا بِاللَّيْلِ فَيُصَلِّي وَيَبْسُطُهُ بِالنَّهَارِ فَيَجْلِسُ عَلَيْهِ، فَجَعَلَ النَّاسُ يَثُوبُونَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيُصَلُّونَ بِصَلَاتِهِ حَتَّى كَثُرُوا، فَأَقْبَلَ فَقَالَ: يَا أَيُّهَا النَّاسُ، خُذُوا مِنَ الْأَعْمَالِ مَا تُطِيقُونَ، فَإِنَّ اللّٰهَ لَا يَمَلُّ حَتَّى تَمَلُّوا، وَإِنَّ أَحَبَّ الْأَعْمَالِ إِلَى اللّٰهِ مَا دَامَ وَإِنْ قَلَّ.

صلی اللہ علیہ وسلم رات کو ایک بوریئے کی آڑ کر کے حجرہ سا بنا لیتے اس میں تہجد کی نماز پڑھا کرتے اور دن کو اسی کو بچھا کر اس پر بیٹھتے لوگوں نے ف۱ جمع ہونا شروع کیا حجرے کے پرے رہ کر آپ کی اقتدا کرتے جب بہت لوگ جمع ہونے لگے تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ان کی طرف مخاطب ہوئے فرمایا لوگو! اتنا عمل کرو جتنا نبھ سکے کیوں کہ اللہ تعالیٰ کے پاس ثواب کی کمی نہیں تم ہی عمل کرتے کرتے زچ ہو جاؤ گے (اکتا جاؤ گے) دیکھو اللہ کو وہ عمل پسند ہے جو ہمیشہ ہوتا رہے گو تھوڑا ہی ہو ف۲

ف۱ یہ خبر سن کر آپ اس حجرے میں نماز پڑھ رہے ہیں ف۲ سبحان اللہ کیا حکمت کی تعلیم ہے جو آدمی تھوڑا تھوڑا مواظبت کے ساتھ عمل کرے اخیر میں وہی بہت ہو جاتا ہے پورا ہوتا ہے دوڑ کر چلنے والا ہمیشہ گر پڑتا ہے آہستہ چلنے والا منزل مقصود کو پہنچ جاتا ہے جن لوگوں نے دنیا میں بڑے بڑے کام کیے ہیں بڑی بڑی کتابیں پوری کیں وہ انہی لوگوں نے جو آہستہ مواظبت اور پابندی اوقات کے ساتھ اپنے کام کرتے رہے اور جلد بازوں سے کبھی کوئی بڑا کام پورا نہ ہو سکا

بَابُ الْمُزَرَّرِ بِالذَّهَبِ

باب اگر کسی کپڑے میں گھنڈی تکمے سنہری

وَقَالَ اللَّيْثُ: حَدَّثَنِي ابْنُ أَبِي مُلَيْكَةَ، عَنِ الْمِسْوَرِ بْنِ مَخْرَمَةَ أَنَّ أَبَاهُ مَخْرَمَةَ قَالَ لَهُ: يَا بُنَيَّ إِنَّهُ بَلَغَنِي أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدِمَتْ عَلَيْهِ أَقْبِيَةٌ فَهُوَ يَقْسِمُهَا، فَاذْهَبْ بِنَا إِلَيْهِ، فَذَهَبْنَا فَوَجَدْنَا النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي مَنْزِلِهِ فَقَالَ لِي: يَا بُنَيَّ ادْعُ لِي النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَعْظَمْتُ ذٰلِكَ فَقُلْتُ: أَدْعُو لَكَ رَسُولَ اللّٰهِ؟ فَقَالَ: يَا بُنَيَّ، إِنَّهُ لَيْسَ بِجَبَّارٍ، فَدَعَوْتُهُ فَخَرَجَ وَعَلَيْهِ قَبَاءٌ مِنْ دِيبَاجٍ مُزَرَّرٍ

لگے ہوں یا چاندی سونے کے بٹن ہوں) لیث بن سعد نے کہا (اس کو امام احمد نے وصل کیا) مجھ سے ابن ابی ملیکہ نے بیان کیا انہوں نے مسور بن مخرمہ سے ان کے والد مخرمہ ان سے کہنے لگے بیٹا مجھ کو خبر لگی ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس (کہیں سے) اچکنیں آئی ہیں آپ بانٹ رہے ہیں چلو ہم بھی آپ کے پاس چلیں (ہم کو بھی کوئی اچکن مل جائے) خیر ہم باپ بیٹا مل کر گئے دیکھا تو آپ گھر پر ہیں والد نے مجھ سے کہا ذرا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو میرے نام سے بلا لے میں نے اس کو برا سمجھا اور والد سے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھو تم کو دیکھو میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو تو تمہارے لیے

بِالذَّهَبِ، فَقَالَ: يَا مَخْرَمَةُ، هَذَا خَبَأْتُهُ لَكَ، فَأَعْطَاهُ إِيَّاهُ.

بلانے والا نہیں ف۱ انہوں نے کہا بیٹا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم (دنیا کے رئیسوں کی طرح) مغرور نہیں ہیں خیر ہیں نے (والد کے کہنے سے) آپ کو بلایا آپ ایک اچکن دیباکی جس میں سنہری گھنڈی تکمے لگے ہوئے تھے ڈالے ہوئے نکلے ف۲ اور فرمانے لگے مخرمہ میں نے یہ اچکن تیرے لیے چھپا رکھی تھی پھر وہ ان کو دے دی ف۳

ف۱ کیونکہ یہ ادب کے خلاف ہے ف۲ شاید اس وقت تک حریر پہننا حرام نہ ہوا ہوگا یا اس قبا کو لیے ہوئے نکلے ہوں گے ڈالنے سے یہی مراد ہے ف۳ پہلے مخرمہ ذرا دل میں غصے تھے کہ آپ نے اوروں کو قبائیں دیں ان کو یاد تک نہیں کیا جب مخرمہ نے آپ کو بلوایا تو آپ سمجھ گئے اور قبا لیے ہوئے برآمد ہوئے اور مخرمہ کی خواہش پوری کردی ان کا سارا رنج جاتا رہا سبحان اللہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو ادنیٰ اعلیٰ سب کا ایسا خیال تھا یہی تو وجہ تھی سب آپ پر سے اپنی جان مال نثار کرنا فخر اور سعادت سمجھتے تھے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے وَلَوْ كُنْتَ فَظًّا غَلِيظَ الْقَلْبِ لَانْفَضُّوا مِنْ حَوْلِكَ مسلمان بادشاہوں کو ان حدیثوں سے نصیحت لینا چاہیے اور اپنی رعایا کے ساتھ اس شفقت اور مہربانی سے پیش آنا چاہیے کہ وہ ان کے عاشق زار بنے رہیں ہمارے زمانہ کے تو مسلمان بادشاہوں نے وہ طریقہ اختیار کر رکھا ہے کہ ایک فرد بشر بھی ان کا بے غرض خیر خواہ نہیں ہے خوشامد سے یا ڈر کر سب خیر خواہی اور محبت کا دعویٰ کرتے ہیں وَكَفَى بِاللَّهِ شَهِيدًا۔

بَابُ خَوَاتِيمِ الذَّهَبِ۔

باب سونے کی انگوٹھیاں (مرد) کو پہننا کیسا ہے

٧٥٣۔ حَدَّثَنَا آدَمُ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنَا أَشْعَثُ بْنُ سُلَيْمٍ قَالَ: سَمِعْتُ مُعَاوِيَةَ بْنَ سُوَيْدِ بْنِ مُقَرِّنٍ قَالَ: سَمِعْتُ الْبَرَاءَ بْنَ عَازِبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا يَقُولُ: نَهَانَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ سَبْعٍ، نَهَى عَنْ خَاتَمِ الذَّهَبِ أَوْ قَالَ حَلْقَةِ الذَّهَبِ، وَعَنِ الْحَرِيرِ، وَالْإِسْتَبْرَقِ، وَالدِّيبَاجِ، وَالْمِيثَرَةِ الْحَمْرَاءِ، وَالْقَسِّيِّ، وَآنِيَةِ الْفِضَّةِ، وَأَمَرَنَا بِسَبْعٍ: بِعِيَادَةِ الْمَرِيضِ، وَاتِّبَاعِ الْجَنَائِزِ، وَتَشْمِيتِ الْعَاطِسِ، وَرَدِّ

ہم سے آدم بن ابی ایاس نے بیان کیا کہا ہم سے شعبہ نے کہا ہم سے اشعث بن سلیم نے کہا میں نے معاویہ بن سوید بن مقرن سے سنا کہا میں نے براء بن عازبؓ سے وہ کہتے تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے سات باتوں سے ہم کو منع فرمایا سونے کی انگوٹھی یا سونے کا چھلہ پہننے سے اور خالص ریشمی کپڑا اور استبرق اور دیبا پہننے سے اور لال زین پوش سے اور قسی سے اور چاندی کے برتن (میں کھانے پینے) سے اور سات باتوں کا ہم کو حکم دیا بیمار پرسی کرنے کا جنازوں کے ساتھ جانے کا چھینک کا جواب دینے کا (جب چھینکنے والا الحمد للہ کہے) سلام کا جواب دینے دعوت قبول کرنے کا۔ کسی کی قسم سچا کرنے کا مظلوم

السَّلَامِ، وَإِجَابَةِ الدَّاعِي، وَإِبْرَارِ الْمُقْسِمِ، وَنَصْرِ الْمَظْلُومِ۔

کی مدد کرنے کا

۷۵۴۔ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ: حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنِ النَّضْرِ بْنِ أَنَسٍ، عَنْ بَشِيرِ بْنِ نَهِيكٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ نَهَى عَنْ خَاتَمِ الذَّهَبِ وَقَالَ عَمْرٌو: أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ، عَنْ قَتَادَةَ: سَمِعَ النَّضْرَ، سَمِعَ بَشِيرًا مِثْلَهُ۔

مجھ سے محمد بن بشار نے بیان کیا کہا ہم سے غندر نے کہا ہم سے شعبہ نے انہوں نے قتادہ سے انہوں نے نضر بن انس سے انہوں نے بشیر بن نہیک سے انہوں نے ابوہریرہ رض سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے (مردوں کو) سونے کی انگوٹھی پہننے سے منع فرمایا اور عمرو بن مرزوق باہلی نے کہا (اس کو ابو عوانہ نے اپنی صحیح میں وصل کیا) ہم کو شعبہ نے خبر دی انہوں نے قتادہ سے انہوں نے نضر سے سنا انہوں نے بشیر سے پھر یہی حدیث نقل کی ف

ف اس سند کو لانے سے قتادہ کا سماع نضر سے ثابت کرنا منظور ہے چونکہ قتادہ تدلیس کیا کرتے تھے امام بخاری نے ساری کتاب میں جہاں قتادہ کی روایت عن عن کے ساتھ ہے اکثر مقاموں میں وہاں ان کا سماع کھول دیا ہے۔

۷۵۵۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ: حَدَّثَنَا يَحْيَى، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ قَالَ: حَدَّثَنِي نَافِعٌ، عَنْ عَبْدِ اللهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اتَّخَذَ خَاتَمًا مِنْ ذَهَبٍ وَجَعَلَ فَصَّهُ مِمَّا يَلِي كَفَّهُ، فَاتَّخَذَهُ النَّاسُ، فَرَمَى بِهِ، وَاتَّخَذَ خَاتَمًا مِنْ وَرِقٍ أَوْ فِضَّةٍ۔

ہم سے مسدد بن مسرہد نے بیان کیا کہا ہم سے یحییٰ بن سعید قطان نے انہوں نے عبیداللہ عمری سے کہا مجھ سے نافع نے بیان کیا انہوں نے عبداللہ بن عمر رض سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے (پہلے) ایک سونے کی انگوٹھی بنوائی آپ اس کا نگینہ اندر ہتھیلی کی طرف رکھتے لوگوں نے بھی (آپ کے دیکھا دیکھی) سونے کی انگوٹھیاں بنوائیں پھر آپ نے سونے کی انگوٹھی اتار کر پھینک دی اور چاندی کی انگوٹھی بنوائی ف

ف قسطلانی نے کہا ایک جماعت صحابہ سے سونے کی انگوٹھی پہننا منقول ہے لیکن اس کے بعد اس پر اجماع ہو گیا کہ مرد کو سونے کا زیور پہننا درست نہیں البتہ چاندی کا زیور پہننا درست ہے۔

بَابُ خَاتَمِ الْفِضَّةِ۔

باب چاندی کی انگوٹھی کا بیان

۷۵۶۔ حَدَّثَنَا يُوسُفُ بْنُ مُوسَى: حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ: حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اتَّخَذَ خَاتَمًا مِنْ ذَهَبٍ أَوْ فِضَّةٍ وَجَعَلَ فَصَّهُ مِمَّا يَلِي كَفَّهُ، وَنَقَشَ فِيهِ مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللَّهِ، فَاتَّخَذَ النَّاسُ مِثْلَهُ فَلَمَّا رَآهُمْ قَدِ اتَّخَذُوهَا رَمَى بِهِ وَقَالَ: لَا أَلْبَسُهُ أَبَدًا، ثُمَّ اتَّخَذَ خَاتَمًا مِنْ فِضَّةٍ، فَاتَّخَذَ النَّاسُ خَوَاتِيمَ الْفِضَّةِ، قَالَ ابْنُ عُمَرَ: فَلَبِسَ الْخَاتَمَ بَعْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَبُو بَكْرٍ ثُمَّ عُمَرُ، ثُمَّ عُثْمَانُ حَتَّى وَقَعَ مِنْ عُثْمَانَ فِي بِئْرِ أَرِيسَ۔

ہم سے یوسف بن موسیٰ نے بیان کیا کہا ہم سے ابواُسامہ نے کہا ہم سے عبیداللہ عمری نے انہوں نے نافع سے انہوں نے عبداللہ بن عمر رض سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک انگوٹھی سونے (یا چاندی کی بنوائی اس کا نگ ہتھیلی کی طرف آپ اندر رکھتے اس میں یہ کندہ تھا محمد رسول اللہ لوگوں نے بھی ایسی ہی (سونے کی) انگوٹھیاں بنوائیں جب آپ نے دیکھا کہ سب لوگ انگوٹھیاں پہننے لگے تو آپ نے انگوٹھی اتار کر پھینک دی فرمایا اب کبھی نہیں پہننے کا اور ایک چاندی کی انگوٹھی بنوائی پھر لوگوں نے بھی چاندی کی انگوٹھیاں بنوائیں عبداللہ بن عمر رض نے کہا یہ انگوٹھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پہنتے رہے پھر آپ کے بعد ابوبکر رض پھر عمر رض پھر عثمان رض ان کے ہاتھ سے بیر اریس میں گر گئی ف١ ہر چند ڈھونڈوایا لیکن نہ ملی)۔

ف١ اسی روز سے حضرت عثمان رض کی خلافت میں تنزل شروع ہوا یہ انگشتری گویا انگشتری سلیمانی تھی۔

بَابٌ۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ دِينَارٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَلْبَسُ خَاتَمًا مِنْ ذَهَبٍ فَنَبَذَهُ فَقَالَ: لَا أَلْبَسُهُ أَبَدًا، فَنَبَذَ النَّاسُ خَوَاتِيمَهُمْ۔

باب ف١ ہم سے عبداللہ بن مسلمہ نے بیان کیا انہوں نے امام مالک سے انہوں نے عبداللہ بن دینار سے انہوں نے عبداللہ بن عمر رض سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم (پہلے) سونے کی انگوٹھی پہنا کرتے تھے پھر آپ نے اس کو اتار کر پھینک دیا اور فرمایا پھر اب کبھی نہیں پہنوں گا لوگوں نے بھی اپنی اپنی (سونے کی) انگوٹھیاں اتار کر پھینک دیں۔

ف١ اس میں کوئی ترجمہ مذکور نہیں ہے گویا باب سابق کی فصل ہے

۷۵۷۔ حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ: حَدَّثَنَا اللَّيْثُ، عَنْ يُونُسَ، عَنِ ابْنِ

ہم سے یحییٰ بن بکیر نے بیان کیا کہا ہم سے لیث بن سعد نے انہوں نے یونس سے انہوں نے ابن شہاب

شِهَابٍ قَالَ: حَدَّثَنِي أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: أَنَّهُ رَأَى فِي يَدِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَاتَمًا مِنْ وَرِقٍ يَوْمًا وَاحِدًا، ثُمَّ إِنَّ النَّاسَ اصْطَنَعُوا الْخَوَاتِيمَ مِنْ وَرِقٍ وَلَبِسُوهَا، فَطَرَحَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَاتَمَهُ، فَطَرَحَ النَّاسُ خَوَاتِيمَهُمْ، تَابَعَهُ إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ، وَزِيَادٌ، وَشُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ، وَقَالَ ابْنُ مُسَافِرٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ أُرَى: خَاتَمًا مِنْ وَرِقٍ۔

سے کہا مجھ سے انس بن مالک نے بیان کیا انہوں نے ایک ہی دن آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاتھ میں چاندی کی انگوٹھی دیکھی لوگوں نے کیا کیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو (انگوٹھی پہنے دیکھ کر) سب نے چاندی کی انگوٹھیاں بنوا کر پہنیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی انگوٹھی اتار کر پھینک دی اس وقت لوگوں نے بھی اپنی اپنی انگوٹھیاں اتار کر پھینک دیں۔ یونس کے ساتھ اس حدیث کو ابراہیم بن سعد نے ف اور زیاد بن سعد نے (اس کو مسلم نے وصل کیا) اور شعیب نے بھی (اس کو اسمٰعیلی نے وصل کیا) زہری سے روایت کیا اور عبدالرحمٰن بن خالد بن مسافر نے زہری سے یوں روایت کیا ہے میں سمجھتا ہوں چاندی کی انگوٹھی (اس کو اسمٰعیلی نے وصل کیا۔

ف اس کو مسلم اور ابوداؤد نے وصل کیا۔

بَابُ فَصِّ الْخَاتَمِ۔ باب انگوٹھی کا نگینہ

۷۵۸۔ حَدَّثَنَا عَبْدَانُ: أَخْبَرَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ: أَخْبَرَنَا حُمَيْدٌ قَالَ: سُئِلَ أَنَسٌ: هَلِ اتَّخَذَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَاتَمًا؟ قَالَ: أَخَّرَ لَيْلَةً صَلَاةَ الْعِشَاءِ إِلَى شَطْرِ اللَّيْلِ ثُمَّ أَقْبَلَ عَلَيْنَا بِوَجْهِهِ، فَكَأَنِّي أَنْظُرُ إِلَى وَبِيصِ خَاتَمِهِ قَالَ: إِنَّ النَّاسَ قَدْ صَلَّوْا وَنَامُوا وَإِنَّكُمْ لَمْ تَزَالُوا فِي صَلَاةٍ مَا انْتَظَرْتُمُوهَا

ہم سے عبدان نے بیان کیا کہا ہم کو یزید بن زریع نے خبر دی کہا ہم کو حمید طویل نے انہوں نے کہا انس سے پوچھا گیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے انگوٹھی پہنی تھی انہوں نے کہا ایسا ہوا ایک بار آپ نے آدھی رات تک عشاء کی نماز میں دیر کی پھر آپ ہم لوگوں پر برآمد ہوئے آپ کی انگوٹھی کی چمک گویا میں اس وقت دیکھ رہا ہوں ف آپ نے فرمایا (دنیا کے) اور لوگ نماز پڑھ کر سو رہے اور تم جو نماز کے انتظار میں تھے تو گویا اب تک نماز ہی نماز پڑھتے رہے۔

ف مولانا فضل الرحمٰن نور اللہ مرقدہٗ فرماتے تھے کہ تصور شیخ کے جواز پر جو معمول فقرائے نقشبندیہ ہے ہم ایسی ہی حدیثوں سے دلیل لیتے ہیں جن صحابہ نے یہ کہا ہے گویا ہم اس وقت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھ رہے ہیں میں کہتا ہوں میرے نہم ناقص میں یہ استدلال صحیح نہیں ہے کیونکہ صحابہ قصد کر کے بطور عبادت آنحضرت صلی اللہ علیہ

وسلم کا تصور نہیں کیا کرتے تھے بلکہ اچانا جب آپ کا ذکر آتا تو آپ کی مبارک صورت ان کی آنکھوں میں پھر جاتی یہ اور بات ہے اس کو تصورِ شیخ سے کیا نسبت۔ لیکن شیخ کی صورت خواہ مخواہ نقش خیال میں باندھنا اور ذکر الٰہی کے وقت یہ تصور کرنا کہ فیض الٰہی شیخ کے سینے میں سے ہو کر طالب کے سینے میں آتا ہے اس کی اصل شریعت سے کچھ نہیں اور ان فقراء مجددیہ پر تعجب ہوتا ہے جو باوجود دعویٰ اتباع سنت کے یہ تصور کیا کرتے ہیں میں تو کہتا ہوں کہ یہ تصور ہرگز جائز نہیں ہو سکتا اور فی الجملہ اس میں مشرکین کی مشابہت ہے مشرکین لوگ بتوں کو سامنے رکھ کر عبادت خدا کی کرتے ہیں یہ دلوں کے سامنے شیخ کو رکھ کر عبادت کرتے ہیں۔ شریعت کی پیروی سب چیزوں پر مقدم ہے فقراء مجددیہ کو تصورِ شیخ بالکل ترک کرنا چاہیے وما علینا الا البلاغ

٧٥٩- حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ: أَخْبَرَنَا مُعْتَمِرٌ قَالَ: سَمِعْتُ حُمَيْدًا يُحَدِّثُ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ خَاتَمُهُ مِنْ فِضَّةٍ، وَكَانَ فَصُّهُ مِنْهُ، وَقَالَ يَحْيَى ابْنُ أَيُّوبَ: حَدَّثَنِي حُمَيْدٌ: سَمِعَ أَنَسًا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ-

ہم سے اسحاق بن راہویہ نے بیان کیا کہا ہم کو معتمر بن سلیمان نے خبر دی کہا میں نے حمید سے سنا وہ انس رضی سے نقل کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی انگوٹھی چاندی کی تھی اس میں نگینہ بھی چاندی کا تھا ف اور یحییٰ بن ایوب نے اس حدیث کو یوں روایت کیا (اس کو حمید نے مسند میں وصل کیا) مجھ سے حمید نے بیان کیا انہوں نے انس سے سنا ف۲ انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے

ف جس پر محمد رسول اللہ کندہ تھا دوسری روایت میں یوں ہے اس کا نگینہ عقیق کا تھا یا حبشی پتھر کا ف۲ اس میں حمید کے سماع کی انس رضی سے تصریح۔

بَابُ خَاتَمِ الْحَدِيدِ۔ باب لوہے کی انگوٹھی پہننا کیسا ہے ف

ف راگ یا تانبے یا پیتل یا سیسے یا لوہے کی انگوٹھی پہننا مکروہ نہیں ہے اصح قول یہی ہے اور بریدہ کی حدیث کہ ایک شخص پیتل کی انگوٹھی پہن کر آیا تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تجھ سے بتوں کی بو آتی ہے پھر لوہے کی انگوٹھی پہن کر آیا تو فرمایا تجھ پر دوزخیوں کا زیور ہے ضعیف ہے اس کی سند میں ابو طیبہ راوی ہے جس میں کلام ہوا ہے

٧٦٠- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ أَبِي حَازِمٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ سَمِعَ سَهْلًا يَقُولُ: جَاءَتِ امْرَأَةٌ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ: جِئْتُ أَهَبُ نَفْسِي فَقَامَتْ

ہم سے عبداللہ بن مسلمہ قعنبی نے بیان کیا کہا ہم سے عبدالعزیز بن ابی حازم نے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے سہل بن عبداللہ انصاری سے سنا وہ کہتے تھے ایک عورت (خولہ بنت حکیم یا ام شریک) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئی کہنے لگی یا رسول اللہ

طَوِيلًا، فَنَظَرَ وَصَوَّبَ، فَلَمَّا طَالَ مَقَامُهَا فَقَالَ رَجُلٌ: زَوِّجْنِيهَا إِنْ لَمْ يَكُنْ لَكَ بِهَا حَاجَةٌ، قَالَ: عِنْدَكَ شَيْءٌ تُصْدِقُهَا؟ قَالَ: لَا، قَالَ: انْظُرْ فَذَهَبَ ثُمَّ رَجَعَ فَقَالَ: وَاللهِ إِنْ وَجَدْتُ شَيْئًا، قَالَ: اذْهَبْ فَالْتَمِسْ وَلَوْ خَاتَمًا مِنْ حَدِيدٍ، فَذَهَبَ ثُمَّ رَجَعَ فَقَالَ: لَا وَاللهِ، وَلَا خَاتَمًا مِنْ حَدِيدٍ، وَعَلَيْهِ إِزَارٌ مَا عَلَيْهِ رِدَاءٌ، فَقَالَ: أُصْدِقُهَا إِزَارِي؟ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِزَارُكَ إِنْ لَبِسْتَهُ لَمْ يَكُنْ عَلَيْكَ مِنْهُ شَيْءٌ، وَإِنْ لَبِسَتْهُ لَمْ يَكُنْ عَلَيْهَا مِنْهُ شَيْءٌ، فَتَنَحَّى الرَّجُلُ فَجَلَسَ فَرَآهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُوَلِّيًا، فَأَمَرَ بِهِ فَدُعِيَ فَقَالَ: مَا مَعَكَ مِنَ الْقُرْآنِ؟ قَالَ: سُورَةُ كَذَا وَكَذَا، لِسُوَرٍ عَدَّدَهَا، قَالَ: قَدْ مَلَّكْتُكَهَا بِمَا مَعَكَ مِنَ الْقُرْآنِ۔

میں نے اپنی جان آپ کو بخش دی پھر بڑی دیر تک کھڑی رہی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو دیکھ کر سر جھکا لیا جب بڑی دیر کھڑی رہی تو ایک دوسرے شخص نام نامعلوم نے عرض کیا یا رسول اللہ اگر آپ اس عورت کو نہیں چاہتے تو مجھ سے اس کا نکاح کر دیجیے آپ نے فرمایا تیرے پاس مہر میں دینے کو کچھ ہے وہ بولا کچھ نہیں آپ نے فرمایا جا دیکھ۔ وہ گیا پھر لوٹ کر آیا کہنے لگا خدا کی قسم مجھکو تو کچھ بھی نہیں ملا آپ نے فرمایا (بھلے آدمی) جا کچھ تو بھی لے کر آ۔ لوہے کی انگوٹھی سہی ف وہ گیا پھر لوٹ کر آیا کہنے لگا خدا کی قسم مجھ کو تو کچھ نہیں ملا لوہے کی انگوٹھی بھی نہ مل سکی وہ آدمی صرف تہبند باندھے تھا چادر تک اس کے پاس نہیں تھی کیا کہنے لگا میں یہ تہبند اس کے مہر میں دیتا ہوں آپ نے فرمایا (واہ کیا خوب) اگر وہ عورت باندھے تو پھر تو کیا ننگا پھرے گا اور اگر تو یہ تہبند باندھے تو پھر عورت کے پاس کیا رہے گا یہ سن کر وہ مرد (مایوس ہو کر) ایک کونے میں جا کر بیٹھ رہا جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے دیکھا کہ (بیچارہ) مایوس ہو کر پیٹھ پھیرے جا رہا ہے تو اس کو بلوایا پوچھا قرآن تجھ کو کیا کیا یاد ہے اس نے کہا۔ فلانی فلانی سورتیں یاد ہیں کئی سورتیں گنیں آپ نے فرمایا جا میں نے یہ عورت ان سورتوں کے بدل تیرے نکاح میں دی۔

ف یہیں سے ترجمہ باب نکلتا ہے۔

بَابُ نَقْشِ الْخَاتَمِ۔

باب انگوٹھی کے نقش کا بیان۔

۷۶۱- حَدَّثَنَا عَبْدُ الْأَعْلَى: حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ: حَدَّثَنَا سَعِيدٌ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللهُ

ہم سے عبدالاعلیٰ بن حماد نے بیان کیا کہا ہم سے یزید بن زریع نے کہا ہم سے سعید بن ابی عروبہ نے انہوں نے قتادہ سے انہوں نے انس رض سے انہوں نے کہا آنحضرت

عَنْهُ: أَنَّ نَبِيَّ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرَادَ أَنْ يَكْتُبَ إِلَى رَهْطٍ أَوْ أُنَاسٍ مِنَ الأَعَاجِمِ، فَقِيلَ لَهُ: إِنَّهُمْ لَا يَقْبَلُونَ كِتَابًا إِلَّا عَلَيْهِ خَاتَمٌ، فَاتَّخَذَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَاتَمًا مِنْ فِضَّةٍ نَقْشُهُ مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللهِ، فَكَأَنِّي بِوَبِيصِ أَوْ بِبَصِيصِ الخَاتَمِ فِي إِصْبَعِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَوْ فِي كَفِّهِ۔

صلی اللہ علیہ وسلم نے عجم کے چند لوگوں کو پروانے لکھنا چاہے لوگوں نے کہا عجم کے لوگ کسی خط کا اعتبار نہیں کرتے جب تک اس پر مہر نہ ہو اس وقت آپ نے ضرورت سے چاندی کی انگوٹھی بنوائی اس پر کندہ کرایا محمد رسول اللہ میں گویا (اس وقت) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی انگلی میں اس کی چمک دیکھ رہا ہوں یا آپ کی ہتھیلی میں۔

۷۶۲۔ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ سَلَامٍ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ نُمَيْرٍ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: اتَّخَذَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَاتَمًا مِنْ وَرِقٍ، وَكَانَ فِي يَدِهِ، ثُمَّ كَانَ بَعْدُ فِي يَدِ أَبِي بَكْرٍ، ثُمَّ كَانَ بَعْدُ فِي يَدِ عُمَرَ، ثُمَّ كَانَ بَعْدُ فِي يَدِ عُثْمَانَ حَتَّى وَقَعَ بَعْدُ فِي بِئْرِ أَرِيسٍ، نَقْشُهُ مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللهِ۔

مجھ سے محمد بن سلام بیکندی نے بیان کیا کہا ہم کو عبداللہ بن نمیر نے خبر دی انہوں نے عبیداللہ عمری سے انہوں نے نافع سے انہوں نے ابن عمرؓ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے چاندی کی ایک انگوٹھی بنوائی وہ (وفات تک) آپ کے ہاتھ میں رہی پھر ابوبکر صدیقؓ کے ہاتھ میں پھر عمرؓ کے ہاتھ میں پھر عثمانؓ کے ہاتھ میں ان کے ہاتھ سے اریس کے کنوئیں میں گر پڑی اس پر کندہ تھا محمد رسول اللہ۔

بَابُ الخَاتَمِ فِي الخِنْصَرِ

باب انگوٹھی چھنگلیا میں پہننا چاہیئے ف

ف داہنے ہاتھ کی یہی سنت ہے اور کلمہ کی انگلی یا بیچ کی انگلی میں پہننا مکروہ ہے لیکن یہ کراہت تنزیہی ہے بعضوں نے کہا بائیں ہاتھ کے چھنگلیا میں پہنے۔

۷۶۳۔ حَدَّثَنَا أَبُو مَعْمَرٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الوَارِثِ: حَدَّثَنَا عَبْدُ العَزِيزِ ابْنُ صُهَيْبٍ، عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: صَنَعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَاتَمًا، قَالَ: إِنَّا اتَّخَذْنَا خَاتَمًا وَنَقَشْنَا

ہم سے ابومعمر نے بیان کیا کہا ہم سے عبدالوارث بن سعید نے کہا ہم سے عبدالعزیز بن صہیب نے انہوں نے انسؓ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک انگوٹھی بنوائی اور فرمایا ہم نے انگوٹھی تیار کرائی ہے اس پر ایک نقش کیا یہ نقش دوسرا کوئی نہ

فِيهِ نَقْشًا فَلَا يَنْقُشْ عَلَيْهِ أَحَدٌ، قَالَ: فَإِنِّي لَأَرَى بَرِيقَهُ فِي خِنْصَرِهِ۔

کرائے انس رض کہتے ہیں میں اس کی چمک گویا آپ کی چھنگلیا میں دیکھ رہا ہوں۔

بَابُ اتِّخَاذِ الْخَاتَمِ لِيُخْتَمَ بِهِ الشَّيْءُ أَوْ لِيَكْتُبَ بِهِ إِلَى أَهْلِ الْكِتَابِ وَغَيْرِهِمْ۔

باب انگوٹھی کسی ضرورت سے مثلاً مہر کرنے کے لئے یا اہل کتاب وغیرہ کو خطوط لکھنے کے لیے بنانا ف

ف بعضے لوگوں نے باب کی حدیث سے یہ دلیل لی ہے کہ حاکم یا قاضی وغیرہ کو جن کو مہر کرنے کی ضرورت ہوتی ہے ان کو انگوٹھی پہننا جائز ہے لیکن دوسروں کو بلاضرورت انگوٹھی پہننا مکروہ ہے اور یہ مضمون صراحتہً ابوریحانہ کی حدیث میں ہے جس کو ابوداؤد اور نسائی نے نکالا مگر وہ حدیث ضعیف ہے قسطلانی نے کہا اور لوگوں کے لیے اولیٰ کے خلاف ہوگا۔

---

٧٦٤ - حَدَّثَنَا آدَمُ بْنُ أَبِي إِيَاسٍ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ أَنَسِ ابْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: لَمَّا أَرَادَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَكْتُبَ إِلَى الرُّومِ قِيلَ لَهُ إِنَّهُمْ لَنْ يَقْرَءُوا كِتَابَكَ إِذَا لَمْ يَكُنْ مَخْتُومًا فَاتَّخَذَ خَاتَمًا مِنْ فِضَّةٍ وَنَقْشُهُ مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللَّهِ، فَكَأَنَّمَا أَنْظُرُ إِلَى بَيَاضِهِ فِي يَدِهِ۔

ہم سے آدم بن ابی ایاس نے بیان کیا کہا ہم سے شعبہ نے انہوں نے قتادہ سے انہوں نے انس رض سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جب روم کے بادشاہ کو نامہ لکھوانا چاہا اس وقت لوگوں نے کہا روم والے بن مہر کے خط کا اعتبار نہیں کرتے تب آپ نے ایک چاندی کی انگوٹھی بنوائی اس پر یہ کندہ کرایا محمد رسول اللہ۔ انس رض کہتے ہیں گویا میں اس انگوٹھی کی سپیدی آپ کے (مبارک) ہاتھ میں دیکھ رہا ہوں۔

بَابُ مَنْ جَعَلَ فَصَّ الْخَاتَمِ فِي بَطْنِ كَفِّهِ۔

باب انگوٹھی کا نگینہ اندر کی طرف ہتھیلی کی جانب رکھنا

٧٦٥ - حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ: حَدَّثَنَا جُوَيْرِيَةُ، عَنْ نَافِعٍ: أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ حَدَّثَهُ: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اصْطَنَعَ خَاتَمًا مِنْ ذَهَبٍ وَجَعَلَ فَصَّهُ فِي بَطْنِ كَفِّهِ إِذَا لَبِسَهُ، فَاصْطَنَعَ

ہم سے موسیٰ بن اسمٰعیل نے بیان کیا کہا ہم سے جویریہ نے انہوں نے نافع سے ان سے عبداللہ بن عمر رض نے بیان کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے ایک سونے کی انگشتری بنوائی اور اس کا نگ آپ اندر کی طرف (پہننے میں) رکھا کرتے تھے یعنی ہتھیلی کی طرف

النَّاسُ خَوَاتِيمَ مِنْ ذَهَبٍ، فَرَقِيَ الْمِنْبَرَ فَحَمِدَ اللَّهَ وَأَثْنَى عَلَيْهِ، فَقَالَ: إِنِّي كُنْتُ اصْطَنَعْتُهُ وَإِنِّي لَا أَلْبَسُهُ فَنَبَذَهُ، فَنَبَذَ النَّاسُ، قَالَ جُوَيْرِيَةُ: وَلَا أَحْسِبُهُ إِلَّا قَالَ: فِي يَدِهِ الْيُمْنَى۔

اب لوگوں نے بھی آپ کے دیکھا دیکھی سونے کی انگشتریاں بنوائیں اس وقت آپ منبر پر چڑھے خطبہ سنایا، اللہ تعالیٰ کی حمد وثنا بیان کی پھر فرمایا میں نے یہ انگشتری بنوائی تھی لیکن اب میں اس کو کبھی نہیں پہنوں گا یہ فرما کر آپ نے اتار کر ڈال دی لوگوں نے بھی اپنی اپنی انگوٹھیاں اتار ڈالیں اور جویریہ نے اس روایت میں یہی کہا میں سمجھتا ہوں نافع نے یہ بھی کہا تھا کہ آپ نے داہنے ہاتھ میں پہنی ف

ف ایک روایت میں عبداللہ بن عمرؓ سے یہ بھی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بائیں ہاتھ میں انگشتری پہنی مگر حافظ نے کہا داہنے ہاتھ میں پہننے کی روایتیں زیادہ معتبر ہیں۔

بَابُ قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا يُنْقَشُ عَلَى نَقْشِ خَاتَمِهِ۔

باب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمانا میری انگوٹھی کا نقش (یعنے محمد رسول اللہ) اور کوئی نہ کرائے۔

٧٦٦- حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ: حَدَّثَنَا حَمَّادٌ، عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ صُهَيْبٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اتَّخَذَ خَاتَمًا مِنْ فِضَّةٍ وَنَقَشَ فِيهِ: مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللَّهِ، وَقَالَ: إِنَّا اتَّخَذْنَا خَاتَمًا مِنْ وَرِقٍ وَنَقَشْتُ فِيهِ مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللَّهِ فَلَا يَنْقُشَنَّ أَحَدٌ عَلَى نَقْشِهِ۔

ہم سے مسدد نے بیان کیا کہا ہم سے حماد بن زید نے انہوں نے عبدالعزیز بن صہیب سے انہوں نے انس بن مالک سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے چاندی کی ایک انگوٹھی بنوائی اور اس پر یہ کندہ کرایا محمد رسول اللہ اور لوگوں سے کہہ دیا کہ میں نے چاندی کی ایک انگوٹھی بنوا کر اس پر یہ نقش کرایا ہے تم میں کوئی اپنی انگوٹھی پر یہ نہ کھدوائے اور کوئی عبارت کھدوا سکتا ہے

بَابٌ- هَلْ يُجْعَلُ نَقْشُ الْخَاتَمِ ثَلَاثَةَ أَسْطُرٍ۔

باب انگوٹھی کا کندہ تین سطروں میں کرنا ف

٧٦٧- حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الْأَنْصَارِيُّ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، عَنْ ثُمَامَةَ عَنْ أَنَسٍ: أَنَّ أَبَا بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

مجھ سے محمد بن عبداللہ انصاری نے بیان کیا کہا مجھ سے میرے والد (عبداللہ بن مثنی بن عبداللہ بن انس) نے انہوں نے ثمامہ بن عبداللہ بن انس سے انہوں نے انس سے کہ ابوبکر صدیق رضؓ جب خلیفہ ہوئے انہوں نے

لَمَّا اسْتُخْلِفَ كَتَبَ لَهُ، وَكَانَ نَقْشُ الْخَاتَمِ ثَلَاثَةَ أَسْطُرٍ: مُحَمَّدٌ سَطْرٌ، وَرَسُولُ سَطْرٌ، وَاللَّهِ سَطْرٌ، قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ: وَزَادَنِي أَحْمَدُ: حَدَّثَنَا الْأَنْصَارِيُّ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، عَنْ ثُمَامَةَ، عَنْ أَنَسٍ قَالَ: كَانَ خَاتَمُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي يَدِهِ وَفِي يَدِ أَبِي بَكْرٍ بَعْدَهُ وَفِي يَدِ عُمَرَ بَعْدَ أَبِي بَكْرٍ، فَلَمَّا كَانَ عُثْمَانُ جَلَسَ عَلَى بِئْرِ أَرِيسٍ، قَالَ فَأَخْرَجَ الْخَاتَمَ فَجَعَلَ يَعْبَثُ بِهِ: فَسَقَطَ، قَالَ: فَاخْتَلَفْنَا ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ مَعَ عُثْمَانَ، فَنَزَحَ الْبِئْرَ فَلَمْ يَجِدْهُ۔

مجھ کو زکوٰۃ کے مسئلے لکھوا دیئے اور مہر میں یہ کندہ تھا محمد رسول اللہ محمد ایک سطر میں رسول ایک سطر میں اللہ ایک سطر میں ۔ امام بخاری نے کہا مجھ سے امام احمد بن حنبل نے اتنا اور روایت کیا کہا ہم سے محمد بن عبداللہ انصاری نے بیان کیا کہا مجھ سے میرے والد نے انہوں نے ثمامہ بن عبداللہ سے انہوں نے انس سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی انگشتری (وفات تک) آپ کے ہاتھ میں رہی پھر ابوبکر صدیق رض کے ہاتھ میں پھر حضرت عمر رض کے ہاتھ میں ۔ عمر رض کے بعد پھر جب عثمان خلیفہ ہوئے ۲؎ وہ بیر اریس پر بیٹھے تھے انگشتری کو نکال کر اس سے کھیل رہے تھے کبھی نکالتے کبھی انگلی میں ڈالتے وہ کنوئیں میں گر پڑی انس رض کہتے ہیں تین دن تک ہم لوگ عثمان رض کے ساتھ اس انگوٹھی کو ڈھونڈتے رہے کنوئیں کا سارا پانی نکلوا ڈالا لیکن انگوٹھی نہ ملی ۔

۱؎ یہی اولیٰ ہے ورنہ ایک ہی سطر میں ساری عبارت لکھی جائے۔ تو انگوٹھی بدنما اور لمبی ہو جاتی۔ ۲؎ چھ برس تک ان کے ہاتھ میں رہی۔

بَابُ الْخَاتَمِ لِلنِّسَاءِ، وَكَانَ عَلَى عَائِشَةَ خَوَاتِيمُ الذَّهَبِ۔

۷۶۸ - حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ: أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ: أَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُسْلِمٍ عَنْ طَاوُسٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا: شَهِدْتُ الْعِيدَ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَصَلَّى قَبْلَ الْخُطْبَةِ، قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ: وَزَادَ ابْنُ وَهْبٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ: فَأَتَى النِّسَاءَ فَأَمَرَهُنَّ بِالصَّدَقَةِ فَجَعَلْنَ يُلْقِينَ الْفَتَخَ

باب عورتیں انگوٹھی پہن سکتی ہیں حضرت عائشہ رض سونے کی انگوٹھیاں پہنا کرتیں اس کو ابن سعد نے وصل کیا

ہم سے ابو عاصم نبیل نے بیان کیا کہا ہم کو ابن جریج نے کہا ہم کو حسن بن مسلم نے انہوں نے طاؤس سے انہوں نے عبداللہ بن عباس رض سے انہوں نے کہا میں عیدالفطر کی نماز میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ موجود تھا آپ نے پہلے نماز پڑھائی پھر خطبہ سنایا۔ ابن وہب نے اس حدیث میں ابن جریج سے اتنا اور بڑھایا ہے کہ خطبہ سنا کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم عورتوں کے پاس آئے ان کو خیرات کرنے کی ترغیب دی

وَالْخَوَاتِيمَ فِي ثَوْبِ بِلَالٍ۔

وہ چھلے اور انگوٹھیاں بلال کے کپڑے میں ڈالنے لگیں ف

ف معلوم ہوا عورتیں سونے کا زیور پہن سکتی ہیں بعضوں نے عورتوں کے لیے بھی مکروہ جانا ہے۔

بَابُ الْقَلَائِدِ وَالسِّخَابِ لِلنِّسَاءِ، يَعْنِي قِلَادَةً مِنْ طِيبٍ وَسُكٍّ۔

باب زیور کے ہار اور خوشبو سُک یا مشک کے ہار عورتیں پہن سکتی ہیں ف

ف سُک بہ ضمہ سین وتشدید کاف ایک قسم کی خوشبو ہے جو کئی چیزوں کو ملا کر بنائی جاتی ہے۔

۷۶۹ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَرْعَرَةَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ عَدِيِّ بْنِ ثَابِتٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: خَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ عِيدٍ فَصَلَّى رَكْعَتَيْنِ، لَمْ يُصَلِّ قَبْلُ وَلَا بَعْدُ، ثُمَّ أَتَى النِّسَاءَ فَأَمَرَهُنَّ بِالصَّدَقَةِ فَجَعَلَتِ الْمَرْأَةُ تَصَدَّقُ بِخُرْصِهَا وَسِخَابِهَا۔

ہم سے محمد بن عرعرہ نے بیان کیا کہا ہم سے شعبہ نے انہوں نے عدی بن ثابت سے انہوں نے سعید بن جبیر سے انہوں نے ابن عباس سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم عیدالفطر کے دن نکلے (آپ نے عید کی نماز کی) دو رکعتیں پڑھیں ان سے پہلے یا ان کے بعد کوئی نفل نہیں پڑھا پھر (نماز اور خطبہ کے بعد) آپ عورتوں کے پاس آئے ان کو خیرات کرنے کا حکم دیا کوئی عورت اپنی بالی ڈالنے لگی کوئی اپنا ہار۔

بَابُ اسْتِعَارَةِ الْقَلَائِدِ۔

باب ایک عورت دوسری عورت سے ہار مانگ سکتی ہے (یا اور کوئی زیور)

۷۷۰ - حَدَّثَنِي إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ: حَدَّثَنَا عَبْدَةُ: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ: هَلَكَتْ قِلَادَةٌ لِأَسْمَاءَ فَبَعَثَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي طَلَبِهَا رِجَالًا فَحَضَرَتِ الصَّلَاةُ وَلَيْسُوا عَلَى وُضُوءٍ، وَلَمْ يَجِدُوا مَاءً فَصَلَّوْا وَهُمْ عَلَى غَيْرِ وُضُوءٍ، فَذَكَرُوا ذٰلِكَ لِلنَّبِيِّ

ہم سے اسحاق بن ابراہیم نے بیان کیا کہا ہم سے عبدہ بن سلیمان نے کہا ہم سے ہشام بن عروہ نے انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے حضرت عائشہ رض سے انہوں نے کہا میرے پاس اسماء (میری بہن) کا ایک ہار تھا (جو میں نے مانگ کر لیا تھا وہ رستے میں گر گیا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے ڈھونڈھنے کے لیے کئی شخصوں کو بھیجا نماز کا وقت آگیا نہ ان کا وضو تھا نہ پانی مل سکا آخر انہوں نے بن وضو نماز پڑھ لی پھر

صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَنْزَلَ اللهُ آيَةَ التَّيَمُّمِ، زَادَ ابْنُ نُمَيْرٍ، عَنْ هِشَامٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ: اسْتَعَارَتْ مِنْ أَسْمَاءَ.

(آن کر) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کا ذکر کیا۔ اس وقت اللہ تعالیٰ نے تیمم کی آیت اتاری ابن نمیر نے ہشام سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے حضرت عائشہ رض سے اس حدیث میں اتنا بڑھایا ہے کہ حضرت عائشہ رض نے یہ ہار اسماء (اپنی بہن) سے مانگ کر لیا تھا ف

ف یہ روایت تیمم میں موصولاً گزر چکی ہے۔

بَابُ الْقُرْطِ لِلنِّسَاءِ، وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: أَمَرَهُنَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالصَّدَقَةِ فَرَأَيْتُهُنَّ يَهْوِينَ إِلَى آذَانِهِنَّ وَحُلُوقِهِنَّ.

باب بالی کا بیان اور ابن عباس رض کہتے ہیں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے عورتوں کو (عید کے دن) خیرات کا حکم دیا میں نے دیکھا وہ اپنے کانوں اور گلے کی طرف جھک رہی تھیں زیور نکال کر دینے کے لیے

ف بالی سے مراد یہاں کان کا زیور ہے بالی ہو یا انتی یا چاندی بالی یا جھمکے یا بھٹے۔

٧٧١- حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مِنْهَالٍ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ: أَخْبَرَنِي عَدِيٌّ قَالَ: سَمِعْتُ سَعِيدًا، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى يَوْمَ الْعِيدِ رَكْعَتَيْنِ لَمْ يُصَلِّ قَبْلَهُمَا وَلَا بَعْدَهُمَا، ثُمَّ أَتَى النِّسَاءَ وَمَعَهُ بِلَالٌ، فَأَمَرَهُنَّ بِالصَّدَقَةِ، فَجَعَلَتِ الْمَرْأَةُ تُلْقِي قُرْطَهَا.

ہم سے حجاج بن منہال نے بیان کیا کہا ہم سے شعبہ نے کہا مجھ کو عدی بن ثابت نے خبر دی کہا میں نے سعید بن جبیر سے سنا انہوں نے ابن عباس رض سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے عید کے دن دو رکعتیں پڑھیں ان سے پہلے یا ان کے بعد نفل نہیں پڑھا پھر (نماز اور خطبہ کے بعد) عورتوں کے پاس تشریف لائے آپ کے ساتھ بلال بھی تھے ان کو خیرات کرنے کا حکم دیا کوئی عورت اپنی بالی ڈالنے لگی۔

بَابُ السِّخَابِ لِلصِّبْيَانِ.

باب بچوں کے گلے میں ہار پہنا سکتے ہیں ف

ف جو بچے نابالغ ہوں ان کو نرا ریشمی کپڑا اسی طرح سونے کا زیور پہنا سکتے ہیں اکثر علماء کا بھی یہی قول ہے بعضوں نے مکروہ رکھا ہے۔

٧٧٢- حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْحَنْظَلِيُّ: أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ:

مجھ سے اسحاق بن ابراہیم نے بیان کیا کہا ہم کو یحییٰ بن آدم نے خبر دی کہا ہم سے ورقا ابن عمر نے انہوں

حَدَّثَنَا وَرْقَاءُ بْنُ عُمَرَ، عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي يَزِيدَ، عَنْ نَافِعِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: كُنْتُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سُوقٍ مِنْ أَسْوَاقِ الْمَدِينَةِ فَانْصَرَفَ فَانْصَرَفْتُ فَقَالَ: أَيْنَ لُكَعُ؟ ثَلاَثًا، ادْعُ الْحَسَنَ بْنَ عَلِيٍّ، فَقَامَ الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ يَمْشِي وَفِي عُنُقِهِ السِّخَابُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِيَدِهِ هَكَذَا، فَقَالَ الْحَسَنُ بِيَدِهِ هَكَذَا، فَالْتَزَمَهُ فَقَالَ: اللَّهُمَّ إِنِّي أُحِبُّهُ فَأَحِبَّهُ وَأَحِبَّ مَنْ يُحِبُّهُ، قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ: فَمَا كَانَ أَحَدٌ أَحَبَّ إِلَيَّ مِنَ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ بَعْدَ مَا قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا قَالَ۔

نے عبید اللہ بن ابی یزید مکی سے انہوں نے نافع بن جبیر سے انہوں نے ابوہریرہ رض سے انہوں نے کہا میں مدینہ کے ایک بازار (بنی قینقاع کے بازار) میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھا اتنے میں آپ بازار سے لوٹے میں بھی آپ کے ساتھ لوٹا (حضرت علی رض کے گھر پر پہنچے) آپ نے تین بار پکارا ارے پیارا لاڈلا کہاں ہے یعنے امام حسن رض کو بلا لے (میں نے بلایا) وہ پاؤں سے چلتے ہوں آئے ان کے گلے میں ہار پڑا تھا (خوشبو لونگ وغیرہ کا) آپ نے دونوں ہاتھ پھیلا دیے (گلے لگانے کے لیے) امام حسن رض نے بھی پھیلائے آپ نے ان کو چمٹا لیا اور دعا کی یا اللہ میں اس سے محبت کرتا ہوں تو بھی اس سے محبت کر اور جو کوئی اس سے محبت رکھے اس سے بھی محبت رکھ ف ابوہریرہ رض کہتے ہیں جب سے میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ سنا مجھ کو امام حسن علیہ السلام سے زیادہ کسی اور شخص سے محبت نہیں رہی (ایمانداری اسے کہتے ہیں۔)

ف سبحان اللہ کیا فضیلت ہے اس حدیث میں بشارت ہے محبان امام حسن علیہ السلام کے لیے کہ وہ محبوب الٰہی ہیں یا اللہ تو اس بات کا گواہ ہے کہ ہم کو امام حسن رض سے بیحد محبت ہے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں المرء مع من احب تو ہم کو آخرت میں امام حسن رض کے ساتھ رکھ ہماری درویشی کا خاندان بھی امام حسن علیہ السلام سے ملتا ہے اور ہم کو بڑی امید ہے کہ اللہ جل جلالہ امام حسن علیہ السلام کے صدقے ہم کو دوزخ اور عذاب قبر سے بچاوے گا مرزا مظہر علیہ الرحمۃ لکھتے ہیں ایک بار ایک رافضی نے جناب امیر المومنین حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے حق میں بدگوئی کی مجھ کو غصہ آیا خنجر لے کر اس کو مارنے دوڑا وہ گر پڑا عاجزی کرنے لگا امام حسن کی طفیل معاف کر دو مجھ پر رحم کرو بمجرد امام حسن ع کے نام مبارک سننے کے ساتھ ہی میرا غصہ جاتا رہا میں نے اس کو چھوڑ دیا اہل سنت وجماعت وہی ہیں جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اہل بیت سے الفت اور بیحد محبت رکھتے ہیں خصوصاً امام حسن اور امام حسین علیہما السلام سے جو قرۃ العین اور جگر گوشہ تھے جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم کے اور جو لوگ آپ کے اہل بیت سے الفت اور محبت نہیں رکھتے وہ سنی کاہے کو ہیں ناصبی اور خارجی ہیں معاذ اللہ خدا اس سے بچائے۔ امام شافعیؒ فرماتے ہیں اگر اہل بیت سے محبت رکھنا رفض ہے

تو سارا عالم گواہ رہے کہ میں رافضی ہوں۔ میں نے ایک ثقہ سے سنا وہ کہتے تھے لکھنؤ میں ایک سنی کو میں نے دیکھا وہ کیا کہتا تھا جب تک اللہ سے برابر حضرت علی رضہ کا بغض دل میں نہ ہو اس وقت تک آدمی سنی نہیں ہو سکتا۔ لعنت ہے ایسے سنی ہونے پر۔ سنی پنا انہوں کو مبارک ہو ہم دنیا اور آخرت میں اپنے پیغمبروں کے اہل بیت کے ساتھ ہیں اور ساتھ رہیں گے اور جو کوئی اہل بیت کا دشمن ہے اس کو قتل کرنے اور مارنے کو ہم حاضر ہیں کائنا من کان۔ حیدر آباد میں ایک مسجد شیعوں نے بنائی وہ آذان میں کہنے لگے۔ اشہد ان علیاً ولی اللہ اس پر ایک سنی کو غصہ آیا میں نے کہا تمہارا غصہ بیجا ہے بیشک یہ صحیح ہے کہ اس کلمہ کو اذان میں کہنا بدعت ہے مگر اس کا مضمون صحیح ہے اگر ہمارے سامنے وہ موذن یوں پکارتا تو ہم کہتے صدقت وبررت اشہدان علیاً امام الاولیاء اور تم کہاں کے ایسے متقی آئے کہ ایک بدعت پر یوں غصہ کرتے ہو سارے دن تو تمام بدعات میں گرفتار رہتے ہو قبروں پر طواف سجدے کرتے پھرتے ہو۔ صندل عرس چراغاں میلے گانے بجانے کی محفلیں مزے سے کرتے رہتے ہو ایک شیعہ بیچارے نے ایک کلمہ کہا جس کا مضمون سچ ہے تو ایسے غصے میں آئے جامہ سے باہر ہو گئے واہ کیا انصاف ہے۔ دوسرے کی آنکھ کا تنکا دیکھتے ہو اپنی آنکھ کا شہتیر نظر نہیں آتا۔

بَابُ الْمُتَشَبِّهِينَ بِالنِّسَاءِ وَالْمُتَشَبِّهَاتِ بِالرِّجَالِ۔

باب جو مرد عورتوں کی مشابہت کریں اور جو عورتیں مردوں کی مشابہت کریں۔

۷۷۳۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ: لَعَنَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمُتَشَبِّهِينَ مِنَ الرِّجَالِ بِالنِّسَاءِ، وَالْمُتَشَبِّهَاتِ مِنَ النِّسَاءِ بِالرِّجَالِ تَابَعَهُ عَمْرٌو: أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ۔

ہم سے محمد بن بشار نے بیان کیا کہا ہم سے محمد بن جعفر نے کہا ہم سے شعبہ نے انہوں نے قتادہ سے انہوں نے عکرمہ سے انہوں نے ابن عباس رضہ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان مردوں پر لعنت کی جو عورتوں سے مشابہت کریں (زنانے بنیں) اسی طرح ان عورتوں پر جو مردوں سے مشابہت کریں محمد بن جعفر کے ساتھ اس حدیث کو عمرو بن مرزوق نے بھی روایت کیا (اس کو ابونعیم نے مستخرج میں وصل کیا)

بَابُ إِخْرَاجِ الْمُتَشَبِّهِينَ بِالنِّسَاءِ مِنَ الْبُيُوتِ۔

باب زنانوں اور ہیجڑوں کو جو عورتوں سے مشابہت کرتے ہیں گھر سے نکال دینا۔

۷۷۴۔ حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ فَضَالَةَ: حَدَّثَنَا هِشَامٌ، عَنْ يَحْيَى، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: لَعَنَ

ہم سے معاذ بن فضالہ نے بیان کیا کہا ہم سے ہشام دستوائی نے انہوں نے یحییٰ بن کثیر سے انہوں نے عکرمہ سے انہوں نے ابن عباس رضہ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ

النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمُخَنَّثِينَ مِنَ الرِّجَالِ وَالْمُتَرَجِّلَاتِ مِنَ النِّسَاءِ، وَ قَالَ: أَخْرِجُوهُمْ مِنْ بُيُوتِكُمْ، قَالَ: فَأَخْرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فُلَانًا، وَأَخْرَجَ عُمَرُ فُلَانًا۔

علیہ وسلم نے مخنث مردوں پر لعنت کی ہے اسی طرح ان عورتوں پر جو مرد بنیں اور آپ نے فرمایا ان مخنثوں کو گھروں سے باہر کرو ابن عباس رضی نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فلانے شخص کو نکلوا دیا ف اور حضرت عمر رضی نے فلانے کو نکالا د مانع یا بدم ہیجڑے کو ۔ا

ف انجشہ حبشی غلام تھا جو عورت بنتا تھا۔

۷۷۵۔ حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ أَنَّ عُرْوَةَ أَخْبَرَهُ: أَنَّ زَيْنَبَ بِنْتَ أَبِي سَلَمَةَ أَخْبَرَتْهُ: أَنَّ أُمَّ سَلَمَةَ أَخْبَرَتْهَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ عِنْدَهَا وَفِي الْبَيْتِ مُخَنَّثٌ، فَقَالَ لِعَبْدِ اللهِ أَخِي أُمِّ سَلَمَةَ: يَا عَبْدَ اللهِ، إِنْ فُتِحَ لَكُمْ غَدًا الطَّائِفُ فَإِنِّي أَدُلُّكَ عَلَى بِنْتِ غَيْلَانَ، فَإِنَّهَا تُقْبِلُ بِأَرْبَعٍ وَتُدْبِرُ بِثَمَانٍ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا يَدْخُلَنَّ هَؤُلَاءِ عَلَيْكُنَّ، قَالَ أَبُو عَبْدِ اللهِ: تُقْبِلُ بِأَرْبَعٍ وَتُدْبِرُ، يَعْنِي أَرْبَعَ عُكَنِ بَطْنِهَا، فَهِيَ تُقْبِلُ بِهِنَّ، وَقَوْلُهُ: وَتُدْبِرُ بِثَمَانٍ: يَعْنِي أَطْرَافَ هَذِهِ الْعُكَنِ الْأَرْبَعِ لِأَنَّهَا مُحِيطَةٌ بِالْجَنْبَيْنِ حَتَّى لَحِقَتْ، وَإِنَّمَا قَالَ بِثَمَانٍ وَلَمْ يَقُلْ بِثَمَانِيَةٍ، وَوَاحِدُ الْأَطْرَافِ وَهُوَ ذَكَرٌ لِأَنَّهُ لَمْ يَقُلْ بِثَمَانِيَةِ أَطْرَافٍ۔

ہم سے مالک بن اسمعیل نے بیان کیا کہا ہم سے زہیر بن معاویہ نے کہا ہم کو ہشام بن عروہ نے ان کو عروہ نے خبر دی ان کو زینب بنت ابی سلمہ نے ان کو ام المومنین ام سلمہ رضی نے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ان کے پاس بیٹھے تھے اس وقت ایک ہیجڑا ہیبت نامی بھی گھر میں تھا وہ عبداللہ ام سلمہ کے بھائی سے کیا کہنے لگا عبداللہ اگر کل اللہ نے طائف فتح کرایا تو میں غیلان کی بیٹی (بادیہ) تجھ کو دکھلاؤں گا (کیا موٹی گیدی عورت ہے) سامنے آتی ہے تو پیٹ پر چار بٹیں بیٹھ موڑ کر جاتی ہے تو آٹھ بٹیں نظر آتی ہیں چار اس طرف چار اس طرف یہ سن کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا (آج سے) یہ تم عورتوں کے پاس نہ آنے پائے۔ امام بخاری نے کہا تقبل باربع وتدبر بثمان کا مطلب یہ ہے کہ اس کے پیٹ پر مٹاپے کی وجہ سے (چار بٹیں ہیں ف سامنے آتی تو چاروں بٹیں نظر آتی ہیں اور جب بیٹھ موڑ کر جاتی ہے تو وہی چار بٹیں آٹھ ہو جاتی ہیں یعنی ان کے کنارے دونوں طرف سے نظر آتے ہیں جو پہلو سے جا کر مل گئے ہیں اور حدیث میں بثمان کا لفظ ہے حالاں کہ از روئے قاعدہ نحو کے بثمانیہ ہونا تھا کیونکہ مراد آٹھ اطراف ہیں یعنی کنارے۔ اور اطراف طرف کی جمع ہے اور طرف کا لفظ مذکر ہے مگر چونکہ اطراف

کا لفظ مذکور نہ تھا اس لیے بثمان بھی کہنا درست ہوا۔ ف

ف عرب کے لوگ موٹی عورت کو پسند کرتے ہیں ف۲ کیونکہ حسب تمیز مذکور نہ ہو تو عدد میں تذکیر اور تانیث دونوں درست ہیں۔

بَابُ قَصِّ الشَّارِبِ، وَكَانَ ابْنُ عُمَرَ يُحْفِي شَارِبَهُ حَتَّى يُنْظَرَ إِلَى بَيَاضِ الْجِلْدِ، وَيَأْخُذُ هَذَيْنِ، يَعْنِي بَيْنَ الشَّارِبِ وَاللِّحْيَةِ.

باب مونچھوں کا کترنا ف اور حضرت ابن عمرؓ (یا عمرؓ) ف۲ اتنی مونچھ کترتے تھے کہ کھال کی سپیدی دکھلائی دیتی اور مونچھ اور داڑھی کے بیچ میں (ٹھڈی پر جو بال ہوتے ہیں یعنی عنفقہ) اس کے بھی بال کتر ڈالتے۔

ف اتنا کہ ہونٹ کے کنارے کھل جائیں یہی سنت ہے اور اہل حدیث اور امام احمد اور امام ابو حنیفہ اور امام مالک نے اسی کو اختیار کیا ہے شافعی کے نزدیک مونچھ کے بال جڑ سے کتر ڈالنا چاہئیں کہ کھال کھل جائے اور یہ بھی بعض صحابہ سے منقول ہے مگر امام مالکؒ نے کہا جو کوئی مونچھ کے بال بالکل نکال ڈالے اس کو سزا دی جائے میں کہتا ہوں مونچھ بالکل جڑ سے نکال ڈالنے میں آدمی بدصورت معلوم ہوتا ہے اس لیے کترنا بہتر ہے اتنا کہ ہونٹ کا کنارہ کھل جائے اور یہی مختار ہے اہل حدیث کا۔ ف۲ صحیح ابن عمرؓ ہے کیونکہ حضرت عمرؓ تو مونچھ کے بال رکھتے تھے۔

۷۷۶۔ حَدَّثَنَا الْمَكِّيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ حَنْظَلَةَ، عَنْ نَافِعٍ قَالَ أَصْحَابُنَا، عَنِ الْمَكِّيِّ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مِنَ الْفِطْرَةِ قَصُّ الشَّارِبِ۔

ہم سے مکی بن ابراہیم نے بیان کیا انہوں نے حنظلہ بن ابی سفیان سے انہوں نے نافع سے امام بخاری نے کہا اس حدیث کو ہمارے اصحاب نے مکی سے روایت کیا انہوں نے ابن عمرؓ سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا مونچھ کے بال کترانا پیدائشی سنت ہے ف

ف کیونکہ مونچھ بڑھانے سے آدمی بدصورت اور مہیب ہو جاتا ہے جیسے ریچھ کی شکل، دوسرے کھانا کھاتے وقت تمام مونچھ کے بال کھانے میں جاتے ہیں اور یہ ایک طرح کی غلاظت ہے۔

۷۷۷۔ حَدَّثَنَا عَلِيٌّ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ الزُّهْرِيُّ: حَدَّثَنَا عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رِوَايَةً: الْفِطْرَةُ خَمْسٌ، أَوْ خَمْسٌ مِنَ

ہم سے علی بن مدینی نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان بن عیینہ نے کہ زہری نے ہم سے سعید بن مسیب سے نقل کیا انہوں نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی آپ نے فرمایا پیدائشی

الْفِطْرَةِ: الْخِتَانُ، وَالِاسْتِحْدَادُ، وَنَتْفُ الْإِبِطِ، وَتَقْلِيمُ الْأَظْفَارِ، وَقَصُّ الشَّارِبِ۔

ف جن پر سب اگلے پیغمبر چلتے آئے۔

سنتیں ف پانچ ہیں ختنہ زیر ناف کے بال لینا ۔ بغل کے بال اکھیڑنا (اگر اکھیڑنے میں تکلیف ہوتی ہو تو منڈانا) ناخون کترانا ، مونچھ کترانا ۔

بَابُ تَقْلِيمِ الْأَظْفَارِ

باب ناخون کترانے کا بیان

۷۷۸ ۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ أَبِي رَجَاءٍ: حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ: سَمِعْتُ حَنْظَلَةَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا: أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مِنَ الْفِطْرَةِ: حَلْقُ الْعَانَةِ، وَتَقْلِيمُ الْأَظْفَارِ، وَقَصُّ الشَّارِبِ

ہم سے احمد بن ابی رجاء نے بیان کیا کہا ہم سے اسحاق بن سلیمان نے کہا میں نے حنظلہ سے سنا انہوں نے نافع سے انہوں نے ابن عمرؓ سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ زیر ناف کے بال منڈانا ناخون کترانا مونچھ کترانا پیدائشی سنتیں ہیں ۔

۷۷۹ ۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ: حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ: حَدَّثَنَا ابْنُ شِهَابٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: الْفِطْرَةُ خَمْسٌ: الْخِتَانُ، وَالِاسْتِحْدَادُ، وَقَصُّ الشَّارِبِ، وَتَقْلِيمُ الْأَظْفَارِ، وَنَتْفُ الْآبَاطِ۔

ہم سے احمد بن یونس نے بیان کیا کہا ہم سے ابراہیم بن سعد نے کہا ہم سے ابن شہاب نے انہوں نے سعید بن مسیب سے انہوں نے ابوہریرہؓ سے کہا میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے ۔ پانچ باتیں پیدائشی سنتیں ہیں ختنہ کرنا زیر ناف کے بال لینا مونچھ کترانا ناخون کترانا ف بغل کے بال نوچنا۔

ف نووی نے کہا ناخون کترانے میں مستحب یہ ہے کہ داہنے ہاتھ کے کلمہ کی انگلی سے شروع کرے چھنگلیا تک کترائے اس کے بعد انگوٹھا ۔ بائیں ہاتھ میں چھنگلیا سے شروع کرے انگوٹھے تک کترائے اور پاؤں میں داہنے میں چھنگلیا سے انگوٹھے تک اور پھر بائیں پاؤں میں انگوٹھے سے چھنگلیا تک ۔ میں کہتا ہوں اس کی سند کیا ہے کچھ معلوم نہیں ہوتی ۔ البتہ حضرت عائشہ رضؓ کی حدیث سے داہنی طرف سے شروع کرنے کی سند لے سکتے ہیں اور کلمے کی انگلی سے شروع کرنا اس لیے مستحب ہو سکتا ہے کہ وہ سب انگلیوں سے افضل ہے تشہد میں اسی سے اشارہ کرتے ہیں ۔ ابن دقیق العید نے کہا جمعرات کے دن ناخون کاٹنے میں کوئی حدیث صحیح نہیں ہوئی ۔

۷۸۰۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مِنْهَالٍ: حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ: حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ زَيْدٍ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: خَالِفُوا الْمُشْرِكِينَ، وَفِّرُوا اللِّحَى، وَأَحْفُوا الشَّوَارِبَ. وَكَانَ ابْنُ عُمَرَ إِذَا حَجَّ أَوِ اعْتَمَرَ قَبَضَ عَلَى لِحْيَتِهِ فَمَا فَضَلَ أَخَذَهُ۔

ہم سے محمد بن منہال نے بیان کیا کہا ہم سے یزید بن زریع نے کہا ہم سے عمر بن محمد بن زید نے انہوں نے نافع سے انہوں نے ابن عمرؓ سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا مشرکوں کے خلاف کرو داڑھیاں چھوڑ دو اور مونچھیں خوب کترڈالو اور عبداللہ بن عمرؓ جب حج یا عمرہ کرتے تو اپنی داڑھی کو مٹھی سے تھامتے جتنی زیادہ ہوتی اس کو کتروا دیتے ف

ف بعضوں نے اسی کو اختیار کیا ہے اور داڑھی کا بہت بڑھانا مکروہ رکھا ہے لیکن مختار یہ ہے کہ داڑھی کا چھوڑ دینا اور اس کو بڑھنے دینا افضل ہے اور شیعہ امامیہ نے ایک مٹھی سے زیادہ بڑھانا ناجائز رکھا ہے۔

بَابُ إِعْفَاءِ اللِّحَى، عَفَوْا: كَثُرُوا، وَكَثُرَتْ أَمْوَالُهُمْ۔

باب داڑھی کا چھوڑ دینا (بالکل قینچی نہ لگانا)

۷۸۱۔ حَدَّثَنِي مُحَمَّدٌ: أَخْبَرَنَا عَبْدَةُ: أَخْبَرَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَنْهِكُوا الشَّوَارِبَ، وَأَعْفُوا اللِّحَى۔

ہم سے محمد بن سلام نے بیان کیا کہا ہم کو عبدہ بن سلیمان نے خبر دی کہا ہم کو عبیداللہ بن عمرؓ نے، انہوں نے نافع سے انہوں نے ابن عمرؓ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مونچھوں کو خوب کترو اور داڑھیوں کو چھوڑ دو۔

بَابُ مَا يُذْكَرُ فِي الشَّيْبِ۔

باب بڑھاپے کا بیان۔

۷۸۲۔ حَدَّثَنَا مُعَلَّى بْنُ أَسَدٍ: حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ، عَنْ أَيُّوبَ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ قَالَ: سَأَلْتُ أَنَسًا: أَخَضَبَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؟ قَالَ: لَمْ يَبْلُغِ الشَّيْبَ إِلَّا قَلِيلًا۔

ہم سے معلی بن اسد نے بیان کیا کہا ہم سے وہیب نے انہوں نے ایوب سختیانی سے انہوں نے محمد بن سیرین سے انہوں نے کہا میں نے انس رضؓ سے پوچھا کیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم خضاب کیا کرتے تھے انہوں نے کہا آپ کے بال کہاں سفید ہوئے تھے کچھ کچھ سفید ہی تھے ف

ف انیس یا بیس یا پندرہ یا سترہ یا اٹھارہ بال آپ کی داڑھی میں سفید تھے۔

۷۸۳۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ، عَنْ ثَابِتٍ قَالَ: سُئِلَ أَنَسٌ، عَنْ خِضَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: إِنَّهُ لَمْ يَبْلُغْ مَا يَخْضِبُ، لَوْ شِئْتُ أَنْ أَعُدَّ شَمَطَاتِهِ فِي لِحْيَتِهِ۔

ہم سے سلیمان بن حرب نے بیان کیا کہا ہم سے حماد بن زید نے ثابت سے انہوں نے کہا انس رض سے پوچھا گیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم خضاب کرتے تھے یا نہیں؟ انہوں نے کہا آپ کو اتنی سفیدی کہاں تھی کہ خضاب کرتے اگر میں چاہتا تو آپ کی داڑھی کے سفید بال گن لیتا۔

۷۸۴۔ حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا إِسْرَائِيلُ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ مَوْهَبٍ قَالَ: أَرْسَلَنِي أَهْلِي إِلَى أُمِّ سَلَمَةَ بِقَدَحٍ مِنْ مَاءٍ، وَقَبَضَ إِسْرَائِيلُ ثَلَاثَ أَصَابِعَ مِنْ قُصَّةٍ فِيهَا شَعَرٌ مِنْ شَعَرِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَانَ إِذَا أَصَابَ الْإِنْسَانَ عَيْنٌ أَوْ شَيْءٌ بَعَثَ إِلَيْهَا مِخْضَبَةً فَاطَّلَعْتُ فِي الْجُلْجُلِ، فَرَأَيْتُ شَعَرَاتٍ حُمْرًا۔

ہم سے مالک بن اسمٰعیل نے بیان کیا کہا ہم سے اسرائیل نے انہوں نے عثمان بن عبداللہ بن موہب سے کہا مجھ کو میرے گھر والوں نے ام المومنین ام سلمہ رض کے پاس ایک پیالی میں پانی دے کر بھیجا۔ اسرائیل راوی نے تین انگلیاں بند کر لیں ف یہ پیالی چاندی کی تھی ف اس میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے کچھ بال ڈال دیے گئے عثمان نے کہا جب کسی شخص کو نظر لگ جاتی یا اور کوئی بیماری ہوتی تو وہ اپنا کنگھال پانی کا بی بی ام سلمہ رض کے پاس بھیجتا ف عثمان نے کہا میں نے جھیلے کو جھانک کر دیکھا ف تو سرخ سرخ بال دکھلائی دیے۔ ف

ف یعنی اتنی چھوٹی پیالی تھی یا تین بار بھجوایا ف اتنی چھوٹی پیالی چاندی کی اس کا استعمال ام سلمہ رض جائز رکھتی ہوں گی۔ جیسے کہ اور جماعت علماء نے جائز رکھا ہے بعضوں نے کہا اس پر چاندی کا ملمع تھا یہ ترجمہ جب ہے جب حدیث میں من فضۃ ہو اکثر نسخوں میں من قصۃ ہے تو معنے یہ ہوں گے اس پیالی میں بالوں کا ایک گچھا تھا۔ ف وہ اس میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بال ڈبو دیتیں ف جس میں موئے مبارک جڑے تھے ف یہیں سے ترجمہ باب نکلتا ہے بڑھاپے میں پہلے بال سرخ ہوتے ہیں اس حدیث سے یہ نکلا کہ موئے مبارک سے برکت لینا اور بیماری یا نظر کے لیے اس کو پانی میں ڈبو کر اس کا استعمال کرنا یا پینا درست ہے۔

۷۸۵۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ، حَدَّثَنَا سَلَّامٌ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَوْهَبٍ قَالَ: دَخَلْتُ عَلَى أُمِّ سَلَمَةَ فَأَخْرَجَتْ إِلَيْنَا شَعَرًا مِنْ شَعَرِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَخْضُوبًا، وَقَالَ أَبُو نُعَيْمٍ: حَدَّثَنَا نُصَيْرُ بْنُ الْأَشْعَثِ عَنِ ابْنِ مَوْهَبٍ: أَنَّ أُمَّ سَلَمَةَ أَرَتْهُ شَعَرَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَحْمَرَ۔

ہم سے موسیٰ بن اسمٰعیل نے بیان کیا کہا ہم سے سلام بن مطیع نے انہوں نے عثمان بن عبداللہ بن موہب سے انہوں نے کہا میں ام المومنین ام سلمہؓ کے پاس گیا انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے کچھ بال نکالے (مجھ کو بتلائے) یہ بال خضاب کیے ہوئے تھے ف اور امام بخاری نے کہا ہم سے ابونعیم نے کہا ہم سے نصیر بن ابی اشعث نے بیان کیا انہوں نے عثمان بن عبداللہ بن موہب سے کہ بی بی ام سلمہ رضؓ نے ان کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بال دکھلائے وہ سرخ تھے

ف یونس کی روایت میں اتنا زیادہ ہے ان پر مہندی اور وسمہ کا خضاب تھا امام احمد کی روایت میں بھی یوں ہی ہے لیکن امام مالک نے انس رضؓ سے روایت کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے خضاب نہیں کیا البتہ ابوبکر اور عمر رضؓ نے خضاب کیا کہتے ہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بال اس لیے سرخ معلوم ہوئے کہ آپ ان پر زرد خوشبو لگا یا کرتے۔

بَابُ الْخِضَابِ۔ باب خضاب کا بیان ف

ف لال یا زرد خضاب کرنا یا مہندی اور وسمہ کا خضاب جس سے بال میں کالک اور نرمی آتی ہے جائز ہے لیکن بالکل کالا خضاب کرنا ممنوع ہے دوسری حدیث سے کہتے ہیں بالکل کالا خضاب پہلے فرعون نے استعمال کیا امام حسن علیہ السلام مہندی اور وسمہ کا خضاب کیا کرتے۔

۷۸۶۔ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ: حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، وَسُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنَّ الْيَهُودَ وَالنَّصَارَى لَا يَصْبُغُونَ فَخَالِفُوهُمْ۔

ہم سے عبداللہ بن زبیر حمیدی نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان بن عیینہ نے کہا ہم سے زہری نے انہوں نے ابو سلمہ رضؓ اور سلیمان بن یسار سے انہوں نے ابوہریرہؓ سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہود اور نصاریٰ خضاب نہیں کرتے تم ان کا خلاف کرو ف

ف معلوم ہوا یہود و نصاریٰ اور مشرکین کی مخالفت آپ کو پسند تھی اور بہتر بھی یہی ہے کہ جب اسلام کی نیشن یعنے قوم علیحدہ ہے تو دوسری نیشن کی ہم کیوں پیروی اور تقلید کریں اس میں ضعف اور جبن پایا جاتا ہے اور یہ تغیر بہت آسانی سے ممکن ہے ہم کو ایک نئی وضع کی ٹوپی نکال کر پہننے سے کیا مانع ہے۔

بَابُ الْجَعْدِ۔

۷۸۷۔ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ قَالَ: حَدَّثَنِي مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ، عَنْ رَبِيعَةَ بْنِ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: أَنَّهُ سَمِعَهُ يَقُولُ: كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ بِالطَّوِيلِ الْبَائِنِ، وَلَا بِالْقَصِيرِ، وَلَيْسَ بِالْأَبْيَضِ الْأَمْهَقِ، وَلَيْسَ بِالْآدَمِ، وَلَيْسَ بِالْجَعْدِ الْقَطَطِ، وَلَا بِالسَّبِطِ، بَعَثَهُ اللّٰهُ عَلَى رَأْسِ أَرْبَعِينَ سَنَةً، فَأَقَامَ بِمَكَّةَ عَشْرَ سِنِينَ وَبِالْمَدِينَةِ عَشْرَ سِنِينَ، وَتَوَفَّاهُ اللّٰهُ عَلَى رَأْسِ سِتِّينَ سَنَةً، وَلَيْسَ فِي رَأْسِهِ وَلِحْيَتِهِ عِشْرُونَ شَعَرَةً بَيْضَاءَ۔

باب گھونگر بالوں کا بیان۔

ہم سے اسمٰعیل بن ابی اویس نے بیان کیا کہا مجھ سے امام مالک نے انہوں نے ربیعہ بن ابی عبدالرحمٰن سے انہوں نے انس بن مالک سے وہ کہتے تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بہت لمبے نہ تھے نہ بونے (ٹھگنے) اور آپ کا رنگ نہ چونے کی طرح سفید تھا نہ گندم گوں (بلکہ سفیدی میں سرخی ملی ہوئی تھی) آپ کے بال نہ تو حبشیوں کی طرح سخت گھونگر تھے نہ بالکل سیدھے تھے ف۱ چالیس برس ختم ہونے پر اللہ تعالٰی نے آپ کو پیغمبر کیا اس کے بعد دس برس مکہ میں اور دس برس مدینہ میں رہے (صحیح یہ ہے کہ تیرہ برس مدینہ میں رہے) ساٹھویں برس کے ختم پر ف۲ اللہ تعالٰی نے آپکو (دنیا سے) اٹھالیا اس وقت آپ کے سر اور داڑھی میں پورے بیس بال بھی سفید نہ تھے۔ ف۳

ف۱ بلکہ ان میں تھوڑی مڑائی تھی۔ ف۲ صحیح یہ ہے کہ تریسٹھویں برس ف۳ طبرانی کی روایت میں تئیس بال سفید مذکور ہیں مگر وہ ضعیف ہے۔

۷۸۸۔ حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ: حَدَّثَنَا إِسْرَائِيلُ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ قَالَ: سَمِعْتُ الْبَرَاءَ يَقُولُ: مَا رَأَيْتُ أَحَدًا أَحْسَنَ فِي حُلَّةٍ حَمْرَاءَ مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ بَعْضُ أَصْحَابِي، عَنْ مَالِكٍ إِنَّ جُمَّتَهُ لَتَضْرِبُ قَرِيبًا مِنْ مَنْكِبَيْهِ، قَالَ أَبُو إِسْحَاقَ: سَمِعْتُهُ يُحَدِّثُهُ غَيْرَ مَرَّةٍ، مَا حَدَّثَ بِهِ قَطُّ إِلَّا ضَحِكَ، قَالَ شُعْبَةُ: شَعَرُهُ يَبْلُغُ شَحْمَةَ أُذُنَيْهِ۔

ہم سے مالک بن اسمٰعیل نے بیان کیا کہا ہم سے اسرائیل نے انہوں نے ابواسحاق سے کہا میں نے براء بن عازب سے سنا وہ کہتے تھے میں نے سرخ جوڑا پہنے کسی کو اتنا خوب صورت نہیں دیکھا جتنا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو۔ امام بخاری کہتے ہیں میرے بعض اصحاب نے مالک بن اسمٰعیل سے یوں نقل کیا کہ آپ کے بال مونڈھوں کے قریب تک تھے ابواسحاق کہتے ہیں میں نے براء سے اس حدیث کو کئی بار سنا جب وہ اس کو بیان کرتے تو ہنستے ابواسحاق کے ساتھ اس حدیث کو شعبہ نے بھی روایت کیا اس میں یوں ہے آپ کے بال

کانوں کی لو تک تھے ف

ف دونوں روایتوں میں یوں جمع کیا ہے کہ جب آپ کنگھی کرتے یا بال نہ کترواتے تو مونڈھوں تک رہتے اور جب کنگھی نہ کرتے یا بال کتروا ڈالتے تو کانوں تک رہتے۔

۷۸۹- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ: أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ نَافِعٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: أَرَانِي اللَّيْلَةَ عِنْدَ الْكَعْبَةِ فَرَأَيْتُ رَجُلًا آدَمَ كَأَحْسَنِ مَا أَنْتَ رَاءٍ مِنْ أُدْمِ الرِّجَالِ لَهُ لِمَّةٌ كَأَحْسَنِ مَا أَنْتَ رَاءٍ مِنَ اللِّمَمِ، قَدْ رَجَّلَهَا فَهِيَ تَقْطُرُ مَاءً، مُتَّكِئًا عَلَى رَجُلَيْنِ أَوْ عَلَى عَوَاتِقِ رَجُلَيْنِ يَطُوفُ بِالْبَيْتِ، فَسَأَلْتُ: مَنْ هَذَا؟ فَقِيلَ: الْمَسِيحُ ابْنُ مَرْيَمَ، وَإِذَا أَنَا بِرَجُلٍ جَعْدٍ قَطَطٍ أَعْوَرِ الْعَيْنِ الْيُمْنَى كَأَنَّهَا عِنَبَةٌ طَافِيَةٌ فَسَأَلْتُ: مَنْ هَذَا؟ فَقِيلَ: الْمَسِيحُ الدَّجَّالُ.

ہم سے عبداللہ بن یوسف تنیسی نے بیان کیا کہا ہم کو امام مالک نے خبر دی انہوں نے نافع سے انہوں نے عبداللہ بن عمرؓ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا رات کو میں نے خواب دیکھا جیسے میں کعبے کے پاس گیا ہوں وہاں میں نے ایک شخص دیکھا گندم گوں جیسے اچھے گندمی رنگ کے لوگ ہوتے ہیں اس کے بال ایسے عمدہ بہت عمدہ ان میں کنگھی کی ہوئی پانی ان میں سے ٹپک رہا ہے (ایسے تر و تازہ بال ہیں) دو آدمیوں پر یا یوں فرمایا دو آدمیوں کے مونڈھوں پر ٹیکا دیئے ہوئے طواف کر رہا ہے۔ میں نے پوچھا ف یہ کون شخص ہے انہوں نے کہا عیسیٰ ہیں مریم کے بیٹے ان کے بعد ایک اور شخص کو دیکھا کمبخت ایسے سخت گھونگھر بال والا جیسے حبشی ہوتے ہیں داہنی آنکھ کا کانا۔ اس میں پھلے جیسے پھولا ہوا انگور میں نے لوگوں سے پوچھا بھائی یہ کون شخص ہے انہوں نے کہا یہ دجال ہے ۲

ف جو لوگ وہاں موجود تھے ان سے ۲ جو قیامت کے قریب ظاہر ہوگا اور اکثر لوگوں کو گمراہ کرے گا یہ حدیث مع شرح کے اوپر گزر چکی ہے۔ دجال تو خدائی کا دعویٰ کرے گا وہ تو ابھی نہیں نکلا مگر دجال کے نائب نکل چکے ہیں جو پیغمبری اور مثیل مسیح ہونے کا دعویٰ کرتے ہیں مگر وہ اپنے تئیں مسیح دجال کا مثیل و دجال کہتے ہیں تو ہم کو بھی ان سے کوئی اختلاف نہیں ہے لیکن اگر حضرت عیسیٰ کا مثیل کہتے ہیں تو یہ غلط ہے کیوں کہ حضرت عیسیٰ تو مردوں کو اللہ کے حکم سے جلا دیتے تھے یہ تو زندوں کو گمراہ کرکے مار رہے ہیں۔

---

۷۹۰ (الف) حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ: أَخْبَرَنَا حِبَّانُ: حَدَّثَنَا هَمَّامٌ: حَدَّثَنَا قَتَادَةُ

ہم سے اسحاق بن منصور (یا ابن راہویہ) نے بیان کیا کہا ہم کو حبان بن ہلال نے خبر دی کہا ہم سے ہمام بن یحییٰ

حَدَّثَنَا أَنَسٌ: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَضْرِبُ شَعَرُهُ مَنْكِبَيْهِ.

نے بیان کیا کہا ہم سے قتادہ نے کہا ہم سے انس بن مالک نے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بال مونڈھوں تک پہنچتے تھے۔

---

۷۹۰ (ب) حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ: حَدَّثَنَا هَمَّامٌ، عَنْ قَتَادَةَ: حَدَّثَنَا أَنَسٌ، كَانَ يَضْرِبُ شَعَرُ رَأْسِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْكِبَيْهِ.

ہم سے موسیٰ بن اسمٰعیل نے بیان کیا کہا ہم سے ہمام نے انہوں نے قتادہ سے انہوں نے انس سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بال مونڈھوں تک پہنچتے تھے۔

---

۷۹۱ - حَدَّثَنِي عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ: حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيرٍ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، عَنْ قَتَادَةَ قَالَ: سَأَلْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنْ شَعَرِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: كَانَ شَعَرُ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجِلًا لَيْسَ بِالسَّبِطِ وَلَا الْجَعْدِ بَيْنَ أُذُنَيْهِ وَعَاتِقِهِ.

مجھ سے عمرو بن علی فلاس نے بیان کیا کہا ہم سے وہب بن جریر نے کہا مجھ سے میرے والد جریر بن حازم نے انہوں نے قتادہ سے کہا میں نے انس بن مالکؓ سے پوچھا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے (سر کے) بال کیسے تھے انہوں نے کہا آپ کے بال سیدھے (ذرا خم لیے ہوئے) تھے نہ بالکل سیدھے نہ سخت گھونگر اور کانوں اور مونڈھوں کے بیچ تک تھے۔

---

۷۹۲ - حَدَّثَنَا مُسْلِمٌ، حَدَّثَنَا جَرِيرٌ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ أَنَسٍ قَالَ: كَانَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ضَخْمَ الْيَدَيْنِ لَمْ أَرَ بَعْدَهُ مِثْلَهُ، وَكَانَ شَعَرُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجِلًا، لَا جَعْدَ وَلَا سَبِطَ.

ہم سے مسلم بن ابراہیم نے بیان کیا کہا ہم سے جریر نے انہوں نے قتادہ سے انہوں نے انس رضؓ سے انہوں نے کہا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاتھ پُر گوشت تھے میں نے آپ کے بعد پھر کسی کے ہاتھ ایسے (خوب صورت) نہیں دیکھے اور آپ کے بال سیدھے (ذرا پیچدار) تھے نہ بالکل گھونگر نہ بالکل ہی سیدھے (تیر کی طرح)

---

۷۹۳ - حَدَّثَنَا أَبُو النُّعْمَانِ: حَدَّثَنَا جَرِيرُ بْنُ حَازِمٍ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ

ہم سے ابو النعمان نے بیان کیا کہا ہم سے جریر بن حازم نے انہوں نے قتادہ سے انہوں نے انسؓ سے انہوں

أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ضَخْمَ الْيَدَيْنِ وَالْقَدَمَيْنِ، حَسَنَ الْوَجْهِ، لَمْ أَرَ قَبْلَهُ وَلَا بَعْدَهُ مِثْلَهُ، وَكَانَ سَبِطَ الْكَفَّيْنِ۔

نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاتھ پاؤں پرگوشت تھے چہرہ نہایت خوبصورت۔ میں نے تو ویسا خوبصورت نہ آپ سے پہلے کسی کو دیکھا نہ آپ کے بعد۔ اور آپ کی ہتھیلیاں پھیلی ہوئی کشادہ تھیں۔

۷۹۴۔ حَدَّثَنِي عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ: حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ هَانِئٍ: حَدَّثَنَا هَمَّامٌ، حَدَّثَنَا قَتَادَةُ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، أَوْ عَنْ رَجُلٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ضَخْمَ الْقَدَمَيْنِ حَسَنَ الْوَجْهِ، لَمْ أَرَ بَعْدَهُ مِثْلَهُ، وَقَالَ هِشَامٌ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَثْنَ الْقَدَمَيْنِ وَالْكَفَّيْنِ، وَقَالَ أَبُو هِلَالٍ: أَنْبَأَنَا قَتَادَةُ عَنْ أَنَسٍ أَوْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ: كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ضَخْمَ الْكَفَّيْنِ وَالْقَدَمَيْنِ، لَمْ أَرَ بَعْدَهُ شَبِيهًا لَهُ۔

مجھ سے عمرو بن علی فلاس نے بیان کیا کہا ہم سے معاذ بن ہانی نے کہا ہم سے ہمام بن یحییٰ نے کہا ہم سے قتادہ نے انہوں نے انس بن مالک سے یا ایک شخص سے (شاید سعید بن مسیب ہوں) انہوں نے ابوہریرہ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاؤں پرگوشت تھے، چہرہ نہایت خوب صورت۔ میں نے آپ کے بعد پھر اس صورت کا کوئی آدمی نہیں دیکھا اور ہشام نے معمر سے انہوں نے قتادہ سے انہوں نے انس رض سے روایت کیا (اس کو اسمٰعیلی نے وصل کیا) کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاؤں اور ہتھیلیاں پرگوشت تھیں اور ابوہلال (محمد بن سلیم) نے کہا ف ہم سے قتادہ نے بیان کیا انہوں نے انس رض یا جابر بن عبداللہ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ہتھیلیاں اور پاؤں پرگوشت تھے میں نے تو آپ کے بعد پھر کوئی آدمی آپ کی صورت کا نہیں دیکھا۔

ف اس کو بیہقی نے دلائل میں وصل کیا۔

۷۹۵۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى: قَالَ: حَدَّثَنِي ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ، عَنِ ابْنِ عَوْنٍ، عَنْ مُجَاهِدٍ قَالَ: كُنَّا عِنْدَ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا فَذَكَرُوا الدَّجَّالَ فَقَالَ: إِنَّهُ مَكْتُوبٌ بَيْنَ عَيْنَيْهِ

ہم سے محمد بن مثنےٰ نے بیان کیا کہا مجھ سے ابن ابی عدی نے ابن عون سے انہوں نے مجاہد سے انہوں نے کہا ہم ابن عباس رض کے پاس بیٹھے تھے اتنے میں لوگوں نے دجال کا ذکر کیا ایک شخص کہنے لگا اس کی تو آنکھوں کے درمیان کافر کا لفظ لکھا ہوگا ابن عباس نے کہا میں

كَافِرٌ، وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: لَمْ أَسْمَعْهُ قَالَ ذَالِكَ، وَلَكِنَّهُ قَالَ: أَمَّا إِبْرَاهِيمُ فَانْظُرُوا إِلَى صَاحِبِكُمْ، وَأَمَّا مُوسَى فَرَجُلٌ آدَمُ جَعْدٌ عَلَى جَمَلٍ مَخْطُومٍ بِخُلْبَةٍ كَأَنِّي أَنْظُرُ إِلَيْهِ إِذَا انْحَدَرَ فِي الْوَادِي يُلَبِّي۔

لے تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ نہیں سنا لیکن آپ نے یہ فرمایا اگر تم ابراہیم پیغمبر کو دیکھنا چاہتے ہو تو اپنے پیغمبر کو دیکھو ف۱ اور موسیٰ پیغمبر تو ایک گندم گوں گھونگر بال والے آدمی ہیں اونٹ پر سوار اس نالہ میں لبیک کہتے ہوئے اتر رہے ہیں جیسے میں ان کو دیکھ رہا ہوں ان کے اونٹ کی نکیل کی رسی کھجور کی چھال کی ہے۔

ف۱ یعنی حضرت ابراہیم علیہ السلام میری صورت پر تھے۔

بَابُ التَّلْبِيدِ۔

باب تلبید یعنی بالوں کا خطمی یا گوند سے اسر پر جما لینا۔

۷۹۶۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ: أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ: أَخْبَرَنِي سَالِمُ بْنُ عَبْدِ اللهِ: أَنَّ عَبْدَ اللهِ بْنَ عُمَرَ قَالَ: سَمِعْتُ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ يَقُولُ: مَنْ ضَفَّرَ فَلْيَحْلِقْ وَلَا تَشَبَّهُوا بِالتَّلْبِيدِ، وَكَانَ ابْنُ عُمَرَ يَقُولُ: لَقَدْ رَأَيْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُلَبِّدًا۔

ہم سے ابوالیمان نے بیان کیا کہا ہم کو شعیب نے خبر دی انہوں نے زہری سے انہوں نے کہا مجھ کو سالم بن عبداللہ نے خبر دی ان کے والد عبداللہ بن عمرؓ نے کہا میں نے (اپنے والد) حضرت عمرؓ سے سنا وہ کہتے تھے جو سر کے بالوں کو گوندلے وہ حج یا عمرے سے فارغ ہو کر سر منڈا دے ف۱ اور جیسے احرام میں بالوں کو جما لیتے ہیں اس طرح (غیر احرام میں) نہ جماؤ اور ابن عمرؓ کہتے ہیں میں نے تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو بال جمائے دیکھا ف۲

ف۱ بال اس کو کتر انا کافی نہ ہوگا ف۲ ابن عمرؓ نے گویا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث بیان کر کے اپنے والد کا رد کیا کہ انہوں نے تلبید سے منع کیا حالاں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے تلبید کی حالانکہ حضرت عمرؓ کا یہ مطلب نہ تھا بلکہ ان کا مطلب یہ تھا کہ غیر احرام میں احرام والوں کی مشابہت کر کے تلبید نہ کرو،

۷۹۷۔ حَدَّثَنِي حِبَّانُ بْنُ مُوسَى وَأَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَا: أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللهِ: أَخْبَرَنَا يُونُسُ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَالِمٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا

مجھ سے حبان بن موسیٰ اور احمد بن محمد نے بیان کیا ان دونوں نے کہا ہم کو عبداللہ بن مبارک نے خبر دی کہا ہم کو یونس نے انہوں نے زہری سے انہوں نے سالم سے انہوں نے ابن عمرؓ سے انہوں نے کہا میں نے آنحضرت

قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُهِلُّ مُلَبِّدًا يَقُولُ: لَبَّيْكَ اللَّهُمَّ لَبَّيْكَ، لَبَّيْكَ لَا شَرِيكَ لَكَ لَبَّيْكَ إِنَّ الْحَمْدَ وَالنِّعْمَةَ لَكَ وَالْمُلْكَ لَا شَرِيكَ لَكَ لَا يَزِيدُ عَلَى هَؤُلَاءِ الْكَلِمَاتِ۔

صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ بالوں کو جما کر (احرام کے وقت) یوں لبیک کہہ رہے تھے۔ لَبَّيْكَ اللَّهُمَّ لَبَّيْكَ، لَبَّيْكَ لَا شَرِيكَ لَكَ لَبَّيْكَ إِنَّ الْحَمْدَ وَالنِّعْمَةَ لَكَ وَالْمُلْكَ لَا شَرِيكَ لَكَ بس اس سے زیادہ نہیں بڑھاتے تھے۔

۷۹۸- حَدَّثَنِي إِسْمَاعِيلُ حَدَّثَنِي مَالِكٌ، عَنْ نَافِعٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ حَفْصَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ: قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، مَا شَأْنُ النَّاسِ حَلُّوا بِعُمْرَةٍ وَلَمْ تَحْلِلْ أَنْتَ مِنْ عُمْرَتِكَ؟ قَالَ: إِنِّي لَبَّدْتُ رَأْسِي، وَقَلَّدْتُ هَدْيِي فَلَا أَحِلُّ حَتَّى أَنْحَرَ۔

مجھ سے اسمٰعیل بن ابی اویس نے بیان کیا کہا مجھ سے امام مالک نے انہوں نے نافع سے انہوں نے عبداللہ بن عمرؓ سے انہوں نے ام المومنین حضرت حفصہؓ سے انہوں نے کہا میں نے عرض کیا یا رسول اللہ لوگوں کو کیا ہو گیا ہے انہوں نے عمرہ کر کے احرام کھول ڈالا اور آپ نے عمرہ کر کے احرام نہیں کھولا آپ نے فرمایا میں نے بالوں کو جما لیا تھا اور قربانی کے گلے میں ہار ڈالا (اس کو ساتھ لایا) جب قربانی کا نحر نہ ہولے احرام نہیں کھول سکتا۔

بَابُ الْفَرْقِ

۷۹۹- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ: حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ: حَدَّثَنَا ابْنُ شِهَابٍ، عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُحِبُّ مُوَافَقَةَ أَهْلِ الْكِتَابِ فِيمَا لَمْ يُؤْمَرْ فِيهِ، وَكَانَ أَهْلُ الْكِتَابِ يَسْدِلُونَ أَشْعَارَهُمْ، وَكَانَ الْمُشْرِكُونَ يَفْرُقُونَ رُءُوسَهُمْ، فَسَدَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَاصِيَتَهُ ثُمَّ فَرَقَ بَعْدُ۔

باب مانگ نکالنا

ہم سے احمد بن یونس نے بیان کیا کہا ہم سے ابراہیم بن سعد نے کہا ہم سے ابن شہاب نے عبیداللہ بن عبداللہ سے انہوں نے ابن عباسؓ سے انہوں نے کہا جس بات میں آپ کو (اللہ کی طرف سے) کوئی حکم نہ دیا جاتا اس میں آپ اہل کتاب کی موافقت (بہ نسبت مشرکین کے) زیادہ پسند کرتے اور اہل کتاب بالوں کو (پیشانی پر لا کر) سامنے لٹکایا کرتے مشرک لوگ مانگ نکالا کرتے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے پہلے پیشانی پر بالوں کو لٹکانا شروع کیا پھر مانگ نکالنے لگے ف۲

ف جیسے ہمارے زمانہ میں بھی اب تک نصاریٰ کی بھی وضع ہے ف شاید آپ کو اس بات میں کوئی حکم آگیا ہو گا تو گویا آخری امر آپ کا مانگ نکالنا تھا اور صحابہ سے اس بات میں مختلف روائتیں ہیں کوئی مانگ نکالتا کوئی سامنے پیشانی پر بال لٹکاتا اور کوئی دوسرے پر عیب نہ کرتا۔ نووی نے کہا صحیح قول یہ ہے کہ دونوں امر جائز ہیں۔ مترجم کہتا ہے کہ یہ جو ہمارے زمانے میں بعضے جاہلوں نے تشدد اختیار کیا ہے کہ جو شخص سامنے پیشانی پر بال لٹکائے جیسے نصاریٰ کرتے ہیں تو اس پر بڑا عیب لگاتے ہیں ان کا یہ تشدد بالکل بے محل ہے جب صحابہ سے اس بات میں مختلف روائتیں ہیں اور لطف یہ ہے کہ اگر سدل نصاریٰ کی مشابہت کی وجہ سے ناجائز سمجھتے ہیں تو مانگ نکالنا عرب اور ہند کے مشرکوں کا طریقہ ہے اب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے تو دونوں مروی ہیں کیا ایک اول ایک بعد مگر آپ نے سدل سے منع نہیں کیا اور صحابہ برابر کرتے رہے اس لیے اس کے جواز میں کیا شک ہے

---

٨٠٠ - حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ وَعَبْدُ اللَّهِ ابْنُ رَجَاءٍ قَالَا: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنِ الْحَكَمِ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنِ الْأَسْوَدِ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ: كَأَنِّي أَنْظُرُ إِلَى وَبِيصِ الطِّيبِ فِي مَفَارِقِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ مُحْرِمٌ، قَالَ عَبْدُ اللَّهِ فِي مَفْرِقِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

ہم سے ابو الولید اور عبداللہ بن رجاء نے بیان کیا دونوں نے کہا ہم سے شعبہ نے انہوں نے حکم بن عتیبہ سے انہوں نے ابراہیم نخعی سے انہوں نے اسود سے انہوں نے حضرت عائشہ سے انہوں نے کہا جیسے میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے مانگوں میں احرام کی حالت میں خوشبو کی چمک دیکھ رہی ہوں۔ عبداللہ بن رجاء نے بجائے مانگوں کے مانگ کہا ہے۔ (بہ صیغہ مفرد)

بَابُ الذَّوَائِبِ۔

باب گیسوؤں کے بیان میں (یعنی بالوں کی لٹیں)

٨٠١ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ: حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ عَنْبَسَةَ: أَخْبَرَنَا هُشَيْمٌ: أَخْبَرَنَا أَبُو بِشْرٍ ح، وَحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ: حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ، عَنْ أَبِي بِشْرٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: بِتُّ لَيْلَةً عِنْدَ مَيْمُونَةَ بِنْتِ الْحَارِثِ خَالَتِي وَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِنْدَهَا

ہم سے علی بن عبداللہ مدینی نے بیان کیا کہا ہم سے فضل بن عنبسہ نے کہا ہم کو ہشیم بن بشیر نے خبر دی کہا ہم کو ابو بشر (جعفر) نے دوسری سند امام بخاری نے کہا اور ہم سے قتیبہ بن سعید نے بیان کیا کہا ہم سے ہشیم نے انہوں نے ابو بشر سے انہوں نے سعید بن جبیر سے انہوں نے ابن عباس رضہ سے انہوں نے کہا ایسا ہوا میں ایک رات اپنی خالہ میمونہ بنت حارث کے گھر پر رہ گیا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بی بی تھیں اس رات انہی کی باری تھی

فِي لَيْلَتِهَا، قَالَ: فَقَامَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي مِنَ اللَّيْلِ، فَقُمْتُ عَنْ يَسَارِهِ، قَالَ: فَأَخَذَ بِذُؤَابَتِي فَجَعَلَنِي عَنْ يَمِينِهِ۔

آپ وہیں تشریف رکھتے تھے رات کو آپ (تہجد کی) نماز پڑھنے کو کھڑے ہوئے میں آپ کی بائیں طرف کھڑا ہو گیا آپ نے میرا گیسو پکڑ کر مجھ کو داہنی طرف کر لیا۔

۸۰۲۔ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ مُحَمَّدٍ: حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ: أَخْبَرَنَا أَبُو بِشْرٍ بِهَذَا، وَقَالَ: بِذُؤَابَتِي أَوْ بِرَأْسِي۔

ہم سے عمرو بن محمد نے بیان کیا کہا ہم سے ہشیم نے کہا ہم کو ابو بشر نے خبر دی پھر یہی حدیث نقل کی اس میں یوں ہے میری چوٹی پکڑ کے یا میرا سر پکڑ کے

بَابُ الْقَزَعِ۔

باب کچھ سر منڈانا کچھ بال رکھنا ف۱

ف۱ اس کو عربی میں قزع کہتے ہیں قسطلانی نے کہا یہ مرد اور عورت اور لڑکے سب کے لیے مکروہ ہے کراہت کی وجہ یہ ہے کہ اس میں یہود کی مشابہت ہے۔

۸۰۳۔ حَدَّثَنِي مُحَمَّدٌ قَالَ: أَخْبَرَنِي مَخْلَدٌ قَالَ: أَخْبَرَنِي ابْنُ جُرَيْجٍ: أَخْبَرَنِي عُبَيْدُ اللهِ بْنُ حَفْصٍ: أَنَّ عُمَرَ ابْنَ نَافِعٍ أَخْبَرَهُ، عَنْ نَافِعٍ مَوْلَى عَبْدِ اللهِ: أَنَّهُ سَمِعَ ابْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا يَقُولُ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْهَى عَنِ الْقَزَعِ، قَالَ عُبَيْدُ اللهِ: قُلْتُ: وَمَا الْقَزَعُ؟ فَأَشَارَ لَنَا عُبَيْدُ اللهِ، قَالَ: إِذَا حُلِقَ الصَّبِيُّ وَتُرِكَ هَا هُنَا شَعَرَةٌ وَهَا هُنَا وَهَا هُنَا، فَأَشَارَ لَنَا عُبَيْدُ اللهِ إِلَى نَاصِيَتِهِ وَجَانِبَيْ رَأْسِهِ، قِيلَ لِعُبَيْدِ اللهِ: فَالْجَارِيَةُ وَالْغُلَامُ قَالَ: لَا أَدْرِي، هَكَذَا قَالَ الصَّبِيُّ، قَالَ عُبَيْدُ اللهِ: وَعَاوَدْتُهُ فَقَالَ: أَمَّا الْقُصَّةُ وَالْقَفَا لِلْغُلَامِ

مجھ سے محمد بن سلام نے بیان کیا کہا مجھ کو مخلد بن یزید نے کہا خبر دی مجھ کو ابن جریج نے کہا مجھ کو عبید اللہ ابن حفص نے ان کو عمر بن نافع نے انہوں نے نافع سے روایت کی جو عبد اللہ بن عمرؓ کے غلام تھے انہوں نے عبد اللہ بن عمرؓ سے سنا وہ کہتے تھے میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ قزع سے منع کرتے تھے عبید اللہ کہتے ہیں میں نے عمر بن نافع سے پوچھا قزع کسے کہتے ہیں عبید اللہ نے ہم سے اشارہ کیا کہ نافع کہتے تھے جب لڑکے کا سر منڈایا جاوے اور ادھر کچھ بال چھوڑ دیئے جائیں ادھر کچھ اُدھر کچھ۔ عبید اللہ نے اس کی تفسیر یوں بیان کی یعنے پیشانی پر کچھ بال چھوڑ دیئے جائیں اور سر کے دونوں کونوں پر کچھ بال چھوڑ دیئے جائیں پھر عبید اللہ سے پوچھا گیا (شاید ابن جریج نے پوچھا) یہی حکم نوجوان لڑکی اور لڑکے کے لیے بھی ہے انہوں نے کہا میں نہیں جانتا۔ نافع نے لڑکے کا لفظ کہا عبید اللہ نے کہا

فَلَا بَأْسَ بِهِمَا، وَلٰكِنَّ الْقَزَعَ أَنْ يُتْرَكَ بِنَاصِيَتِهِ شَعَرٌ وَلَيْسَ فِي رَأْسِهِ غَيْرُهُ وَكَذٰلِكَ شَقُّ رَأْسِهِ هٰذَا وَهٰذَا۔

میں نے پھر عمر بن نافع سے اس باب میں پوچھا تو انہوں نے کہا لڑکے کی کنپٹیوں پر یا گدی پر چوٹی رکھنے میں قباحت نہیں قزع یہ ہے کہ پیشانی پر کچھ بال چھوڑ دیئے جائیں اور باقی سارا سر منڈا ہوا اسی طرح سر کے اس جانب یا اس جانب میں۔

٨٠٤۔ حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْمُثَنَّى بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ ابْنُ دِينَارٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ: أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنِ الْقَزَعِ

ہم سے مسلم بن ابراہیم نے بیان کیا کہا ہم سے عبداللہ بن مثنی بن عبداللہ بن انس بن مالکؓ نے کہا ہم سے عبداللہ بن دینار نے بیان کیا انہوں نے ابن عمرؓ سے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے قزع سے منع فرمایا۔ ف

ف قسطلانی نے کہا یہ ممانعت بطور کراہت تنزیہی کے ہے اگر کسی ضرورت مثلاً علاج وغیرہ کے لیے ہو تو اس میں کوئی قباحت نہیں اسی طرح سارا منڈانے میں بھی کوئی قباحت نہیں مگر سنت نبوی سر پر بال رکھنا ہے۔

بَابُ تَطْيِيبِ الْمَرْأَةِ زَوْجَهَا بِيَدَيْهَا۔

باب عورت اپنے ہاتھ سے خاوند کو خوشبو لگائے۔

٨٠٥۔ حَدَّثَنِي أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ: أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ الْقَاسِمِ عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ: طَيَّبْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِيَدِي لِحُرْمِهِ وَطَيَّبْتُهُ بِمِنًى قَبْلَ أَنْ يُفِيضَ۔

مجھ سے احمد بن محمد مروزی نے بیان کیا کہا ہم کو عبداللہ بن مبارک نے خبر دی کہا ہم کو یحییٰ بن سعید انصاری نے کہا ہم کو عبدالرحمٰن بن قاسم نے انہوں نے اپنے والد قاسم بن محمد سے انہوں نے حضرت عائشہ رضؓ سے انہوں نے کہا میں نے احرام باندھنے کے لیے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اپنے ہاتھ سے خوشبو لگائی۔ اسی طرح (دسویں تاریخ) منا میں طواف الزیارۃ کرنے سے پہلے۔

بَابُ الطِّيبِ فِي الرَّأْسِ وَاللِّحْيَةِ۔

باب سر اور داڑھی میں خوشبو لگانا۔

٨٠٦۔ حَدَّثَنِي إِسْحَاقُ بْنُ نَصْرٍ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ، حَدَّثَنَا إِسْرَائِيلُ

ہم سے اسحاق بن نصر نے بیان کیا کہا ہم سے یحییٰ بن آدم نے کہا ہم سے اسرائیل نے انہوں نے ابواسحاق

عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الأَسْوَدِ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: كُنْتُ أُطَيِّبُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِأَطْيَبِ مَا يَجِدُ حَتّٰى أَجِدَ وَبِيصَ الطِّيبِ فِي رَأْسِهِ وَلِحْيَتِهِ۔

سے انہوں نے عبدالرحمٰن بن اسود سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے حضرت عائشہ رض سے انہوں نے کہا میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے عمدہ سے عمدہ خوشبو لگاتی جو آپ کو مل سکتی یہاں تک کہ خوشبو کی چمک میں آپ کے سر اور داڑھی میں دیکھتی۔

بَابُ الإِمْتِشَاطِ۔

باب کنگھی کرنے کا بیان۔

۸۰۷۔ حَدَّثَنَا آدَمُ بْنُ أَبِي إِيَاسٍ: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي ذِئْبٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ: أَنَّ رَجُلًا اطَّلَعَ مِنْ جُحْرٍ فِي دَارِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَحُكُّ رَأْسَهُ بِالْمِدْرَى، فَقَالَ: لَوْ عَلِمْتُ أَنَّكَ تَنْظُرُ لَطَعَنْتُ بِهَا فِي عَيْنِكَ، إِنَّمَا جُعِلَ الإِذْنُ مِنْ قِبَلِ الأَبْصَارِ۔

ہم سے آدم بن ابی ایاس نے بیان کیا کہا ہم سے ابن ابی ذئب نے انہوں نے زہری سے انہوں نے سہل بن سعد سے کہ ایک شخص نے دیوار کے روزن (سوراخ) میں سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے گھر میں جھانک کر دیکھا اس وقت آپ پشت خار سے اپنا سر کھجلا رہے تھے آپ نے اس شخص سے (جب اس سے ملے) فرمایا اگر مجھ کو معلوم ہوتا تو جھانک رہا ہے تو میں تیری آنکھ پھوڑ دیتا ارے اذن لینا تو اسی لیے ہے کہ آدمی کی نظر (کسی کے سر پر) نہ پڑے ف

ف جب بے اجازت دیکھ لیا تو پھر اذن کی کیا ضرورت رہی اس حدیث سے یہ نکلا کہ اگر کوئی شخص کسی کے گھر میں جھانکے اور گھر والا کچھ پھینک کر اس کی آنکھ پھوڑ دے تو گھر والے کو کچھ تاوان نہ دینا ہوگا۔

بَابُ تَرْجِيلِ الحَائِضِ زَوْجَهَا۔

باب حائضہ عورت اپنے خاوند کو کنگھی کر سکتی ہے۔

۸۰۸۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوسُفَ: أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ: كُنْتُ أُرَجِّلُ رَأْسَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنَا حَائِضٌ۔

ہم سے عبداللہ بن یوسف تنیسی نے بیان کیا کہا ہم کو امام مالک نے خبر دی انہوں نے ابن شہاب سے انہوں نے عروہ بن زبیر سے انہوں نے حضرت عائشہ سے انہوں نے کہا میں حیض کی حالت میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے سر پر کنگھی کیا کرتی۔

۸۰۹ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوسُفَ: أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ هِشَامٍ، عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ مِثْلَهُ۔

ہم سے عبداللہ بن یوسف نے بیان کیا کہا ہم کو امام مالک نے خبر دی انہوں نے ہشام بن عروہ سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے حضرت عائشہ سے یہی حدیث۔

بَابُ التَّرْجِيلِ وَالتَّيَمُّنِ فِيهِ۔

باب بالوں میں کنگھی کرنا اور دائیں طرف سے شروع کرنا مستحب ہے

۸۱۰ - حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ أَشْعَثَ بْنِ سُلَيْمٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ مَسْرُوقٍ، عَنْ عَائِشَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ كَانَ يُعْجِبُهُ التَّيَمُّنُ مَا اسْتَطَاعَ فِي تَرَجُّلِهِ وَوُضُوئِهِ۔

ہم سے ابوالولید نے بیان کیا کہا ہم سے شعبہ نے اشعث بن سلیم سے انہوں نے اپنے والد سلیم بن اسود سے انہوں نے مسروق سے انہوں نے حضرت عائشہ رض سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ کو داہنی طرف سے شروع کرنا جہاں تک ہو سکتا اچھا لگتا کنگھی کرنے میں وضو کرنے میں۔

بَابُ مَا يُذْكَرُ فِي الْمِسْكِ

باب مشک کا بیان (اس کا پاک ہونا)

۸۱۱ - حَدَّثَنِي عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ: حَدَّثَنَا هِشَامٌ: أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنِ ابْنِ الْمُسَيَّبِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: كُلُّ عَمَلِ ابْنِ آدَمَ لَهُ إِلَّا الصَّوْمَ فَإِنَّهُ لِي وَأَنَا أَجْزِي بِهِ، وَلَخُلُوفُ فَمِ الصَّائِمِ أَطْيَبُ عِنْدَ اللّٰهِ مِنْ رِيحِ الْمِسْكِ۔

مجھ سے عبداللہ بن محمد ہمدانی نے بیان کیا کہا ہم سے ہشام بن یوسف صنعانی نے کہا ہم کو معمر نے خبر دی انہوں نے زہری سے انہوں نے سعید بن مسیب سے انہوں نے ابوہریرہ رض سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا (اللہ تعالیٰ فرماتا ہے) آدمی کے جتنے اعمال ہیں اس کے لیے ہیں (ان میں دکھانے کی بھی نیت ہو سکتی ہے) مگر روزہ وہ خاص میرے لیے ہوتا ہے میں ہی اس کا بدلہ دوں گا ف اور البتہ روزہ دار کے منہ کی بو اللہ کو مشک کی خوشبو سے زیادہ پسند ہے۔

ف روزہ ایسا عمل ہے کہ آدمی اس میں خالص خدا کے ڈر سے کھانے پینے اور شہوت رانی سے باز رہتا ہے اور دوسرا کوئی آدمی اس پر مطلع نہیں ہو سکتا اس لیے اس کا ثواب بڑا ہوا۔

بَابُ مَا يُسْتَحَبُّ مِنَ الطِّيبِ۔

باب خوشبو لگانا مستحب ہے

٨١٢- حَدَّثَنَا مُوسَى: حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ: حَدَّثَنَا هِشَامٌ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ: كُنْتُ أُطَيِّبُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِنْدَ إِحْرَامِهِ بِأَطْيَبِ مَا أَجِدُ۔

ہم سے موسیٰ بن اسمٰعیل نے بیان کیا کہا ہم سے وہیب نے کہا ہم سے ہشام بن عروہ نے انہوں نے (اپنے بھائی) عثمان بن عروہ سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے حضرت عائشہ رض سے انہوں نے کہا میں احرام باندھتے وقت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو عمدہ سے عمدہ خوشبو جو مل سکتی لگاتی۔

بَابُ مَنْ لَمْ يَرُدَّ الطِّيبَ۔

باب خوشبو کا پھیرنا منع ہے

٨١٣- حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ: حَدَّثَنَا عَزْرَةُ بْنُ ثَابِتٍ الْأَنْصَارِيُّ قَالَ: حَدَّثَنِي ثُمَامَةُ بْنُ عَبْدِ اللهِ، عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّهُ كَانَ لَا يَرُدُّ الطِّيبَ وَزَعَمَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ لَا يَرُدُّ الطِّيبَ۔

ہم سے ابو نعیم نے بیان کیا کہا ہم سے عزرہ بن ثابت انصاری نے کہا مجھ سے ثمامہ بن عبداللہ نے انہوں نے انس رض سے وہ خوشبو کو رد نہیں کرتے تھے (کوئی دے تو پھیرتے نہ تھے) اور کہتے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بھی خوشبو کو رد نہیں کرتے تھے۔

بَابُ الذَّرِيرَةِ۔

باب ذریرہ کا بیان (ایک قسم کی مرکب خوشبو ہے)

٨١٤- حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ الْهَيْثَمِ أَوْ مُحَمَّدٌ عَنْهُ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ: أَخْبَرَنِي عُمَرُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُرْوَةَ، سَمِعَ عُرْوَةَ وَالْقَاسِمَ يُخْبِرَانِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: طَيَّبْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِيَدَيَّ بِذَرِيرَةٍ فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ بِالْحِلِّ وَالْإِحْرَامِ۔

ہم سے عثمان بن ہیثم نے بیان کیا یا محمد بن یحییٰ ذہلی نے انہوں نے عثمان بن ہیثم سے (امام بخاری کو شک ہے) انہوں نے ابن جریج سے کہا مجھ کو عمر بن عبداللہ بن عروہ نے خبر دی انہوں نے عروہ بن زبیر اور قاسم بن محمد سے سنا وہ دونوں حضرت عائشہ رض سے نقل کرتے تھے وہ کہتی تھیں میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو حجۃ الوداع میں احرام کھولتے اور باندھتے وقت اپنے ہاتھ سے ذریرہ کی خوشبو لگائی۔

بَابُ الْمُتَفَلِّجَاتِ لِلْحُسْنِ۔

باب حسن کے لیے جو عورتیں دانت کشادہ کرائیں

٨١٥- حَدَّثَنَا عُثْمَانُ: حَدَّثَنَا

ہم سے عثمان بن ابی شیبہ نے بیان کیا کہا ہم سے

جَرِيرٌ، عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ عَلْقَمَةَ، عَنْ عَبْدِ اللهِ، لَعَنَ اللهُ الْوَاشِمَاتِ وَالْمُسْتَوْشِمَاتِ وَالْمُتَنَمِّصَاتِ وَالْمُتَفَلِّجَاتِ لِلْحُسْنِ الْمُغَيِّرَاتِ خَلْقَ اللهِ تَعَالَى، مَالِي لَا أَلْعَنُ مَنْ لَعَنَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؟ وَهُوَ فِي كِتَابِ اللهِ۔ وَمَا آتَاكُمُ الرَّسُولُ۔ إِلَى۔ فَانْتَهُوا۔

جریر بن عبدالحمید نے انہوں نے منصور بن معتمر سے انہوں نے ابراہیم نخعی سے انہوں نے علقمہ سے انہوں نے عبداللہ بن مسعودؓ سے انہوں نے کہا اللہ نے ان عورتوں پر لعنت کی ہے جو گودنا گودیں یا گدائیں اور جو چہرے کی رویٔیں نکالیں (جوان بننے کے لیے) اور جو حسن کے لیے دانت کشادہ کرائیں (سوہن سے رگڑ کر) اللہ کی خلقت کو بدلیں۔ عبداللہ کہتے تھے کیوں مجھے کیا ہوا کہ میں ان پر لعنت نہ کروں جن پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے لعنت کی ہے اور اس کی دلیل (کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی لعنت اللہ کی لعنت ہے) خود قرآن میں موجود ہے ف

ف اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔ مَا آتَاكُمُ الرَّسُولُ فَخُذُوهُ وَمَا نَهَاكُمْ عَنْهُ فَانْتَهُوا اور فرمایا وَالَّذِينَ يُؤْذُونَ رَسُولَ اللهِ لَهُمْ عَذَابٌ عَظِيمٌ اس حدیث سے ان بیہودوں کا رد ہوا جو قرآن کی طرح حدیث کو واجب العمل نہیں جانتے

بَابُ وَصْلِ الشَّعْرِ

باب بالوں میں چوٹلہ لگانا (دوسرے کے بال جوڑنا)

٨١٦ - حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ قَالَ: حَدَّثَنِي مَالِكٌ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ: أَنَّهُ سَمِعَ مُعَاوِيَةَ بْنَ أَبِي سُفْيَانَ عَامَ حَجَّ وَهُوَ عَلَى الْمِنْبَرِ وَهُوَ يَقُولُ وَتَنَاوَلَ قُصَّةً مِنْ شَعَرٍ كَانَتْ بِيَدِ حَرَسِيٍّ، أَيْنَ عُلَمَاؤُكُمْ؟ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْهَى عَنْ مِثْلِ هَذِهِ وَيَقُولُ: إِنَّمَا هَلَكَتْ بَنُو إِسْرَائِيلَ حِينَ اتَّخَذَ هَذِهِ نِسَاؤُهُمْ وَقَالَ ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا يُونُسُ

ہم سے اسمٰعیل بن ابی اویس نے بیان کیا کہا مجھ سے امام مالک نے انہوں نے ابن شہاب سے انہوں نے حمید بن عبدالرحمٰن بن عوف سے انہوں نے معاویہ سے سنا جس سال انہوں نے حج کیا اور وہ (مدینہ منورہ میں) منبر پر بیان کر رہے تھے ایک بال کا چوٹلہ ان کے محافظ خدمت گار کے ہاتھ میں تھا معاویہ رضی کہہ رہے تھے (مدینہ والو) تمہارے عالم کہاں گئے ہیں ف میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ اس سے (یعنی چوٹلہ لگانے سے) منع کرتے تھے اور فرماتے تھے بنی اسرائیل تو اسی وجہ سے تباہ ہوئے جب ان کی عورتوں نے یہ کام شروع کیا (بال جوڑنے لگیں) اور ابوبکر

ابْنُ مُحَمَّدٍ: حَدَّثَنَا فُلَيْحٌ، عَنْ زَيْدِ ابْنِ أَسْلَمَ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لَعَنَ اللّٰهُ الْوَاصِلَةَ وَالْمُسْتَوْصِلَةَ وَالْوَاشِمَةَ وَالْمُسْتَوْشِمَةَ.

ابن ابی شیبہ نے کہا اس کو ابو نعیم نے مستخرج میں وصل کیا ہم سے یونس بن محمد نے بیان کیا کہا ہم سے فلیح بن سلیمان نے انہوں نے زید بن اسلم سے انہوں نے عطاء بن یسار سے انہوں نے ابو ہریرہ رض سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے لعنت کی چوٹلہ لگانے والی اور لگوانے والی اور گودنا گودنے والی اور گدانے والی پر

ف تم کو ایسی بری باتوں سے منع نہیں کرتے۔

٨١٧- حَدَّثَنَا آدَمُ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ قَالَ: سَمِعْتُ الْحَسَنَ بْنَ مُسْلِمِ بْنِ يَنَّاقٍ يُحَدِّثُ عَنْ صَفِيَّةَ بِنْتِ شَيْبَةَ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا أَنَّ جَارِيَةً مِنَ الْأَنْصَارِ تَزَوَّجَتْ وَأَنَّهَا مَرِضَتْ فَتَمَعَّطَ شَعَرُهَا، فَأَرَادُوا أَنْ يَصِلُوهَا، فَسَأَلُوا النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: لَعَنَ اللّٰهُ الْوَاصِلَةَ وَالْمُسْتَوْصِلَةَ. تَابَعَهُ ابْنُ إِسْحَاقَ عَنْ أَبَانَ بْنِ صَالِحٍ، عَنِ الْحَسَنِ، عَنْ صَفِيَّةَ، عَنْ عَائِشَةَ.

ہم سے آدم بن ابی ایاس نے بیان کیا کہا ہم سے شعبہ بن حجاج نے انہوں نے عمرو بن مرہ سے کہا میں نے حسن بن مسلم بن یناق سے سنا وہ صفیہ بنت شیبہ سے روایت کرتے تھے وہ حضرت عائشہ رض سے کہ انصار کی ایک لڑکی (نام نامعلوم) نے نکاح کیا پھر وہ بیمار پڑ گئی اس کے سر کے بال گر گئے اس کے عزیزوں نے چاہا اس کے بالوں میں جوڑ لگا دیں انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا آپ نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے لعنت کی چوٹلہ لگانے والی اور لگوانے والی پر۔ شعبہ کے ساتھ اس حدیث کو محمد بن اسحاق نے بھی ابان بن صالح سے انہوں نے حسن بن مسلم سے انہوں نے صفیہ سے انہوں نے حضرت عائشہ رض سے روایت کیا ہے ف

ف اس کو محاملی نے اپنی امالی میں وصل کیا

٨١٨- حَدَّثَنِي أَحْمَدُ بْنُ الْمِقْدَامِ: حَدَّثَنَا فُضَيْلُ بْنُ سُلَيْمَانَ، حَدَّثَنَا مَنْصُورُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ: حَدَّثَتْنِي أُمِّي، عَنْ أَسْمَاءَ بِنْتِ أَبِي بَكْرٍ

مجھ سے احمد بن مقدام نے بیان کیا کہا ہم سے فضیل بن سلیمان نے کہا ہم سے منصور بن عبد الرحمٰن نے کہا مجھ سے میری والدہ صفیہ بنت شیبہ نے انہوں نے اسماء بنت ابی بکر رض سے کہ ایک عورت (نام نامعلوم) آنحضرت صلی

رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا: أَنَّ امْرَأَةً جَاءَتْ إِلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ: إِنِّي أَنْكَحْتُ ابْنَتِي، ثُمَّ أَصَابَهَا شَكْوَى، فَتَمَرَّقَ رَأْسُهَا وَزَوْجُهَا يَسْتَحِثُّنِي بِهَا، أَفَأَصِلُ رَأْسَهَا؟ فَسَبَّ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْوَاصِلَةَ وَالْمُسْتَوْصِلَةَ۔

اللہ علیہ وسلم کے پاس آئی کہنے لگی میں نے اپنی بچی کا (نام نامعلوم) نکاح کیا وہ بیمار پڑ گئی (بیماری سے) اس کے بال جھڑ گئے اس کا خاوند مجھ کو تنگ کر رہا ہے وہ اپنی عورت سے صحبت کرنا چاہتا ہے، کیا میں اس کے سر میں چوٹلہ لگا دوں یہ سن کر آپ نے چوٹلہ لگانے والی اور لگوانے والی دونوں کو بُرا کہا (ان پر لعنت کی)

---

۸۱۹ - حَدَّثَنَا آدَمُ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنِ امْرَأَتِهِ فَاطِمَةَ، عَنْ أَسْمَاءَ بِنْتِ أَبِي بَكْرٍ قَالَتْ: لَعَنَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْوَاصِلَةَ وَالْمُسْتَوْصِلَةَ۔

ہم سے آدم بن ابی ایاس نے بیان کیا کہا ہم سے شعبہ بن حجاج نے انہوں نے ہشام بن عروہ سے انہوں نے اپنی جورو فاطمہ بنت منذر سے انہوں نے اپنی دادی اسماء بنت ابی بکر رضی سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بال جوڑنے والی اور جڑوانے والی دونوں پر لعنت کی۔

---

۸۲۰ - حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ مُقَاتِلٍ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللهِ: أَخْبَرَنَا عُبَيْدُ اللهِ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا: أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لَعَنَ اللهُ الْوَاصِلَةَ وَالْمُسْتَوْصِلَةَ وَالْوَاشِمَةَ وَالْمُسْتَوْشِمَةَ، قَالَ نَافِعٌ: وَالْوَشْمُ فِي اللِّثَةِ۔

مجھ سے محمد بن مقاتل نے بیان کیا کہا ہم کو عبد اللہ بن مبارک نے خبر دی کہا ہم کو عبید اللہ عمری نے خبر دی انہوں نے نافع سے انہوں نے عبد اللہ بن عمر رض سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے چوٹلہ لگانے والی اور لگوانے والی اور گودنے والی اور گدانے والی پر لعنت کی۔ نافع نے کہا گدنا کبھی مسوڑھے پر بھی گودا جاتا ہے۔

---

۸۲۱ - حَدَّثَنَا آدَمُ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ: حَدَّثَنَا عَمْرُو ابْنُ مُرَّةَ: سَمِعْتُ سَعِيدَ بْنَ الْمُسَيَّبِ قَالَ: قَدِمَ مُعَاوِيَةُ الْمَدِينَةَ آخِرَ قَدْمَةٍ قَدِمَهَا فَخَطَبَنَا فَأَخْرَجَ كُبَّةً مِنْ شَعَرٍ،

ہم سے آدم بن ابی ایاس نے بیان کیا کہا ہم سے شعبہ بن حجاج نے کہا ہم سے عمرو بن مرہ نے کہا میں نے سعید بن مسیب سے سنا انہوں نے کہا معاویہ رض جب آخری بار ۵۱ھ ہجری میں مدینہ میں آئے تو انہوں نے

قَالَ: مَا كُنْتُ أَرَى أَحَدًا يَفْعَلُ هَذَا غَيْرَ الْيَهُودِ: إِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَمَّاهُ الزُّورَ، يَعْنِي الْوَاصِلَةَ فِي الشَّعَرِ۔

(منبر نبوی پر) ہم کو خطبہ سنایا اور بالوں کا ایک چوٹلہ نکالا کہنے لگے میں تو سمجھتا تھا یہ کام یہودیوں کے سوا اور کوئی نہیں کرتا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس عورت کو فریبی فرمایا یعنی جو بالوں میں جوڑ لگائے ۔

بَابُ الْمُتَنَمِّصَاتِ۔

۸۲۲ - حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ أَخْبَرَنَا جَرِيرٌ، عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ عَلْقَمَةَ قَالَ: لَعَنَ عَبْدُ اللهِ الْوَاشِمَاتِ وَالْمُتَنَمِّصَاتِ وَالْمُتَفَلِّجَاتِ لِلْحُسْنِ الْمُغَيِّرَاتِ خَلْقَ اللهِ، فَقَالَتْ أُمُّ يَعْقُوبَ: مَا هَذَا؟ قَالَ عَبْدُ اللهِ: وَمَا لِي لَا أَلْعَنُ مَنْ لَعَنَ رَسُولُ اللهِ وَفِي كِتَابِ اللهِ؟ قَالَتْ: وَاللهِ لَقَدْ قَرَأْتُ مَا بَيْنَ اللَّوْحَيْنِ فَمَا وَجَدْتُهُ، قَالَ: وَاللهِ لَئِنْ قَرَأْتِيهِ لَقَدْ وَجَدْتِيهِ۔ وَمَا آتَاكُمُ الرَّسُولُ فَخُذُوهُ وَمَا نَهَاكُمْ عَنْهُ فَانْتَهُوا۔

باب چہرے پر سے روئیں نکالنے والیوں کا بیان

ہم سے اسحاق بن ابراہیم بن راہویہ نے بیان کیا کہا ہم سے جریر نے انہوں نے منصور سے انہوں نے ابراہیم نخعی سے انہوں نے علقمہ سے انہوں نے کہا عبداللہ بن مسعودؓ نے گودنا گودنے والیوں پر اور چہرے کے (یا ابرو کے) بال نکالنے والیوں پر اور حسن کے لیے دانتوں کو کشادہ کرنے والیوں پر لعنت کی جو اللہ کی خلقت کو بدلتی ہیں اس وقت ام یعقوب (جو بنی اسد بن خزیمہ کے قبیلے کی تھیں) بولی یہ کیا ہے جو تم ان عورتوں پر لعنت کرتے ہو (یعنی اس کی سند کیا ہے) انہوں نے کہا کیوں میں ان پر لعنت نہ کروں جن پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے لعنت کی ہے اور اللہ کی کتاب میں بھی یہ لعنت ان پر موجود ہے ام یعقوب نے کہا میں نے دو جلدوں میں سارا قرآن پڑھ ڈالا اس میں تو کہیں اس کا ذکر نہیں ہے عبداللہ نے کہا واہ واہ خدا کی قسم تو قرآن میں یہ پڑھ چکی ہے پیغمبر جو تم کو حکم دے اس پر عمل کرو جس سے منع کرے اس سے باز رہو۔

بَابُ الْمَوْصُولَةِ۔

۸۲۳ - حَدَّثَنِي مُحَمَّدٌ: حَدَّثَنَا عَبْدَةُ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: لَعَنَ

باب جس عورت کے بالوں میں چوٹلہ لگایا جائے

(دوسرے کے بال جوڑ دیئے جائیں)

مجھ سے محمد بن سلام نے بیان کیا کہا ہم سے عبدہ بن سلیمان نے انہوں نے عبیداللہ سے انہوں نے نافع سے انہوں نے ابن عمرؓ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی

النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْوَاصِلَةَ وَالْمُسْتَوْصِلَةَ، وَالْوَاشِمَةَ وَالْمُسْتَوْشِمَةَ۔

اللہ علیہ وسلم نے چوٹلہ لگانے والی اور لگوانے والی اور گودنے والی اور گودوانے والی عورت پر لعنت کی۔

۸۲۴۔ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ: حَدَّثَنَا هِشَامٌ: أَنَّهُ سَمِعَ فَاطِمَةَ بِنْتَ الْمُنْذِرِ تَقُولُ، سَمِعْتُ أَسْمَاءَ قَالَتْ: سَأَلَتِ امْرَأَةٌ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ: يَا رَسُولَ اللهِ إِنَّ ابْنَتِي أَصَابَتْهَا الْحَصْبَةُ فَامَّرَقَ شَعَرُهَا، وَإِنِّي زَوَّجْتُهَا، أَفَأَصِلُ فِيهِ؟ فَقَالَ: لَعَنَ اللهُ الْوَاصِلَةَ وَالْمَوْصُولَةَ۔

ہم سے عبداللہ بن زبیر حمیدی نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان بن عیینہ نے کہا ہم سے ہشام بن عروہ نے انہوں نے فاطمہ بنت منذر سے سنا وہ کہتی تھیں میں نے اسماء بنت ابی بکر رض سے سنا انہوں نے کہا ایک عورت (نام نامعلوم) نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا میری لڑکی کو چیچک نکلی تو اس کے بال اتر گئے اور میں اس کا نکاح کر چکی ہوں کیا اس کے بالوں میں جوڑ لگادوں آپ نے فرمایا اللہ نے تو جوڑ لگانے والی اور لگوانے والی دونوں پر لعنت کی ہے۔

۸۲۵۔ حَدَّثَنِي يُوسُفُ بْنُ مُوسَى: حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ دُكَيْنٍ: حَدَّثَنَا صَخْرُ بْنُ جُوَيْرِيَةَ، عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَوْ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: الْوَاشِمَةَ وَالْمُسْتَوْشِمَةَ، وَالْوَاصِلَةَ وَالْمُسْتَوْصِلَةَ، يَعْنِي لَعَنَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

مجھ سے یوسف بن موسیٰ نے بیان کیا کہا ہم سے فضل بن دکین نے کہا ہم سے صخر بن جویریہ نے انہوں نے نافع سے انہوں نے عبداللہ بن عمر رض سے انہوں نے کہا میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا یوں کہا آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا گودنے والی عورت اور گدانے والی اور جوڑ لگانے والی اور لگوانے والی سب پر لعنت کی ف

ف ابوذر کی روایت میں یوں ہے اللہ نے لعنت کی ان چاروں پر پھر اخیر میں یہ ہے یعنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے لعنت کی مطلب یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے پیغمبر کی زبان میں ان پر لعنت کی یا اللہ تعالیٰ کی لعنت کی وجہ سے پیغمبر صاحب صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی ان پر لعنت کی۔

۸۲۶۔ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ مُقَاتِلٍ:

مجھ سے محمد بن مقاتل نے بیان کیا کہا ہم کو عبداللہ

أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ: أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ، عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ عَلْقَمَةَ، عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: لَعَنَ اللَّهُ الْوَاشِمَاتِ وَالْمُسْتَوْشِمَاتِ وَالْمُتَنَمِّصَاتِ، وَالْمُتَفَلِّجَاتِ لِلْحُسْنِ الْمُغَيِّرَاتِ خَلْقَ اللَّهِ، مَا لِي لَا أَلْعَنُ مَنْ لَعَنَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ مَلْعُونٌ فِي كِتَابِ اللَّهِ۔

بن مبارک نے خبر دی کہا ہم کو سفیان ثوری نے انہوں نے منصور بن معتمر سے انہوں نے ابراہیم نخعی سے انہوں نے علقمہ سے انہوں نے عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے انہوں نے کہا اللہ تعالیٰ نے گودنے والیوں اور گدانے والیوں اور چہرے کے بال نکالنے والیوں پر اور حسن کے لیے دانتوں کو کشادہ کرانے والیوں پر لعنت کی جو اللہ کی خلقت کو بدلتی ہیں اور مجھے کیا ہوا ہے جو میں ان پر لعنت نہ کروں جن پر اللہ تعالیٰ کے رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) نے لعنت کی اور خود قرآن شریف میں اس کی دلیل موجود ہے ف

ف یعنی وہی آیت مَا آتٰكُمُ الرَّسُولُ فَخُذُوهُ وَمَا نَهٰكُمْ عَنْهُ فَانْتَهُوا۔

بَابُ الْوَاشِمَةِ۔

باب گودنے والی عورت کا بیان۔

٧٢٧- حَدَّثَنِي يَحْيَى: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ هَمَّامٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْعَيْنُ حَقٌّ، وَنَهَى عَنِ الْوَشْمِ۔

مجھ سے یحییٰ بن موسیٰ (یا یحییٰ بن جعفر) نے بیان کیا کہا ہم سے عبدالرزاق نے انہوں نے معمر سے انہوں نے ہمام سے انہوں نے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نظر لگنا سچ ہے ف اور انہوں نے گودنا گودنے سے منع فرمایا۔

ف جو لوگ نظر لگنے کو غلط جانتے ہیں وہ بیوقوف ہیں ان کو یہ معلوم نہیں کہ نظر میں اللہ تعالیٰ نے بڑے بڑے اثر رکھے ہیں مسمریزم کا جادو صرف نظر کے اثر سے ہوتا ہے جو اللہ اور اس کے رسول نے فرمایا وہی حق ہے اب جس قدر فلسفہ کی ترقی ہوتی جاتی ہے اسی قدر معلوم ہوتا جاتا ہے کہ قرآن اور حدیث میں جو تیرہ سو برس پہلے فرمایا گیا تھا وہ برحق ہے دیکھو اگلے حکیم یہ سمجھتے تھے کہ تارے آسمان میں کڑھے ہوئے ہیں اور قرآن کی اس آیت کی كُلٌّ فِي فَلَكٍ يَسْبَحُونَ تاویل کرتے تھے اب نئے فلسفے سے یہ معلوم ہوا کہ ان حکیموں کا خیال غلط تھا تارے کھلی فضا میں پھر رہے ہیں اسی طرح وجعلنا الرياح لواقح کا مطلب اگلے حکیم نہیں سمجھتے تھے اب معلوم ہوا کہ ہوا میں نر درخت کا مادہ اڑ کر مادہ درخت میں جاتا ہے۔ گویا ہوائیں مادہ درخت کو حاملہ بناتی ہیں لوا قح کے معنے یہی ہیں حاملہ کرنے والیاں قرآن میں شراب قلیل کثیر سب حرام کر دیا گیا اس کو نجس فرمایا اگلے حکیم یہ کہتے تھے تھوڑے شراب کو کیوں حرام کیا اس سے نشہ نہیں ہوتا بلکہ قوت ہوتی ہے اب یہ بات غلط نکلی کیوں کہ تھوڑا شراب پیتے ہی آدمی کو اپنے اوپر قدرت نہیں رہتی وہ زیادہ پی لیتا ہے اور اپنے تئیں خراب کرتا ہے۔ قرآن میں چار بی بیوں تک کی اور ضرورت

کے وقت طلاق دینے کی اجازت ہوئی۔ اب تمام ملک کے عقلاء تسلیم کرتے جاتے ہیں کہ قرآن میں جو حکم دیا گیا وہی قرین مصلحت ہے اور چاہتے ہیں کہ اپنی اپنی قوموں میں اسی کو رواج دیں۔ وقس علی ھذا۔

۸۲۸۔ حَدَّثَنَا ابْنُ بَشَّارٍ، حَدَّثَنَا ابْنُ مَهْدِيٍّ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ: ذَكَرْتُ لِعَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَابِسٍ حَدِيثَ مَنْصُورٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَلْقَمَةَ، عَنْ عَبْدِ اللهِ فَقَالَ: سَمِعْتُهُ مِنْ أُمِّ يَعْقُوبَ عَنْ عَبْدِ اللهِ مِثْلَ حَدِيثِ مَنْصُورٍ

مجھ سے محمد بن بشار نے بیان کیا کہا ہم سے عبدالرحمن بن مہدی نے کہا ہم سے سفیان ثوری نے کہا میں نے عبدالرحمن ابن عابس سے منصور کی یہ حدیث انہوں نے ابراہیم نخعی سے انہوں نے علقمہ سے انہوں نے عبداللہ بن مسعود رضہ سے (جو اگلے باب میں گزر چکی) بیان کی انہوں نے کہا میں نے ام یعقوب سے بھی منصور کی طرح یہ حدیث سنی۔

۸۲۹۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ عَوْنِ بْنِ أَبِي جُحَيْفَةَ قَالَ: رَأَيْتُ أَبِي فَقَالَ: إِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنْ ثَمَنِ الدَّمِ وَثَمَنِ الْكَلْبِ وَآكِلِ الرِّبَا وَمُوكِلِهِ، وَالْوَاشِمَةَ وَالْمُسْتَوْشِمَةَ

ہم سے سلیمان بن حرب نے بیان کیا کہا ہم سے شعبہ نے انہوں نے عون بن ابی جحیفہ سے انہوں نے کہا میں نے اپنے والد (وہب بن عبداللہ سوائی) کو دیکھا وہ کہتے تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے خون نکالنے کی اجرت (یعنی پچھنی لگانے کی اجرت) سے منع فرمایا اسی طرح کتے کی قیمت سے اور آپ نے سود کھانے والے اور کھلانے والے کو گودنے والی عورت اور گودانے والی پر (لعنت کی)

بَابُ الْمُسْتَوْشِمَةِ۔

باب گدانے والی عورت کا بیان۔

۸۳۰۔ حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ، حَدَّثَنَا جَرِيرٌ، عَنْ عُمَارَةَ، عَنْ أَبِي زُرْعَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: أُتِيَ عُمَرُ بِامْرَأَةٍ تَشِمُ، فَقَامَ فَقَالَ: أَنْشُدُكُمْ بِاللهِ، مَنْ سَمِعَ مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْوَشْمِ؟

ہم سے زہیر بن حرب نے بیان کیا کہا ہم سے جریر بن عبدالحمید نے انہوں نے عمارہ بن قعقاع سے انہوں نے ابوزرعہ سے انہوں نے ابوہریرہ رضہ سے انہوں نے کہا حضرت عمر رضہ کے پاس ایک عورت کو لے کر آئے جو گدنا گودتی تھی وہ کھڑے ہوئے اور کہنے لگے لوگو میں تم کو قسم دے کر پوچھتا ہوں تم میں سے کسی نے آنحضرت

فَقَالَ أَبُوهُرَيْرَةَ: فَقُمْتُ فَقُلْتُ: يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ: أَنَا سَمِعْتُ، قَالَ: مَا سَمِعْتَ؟ قَالَ، سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: لَا تَشِمْنَ وَلَا تَسْتَوْشِمْنَ۔

صلی اللہ علیہ وسلم سے گودنے کے باب میں کچھ سنا ہے ابوہریرہ رضہ کہنے لگے میں کھڑا ہوا میں نے کہا امیر المومنین میں نے سنا ہے انہوں نے پوچھا کیا سنا ہے میں نے کہا میں نے یہ سنا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے عورتو! نہ گودنا گودو نہ گدواؤ۔

۸۳۱۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ: أَخْبَرَنِي نَافِعٌ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: لَعَنَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْوَاصِلَةَ وَالْمُسْتَوْصِلَةَ وَالْوَاشِمَةَ وَالْمُسْتَوْشِمَةَ۔

ہم سے مسدد بن مسرہد نے بیان کیا کہا ہم سے یحییٰ بن سعید قطان نے انہوں نے عبید اللہ عمری سے کہا مجھ کو نافع نے خبر دی انہوں نے ابن عمر رضہ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بالوں میں جوڑ لگانے والی لگوانے والی گودنا گودنے والی گدانے والی پر لعنت کی۔

۸۳۲۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ، عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ عَلْقَمَةَ، عَنْ عَبْدِ اللهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: لَعَنَ اللهُ الْوَاشِمَاتِ وَالْمُسْتَوْشِمَاتِ، وَالْمُتَنَمِّصَاتِ، وَالْمُتَفَلِّجَاتِ لِلْحُسْنِ الْمُغَيِّرَاتِ خَلْقَ اللهِ، مَا لِي لَا أَلْعَنُ مَنْ لَعَنَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ فِي كِتَابِ اللهِ۔

ہم سے محمد بن مثنے نے بیان کیا کہا ہم سے عبدالرحمٰن بن مہدی نے انہوں نے سفیان ثوری سے انہوں نے منصور سے انہوں نے ابراہیم نخعی سے انہوں نے علقمہ سے انہوں نے عبداللہ بن مسعود رضہ سے انہوں نے کہا اللہ تعالیٰ نے گودنے والیوں گدانے والیوں چہرے کے بال نکالنے والیوں دانتوں کو حسن کے لیے کشادہ کرانے والیوں پر لعنت کی جو اللہ تعالیٰ کی خلقت کو بدلتی ہیں کیا وجہ ہے کہ میں ان پر لعنت نہ کروں جن پر اللہ تعالیٰ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے لعنت کی اور اس کی دلیل اللہ تعالیٰ کی کتاب میں موجود ہے۔

بَابُ التَّصَاوِيرِ۔

باب تصویروں کا بیان

۸۳۳۔ حَدَّثَنَا آدَمُ قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي ذِئْبٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُتْبَةَ، عَنِ

ہم سے آدم بن ابی ایاس نے بیان کیا کہا ہم سے ابن ابی ذئب نے انہوں نے زہری سے انہوں نے عبید اللہ بن عبداللہ بن عتبہ سے انہوں نے ابن عباس رضہ سے انہوں نے ابو طلحہ

ابْنِ عَبَّاسٍ، عَنْ أَبِي طَلْحَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا تَدْخُلُ الْمَلَائِكَةُ بَيْتًا فِيهِ كَلْبٌ وَلَا تَصَاوِيرُ، وَقَالَ اللَّيْثُ: حَدَّثَنِي يُونُسُ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، أَخْبَرَنِي عُبَيْدُ اللّٰهِ: سَمِعَ ابْنَ عَبَّاسٍ: قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا طَلْحَةَ، قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

(زید بن سہل) سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا (رحمت کے) فرشتے ؎۱ اس گھر میں نہیں جاتے جس میں کتا ہو یا مورت ہو ؎۲ اور لیث بن سعد نے کہا ؎۳ مجھ سے یونس بن سعید نے بیان کیا انہوں نے ابن شہاب سے کہا مجھ کو عبید اللہ بن عبد اللہ بن عتبہ نے خبر دی انہوں نے ابن عباس رضؓ سے سنا وہ کہتے تھے میں نے ابوطلحہ سے سنا پھر یہی حدیث نقل کی۔

؎۱ جو محبت سے مسلمانوں کے پاس آتے جاتے ہیں ؎۲ بعضوں نے کہا فرشتوں سے جبرائیل میکائیل مراد ہیں مگر اس صورت میں یہ امر خاص ہوگا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی حیات سے کیوں کہ آپ کی وفات پر وحی اترنا موقوف ہوگیا اور ان فرشتوں کا آنا بھی۔ غرض وہ فرشتے مراد نہیں ہیں جو ہر آدمی پر معیّن ہیں یا جو فرشتے مامور بکار حکم الٰہی سے بھیجے جاتے ہیں مورت سے مراد جاندار کی مورت ہے ایک نیچری صاحب نے مجھ سے اعتراض کیا کہ جب کتا رکھنے سے فرشتے پاس نہیں آتے تو ہم ایک کتا ہمیشہ اپنے پاس رکھیں گے تاکہ موت کا فرشتہ ہمارے پاس آہی نہ سکے میں نے ان کو جواب دیا اگر تم ایسا کرو گے تو تمہاری جان نکالنے کے لیے وہ فرشتہ آئے گا جو کتوں کی جان نکالتا ہے اس پر وہ لاجواب ہو گئے ؎۳ اس کو ابونعیم نے مستخرج میں وصل کیا۔

بَابُ عَذَابِ الْمُصَوِّرِينَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ۔

باب (جاندار کی) مورت بنانے والوں کی سزا ؎

؎ شاید مراد وہ مورتیں ہیں جو پوجنے کے لیے بنائی جائیں ایسی مورتیاں بنانے والے تو کافر ہیں اور ہمیشہ دوزخ میں رہیں گے اگر پوجنے کے لیے نہ بنائے تب بھی جاندار کی مورت بنانا گناہ کبیرہ ہے اس پر سخت عذاب ہونا ممکن ہے نووی نے کہا جاندار کی تصویر بنانا سخت حرام ہے خواہ وہ کپڑے یا بچھونے یا روپیہ یا اشرفی یا دیوار یا برتن وغیرہ پر بنائے البتہ بے جان چیز کی تصویر بنانا حرام نہیں ہے جیسے مکان یا درخت یا پہاڑ یا قلعہ وغیرہ کی۔ میں کہتا ہوں نووی کے کلام سے نکلتا ہے کہ جاندار کی مورت ہر طرح کی بنانا حرام ہے مجسم ہو یا نقشی یا عکسی اور جمہور علماء کا یہی قول ہے لیکن بعضوں نے عکسی اور نقشی تصویر بنانا جائز رکھا ہے بہ شرطیکہ پرستش کے لیے نہ بنائی جائے اور اس زمانہ میں یہ بلا ایسی عام ہوگئی ہے کہ شاذونادر ہی خدا کے بندے اس سے بچے ہوئے ہیں اور نصاریٰ کی تقلید سے عکسی تصویر یعنی فوٹو کا بے حد رواج ہوگیا ہے۔

۸۳٤ - حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ: حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ، عَنْ مُسْلِمٍ قَالَ: كُنَّا مَعَ مَسْرُوقٍ فِي دَارِ يَسَارِ بْنِ نُمَيْرٍ فَرَأَى فِي صُفَّتِهِ تَمَاثِيلَ فَقَالَ: سَمِعْتُ عَبْدَ اللَّهِ قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: إِنَّ أَشَدَّ النَّاسِ عَذَابًا عِنْدَ اللَّهِ الْمُصَوِّرُونَ.

ہم سے عبداللہ بن زبیر حمیدی نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان بن عیینہ نے کہا ہم سے اعمش نے انہوں نے مسلم بن صبیح سے انہوں نے کہا ہیں یسار بن نمیر کے گھر میں مسروق بن اجدع (تابعی مشہور) کے ساتھ تھا انہوں نے گھر کے سائبان میں چند مورتیاں دیکھیں تو کہنے لگے میں نے عبداللہ بن مسعودرض سے سنا وہ کہتے تھے میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے اللہ کے پاس قیامت کے دن مورت بنانے والوں کو سخت سے سخت عذاب ہوگا۔

---

۸۳٥ - حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْمُنْذِرِ: حَدَّثَنَا أَنَسُ بْنُ عِيَاضٍ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ عَنْ نَافِعٍ: أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَخْبَرَهُ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: إِنَّ الَّذِينَ يَصْنَعُونَ هَذِهِ الصُّوَرَ يُعَذَّبُونَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ، يُقَالُ لَهُمْ: أَحْيُوا مَا خَلَقْتُمْ.

ہم سے ابراہیم بن منذر نے بیان کیا کہا ہم سے انس بن عیاض نے انہوں نے عبیداللہ عمری سے انہوں نے نافع سے ان سے عبداللہ بن عمرض نے بیان کیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو لوگ ان مورتیوں کو بناتے ہیں ان کو قیامت کے دن عذاب ہوگا ان سے کہا جائیگا تم نے جو بنایا ہے اب اس میں جان بھی ڈالو۔

بَابُ نَقْضِ الصُّوَرِ - باب مورت کو توڑ ڈالنا چاہیئے

۸۳٦ - حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ فَضَالَةَ: حَدَّثَنَا هِشَامٌ، عَنْ يَحْيَى، عَنْ عِمْرَانَ ابْنِ حِطَّانَ: أَنَّ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا حَدَّثَتْهُ: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَكُنْ يَتْرُكُ فِي بَيْتِهِ شَيْئًا فِيهِ تَصَالِيبُ إِلَّا نَقَضَهُ.

ہم سے معاذ بن فضالہ نے بیان کیا کہا ہم سے ہشام دستوائی نے انہوں نے یحییٰ بن ابی کثیر سے انہوں نے عمران بن حطان سے ان سے حضرت عائشہ رض نے بیان کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم گھر میں جب کوئی ایسی چیز دیکھتے جس پر صلیب کی مورت بنی ہو (جیسے نصاریٰ رکھتے ہیں) تو اس کو توڑ ڈالتے۔ ف

ف حالانکہ صلیب جاندار چیز نہیں ہے مگر نصاریٰ کمبخت خصوصاً رومن کیتھولک صلیب کی پرستش کرتے ہیں اس لیئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اس کو جہاں پاتے توڑ ڈالتے اللہ کے سوا جو چیز پوجی جائے اس کا یہی حکم

ہے اس کو توڑ پھوڑ کر برابر کر دینا چاہیئے تاکہ دنیا میں شرک نہ پھیلے۔ صلیب پر تعزیہ کو بھی قیاس کرنا چاہیے۔ صلیب تو ایک پیغمبر کے واقعہ کی تصویر ہے اور تعزیہ میں تو یہ بات بھی نہیں ہے وہ صرف ایک مقبرہ کی نقل ہوتی ہے لیکن عوام اس کی پرستش کرتے ہیں اس کے سامنے جھکتے ہیں اس پر نذر نیاز چڑھاتے ہیں اسی طرح شدے علم وغیرہ ان سب کا توڑ کر پھینک دینا ضروری ہے۔ اسلام کی شریعت میں اللہ کے سوا اور کسی کی پوجا نہ ہونا چاہیے اب اختلاف ہے اس میں کہ بزرگوں اور اولیاء کی قبریں اگر لوگ ان کی پرستش کرنے لگیں تو وہ توڑ ڈالی جائیں یا نہیں صحیح مذہب یہ ہے کہ توڑ ڈالی جائیں ———— ان کا نشان بالکل مٹا دیا جائے تاکہ لوگ شرک میں مبتلا نہ ہوں اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علی کو حکم دیا تھا کہ بلند قبریں دیکھیں تو اس کو زمین کے برابر کر دیں حضرت علی رضہ نے اپنے زمانے میں ابوالحیاج اسدی کو بھی یہی حکم دیا تھا۔ ہمارے امام ابن قیم رح نے اسی کو اختیار کیا ہے لیکن بعضے لوگ کہتے ہیں کہ اولیاء اللہ کے قبور واجب التعظیم ہیں توڑنے میں ان کی اہانت ہے ہم کہتے ہیں نہ توڑنے میں پروردگار کی اہانت ہے کہ اس کے سوا دوسروں کا پوجا ہوا کرے ہم دیکھتے ہیں بس پروردگار کی اہانت کو روکنے کے لیے ان کی اہانت کی کچھ پرواہ نہ کرنا چاہیئے۔

۸۳۷۔ حَدَّثَنَا مُوسَى: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ: حَدَّثَنَا عُمَارَةُ: حَدَّثَنَا أَبُو زُرْعَةَ قَالَ: دَخَلْتُ مَعَ أَبِي هُرَيْرَةَ دَارًا بِالْمَدِينَةِ فَرَأَى فِي أَعْلَاهَا مُصَوِّرًا يُصَوِّرُ فَقَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: وَمَنْ أَظْلَمُ مِمَّنْ ذَهَبَ يَخْلُقُ كَخَلْقِي، فَلْيَخْلُقُوا حَبَّةً وَلْيَخْلُقُوا ذَرَّةً، ثُمَّ دَعَا بِتَوْرٍ مِنْ مَاءٍ، فَغَسَلَ يَدَيْهِ حَتَّى بَلَغَ إِبْطَهُ فَقُلْتُ: يَا أَبَا هُرَيْرَةَ، أَشَيْءٌ سَمِعْتَهُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؟ قَالَ: مُنْتَهَى الْحِلْيَةِ۔

ہم سے موسیٰ بن اسمٰعیل نے بیان کیا کہا ہم سے عبدالواحد بن زیاد نے کہا ہم سے عمارہ بن قعقاع نے کہا ہم سے ابوزرعہ (ہرم بن عمرو) نے انہوں نے کہا میں ابوہریرہ رضہ کے ساتھ مدینہ میں ایک گھر میں گیا (وہ مروان بن حکم کا گھر تھا) انہوں نے مکان کی چھت پر ایک شخص کو دیکھا جو مورتیں بنا رہا تھا تو کہنے لگے میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ کہتے تھے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اس سے بڑھ کر ظالم کون ہوگا جو میری طرح پیدا کرنا (بنانا) چاہے اچھا ایک دانا یا ایک چیونٹی تو بنائیں پھر انہوں نے پانی کا ایک کونڈا منگوایا اور بغلوں تک اپنے ہاتھ دھوئے (یعنے وضو میں) ابوزرعہ نے کہا میں نے ان سے یہ پوچھا تم نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ سنا ہے کہ (بغلوں تک وضو میں ہاتھ دھونا بہتر ہے) انہوں نے کہا میں نے جہاں تک زیور پہنایا جا سکتا ہے وہاں تک دھویا

ف ابوہریرہ رض نے گویا اس حدیث سے یہ استنباط کیا ہے جس میں یہ ہے کہ قیامت کے دن میری امت کے لوگ سفید پیشانیوں سفید ہاتھ پاؤں وضو کی وجہ سے اٹھیں گے تو جہاں تک وضو میں اعضاء زیادہ دھوئے جائیں گے وہیں تک سفیدی پہنچے گی یا اس آیت سے استنباط کیا یُحَلَّوْنَ فِيهَا أَسَاوِرَ مِنْ ذَهَبٍ

بَابُ مَا وُطِئَ مِنَ التَّصَاوِيرِ

۸۳۸- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللهِ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ: سَمِعْتُ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ ابْنَ الْقَاسِمِ وَمَا بِالْمَدِينَةِ يَوْمَئِذٍ أَفْضَلُ مِنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا، قَالَتْ: قَدِمَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ سَفَرٍ وَقَدْ سَتَرْتُ بِقِرَامٍ لِي عَلَى سَهْوَةٍ لِي فِيهَا تَمَاثِيلُ، فَلَمَّا رَآهُ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَتَكَهُ وَقَالَ: أَشَدُّ النَّاسِ عَذَابًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ الَّذِينَ يُضَاهُونَ بِخَلْقِ اللهِ، قَالَتْ: فَجَعَلْنَاهُ وِسَادَةً أَوْ وِسَادَتَيْنِ۔

باب اگر مورتیں پاؤں کے تلے روندی جائیں تو ان کے رہنے میں کوئی قباحت نہیں۔

ہم سے علی بن عبداللہ مدینی نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان بن عیینہ نے کہا میں نے عبدالرحمن بن قاسم سے سنا ان دنوں مدینہ میں ان سے بڑھ کر (عالم فاضل نیک کوئی نہ تھا وہ کہتے تھے میں نے اپنے والد سے سنا انہوں نے حضرت عائشہ رض سے وہ کہتی تھیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سفر سے (غزوہ تبوک سے) تشریف لائے میں نے گھر کے سائبان پر ایک پردہ ڈالا تھا جس پر مورتیں بنی ہوئی تھیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو دیکھا تو اتار کر پھینک دیا اور فرمایا سخت سے سخت عذاب قیامت کے دن ان لوگوں کو ہوگا جو اللہ کی مخلوق کی طرح خود بھی بناتے ہیں (ان کی مورت اتارتے ہیں) حضرت عائشہ رض کہتی ہیں پھر میں نے کیا کیا (پھاڑ کر) اس کی توشک بنالی ف یا دو توشکیں (گدی)

ف تکیہ بنایا یا دو تکیے بنالیے۔

۸۳۹- حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ دَاوُدَ، عَنْ هِشَامٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: قَدِمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ سَفَرٍ وَعَلَّقْتُ دُرْنُوكًا فِيهِ تَمَاثِيلُ، فَأَمَرَنِي أَنْ أَنْزِعَهُ فَنَزَعْتُهُ، وَكُنْتُ أَغْتَسِلُ أَنَا وَالنَّبِيُّ

ہم سے مسدد بن مسرہد نے بیان کیا کہا ہم سے عبداللہ بن داؤد نے انہوں نے ہشام بن عروہ سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے حضرت عائشہ رض سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سفر سے تشریف لائے میں نے (گھر میں) ایک پردہ لٹکایا تھا جس میں مورتیں تھیں، آپ نے فرمایا اس کو اتار ڈال میں نے اتار ڈالا اور میں اور

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ إِنَاءٍ وَاحِدٍ۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم (دونوں مل کر) جنابت کا غسل ایک برتن سے کیا کرتے۔

بَابُ مَنْ كَرِهَ الْقُعُودَ عَلَى الصُّوَرِ

باب اس شخص کی دلیل جس نے توشک اور تکیہ اور فرش پر بھی جب اس پر تصویریں بنی ہوں بیٹھنا مکروہ رکھا ہے ف۔

ف بظاہر باب کی حدیث اگلی حدیث کے مخالف ہے اور ممکن ہے اگلی حدیث میں جب حضرت عائشہ رضہ نے اس کو پھاڑ کر گدہ بنایا ہو تو تصویریں بھی پھٹ گئی ہوں سالم نہ رہی ہوں اس لیے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اس پر بیٹھتے ہوں آپ نے انکار نہ فرمایا ہو۔

٨٤٠۔ حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مِنْهَالٍ، حَدَّثَنَا جُوَيْرِيَةُ، عَنْ نَافِعٍ، عَنْ أَبِي الْقَاسِمِ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا أَنَّهَا اشْتَرَتْ نُمْرُقَةً فِيهَا تَصَاوِيرُ، فَقَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْبَابِ فَلَمْ يَدْخُلْ فَقُلْتُ: أَتُوبُ إِلَى اللّٰهِ مِمَّا أَذْنَبْتُ، قَالَ: مَا هٰذِهِ النُّمْرُقَةُ؟ قُلْتُ: لِتَجْلِسَ عَلَيْهَا وَتَوَسَّدَهَا، قَالَ: إِنَّ أَصْحَابَ هٰذِهِ الصُّوَرِ يُعَذَّبُونَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ، يُقَالُ لَهُمْ أَحْيُوا مَا خَلَقْتُمْ، وَإِنَّ الْمَلَائِكَةَ لَا تَدْخُلُ بَيْتًا فِيهِ الصُّوَرُ۔

ہم سے حجاج بن منہال نے بیان کیا کہا ہم سے جویریہ نے انہوں نے نافع سے انہوں نے ابی قاسم سے انہوں نے حضرت عائشہ رضہ سے انہوں نے ایک گدا خریدا جس پر تصویریں بنی ہوئی تھیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اس کو دیکھ کر دروازے ہی پر کھڑے ہو رہے اندر نہ آئے، میں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلعم میں اپنی تقصیر سے اللہ کی بارگاہ میں توبہ کرتی ہوں آپ نے فرمایا یہ گدہ کیسا ہے میں نے کہا میں نے آپ کے بیٹھنے اور تکیہ لگانے کے لیے اس کو مول لیا ہے آپ نے فرمایا جن لوگوں نے یہ مورتیں بنائیں ہیں ان کو قیامت کے دن عذاب ہوگا ان سے کہا جائیگا اب جو تم نے بنایا ان میں جان بھی ڈالو اور فرشتے اس گھر میں نہیں جاتے جہاں مورتیں ہوں۔

٨٤١۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ، حَدَّثَنَا اللَّيْثُ، عَنْ بُكَيْرٍ، عَنْ بُسْرِ بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدٍ، عَنْ أَبِي طَلْحَةَ صَاحِبِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: إِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: إِنَّ

ہم سے قتیبہ بن سعید نے بیان کیا کہا ہم سے لیث بن سعد نے بکیر بن عبداللہ بن اشج سے انہوں نے بسر بن سعید سے انہوں نے زید بن خالد سے انہوں نے ابو طلحہ سے جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابی تھے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا فرشتے اس

الْمَلَائِكَةَ لَا تَدْخُلُ بَيْتًا فِيهِ صُورَةٌ قَالَ بُسْرٌ: ثُمَّ اشْتَكَى زَيْدٌ فَعُدْنَاهُ فَإِذَا عَلَى بَابِهِ سِتْرٌ فِيهِ صُورَةٌ، فَقُلْتُ لِعُبَيْدِ اللَّهِ الْخَوْلَانِيِّ رَبِيبِ مَيْمُونَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَلَمْ يُخْبِرْنَا زَيْدٌ عَنِ الصُّوَرِ يَوْمَ الْأَوَّلِ؟ فَقَالَ عُبَيْدُ اللَّهِ: أَلَمْ تَسْمَعْهُ حِينَ قَالَ: إِلَّا رَقْمًا فِي ثَوْبٍ، وَقَالَ ابْنُ وَهْبٍ: أَخْبَرَنِي عَمْرٌو وَهُوَ ابْنُ الْحَارِثِ: حَدَّثَهُ بُكَيْرٌ: حَدَّثَهُ بُسْرٌ: حَدَّثَهُ زَيْدٌ: حَدَّثَهُ أَبُو طَلْحَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

گھر میں نہیں جاتے جس میں تصویریں ہوں بسر کہتے ہیں (اس حدیث کو روایت کرنے کے بعد) زید بن خالد بیمار ہوئے ہم ان کو پوچھنے کو گئے دیکھا تو ان کے دروازے پر ایک پردہ پڑا ہے جس پر مورت بنی ہے ہم نے عبیداللہ بن اسود سے کہا جو ام المومنین میمونہ رضی اللہ عنہا کے پالکڑے تھے کیا زید بن خالد نے اول دن ہم سے مورت کی حدیث نہیں بیان کی تھی (پھر خود مورت دار پردہ لٹکایا کیا بات ہے) عبیداللہ نے کہا تم نے زید سے یہ نہیں سنا تھا انہوں نے کہا البتہ جو مورت کپڑے میں نقش ہو (وہ جائز ہے) ف اور عبداللہ بن وہب نے کہا ف۲ ہم کو عمرو بن حارث نے خبر دی ان سے بکیر نے بیان کیا ان سے بسر نے ان سے زید نے ان سے ابوطلحہ نے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے۔

ف نووی نے کہا احادیث میں جمع کرنا ضرور ہے اس لیے اس حدیث جس میں اِلَّا رَقْمًا فِی ثَوْبٍ ہے یہ معنی کریں گے کہ کپڑے کی وہ نقشی تصویریں جائز ہیں جو غیر ذی روح کی ہیں جیسے درخت وغیرہ کی۔ میں کہتا ہوں یہ تاویل فاسد ہے کیونکہ غیر ذی روح کی تصویر تو مطلقاً جائز ہے خواہ کپڑے یا کاغذ میں منقوش ہو یا مجسم ہو پھر خاص نقشی کا استثناء اس کا کوئی معنے نہ ہوگا ابن عربی نے کہا مجسم تصویر ذی روح کی تو بالاتفاق حرام ہے اور نقشی تصویر میں (اسی طرح عکسی میں) چار قول ہیں ایک یہ کہ مطلقاً جائز ہے دوسرے مطلقاً منع ہے تیسرے اگر سالم تصویر ہو تو منع ہے اگر گردن تک کی ہو یا اتنے بدن کی جس سے وہ ذی روح جی نہیں سکتا تو جائز ہے ورنہ نہیں چوتھے یہ کہ اگر فرش یا تکیہ پر ہو جس میں اس کی اہانت ہوتی ہے تو جائز ہے اگر معلق ہو تو جائز نہیں لیکن لڑکیاں جو گڑیاں بنا کر کھیلتی ہیں وہ بالاتفاق درست ہیں۔ ف۲ یہ روایت بدء الخلق میں موصولاً گزر چکی ہے۔

بَابُ كَرَاهِيَةِ الصَّلَاةِ فِي التَّصَاوِيرِ

باب جہاں مورتیں ہوں وہاں نماز پڑھنا مکروہ ہے

٨٤٢ - حَدَّثَنَا عِمْرَانُ بْنُ مَيْسَرَةَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ صُهَيْبٍ، عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: كَانَ قِرَامٌ لِعَائِشَةَ سَتَرَتْ بِهِ جَانِبَ

ہم سے عمران بن میسرہ نے بیان کیا کہا ہم سے عبدالوارث نے کہا ہم سے عبدالعزیز بن صہیب نے انہوں نے انس سے انہوں نے کہا حضرت عائشہ رضہ پاس ایک پردہ تھا جو انہوں نے گھر کے ایک جانب لٹکا دیا تھا آنحضرت صلی اللہ

بَيْتِهَا فَقَالَ لَهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَمِيطِي عَنِّي فَإِنَّهُ لَا تَزَالُ تَصَاوِيرُهُ تَعْرِضُ لِي فِي صَلَاتِي۔

علیہ وسلم نے (جو اسی طرف نماز پڑھ رہے تھے) مسلم فرمایا یہ پردہ نکال ڈال اس کی مورتیں میرے نماز میں سامنے آتی ہیں (اور دل اچاٹ ہو جاتا ہے)

بَابٌ لَا تَدْخُلُ الْمَلَائِكَةُ بَيْتًا فِيهِ صُورَةٌ۔

باب فرشتے اس گھر میں نہیں جاتے جس میں مورت ہو۔

٨٤٣۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ: حَدَّثَنِي ابْنُ وَهْبٍ قَالَ: حَدَّثَنِي عُمَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ سَالِمٍ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ: وَعَدَ جِبْرِيلُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَاثَ عَلَيْهِ حَتَّى اشْتَدَّ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَخَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَقِيَهُ فَشَكَا إِلَيْهِ مَا وَجَدَ، فَقَالَ لَهُ: إِنَّا لَا نَدْخُلُ بَيْتًا فِيهِ صُورَةٌ وَلَا كَلْبٌ۔

ہم سے یحییٰ بن سلیمان نے بیان کیا کہا مجھ سے عبداللہ بن وہب نے کہا مجھ سے عمر بن محمد نے انہوں نے سالم سے انہوں نے اپنے والد ابن عمرؓ سے انہوں نے کہا جبریل علیہ السلام نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے (ایک وقت پر) آنے کا وعدہ کیا لیکن دیر لگائی (اس وقت پر نہیں آئے آپؐ کو یہ (وعدہ خلافی گراں گذری، آپ باہر نکلے تو جبریل ملے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے شکایت کی (تم وقت پر کیوں نہیں آئے) انہوں نے کہا ہم فرشتے اس گھر میں نہیں جاتے جس میں مورت ہو یا کتا ف

ف دوسری روایت میں یوں ہے جب وقت گذر گیا اور جبریل نہ آئے تو آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) نے فرمایا اللہ کا وعدہ خلاف نہیں ہو سکتا نہ اس کے فرشتوں کا پھر جو دیکھا تو چارپائی کے تلے ایک کتے کا پلا پڑا تھا آپ نے فرمایا عائشہؓ یہ پلا کب آ گیا انہوں نے کہا خدا کی قسم مجھ کو خبر نہیں آخر اس کو وہاں سے نکالا۔

بَابٌ مَنْ لَمْ يَدْخُلْ بَيْتًا فِيهِ صُورَةٌ۔

باب جس گھر میں مورتیں ہوں وہاں نہ جانا ف

ف بظاہر یہ حدیث اس کے خلاف ہے جو اوپر گذری کہ حضرت عائشہ رضؓ نے گھر میں ایک پردہ لٹکایا تھا اس میں مورتیں نقیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ادھر نماز پڑھ رہے تھے اور تطبیق یوں ہو سکتی ہے کہ شاید وہ پردہ بے جان چیزوں کی مورتیوں کا ہو گا اور باب کی حدیث اس سے متعلق ہے جو جاندار کی مورتیں ہوں گی۔

٨٤٤۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ

ہم سے عبداللہ بن مسلمہ نے بیان کیا انہوں نے امام مالک سے انہوں نے نافع سے انہوں نے قاسم بن محمد

مُحَمَّدٍ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهَا أَخْبَرَتْهُ أَنَّهَا اشْتَرَتْ نُمْرُقَةً فِيهَا تَصَاوِيرُ، فَلَمَّا رَآهَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَامَ عَلَى الْبَابِ فَلَمْ يَدْخُلْ فَعَرَفْتُ فِي وَجْهِهِ الْكَرَاهِيَةَ، قَالَتْ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ، أَتُوبُ إِلَى اللّٰهِ وَإِلَى رَسُولِهِ، مَاذَا أَذْنَبْتُ؟ قَالَ: مَا بَالُ هٰذِهِ النُّمْرُقَةِ؟ فَقَالَتْ: اشْتَرَيْتُهَا لِتَقْعُدَ عَلَيْهَا وَتَوَسَّدَهَا، فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنَّ أَصْحَابَ هٰذِهِ الصُّوَرِ يُعَذَّبُونَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَيُقَالُ لَهُمْ: أَحْيُوا مَا خَلَقْتُمْ، وَقَالَ: إِنَّ الْبَيْتَ الَّذِي فِيهِ الصُّوَرُ لَا تَدْخُلُهُ الْمَلَائِكَةُ۔

سے انہوں نے حضرت عائشہ رضؓ سے انہوں نے ایک گدہ خریدا جس پر مورتیں تھیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اس کو گھر میں دیکھ کر دروازے پر کھڑے رہے (اندر تشریف نہ لائے) میں آپ کے چہرے پر ناراضی پہچان گئی میں نے کہا یارسول اللہ میں اپنے گناہ سے اللہ کی بارگاہ میں توبہ کرتی ہوں میرا کیا گناہ ہے (جو آپ اندر تشریف نہیں لائے) آپ نے فرمایا یہ گدہ تو نے کیسا بچھایا ہے میں نے کہا میں نے تو یہ اس لیے مول لیا ہے کہ آپ اس پر بیٹھیں اس پر تکیہ لگائیں آپ نے فرمایا ان مورتوں کو جن لوگوں نے بنایا ہے ان کو قیامت کے دن عذاب ہوگا ان سے کہا جائے گا تم نے جو مورتیں بنائی ہیں اب ان میں جان بھی ڈالو ف آپ نے یہ بھی فرمایا جس گھر میں مورتیں ہوں وہاں (رحمت کے) فرشتے نہیں جاتے۔

ف یہ ان سے ہو نہ سکے گا عذاب ہوتا رہے گا۔

بَابُ مَنْ لَعَنَ الْمُصَوِّرَ۔

باب مورت بنانے والے پر لعنت ہونا۔

٨٤٥ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى: حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ غُنْدَرٌ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ عَوْنِ بْنِ أَبِي جُحَيْفَةَ، عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ اشْتَرَى غُلَامًا حَجَّامًا، فَقَالَ: إِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنْ ثَمَنِ الدَّمِ وَثَمَنِ الْكَلْبِ، وَكَسْبِ الْبَغِيِّ، وَلَعَنَ آكِلَ الرِّبَا وَمُوكِلَهُ، وَالْوَاشِمَةَ وَالْمُسْتَوْشِمَةَ وَالْمُصَوِّرَ

ہم سے محمد بن مثنیٰ نے بیان کیا کہا مجھ سے غندر نے کہا ہم سے شعبہ نے بیان کیا انہوں نے عون بن ابی جحیفہ سے انہوں نے اپنے والد (وہب بن عبداللہ) سے انہوں نے ایک پچھنی لگانے والا غلام خریدا (اس کا نام معلوم نہیں ہو سکا) پھر کہنے لگے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے خون نکالنے کی اجرت اور کتے کی قیمت اور رنڈی کی خرچی سے منع فرمایا اور سود کھانے اور کھلانے والے اور گودنا گودنے والی عورت اور گدانے والی اور مورت بنانے والے پر لعنت کی ف

ف وہب نے اس غلام کے ہتھیاروں کو جن سے پچھنی لگاتا تھا توڑ ڈالا

بَابُ مَنْ صَوَّرَ صُورَةً كُلِّفَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ أَنْ يَنْفُخَ فِيهَا الرُّوحَ وَلَيْسَ بِنَافِخٍ.

باب جس نے (جاندار کی) صورت بنائی قیامت کے دن اس میں جان ڈالنے کا حکم ہو گا اور جان ڈال نہ سکے گا۔

۸۴۶- حَدَّثَنَا عَيَّاشُ بْنُ الْوَلِيدِ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْأَعْلَى: حَدَّثَنَا سَعِيدٌ قَالَ: سَمِعْتُ النَّضْرَ بْنَ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ يُحَدِّثُ قَتَادَةَ قَالَ: كُنْتُ عِنْدَ ابْنِ عَبَّاسٍ وَهُمْ يَسْأَلُونَهُ وَلَا يَذْكُرُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى سُئِلَ فَقَالَ: سَمِعْتُ مُحَمَّدًا صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: مَنْ صَوَّرَ صُورَةً فِي الدُّنْيَا كُلِّفَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ أَنْ يَنْفُخَ فِيهَا الرُّوحَ وَلَيْسَ بِنَافِخٍ.

ہم سے عیاش بن ولید نے بیان کیا کہا ہم سے عبدالاعلیٰ نے کہا ہم سے سعید بن ابی عروہ نے کہا میں نے نضر بن انس بن مالک سے سنا وہ قتادہ سے حدیث بیان کر رہے تھے میں ابن عباس رض کے پاس بیٹھا تھا لوگ ان سے مسئلے پوچھ رہے تھے وہ جواب دے رہے تھے لیکن آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ذکر انہوں نے نہیں کیا یہاں تک کہ ایک شخص نے پوچھا ف اس وقت انہوں نے کہا میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے جو کوئی دنیا میں (جاندار کی) تصویر بنائے گا اس کو قیامت کے دن کہا جائے گا اس میں جان بھی ڈال اور وہ جان ڈال نہ سکے گا (اس لیے برابر عذاب ہوتا رہے گا ف۲)

ف میں تصویر بنایا کرتا ہوں تصویر کا کیا حکم ہے ف۲ یعنی ہمیشہ ہمیشہ دوزخ میں رہے گا کافر کے باب میں یا اس شخص کے باب میں جو جاندار کی صورت بنانا حلال جانتا ہو یہ حدیث مشکل نہیں ہے مگر جو شخص مسلمان ہو اور جاندار کی صورت بنانا حرام جانتا ہو پر شامت نفس سے بنائے اس کے باب میں مشکل ہوگی تو یہ تاویل ہو سکتی ہے کہ اس کے لیے بطور زجر اور تنبیہ کے فرمایا یعنی کافر کی طرح اس کو بھی ایک مدت مدید تک یہی عذاب ہوتا رہے گا گو مومن گناہگار ہمیشہ کے لیے دوزخ میں نہیں رہ سکتا۔ بعضوں نے کہا حدیث میں وہ مصور مراد ہے جو بت پرستی کے لیے تراشے ایسا مصور تو کافر ہی ہو گا۔

بَابُ الْإِرْتِدَافِ عَلَى الدَّابَّةِ.

باب جانور پر کسی کو اپنے ساتھ بٹھا لینا۔

۸۴۸- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو صَفْوَانَ، عَنْ يُونُسَ بْنِ

ہم سے قتیبہ بن سعید نے بیان کیا کہا ہم کو ابوصفوان نے انہوں نے یونس بن یزید ایلی سے انہوں نے ابن

يَزِيدَ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَكِبَ عَلَى حِمَارٍ عَلَى إِكَافٍ عَلَيْهِ قَطِيفَةٌ فَدَكِيَّةٌ، وَأَرْدَفَ أُسَامَةَ وَرَاءَهُ۔

شہاب سے انہوں نے عروہ سے انہوں نے اسامہ بن زید سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ایک گدھے پر سوار تھے جس پر فدک کی کملی پڑی ہوئی تھی آپ نے اسامہ کو اپنے پیچھے اسی گدھے پر بٹھا لیا۔ ف۳

ف۱ عبداللہ بن سعید بن عبدالملک بن مروان ف۲ ایک گاؤں ہے خیبر میں۔ ف۳ یہ حدیث اوپر گزر چکی ہے مگر کتاب اللباس سے اس کی مناسبت مشکل ہے۔ اسی طرح اس کے بعد کی حدیثوں کی بعضوں نے کہا آدمی جب سواری پر بیٹھے تو گویا سواری کا لباس ہو جاتا ہے۔

بَابُ الثَّلَاثَةِ عَلَى الدَّابَّةِ۔

باب تین آدمی کا ایک سواری پر چڑھنا

۸۴۸۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ: حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ: حَدَّثَنَا خَالِدٌ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: لَمَّا قَدِمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَكَّةَ اسْتَقْبَلَهُ أُغَيْلِمَةُ بَنِي عَبْدِ الْمُطَّلِبِ فَحَمَلَ وَاحِدًا بَيْنَ يَدَيْهِ وَآخَرَ خَلْفَهُ۔

ہم سے مسدد نے بیان کیا کہا ہم سے یزید بن زریع نے کہا ہم سے خالد حذاء نے انہوں نے عکرمہ سے انہوں نے ابن عباس رضی اللہ عنہ سے انہوں نے کہا جب فتح مکہ میں آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم مکہ تشریف لائے تو عبدالمطلب کی اولاد نے (جو مکہ میں تھی) آپ کا استقبال کیا (یہ سب بچے بچے تھے) آپ نے ایک اپنے سامنے اور ایک کو پیچھے بٹھا لیا۔ ف۲

ف۱ یہ دونوں فضل اور قثم حضرت عباس رض کے بیٹے تھے ف۲ اس وقت آپ اونٹ پر سوار تھے جس حدیث میں تین آدمیوں کا ایک سواری پر چڑھنا منع ہے وہ حدیث ضعیف ہے یا محمول ہے اس حالت پر جب جانور ناتواں ہو نووی نے کہا جانور طاقت ور ہو تو اکثر علماء کے نزدیک تین آدمیوں کا اس پر سوار ہونا درست ہے۔

بَابُ حَمْلِ صَاحِبِ الدَّابَّةِ غَيْرَهُ بَيْنَ يَدَيْهِ، وَقَالَ بَعْضُهُمْ: صَاحِبُ الدَّابَّةِ أَحَقُّ بِصَدْرِ الدَّابَّةِ إِلَّا أَنْ يَأْذَنَ لَهُ۔

باب اگر جانور کا مالک کسی کو اپنے سامنے بٹھا لے (تو جائز ہے) اور بعضوں نے (عامر شعبی نے) کہا جانور کا مالک آگے بیٹھنے کا زیادہ حق دار ہے البتہ اگر آگے بیٹھنے کی دوسرے کو اجازت دے تو یہ جائز ہے ف۱

ف۱ اس کو ابن ابی شیبہ نے وصل کیا۔

۸۴۹۔ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ،

مجھ سے محمد بشار نے بیان کیا کہا ہم سے عبدالوہاب

حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ: حَدَّثَنَا أَيُّوبُ، ذُكِرَ شَرُّ الثَّلَاثَةِ عِنْدَ عِكْرِمَةَ فَقَالَ: قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: أَتَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَدْ حَمَلَ قُثَمَ بَيْنَ يَدَيْهِ وَالْفَضْلَ خَلْفَهُ، أَوْ قُثَمَ خَلْفَهُ وَالْفَضْلَ بَيْنَ يَدَيْهِ، فَأَيُّهُمْ شَرٌّ أَوْ أَيُّهُمْ خَيْرٌ.

نے کہا ہم سے ایوب سختیانی نے انہوں نے کہا عکرمہ کے سامنے یہ ذکر آیا کہ تین آدمی جو ایک جانور پر چڑھیں ان میں کون بہت برا ہے تو انہوں نے کہا ابن عباس بیان کرتے تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم (مکہ میں) تشریف لائے آپ نے قثم بن عباس رضؓ کو سامنے اور فضل بن عباس رضؓ کو پیچھے بٹھا لیا تھا یا یوں کہا کہ قثم کو پیچھے اور فضل کو آگے بٹھا لیا۔ اب ان میں کون برا تھا کون اچھا تھا (یعنی تینوں اچھے تھے تو یہ کہنا کہ آگے والا برا ہے یا بیچ والا یا پیچھے والا یہ سب غلط ہے۔

بَابُ إِرْدَافِ الرَّجُلِ خَلْفَ الرَّجُلِ

باب ایک مرد دوسرے مرد کے پیچھے ایک سواری پر بیٹھ سکتا ہے۔

۸۵۰۔ حَدَّثَنَا هُدْبَةُ بْنُ خَالِدٍ، حَدَّثَنَا هَمَّامٌ: حَدَّثَنَا قَتَادَةُ: حَدَّثَنَا أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: بَيْنَا أَنَا رَدِيفُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ بَيْنِي وَبَيْنَهُ إِلَّا أَخِرَةُ الرَّحْلِ فَقَالَ: يَا مُعَاذُ: قُلْتُ: لَبَّيْكَ رَسُولَ اللَّهِ وَسَعْدَيْكَ، ثُمَّ سَارَ سَاعَةً ثُمَّ قَالَ: يَا مُعَاذُ، قُلْتُ: لَبَّيْكَ رَسُولَ اللَّهِ وَسَعْدَيْكَ، ثُمَّ سَارَ سَاعَةً ثُمَّ قَالَ: يَا مُعَاذُ، قُلْتُ: لَبَّيْكَ رَسُولَ اللَّهِ وَسَعْدَيْكَ، قَالَ: هَلْ تَدْرِي مَا حَقُّ اللَّهِ عَلَى عِبَادِهِ؟ قُلْتُ: اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ، قَالَ: حَقُّ اللَّهِ عَلَى عِبَادِهِ أَنْ يَعْبُدُوهُ وَلَا يُشْرِكُوا بِهِ شَيْئًا، ثُمَّ سَارَ سَاعَةً ثُمَّ قَالَ: يَا

ہم سے ہدبہ بن خالد نے بیان کیا کہا ہم سے ہمام بن یحییٰ نے کہا ہم سے قتادہ نے کہا ہم سے انس بن مالک نے انہوں نے معاذ بن جبل سے انہوں نے کہا ایسا ہوا ایک بار میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایک ہی جانور پر بیٹھا ہوا تھا میرے اور آپ کے بیچ میں پالان کی پچھلی لکڑی کے سوا اور کوئی چیز حائل نہ تھی آپ نے فرمایا معاذ میں نے عرض کیا حاضر ہوں یا رسول اللہ جو ارشاد ہو اس کو بجا لانے کو مستعد ہوں (آپ خاموش ہو رہے) پھر تھوڑی دیر چلتے رہے بعد اس کے پھر فرمایا معاذ میں نے عرض کیا حاضر ہوں یا رسول اللہ جو ارشاد ہو بجا لاتا ہوں پھر تھوڑی دیر چلے اس کے بعد فرمایا معاذ میں نے عرض کیا حاضر ہوں، آپ کی خدمت کرنے کو مستعد ہوں اس وقت آپ نے فرمایا تو جانتا ہے اللہ کا حق اس کے بندوں پر کیا ہے میں نے عرض کیا اللہ اور اس کا رسول خوب جانتا ہے آپ نے فرمایا اللہ کا حق اس کے بندوں پر یہ ہے

مُعَاذُ بْنَ جَبَلٍ، قُلْتُ: لَبَّيْكَ رَسُولَ اللهِ وَسَعْدَيْكَ، قَالَ: هَلْ تَدْرِي مَا حَقُّ الْعِبَادِ عَلَى اللهِ إِذَا فَعَلُوهُ؟ قُلْتُ: اللهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ، قَالَ: حَقُّ الْعِبَادِ عَلَى اللهِ أَنْ لَا يُعَذِّبَهُمْ۔

کہ (خالص) اسی کی عبادت کریں اس کے ساتھ شرک نہ کریں پھر تھوڑی دیر چلتے رہے ف اس کے بعد فرمایا معاذ میں نے کہا حاضر اور مستعد ہوں یارسول اللہ آپ نے فرمایا تو جانتا ہے بندوں کا حق اللہ پر کیا ہے جب بندے اس کا حکم بجا لائیں ف۲ میں نے عرض کیا اللہ اور اس کا رسول خوب جانتا ہے آپ نے فرمایا اللہ پر بندوں کا یہ حق ہے کہ ان کو عذاب نہ کرے۔

ف دوسرے کسی کو نہ پوچھیں ف۲ یعنے جو اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل وکرم سے اس کا وعدہ فرمایا ہے یہ نہیں کہ اللہ پر کوئی چیز واجب ہے جیسے کمبخت معتزلہ کہتے ہیں کہ اللہ پر مطیع کو ثواب دینا اور گناہ گار کو سزا دینا واجب ہے ارے مردود اس پر واجب کرنے والے کون ہے کسی کی مجال ہے جو اس سے کچھ پوچھ بھی سکے اس حدیث سے یہ بھی نکلا کہ دعا میں بحق محمدؐ وآل محمدؐ یا بحق اولیاء کرام یا بحق انبیاء کرام کہنا درست ہے گو حق کا معنی یہاں وجوب کا نہیں ہے

بَابُ إِرْدَافِ الْمَرْأَةِ خَلْفَ الرَّجُلِ ذَا مَحْرَمٍ۔

باب عورت محرم مرد کے پیچھے ایک سواری پر بیٹھ سکتی ہے۔

۸۵۱۔ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ صَبَّاحٍ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ عَبَّادٍ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ: أَخْبَرَنِي يَحْيَى بْنُ أَبِي إِسْحَاقَ قَالَ: سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: أَقْبَلْنَا مَعَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ خَيْبَرَ وَإِنِّي لَرَدِيفُ أَبِي طَلْحَةَ وَهُوَ يَسِيرُ وَبَعْضُ نِسَاءِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَدِيفُ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذْ عَثَرَتِ النَّاقَةُ فَقُلْتُ: الْمَرْأَةَ، فَنَزَلْتُ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّهَا أُمُّكُمْ، فَشَدَدْتُ الرَّحْلَ وَرَكِبَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَلَمَّا دَنَا أَوْ رَأَى الْمَدِينَةَ قَالَ: آيِبُونَ تَائِبُونَ

ہم سے حسن بن محمد بن صباح نے بیان کیا کہا ہم سے یحییٰ بن عباد نے کہا ہم سے شعبہ نے کہا مجھ کو یحییٰ بن ابی اسحاق نے خبر دی کہا میں نے انس بن مالک سے سنا انہوں نے کہا ہم خیبر سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ آئے اور میں اس وقت ابوطلحہ کے ساتھ ایک سواری پر تھا وہ چل رہے تھے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایک ہی سواری پر آپ کی ایک بی بی (حضرت صفیہ رض) بیٹھی ہوئی تھیں اتنے میں اونٹنی نے ٹھوکر کھائی گر پڑی میں نے کہا ارے عورت گر پڑی اور میں اترا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا وہ تمہاری ماں ہے اس کا ذکر ادب سے کرو) پھر میں نے پالان مضبوط باندھی اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سوار ہوئے جب مدینہ کے نزدیک پہنچے یا مدینہ دکھائی دیا آپ نے فرمایا ہم لوٹنے والے ہیں اللہ کی طرف رجوع ہونیوالے

عَابِدُونَ، لِرَبِّنَا حَامِدُونَ۔

ہیں، اس کو پوجنے والے ہیں، اپنے مالک کی تعریف کرنے والے ہیں۔

بَابُ الإِسْتِلْقَاءِ وَوَضْعِ الرِّجْلِ عَلَى الأُخْرَى۔

باب چت لیٹ کر ایک پاؤں پر دوسرا پاؤں رکھنا۔ ف

ف بعضوں نے اس کو مکروہ سمجھا ہے۔ امام بخاری نے یہ باب لا کر ان کا رد کیا اور ممانعت کی حدیث جو صحیح مسلم میں ہے وہ منسوخ ہے۔

۸۵۲- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ: حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ: حَدَّثَنَا ابْنُ شِهَابٍ، عَنْ عَبَّادِ بْنِ تَمِيمٍ، عَنْ عَمِّهِ: أَنَّهُ أَبْصَرَ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَضْطَجِعُ فِي الْمَسْجِدِ رَافِعًا إِحْدَى رِجْلَيْهِ عَلَى الأُخْرَى۔

ہم سے احمد بن یونس نے بیان کیا کہا ہم سے ابراہیم بن سعد نے کہا ہم سے ابن شہاب نے انہوں نے عباد بن تمیم سے انہوں نے اپنے چچا (عبداللہ بن زید) سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو مسجد میں لیٹے دیکھا (یعنے چت لیٹے) آپ ایک پاؤں دوسرے پاؤں پر رکھے ہوئے تھے۔

بحمد الله تعالى تم الجزء السابع

الحمد للہ ساتویں جلد ختم ہوئی۔

طالب دعاء
سید نذر عباس
سید احمد علی
21.2.2011

(محمد عبدالستار خوشنویس کراچی)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ○

خُطبَۃ حَجَّۃِ الوَدَاع

اللہ کے آخری نبی ورسول حضرت محمد صلّی اللہ علیہ وآلہ وسلّم کا آخری خطبہ

إِذا كَانَ يَوْمُ الحَجِّ أَتَى رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَرَفَةَ فَنَزَلَ بِهَا حَتَّى إِذَا زَاغَتِ الشَّمْسُ أَمَرَ بِالقَصْوَاءِ فَرُحِلَتْ لَهُ فَأَتَى بَطْنَ الوَادِي فَخَطَبَ النَّاسَ خُطْبَتَهُ الَّتِي بَيَّنَ فِيهَا مَا بَيَّنَ۔

حج کے دن حضور صلّی اللہ علیہ وسلّم عرفہ تشریف لائے۔ اور آپؐ نے وہاں قیام فرمایا۔ جب سورج ڈھلنے لگا تو آپؐ نے قصوا (اپنی اونٹنی) کو لانے کا حکم فرمایا۔ اونٹنی تیار کرکے حاضر کی گئی، تو آپؐ (اس پر سوار ہو کر) بطنِ وادی میں تشریف فرما ہوئے اور اپنا وہ خطبہ ارشاد فرمایا جس میں دین کے اہم امور بیان فرمائے۔

فَحَمِدَ اللهَ وَأَثْنَى عَلَيْهِ قَائِلًا لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ صَدَقَ وَعْدَهُ وَنَصَرَ عَبْدَهُ وَهَزَمَ الأَحْزَابَ وَحْدَهُ۔

آپؐ نے خدا کی حمد و ثنا کرتے ہوئے خطبے کی یوں ابتداء فرمائی:۔ خدا کے سوا کوئی اور معبود نہیں ہے۔ وہ یکتا ہے۔ کوئی اس کا ساجھی نہیں، خدا نے اپنا وعدہ پورا کیا۔ اس نے اپنے بندے (رسول) کی مدد فرمائی اور تنہا اسی کی ذات نے باطل کی ساری مجتمع قوتوں کو زیر کیا۔

أَيُّهَا النَّاسُ! اسْمَعُوا قَوْلِي فَإِنِّي لَا أَرَانِي وَإِيَّاكُمْ أَنْ نَجْتَمِعَ فِي هَذَا الْمَجْلِسِ أَبَدًا بَعْدَ عَامِي هَذَا، أَيُّهَا النَّاسُ إِنَّ اللهَ يَقُولُ "يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِنَّا خَلَقْنَاكُمْ مِنْ ذَكَرٍ وَأُنْثَى وَجَعَلْنَاكُمْ شُعُوبًا وَقَبَائِلَ لِتَعَارَفُوا، إِنَّ أَكْرَمَكُمْ عِنْدَ اللهِ أَتْقَاكُمْ" فَلَيْسَ لِعَرَبِيٍّ عَلَى عَجَمِيٍّ فَضْلٌ وَلَا لِعَجَمِيٍّ عَلَى عَرَبِيٍّ وَلَا لِأَسْوَدَ عَلَى أَبْيَضَ وَلَا لِأَبْيَضَ عَلَى أَسْوَدَ فَضْلٌ إِلَّا بِالتَّقْوٰى

لوگو! میری بات سنو! میں نہیں سمجھتا کہ آئندہ کبھی ہم اس طرح کسی مجلس میں یک جا ہو سکیں گے (اور غالباً اس سال کے بعد میں حج نہ کرسکوں گا۔) لوگو! اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے کہ "انسانو! ہم نے تم سب کو ایک ہی مرد و عورت سے پیدا کیا ہے اور تمہیں جماعتوں اور قبیلوں میں بانٹ دیا کہ تم الگ الگ پہچانے جاسکو تم میں زیادہ عزّت و کرامت والا خدا کی نظروں میں وہی ہے جو خدا سے زیادہ ڈرنے والا ہے۔" (چنانچہ اس آیت کی روشنی میں) نہ کسی عربی کو عجمی پر کوئی فوقیت حاصل ہے، نہ کسی عجمی کو کسی عربی پر۔ نہ کالا گورے

سے افضل ہے، نہ گورا کالے سے۔ ہاں بزرگی اور فضیلت کا کوئی معیار ہے تو وہ تقویٰ ہے۔

النَّاسُ مِنْ آدَمَ وَآدَمُ مِنْ تُرَابٍ، أَلَا كُلُّ مَاثُرَةٍ أَوْ دَمٍ أَوْ مَالٍ يُدَّعَى بِهِ فَهُوَ تَحْتَ قَدَمَيَّ هَاتَيْنِ إِلَّا سَدَانَةُ الْبَيْتِ وَ سِقَايَةُ الْحَاجِّ ثُمَّ قَالَ يَا مَعْشَرَ قُرَيْشٍ لَا تَجِيئُوا بِالدُّنْيَا تَحْمِلُونَهَا عَلَى رِقَابِكُمْ وَ يَجِيءُ النَّاسُ بِالْآخِرَةِ فَلَا أُغْنِي عَنْكُمْ مِنَ اللهِ شَيْئًا۔

انسان سارے ہی آدم کی اولاد ہیں۔ اور آدم کی حقیقت اِس کے سوا کیا ہے کہ وہ مٹی سے بنائے گئے۔ اب فضیلت و برتری کے سارے دعوے خون و مال کے سارے مطالبے اور سارے انتقام میرے پاؤں تلے روندے جا چکے ہیں، پس بیت اللہ کی تولیت اور حاجیوں کو پانی پلانے کی خدمات علیٰ حالہ باقی رہیں گی۔ پھر آپؐ نے ارشاد فرمایا، قریش کے لوگو! ایسا نہ ہو کہ خدا کے حضور تم اِس طرح آؤ کہ تمہاری گردنوں پر تو دُنیا کا بوجھ لدا ہوا ہو اور دوسرے لوگ سامانِ آخرت لے کر پہنچیں، اور اگر ایسا ہوا تو میں خدا کے سامنے تمہارے کچھ کام نہ آ سکوں گا۔

مَعْشَرَ قُرَيْشٍ! إِنَّ اللهَ قَدْ أَذْهَبَ عَنْكُمْ نَخْوَةَ الْجَاهِلِيَّةِ وَتَعَظُّمَهَا بِالْآبَاءِ، أَيُّهَا النَّاسُ إِنَّ دِمَاءَكُمْ وَأَمْوَالَكُمْ وَأَعْرَاضَكُمْ عَلَيْكُمْ حَرَامٌ إِلَى أَنْ تَلْقَوْا رَبَّكُمْ كَحُرْمَةِ يَوْمِكُمْ هٰذَا وَكَحُرْمَةِ شَهْرِكُمْ هٰذَا فِي بَلَدِكُمْ هٰذَا۔ وَإِنَّكُمْ سَتَلْقَوْنَ رَبَّكُمْ فَيَسْأَلُكُمْ عَنْ أَعْمَالِكُمْ۔

قریش کے لوگو! خدا نے تمہاری جھوٹی نخوت کو ختم کر ڈالا اور باپ دادا کے کارناموں پر تمہارے فخر و مباہات کی اب کوئی گنجائش نہیں۔ تمہارے خون و مال اور عزتیں ایک دوسرے پر قطعاً حرام کر دی گئیں ہمیشہ کیلئے۔ ان چیزوں کی اہمیت ایسی ہی ہے جیسی تمہارے اس دن کی اور اس ماہِ مبارک (ذی الحجّہ) کی خاص کر اِس شہر میں ہے۔ تم سب خدا کے آگے جاؤ گے اور وہ تم سے تمہارے اعمال کی بازپرس فرمائے گا۔

أَلَا فَلَا تَرْجِعُوا بَعْدِي ضُلَّالًا يَضْرِبُ بَعْضُكُمْ رِقَابَ بَعْضٍ، فَمَنْ كَانَتْ عِنْدَهُ أَمَانَةٌ فَلْيُؤَدِّهَا إِلَى مَنِ ائْتَمَنَهُ عَلَيْهَا۔

دیکھو کہیں میرے بعد گمراہ نہ ہو جانا کہ آپس ہی میں کشت و خون کرنے لگو۔ اگر کسی کے پاس امانت رکھوائی جائے تو وہ اس بات کا پابند ہے کہ امانت رکھوانے والے کو امانت پہنچا دے۔

أَيُّهَا النَّاسُ كُلُّ مُسْلِمٍ أَخُو الْمُسْلِمِ، وَإِنَّ الْمُسْلِمِينَ إِخْوَةٌ أَرِقَّاءَكُمْ أَرِقَّاءَكُمْ

لوگو! ہر مسلمان دوسرے مسلمان کا بھائی ہے۔ اور سارے مسلمان آپس میں بھائی بھائی ہیں۔ اپنے غلاموں

أَطْعِمُوهُمْ مِمَّا تَأْكُلُونَ وَاكْسُوهُمْ مِمَّا تَلْبَسُونَ۔

کا خیال رکھو، ہاں غلاموں کا خیال رکھو۔ انہیں وہی کھلاؤ جو خود کھاتے ہو، ایسا ہی پہناؤ جیسا تم پہنتے ہو۔

أَلَا كُلُّ شَيْءٍ مِنْ أَمْرِ الْجَاهِلِيَّةِ تَحْتَ قَدَمَيَّ مَوْضُوعٌ وَدِمَاءُ الْجَاهِلِيَّةِ مَوْضُوعَةٌ وَإِنَّ أَوَّلَ دَمٍ أَضَعُ مِنْ دِمَائِنَا دَمُ ابْنِ الرَّبِيعَةِ ابْنِ الْحَارِثِ وَكَانَ مُسْتَرْضَعًا فِي بَنِي سَعْدٍ فَقَتَلَهُ هُذَيْلٌ۔ وَرِبَا الْجَاهِلِيَّةِ مَوْضُوعٌ وَأَوَّلُ رِبًا أَضَعُ مِنْ رِبَانَا رِبَا عَبَّاسِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ فَإِنَّهُ مَوْضُوعٌ كُلُّهُ۔

دورِ جاہلیت کا سب کچھ میں نے اپنے پیروں سے روند دیا۔ زمانۂ جاہلیّت کے خون کے سارے انتقام اب کالعدم ہیں۔ پہلا انتقام جسے میں کالعدم قرار دیتا ہوں میرے اپنے خاندان کا ہے، ربیعہ بن الحارث کے دودھ پیتے بیٹے کا خون جسے بنو ہذیل نے مار ڈالا تھا، اب میں معاف کرتا ہوں۔ دورِ جاہلیّت کا سُود اب کوئی حیثیت نہیں رکھتا۔ پہلا سُود جسے میں چھوڑتا ہوں، عباس بن عبد المطلب کے خاندان کا سُود ہے، اب یہ ختم ہو گیا۔

أَيُّهَا النَّاسُ إِنَّ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ قَدْ أَعْطَى كُلَّ ذِي حَقٍّ حَقَّهُ فَلَا وَصِيَّةَ لِوَارِثٍ۔

لوگو! خدا نے ہر حقدار کو اس کا حق خود دے دیا۔ اب کوئی کسی وارث کے حق کے لئے وصیّت نہ کرے۔

أَلْوَلَدُ لِلْفِرَاشِ وَلِلْعَاهِرِ الْحَجَرُ وَحِسَابُهُمْ عَلَى اللهِ۔

بچہ اسی کی طرف منسوب کیا جائے گا، جس کے بستر پر وہ پیدا ہوا۔ جس پر حرام کاری ثابت ہو اس کی سزا پتھّر ہے، حساب و کتاب خدا کے ہاں ہو گا۔

مَنِ ادَّعَى إِلَى غَيْرِ أَبِيهِ أَوْ تَوَلَّى إِلَى غَيْرِ مَوَالِيهِ فَعَلَيْهِ لَعْنَةُ اللهِ۔

جو کوئی اپنا نسب بدلے گا یا کوئی غلام اپنے آقا کے مقابلے میں کسی اور کو اپنا آقا ظاہر کریگا اس پر خدا کی لعنت۔

أَلدَّيْنُ مَقْضِيٌّ وَالْعَارِيَةُ مُرَدَّاةٌ وَالْمِنْحَةُ مَرْدُودَةٌ وَالزَّعِيمُ غَارِمٌ۔

قرض قابلِ ادائی ہے۔ عاریتًا لی ہوئی چیز واپس کرنی چاہیئے۔ تحفے کا بدلہ دینا چاہیئے۔ اور جو کوئی کسی کا ضامن بنے وہ تاوان ادا کرے۔

وَلَا يَحِلُّ لِامْرِئٍ مِنْ أَخِيهِ إِلَّا مَا أَعْطَاهُ عَنْ طِيبِ نَفْسٍ مِنْهُ فَلَا تَظْلِمُنَّ أَنْفُسَكُمْ

کسی کے لئے یہ جائز نہیں ہے کہ وہ اپنے بھائی سے کچھ لے سوائے اس کے جس پر اس کا بھائی راضی ہو اور خوشی خوشی دے۔ خود پر اور ایک دوسرے پر زیادتی نہ کرو۔

أَلَا لَا يَحِلُّ لِامْرَأَةٍ أَنْ تُعْطِيَ مِنْ مَالِ زَوْجِهَا شَيْئًا إِلَّا بِإِذْنِهِ۔

عورت کے لئے یہ جائز نہیں کہ وہ اپنے شوہر کا مال اس کی بغیر اجازت کسی کو دے۔

أَيُّهَا النَّاسُ إِنَّ لَكُمْ عَلَى نِسَائِكُمْ حَقًّا وَلَهُنَّ عَلَيْكُمْ حَقًّا لَكُمْ عَلَيْهِنَّ أَلَّا يُوطِئْنَ

دیکھو! تمہارے اوپر تمہاری عورتوں کے کچھ حقوق ہیں۔ اِسی طرح اُن پر تمہارے حقوق واجب ہیں۔ عورتوں

فُرُشَكُمْ أَحَدًا تَكْرَهُونَهُ وَعَلَيْهِنَّ أَنْ لَا يَأْتِينَ بِفَاحِشَةٍ مُبَيِّنَةٍ فَإِنْ فَعَلْنَ فَإِنَّ اللّٰهَ قَدْ أَذِنَ لَكُمْ أَنْ تَهْجُرُوهُنَّ فِي الْمَضَاجِعِ وَأَنْ تَضْرِبُوا ضَرْبًا غَيْرَ مُبَرِّحٍ فَإِنِ انْتَهَيْنَ فَلَهُنَّ رِزْقُهُنَّ وَكِسْوَتُهُنَّ بِالْمَعْرُوفِ۔ وَاسْتَوْصُوا بِالنِّسَاءِ خَيْرًا فَإِنَّهُنَّ عَوَانٍ لَكُمْ لَا يَمْلِكْنَ لِأَنْفُسِهِنَّ شَيْئًا فَاتَّقُوا اللّٰهَ فِي النِّسَاءِ فَإِنَّكُمْ أَخَذْتُمُوهُنَّ بِأَمَانِ اللّٰهِ وَاسْتَحْلَلْتُمْ فُرُوجَهُنَّ بِكَلِمَاتِ اللّٰهِ۔

پر تمہارا یہ حق ہے کہ وہ اپنے پاس کسی ایسے شخص کو نہ بلائیں جسے تم پسند نہیں کرتے اور وہ کوئی خیانت نہ کریں، کوئی کام کھلی بے حیائی کا نہ کریں اور اگر وہ ایسا کریں تو خدا کی جانب سے اس کی اجازت ہے کہ تم انہیں معمولی جسمانی سزا دو اگر وہ باز آجائیں تو انہیں اچھی طرح کھلاؤ پہناؤ۔

عورتوں سے بہتر سلوک کرو، کیونکہ وہ تو تمہاری پابند ہیں اور خود اپنے لئے وہ کچھ نہیں کر سکتیں۔ چنانچہ ان کے بارے میں خدا کا لحاظ رکھو کہ تم نے انہیں خدا کے نام پر حاصل کیا اور اسی کے نام پر وہ تمہارے لئے حلال ہوئیں۔

وَإِنِّي قَدْ تَرَكْتُ فِيكُمْ مَا لَنْ تَضِلُّوا بَعْدِي أَبَدًا إِنِ اعْتَصَمْتُمْ بِهِ كِتَابَ اللّٰهِ وَإِيَّاكُمْ وَالْغُلُوَّ فِي الدِّينِ فَإِنَّمَا أَهْلَكَ مَنْ قَبْلَكُمُ الْغُلُوُّ فِي الدِّينِ۔

میں تمہارے درمیان ایک ایسی چیز چھوڑے جاتا ہوں کہ تم کبھی گمراہ نہ ہو سکو گے اگر اس پر قائم رہے، اور وہ خدا کی کتاب ہے۔ اور ہاں دیکھو دینی معاملات میں غلو سے بچنا کہ تم سے پہلے کے لوگ انہی باتوں کے سبب ہلاک کر دیئے گئے۔

وَإِنَّ الشَّيْطَانَ قَدْ يَئِسَ مِنْ أَنْ يُعْبَدَ فِي أَرْضِكُمْ هٰذِهِ أَبَدًا وَلٰكِنْ سَتَكُونُ لَهُ طَاعَةٌ فِيمَا تُحَقِّرُونَ مِنْ أَعْمَالِكُمْ فَسَيَرْضَى بِهِ فَاحْذَرُوهُ عَلَى دِينِكُمْ۔

شیطان کو اب اس بات کی کوئی توقع نہیں رہ گئی ہے کہ اب اس کی اس شہر میں عبادت کی جائے گی، لیکن اس کا امکان ہے کہ ایسے معاملات میں جنہیں تم کم اہمیت دیتے ہو اس کی بات مان لی جائے اور وہ اسی پر راضی ہے اس لئے تم اس سے اپنے دین و ایمان کی حفاظت کرنا۔

أَلَا فَاعْبُدُوا رَبَّكُمْ وَصَلُّوا خَمْسَكُمْ وَصُومُوا شَهْرَكُمْ وَأَدُّوا زَكَاةَ أَمْوَالِكُمْ طَيِّبَةً بِهَا أَنْفُسُكُمْ وَتَحُجُّوا بَيْتَ رَبِّكُمْ وَأَطِيعُوا وُلَاةَ أَمْرِكُمْ تَدْخُلُوا جَنَّةَ رَبِّكُمْ۔

لوگو! اپنے رب کی عبادت کرو۔ پانچ وقت کی نماز ادا کرو۔ مہینے بھر کے روزے رکھو۔ اپنے مالوں کی زکوٰۃ خوش دلی کے ساتھ دیتے رہو۔ اپنے خدا کے گھر کا حج کرو، اور اپنے اہل امر کی اطاعت کرو تو اپنے رب کی جنت میں داخل ہو جاؤ گے۔

أَلَا لَا يَجْنِي جَانٍ إِلَّا عَلَى نَفْسِهِ أَلَا لَا يَجْنِي جَانٍ عَلَى وَلَدِهِ وَلَا مَوْلُودٌ عَلَى وَالِدِهِ۔

اب مجرم خود ہی اپنے جرم کا ذمہ دار ہوگا۔ اور اب نہ باپ کے بدلے بیٹا پکڑا جائیگا نہ بیٹے کا بدلہ باپ سے لیا جائیگا۔

أَلَا فَلْيُبَلِّغِ الشَّاهِدُ الْغَائِبَ فَرُبَّ مُبَلَّغٍ أَوْعَى مِنْ سَامِعٍ۔

سنو! جو لوگ یہاں موجود ہیں انہیں چاہیئے کہ یہ احکام اور یہ باتیں ان لوگوں کو بتا دیں جو یہاں نہیں ہیں ہو سکتا ہے کہ کوئی غیر موجود تم سے زیادہ سمجھنے اور محفوظ رکھنے والا ہو۔

وَأَنْتُمْ تُسْأَلُونَ عَنِّي فَمَاذَا أَنْتُمْ قَائِلُونَ؟

اور لوگو! تم سے میرے بارے میں (خدا کے ہاں) سوال کیا جائے گا۔ بتاؤ تم کیا جواب دو گے۔؟

قَالُوا نَشْهَدُ أَنَّكَ قَدْ أَدَّيْتَ الْأَمَانَةَ وَ بَلَّغْتَ الرِّسَالَةَ وَنَصَحْتَ الْأُمَّةَ۔

لوگوں نے جواب دیا کہ ہم اس بات کی شہادت دیں گے کہ آپؐ نے امانت (دین) پہنچا دی اور آپؐ نے حقِ رسالت ادا فرما دیا اور اُمّت کی خیر خواہی فرمائی۔

فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِأُصْبُعِهِ السَّبَّابَةِ يَرْفَعُهَا إِلَى السَّمَاءِ وَ يَنْكُتُهَا إِلَى النَّاسِ، أَللّٰهُمَّ اشْهَدْ، أَللّٰهُمَّ اشْهَدْ، أَللّٰهُمَّ اشْهَدْ۔

یہ سُن کر حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی انگشتِ شہادت آسمان کی جانب اٹھائی اور لوگوں کی جانب اشارہ کرتے ہوئے تین مرتبہ ارشاد فرمایا " خدایا گواہ رہنا! خدایا گواہ رہنا! خدایا گواہ رہنا!

وَصَلَّى اللّٰهُ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَبَارَكَ وَسَلَّمَ